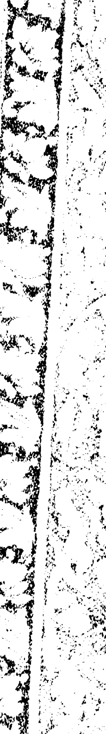
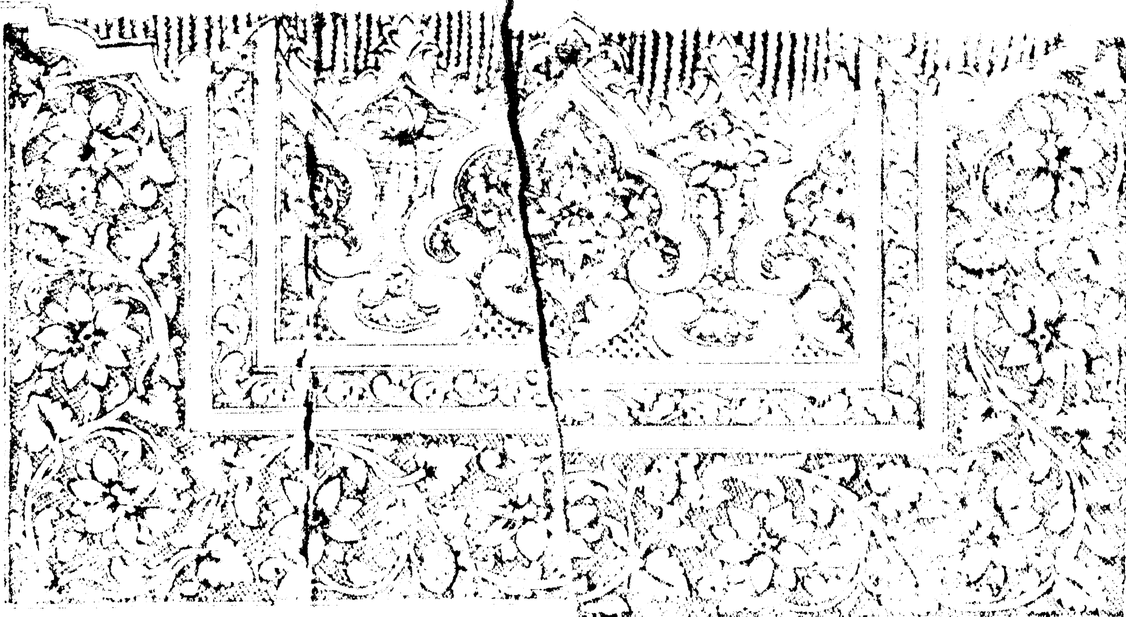
UNIVERSAL LIBRARY









بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ … مستقیم … تعالی … کی آل و صحبہ اجمعین اما بعد اس کمترین محمد قطب الدین … خدمت میں عرض کرتا ہی
کہ … مشکوة شریف … کتاب ہی … صحیح … مسلم … سکا … قدیم النظیر … اسناد … بزرگوار مولانا مخدومنا
… حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی … زبان ہندی کی بیچ اسطور میں لکھا تھا لیکن … کی صحیحین
… شرح … اللمعات … ترجمہ … عبارت عربی سی علیحدہ کر کر
لکھا … شرح ملا علی قاری … اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ کے
اور … خدمت عالی میں … جناب … لکھی … تبرکا … نام اسکا مظاہر حق کہا
… اس … کتاب … یہ ہی کہ پڑھی کتاب … العباد
العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین … الدہلوی عفا اللہ عنہما نی حضرت مخدومی … مولوی محمد اسحق رحمہ اللہ سی اور انہوں نی پڑھی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی … اجازت ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اور انکو شیخ ابو طاہر مدنی سی اور انکو شیخ ابراہیم کردی سی
اور انکو شیخ احمد قشاشی سی اور انکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سی اور انکو سید غضنفر بن سید جعفر … سی اور انکو شیخ محمد سعید معروف
میر کلان سی … وقت … تھی اور انکو سید نسیم الدین میرک شاہ سی اور انکو اپنی والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید
غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سی اور انکو اپنی چچا عم عالی مقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین
یحیی شیرازی حسنی سی اور انکو مسند وقت محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرہی الصدیقی سی اور انکو علامہ عصر امام الدین مبارک
شاہ ساوجی صدیقی سی اور انکو مولف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سی یا اللہ … ان سکو بخش و خطا میری معاف فرما حسبنا اللہ
ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ صلوة تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا
بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر



وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	رَبِّ يَسِّرْ
اور تمام کر ساتھ نیکی کے	شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے	اے پروردگار میرے تو آسان کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ سب تعریف واسطے اللہ کی تعریف کرتے ہیں ہم اوسکو اور مدد چاہتے ہیں ہم اوس سے اور بخشش چاہتے ہیں ہم اوس سے ف تعریف پاک پروردگار کی جیسا چاہیے آدمی سے نہیں ادا ہو سکتی ہے اسی سبب مصنف نے اوس سے مدد چاہی اور اوسمیں جو قصور رہ جاوے اوسکی بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے براییوں نفسوں اپنے کی سے اور برائیوں عملوں اپنے کی سے ف اللہ کے ساتھ پناہ کی نفس یا برائی عملوں کی کلام باطل اور غفلت ذکر اور طاعات میں دیر کرنا مراد اور بدعملیات کا مراد ہے مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ جسکو اللہ ہدایت کرے پس نہیں کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہیں کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيْلَةً وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ بَعَثَهٗ وَطُرُقُ الْاِيْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُهَا وَتَهَدَّمَتْ اَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کی ضامن اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ایسے کہ بھیجا اوسکو اوس حالت میں کہ رستے ایمان کی مٹ گئی تھی نشان اونکی اور ڈھے گئی تھی روشنی اونکی اور سست ہوگئی تھی رکن اونکی اور نامعلوم ہوگیا تھا مکان اونکا ف رستے ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو لوگ کہ اونکی مین علما وغیرہ اور مراد اونکی نشان مٹ جانے سے اور روشنی ڈھے جانے سے وہ ستی رکن سے یہ ہے کہ دین باتیں اور حسن اخلاق یہ جو یہ لوگ تعلیم فرماتے تھے وسلو لوگوں نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہوا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ مَا مَعَهَا مَا عُفِرَ وَشُفِيَ مِنَ الْعَلِيْلِ فِيْ تَاْسِيْسِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا پس منصوبہ اور اللہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان کی

اور کاٹتی تھی بیچ شفا دینی بیمار کو کہ تھا اور کرتی تھی بلا کی بیچ مدد کرنی کلمۂ وحدانیت کی ف یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کی قریب تھی
ہلاک ہونی کی آپ نی اونکو ہلاک ہونی سی بچا لیا کلمۂ توحید کی وسیلی سی جا بجا وَاَوْضَحَ سَبِیْلَ الْھِدَایَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَسْلُکَھَا وَاَظْھَرَ
کُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ یَمْلِکَھَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اوسکی لیی کہ ارادہ کری چلنی اوسکی کا اور
ظاہر کیی گنج نیکبختی کی اوسکی لیی کہ قصد کری مالک ہونی گنجوں کا ف مراد گنج نیکبختی سی اسلام اور ایمان اور نیکیاں اور عبادات اور معارف
ہیں کہ جو اونکی سبب سی حاصل ہوتا ہی الٰہی سعادت ابدی ہوتا ہی کہ وہ جنت ہی اور رضا مولیٰ وغیر ذلک اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّکَ بِھَدْیِهٖ
لَا یَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْکٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا یَتِمُّ اِلَّا بِبَیَانِ کَشْفِهٖ وَکَانَ
کِتَابُ الْمَصَابِیْحِ الَّذِیْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَیْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْفَرَّاءُ
الْبَغَوِیُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ کِتَابٍ صُنِّفَ فِیْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِیْثِ وَاَوَابِدِھَا
ان پیچھی حمد و صلوٰۃ کی پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کی نہیں درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنی اوس چیز کی کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک
حضرت کی سی اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کی یعنی قرآن کی نہیں پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنی حضرتؐ کی اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا
اوسکو امام محی السنت کی کہ دور کرنیوالی بدعت کی ہیں کنیت والی ابو محمد اور نام اونکا حسین بیٹی مسعود کی ہیں فرا اور بغوی کہ بلند کری اللہ
درجہ اونکا تھی کتاب مصابیح جامعتر کتابوں کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنی کی یعنی بیچ باب عملوں اور اعتقادوں اور احکام ایمان و اسلام
کی اور خوب ضبط کرنیوالی تھی طرف حفظ کی واسطی منتشر احادیث کی اور متفرق حدیثوں کی ف شوارد اونٹ بھاگنی والی اور اوابد چارپائی وحشی
یہاں مراد شوارد سی وہ حدیثیں ہیں کہ نکلتی ہوں اصول کی کتابوں میں روایت کی گئی ہیں لیکن طالب کو جگہ اونکی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں کو ہی
پس وہ حدیثیں ایسی کہ بھاگی ہوئی ہیں اور مراد اوابد سی وہ حدیثیں ہیں کہ معنی مقصود طالبوں سی پوشیدہ ہیں گویا کہ متوحش ہیں پس
محی السنت نی استخراج بابوں مناسب میں واسطی کی ہیں کہ یہ بات اونسی حاصل رہی ہی اور احوال محی السنت کا یہ ہی کہ اپنی زمانہ میں پیشوا مفسرین
اور محدثین کی اور فقہی اہل اسلام کی تھی تفسیر معالم التنزیل کی مصنف یہی ہیں اور بڑی فقیہ و علم قراءۃ میں بڑی مہارت رکھتی تھی اور مزاج
میں بی تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال قناعت میں گذران کرتی تھی اول خشک روٹی کہاتی تھی جب شاگردوں نی بہت سا عرض کیا کہ
ضعف کمال ہو جائیگا جب سی روغن زیت سی کہانی لگی اور انہوں نی جب کتاب شرح السنۃ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتی ہیں زندہ رکھی تجھکو اللہ جیسا زندہ رکھی تو نی سنت میری جب سی لقب محی السنۃ ہوا یعنی زندہ کرنیوالی سنت
کی اور بغوی نسبت ہی بغشور کی طرف وہ ایک گانوں ہی ہرات و مرو کی درمیان میں بیچ حدود خراسان کی اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار چار
سو چوتیس ہیں اور مشکوۃ والی نی نو سو اور گیارہ حدیثیں زیادہ کیں پس مشکوۃ میں سب حدیثیں کم چھ ہزار ہیں اور نام مشکوۃ کی مصنف
کا ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری و الخطیب التبریزی ہی وَلَمَّا سَلَکَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِیْقَ الْاِخْتِصَارِ
وَحَذَفَ الْاَسَانِیْدَ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کی نی راضی ہو اللہ اوس سی راہ اختصار کی اور دور
کیا سندوں کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اسکی بعضی پرکھنی والوں نی ف مراد دور کرنی سندوں کی سی یہاں ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب
کا ہی کہ جس سی وہ حدیث نقل کی ہی اس لیی پرکھنی والوں نی یعنی عالموں نی کہ صحیح سی ضعیف کو تمیز کرتی ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال صحت وغیرہ
کا اوسی و نام کتاب سی معلوم ہوتا ہی وَاِنْ کَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ کَالْاِسْنَادِ لٰکِنْ لَیْسَ مَا فِیْهِ اَعْلَامٌ

کالا غفال فاستخرت اللہ تعالیٰ واستوثقت منہ وعلمت ما الغفلۃ واودعت کل حدیث منہ فی مقرہ کما رواہ الائمۃ المتقنون
والثقات الراسخون ۱۰ اگرچہ یہ نقل کرنا مصنف کا مانند سند کی سو ارطح کی تو وہ تمام ثقہ ہوئے لیکن غور نہ کیا یہ اور علی اثنان جو اسناد نشان
کی پر طلب کی بیٹی خبر کی سند احوال ہی لہ توفیق جاہی بیٹی وسے یعنی من عمل خیر ہی یا نشان کر دیا بیٹی اور نیز کو کہ ہی نشان تھی یعنی مصاحبہ والی کی جو نام
صحابی اور کتاب کا دو کیا تھا بیٹی ہر حدیث میں بیان کردیا نہیں کہ ہر حدیث وسے نہ کہ کافی اسانید ما سند او سط علی کہ روایت کیا ہے تو اداں
ضبوطی و ثقہ ہوں محلوم ان مثل ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری ۱۲ ماندا ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کی **ف** احوال بخاری کا
یہ ہی کہ پیدایش بخاری کی دن جمعہ کی بعد نماز عصر کی ہی بعضی روایت میں تیرہ یں بعضی روایت میں سولہویں شوال کی سال ایک سو چرانویں میں ہجرت
اور قوم انکی جعفی ہی ابو الجعفی کا پردادا مسلمان ہوا تھا اور پردادا انکا ایک شخص کی گرو تہا قوم جعفی میں ذب انکا اسطرحسی ہی محمد بیٹا اسمعیل کا بیٹا ابراہیم
کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ ہے زبرکی او رکی جزم کی اور دال کی زیرکی او زی کی جزم کی ب کی زیری ہ کی جزم سے چنانچہ جب
بردزبہ انکا پردادا نہ یمان جعفی کی مسلمان ہوا تہا اور یمان جعفی وہ ان دنوں سردار تہا بخارا کا سو جبکہ یہ پردادا مسلمان ہوا تہا اور یکی قوم کی طرف منسوب
ہوتا ہے رسالت کی بچپن میں وقت انکی آنکھوں میکی جاتی رہی تہی سو سبب سی انکی ماں کو بہت قلق ہوا اضطراب تہا اور بہت قلق میں انکی ان حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو بخاری کی ماں نی خواب میں دیکہا کہ فرماتی ہیں خوشی ہو حق تعالیٰ نی تیری بیٹی کی بینائی عنایت فرمائی ہے بسبب بہت زاری اور دعا کی تیری
کی بیچ جناب حق تعالیٰ کی پہر ماں انکی خواب کیا صبح کو جو اوٹھی تو انکو دیکہا نہیں تہی بلکہ ان کی روشن تھیں اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کی جسمحلہ
تمام حدیث کا سیکہنی و سلوک کا ایسی وسوقت ہی انہوں نی حدیثیں یاد کرنی شروع کیں اور بعد اسکی مکتب کی انہوں نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا
میں تہی شہرہ انکی جناب اوکی پاس بخاری نی جانا شروع کیا وہ نہیں سو ان دنوں وہ عالم داخلی لیکن اپنی کتاب کی حدیث میں تہی لوگوں کی روبرو
پڑھتی تہی اتفاقا اونکی زبان سی اسطرحسی نکلا جیسا ان کی حدیث کی میں کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نی سنی فوراً کہا کہ ابو الزبیر ابراہیم سی
روایت نہیں کرتا اوس عالم داخلی نی بخاری کو شاباشی کہی اور بخاری نی کہا کہ اصل اپنی کتاب میں دیکہو کیا لکھا ہی پس وہ عالم اپنی گہر میں اپنی اصل کتاب
لی میں دیکہا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی روسی میری پاس نکلا تہا اب کہو کہ صحیح کسطرح ہی بخاری نی کہا اصل اسطرحسی ہی سفیان عن الزبیر
بن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ واقعی اسطرحسی ہی اور کتاب میں کی جوتی اور ہی صحیح کیا اسطرح پر اور یہ قصہ جب بخاری کو
واقع ہوا اونکی عمر کیا رہ برس کی تہی اور جب سولہویں برس میں ہوئی کتابیں ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کیں اور اپنی ماں کی ساتھ اور بہائی
کی کرنا ارادہ سکا احمد تہا اور حج کرنی کی مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی اور جب حج سی فارغ ہوئی ماں اور بہائی اپنی وطن کو پہر آئی اور یہ ملک حجاز
میں واسطی طلب حدیث کی پہرتی رہی اور جب یہ اٹہارہ برس کی ہوئی کتابوں تصنیف کرنی شروع کیں وہ ایک کتاب بیچ فیصلوں صحابہ اور تابعین
کی اور بیچ قول ونکی کی تصنیف کی وسکا نام رکہا کتاب التاریخ اول وسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کی چاندنی راتوں میں صاف کیا اور
بخاری نی کہا ہی کہ اوس نام پر کتاب تاریخ میری کی غلط نہیں ہی مگر قصہ وسکا نظر لائی ہوں کہتا ہوں لیکن بسبب خوف کہ کتاب کی کبڑی ہو جاوی
دراز ہو جاوی گا اسواسطی کتاب میں درج نہیں کیا کہ یہ حب طلال دلیلی لوگا ہی اور حاشد بن اسمٰعیل کہتی تہی وہ سوقت میں تہی اور ان سی پھسل ہی
کہ ہمراہ بخاری کی بیچ طلب حدیث کی روبرو استادوں کی میں ہی روبرو رفت کرتا تہا اور بخاری بھی پاس وہ ان کی قلم لکہتی تہی بیٹی اور ان سی ایک ن
کہا کہ تم بہی آمد و رفت استادوں پاس کرتی ہو لیکن کیا فایدہ دیعنی لکہتی کی یاد نہیں بیشک لازم اور ضرور چاہی خراسکا جواب بخاری نی بعد سولہ دن کی
کہ یہ تم مجھ کو بہت تنگ کرتی ہو جو تمہاری پاس لکہا ہوا ہی وسکو میری پاس لاؤ اور میری یاد کو اوس سی مقابلہ کرو اتنی مدت میں جتنی پندرہ

یہ امید تھی کہ ان کتابوں میں جو تصنیف ہوئی ہیں بخاری کی ... تو اوسکی بات صحیح کرنا شروع کیا بعد اونکی بخاری
کی ... ایسا شخص ہو نہ رہے کہ کوئی اسکی برابری
نہیں کر سکتا ... تصنیف ... اسحاق بن راہویہ کی بخاری کی مجلس میں ہوتی تھی اسحاق بن راہویہ کی پرون
اور ... کہ ... اونکی ... ایک کتاب مختصر ... حدیث کی جمع کریں اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلی کو پہنچی ہوں
اونہوں نے ... بخاری ... کہ عمل ہو ... اور یہ عمل کرین اور احتیاج ہو جو حنفی ... عالم کی نہو کہ یہ
حدیث صحیح ہی ... بخاری کی دلمین رہی ... وقت سی تصنیف کرنا اس کتاب
بخاری کا اونکی دلمین ... بخاری کی ... اپنی کتاب میں لکہا اور حدیثین کہ بہت
صحیح ... اونکو نہیں ... قول کی نہیں لائی اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنی
بخاری کی ... ہر حدیث کی غسل کرتی ... حدیث لکہتی ... برس کی مدت میں یہ کتاب تمام ہوئی اور اونکی زندگی میں لوگون
نی اونسی ... وقت میں شہر بخارا کا ... خالد بن احمد ذہلی تہا کہ اوسنی محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف
دی کہ میری ... کتاب بخاری ... تاریخ ... میری تصنیف میری گہر آ کر پڑہا یا کرو بخاری نی کہا کہ یہ علم حدیث ہی اسکو میں ذلیل
نہیں کرتا ... میری مجلس میں ... اور طالب علموں کی تئین اوس سردار نی کہا اگر ایسا ہی ہی تو ... کہ جس وقت
میری ... وقت اور کوئی حاضر نہو ... مین یہ بات نہیں قبول کرتا کہ ... مجلس میں میری
بیٹہ ... مجلس میں ... بخاری نی یہ قبول نکیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری
امت ... شریک ہی ... اوس سردار کو یہ بات بری لگی اور دل میں کینہ رکہا ... بخاری کی نکالنی کی تدبیر ... عالمون ظاہر
میں ... بخاری کی طعن کرنا شروع کیا اور اونکی خط ... لگی اور ایک مجلس بنا کر بخاری کو بخارا سے
نکالدیا ... جب بخاری ... اون لوگونکو ... ایک مہینا نگذرا کہ وہی میر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ ... تشہیر ... اور آخر حال ... بخاری کا ... کتاب بستان المحدثین میں لکہا ہی اور حریث ابن ورقا
حاکم کی شریک ... بخاری ... نکالنی میں تہا وہ بہی ... اور نہایت فضیحتی اوسکی ناموس میں پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس
امیر کی نکالنی بخاری کی میں تہا اوسکو آفت اولاد میں پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مر گئی اور بخاری ہانسی نکلکر نیشاپور میں گئی اور اوس جگہہ کی امیر کی
بہی ناموافقت ہوئی ... نوبت ... کی پہونچی کہ ... سمرقند ... وہی جگہہ اونکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجرت کی دوسو
چھپن میں اور عمر اونکی باسٹہ ۶۲ برس کی ہوئی اور استاد اونکی بہت ہیں ... استاد ... اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل ... یحیی بن معین ہی اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتہہ سند اپنی کی عبد الواحد ... سی نقل کرتا ہی کہا عبد الواحد نی کہ دیکہا مینی خواب
میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ کہڑی ہیں ... انتظار کرتی میں سلام علیک کی مینی حضرت پر حضرت نی جواب میرے
سلام کا دیا مینی پوچہا یا رسول اللہ ... کا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہیں محمد بن اسمعیل کی بعد کئی دنوں کی خبر مرنی بخاری کی
پہونچی ... میں نی تلاش کی پایا ... وقت مرنی اوسکی کا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکہا تہا مینی چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی
نی اپنی ترجمہ میں ... لکہا ہی اور یہ بہی حال لکہا ہی کہ جسوقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اوسکی سی آتی تہی اور وہی خوشبو مدت تک

ہتی تھی اونکی سی علوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نی خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن
احمد مروزی درمیان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتی ہین کہ ای ابو زید کب تک تو کتاب شافعی کا
درس کہیگا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ ڈری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمہاری قربان ہوون تمہاری کتاب کون سی ہی
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام احمد مین سی ہی اسیطرح کا خواب نقل ہی اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب
تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابین ہین اسطرح رازی کلام کی نہین لکھین وَأَبِی الحُسَینِ مُسلِمِ
بْنِ الحَجَّاجِ القُشَیرِیِّ اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کی ف احوال مسلم کا یہہ ہی کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہی اور کنیت انکی ابو الحسین
اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا نیشاپور ہی پیدایش انکی دو سو چار ہجری مین اور ایک قول مین دو سو چھہ مین اور ابو حاتم رازی اور ترمذی
اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سی روایت رکھتی ہین اور یہہ خود بھی محدث ہین اور ابو حاتم رازی نی مسلم کو خواب مین دیکھا اور اونکا احوال اونہین سی
پوچھا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی جنت کو مجہپر مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون ہان رہتا ہون اور ابو علی زغوانی نی بھی بعد وفات اونکی کی ایک شخص
انکو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کاہیسی نجات ہوئی کہا سبب جزوی کی کہ ہاتھہ میری مین آئی اور وہ جزو تہا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور
ہی کہ ایک دن مسلم کی مجلس مین کر ایک حدیث کا ذکر ہوا اور لوگون نی مسلم سی پوچھا اوسوقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہوئی آخر اپنی گہر مین آئی اور ایک
ٹوکرا بہرا ہوا کہجورونکا اپنی پاس رکہا اور اوس حدیث کو ڈہونڈنا شروع کیا اور ایک ایک کہجور کہانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اوس شغل
کی شغل مین تمام وہ ٹوکرا کہجورونکا نبڑ گیا درمیان نہ رہا اور یہی سبب ہوا انکی مرنیکا اور وفات انکی اتوار کی رات کو ہوئی پچپن برس کی عمر مین دو سو اکسٹھ
ہجری مین اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئی ہین ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا اسکی اور بھی بہت سی تصنیفین ہین جیسی مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب العلل اور
کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمییز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب اوحدان اور
کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکی بھی ہین وَأَبِی عَبدِ اللّٰہِ مَالِکِ بنِ أَنَسٍ الأَصبَحِیِّ
اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کی ف احوال مالک کا یہہ ہی کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن
غیمان بن خثیل ہی اور ذہبی محدث نی تجرید الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور انہی نہین لکہا منکی لکہا ہی ابو عامر کو صحابہ مین بیان
حضرت کی زمانہ مین پیدا ہو چکا تہا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان سی اور راوی حدیث ہون ... نی
شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہی ساتھہ حضرت کی ساتھہ ساری غزوون مین سوا بدر کی
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہی اور یہین کچھہ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہی اور پیدایش امام مالک کی ترانوی سال کی ہجری مین ہی مدت حمل انکی دو برس تین
برس کہی ہی اور امام مالک بیچ طلب حدیث کی حرص بہت رکہتی تہی اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تہا اور ابتدا زمانہ طلب حدیث
کی مین کہ کچھہ بہی پاس مایہ نرکہتی تہی گہر کی کڑیان اوکہاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابون مین خرچ کین اور بعد اسکی دنیا انپر متوجہ ہوا اور فتوح بہت
ہوئی اور حافظہ انکا نہایت قوی تہا کہ اونہین کا قول ہی کہ جس چیز کو مین نی حافظی مین رکہا تہا پہر اوسکو بہی بہولا نہ تہا اور پہلی پہل
انکا اوستاد تعلیم کرنی حدیث کی ستر برس کی عمر مین تہا اور نقل ہی کہ جب تو صحیح پہلی حدیث بیان کیا تہا ... دن لوگون نی ایک بڑی
عمدہ زادی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ اوسکو غسل دیتی تہی اوسی ... غسل دینی تہی ... کا ... انکی
انگلی کو یہہ عورت مرنی والی کیا زنا کرنی والی تہی وہ مین کہنی کی ساتھہ ہاتھہ غسالہ کا اوسکی ... چپک گیا ... اوسکا

شرمگاہ سی جدا نہوتا تہا آخر بڑی مشکل پڑی لاچاری کو رجوع کی طرف عالمون و فاضلون کی کسی نی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نی یہہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کے حد مارو جب وسی اسّی کوڑی ماری تب غسالہ کا ہاتہہ شرمگاہ میت کی سی جدا ہوا اوس وقت سی ان کی عظمت کمال علم کی لوگون کی نزدیک ثابت ہوئی اور انہون نی ایک لاکہ سی ہزار حدیثین لکہی تہین دارقطنی نی کہا یہہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انہون نی بیچ حرم مدینہ کی استنجا نہین کیا باہر حرم کی جاتی تہی مگر حالت بیماری کی مین باضرورت کی مین لاچاری کو وہی جا بیٹہتی تہی اور کتاب موطا کو قریب ہزار کی آدمیون نی اون سی سنی اور سند کی بعد اوسکی یہہ کتاب موطا بہت پہیلی اور لوگ فیضیاب ہوئی واللہ اعلم وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ اور مانند ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کی **ف** کنیت امام شافعی کی ابو عبداللہ اور نام اونکا محمد او نسب اونکا اس طرح سی ہی کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتی تہی کس واسطی کہ انکا جد اعلی مطلب تہا اور مطلب بہائی تہا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہی وہ جد آنحضرت کا ہی اور شافع نی ملاقات آنحضرت سی کی ہی اور باپ شافع کا کہ نام اوسکا سائب تہا دن بدر کی نشان بردار تہا بنی ہاشم کا قریش کیطرف سی اور اوسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چہوٹا اور پہر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑہ سو ہجری کی بیچ غزہ کی ہوئے اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول مین بیچ منا کی اور اون کو مکہ مین لیگئی اور نشو و نما اوسی جگہہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کرلیا اور جب دس برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سی کہ اوس زمانہ مین مفتی مکہ تہے پڑہی اور جب پندرہ برس کی ہوئی اوسوقت کی علمانی اون کو اذن دیا فتوی دینی کا اور بعد اسکی انہون نی کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سی نقل ہی کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تہا اور بہت شعر یاد کیے تہی مینی کہ ایکدن کعبہ کی سایہ مین بیٹہا تہا مین اور میری نزدیک کوئی نہ تہا پیچہی سی ایک آواز آئی کہ مینی خوب سنی کہ کوئی کہتا ہی یا محمد علیک بالتفقہ ودع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو تفقہ علم کو اور چہوڑ تو شعر پڑہنی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلی بالغ ہونی سی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب مین دیکہا کہ فرماتی ہین ای لڑکی کہا مینی لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میری آ او منہہ کہول پس مین نزدیک گیا اور اپنا منہہ کہولا مینی آنحضرت نی لعاب اپنی منہہ کا میری منہہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دی اللہ تعالی بیچ تیری پس بعد اوس خواب کی مجکو خطا بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پہر امام شافعی کہتی ہین کہ جب مین امام مالک کی پاس پہونچا میری باتین انہون نے سنین اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی مینی کہا نام میرا محمد ہی جب کہا انہون نی ای محمد تقوی کر اور ڈر خدا سی اور بچتا رہ گناہون سی کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کی اور مین مدت تک اون پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت رخصت کرنیکی انہون نی مجہسی کہا ای جوان حقتعالی نی بیچ دل تیری کی نور ڈالا ہی پس اس نور کو بسبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سی اور سفیان بن عیینہ سی اور عبد العزیز دراوردی سی اور سوا انکی بہت خلق سی روایت کرتی ہین اور امام شافعی سی امام احمد حنبل اور ابو ثور اور مزنی روایت کرتی ہین اور سوا انکی اور بہی امام شافعی سی روایت کرتی ہین اور جسوقت کہ امام مالک سی رخصت ہوئی بیچ بغداد کی پہونچی دو برس وہان جاگہہ ٹہری اور وہانکی عالمون سی حدیث اور فقہ لی پہر وہانسی مکہ مین آئی پہر دوبارہ بغداد کو گئی بعد اوسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم تعلم مین مشغول ہوئی اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول دین کی چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ فروع

دین کی سو کتاب سے زیادہ کہیں اور امام احمد سے نقل ہے کہ میں ناسخ اور منسوخ حدیث میں سے اور خاص اور عام اور مجمل و مفصل نہ جانتا تھا جب تک کہ امام شافعی کی صحبت میں نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کی سے نقل ہے کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم کی مجھ سے بطریق عاریت کی لی ایک رات اور ایک دن میں تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری میں اور اوسی روز عصر کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّیْبَانِیِّ اور مانند ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی **ف** احوال انکا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد ابن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ ابن حیان بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان ہیں تھے اور مقتدا تھے بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کی بہت تہا اور بغداد میں انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اوسی جگہہ کی بعد اسکی واسطے سنی حدیثوں کی کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور اور جزیروں کیطرف گئے اور حدیثیں لکھیں اور سنیں عالموں اون شہروں کی سے اور روایت کرتے ہیں یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکی اور علما سے بہی اور انسے بہی بہت لوگ نقل کرتے ہیں مانند محمد بن اسمعیل بخاری کی و مسلم بن حجاج قشیری کی و ابو زرعہ اور ابو داود سجستانی اور سوا انکی اور اسحاق بن راہویہ نے ان کی حق میں کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہے یعنی دلیل ہے درمیان خدا کی اور بندوں خدا کی اور امام شافعی نے انکی حق میں فرمایا ہے کہ بغداد میں میں نے کوئی نہیں چہوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری میں اور تقوی میں اور علم میں احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نے کہا ہے کہ نہیں دیکہا میں نے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکہتی والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند ہے مشہور ہے درمیان محدثین کی اور حدیثیں اوس میں زیادہ ہیں تیس ہزار سے اور ابو داود سجستانی سے نقل ہے کہ کہا صحبت میں بیٹھا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہے آخرت کی اسواسطی کہ انکی مجلس میں ذکر سوا امور دین کی نہ تہا اور ذکر ہے کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اوسپر صبر کیا اور کسی سے کچہہ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسی کہتا ہے کہ اہل مصر کی حسن بن عبد العزیز کی واسطی بطریق میراث کی لاکہہ اشرفی سونے کی کسی جانور پر لاد کر بیچ بغداد کی آئیں حسن بن عبد العزیز نے اوسمیں سے تین تہلیاں ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئیں احمد بن حنبل کی واسطی بہیجیں اور کہا کہ اے ابو عبد العزیز یہہ مجھکو میراث میں بوجہ حلال پہونچا ہے اسکو لیجئے اور اپنی اہل و عیال پر خرچ کیجئے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجھکو کچہہ حاجت نہیں اور ایک اشرفی ہی اوسمیں سے قبول نہیں کی اور اسی قسم کی باتیں اون سے بیچ مقدمہ صبر اور توکل کی اور استغنا کی اور تقوی کے اور پرہیزگاری کی بہت سے ہیں اور پیدایش انکی بیچ بغداد کی ایک سو چونسٹہہ ہجری میں ہے اور وفات انکی بہی بیچ بغداد کی دو سو اکتالیس میں جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عِیْسٰی مُحَمَّدِ ابْنِ عِیْسَی التِّرْمِذِیِّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کی **ف** اور احوال ترمذی کا یہہ ہے کہ کنیت ان کی ابو عیسی اور نام انکا محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتہہ زیر ت کی ترمذی نسبت ہے طرف شہر ترمذ کی اور یہہ بڑے معتمدوں میں ہیں اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہے اوپر بڑے علم انکی کی اور اوس کتاب میں انہوں نے کئی باتیں لازم پکڑی ہیں میں ایک یہہ کہ جو حدیث صحابیوں سے اونکو پہونچی ہے اون صحابیوں کا نام بیان کر دیتی ہیں تاکہ مشہور اور متواتر اور احاد ہونا حدیث کا معلوم ہو جاوے اور دوسری یہہ کہ اس کتاب میں انہوں نے یہہ بہی لازم کیا ہے کہ مذہب اور اختلاف علما کا بیان کیجئے اور تیسرے یہہ کہ جا بجا راویوں کا احوال ہونیکا اور ضعف کا بیان کر دیتی ہیں اور حدیث کا بہی حال بیان کر دیتے ہیں کہ صحیح ہے یا حسن ہے یا غریب ہے یا منکر ہے اور یہہ تین باتیں باقی

اور کتابون صحاح ستہ مین نہین اور ترمذی کو وہ بھی حضرت تک تین سی کم نہین اور ایک حدیث تین مین واسطی ہین سو جس حدیث مین تین واسطی
ہون غنیمت ہے اس حدیث کو ثلاثی کہتی ہین اور نہایت سی نہایت واسطی اس مین دس سی زیادہ نہین اور بہت سی علما سی یہ بھی
حدیث لی ہین مانند قتیبہ بن سعید او محمود بن غیلان او محمد بن بشار اور احمد بن منیع او محمد بن مثنے کی اور سوا ان کی اور
ان سی بہت لوگ روایت کرتی ہین مانند محمد بن احمد او ہیثم بن کلیب کی اور سوا انکی ترمذی نی کتاب اپنی تصنیف کرکر علما
حجاز کو او عراق کو او خراسان کو دکھلائی او سبھون نی پسند کی اور اونکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ اوسمین بیان حضرت کی سیرت کا
او حضرت کی بدن کا او چہرہ کا او تمام اعضا کا ہی اور پیدایش ترمذی کی دو سو نو مین ہجرت سی بیچ شہر ترمذ کی اور وفات اونکی
بیچ دو سو اناسی کی واللہ اعلم۔ وَاَبِی دَاؤدَ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیْ اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے
اور احوال ابو داؤد کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو داؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث ابن اسحق بن بشیر اور سجستان کی رہنی والی اور اپنی وطن کے
واسطی طلب علم لی او حدیث کی نکلی او بہت جگہہ پہری او علما عراق او خراسان او شام او مصر او جزیرہ کی حدیث سنی او اجازت
لی او بڑی بڑی علما سی او مجتہدین سی حدیث کرتی ہین مانند مسلم بن ابراہیم او سلیمان بن حرب او یحیی بن معین او احمد بن حنبل کی او
سوا انکی سی او ان سی بھی بہت سی علما روایت کرتی ہین مانند ابو عبدالرحمن نسائی او احمد بن محمد کی اور سوا انکی اور ابو داؤد بیچ بصرہ کے
رہتی او وہان سی بغداد مین بھی پہونچی اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگون نی سند کتاب سنن ابو داؤد کی انسی کے
اور امام احمد کی روبرو کتاب انکی پڑہی او انہون نی بہت پسند کی اور ابو داؤد سی نقل کی کہ پانچ لاکھہ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علما سی
سنی لکہین اور اون حدیثون مین سی ایک ہزار چہ سو حدیثین نکالکر اس کتاب مین لکہین کہ نہایت صحیح ہین اور اون سب حدیثون کی جگہہ چار حدیثین
کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت او دین کی محال ان چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا
یعنیہ یہ ہی لا یکون المؤمن مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتہی ان الحلال بین ان الحرام بین بینہما مشتبہات الی آخر الحدیث اور ابو بکر خلال نے
انکی شان مین کہا ہی کہ ابو داؤد پیشوا تہی بیچ زمانہ اپنی کی او نصف در بیچ کار تہی اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت او مہارت رکہتی تہی اور
کتاب انکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہی فن حدیث مین مانند اسکی او کتاب نہین لکہی گئی یعنی بعد بخاری و مسلم کی اور پیدایش ابو داؤد کی
دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولوین شوال کو۔ وَاَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبٍ النَّسَائِیِّ اور ابی عبدالرحمن احمد
بن شعیب نسائی کی ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبدالرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی
نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کی اور پیدایش انکی دو سو چودہ مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی
بہت شہرون مین پہری اور بڑی بڑی عالمون کو پایا او حدیثین سنین او بیچ خراسان کی او حجاز کی او عراق کی او جزیرہ کی او شام او مصر
کی علما سی تحصیل علم کی کی او پہلی پہل گئی طرف قتیبہ بن سعید کی او سوقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تہی ایک برس دو مہینی اون کی
پاس رہی اور یہ شافعی مذہب تہی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہی وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داؤدی ہمیشہ
رکہتی تہی صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود اس روزہ رکہنی کی ان مین قوت جماع بہت تہی کہ چار عورتین
انکی نکاح مین تہین ہر عورت کی ہان ایک ایک رات رہتی اور حرم مین بہت تہین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کرکر فارغ ہوی ایک امیر کہ انکی
وقت مین تہا اوسنی اون سی پوچہا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہون نی کہا کہ نہین بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر نی ان سی التماس کیا کہ ان

سب حدیثون مین سی جتنی کہ بیچ فضائل علی کی نہایت صحیح ہون اونکو میری واسطی جدا لکہیی اپس واسطی سنن مجتبی انہون نی تصنیف کی
وسبب انکی وفات کا یہ ہی کہ انہون نی ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کی تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت
مجمع کی اوس کتاب کو پڑہین تا کہ آدمی اوس جا کہ کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کی مذہب نواصب کا رکہتی تہی وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑی سی کتاب
ایکدن وہان مسجد کی مجمع مین انہون نی پڑہی کہ ایک شخص نی اوس مجمع مین سی پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی بہی کچہہ تمنی تصنیف کیا ہی
نسائی نی جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر بسر نجات پاوی اونکی مناقب کہان ہین اور بعضون نی لکہا ہی کہ یون کہا کہ معاویہ کی
مناقب میری نزدیک صحیح نہین ہوی یہ بات سنتی ہی اونکو لوگون نی خوب مارا یہانتک مارا کہ ادہموی ہو گئی آخر اونکی خادم اونکو اوٹہا لائی
گہر مین اوسوقت انہون نی یہ کہا کہ اسیوقت مجکو مکہ کیطرف لیچلو تا کہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کی مرون کہتی ہین کہ بموجب کہنی اونکی کی لیگئی بعد
پہونچنی کی مکہ مین وفات ہوی تین سو تین ہجری مین پیر کی دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کی دفن کیا واللہ اعلم وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ
مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدِ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیْ اور ابی عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کی ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبداللہ
نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنی والی قزوین کی اور قوم انکی ربعی منسوب بربیعہ ابولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کی
اور یہہ بہی ایک معتمد تہی اور حافظ حدیث کی اور ثقہ تہی اور امام مالک کی یارون کی حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پہری واسطی طلب حدیث کی اور
انکی کتاب کو بہی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل رکہا ہی اور اونکی کتنی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نی انکی کتاب کو صحاح ستہ مین
داخل نہین کہا اسواسطی کہ ایک حدیث بلکہ موضوع اوس کتاب مین وارد ہوئی ہی اور بیچ فضیلت قزوین کی لوگون نی حدیثین بہت
نقل کی ہین لیکن محدثون کی نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دو سو نو کی اور وفات انکی دو سو تہتر مین پیر کی ستائیسوین
رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیِّ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی ف احوال دارمی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبداللہ بن
عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہ بہی ایک بڑی محدث ہین
اور عالم ہین اور تعریف لیی گئی ساتہ زہد کی اور پرہیزگاری کی اور انکی کتاب بہی بہت اچہی کتاب ہی حدیث کی کتابون مین اور روایت کرتی
ہین ابن ماجہ سی اور حبان ابن ہلال سی اور نضر بن شمیل سی اور حیوۃ بن شریح سی اور اوس سی بہی روایت کرتی ہین بڑی محدث یعنی مسلم کی
اور ترمذی کی اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دو سو پچپن مین اور اسحق ابن احمد بن خلف کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بن بخاری کی
پاس بیٹہا تہا کہ خبر مرنی عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اوسوقت محمد بن اسمعیل نی سر اپنا نیچی جہکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑہا اور آنسو اون کی رخسارون پر بہی واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارُقُطْنِیْ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی
کی ف احوال دارقطنی کا یہ ہی کہ ابو الحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تہا
ساتہ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث
کئی سندون کر لاتا ہی اور اس سی روایت کرتی ہین ابونعیم اور ابوبکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابوالطیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ
نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کی تین سو پانچ مین یا چہ مین اور وفات بہی انکی بغداد ہی مین ہوی روز بدہ کی آٹہوین ذی قعدہ
کو تین سو پچاسی مین اور یہ بہی بہت پہری ہین ملکون مین واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین
اور مصر مین اور سوا ان کی شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کی پیش سی ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اوس محلہ کی نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی مین قطن کہتی ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کی دارقطن کہلاتا تہا اور بعضی روایت مین وفات انکی
آٹہوین تہی ذیقعدہ جمعرات کی دن واللہ اعلم وَاَبِی بَکْرٍ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْہَقِیِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی **ف**
احوال بیہقی کا یہ ہی کہ کنیت اون کی ابوبکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی یہ ہی ایک پیشوا اور مقتدا تہی اہل حدیث مین اور اونکی کتابین
تصنیف بہت ہین نقل ہی کہ تصنیف انکی ہزار جزتک پہونچی و مشہور کتابون انکی مین سی کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل
النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث النشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب
الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش ان کی شعبان کی مہینی سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات ان کی بیچ نیشاپور کی چارسو
اٹہاون ہجری مین واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْعَبْدَرِیِّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کی **ف** اور احوال رزین
کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبدالدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش
مین اور وفات انکی پانسو بیس مین ہی یہ جو بڑی بزرگ ہوئی ہین ان شخص مین پیشوا حدیث کی انہون نی اپنی کتاب مین حدیثین مع سند کی روایت
کی ہین اور مشکوۃ والی نی انکی کتابون سی نقل کر کر نام اوس کتاب کا لکہدیا ہی اور سوا انکی اوروںسی ہی نقل کی ہین لیکن کہیں کہیں کر
انکی کہتا ہی مصنف وَغَیْرِہِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُوَ اور سوا انکی اور وہ کم ہین **ف** اور احوال بعضی غیر اون کی کا یہ ہی ون
غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب انکا محی الدین اور کنیت انکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی بن شرف حزامی ساتہہ حاء حطی کی اور زی کی
اور زی سی منسوب ہی طرف حزام کی کہ نام اون کی ایک جد کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کی
اوسکی طرف ہی اور کبہی اوسکو نواوی ہی کہتی ہین پیدایش ان کی بیچ شہر نوی کی چہہ سو اکتیس مین محرم کی پہلی عشرہ مین اور وفات انکی
بدہ کی رات چوبیسوین رجب کو چہہ سو چہتر مین اور بعضی ان غیرون مین ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابوالفرج نام اونکا عبدالرحمن بن علی بغدادی حنبلی
صدیقی مشہور ہی ابن جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اوسکو فرضہ الجوز کہتی ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کی اور مختار تہا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمون مین پیدایش انکی
بیچ پانسو دس کی ہجرت سی اور وفات انکی پانسو ستانوین ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ
موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب انکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان بدعت کا اور خلاف سنت
کا ہی اور مکر و اوستیطان کا بہی بیان کی ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ مبتدعین کی خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ
ایکدن درمیان سنی اور شیعہ کی جہگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکر کی اور حضرت علی کی یہانتک کہ اسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر اوپر
حکم ابن جوزی کی دونو راضی ہوئی اور اون دنون بیچ حکومت تہی شیعونکی چنانچہ ابن جوزی منبر پر وعظ کہنی کی خاطر بیٹہی تہی اوسیوقت ایک
شخص نی اون دونو مین سی پوچہا کہ من افضل الصحابۃ یعنی کون تہی صحابہ سو بہتر ہی وہ انہون نی دونون فرقونکی رعایت کر کر جواب دیا وسطی
تو فتنہ ابدا کی اور جواب یہ کہا کہ افضل صحابۃ رسول اللہ الذی بنتہ فی بیتہ افضل اصحاب رسول اللہ کی وہ تہی کہ بیٹی اوس کی بیچ گہر
اوسکی کی تہی پہر جو اس کہنی کی ابن جوزی وہانسی چل کہڑی ہوئی تاکوئی پوچہنا احوال مفصل کا نکری اور وہ دونو فرقہ خوش ہو کر اپنی
اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیکر یعنی سنی کی جانا کہ بیچ حضرت ابوبکر کی بیچ کہ رسول خدا کی تہی فضیلت اونہین کو ہی اور شیعون کی جانا
کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گہر حضرت علی کی تہی فضیلت ونہین کو ہی غرض کہ دونومین کی وسوقت دفع شر ہوگیا وَاِنِّیْ اِذَا انْتَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْہِمْ

كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ اور تحقیق سونت کہ نسبت
کی مینی حدیث طرف ان کی گویا کہ سند پہنچا دی مینی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ اونہون نی فراغت حاصل کی سند سی اور بے
پروا کر دیا ہمکو سند سی **ف** اگر کوئی کہی کہ مصابیح والی پر بسبب ترک ذکر اسناد کی علماء اعتراض کرتی تہی وہ بات تو اب بہی
باقی رہی کہ مشکوۃ والی نی فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اوس کا مصنف نی یہہ جواب دیا
وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا اور بیان کیا مینی کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب
مصابیح نی کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مینی نقش قدم اونکی کی بیچ اوس کی **ف** لفظ کتاب جو سرخی سی لکہتی ہین وہ شامل
ہوتا ہی کتنی مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب ہوتا ہی جیسے کتاب الطہارۃ اوسمین کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہین باب
الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والی نی کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والی کی ذکر کیی ہین وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا
فِي الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مینی ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کی پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نی یعنی بخاری ومسلم نی
یا ایک نی اون دونون مین سی اور کفایت کیا مینی ساتہہ اون دونون کی اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کی غیر بخاری اور
مسلم کی واسطی بلند ہونی درجہ بخاری ومسلم کی بیچ روایت حدیث کی **ف** اگر بخاری ومسلم مین ایک صحابی سی حدیث آئی ہو اوسکو
متفق علیہ کر کر کہا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سی مذکور ہو اور مسلم مین دو صحابی سی اوسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ
نہین کہتی وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ
مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اونکو سوا
بخاری ومسلم کی پیشواؤن ذکر کیی گیون مین سی اور تیسری فصل وہ حدیثین کہ مشتمل ہو اوپر معنی باب کی ملحقات مناسب سی ساتہہ محافظت کرنیکی اوپر
شرط کی اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سی **ف** یعنی تیسری فصل مشکوۃ والی نی بڑہائی ہی اوپر مصابیح کی کسواسطی کہ مصابیح مین دوہی
فصلین ہین اور مصابیح والی نی یہہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کے لاوے اور اسکی نزدیک صحاح وہی کہ بخاری ومسلم مین حدیث
ہو اور دوسری فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسانکی نزدیک اوسکی یہہ ہی کہ سوا بخاری ومسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابو داود اور
نسائی کی وغیر انکیلی اوسکو حدیث حسان کہتا ہی یہہ اصطلاح اوسکی نزدیک ہی اور محدثون کی نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والی
نی کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوی بلکہ بعضی قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کی وغیرہ اونکیکہ مناسب باب کی ہون بہی
لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول وثانی کی ہی یا ہی یعنی اول مین نام راوی کا صحابی ہو یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکہا ہی ثُمَّ إِنَّكَ
إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ بہ تحقیق اگر تو نپاوی کوئی حدیث بیچ ایک باب کی پس یہہ بسبب تکرار کی موقوف کیا مینی
اوسکو **ف** یعنی ایک حدیث بیچ ایک باب کی بیچ کتاب مصابیح کی ہی اور وہ حدیث اوسی باب مین بیچ مشکوۃ کی نہین ہی تو بسبب مکرر ہونی
حدیث کی صاحب مشکوۃ نی موقوف کی یعنی ایک جا ہی کرکی وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا
إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ اور اگر پاوی تو اور حدیث کہ بعض اوسکا چہوڑا ہوا ہی اوپر اختصار
کی یا ملایا گیا ہی طرف اوسکی بقیہ اوسکا پس یہہ بسبب باعث اہتمام کی چہوڑ دیا ہی اوسکو اور ملا دیا ہی

اور اسکو **ف** یعنی وہاں کوئی امر باعث ترک اور عائق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ ہی کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کی ہوگا اور تتمہ
مناسب اسکی نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کی ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کی پس جہاں ان دونوں ٹکڑوں میں سی یکبارگی پائی جاویگی
اسکو تمام بیان کرونگا اور اسی بات نے باعث مصابیح والی کا ہوا ہوگا اور جہاں ان دونوں ٹکڑوں میں سی نہ پاوینگا ساری حدیث بیان
کرونگا اور یہی مصابیح والی نے اختصار کیا ہوگا وَاِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْاَوَّلِ
وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ اَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ اِعْتَمَدْتُ
عَلَى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کی بیچ دو فصلوں کی یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل
اول کی اور ذکر ان دونوں کا بیچ فصل دوسری کی پس جان یہ کہ بات نہیں صادر ہوئی بسبب غفلت اور بھولنے کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے
میری کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کی اعتماد کیا ہی اوپر صحیحین شیخین کی اور متن انکی کی **ف** یعنی مصابیح والی
نے جو ایسا کیا ہی کہ پہلی فصل میں حدیثیں بخاری اور مسلم کی لائی اور دوسری میں غیر بخاری و مسلم کی اور یہی بعضی حدیثوں فصل اول کو غیر بخاری
اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثوں فصل دوسری کی بخاری و مسلم کی طرف نسبت کیا ہی تو سبب اسکی یہی ہی کہ میں نے ان دونوں کتابوں
ذکر کی گئیوں میں تلاش کیا اگر ان میں پایا تو نسبت شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والی نے غیر انکی طرف نسبت کی ہو اور اگر ان میں نہ پایا تو انکی طرف
نسبت کی اگرچہ مصابیح والی نے انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہی اوپر کتابوں میں تلاش کی مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا ہی بلکہ
قصور مصابیح والی کا ہی کہ جو لکھا ہی وَاِنْ رَاَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِيْثِ
اور اگر دیکھی تو اختلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہ بسبب مختلف ہونی سندوں حدیث کی ہی **ف** یعنی مصابیح والی نے اور طرح
لفظ حدیث کی روایت کی ہی اور میں نے اور طرح تو یہ بسبب اختلاف سندوں کی ہی کہ مصابیح والی کو ایک سند سی وہ لفظ پہنچی اور مجھکو دوسری سند سی
اور طرح وَلَعَلِّيْ مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيْلًا مَّا تَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ
هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ اِلَيَّ
لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ لَا اِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ میں نہیں
خبردار ہوا اوپر اس روایت کی کہ لایا ہی اسکو شیخ راضی ہو اللہ اس سی اور کم پاویگا تو اسکو کہتا ہو میں کہ نہیں پائی میں نے یہ روایت یعنی جو کہ مصابیح
والی نے ذکر کی ہی بیچ کتابوں اصول کی یا پایا میں نے خلاف اس روایت کی اصول میں پس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کی پس نسبت کر
قصور کو طرف میری واسطی کمی دانائی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری اللہ قدر اسکی بیچ دو جہان کی پاکی ہی واسطی اللہ کی اس سی **ف** مراد کتب
اصول سی اس جگہہ وہ کتابیں ہیں کہ مذکور ہو میں پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی اور پاکی ہی واسطی اللہ کی اس سی یعنی پاک ہی شیخ نسبت قصور
سی اور یہ کہنا میرا اسکی حق میں خاص اللہ ہی کی لیے ہی نہ واسطی کسی دوسرے امر کی رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلَى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَاَرْشَدَنَا
طَرِيْقَ الصَّوَابِ رحمت کری اللہ اس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکی خبردار کری ہمکو اوپر اسکی اور راہ بتا دی ہمکو راہ صواب
کی **ف** خبردار کر دی اوپر اسکی یعنی اوپر ہونی اس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہی اور میں نہیں پائی سب اصول میں پس ہمکو
خبردار کر دی یعنی ہماری زندگی میں ہمسی کہہ دی اور بعد مرنی ہماری کی ہماری کتاب میں لکھدی یا اسکی حاشیہ میں لکھدی وَلَمْ آلُ
جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ

اور نہین قصور کیا مینی کوشش مین بیچ ڈہوندہنی اور ڈہونڈہنی کی موافق وسعت کی اور طاقت کی اور نقل کیا مینی یہہ اختلاف جیسا کہ پایا مینی **ف** یعنی جیسا کہ دیکہا مینی اصول مین اوسیطرح نقل کردیا اور نہ اکتفا کیا مینی ساتہہ تقلید شیخ رح کی یہہ جواب ہی سوال مقدر کا اگر کوئی کہی اونہون نی آرام طلبی چاہی کہ نا ہون نین خوب تلاش نکی اگر خوب تلاش کرتی تو کہین اوسکا کہوج پاتی تو اوسکا جواب مصنف نی کہا کہ مینی اپنی طرف سی کچہہ قصور نہین کیا تلاش کرنی مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهُ فِيْ تَرْكِهِ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ اور وہ چیز کہ اشارہ کی طرف اوسکی شیخ رضی اللہ عنہ نی غریب سی یا ضعیف سی یا سوا ان دونوکی بیان کیا مینی سبب اوسکا اکثر اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اوسکی اون چیزون کہ بیچ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی مینی شیخ کی بیچ چہوڑ دینی اوسکی کی مگر بیچ بعضی جگہون کی واسطی کسی غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی نی مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہہ غریب ہی یا ضعیف یا شاذ ہی یا منکر ہی تو مشکوۃ والی نی اپنی کتاب مین سبب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاذ ہونیکا بیان کردیا اور جسجگہہ مصابیح والی نی صرف غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والی نی بالکل اوسکو چہوڑ دیا ہی مگر بعضی جاے بسبب بعضی غرض کی بیان کردیا ہی مثلا کہ بعضی لوگ اوس حدیث مین کلام اور طعن کرتی ہین ساتہہ وضع اور باطل ہونی کی اونہون نی ترمذی وغیرہ سی نقل کیا کہ یہہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب اور ضعیف یہہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی ان کو مع امثال بیان کرینگے

وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ اَحْسَنَ اللهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی جگہہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین لکہا مینی یعنی حدیث کی اور یہہ اسواسطی ہی کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنیوالی اوسکی کی پس چہوڑ دی مینی اوس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکی پس ملادی اوسکو ساتہہ اوس حدیث کی نیک دی اللہ تجکو بدلہ اور نام رکہا مینی اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی ہین چراغ کو اور مشکوۃ کہتی ہین طاقچہ کو جیسی کہ چراغ رکہی جاتی ہین بیچ طاق کی اسیطرح کتاب مصابیح رکہی ہوئی ہی اس مشکوۃ مین وَاَسْأَلُ اللهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین اللہ سی توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کی اور تمام کرنی پر اور سب امور پر اور مدد کرنی کا اور ہدایت کرنی کا اور بچانی کا یعنی خطا سی اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مینی اوسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون یہہ کہ نفع دی مجکو بیچ زندگی کی اور پیچہی مرنیکی اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت اوپر بندگی کی مگر ساتہہ اللہ کی کہ غالب ہی حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی مین یہہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگون کی سکہانی کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنیکی اور فائدہ پیچہی مرنیکی یہہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی

فصل اب بعد اسکی پہلی حدیث مین مشغول ہونی سی کتنی باتین جاننا چاہیئے کہ حدیث پڑہنی مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادہ سمجہہ کو ایک بات اون مین سے

یہہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کری حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتی ہین قول و فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معنی قول و فعل کی ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسی کہین دندان مبارک حضرت کا جنگ احد مین
شہید ہوا یا مثل اسکی اور معنی تقریر کی یہہ ہین کہ مثلا ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت اوسپر
مطلع ہوئی اور اوس سی منع نکیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہین یہہ بہی داخل حدیث کی ہی اور تقریر حضرت کی حجت ہے
نہ اوروں کی اور بعضون کی نزدیک قول و فعل و تقریر صحابہ اور تابعین کو بہی حدیث کہتی ہین پس جو حدیث کہ حضرت تک پہونچی اوسکو حدیث
مرفوع کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ حدیث یا کیا یہہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا کہین ابن عباس سی یہہ حدیث مرفوعا آئی
ہی یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نی اور جو کہ صحابہ تک پہنچی اوسکو حدیث موقوف کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ بات ابن عباس نی یا تقریر
کی ابن عباس نی یا کہین یہہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہی و جو حدیث تابعین تک پہنچی اوسکو مقطوع کہتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہین بعد اسکی یہہ جانا چاہیی کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث
کو کہتی ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سی نہ رہ جاوے اوسکو حدیث متصل کہتی ہین و اگر ایک رہ جاوی
اوسکو منقطع کہین گی اور اگر ایک سی زیادہ رہ جاوین اوسکو معضل کہین گی اور اگر سر سی راوی رہ جاوی خواہ ایک یا کئی اوسکو معلق
کہتی ہین اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہوا اوسکو مرسل کہتی ہین جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حدیثین باعتبار سند کی تین قسم پر ہین صحیح اور حسن و ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہی اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم
کیا چاہیی کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین سند کر مصنف سی آنحضرت تک ساتہہ نقل کرنی راویون صاحب عدالت
کی اور صاحب ضبط کی نقل کی ہوا اور وقت پہنچانی حدیث کی پہونچانیوالا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل سب ہوا اور معنی عدالت
کی یہہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جہوت نہ بولتا ہوا اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہوا اور اگر کیا ہو تو اوس سی توبہ کی ہوا اور گناہ صغیرہ یعنی
چہوٹی گناہون پر بہی دوام نہ کرتا ہوا اور سالم ہو سب اسباب فسق کی سی و صاحب مروت کا ہو یعنی ایسی کام ہی اوس سے نہوتی ہون کہ لوگون کی
نزدیک ہلکا ہو جیسی ننگی سر بازار مین چلی جانا یا بازار مین ایک کونی مین بیٹہہ کر پیشاب کرنا یا رستی مین چلتی ہوئی طعام یا کچہہ چیز کہا لینا
ان باتون سی بہی حذر کرتا ہوا اور معنی ضبط کی یہہ ہین کہ ہشیار ہو تا کہ یاد رکہی الفاظ حدیث کی او غفلت نہ کری اور نہ بہولے
اور نہ شک کری وقت سننی کی اور نہ وقت پہچانی کی اور اسیطرح سی ہر شخص صاحب کتاب سی آنحضرت تک متصف ان صفات کر ہوا ایسا شخص
جو نقل کری اوسکو حدیث صحیح کہتی ہین پس یہہ صفتین اگر پوری اوسمین پائی جاوین اوسکو صحیح لذاتہ کہتی ہین اور اگر کچہہ قصور اوسمین ہوا اور
کثرت طرق سی وہ نقصان پورا ہو جاوی اوسی صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اوسکو حسن کہتی ہین اور حدیث ضعیف وہ ہے
کہ یہہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین ونمین سی ایک یا زیادہ اوسمین سی مفقود ہوا اور راوی اوسکا عدالت یا ضبط نہ رکہتا ہو
او حدیث مین اگر راوی اوسکا ایک ہی کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتی ہین اور اگر دو ہووین اوسکو عزیز کہتی ہین اور اگر زیادہ
دو سی ہووین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہین اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہنچی کہ عقل کی نزدیک محال ہو جہوٹ بولنا
اونکا اوسکو متواتر کہتی ہین اور اقسام حدیث سی شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس حدیث
کی کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نی اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کسی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووی

اور مقابل منکر کی معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی مین اختصار کی لیی کہ عوام کو انکا سمجہنا مشکل ہوگا اسپر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت
شیخ عبد الحق رح کی ترجمہ مین سی لکہی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ اور بعضونکی نزدیک بدلی ابن ماجہ کی موطا امام مالک کی ہی بس سوای بخاری مسلم کی چار کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح
بہی اور حسن بہی اور ضعیف بہی چنانچہ اونکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی **ف** پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی
سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سی پہلی امیر المومنین کر کی مشہور ہوئی
اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی نسب مین بیچ کعب بن
لوی کی اور وجہہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تہا جہگڑنی لگی یہودی
نی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اسواسطی تہی کہ وہ یہودی سچا تہا اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سچی کو سچا کرینگی رو رعایت کسیکی نہ کرینگی اور منافق نی کہ اصل جہوٹا تہا اونمین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
سردار تہا اور یہودی رشوت لیکر سچی کو جہوٹا کر دیتی تہی اور جہوٹی کو سچا اسواسطی وہ منافق یہودیون کیطرف لیجاتا تہا کہ رشوت دیکر اپنا معاملہ
جیت جاوی نکا آخر کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لی گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا
ساتہہ حکم آنحضرت کی باہر نکل کر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ مین قضا کرتی تہی اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر پاس
کہ حمیت اسلام کی کرکر مجکو سچا کرینگی اور میرا حق ثابت کرینگی آخر دونون گئی حضرت عمر پاس اور اونکی روبرو یہودی نی بیان کیا کہ ہم دونون
گئی تہی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی حضرت عمر نی منافق سی پوچہا کہ یہہ بات
اسیطرح سی ہی منافق نی اقرار کیا حضرت عمر نی کہا کہ تم ٹہری رہو اور آپ گہر مین جا کر تلوار لی آئی اور اوسی تلوار سی منافق کا سر اوڑا
دیا اور کہا یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتہہ حکم آنحضرت کی اور یہودی وہان سی اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل
آنحضرت پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی درمیان حق اور باطل کی اوسی دن سی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور
اور تفسیرونمین شان نزول اس آیت کی مین لکہا ہی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّہُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا
اور اسلام حضرت عمر کا چہٹی سال ہی نبوت سی کہ چالیس یا انتالیس مرد اور تیرہ عورتین مسلمان ہو لی تہین جب انکی حضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی مسلمان ہونی کی بعد اسلام
ظاہر ہوا پہلی اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی کہتی تہی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنی ای نبی کافی ہی تجکو
اللہ اور جو کہ پیرو تیری ہین مومنون سی اور بعد حضرت صدیق کی یہہ خلیفہ ہوئی اور اونسی سب نی بیعت کی تیرہوین سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوئی
ایک نصرانی کی ہاتہہ سی کہ نام اوسکا ابو لولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تہا مدینہ کی شہر مین مسجد نبوی مین صبح کی نماز مین بدہ کی دن تائیسوین ذی الحجہ
کو تیئیسوین سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور انسی بہت صحابیون اور تابعین نی حدیثین نقل کی ہین
اور حدیثین مرفوع انسی پانسو سینتیس نقل ہوئی ہین اور انکی مہر مین یہہ لکہا تہا کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہی نصیحت کو یاد کرنا موت کا
ای عمر اور تہی سخت ترویج مقدمہ اسلام کی اور نہایت کوشش کرتی تہی امور دین مین اور نہایت صابر تہی اور اللہ تعالی نی مقرر کیا تہا حق انکی زبان
اور انکی اسلام سی دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان انکی اسلام سی خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیون اور مناقب اور خوبیونکا کچہہ شمار نہین **عن** عمر ابن
الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ

كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہو خدا اون سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین معتبر ہوتی عمل مگر ساتہہ نیتون کی اور نہین ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی ہی اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** مصنف رح یہہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیی کہ اول نیت خالصۃ للہ کری اس علم شریف کے طالب کرنی مین یہہ تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق رکہتی ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کی اور بعضی علما نی اس حدیث کو نصف علم کہا ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نہین واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا یکسان ہی یہہ تاکید ہی پہلی کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ہر ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اوتنی ہی ثواب پاویگا مثلا محتاج قرابتی کی دینی مین اگر نیت فقط للہ دینی کی کریگا للہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانی ناتی کا اور اگر دونو نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کی جانی مین کئی طرحکی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلا نیت کری کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گہر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر ضیافت زیارت کرنیوالون اپنی کی کرتا ہی پس مین بہی امیدوار اس کا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری انتظار نماز مین ساتہہ جماعت کی کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہی پس اس نیت سی اس کا ثواب پاویگا اور نیت کری کہ کان اور آنکہہ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتی تہی یہان محفوظ ہین وس سی اور نیت اعتکاف کی کری کہ علما نی کہا ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کر لیا کری جنکی نزدیک کمی مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہو جاویگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سی غافل ہین اور نیت کری کہ صلوۃ و سلام پہنچا حضرت پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنی اور نکلنی کی مسجد سی اونکا پڑہنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کری کہ مسجد مین تنہائی اللہ کی ذکر کی لیی اور تلاوت قرآن کی لیی یا سننی قرآن کی سے لیے یا وعظ نصیحت کی لیی میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ کی لیی جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ کی ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کی گہرون خدا سی بیٹہی اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہین اوسکو ملائکہ اور ڈہانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت کری کہ وضو کر کر مسجد مین نماز کی لیی جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتہہ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتی ہین بسبب جمع ہونی لوگون کے اور نیت کری مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اوپر سلام علیک کرینگی اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سی کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جای نہین اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتہہ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کی بعجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہہ بارہ نیتین ایک مسجد کی آنی مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہی کیون نہو کہ یہہ ثواب پاوی بلکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچہی نیت کرنیمین ثواب پاتا ہی مثلا خوشبو لگانیمین جمعہ کو چاہیی قصد اتباع سنت کا کری حضرت خوشبو کو دوست رکہتی تہی اسلیی مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کری اور نیت کری کہ جو میری پاس بیٹہیگا خوشبو اگر خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بو میری کی غیبت کر کر گناہ مین

پڑیگا خوشبو لگا کر اوسکو غیبت سی بچاونگا اور قصد کری معالجہ دماغ کا تا خوشبو سی دماغ میرا تازہ ہووی اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس
اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کی کریگا محروم ان ثوابونسی
رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنی ہجرۃ کی یہہ ہین کہ کفرستان سی نکلکر دار
الاسلام مین اللہ کی خوشی کی لیی جاوی پس اگر یہہ خاص اللہ کی رضامندی کی لیی ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور
مراد دنیا سی یہان وہ چیز ہی کہ باز رکہی اللہ کی یاد سی اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنی مین اگر نیت صالح بہی ہوگی خالی ثواب سی نہین اور ایک شخص
مدینہ مین ہجرت کر کر آیا تہا واسطی طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکی حق مین یہہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتی تہی یہہ مضمون حضرت
شیخ عبد الحق کی ترجمہ مین ہی اور اس حدیث مین کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی ہین انما الاعمال بالنیات و انما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ **ف**
یہہ بیان کتنی مسائل نیت کی **مسئلہ** جاننا چاہیی حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سی وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیی گئی ہون جیسی نماز روزہ
اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہین نہ قبول ہوتی ہین خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہین اگر کوئی نماز پڑہی بغیر نیت کی اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی
نہ قبول ہوگی اسیطرح سی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرح سی زکوۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہین اور بعضی عمل غیر مقصود ہوتی ہین جیسی غسل اور وضو
اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کی نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کسواسطی کہ وضو ہی انکے
نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کی نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہو جاتا ہی کسواسطی کہ انکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نکی
تو بہی وضو ہو گیا نماز پڑہنی اوس سے درست ہی اور مراد نیت سی یہان قصد کرنا دل کا ہی طرف اللہ تعالی کی یعنی جو کام کری اللہ تعالی کی لیی کری اور ساتہ قصد بجا اوری
حکم اور طلب رضا اوسکی کی کری اور معنی نیت کی یہہ ہین کہ دل سی قصد کری اور زبان سی کہنا شرط نہین ہے سبب عبادتون مین اگر زبان سی کہی اور دل غافل ہو معتبر نہین یوسطی کتاب
مجمع مین لکہا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین ہے اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سے کہنی سنت ہی یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکہا ہی کہ نہین منقول
ہوا آنحضرت سی اور نہ صحابیون سی زبان سی کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون امامونسی اور کتاب مفید مین یہہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشایخ
نی زبان سی کہنا نیت کا مکروہ رکہا ہی اور بعضون نی اسکو مستحب کہا ہے سو مستحب ہی سقدر ہی اللہم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لے وتقبلہا منے
اسطرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سی منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
مین مفصل لکہا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکہنی والی ترجمہ کی یہہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سی اور صحابیون سی اور چارون امامون سی کہنا
لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پہر بہی علمانی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ ہونی مین اور مستحب ہونی مین اور بدعت ہونی
مین اور سنت ہونی مین اور قاعدہ فقہ کا یہہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونی کی اور بدعت ہونی کی یعنے بعضے
کہین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت ہی پس احتیاطا اس جگہہ یہہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجی چنانچہ یہہ بات ایک جگہہ فتاوی
عالمگیری مین سی معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونی کی اوسکو بہی ترک کیجی اور جاننا چاہیی کہ
نیت بیچ عبادت کی ضروری ہے اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کری عبادت کی یا اوس مباح چیز مین
کری کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو ہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نی بیچ ترجمہ مشکوۃ کی یہہ لکہا ہی کہ علمانی
اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت
کی حضرت سی نہین آیا کہ نیت زبان سی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ

یہہ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محمد نون نی کہا ہی کہ یہہ کسی روایت کی حضرت سی نہین آیا
کہ نیت زبان سی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ نیت دل کی اکتفا کری اور
اتباع کرنا آنحضرت کا جیسی کرنی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مین لازم ہی ویسی ہی جو فعل حضرت نی کبہی نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کرنی مین
بہی اتباع لازم ہی اور چاہیی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سی ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیزون پر کہ شارع سی ثابت
نہین وہ شخص مبتدع ہی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا مسئلہ ۲ نیت وضو مین سنت ہی اور جگہہ کرنی نیت
کی وضو مین بعضونکی نزدیک وقت دہونی موہنہ کی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ کری نیت وقت دہونی ہاتہونکی پہونچی تک تاکہ ثواب سنت کا بہی ہووی
پہلی دہونی موہنہ کی اور غسل مین بہی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہو وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم مین نیت فرض ہی اوسوقت نیت
کری کہ جسوقت ہاتہہ مٹی پر رکہی اسکی بعد ہاتہہ موہنہ پر پہیری اور ہاتہون پر مسئلہ ۳ بیچ نیت کی کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان
کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور دوسری تمیز یعنی اتنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق
سمجہتا ہو اسیواسطی عبادت دیوانی کی اور لڑکی غیر تمیز والی کی نہین صحیح اور تیسری جس چیز کو کرتا ہی اوسکا علم چاہیی پس اگر ایک شخص نماز کی
فرضیت سی جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اوسکی صحیح نہین ہونیکی اور چوتہی یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نہ کری جیسی کہ کوئی اگر بعد اسلام لانی کی
اور عبادت کرنیکی مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح اگر کسی نی نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اونکو توڑ ڈالا پس
نماز روزہ دونون باطل ہوئی کسواسطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہی مسئلہ ۴ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیی ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون
دوسری یہہ کہ فرض پڑہتا ہون تیسری یہہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتہی یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کے اگر ان
چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کی ٹہراوی اگر ان چارون مین سی ایک کا بہی بیان نہوگا تو نماز نہین ہونیکی مسئلہ ۵ عبادت
واجب حکم نیت مین مانند فرض کی ہی یعنی تعین واجب کا ضروری ہی جیسی تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کی اور نیت نفل کی صحیح
ہوتی ہی سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونو برابر ہین مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتہہ نیت روزہ رمضان کی اور ساتہہ نیت نفل
کی اور ساتہہ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اوسکی فرض کہی سنت ہی نہ نفل کہی واجب کہی تو اسصورت مین بہی روزہ
رمضان کا ادا ہوجاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بہی درست ہی اور فجر کو بہی درست ہی اور دوپہری پہلی پہلی یعنی نصف النہار شرعی سی اور دن
شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سی اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی آدہا اوسی پہلی نیت کری اور روزہ نفل مین
بہی نیت رات سی درست ہی اور دنکو بہی درست ہی آدہی دن سی پہلی پہلی اور نذر معین کی روزی کی بہی نیت رات سی درست ہی
اور دنکو بہی آدہی دن سی پہلی پہلی اور نیت روزی قضا رمضان کی اور کفارہ کی روزونکی اور نذر مطلق کی روزون کی ان تینون طرح کی
روزونکی نیت رات سی چاہیی دنکو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کری فلانی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو
مین روزہ رکہونگا اپنی ذمہ پر لازم کرلی یہہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہہ ہی کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میری
ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہی کہ اگر فلانا کام میرا ہوجاویگا یا فلانا بیمار میرا اچہا ہوجاویگا دس روزی رکہونگا یا کم زیادہ اتنے
رکہونگا تو جب چاہی رکہہ لی مسئلہ ۸ نیت زکوۃ کی اسطرح سی ہی کہ جسوقت مال زکوۃ کا دینی لگی اوسوقت نیت ادا زکوۃ کے
چاہیی اور یا مال زکوۃ مین سی ایک قدر مال کی جدا کر رکہی بہ نیت زکوۃ کی اوسمین سے دیا کری تو دینی کی وقت نیت کچہہ ضرور نہین

نہیں بلکہ وقت جدا کرنی مال کی نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال کوۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینی کی نیت ادا کرنی زکوۃ کی نہتی پیچہی اوسکی نیت کرلے بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہیں اوسکی پاس پہر نیت کرنی سی زکوۃ ادا نہیں ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوۃ کی ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست **مسئلہ ۹** نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسریکی درست ہی جیسکہ ایک شخص نماز پڑہتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی ان نی روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنی مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کی **مسئلہ ۱۰** وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت چاہیی اور حالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطی ذبح حج کی **مسئلہ ۱۱** ایک شخص نی شروع کی نماز فرض پہر گمان گیا کہ یہہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اوسکو اور نیت نفل کی کفایہ کرتا ہی اوسکو نماز فرض سی کسواسطی کہ بیچ مین شبہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہہ بہی اشباہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی **مسئلہ ۱۲** بعضی عبادت مین نری نیت دلکی کفایت نہین جب تک کہ موںہہ سی نکہی اونمین سی ایک نذر ہی اگر آدمی دلمین ارادہ کری نذر کا اوس سی نذر نہین ہوتی جب تک کہ موںہہ سی نکہی کہ اتنی نمازین میری ذمہ پر ہین یا اتنی روزی کہنی یا اتنی مصلی کہلانی میری ذمہ پر ہین اور انمین سی ایک وقف ہی کہ دلمین نیت کرنی سی وقف نہین ہوتا جب تک کہ موںہہ سی نکہی اور سوائی عبادت کی بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت دلمین کچہہ کام نہین کرتی جیسی طلاق عتاق کہ دلمین نیت کیی سی طلاق عتاق نہین ہوتی جب تک موںہہ سی نکہی **مسئلہ ۱۳** اگر ایک شخص نی ایک چیز خرید کی واسطی کام میں لانی اپنی کی مثلاً لونڈی خرید کی واسطی خدمت کی یا کپڑا خرید کیا واسطی پہننی کی یا کتاب خرید کی واسطی پڑہنی کی یا جانور خرید کیا واسطی سواری کی اور نیہہ نہین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین دینی آتی **مسئلہ ۱۴** اگر ایک شخص نی نیت کی روزہ کی دن شک کی اگر یہہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزہ کی وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر یہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرحکی نیت کرنی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا **مسئلہ ۱۵** مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح ہی عبادت ہی جیسی کہانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین **مسئلہ ۱۶** طلاق اگر لفظ کنایت کرسے تو اوس مین نیت ضرور ہی اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی اوس مین نیت ضرور نہین **مسئلہ ۱۷** آیت قرآن کی بنیت ذکر کی پڑہنی بدون ارادہ قرارت کی درست ہی جنابت کی حالت مین اور بدون ارادہ کرکی بارادہ قرارت کی قرآن پڑہنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی **مسئلہ ۱۸** اگر نیت تجارت کی کی اوس چیز مین کہ نکلتی ہی مین سی عشری مین مین سی نکلی ہو یا خراجی مین سی یا کرایہ کی مین سی یا عاریت کی مین سی اوسپر نہین زکوۃ **مسئلہ ۱۹** اگر نیت کی تجارت کی اوس جنس مین کہ اوسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کی مانند ہبہ کی اور صدقہ کی اور خلع کی اور مہر کی اور وصیت کی نہین ہی اوسمین زکوۃ اگرچہ سال گذر جاوی مگر جب وہ چیز بکی گی اوس مال مین کہ عوض اوسکی ملا ہی زکوۃ دینی آویگی جب اوسپر سال گذریگا **مسئلہ ۲۰** بیچ جانورون چرنیوالونکی کہ اکثر سال جنگل مین چرتی ہین اور اوس مین نیت ہو اوس کی دودہ کی اور بچون کی تو اوس مین زکوۃ ہی مواشی کی اور اگر اون کی نیت کرلی سوداگری کی پس اوس مین زکوۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنی کی نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خرید نکی قصد کیا سواری کا یا لادنیکا یا دہر رکہنیکا پس نہین زکوۃ **مسئلہ** جو کوئی زکوۃ خوشی سی نہ دی پس زکوۃ لینی والا امام کسطرف سی لیوی اوس سی زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوۃ نہین ادا ہونیکی سواسطی کہ زکوۃ مین اختیار شرط ہی لیکن قید کری اوسپر یہانتک قید کرینگی تاکہ وہ خود بخود ادا کری اور وہ جو بعضے روایتون مین لکہا ہی کہ امام زبردستی سی لیوی اور اوسکو زکوۃ کی مصرفین مین خرچ کری تو کفایت

کرتا ہی پس یہہ روایت ضعیف ہی روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینی سی زکوۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ ۲۲ نیت بیچ خطبہ کی واسطی جمعہ کی
چاہیی اگر ایک شخص منبر پر چڑہا اور بعد چڑہنے کی چہینک آئی اوسکو اوسنی الحمد للہ کہا واسطی چہینک کی جمعہ کا خطبہ صحیح ہوا اور اسیطرحسی خطبہ عیدین
مین منبر پر چڑہکر بدون نیت عیدین کی حمد وثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ ۲۳ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اوس سی لوگ بناتی ہین شراب
اگر نیت سوداگری کی بیچی اور اوسکی نیت مین کچھہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنی سی واسطی بنانی شراب کی
تو حرام ہی اسیطرح لگانا درخت انگور کا اگر نیت اسکی یہی کہ لوگ کہاوین انگور اونکو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سی لگاوی کہ شراب بناوینگی تو
حرام ہی اور اسیطرح شیرہ نکالنا انگور کا بارادہ سرکہ کی حرام نہین اور بارادہ شراب بنانیکی حرام ہی اور اسیطرح کسی شخص مسلمان سی ملاقات
نکرنا بارادہ اسکی کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر بیارادہ نہین تین مدت تک ملاقات نکری تو حرام نہین اور اسیطرح ترک کرنا زینت کا عورت کو
کسی میت پر سوا اپنی خاوند کی زیادہ تین دنسی اگر قصد کیا عورت نی چہوڑنی بناؤ کا اور لگانی خوشبوی کا بطریق سوگ رکھنی کے
واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسیطرح جو مباح چیزین چہوڑ دیتی ہین واسطی مردہ
کی مثلا آچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دہونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بانٹنی نہ نکالنی نہ ہونی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کے
نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہہ سب سمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی یہہ سب باتین ہوا شادی مذکورین کی برسون تک نہ کری
تو حرام نہین لیکن شادیونکا کرنا ہی بہتر ہی کسو اسطی کہ ان شادیونکا کرنا سنت ہی مسئلہ ۲۴ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرحسی کری کہ نماز واسطی
اللہ کی اور دعا واسطی میت کی مسئلہ ۲۵ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کہ کس تلاوت کا سجدہ ہی کچہہ ضرور نہین مسئلہ ۲۶ اقتدا امام کا بدون نیت کرنیکی صحیح نہین
ہوتا اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جسوقت کہ عورتین اسکی پیچہی نماز پڑہتی ہون تو اوسوقت اقتدا عورتون کا ساتہہ اوس امام کی بدون
نیت امام کی صحیح نہین ہوتا پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نکری درست نہین ہوسکی اور بعضون نی جمعہ اور عیدین
کو اس حکم سی استثنا کرکہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کی بہی عورتونکو اقتدا درست ہی مسئلہ ۲۷ اگر ایک شخص نے قسم کہائی کہ
مین کسیکا امام نہین ہونگا اور اوس شخص نی نماز شروع کی اور کسی نی اوسکی ساتہہ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہی لیکن قسم اوسکی ٹوٹی
یا نہین قضاءً ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنی کا کریگا اور دیانۃً یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کیا انہی پہلے
شروع کرنی نماز کی پس قضاءً بہی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اسطرح کا قسم کہا ہوا بیچ نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہرگز جسوقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کہائی ایک شخص نی کہ مین فلانی
شخص کا امام نہین ہونگا اور امامت کی لوگونکی اس ارادہ کرکہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکی کا پہر اقتدا کیا اسکا اوس شخص نے
پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی مسئلہ ۲۸ ہبہ نہین ہی موقوف اوپر نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشی کسیکو ہنسی کی راہ سی پس بخشی گئی
اور اگر کسی نی کسیکو سکہلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تہا کہ اس لفظ سی ہبہ ہوجاتا ہی پس اس شخص کی کہنی سی ہبہ نہین ہوتا ہے اس جہت کہ
کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط ہبہ کی اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنی والے کی اسپر اگر کوئی شخص زورآوری کرکے ہبہ کرلی
پر تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کی کہ حالت زورآوری مین بہی درست ہوجاتا ہی سو اسطی کہ ان دونون مین رضا شرط نہین
مسئلہ ۲۹ اگر مقتدی نی پڑہی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتہہ نیت ذکر کی نہین حرام باوجودیکہ مقتدی کو قراءۃ پڑہنی پیچہی امام کی نزدیک حضرت
امام اعظم کی حرام ہی کسو اسطی کہ اوس نی بارادہ ذکر کی پڑہی بارادہ قراءت کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی یا عورت حیض و نفاس

والی الفاظ قرآن کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑہی درست ہی اور اگر بارادہ قراءت قرآن کی پڑہی نہین درست مسئلہ اگر ایک شخص الطرف
دوکاندار کسی جنس واسکی واسطی خریدنی کسی چیز کی اور اوس جیسی والی نی اپنی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا اسن وغیرہ کی کہولی اور واسطی رغبت
دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہاوی زیادہ پیٹ بہرنی سی واسطی خواہش
کی سو حرام ہی اور اگر اس نیت سی کہاوی کہ کل مین روزہ رکہونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہ بہوکا نرہی مستحب ہی مسئلہ
کا فر جسوقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیر پہینکی اوسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ تیر پہینکا کہ کافر
مارا جاوی نہین حرام مسئلہ اسیطرحسی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسیکی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹہاوی اوسکو بارادہ کہ پہنچاؤنگا
اوسکو مالک اوسکی کو حلال ہی اوٹہانا اوسکا اس نیت سی اور اگر اوٹہایا اوسکو اس نیت سی کہ نہ دونگا مالک اوسکیکو ہوگا یہہ شخص غاصب گنہگار
مسئلہ اسیطرحسی اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کی نہین مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ اسیطرحسی
اگر کوئی شخص بیٹہہ گیا ایک تخت پر کہ اوسمین ہی قرآن بارادہ حفاظت کی نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ہی ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی
مسئلہ کبہی بند رہنا کہانی سی ہوتا ہی واسطی پرہیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہونی احتیاج کی ان صورتونمین یہہ مستحق ثواب کا نہین
ہوتا اور اگر بند رہا کہانی اور پینی وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہوگا یہہ بند رہنا ثواب مسئلہ اسیطرحسی کوئی مسجد مین بیٹہا واسطی آرام کی
مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹہا ہی واسطی انتظار نماز کی یا بہ نیت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسیطرحسی دینا مال کا کبہی
ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض دنیا کی اسمین کچہہ ثواب نہین ہوتا اور کبہی ہوتا ہی دینا مال کا بہ نیت زکوۃ کی یا صدقہ نفل کی تو ذریعہ
ثواب مسئلہ اسیطرحسی ذبح کرنا جانور کا کبہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبہی ہوتا ہی عبادت جیسی کہ جانور
قربانی کا ذبح کرنا اور کبہی ہوتا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کی مردی کی یا زندی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کی مسئلہ نیت گنتی رکعت
کی او سجدونکی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نی نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑہتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین
نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نی نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نی
نماز پڑہنی مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسیطرحسی
نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تہا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نی دیکہا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین
اس امام کی پیچہی کہ یہہ زید ہی نماز پڑہتا ہون اور نکلا غیر زید کی پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسیطرحسی اگر ہو دوریا آخر صف مین کہ نہین دیکہتا
امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کی ہی یہ زید پس نکلا غیر زید کی ایسی صورت مین بہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑہتا ہون نماز
پیچہی اس جوان کی پس ناگہان وہ نکلا بوڑہا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ اس بوڑہے کی اور نکلا وہ
جوان درست ہی کسو اسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اوسکی کی بخلاف شیخ کی کہ شاب اوسپر نہین بولتے
مسئلہ اگر ایک شخص نی شروع کی نماز خالص واسطی اللہ کی پہر آیا اسکی دل مین ریا پس نماز اوسپر ہی کہ ان نی شروع کی اور ریہ ریا ہی
کہ اگر تنہا ہو لوگون سی نہ پڑہی نماز اور اگر لوگونمین ہو تو پڑہی اور اگر لوگونکی ساتہہ پڑہتا ہی تو اچہی طرح پڑہتا ہی اور اگر تنہا پڑہتا ہی
تو اچہی طرح نہین پڑہتا پس واسطی اوسکی ثواب ہی اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نی شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑہی
ہی یا نہین اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنیکی یا سجدہ کرنیکی اور وہ ہی بیچ اوسی نماز کی تو اعادہ کرے رکوع

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پھیرتی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست لگ رہی کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئی سری سی نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہین **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی وہ پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہاجس کہ گذری دل مین پہر دوسری کہ جاری ہوا اسکی دلمین اور اسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دلمین آتا ہی تردد اس کام کو کیجئی یا نکیجئی چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دلمین اوس قصد کو اوپر کرنیکی پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ ہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا ہی پس ہم ہی مرفوع ہوا اور رہی عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ والنظائر مین سی نقل ہوئی بحمد اللہ کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن پر سیر قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر ہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمانکی یہی ہی کہ دلسین تصدیق کری لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی ہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی در باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ ہی حکم کافر مین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی کی اور بجا لانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونوں کا نام دین ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَّا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اونسی

کہا کہ اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن ناگاہ ظاہر ہوا او پر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تہی بال نہیں معلوم
ہوتا تہا اوسپر نشان سفر کا او نہیں پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوسپر نہ تہا اور نہ شہر کا معلوم
ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب بیٹہا تاجواب اونکا اچہی طرح سنی اور رکہی دونو ہاتہ اپنی اوپر دونو زانون اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی ادب بیٹہتا ہی
یا رکہی اوپر دونو زانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی
دی تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرائط اور ارکان اور سنتون
اور آداب کی بجالاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو
ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن
پچہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان
سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ
دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور
تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی
مالک اپنی کو یعنی لوگ حرم مین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانو والون کو ننگی بدن والون کو مفلسونکو
چرانیوالی بکریون کی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی
حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت
کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانو والون کو ننگی بدن والونکو
بہرونکو گونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اور نہین پانچ چیزون مین داخل ہی
کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساوی گا آخر آیہ
تک **ف** باقی آیہ یہہ ہی وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹ مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ
دانا خبردار ہی پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دیوی ساتہہ وحی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور رہونی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی ہین نورانی فرمانبردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین
بہیجین رسولون اپنی پر اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سی اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہیں اعادہ یعنی پھیر نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہیں یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہیں یا نجاست
پڑی ہی کوئی ہی یا نہیں یا مسح کیا ہی سر کا یا نہیں اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئی سری سی
نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہیں **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی وہ پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہاجس کہ پڑی دل مین پہر
دوسری کہ جاری ہوا اسکی دل مین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کیجی یا نکیجی چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو پانچوین
عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اوس قصد کو اور پکڑ رکہنی پس ہاجس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہیں اوسکو اختیار
اور خاطر اور حدیث نفس یہہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہیں
لکہا جاتا ہی پس ہم بہی مرفوع ہوا اور رای پر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ و النظائر مین سی نقل ہوئی
للہ الحمد کہ تمام ہوا علاوہ احادیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان
کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی ستی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا
جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن مین سی قرار نہ
پکڑی کیونکہ بعضی کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ دل سین تصدیق کرنی لیکن حکم ایمان والونکی
جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر پہر انکو کا معذور رہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت
کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ بہی حکم کافرون ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی
کی اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن سے
اور ان دونونکا نام دین ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر
لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع
کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ
سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و
ملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن
الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال
ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری
الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی
یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم و
رواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ واذا رایت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن الا اللہ
ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اونسی

کہا کہ اوس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال نہین معلوم
ہوتا تھا اوس پر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوس پر نتہا اور نہ شہر کا معلوم
ہوتا تہا کہ ہم پہچانتے یہانتک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادیے دونو زانو اپنے طرف دونو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونو ہاتھہ اپنے اوپر دونو زانون اپنے کی یعنی جیسے شاگرد اوستاد کی آگے ادب سے بیٹھتا ہے
یا رکھے اوپر دونو زانون آنحضرت کی اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت نے اسلام یہہ ہے کہ گواہی
دے تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہہ کہ محمد بہیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑہے تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرائط اور ارکان اور سنتون
اور آداب کی بجالاوے اور دے تو زکوۃ اور روزہ رکھے رمضان کی اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص نے کہ سچ کہا تونے پس تعجب کیا ہمنے واسطے اوسکی کہ پوچھتا ہے حضرت سے اور تصدیق کرتا ہے اوسکو کہا اوس شخص نے خبر دو مجکو
ایمان سے فرمایا حضرت نے یہہ کہ ایمان لاوے تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن
پچھلے کی اور ایمان لاوے تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تونے کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان
سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو پس اگر نہین دیکھہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ
دیکھتا ہے تجکو کہا اوسنے پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور
تو دونو برابر ہین نہ جاننے مین کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہے کہ جنے گی لونڈی
مالک اپنی کو یعنی لوگ حرم بہت کرینگے اور لونڈی بچہ کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت یہہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانوؤن والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو
چرانیوالے بکریون کی کو فخر کرینگے بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالے نے پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سے
حال نہ پوچھا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تہا پوچھنے والا کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہارے پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نے اور روایت
کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نے ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پانو والون کو ننگے بدن والون کو
بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم وہ نہین پانچ چیزون مین داخل ہے
کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہے علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساوے گا آخر آیہ
تک **ف** باقی آیۃ یہہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہے جو کچہہ پیٹون مین ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ
دانا خبردار ہے پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دیتے ساتہہ وحی یا الہام کی اور یہہ جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا اور رہزنی دریاسے درمیان مین فرضیت حج کی نہین جلتے
رہتے اور تعجب لوگون نے اس لیے کیا کہ اگر اوسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ ہے کہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کی ہین نورانی فرمانبردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اوسکی ہین
بہیجین رسولون اپنے پر اونمین سے قرآن شریف افضل ہے سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پہیرتی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست پڑی ہی کوئی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سرنو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئی سری سی نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہین ہی **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی وہ پر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہاجس کہ پڑی دل مین پہر دوسری کہ جاری ہوا اسکی دل مین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کبھی تو انکیچ جو تہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اوس قصد کو اور پکڑ نیکی پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا ہیں ہم بہی مرفوع ہوا اور رہی پر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ و النظائر مین سی نقل ہوئی بحمد اللہ کہ تمام ہوا خلاصہ احادیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی اس سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن مین قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ دل سی تصدیق کری لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ بہی حکم کافر مین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی کی اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن سکے اور ان دونونکا نام دین ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الایۃ متفق علیہ روایت ہی حضرت عمر بن خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اونسی

کہا کہ اوس وقت کہ تھی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن ناگاہ ظاہر ہوا او پر ہماری ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تھی بال نہین معلوم
ہوتا تہا اوس پر نشان سفر کا او رنہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوس پر نہ تہا اور نہ شہر کا معلوم
ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دیے دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب بیٹہا تا جواب سوال کا اچہی طرح سنے اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونو زانون اپنی کی یعنی جلسے شاگرد اوستاد کی آگی ادب بیٹہتا ہی
یا رکہی اوپر دونو زانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی
دے تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرایط اور ارکان اور سنتون
اور آداب کی بجا لاوی اور دے تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو
ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن
پچہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان
سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ
دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور
تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی
مالک اپنی کو یعنی لوگ حرم بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانوں والون کو ننگی بدن والون کو مفلسونکو
چرانیوالی بکریون کی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی
حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت
کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانوں والون کو ننگی بدن والونکو
پہر اونکو گونگا بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم او نہین پانچ چیزون مین داخل ہی
کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا او مینہہ کا کہ کب برساوی گا آخر آیہ
تک ف باقی آیۃ یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹونمین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو او نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ
دانا خبردار ہی پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دی ساتہہ وحی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہولی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیون سوال کیا او ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات او صفات
کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی مین
بہیجین رسولون اپنی پر اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

فرقان اور سوا اون کے جو اور چھوٹی کتابون اور رسولون پر ایمان لاوی که بهیجا اونکو الله تعالی نی واسطی خلق کی اور پاک ہین گناہون سی اور دن پیچھلا مراد ہی مابعد موت سی
قائم ہونی قیامت تک اور وقت داخل ہونی بهشت تلک اعتقاد کری که جو کچھ الله رسول نی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب قبر
اور حساب کتاب وغیره سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی که جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کی لکھدی ہی اوسکی اراده سی ہوتی
ہی لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندی کو بھی کرنی نه کرنی مین دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے
اور عذاب عدل اور یہه جو فرمایا که احسان یہه ہی که بندگی کری تو الله کی گویا که تو دیکھتا ہی اوسکو کیونکه جسکو یہه حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت
وتعظیم الله تعالی کی اور خشوع اور ذوق ومحبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاهده اور استغراق کہتی ہین پس اگر نہین دیکھہ سکتا اوس کو
پس تحقیق وه دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجھی نہین حاصل ہی که گویا که دیکھتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان که وه
حاضر ناظر ہی اسمین بھی خوف وخشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات وسکنات مین جاننا چاہیئی که مدار دین کا اور اوسکی کمال کا فقه اور
عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشاره ہی فقه پر که اوسمین سب احکام واعمال شرعی بیان ہوتی
ہین اور ایمان اشاره ہی عقائد پر اور احسان اشاره ہی اصل تصوف پر که وه مراد ہی توجه الی الله سی اور فقه اور تصوف اور عقائد لازم
ایک دوسری کی ہین که کوئی انمین ہی بغیر دوسری کی تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہه که تصوف بغیر فقه کی درست نہین اس لیی که احکام الہی
بغیر فقه کی معلوم نہین ہوتی اور فقه بغیر تصوف کی تمام نہین ہوتی اسلیی که عمل بغیر حضور اور توجه الی الله کی تمام نہین ہوتا اور یہه
دونو بدون ایمان کی ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کی که کوئی ان مین سی بدون دوسری کی وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رح نی
که جو صوفی ہوا اور فقیه نه ہوا پس زندیق ہوا یعنی بد دین اور جو فقیه ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونو حاصل کیئی پس
محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی ہی منه التوفیق والاستعانة اور فخر کرینگی بیچ عمارتون کی یعنی گنوار محتاج اس درجه کو پہنچینگے که اونچی مکان
بناوینگی اور آپس مین فخر کرینگے یہه بسبب بی انتظامی کی ہوگا که رذالی خوش ہونگی اور اشراف وکمالی خراب یہه سب ترجمه شیخ
عبد الحق رح کی مین مذکور ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بُنِیَ الاسلام علی خمس
شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان متفق علیه اور روایت ہی
ابن عمر سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کی گواہی دینا اسکا که نہین کوئی معبود سوا خدا
کی اور تحقیق محمد صلی الله علیه وسلم بندی اوسکی اور بھیجی ہوئی اوسکی ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوة کا اور کرنا حج کا اور رکھنی روزی
رمضان کی روایت کی بخاری ومسلم نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان بضع و
سبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة
من الایمان متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریره سی که کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی که ایمان کی کتنی اوپر ستر شاخین ہین
پس افضل اون مین سی ہی کہنا لا اله الا الله کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اون مین سی ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راه سی اور حیا یعنی شرم
کرنی بری کامون کی کرنی مین بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی یہه بخاری ومسلم نی ف بضع عربی مین کہتی ہین تین سی نو تک کو اور
تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہی وه یہه ہی که ایمان بالله پر اور صفات اوس کی پر اور اعتقاد
کرنا اسکا که جو سوا الله کی اور صفات اوسکی کی ہی حادث ہی یعنی نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کی فرشتون پر اور کتابون

اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرۃ پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی مین یہہ بہی داخل ہی کہ
عذاب قبر کا بہی ہونا ہی بُری لوگون کو اور نعمت ہونی ہی اچہی لوگون پر اور حساب کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کی تُلین گی
ترازو مین اور اعمالنامہ ملین گی داہنی ہاتہہ مین نیکو نکو اور بائین ہاتہہ مین برونکو اور پلصراط پر گذرین گی اور دیدار حق تعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت مین داخل ہونگی اور ہمیشہ بہشت مین رہین گی اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگی اور عذاب مین گرفتار رہین گے اور ہمیشہ اسی
طرح سی عذاب مین پہنسینگے دوزخ مین سی کبہی نہ نکلین گی ان سب پر ایمان لانا یہہ بہی شعبون ایمان سی ہی اور اور شعبی ایمان کی یہہ ہین کہ محبت
رکہنی اللہ سی اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین کہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکہنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اون پر درود
بہیجنا اور اون کی سنت پر چلنا یعنی اون کی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اون کی طریق کو یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور
رسول کی ایسی رکہی کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سی ہی ورنہین تو اسم
رسول سی محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دہیان دکہاوی کا نہ ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مونہہ سی کہنیکا ہو یا دل مین اعتقاد کرنی کا ہو یا قسم اخلاق سی ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیی یعنی یہہ
عمل خدا ہی کی لیئی ہون اور اسی خلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سی ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے
یعنے گناہ کی باتون مین خدا سی ڈرتا رہی اور بندگی کی باتون مین اوس سی امید رکہی اور شعبون ایمان سی ہی توبہ کرنا گناہون سی جب گناہ ہو
جبہی توبہ کری بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بعد گناہ کرنی کی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دیوی اوسکا شکر بجالاوی اگر اللہ تعالی نی اوسکی ہان اولاد
دی تو عقیقہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قرآن کری اوسکی خوشی کری اگر اللہ تعالی نی مال دیا ہی تو زکوۃ ادا کری اور ساتہہ عید الفطر
دی اور قربانی کری اور شعبون ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنے
باز رہنا اوس سی اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا
کبر کا اور عُجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قرآن کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سی اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سی اور اپنی تئین پاک رکہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑہنا
نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانی
کرنی اور روزہ رکہنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکی
ملک سی اور اوس ملک سی کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنی کو بُری باتون سی اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا
اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کی حرام کاری سی اور خبرگیری کرنی ساتہہ حقوق اہل وعیال کی اور فرمانبرداری کرنے
مان باپ کی اور سلوک کرنا اونکی ساتہہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی بہی اونکی خدمت کری اور بدن سی بہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کی اور سلوک کرنا ناتی دارون سی اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہی اور نرمی کرنی ساتہہ
لونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو
اور جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی اور منع کرنا بُری چیز سی اور قایم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار
سی اور مبتدعین سی ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلی آوین اور ادا کرنے امانت اور دینا

پانچوان حصہ غنیمت مین سی دینا قرض ہوافق وعدہ کی ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگونسی اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہہ حلال سی اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والی کو جواب دینا اور بچنا کھیل و تماشی سی اور لوگونکو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سی تمام ہوئی شعبہ ایمان کی یہہ سیوطی نے کتاب نقایہ مین فصل ذکر کیی ہین یہان مجملاً لکھی گئی تالوگ گہبراوین نہین آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس مین تامل کری جسمین یہہ سب پائی جاوین وہ مومن کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی مدد مانگ کر اللہ تعالی سی ارادہ حاصل کرنی کا کری کذا ذکر القاری ہے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہر کانٹی نجاست وغیرہ راہ سی مٹاوی اور ظاہر دور کرنی سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹھاوی بعد گرنی کی اور اگر پہلی سی نہ ڈالی اور راہ پاک رکہی وہ بہی دور ہی کرنی کا حکم رکہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگونکو ناحق اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی ساتہہ ترک وجود اور دعوی ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیو نکا ؎ بردار خار وسنگ رہ اینجہ رفر بود ـ یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی یعنی زبان سی برا نہ کہی اور نہ غیبت کری اور ہاتہہ سی ماری نہین نہ ایذا دی ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نی اوس سی یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کون مسلمانونمین سی بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سی یہانتک کہ ہوئین بہت پیارا طرف اوسکی باپ اوسکی سی اور اولاد اوسکی سی اور سب آدمیون سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسی آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسمین مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی یعنی ایک بات کو اگرچہ دل نچاہی لیکن بمقتضائی عقل اپنی کو مایل اوسکی طرف کرتا ہی جیسی محبت بیمار کی ساتہہ دوائی کہ قصد اپنی کو اوسکی طرف مایل کرتا ہی اور کہاتا ہی بمقتضائی عقل کی جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہی اگرچہ دل نچاہی اسیطرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوئی باپ اور اولاد کفار کی قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنی کا حتی کہ شہید ہو جاوی تو اختیار کری اور دوست رکہی اسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نی اوسی منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمانبرداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون پر اور سب غرضون پر مقدم رکہی جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تہا جیسی حضرت عمر رض سی منقول ہی کہ جب اونہون نی یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سی زیادہ آپکو دوست رکہتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت نی فرمایا کہ مومن کامل نہین ہوئی کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی جب تک ہون مین محبوب تر طرف تیری

جان ترے

جان تیری پس حضرت کی برکت توجہ سی وسی وقت اونکی لین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمانیکی کہ کہا قسم ہی اسکی کہ آپ ب محبوب تر ہین طرف تیری جان میری سی بہی تب
فرمایا حضرت نی کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہمسکو بہی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا
لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار متفق علیہ
اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جسمین کہ ہوئی وہ چیزین پایا اوسنی سبب اوسکی مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہو وی اللہ
اور رسول وسکا زیادہ محبوب طرف اوسکی اوس چیز سی کہ سوا ان دونوکی ہی اور وہ شخص کہ دوست رکھی کسی بندی کو نہین دوست رکھتا مگر واسطی اللہ کی اور وہ شخص کہ
ناخوش رکھی پہر جانا بیچ کفر کی پیچہی اسکی کہ نکالا ہی وسکو اللہ نی اوس کفر مین سی جیسا ناخوش رکھتا ہی گرنا بیچ آگ کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن**
العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد رسولا رواہ مسلم اور روایت ہی عباس بیٹی عبد المطلب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چکہا مزا ایمان کا اوس شخص نی کہ راضی ہوا
ساتہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک ومتصرف
اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکی حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹہرایا اور بجا لایا جو کچہہ اوسمین ہی اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی
کی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ
یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحب النار رواہ مسلم اور روایت ہی
ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سی
یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پہر مری وہ حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتہہ اوس چیز کی کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکی یعنی دین مگر کہ ہی وہ دوزخیون مین سی روایت کی یہہ مسلم نی
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتب امن
بنبیہ وامن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطاھا فادبھا
فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران متفق علیہ
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ واسطی اونکی دو ثواب ہین ایک وہ شخص کہ اہل کتاب مین سی ہو ایمان لایا ساتہ
نبی اپنی کی اور ایمان لایا ساتہہ محمد کی اور دوسرا غلام کسیکی ملک مین ہو جب ادا کری حق اللہ کا اور حق مالکون اپنی کا اور تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک اوس کی لونڈی
صحبت کرتا تہا اوس سی اور ادب سکہلاتا تہا اوسکو بہت اچہا ادب سکہایا اوسکو اور سکہلائی اوسکو مسئلی شریعت کی اور اچہی طرح سکہلائی اوسکو پہر آزاد کیا
اوسکو پہر نکاح کرلیا اوس سی پس واسطی اوسکی بہی دو ثواب ہین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** پہلی اور دوسری شخص کی دو ثواب ہونیکی سبب ظاہر ہین اور
تیسری کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنی اور نکاح کرلینی کی ہی و شیخ عبد الحق رح نی بعضی سی یہہ لکہی ہین کہ ہر عمل مین انکو دوگنا ثواب ملتا ہی مثلا اگر او نماز روزہ وغیرہ کرین
دس نیکیان حاصل ہونگی اور انکو بیس **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک
عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما
لم یذکر الا بحق الاسلام اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگون سی یہان تک کہ

گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین اور پڑہین نماز اور دیوین زکوۃ پس جسوقت کہ کرین یہہ بچا لی اونہون نی مجہسی خون اپنی اور مال اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی اور حساب انکا اوپر اللہ کی ہی روایت کیا ہیہ بخاری و مسلم نی مگر تحقیق مسلم نی نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا **ف** مراد ساتہہ گواہی کے بیہان توار کرنا ساتہہ اس کلمہ کی ہی اور جو کچہہ حکم اس کلمہ مین ہی مثلا جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بہی نہین ماریگی مگر ساتہہ حق اسلام کی یعنی مثلا کوئی کسیکو مار ڈالی یا زنا کری بحکم شرع اوسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسیکا مال لی لیا دلوایا جاویگا اور حساب انکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگی اگر دلمین کفر وغیرہ رکہتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجہہ لیگا اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کی کہ اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرینگی ہم قبول کرینگی اور درگذر ہونگی خونریزی اونکی سی اور اس مسئلہ مین بہت سی قول ہین علما کی قول ظاہر تر یہہ ہی کہ اگر ایک نی ملحد بنا گیا اور زندیق ہوا اور جلدی وہ سی باز آیا اور رجعت توبہ کی مقبول ہی اور اگر متردد اور مضطر خونکی ڈرسی کری نہین قبول کیجاویگی کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح **وعن** انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی نماز ہماری طور کی اور متوجہ ہووی قبلہ ہماری کی طرف اور کہاوی ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہی کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ کا یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول اوسکی کا پس عہد نہ توڑو خدا سی بیچ ذمہ اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکی کی یعنی اونکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا **وعن** ابی ہریرۃ قال اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا انہون نی ایا ایک گنوار نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بتلاؤ مجہکو ایسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتہہ اوسکی کسیکو اور پڑہہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزہ رکہہ تو رمضان کی کہا اوس گنوار نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکی کچہہ اور نہ کم کرونگا اس سی پس جبکہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف ایک شخص کی اہل بہشت سی پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسمین ذکر شہادتین کا نکیا اسلیے کہ مشہور ہی اور فرض مین بیان فرمائی اسلیے کہ شاید اوسوقت تلک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نی صدق عقیدہ اوسکا دیکہہ کر بشارت بہشتی ہونیکی دی **وعن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسئل عنہ احدا بعدک وفی روایۃ غیرک قال قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم اور روایت ہی سفیان بیٹی عبد اللہ ثقفی کی سی کہا کہا مینی ای رسول خدا کی فرماؤ واسطی میری بیچ اسلام کی قول کہ نہ پوچہون اوسکو کسی سی پیچہی تمہاری یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سی اسلام کامل ہوا اور حق اسلام ادا ہوا اور بیچ ایک روایت کی غیر تمہاری سی فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی پہر اسی پر ٹہہر رہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی گواہی دی وحدانیت اللہ تعالی کی اور سچ جان جو کچہہ اوس نی خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکی کو پہر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کہی نی کر دی گئین **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول حتی دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو یسأل عن الاسلام فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَکَرَ
لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ
یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہا ایا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سی کہ نام ضلع کا ہی پراگندہ تہی بال سرکی سنتی تہی
ہم آواز گنگنی اوسکی اور نہ سمجہتی تہی ہم اوس چیز کو کہ کہتا تہا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس ناگہان وہ پوچہتا تہا اسلام سی یعنی احکام و
فرائض اسلام کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین بیچ دن اور رات کی پس کہا کیا مین اوپر میری سوا انکی پس فرمایا نہین مگر یہہ کہ نفل
پڑہی یا نفل شروع کری تو یعنی اگر توڑ دی تو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور روزہ مہینی رمضان کی کہا کیا مین اوپر میری سوا انکی
فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ نفل رکہی یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر توڑی تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی زکوٰۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہی اوپر میری سوا اسکی پس فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ تو صدقہ نفل دیوی یا دینا اپنا ذمہ پر لازم کر لی یعنی اسصورت مین ادا کرنا اوسکا
لازم ہوگا کہا راوی نی پس پیٹہ موڑی اوس شخص نے اور وہ کہتا تہا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکی اور نہ کم کرونگا مین اس سی پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اوس شخص نے اگر سچا ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہ ہونگی کہ اوسنی
اسطرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنی کہا کہ اسکی پہنچانی مین کمی زیادتی نہ کرونگا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ
الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ
نَاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَّرَاءَنَا
وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ
وَنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْھُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِھِنَّ
مَنْ وَّرَاءَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس کی سی کہا تحقیق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی
ربیعہ سی جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کون سی ہی یہہ قوم یا فرمایا کون ہی یہہ جماعت کہا اونہون نے کہ ہم ہین ربیعہ
فرمایا حضرت نی کہ آئی تم خوش وقت پہر با القوم کہا یا بالوفد کہا آئی تم اوس حالت مین نہ رسوا ہوا ور نہ پشیمان جیسی یہہ بشارت اور دعا خیر ہی عرض کی اونہون نے ای
رسول خدا کی تحقیق نہین ہم طاقت پاتی یہہ کہ آوین ہم تمہاری پس مگر بیچ مہینی حرام کی اور درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یہہ قوم ہی کافر مضر کی نام ہی
قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو ساتہہ ایک حکم کی کہ فرق کر دی یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتہہ اوسکی اون لوگونکو کہ پیچہی ہماری ہین یعنی قوم لوگ وطن مین چہوڑ
آئی ہین اور داخل ہوون ہم سبب اوسکی بہشت مین اور پوچہا جماعت عبد القیس کی نی حضرت صلعم سی استعمال کرنی باسنون پینی کی سی پس حکم فرمایا اونکو ساتہہ چار
چیزونکی اور منع کیا اونکو چار چیزون سی حکم فرمایا اونکو ساتہہ ایمان لانی اللہ کی کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہی ایمان ساتہہ اللہ کی کہ وہ ایک ہی کہا اونہونے کہ اللہ

اور رسول اوسکا زیادہ جانتے والا ہی فرمایا گواہی اس کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بہیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدہا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکہنے رمضان کی اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا اون کو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو تہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبے کدو کی اور باسن جڑ درخت کی سے اور باسن روغن دار رال کی سے اور فرمایا یاد رکہو ان کو اور خبر دو ساتہہ ان کی اون کو کہ پیچہی تمہارے ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہین **ف** مہینے حرام یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین آپس مین لڑنا حرام جانتے تہے بسبب تعظیم انکے پس راہون مین بہی امن ہوتا تہا اور لفظ وصیام رمضان تک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوا چار کی ایکبات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تک اس لیے کہ یہہ اہل جہاد تہے ان کے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جن سے منع فرمایا لوگ شراب رکہتے تہے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بہی منع فرمایا تا مشابہت ساتہہ شراب پینے کی نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس یہہ حکم منسوخ ہی **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اون کی ایک جماعت تہی اصحاب سے بیعت کرو مجہسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنے جیسے کہ کفار محتاجگی کی ڈر سے مار ڈالتے تہے اور نہ اوٹہاو بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے ہاتہون کی اور پانوں کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کی پس جو پورا کرے تم مین سے یہہ عہد پس مزدوری اوس کی اوپر اللہ کے اور جو پہنچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچہہ کر بیٹہا سوا شرک کی پس سزا دیا گیا بسبب اوسکی دنیا مین یعنی حد لگی یا بیمار رہا اور رسوا ہوا انکی پس وہ کفارہ ہی واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکی اور جو کہ پہنچا ان مین سے کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کی ہی اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کی نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ

فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ
الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ
قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ
الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ
مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان
کی یا عید فطر کی طرف عیدگاہ کی پس گذرے اوپر عورتون کی پس فرمایا ای جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق
مین دکہلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنے عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتہہ
کس سبب کے ای رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوندکے نہین دیکہا مینی کسیکو
کہ ناقص ہو عقل کے اور دین کے کہو دی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نی اور کیا ہی نقصان
دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا ای رسول خدا کی فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہے گواہے مرد
کی یعنے گواہی دو عورتون کے ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یون
ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکی کی ہی فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہو دی حائض نہ نماز پڑہے اور
نہ روزہ رکہی کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین اوسکی کی ہے روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** گذری اوپر عورتون کی کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹہین تہین اس لیی کہ آواز خطبہ کے کہ اونہون
نی نہ سنی تہی اون کو بہی کچہہ مضمون وسکا سنا دین اور معنی لعنت کی ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سی یہہ خاص کافرون
ہی کی لیی ہی اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان مری مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ
نہین اور یہہ سوا شارع کی کوئے نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہے جیسی کہ کہی لعنت اللہ علی الکافرین وغیرہ
ذلک اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ بسبب نقصان دین اوسکی کی ہی اگرچہ یہہ بات محض بسبب پیدائش اللہ تعالی کی ہی لیکن
اسطرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اون کو عبادات سی ناقص کرتا ہی درجہ عورتون کو مردون سی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ
وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ
اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ
اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جہٹلایا مجکو بیٹا آدم کا
اور نہین لائق اوسکو یہہ اور برا کہتا ہی مجکو اور نہین لائق ہی وسکو یہہ پس ای جہٹلانا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجکو بعد
مرنیکی جیسا پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہپر سہلتر پہر زندہ کرنی اوسکی سی اور ای برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ٹہرایا اللہ نی بیٹا یعنی یہود
نصاری عاسی کو بیٹا اللہ کا کہتی ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہہ کہ مین یکہ ہون بے پرواہ ذات کہ نہ جنا مینی اور نہ جنا گیا اور نہین اسطی میری ہمسر کوئی اور بیچ روایت ابن عباس

کی یہہ ہی واسطی برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا واسطی میری فرزند اور پاک ہو نہین سات سی کہ ٹھہراؤن نہین کسیکو جورو یا فرزند روایت کی یہہ بخاری نی
ف نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہہ پر سہلتر پھر زندہ کرنی اوسکی سی بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنی سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا شکل ہوتا ہی جاننا چاہیے
کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی وسی پر سب کچھہ آسان ہی مگر یہہ بہ نسبت لوگونکی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی شکل ہوتی ہی اور پھر ٹوٹی کو بنانا آسان
تو فرمایا کہ جو چیز لوگ شکل جانتی ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب وسی مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا شکل ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یؤذینی ابن آدم یسب الدہر وانا الدہر بیدی الامر اقلب اللیل والنہار
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا
آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسی کہ عوام لوگ وقت مصیبت کی برا کہتی ہین اور مین ہون مانند زمانہ کی ہاتھہ میری کی ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی لوگ جو زمانہ کو برا کہتی ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتی ہین گویا دہر نام تصرف کرنی والیکا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ یدعون لہ الولد ثم
یعافیہم ویرزقہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بہت
صابر اللہ سی ایذا پر کہ سنتا ہو اوسکو ثابت کرتی ہین واسطی اوسکی بیٹا پھر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وعن معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیس بینی وبینہ الا مؤخرۃ الرحل فقال یا معاذ
ہل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان
حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد
علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا فقلت یا رسول اللہ
افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرہم فیتکلوا متفق علیہ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا اونہون نی تھا مین پیچھی بیٹھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی اوپر سواری گدہی کی نہ تھی درمیان میری اور حضرت کی مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہی
تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکی کی کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کی کہ لازم کیا ہے اپنی پر
ساتھہ فضل و کرم اپنی کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کی یہہ کہ پوجین اوسکو اور
نہ شریک کرین ساتھہ اوسکی کسیکو یعنی بت پرستی وغیرہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کی یہہ کہ نہ عذاب کرے
اوسکو کہ نہ شریک کری ساتھہ اوسکی کسیکو پس کہا مینی ای رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچاؤن ساتھہ اسکی لوگونکو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو
پس بھروسا کرینگی اور عمل کرنا چھوڑ دینگی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حضرت واسطی تواضع کی کبھی کبھی حمار پر سوار ہوتی تہی اور نہ
عذاب کری اوسکو کہ نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہین کرنی کا اگر سبب کسی گناہ کی کچھہ عذاب بہی ہوگا تو آخر چھٹکارا ہو جائی گا
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ
قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک ثلثا قال ما من احد یشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ
الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور معاذ پیچہی بیٹہی تہی آنحضرت کی اوپر سواریکی ای معاذ کہا اونہون نی حاضر ہون مین ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت نی ای معاذ پہر کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین پہر کہا حضرت نی ای معاذ کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسیطرح سی کہا انس نی کہ فرمایا حضرت نی نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی مین اللہ کے گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ اوسکو اوپر آگ کی کہا معاذ نی ای رسول خدا کی کیا پس خبر دون مین ساتہہ اسکی لوگونکو پس خوش وقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگی پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی واسطی بچنی کی گناہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف حضرت نی کئی بار معاذ کو اس لیی پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اوسکو آگ پر مراد یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ کہا اور حق ہی اسکی ادا کیی یعنی بُری باتون سی بچا اور اچہی باتین کین اوسکی لیی یہہ بات ہی نری کلمہ کی کہنی سی چہٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو چاہی غفور الرحیم یون ہی بخشدی یا مراد یہہ ہی کہ آگ ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیی ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نی باوجودیکہ معاذ کو منع بہی فرمایا تہا خبر دینی اس حدیث کی سی اور پہر انہون نی کہدی اس لیی کہ منع اوسوقت کی لوگونکی لیی تہا نو مسلم تہی مبادا اعتماد کرکے عمل کرنا چہوڑ دین جب انہون نی دیکہا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نی علم کا چہپانا بہی منع فرمایا ہی بیان کردی تا بسبب چہپانی کی گنہگار نہون

وعن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابو ذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا تہا سفید اور وہ سوتی تہی پہر گیا مین پہر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگی تہی پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ پہر مری اوپر اسکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی اور نہ کچہہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کرنی کی گناہون پر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشدی کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک آلودہ ہونی ناک ابی ذر کی یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکہی اور تہی ابو ذر جسوقت کہ یہہ حدیث بیان کرتی کہتی اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو ذر کی روایت کی بخاری اور مسلم نی **ف** بار بار ابو ذر نی اس لیی پوچہا کہ عجیب جانتی تہی اس بات کو

وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہی اوسکی طرف سی اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کرے گا اوسکو اللہ بہشت

مین اوپر کسی عمل کی ہو یعنی اچہا عمل کرتا ہو یا برا . روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اس
لیی کہا کہ کلمہ کن کی کہنی سی پیدا ہوی بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اس لیی کہا کہ مردونکو زندہ کرتی تہی ور دخل کریگا بہشت مین بغیر
بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کی گناہ پر **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ
فَلِاُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ
قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ
اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی عمرو بیٹے عاص
کی سی کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا مینی کہ کہولو داہنا ہاتہہ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرو مین آپ سی پس کہولا حضرت نی
داہنا ہاتہہ اپنا پس کہینچ لیا مینی ہاتہہ اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عمرو کہا مینی ارادہ کرتا ہون مین یہہ کہ شرط کرو مین فرمایا
کیا شرط کرتا ہی کہا مینی شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوی واسطی میری یعنی اون گناہونکی کہ پہلی اسلام سی کیی ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی
جانا ہی عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اس کے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی وسی گناہونکو کہ پہلی اوس سی ہی اور تحقیق حج
دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اوس سی ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور دو نو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سی
سر اپہلی حدیث کا قال اللہ تعالی ہی اور دوسری حدیث کا سرا یہہ ہی الکبریا ردائی ذکر کرینگی ہم ان دونو حدیثون کو بیچ باب ریا اور کبر کی اگر
چاہیگا اللہ تعالی **ف** یعنی مصابیح والی نی یہہ دونو حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنی یہان ذکر کرنا اونکا مناسب نہ جانا
وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانی سی حق اللہ کی اور بندونکی سب بخشی جاتی ہین لیکن بندون کی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سی
حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین نہ حق بندونکی . **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ
عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ
رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ
الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ روایت ہی معاذ سی کہا کہا مینی ای
رسول خدا کی خبر دو مجکو ساتہہ اوس عمل کی کہ داخل کری مجکو بہشت میں اور دور کری مجکو آگ سی فرمایا تحقیق پوچہا تو نی ایک بڑی کام سی اور تحقیق البتہ یہہ آسان ہی
جسپر آسان کری اللہ اوپر اوسکی وہ یہہ ہی کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتہہ اوسکی کسیکو اور سیدہا کر نماز کو اور دی کوۃ کو اور رکہہ روزی رمضان کی اور حج
کر خانہ خدا کا پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤ مین تجکو دروازی خیر کی یعنی جنکی سبب سے نیکی کو پہنچتا ہی روزہ ڈہال ہی یعنی اوسکی سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سی بچتا ہی
اور صدقہ بجہا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجہا تا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کی یعنی اسیطرح وہ گناہونکو دور کرتی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ
تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہانتک کہ پہنچی یعملون تک **ف** یعنی ساری آیۃ پڑہی کہ یہہ سورہ سجدہ مین ہی بیچ بیان خوبی تہجد گذارون کا ہے
ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤ مین تجکو
سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی کی کہا مینی ہان بتلائیی یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی **ف** سر کام کا یعنی اصل و سر امور دین کا کہ دین بغیر

اوسکی وجود نہ پکڑی جیسیکہ بدن بغیر سر کی وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سی ٹہہری اور قوت پکڑی جیسیکہ ستونسی چہت اور لمبی
کوہان کی کہ دین اوس سی بلند ہووی اور مراد اسلام سی شہادتین ہین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی اصل دین کی وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ
هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی جہاد
ہی پہر فرمایا کیا نہ خبردار کروں مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ مالک اور جڑ ہوان سبکی کہا مینی بتلائیی ای پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر
تو اوپر اپنی اسکو پہر کہا مینی ای نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پکڑی جاوینگی ساتہہ اوس چیز کی کہ ہم بولتی ہین ساتہہ اوسکی فرمایا گم کری تجکو ماں
تیری ای معاذ اور نہین گراوینگی لوگون کو بیچ آگ کی یا اوپر موہنہ اونکی کی یا اوپر ناکون اونکی کی مگر باتین زبانون اونکی کی روایت کیے یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی **ف** گم کری تجکو ماں تیری معنی اسکی یہہ ہین کہ مری تو لیکن یہان یہہ معنی مراد نہین بلکہ یہہ تادیب و تنبیہ ہی غفلت سی مگر
باتین زبانون اونکی کی یعنی جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسی کلمات کفر کی اور گالیان اور غیبت وغیرہ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ محبت رکہی واسطی اللہ کی اور بغض رکہی واسطی اللہ کی اور دیوی واسطی اللہ کی اور نہ دیوی واسطی اللہ کی
یعنی جو کام کری اوسکی رضامندی کی لیے کری پس تحقیق پورا کیا اوسنی ایمان روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی یہہ ترمذی نی معاذ بیٹی
انس سی ساتہہ تقدیم اور تاخیر کی اور اوسمین یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اوسنی ایمان اپنی کو وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر
عملون باطن کا دوستی رکہنی بیچ راہ خدا کی اور دشمنی رکہنی بیچ راہ خدا کی روایت کیا اسکو ابو داؤد نی **ف** بہتر سلفی مایا حب آدمی کو بات حال
ہوگی بری تو نسی ہی بچیگا اور اچہی باتین کریگا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی اور پورا مومن وہ ہی امن مین
رہین اوسی لوگ اپنی خونونپر اور مالونپر روایت کیا اسکو ترمذی نی اور نسائی نی اور زیادہ کیا بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی ساتہہ روایت فضالہ کی اور کامل جہاد
کرنیوالا وہ ہی جسنی مشقت مین ڈالا نفس اپنی کو بیچ بندگی اسکی اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چہوڑ دیی چہوٹی گناہ اور بڑی گناہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطی اوسکی کہ نہیں امانت واسطی اوسکی اور نہیں پورا دین واسطی اوسکی کہ
نہین عہد واسطی اوسکی روایت کیا اسکو بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی اللہ کی ہین حرام کی اللہ نی اوپر اوسکی آگ یعنی آگ ہمیشہ کی روایت کیا اسکو مسلم نی **وعن**
عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مری اور وہ یہہ جانتا ہوا و یقین کہتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر
اللہ داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کی کتنی دن دوزخ مین ہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من
مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین واجب کرتی ہین جنت و نار کو کہا ایک شخص نے ای پیغمبر خدا کے
کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت و نار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی اسکو داخل ہوگا آگ مین اور جو مری نہ شریک کرتا ہو ساتہہ
اللہ کی اسکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعنا ابو بکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظھرنا فابطأ علینا
وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ساتہہ ہمارے تہی ابوبکر اور عمر بیچ جماعت کی پس کہڑی ہوئی یعنی اور باہر تشریف لیگئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان
ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنی مین اور ڈری ہم اس سی کہ پہونچائی جاوین ایذا یعنی دشمنوں سی بغیر ہمارے اور گہبرائی ہم پس وہے کہڑی
ہوئی ہم یعنی تلاش کی لیے پس تہا مین پہلی اون لوگون کا کہ گہبرائی پس نکلا مین ڈہونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ آیا مین پر
باغ انصار بیٹے نجار کی **ف** بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سی دمین سی اسکا یہہ باغ تہا فدرت بہ ھل اجد لہ بابا فلم اجد
پس پہرا مین گرد اوسکی اس واسطی کہ پاؤن مین اوسکا دروازہ پس نہ پایا مین **ف** ابوہریرہ نی قیاس اور قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت اس مین
ہونگی پس گرد پہری اندر جانی کی لیے لیکن نہ پایا شاید دروازی بند کر دیے ہونگی یا بسبب اضطراب کی دروازہ نظر نہ پڑا فاذا ربیع یدخل فی جوف
حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ھریرۃ
پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تہی اندر باغ کی کنوئیں سی باہر کی اور معنی ربیع کی جدول ہین جدول کہتی ہین نالی کو کہا ابوہریرہ نے
پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تو ہی ابوہریرہ **ف** بسبب تعجب کے یہہ
فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازہ کی کیونکر آیا فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظھرنا فقمت فابطأت
علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط فاحتفزت
کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین
پس کہا مینی ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی حال تیرا کہا مینی تہی آپ درمیان ہمارے پس کہڑی ہوئی پس دیر لگائی تم نی اوپر ہمارے
پس ڈری ہم یہہ کہ ایذا پہونچائی جاؤ تم بدون ہمارے پس گہبرائی ہم پس تہا مین اول اون لوگون کا کہ گہبرائی پس آیا مین اس باغ

مین پس سمٹ گیا مین جیسی کہ سمٹتی ہی لومڑی یعنی ہٹ مین جانیکی لیی اور یہہ لوگ آتی ہین پیچہی میری پس فرمایا ای ابوہریرہ اور دین مجکو دونو پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونو پاپوشون کو **ف** تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت پاس سی ایا ہی فَمَنْ لَقِيكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رواه مسلم

پس جو ملی تجہسی پیچہی اس باغ کی گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتا ہو ساتہہ اسکی دل اوسکا پس بشارت دے اوسکو بہشت کی پس تہا اول ان لوگون کا کہ ملاقات کی مینی عمر پس کہا کیسی ہین یہہ دونون پاپوشین ای ابوہریرہ کہا مینی یہہ دونون پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہیجا ہی مجکو ساتہہ ان دونون کی جس سی کہ ملون مین گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتا ہو ساتہہ اسکی دل وسکا بشارت دون مین اوسکو ساتہہ بہشت کی پس مارا عمر نی درمیان چہاتی میری کے پس گرا مین پیچہی کی بل پس کہا پہر جا ای ابوہریرہ پس پہر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آواز بلند کی مینی ساتہہ رونی کے اور غلبہ کرکر چلی آئی مجپر عمر پس ناگہان وہ پیچہی میری تہی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی حال تیرا ای ابوہریرہ کہا مینی ملا مین عمر سی پس خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بہیجا تہا مجکو ساتہہ اوسکی پس لا درمیان چہاتی میری کی مارنا گر پڑا مین پچہاڑی کی بل اور کہا پہر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عمر کیا سبب ہوا تجکو اوس چیز پر کہ کیا تونی کہا حضرت عمر نی یا رسول خدا قربان ہوا باپ اور ماں میری کیا بہیجا تہا تمنی ابوہریرہ کو ساتہہ پاپوشون اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہوا ساتہہ اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کرنی والا ہو ساتہہ اوسکی دل اوسکا بشارت دی اوسکو ساتہہ بہشت کی فرمایا کہ ہاں کہا عمر نی پس نہ کیجیی کیونکہ مین ڈرتا ہون اسبات سی کہ بہروسا کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چہوڑ دین پس چہوڑ دیجیی اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چہوڑ دی اون کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانی کو فرماوین اور وہ منع کر دین اور پہیر دین اوسکو جواب اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر جانتی تہی کہ یہہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ واسطی خوشی مومنون کی ہے اگر وہ سنین گی تو اعتماد کرینگی اسپر چنانچہ حضرت نی خود بہی فرمایا تہا اوسکو لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سی وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چہوڑ دی تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کی ہوتا کاہی کو فرماتی چہوڑ دی اور حضرت عمر کا کیا مقدور تہا کہ منع کرتی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا ہی
کہ نہین کوئی معبود سوای خدا کی روایت کی یہہ احمد نی وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى
عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ
اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ کہا تحقیق کتنی مرد یارونمین سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئی اوپر آنحضرت کی
یہانتک کہ قریب تہا کہ بعضی وسوسی واقع ہوئی سو ہین یعنی وسواس یہہ آتا تہا کہ حضرت کی انتقال سی دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نی
اور تہا مین اونمین سی اوس وقت کہ مین بیٹہا ہوا تہا گذری مجہپر عمر اور سلام کیا پس مین خبردار ہوا ساتہہ اوس سلام کی یعنی بسبب سی ہول کی پس شکایت
کی عمر نی طرف ابی بکر کی پہر آئی دونو یہانتک کہ سلام علیک کی اوپر میری اکٹہی دونون نی پس کہا ابو بکر نی کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنی سلام
کا بہائی اپنی عمر پر کہا مینی کہ نہین کیا مینی ف یعنی نہین جانتا مین کہ جواب کیا ہو مینی فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا
شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ پس کہا عمر نی ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نی کہا
عثمان نی کہا مینی قسم ہی اسکی نہین خبر رکہی مینی یہہ کہ گذری ہو تم مجہپر اور نہ سلام کیا ہی تمنی کہا ابو بکر نی سچ کہا عثمان نی تحقیق باز رکہا تمکو اس سی
کسی کام نی ف یعنی آگاہ ہوئی سی ساتہہ گذرنی عمر کی اور سلام اونکی سی فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ فَقُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ پس کہا مینی ہان کہا ابو بکر نی کیا ہی وہ کہا مینی کہ وفات کی اللہ تعالی
نی نبی اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اس سی کہ پوچہین ہم اون سی نجاۃ اس امر کی سی ف مراد امر سی یہہ ہی کہ آدمیونکو خطری بہت ہوتی ہین خصوصا
عبادت اسکی مین اور واسکی غیر مین انکی واسطی پڑہنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب نجات کا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ
وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا کہا ابو بکر نی تحقیق پوچہہ لیا مینی اسکو حضرت سی پس کہڑا ہوا مین طرف ابو بکر کے
اور کہا مینی اونکو قربان ہو باپ میرا تیرا اور مان میری تمہاری تم لایق تر ہو ساتہہ پوچہنی کی ف کیونکہ کمال قرب رکہتی ہو حضرت سی اور زیادہ شوق
رکہتی ہو علم کی حاصل کرنیکا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ
الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ کہا ابو بکر نی کہا مینی ای رسول اللہ کی کس طرح سی ہوگی نجاۃ اس کام
سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قبول کری مجہسی وہ کلمہ یعنی کلمہ طیبہ کہ بیان کیا تہا مینی اوپر چچا اپنی کی پہر نہ قبول کیا اونہون نی
مین وہ کلمہ واسطی اوسکی نجاۃ ہی روایت کی یہہ احمد نی وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ
فَيَجْعَلُهُمْ مِّنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی مقداد سی یہہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین باقی رہیگا اوپر پیٹہہ زمین کے کوئی گہر مٹی کا بنا ہوا یا خیمہ کا مگر داخل
کریگا اللہ اوس گہر مین کلمہ اسلام کا ساتہہ عزت دینی عزیز کی اور ذلت دینی ذلیل کی یا عزت دیگا اونکو اللہ پس گردانیگا اونکو اہل اوس کلمہ کا یا ذلیل کریگا
اونکو پس فرمانبردار ہونگی واسطی اوس کلمہ کی کہا مینی پس ہوگا دین تمام واسطی خدا کی روایت کی یہہ احمد نی ف مراد زمین سی زمین جزیرہ عرب کی ہی
اور اوسکی گرد و نواح کی اور شہر مین اور گانو مین گہر مٹی کی ہوتی ہین اور جنگل مین خیمونکی لگنوالی اونمین رہتی ہین پس فرماتی ہین کہ کوئی مکان نہوگا خواہ

شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اوسمین اللہ تعالی کلمہ اسلام کا یا عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس ہونگے اہل اوسکا کہ تادم مرگ کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل کریگا بسبب قبول نکرنے کلمہ کے پس فرمان بردار ہونگے یعنی جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے **وعن** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہی وہب بیٹے منبہ کی سی کہ کہا گیا واسطے وہب کی کیا نہین ہی لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی **ف** جبکہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکی ترک پر لوگون نی یہہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب انکا یہہ تہا کہ پس یہہ کلمہ کافی ہی بہشت کی دروازونکی کہلنی کی لیے عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہی لیکن نہین ہوتی کنجی مگر اور واسطے اوسکی ہوتی ہین دندانی پس اگر لاوی تو کنجی کو کہ واسطے اوس کے دندانی ہین کہولا جاوی واسطے تیری اور اگر نہ لایا اس طرحکی کنجی نہ کہولا جاویگا واسطے تیری روایت کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** مراد دندانونسی یہہ ہی کہ دلسین کلمہ کی تصدیق رکہی اور زبانسی اقرار ہو اسکا اور تابعدار ہو احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانونسی اعمال نیک ہین اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جب تلک اعمال نیک کی ہونگی پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنے عمل مین **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت اچہا کری ایک تمہارا اسلام اپنی کو یعنی ساتہہ صدق دل اور خلوص کی پس جو نیکی کہ کری اوسکو لکہی جاتی ہی واسطے اوسکی دس برابر اوسکی سات سے برابر تک اور جو برائی کہ کرتا ہی اوسکو لکہی جاتی ہی مانند اوسکی یہانتک کہ ملاقات کری اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور بڑہتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کی ساتہہ سو تک بلکہ بعضی جگہہ زیادہ بہی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکہہ لکہی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی اتنی ہی لکہی جاتی ہی کمال عنایت ہی پروردگار کی **و**

عن أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابو امامہ سی تحقیق ایک شخص نے پوچہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہی فرمایا جسوقت کہ خوش کری تجکو نیکی تیری اور ناخوشی کری تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی **ف** یعنی خوش ہووی بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کی اور امید قربے گاہ اوسکی کی اور ناخوش ہووی بسبب خوف عذاب کی اور دور ہونیکی اوسکی درگاہ سی پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت وگناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونو پر بخلاف کافر کی کہ وہ کچہہ نہین فرق کرتا درمیان ان دونونکی اور کچہہ پروا نہین کرتا ان کی کرنی نہ کرنی کی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا اوس شخص نے ای رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کری بیچ دل تیری کے کچہہ چیز پس چہوڑ دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچہہ حکم صریح اوسکی حق مین نہوا اور مشتبہ ہو حکم اوسکا آگی جو جواب فرمایا یہہ حال اچہی لوگونکی دل کا ہی کہ بری بات اونکی دلمین کہٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتے **و**

عن عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ

اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ
السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم پاس
پس کہا مینی یا رسول خدا کون تہا ساتہہ تمہاری اوپر اس دین کی یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تہا یعنی ابو بکر اور ایک غلام تہا یعنی بلال کہا مینی
کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچہی کلام اور کہلانا کہانا کا کہا مینی کیا ہین علامتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتون سی
باز رہنی اور مستعد ہو کر نی طاعات پر کہا کہ کہا مینی کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی
کہا پہر کہا مینی کون سی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینی کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینی کون سی
ہجرت بہتر ہی فرمایا یہہ کہ چہوڑ دوی تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی تیرا رب کہا پہر کہا مینی پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی
گہوڑا اوسکا اور مارا جاوی وہ خود کہا کہ کہا مینی کونسی ساعت ساعتونسی بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتہائی حصہ یا پانچوان
حصہ رات کا روایت کی ہی احمد نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل کی سی کہا اونہون نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم سی کہ فرماتی تہی
جو شخص کہ ملاقات کری اللہ سی کہ نشریک کرتا ہی ساتہہ اوسکی کسیکو اور نمازین پڑہتا ہو پانچون اور روزی رکہتا ہو رمضان کی بخشش کیجاویگی واسطی
اوسکی کہا مینی کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کی فرمایا کہ چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین روایت کی ہی احمد نی **ف** بخشش کیجاویگی
یعنی صغیرہ گناہ بخشی جاوینگی یا کبیرہ بہی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اوسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اس لیئی فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا
ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسی پر بہروسا نہ کر بیٹہین اور بری کام نہ کرنی لگین **وعنه** اَنَّهٗ سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ
اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچہا نبی صلی اللہ علیہ و سلم سی بہترین خصلتون ایمان کی سی فرمایا یہہ کہ دوستی رکہی تو واسطی اللہ کے اور دشمنی
رکہی تو واسطی اللہ کی اور جاری رکہی تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کی یعنی ساتہہ حضور دل کی کہا پہر کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا اور یہہ کہ دوست
رکہی تو واسطی لوگون کی اوس چیز کو کہ دوست کہتا ہی واسطی اپنی اور مکروہ رکہی واسطی اونکی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتا ہی واسطی اپنی یعنی خیر خواہ سب کا رہ روایت کی احمد نی **باب**
الکبائر و علامات النفاق یہ باب ہی بیچ بیان گناہ کبیرہ کی اور نشانیون نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکی کرنی پر حد
ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکی کرنی پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوس پر کفر آیا ہو جیسی اس حدیث مین من ترک الصلوۃ متعمدا فقد
کفر یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ اوس سی ہو یا منع اوسی آیا ہو ساتہہ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جس مین
یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہین بعضی بہت بڑی اور بڑی ہین بعض سی اور حدیثون مین جمع ہو کر نہوئی ہین سب بلکہ جو ہوئی
بلکہ جو مناسب جہینی والی کی ہوتا بیان فرماتی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نی کبیرہ یہہ نقل کیی ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی خواہ اوسکی ذات مین
کسیکو شریک کری یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنی مین یا پکارنی مین یا کہنی مین یا نام رکہنی مین یا ذبح
کرنی مین یا نذر ماننی مین یا لوگونکی امور سونپنی مین یعنی جیسی اللہ کو سب کی کام سپرد ہین ویسی اور کو بہی جانی اور نیت اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینے اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور جوا
کہیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سی اور دوستی کرنی کفار سی اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور پیاج
کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سی لی لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی
کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بی عذر توڑنا اور قسم جہوٹی کہانی اور ناتا کاٹنا اور ماباپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی
نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سی بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگی پیچہی وقت سی پڑہنی اور مسلمانو نسی
ناحق لڑنا اور جہوٹ آنحضرت پر باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتونکو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہ انکی اور انکار کرنا ضروریات
دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور زکوة اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بی عذر چہپانے اور رشوت لینے
اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد
کرنا زمین مین بسبب مال اور دین کی اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنی اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہ مزامیر کی اور
ستر کہولنا حمام مین روبرو لوگون کی اور بخل کرنا ادا واجب سی اور قتل کرنا نفس اپنی کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی مین سی یہہ گناہ مین
زیادہ ہی اوس سی کہ غیر اپنی کو ماری اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سی اور ایذا دینی ساتہ سد دینی کی اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سی عہد
شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور پیچہی پانیچی کرنی از راہ تکبر کی اور گمراہی کی طرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ
مسلمان بہائی کیطرف کرنا ساتہ تیز چیز کی اور رخوا کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سی یعنی مثلاً ڈاڑہی منڈوادی یا
تہوری سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا ساتہ نرد کی اور شطرنج
کہیل کہ بالاتفاق حرام ہین کہیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اي کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کی نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ
سی صحبت کرنی اور گرانی غلہ سی خوش ہونا اور جانور سی فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نکرنا اور مذمت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد
خوبصورت کو اور کسیکی گہر مین جہانکنا اور کسی کی گہر مین بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور قرم ساقی کرنی اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکہنی کی بہلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کے بلاسبب
اور رحمت خدا سی ناامید ہونا اور اوسکی عذاب سی نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سی ظہار کرنا اسقدر گناہ کبیرہ ہوئی
سوائی انکی اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوة مین کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکہی ہین الفصل
الاول فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ
اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی مسعود کی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا کہ
ٹہراوی تو کسیکو واسطی خدا کی شریک اور حال آنکہ اوسی نی پیدا کیا تجکو کہا اوسنی پہر کونسا فرمایا کہ یہہ مار ڈالی تو اولاد اپنی کو اس ڈر سی
کہ کہاوی ساتہ تیری **ف** ملا علی قاری رح نی ان تدعو للہ ندا کی شرح مین لکہا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسیکو شریک کرکی پکارنی ہین یعنی جیسی یا اللہ کہکر
پکارنی مین اسیطرح اور کو بہی کہی یا فلانی ہماری یہہ حاجت برلا کبیرہ گناہ ہی بچی اس سے اور رسم تہی ایام جاہلیت مین کہ محتاج گیکے ڈرسی اولاد کو
مار ڈالتی تہی کہ کہلانا پلانا پڑیگا اوس سی ہی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

تَصْدِيقُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ اَلْاٰيَة
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا پہر کونسا فرمایا یہہ کہ زنا کری تو عورت ہمسایہ کی سی پس نازل کی اللہ تعالی نی مطابق اسکی یہہ آیہ اور جو لوگ کہ نہین
پکارتی ساتہہ اللہ کی معبود اور کو اور نہین مار ڈالتی اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہہ حق کی یعنی بحکم شرع جیسی حد یا قصاص مین مارتی ہین
اور نہین زنا کرتی تا آخر آیت روایت کے یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ آیہ سورہ فرقان مین ہی و سمین برائی زنا کارون وغیرہ کی اور عذاب ہونا او سپر مذکور
ہی و مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑی گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سی زنا کرنا بہت بڑی گناہ ہین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ
الْغَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گناہ بڑی یہہ ہین شریک کرنا ساتہہ اللہ کی اور نافرمانی کرنی اوسکی اور مارنا جان کا اور قسم کہانی
جہوٹی روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت انس کی جہوٹی گواہی دینی بدلی جہوٹی قسم کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** معنی عقوق
کی ایذا دینی کی ہین آتی ہین یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانونکو نہ چاہیی اور باپ کافر کو بہی ایذا دینی لیکن ایذا دینی کفر سی نکالنی کی لیی جائز ہی و تفسیر
عزیزی مین بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کی لکہا ہی کہ ماں باپ کے ساتہہ احسان کرنی مین تین باتین چاہیین اول ایذا دینی زبان سی اور ہاتہہ وغیرہ سی دوسری
خدمت انکی کرنی بدن اور مال سی تیسری جسوقت بلاوین حاضر ہووی لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہہ ہی کہ خدمت کرنی مین شرط یہہ ہی کہ وہ محتاج اسکی
ہون اور یہہ قدرت رکہتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہون یا یہہ شخص قدرت نہین رکہتا واجب نہین اور تیسری بات مین شرط یہہ ہی کہ اوسکی
حاضر ہونی مین مفسدہ شرعی ثابت نہو والا واجب نہین اور اگر والدین ایک و نمین سی کہی کہ طاعات نفل مت ادا کر ہماری پاس حاضر رہ بجا لاوی اور
اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کی لیی مت جا نہ قبول کری اور اگر سنتون موکدہ کی ترک کو کہین مثل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر اس مین
یہہ ہی کہ اگر ایک دو بار ترک کروا وین خیر اطاعت اونکی کری اور اگر عادت ڈلوا دین اسکی ترک کی حکم اونکا نہ قبول کری اور یمین غموس یہہ ہی کہ گذشتہ جہوٹی بات
پر جانکر قسم کہا وی جیسے کہی قسم ہی مینی یہہ بات نہین کی اور واقع مین وہ بات کی تہی **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہین
وہ فرمایا شرک کرنا ساتہہ اللہ کی اور جادو کرنا اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نی مگر ساتہہ حق کی اور کہانا بیاج کا اور کہانا مال یتیم کا اور پیٹہ دینا دن لڑائی
کی کافرون سی اور تہمت کرنی ساتہہ زنا کی عورتون پاک دامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ بہت بہا ہو کہ شرک سی
ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسی پر ہی یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوا شرک کی اور گناہ جو چاہتا ہی بخشدیتا ہی سلیی تعریف اور اقسام شرک کی کتابون معتبر سی
نام کتابون کی بیان ہوتی ہین خوب تامل کری سمین اور بیچ انسی شرح عقائد مین ہی کہ شرع مین شرک اسکو کہتی ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کری الوہیت مین یعنی واجب
الوجود جانی جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتی ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کی جانی جیسے کہ بت پرست کرتی ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر
کی بہی آتا ہی جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نی ترجمہ مشکوہ مین انہین دو نو قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہی کہ مراد شرک سی یہان کفر ہی اور اسیطرح

جہالی

خیالی مین ہی اور یہی عصمۃ اللہ نی بہی لکہا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی لکہا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتی ہین کہ جو صفتین خاص باریتعالی کی ہین وہ اسکی غیر مین ثابت کری یعنی جیسی علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بہی ویسا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بہی جانی یا جیسی وہ تصرف رکہتا ہی عالم مین ساتہہ ارادہ اپنی کی ویسی اور کو بہی جانی مثلاً کسیکو جانی کہ اوسنی مجہی شاباش کہی تہی اوس سی معیشت فراخ ہوگئی یا فلانی نی پہٹکار کی تہی اوس سی مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضی کبیرہ گناہونکو بہی شرع مین شرک کہا ہی اونسی بہت بچتے رہو جیسی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی سوا اللہ کی اور کی قسم کہائی اوسنی ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون لینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا شرک ہی یا آیا ہی کہ عورت جو خاوند کی محبت کی لیے ٹوٹکہ کری شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ کہ سوا خدا کی اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتی ہین وہ بہتیری ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کی اورونکو ہمسر خدا کا کرتی ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کی بطریق تقرب کی ذکر کرتی ہین مثلاً اوٹہتی بیٹہتی مین مثل نام خدا کی اورونکا نام لیتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکہتی ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کی لیے کرتی ہین اور اورونکی منتین مانتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤنکی لیے اورونکو پکارتی ہین یا حاصل کرنی منافع مین اورون کیطرف رجوع کرتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کی نام کی ساتہہ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتی ہین جیسیکہ کہی ما شاء اللہ وشئت یعنی جو کچہہ خدا چاہی اور تم چاہوگی وہ ہوگا ایک شخص نی حضرت کو یونہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تونی مجہی اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ما شاء اللہ وحدہ یعنی جو کچہ اللہ چاہی گا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکی ہین اونسی بہی پرہیز کرنا لازم ہی جیسیکہ لوگ روبرو علماء اور بادشاہون وغیرہ کی زمین کو چومتی ہین کرنیوالی اس فعل کی اور جو کہ اسپر خوش ہوتی ہین دونو گنہگار ہوتی ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اس لیے کہ مشابہ بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت و تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنی ادب کی ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی الدر المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی ویسی ہی سیکہنا اور سکہانا سحر کا بہی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکہا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالی اگر اوس سی توبہ نکری اور نجوم اور کہانت اور پوچہنا کاہنون اور نجومی سی اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی پر حرام ہی اور اگر ایک مسلمان دو کافرونسی بہاگی کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سی زیادہ ہون بہاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ تب بہی ٹہرا رہی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سی خبرین آئندہ وغیرہ کی بتانی اور کہانت بغیر ستارونکی غیب کی خبرین دینی جیسی بعضونکی جنات تابع ہوتی ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وہو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مؤمن ولا ینتہب نہبۃ یرفع الناس الیہ فیہا ابصارہم حین ینتہبہا وہو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وہو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ اور روایت ہی ونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی اوس زنا کیوقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینیوالا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اوٹہاوین لوگ طرف اوسکی چشم اوس لوٹ کی آنکہین اپنی اوسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اوسکو دیکہتی ہین اور نالہ کرتی ہین اور دفع نہین کرسکتی اور نہین خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہون سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَفِی رِوَایَۃٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْہُ قَالَ ھٰکَذَا وَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ اَخْرَجَھَا قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْہِ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ اور بیچ روایت ابن عباس کے یہہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہے اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا مینے واسطے عباس کی کسطرح نکالا جاتا ہے ایمان وس سی کہا اونہون نے اسطرح سی اور پیچ ڈالا درمیان ونگلیون اپنی کی پہر نکالا اونکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف وسکی اسطرح سی اور پہر پیچ دیا درمیان نگلیون اپنی کی ف یعنی پنجہ ایک ہاتہہ کا درمیان پنجہ دوسری ہاتہہ کی ڈالکر نکالا کہ پہلی ایمان آدمی کی ساتہہ اسطرح ملا ہوا تہا پہر یون نکل آتا ہی پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنی گناہ کر چکتا ہی ور پہرتا ہی وس سی تو پہر بدستور آجاتا ہی وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنی بخاری نے نہین ہوتا یہہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطی وسکی نور ایمان کا یعنی کامل اوسکا یہہ ہین لفظ بخاری کی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی منافق کے تین ہین زیادہ کیا مسلم نی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور دعوی رکہی اسکا کہ مسلمان ہون پہر متفق ہوئی دونو بخاری اور مسلم جبکہ بات کری جہوٹ بولی اور جب وعدہ کری خلاف کری اور جب امانت سونپی جاوی خیانت کری ف نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسی بچنا ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار باتین ہین جس شخص مین ہو وین وہ چارون وہ شخص ہی منافق یعنی نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووی بیچ اوسکی ایک خصلت انین سی ہوگی بیچ اوسکی ایک خصلت نفاق سی یہانتک کہ چہوڑ دی اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کری جہوٹ بولی اور جب عہد کری توڑ دی اور جب جہگڑی بدکہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بیٹی عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال منافق کی مانند بکری کی ہی کہ خواہش کہتی ہی نر کی پہرتی ہی درمیان دو ریوڑ ونکی میل کری طرف وسکی ایکبار اور طرف اسکی ایکبار روایت کی یہہ مسلم نی ف ایسا ہی حال ہی منافقونکا کہ کبہی گروہ مسلمانونمین آتی ہین کبہی گروہ کفار مین

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ روایت ہی صفوان بیٹی عسال کی سی کہا کہ ایک یہودی نی واسطی یار اپنی کی چل ساتہہ میری طرف اس نبی کے پس کہا واسطی وسکی یار اوسکی نی نکہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنی گا کہنا تیرا البتہ ہون گی واسطی اوسکی چار آنکہین یعنی نہایت خوش ہوینگے

پس آئی دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھی اونہون نی حضرت سی نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام سی جو کہ آگی مذکور فرمائی
یا نو معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان و ٹڈیان و چچڑیان اور مینڈک اور خون
اور قحط اور کم ہونا میوؤنکا تفسیر مین یہہ مفصل مذکور ہین پس حضرت نی بسبب اسکی کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیی اور جو احکام ضروری تھی ان
فرمائی یا جواب ونکا دیکر بعد اسکی یہہ احکام فرمائی ہون راوی نی بسبب شہرت کی وہ نہین ذکر کیی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیٍّ
اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ
وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو
اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اوس جانکو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہہ حق کی اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کی یعنی بگناہ پر
بہتان باندہ کر قصد اوسکا حاکم کی آگی مت لیجاؤ تاکہ مار ڈالی وسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کہاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹہہ
دو واسطی بہاگنی کی دن لڑائی کی یعنی جہاد مین کفار سی نہ بہاگو اور اوپر تمہاری خاص اے یہود واجب ہی کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کی
ف یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہی اللہ نی تمکو اس سی قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ
تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَھُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کہا روایت کرنیوالی نی پس چوم لیی ہاتہہ حضرت کی اور پانو بہی دیون نی اور کہا دونون نی گواہی دیتی ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع
کرتی ہی تمکو پیروی میری سی کہا اون دونون نی تحقیق داؤد نی دعا کی ہی رب اپنی سی کہ ہمیشہ رہی اولاد اونکی مین سی نبی اور تحقیق ہم ڈرتی ہین اگر
پیروی کرین تمہاری یہہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** گواہی دیتی ہین ہم یعنی جانتی ہین تمہین نبی
یہہ گواہی بطور قبول کی نتہی بلکہ حال اپنی علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سی جانتی تہی مگر بسبب شقاوت کی قبول نصیب نہوا
تہا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہو گی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی فرزندون مین سی ہوگا اور یہود تابع اوسکی ہون گی اور انکو
غلبہ اور شوکت ہوئی گا پس ڈرتی ہین ہم کہ اگر نہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالین گی یہہ محض افترا یہود کا تہا ہرگز حضرت داؤد علیہ السلام
نی یہہ دعا نہ کی تہی اور کیونکر ہو وہی یہہ اونہون نی توریت و زبور مین خود پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین اونکا
ناسخ سب دینونکا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ
عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمان کی گر پڑی بند رہنا اوس شخص سی کہ کہا اوسنی لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ
اوسکو بسبب گناہ کی اور نہ نکال تو وسکو اسلام سی بسبب کسی کام کی **ف** نہ کافر کہہ بسبب گناہ کی یہہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتی ہین جو مومن
گناہ کرنی سی اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی ورنہ نکال اسلام سی یہہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنی سی اسلام سی نکل جاتا ہی
اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر وَالْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ
اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنی والا ہی جب سی بہیجا ہی مجکو اللہ نی یہانتک کہ قتل کری آخر اس امت کے دجال کو
ف پہر یاجوج ماجوج نکلین گی کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکی گا اللہ تعالی کی قدرت سی فنا ہو جاوین گی اور انکی بعد کوئی کافر روئی زمین

یہ نہین ہی کہ اس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کریگا اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل
عادل کا **ف** یعنی جائز نہین ہی کہ جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہرحال واجب ہی موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھہ اوسکی جہاد کیلیے اور عدل
اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن اوسکی ہونیکی لاگی اسلام کی جاری ہی ہی وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور ایمان لانا ساتھہ تقدیرون کی روایت
کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی تیسری جز ایمان کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچھہ عالم مین جاری ہوتا ہی اللہ کی قضا و قدر سی ہوتا ہی روایت کی یہہ ابو داود نی
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ
فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلجاتا ہی اوس سی ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اوسکی مانند سائبان کی پس
جبکہ فارغ ہوتا ہی اوس عمل سی پہر آتا ہی طرف اوسکی ایمان روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ
شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً
مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ روایت ہی
معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ دس باتونکی فرمایا نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسیکو اور اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی
تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنی کی اور اگرچہ حکم کرین تجکو یہہ کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنی
چہوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سی ذمہ خدا کا **ف** اگرچہ جلایا جاوی تو معاذ عمل اولی پر کرتی تہی اس لیی انکو یہہ فرمایا اور اوسکو
جائز ہی کہ اسصورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلی اور دلمین ایمان رکہی اور الگ ہوا اہل و مال اپنی سی یہہ مبالغہ اور تاکید ہی اس باب مین اور
واجب نہین ایسی نکلنا و اسطی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی عہد اللہ تعالی کی امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونی تعزیر کی اور آخرت مین بسبب مستحق ہونی عذاب کی
وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ
مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ
وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہہ سر تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی پس تحقیق ساتھہ
گناہ کی اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بہاگنی لڑائی کفار کی سی اور اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت کہ پہونچی آدمیونکو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کی اور تو ہو بیچ اونکی پس
ٹہہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبہ اپنی کی مال ہو موافق مقدور اپنی کی اور مت وٹہا لکڑی اونسی لاٹہی اپنی ادب کی یعنی گر احتیاج ادب کی رکہتی ہین اگر ادب کیلیی ورڈرا اونکو بیچ
مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہ بیچ حکمون اور منع باتون خدا کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اگرچہ مرتی ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی لا اور جسوقت کہ دہ
اگر کافر ہون جائز ہی بہاگنا اور وبا سی بہاگنی کا حکم یہہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوی وہانسی نکلی نہین اور اگر اور جاے ہی وہان آوی نہین اور
بہاگنا اوس سی گناہ ہی جیسی کہ کفار کی لڑائی سی بہاگا اور اگر یہہ اعتقاد کری کہ بہاگنی سی بچونگا ورنہ مر جاونگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ وَعَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آجکی دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی
حضرت کی زمانہ مین منافقونکو مسلمانونکی حکم مین رکہتی تہی اور پردہ پوشی کرتی تہی بسبب چند مصلحتونکی وہ حکم نرہا اگر وہ ظاہر ہو جاوی کہ یہہ منافق ہی اوسکو

قتل کرینگی اور احکام کفرکی اوسپر جاری کرینگی

باب فی الوسوسۃ

باب بیچ بیان وسوسہ کی **ف** مراد وسوسہ سی باتین دلکی اور شیطانکی ہین کہ باعث ہون کفر اور گناہ کی اور اچھی فکرکو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اور اوسکو ہاجس کہتی ہین یہہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتونسی بہی پہر جب ہی دلمین خلجان ہووی لیکن اوسکو خاطر کہتی ہین وہ بہی اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین ہی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کری اوسکی کی ہووی اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور بدون عمل کی نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہرائی بات نفس کی اور عزم بالجزم ہی لیکن اوسپر کہ کوئی مانع اوس سی نہین مگر میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہہ اوس سے کراہت اور نفرت نہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم اون فعال کی ہی کہ اعضاسی واقع ہوتی ہین مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین مثلا بری عقیدی اور اعمال دلکی یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اوسکی ہمیشہ استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوۃ الملا علی القاری

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورہا ما لم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی امت میری سی وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کی آتی ہی دلمین اونکی جب تک کہ نہ عمل کرین ساتہہ اوسکی یا نہ بولین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعنہ** قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ آئی کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سی تحقیق ہم پاتی ہین بیچ دلون اپنی کی وہ چیز کہ برا جانتا ہی ایک ہمارا یہہ کہ زبان پر لاوی اوسکو فرمایا کیا تحقیق پایا تمنی اوسکو یعنی یہہ طور ہوتا ہی اور برا جانتی ہو کہا اونہونی کہ ہان فرمایا کہ یہہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایک تمہارے کی پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہہ کسنی پیدا کیا یہہ یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچی اوسکو چاہیے کی پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی اور باز رہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** غرض ان وسوسون سی یہہ ہوتی ہی کہ غلطی اور کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی اوسی کون پیدا کریگا اور باز رہی یعنی اس خیال کو چہوڑ دیوی اور اور شغل مین مشغول ہو اور اوٹہنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکہتا ہی اوسکی دفع مین اور اعلی قسم پناہ چاہنی کی یہہ ہے کہ مشغول ہو ساتہہ ریاضت نفس کے اور پاک کری دلکو تعلقات ماسوا اللہ سی اور نری پناہ چاہنی زبان سی کافی نہین لیکن البتہ مدد اس کارکی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل آمنت باللہ ورسلہ متفق علیہ اور روایت ہی اونہین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہین گی لوگ پوچہا پاچہی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی اللہ نی مخلوقات پس کسنی

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوی اسمین سی کچہہ پس چاہیی کہ کہی ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسولون اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف**
یعنی ایمان لایا مین و سچ جانا کہ اللہ تعالی نی اور رسول اوسکی نی کہ وہ قدیم ہی اور ایک ہی پس وسواس نی نفع کی لیی بچای اعوذ کی یہہ پڑہی
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ
من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہی ساتہہ اوس کی ہمنشین اوسکا جنون
سی و ہمنشین اوسکا فرشتون سی عرض کیا اصحاب نی اور تمہاری لیی بہی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سی فرمایا کہ ہان میری لیی بہی لیکن اللہ نے
مدد کی مجکو اوپر اوسکی پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اوسکی شر اور آفت اور وسواس سی اور وہ تابعدار میرا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر ساتہہ بہلائی
کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث کا یہہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کی دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہی اور بری وسوسہ
ڈالتا ہی نام اوسکا وسواس ہی اور دوسرا فرشتہ کہ اچہی باتین سکہاتا ہی اور بہلائی الہام کرتا ہی نام اوسکا ملہم ہی **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ اور روایت ہی انس سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی کمال قدرت رکہتا ہی اوسکی بہکانی
پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسہ
الشیطن حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطن غیر مریم وابنہا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چہوتا ہی اوسکو شیطان جس وقت پیدا
کیا جاتا ہی یعنی سطرح اوسکی کوکہہ مین مارتا ہی کہ وہ ایذا پاتا ہی پس آواز کرتا ہی بلند بسبب چہونی شیطان کی یعنی روتا ہی چلا کر سوا مریم کی
اور بیٹی اونکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ بات بسبب دعا قبول ہونی والدہ حضرت مریم کی ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وانی
اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ
من الشیطن متفق علیہ اور روایت ہی انہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چلانا لڑکی کا وقت پیدا ہونے
اوسکی کی بسبب چوکنی شیطان کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ
یجیء احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدہم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت
بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان کہتا ہی تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پہر بہیجتا ہی فوجین اپنی
کہ گمراہ کرین آدمیون کو پس بہت نزدیک اوس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کی جو بڑا اونکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہے کیا
مین نی ایسا اور ایسا پہر کہتا ہی ابلیس کچہ کیا تو نی کچہہ فرمایا حضرت نی پہر آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہی نہین چہوڑا مین نی اوسکو یہانتک کہ جدائی
ڈلوا دی درمیان اوسکی اور درمیان عورت اوسکی کی فرمایا حضرت نی پس نزدیک کرتا ہی اوسکو اپنی سی پہر کہتا ہی اچہا ہی تو کہا اعمش نی کہ راوی
حدیث کا ہی گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلی سی لگاتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد جدائی سی طلاق بائن ہی تا عورت

خاوند پر حرام ہو جاوی یا او سے صحبت کری تو حرام ہو اور فرزند حرام زادی پیدا ہوں پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد دو گنا کرین
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن
فی التحریش بینہم رواہ مسلم اور روایت ہی ونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان مایوس ہی اس سی کہ بندگی
کرین اوسکو مصلی بیچ جزیرہ عرب کی ولیکن بیچ ورغلانی کی ہی درمیان اونکی یعنی جنگ و جدل گردانا ہی پس مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
بندگی شیطانی سی مراد ہی پوجا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مرتد ہوی لیکن بت پرست نہی **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل فقال انی احدث نفسی بالشیء لان اکون
حممۃ احب الی من ان اتکلم بہ قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسۃ رواہ ابو داود + روایت ہی بیچ عباس
کی سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہوں دل اپنی مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہہ کہ ہو جاؤن
مین کوئلا بہت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون مین ساتہہ اوسکی یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطی اللہ کی وہ اللہ کہ پھیر دیا امر
اوسکیکو طرف وسوسہ کی روایت یہہ ابو داود نی **ف** یعنی وسوسے دل مین رہا اور بولنی اور عمل کرنی ندیا تا مواخذہ ہوتا اوسپر اور یہہ تو معاف ہے
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن ادم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطن
فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ
ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطن ثم قرأ الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی شیطان کی تصرف ہی ساتہہ
بیٹی آدم کی اور واسطی فرشتہ کی تصرف ہی پس ای پر تصرف شیطانکی پس وعدہ دینا ہی ساتہہ برائی کی اور جہٹلانا ہی ساتہہ حق کی یعنی ساتہہ توحید
ونبوت وغیرہ کی اور اما پر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہی ساتہہ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتہہ حق کی پس جو کوئی پاوی وسکو یعنی وعدہ نیکی کو
پس جانی کہ تحقیق یہہ طرف سی اللہ کی ہی پس چاہیی کہ حمد کری اللہ کو اور جو شخص کہ پاوی دوسرا یعنی شیطان کی طرف سی پس پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی
شیطان سی پہر پڑہی یہہ آیۃ شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتہہ گناہوں کی روایۃ کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** شیطان وعدہ دیتا ہی کہ اگر بہلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلا اگر توکل خدا پر کیا تو نی او رعبادت اوسکی کی تو محتاجگی اور
خواری مین مبتلا ہوگا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق
اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل
عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطن الرجیم رواہ ابو داود وسنذکر حدیث عمرو بن الاحوص فی باب
خطبۃ یوم النحر ان شاء اللہ تعالی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہین گی لوگ پوچہا پاچہی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی ہی اللہ نی مخلوق پس کسنی پیدا کیا اللہ کو پس جسوقت
کہین یہہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بی نیاز ہی جنا اور نہ جنا گیا اور نہین واسطی اوس کی برابر کوئی پہر تہوکی بائین طرف مین بار اور پناہ پکڑی ساتہہ
اللہ کی شیطان راندہ گئی سی روایت کی یہہ ابو داود نی اور البتہ ذکر کرینگی ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کی اگر چاہا اللہ نی **ف**
یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہی اور ہمنی وہان ذکر کی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** انس قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا کَذَا مَا کَذَا حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہین گی لوگ پوچہا پاچہی کرتی آپسمین یہانتک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی ہر چیز پس کسنی پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہی اور بزرگی والا روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ عز وجل نی تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہی گی کیا ہی یہہ کیا ہی یہہ یہانتک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی مخلوقات پس کسنی پیدا کیا اللہ عزت والی بزرگی والی کو **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَتِیْ یَلْبِسُھَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بیٹی ابی العاص سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق شیطان آتا ہوتا ہی درمیان میرا اور درمیان نماز میری کی اور درمیان پڑہنی میری کی شبہ ڈالتا ہی وسمین مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ شیطان ہی کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس جسوقت معلوم کری تو اوسکو پس پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی اوس سی اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مینی یہہ پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نی مجہ سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَھِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ اَمْضِ فِیْ صَلٰوتِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْھَبَ ذٰلِکَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی قاسم بیٹی محمد کی سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا اونسی پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی یعنی یہہ کہ درست نہین پڑہی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہی یہہ مجہپر پس کہا اوسنی گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کی یعنی تمام کر نماز اور شیطان کی وسوسہ پر خیال نہ کر پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہرگز نہ جاوی یہہ تجہ سی یہانتک کہ پہری تو نماز اپنی سی اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مینی نماز اپنی روایت کی یہہ مالک نی **ف** کہتا ہو یعنی کہی تو شیطان سی کہ ہان یونہی صحیح نہین پوری پڑہی مینی جسطرح تو کہتا ہی لیکن تیری بات نہین مانتی کا اور نہین پہرونگا نماز تیری برعکسی کی لیی یہہ بری اصل ہی دفع شیطان کی لیی کہ اوسکی وسوسہ پر عمل نہ کری غرض اس مبالغہ سی یہہ ہی کہ راہ وسوسکی بند کری یہہ کہ عمل نا درست کری اور سہولیت کہی اسمین

باب الایمان بالقدر یہہ باب ہی بیچ بیان ایمان لانی کی ساتہہ تقدیر کی **ف** قدر یعنی مقدور کہ حکم اور اندازہ کئی ہوئی اللہ کی ہین ایمان لانا تقدیر پر فرض لازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالی پیدا کرنیوالا اعمال بندون کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکہی ہین لوح محفوظ مین پہلی انکی پیدا کرنیکی سب کچہہ اوسکی حکم و ارادہ سی ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعات سی راضی ہی اور کفر و گناہ سی ناخوش اور تقدیر ایک بہید ہی بہیدون اللہ کی سی نہین مطلع کیا اوس پر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض اور بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کی بلکہ واجب ہی یہہ کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالی نی پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیی ایک فرقہ جنت و چین کی لیی از راہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی لیی از راہ عدل کی ایک شخص نی حضرت علی سی پوچہا کہ خبر دو مجکو قدر سی کہا اونہون نی بڑی راہ ہی مت چلو اوسمین پہر اوسنی یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پہر یہی پوچہا فرمایا یہہ بہید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہ پر تفتیش کر اوسکی

الفصل الاول فصل پہلی

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے تقدیریں مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے
پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھیں اللہ نے یعنی ثابت کیں لوح محفوظ میں ساتھ جاری
کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتوں کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہے اور تھا عرش اوپر پانی کے یعنی پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز
حائل نہ تھی پانی اور عرش میں ۲ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز و
الکیس رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہانتک کہ نادانی
اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند
ربہما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ
واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ
برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ
کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فہل وجدت فیہا وعصی آدم
ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی
باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی عالم روحانی میں
پھر غالب آئے آدم موسی پر کہا موسی نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور
سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تم نے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کی یعنی اگر گناہ
نہ کرتے کاہیکو زمین میں آتے اور اولاد یہاں پاتی کہا آدم نے تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغامبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دیں تمکو تختیاں کہ بیچ ونکے
بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسی نے چالیس برس
پہلے کہا آدم نے پس کیا پایا تو نے بیچ اوسکے مضمون اس آیۃ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیا پس ملامت کرتے ہو تم مجکو
اوپر کرنے میرے وہ عمل کہ لکھا ہے اوسکو اللہ نے مجھ پر کرنا اوسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسی پر
روایت کی یہ مسلم نے **ف** زمرد کی تختیوں پر توراۃ لکھی ہوئی اتری تھی آسمان سے اور موسی نے لی تھی اور مضمون توراۃ قدیم ہے لیکن تختیوں پر اوسکی
چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہ تھا کہ جہان اعمال ہو تو درست نہیں ہے بلکہ عالم علوی کا ہے ہاں قید
تکلیف میں نہیں **وعن** ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق
ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل
ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ
فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ
وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود

سی کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ سچی ہین سچ کہی گئی تحقیق پیدایش ایک تمہاری کی یہہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں اپنی کی
چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچہہ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سی پہر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پہر ہوتا ہی
ٹکڑا گوشت کا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پہر بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتہ کو ساتہہ چار باتون کی یعنی بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونیکی
پس لکہتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا پہر پہونکی جاتی ہی بیچ اوس کی روح
پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکی تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کی
اور درمیان بہشت کی مگر ہاتہہ بہر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اوسکی سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام دوزخیون کی سی پس داخل
ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیونکی سی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکی اور درمیان دوزخ کی مگر ہاتہہ بہر پس غلبہ
کرتی ہی اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کی سی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد یہہ ہی کہ یہہ بات
کبہی نادر ہوجاتی ہی لیکن غلبہ رحمت اوسکیکا مقتضی اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سی بہلائی کی طرف پہرتی ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ
علی ذلک اور یہہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہی اس
ڈرسی کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہوگیا خوب ہی یہہ بات بخلاف بعضی لوگونکی کہ خبر قضا و قدر سنکر انکار عمل کا کرتی ہین کہتی ہین کہ نیکبختی اور بدبختی
اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ نی بہی جو مقصد اسکا نہ سمجہا یہی کہا حضرت نی جواب
دیا کہ عمل کئی جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطی اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننی قضیہ قضا
و قدر کی کچہہ معنی نہین رکہتا کیونکہ امر و نہی شارع سی وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجہنی اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار رکہ ساتہہ اوسکی عمل
کرنیکو پیدا کیا پس ضرور رہیان کچہہ بات ہوئیگی کہ بندونکو اوسکی لیی حکم کیا اور ان سی طلب فعل کی کی اور ایک کام سی منع کیا ورنہ امر و نہی کا اور بہیجنی
پیغمبرون کا کچہہ فائدہ ہی نہوا اگرچہ گنہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندونکو اوسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل موقوف
معلوم کرنی پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنی ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنی جسکو چاہی عذاب کری اور جسپر چاہی رحم کری
وعن سهلِ بنِ سعدٍ قال قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم إنَّ العبدَ ليعملُ عملَ أهلِ النارِ وإنَّهُ من أهلِ الجنةِ ويعملُ عملَ أهلِ
الجنةِ وإنَّهُ من أهلِ النارِ وإنَّما الأعمالُ بالخواتيمِ متفقٌ عليه　اور روایت ہی سہل بیٹی سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیونکی اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سی اور کرتا ہی کام بہشتیونکی اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے
اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتہہ خاتمہ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشةَ قالت دُعِيَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم إلى جنازةِ
صبيٍّ من الأنصارِ فقلتُ يا رسولَ اللهِ طوبى لهذا عصفورٌ من عصافيرِ الجنةِ لم يعملِ السوءَ ولم يُدرِكْهُ فقال أوَ غيرَ ذلك
يا عائشةُ إنَّ اللهَ خلقَ للجنةِ أهلًا خلقَهم لها وهم في أصلابِ آبائِهم وخلقَ
للنارِ أهلًا خلقَهم لها وهم في أصلابِ آبائِهم رواه مسلم　اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بلائی گئی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ ایک لڑکی کی انصار مین سی پس کہا مینی ای رسول خدا کی خوشحالی ہی واسطی اس لڑکی کی کہ چڑیا ہی چڑیون بہشت کی سی
نہین کی اسنی برائی اور نہین پہونچا اوسکو پس فرمایا حضرت نی کیا غیر اسکی ای عائشہ یعنی جزم نکر کہ بہشتی ہی بعد اوسکی بیان کی وجہ اوسکی کہ تحقیق اللہ نی پیدا کیا
واسطی بہشت کی ایک لوگونکو پیدا کیا اونکو واسطی اوسکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنی کی تہی اور پیدا کیا واسطی دوزخ کی کتنی اشخاص کو کہ پیدا کیا اون کو

واسطی وسکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنی کی تہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر حدیث سی تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتہہ تقدیر الہی کی ہی وراسدنی بعضی بہشت کی لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضی دوزخ کی لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہہ لڑکا اگر دوزخ کی لیے پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہین کیا ہی تو اے عائشہ جزم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہہ معنی ہین جو معلوم ہوئی لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سی کہ اتفاق رکہتی ہین اوسپر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکی مسلمانونکی بالاتفاق اور مشرکونکی موافق قول صحیح ترکی داخل بہشت مین ہونگی اور اس حدیث مین بسبب جزم کرنی کی منع فرمایا اونکو پس گویا منع کرنا اونہی سی حضرت عائشہ کی حضرت کو ناخوش ہوئی کہ علم غیب پر حکم کرتی ہی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی بعد اوسکی مشرکون کی لڑکون کا حکم وحی سی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ رح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنی معین ہوچکا ہی دوزخی کون ہی اور بہشتی کون عرض کیا اصحاب نی یا رسول اللہ کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہی ہوئی اپنی کی اور چہوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی اوسی واسطی پیدا کیا گیا واسطی اوسکی ہی پر جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطی عمل نیکبختی کی اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سی پس آسان کیا جاتا ہی واسطی عمل بدبختی کی پہر پڑہی یہہ آیت پس جس شخص نی دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** باقی آیہ یہہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنی پس مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی اون اعمال کی کہ پہنچاوین آسانی کو داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنی بخل کیا اور بی پروا ہوا بسبب خواہشون دنیا کی نعمتون عقبی کی سی اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہی کہ مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی اون اعمال کی پہنچاوینگی دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نی ساتہہ حکم ربوبیت کی امر و نہی کی اور بندون پر بمقتضای عبودیت کی فرمانبرداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت و شقاوت کی کی اور یہہ بہی داخل قضا و قدر کی ہی جسپر مقدر کیا کہ عمل کریگا کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کری کا نہین کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی ملک مین کرتا ہی بہر تقدیر یہہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے کرین خوب نہین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی لکہا اوپر بیٹی آدم کے حصہ اوسکا زنا سے اور پہنچیگا اوسکو مقرر یعنی ضرور پس زنا آنکہہ کا دیکہنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتون نامحرم سی کلام شہوت انگیز کرنے

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اسکو یا جھوٹا کرتی ہی اسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی
مین یہہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹی آدم کی حصہ اوسکا زنا سی پانیوالا ہی اسکو مقرر دونو آنکھین زنا اونکا دیکھنا اور دونو کان زنا اونکا سننا یعنی باتین
نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا بات کرنی اور ہاتھہ زنا اونکا پکڑنا یعنی مساس کرنا عورت سی اور پانو زنا اونکا چلنا یعنی بدکاری کی لیے اور دل
خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اسکو شرمگاہ اوسکی اور جھٹلاتی ہی اوسکو **ف** لکھا ہی حصہ اوسکا زنا سی مراد حصہ سی مقدمات
زنا ہین یعنی خواہش نالی کرنی اور پانو سی چلنا اوسکی لیے اور مونہہ سی اوسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بہی زنا کہتی ہین مجازاً پس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے
ہین اور بعضے مجازی مین جیسے کہ آپ نے فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سچا
کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زنا کیا تو اسنے سچا کیا خواہش نفس اوسکی کو اور اطاعت کی اوسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نا اطاعت کی اوسکی کذا
ذکر الشیخ والقاضی رح **وعن** عمران بن حصین ان رجلین من مزینة قالا یا رسول اللہ ارایت ما یعمل
الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ
نبیہم وثبتت الحجة علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ
عز وجل ونفس وما سوٰہا فالہمہا فجورہا وتقوٰہا رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کی سی کہ دو شخص مزینہ کی نے کہا ای
رسول خدا کی خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتی ہین لوگ آجکی دن یعنی دنیا مین اور محنت کہینچتی ہین بیچ اوسکی یہہ ایک چیز ہی مقدر کی گئی اوپر اونکی اور
گذری ہی بیچ اونکی تقدیر سی کہ ہو چکی ہی یا بیچ اوس چیز کی کہ آگی ہونیوالی ہی اوس چیز سی کہ لایا ہی اونکی پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر فرمایا نہین بلکہ
ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی اوپر اونکی اور گذر گئی اور موافق مطابق اسکی بیچ کتاب اللہ کی کہ عزت والا ہی بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات مبارک کی کہ برابر
پیدا کیا اوسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** آگی ہونیوالی ہی یعنی یہہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اوپر
ازل مین بلکہ وہ زمانہ آیندہ مین ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہوتی ہین طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہین اوسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر
اونکی ساتھہ ظاہر ہونی صدق پیغمبر کی بسبب معجزہ کی یعنی کیا قضا و قدر پہلی سی نہین ہی پیغمبر لیکر آئی ہین اور امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنی اختیار سی آپ
طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسے کہ مذہب قدریہ کا ہی یہہ سوال کیا اصحاب نے آگی جواب دیکو ہی **وعن** ابی ہریرة قال قلت یا رسول اللہ انی
رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت
عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرة جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذلک او ذر رواہ البخاری
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنی کی زنا سی اور نہین پاتا مین اوس قدر
کہ نکاح کرون ساتھہ اوسکی عورتونسی گویا کہ پروانگی مانگتی تہی حضرت سی بیچ خوجہ ہونیکی کہا ابوہریرہ نے پس چپ رہی حضرت جواب میرے سی پہر کہا مینی مانند
اسکی پہر سکوت کیا جواب میری سی پہر کہا مینی مانند اسکی پہر سکوت کیا جواب میری سی پہر کہا مینی مانند اسکی پہر سکوت کیا حضرت نی جواب میری سی
پہر کہا مینی مانند اسکی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ خشک ہوا قلم ساتہہ اوس چیز کی کہ تو ملنیوالا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اوسکی یا چہوڑ دی
روایت کی یہہ بخاری نی **ف** خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنی سی اور فراغت پانی لکھنی کی سی حاصل یہہ کہ جو کچہہ بہلائی برائی ہوتی ہے
روز ازل کی مقدر ہو چکی ہی ہو ویگی خصی ہو یا نہ ہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب تدبیر کو مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی بہاگنا نہ چاہیے

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين
من اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق دل بنی آدم کی سب درمیان دو انگلیونکی انگلیون رحمن کیسی ہین مانند دل ایک کی پہیرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ قادر
اور متصرف سب چیزونکی یکدفعہ پہیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بار خدایا پہیرنیوالی دلونکی پہیر دلون ہمارکو اوپر بندگی اپنی کی روایت
کیا اسکو مسلم نی ف انگلیان رحمن کی متشابہات سی ہین علم اسکا اللہ تعالی کی سپرد کرنا چاہیی وہ پاک ہی انگلیون وغیرہ سی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه
كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کی یعنی اوپر استعداد قبول کرنی
دین اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کردیتی ہین اوسکو یا نصرانی کردیتی ہین اوسکو یا مجوسی کردیتی ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ چارپایہ
پورا کیا معلوم کرتی ہو بیچ اوسکی کچہہ نقصان پہر پڑہی یہہ آیۃ لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگونکو اوپر اوسکی نہین بدلنا واسطی پیدایش
خدا کی یہہ ہے دین درست روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کچہہ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت پہنچی تو ویسا ہی ہی لوگ کان وغیرہ
کاٹ ڈالتی ہین پس ایسی ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کی کافر ہوجاتا ہی والا مسلمان ہی ہی وعن ابی موسی قال قام فينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بخمس كلمات فقال ان الله لا ينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع
اليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه
ما انتهى اليه بصره من خلقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ
ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ پانچ باتون کی پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اوسکو سونا پست کرتا ہی تراز و
کو اور بلند کرتا ہی اوسکو اوٹہائی جاتی ہین طرف اوسکی عمل رات کی پہلی عمل دن کیسی اور عمل دن کی پہلی عمل رات کی سی پردہ اوسکا
نور ہی اگر کہولدی اوسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اوسکی کی جہانتک کہ پہونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی سی روایت کیا اسکو
مسلم نی ف پست و بلند کرنا تراز و کا مراد ہی یہہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہونکی بعضونکو ذلیل کرتا ہی اور
بسبب توفیق طاعت کے بعضونکی رتبی بلند کرتا ہی پہلی عمل رات کی یعنی ہنوز روز نہین ہوتا ہی اور عمل و سمین واقع نہین ہوا ہی کہ راتکی عمل د
جاتی ہین اور رات نہین ہوتی کہ دنکی عمل اسیطرح جاتی ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانی مین وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار
ارايتم ما انفق مذ خلق السماء والارض فانه لم يغض ما في يده وكان عرشه على
الماء وبيده الميزان يخفض ويرفع متفق عليه وفي رواية لمسلم
يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء الليل و
النهار اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اللہ کا یعنی خزانہ اوسکا بہرا ہوا

ہی نہین ناقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا ہی رات دن مین کیا دیکھا تمنی کسقدر خرچ کیا جب سی کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ
کرنی نی نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اوسکی کی ہی اور تہا عرش اوسکا اوپر پانی کی یعنی وقت پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور اوسیکے ہاتھ مین
ہی ترازو پست کرتا ہی و بلند کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت مسلم کی ہی اپنا ہاتھ اسد کا ہی بہرا ہوا کہا ابن نمیر نی بہرا
ہی ہمیشہ دینی والا ہی نہین ناقص کرتی اوسکو کوئی چیز رات اور دن مین **ف** ابن نمیر اوستاد ہین مسلم کی اونکی روایت مین لفظ ملان کا بدلی ملاء کی آیا ہی
اور اوستطوین ہی کچہہ تقدیم تاخیر ہی لیکن واقع عنت کی ملا ہی جا ہیں **وعنه** قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذراري
المشركين قال الله اعلم بما كانوا عاملين متفق عليه اور روایت ہی اونہین سی کہا پوچہی
گئی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم اولاد مشرکین سی فرمایا حضرت نی اسد دانا تر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** یعنی اسد تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتی ہین یا دوزخ مین بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو اب تک مشرکین کی اولاد کی حق مین
کچہہ نہ آئی تہی ایسا فرمایا اور بعد اوسکی ثابت ہی قول ارد ہوئی ہین انکی حق مین لیکن اولی یہہ ہی کہ توقف کری یقینا جنتی یا دوزخی کہی

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم
فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اسنادا روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم
نی تحقیق اول وہ چیز کہ پیدا کیا اسد نی قلم ہی پس کہا واسطی اوسکی لکھہ کہا اوسنی کیا لکہون فرمایا لکھہ تو تقدیر پس لکہی اوسنی جو چیز ہو چکی تہی یعنی زمانہ
گذشتہ مین اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابد تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی سند کر **وعن** مسلم بن يسار قال سئل
عمر بن الخطاب عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الاية قال عمر سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه
ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول
الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل
الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد
للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار
رواه مالك والترمذي وابو داود اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہ کہا سوال کیی گئی عمر بن خطاب رض اس آیت سی اور جب لیا پروردگار
تیری نی بنی آدم سی پیٹھون اونکی سی اولاد اونکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سی کہ سوال کیی جاتی تہی تفسیر اس
آیت سی پس فرمایا پس تحقیق اسد نی پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا پیٹھہ اونکی پر داہنا ہاتھہ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی بہشت کی
اور ساتھہ کام کرنی بہشتیونکی کہ عمل کرتی ہین پہر پہیرا پیٹھہ اونکی پر ہاتہہ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی دوزخ کی اور ساتھہ
کام دوزخیونکی کہ کرتی ہین پس کہا ایک شخص نی پس کسواسطی ہی عمل کرنا ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی تحقیق اسد جسوقت
پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرواتا ہی اوس سی بہشتیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی عملون بہشتیون کی سی پس داخل کرتا ہی

اوسکو بسبب اوسکی بہشت مین اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہی بندی کو واسطی دوزخ کی کرواتا ہی اوس سی کام دوزخیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی عملون دوزخیونکی سی پس داخل کرتا ہی اوسکو بسبب اوسکی دوزخ مین روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی پیٹہہ اونکی سی اولاد اونکی مثلا حضرت کی پیٹہہ سی اولاد اونکی نکالی اولاد کی پیٹہہ سی اونکی اولاد اسیطرح قیامت تک جو پیدا ہونگی نکالی اور باقی آیۃ یہہ ہی اشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین اور گواہ کیا اونکو جانون اونکی پر فرمایا اسنی کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نی ہان گواہی دی ہمنی یہہ گواہی اسلیی ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کی ہم تہی اس سی غافل اور داہنا ہاتہہ اپنا یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتہہ پہیرنیکا حکم فرمایا یا داہنی ہاتہہ سی مراد قوت اور قدرت ہی **وعن** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدَیْہِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِہٖ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُہٗ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّۃِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ فَنَبَذَھُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتہون کی دو کتابین تہین پس فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہین یہہ دونو کتابین کہا ہمنی نہین ای رسول خدا کی لیکن یہہ کہ خبردو ہمکو پس فرمایا واسطی اوسکی کہ بیچ داہنی ہاتہہ اونکی کی تہی یہہ ہی کتاب پروردگار عالمونکی طرفسی بیچ اسکی ہین نام بہشتیونکی اور نام باپون اونکی اور قوم اونکیکا پہر جمع کردیا ہی آخر اونکی کو یعنی بطور جمع بندی کی پس زیادہ کیی جاتی ہین بیچ اونکی اور نہ کم کیی جاتی ہین اونسی کبہی پہر فرمایا واسطی اوس کتاب کی کہ بیچ بائین ہاتہہ اونکی کی تہی یہہ ہی کتاب پروردگار عالمون کیطرف سی بیچ اسکی ہین نام دوزخیونکی اور نام باپون اونکی کی اور قومون اونکی پہر جمع کیا گیا آخر اونکی کو پس نہ زیادہ کیی جاتی ہین بیچ اونکی اور نہ کم کیی جاتی ہین اون مین سی کبہی پس کہا صحابیون اونکی نی پس کسواسطی عمل کرنا ہی ای رسول خدا کی اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سی پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنی ساتہہ طریق حق کی اور نزدیکی ڈہونڈہو یعنی خدا سی پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ کام بہشتیونکی اور اگرچہ کام کری کسیطرح کی یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ کام دوزخیون کی اور اگرچہ کام کری کسیطرح کی پہر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نی ساتہہ دونو ہاتہون اپنی کی پس پہینکدیا اون کتابون کو پہر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون سی یعنی حکم کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** رکہہ یا کتابون کو یعنی پیٹہہ کی پیچہی الدین اس اشارہ کی لیی کہ یہہ ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اس سی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین صحابہ کو دکہا دین لیکن مضمون اونکا نہ معلوم کروایا اور بعضی کہتی ہین سمجہانیکی لیی بطور مثال کی فرمایا کذا ذکر القاری **وعن** اَبِیْ خِزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْھَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابو خزامہ سی کہ نقل ہی باپ اوسکی سی کہا کہا مینی ای رسول خدا کی خبر دو مجہکو یہہ منتر جنکی پڑہواتی ہین ہم اونکو اور دوا کہ دوا کرتی ہین ہم اوسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتی ہین ہم اوس کر یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کی کیا پہیر دیتی ہین تقدیر

اسکی سی کچھ پھیر دیا یہہ چیزین تقدیر اللہ سی ہین روایت کی یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** یعنی جیسی دوا سی بیماری مقدر کی ہی ویسی دوا
دوا وغیرہ سی بہی مقدر کیا ہی ساتھ خلاف تقدیر کی نہین او جسنی دوا کی اور فائدہ ہوا تو جانی کہ شفا نہین مقدر تہی اور منتر یعنی جو چیزین کہ پڑہ
کر دم کرتی ہین یا گلی مین یا بازو مین باندہتی ہین و حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤن حدیث کی ہو یا ساتھ اسما اور صفات الہی کی ہو
مؤثر حقیقی جانی المودست ہی الامرام لذا ذکر القاری **وعن** ابی ھریرة قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
نحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجھہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان فقال ابھذا امرتم ام
بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم
ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی وروی ابن ماجہ نحوہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا نکلی اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتی تہی بیچ قدر کی پس غصہ ہوئی حضرت
یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑی گئی ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کی دانی انار کی پس فرمایا کیا ساتھ اسی چیز کی حکم کئی گئی ہو تم یا
ساتھ اسکی بہیجا گیا ہون مین طرف تمہاری سوا اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تم سی وسوقت کہ بحث کرنی لگی بیچ اس امر کی قسم دیتا ہون مین اوپر
تمہارے قسم دیتا ہون اوپر تمہارے اسبات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی عمرو بن شعیب
سی وسنی نقل کیا باپ اپنی سی اوسنی دادا اپنی سی **ف** بحث کرتی تہی ہم بیچ قدر کی یعنی بعضی کہتی تہی کہ اگر سب کچھ اسکی تقدیر ہی سی ہی تو
ثواب و عذاب کیون ہی جیسا کہ معتزلہ کہتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ کیا حکمت ہی اسمین کہ بعضی جنتی ہین بعضی ناری اور بعضی کہتی تہی یہہ اسلیے ہی انکو
کچھ اختیار دیا ہی کرنی نہ کرنی کا اور بعضی کہتی تہی کسنی یہہ اختیار دیا اسیطرحکی کلام کر رہی تہی کیا ساتھ اسکی بہیجا گیا ہون مین یعنی تمکو حکم طاعت و
عبادت کا کیا اور محلوادسکی پہچانیکو بہیجا بحث کرنی اسمین کہان لائق ہی وہ تو ایک بہید ہی اوسکا علم اوسکو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی
ہو اوسکی تقدیر پر اور بیان آخر حدیث کا یہہ ہی کہ شعیب نی یہہ حدیث اپنی دادا سی نقل کی نام دادا اوسکا عبد اللہ بن عمرو ہی اور ضمیر عن ابیہ کی پہرتی ہی طرف
عمرو بن شعیب کی اور نسب شعیب کا اسطرح ہی کہ شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کیطرف نہین پہرتی ہی شعیب کی طرف پہرتی ہی توسط کہ جد عمرو کا
کہ نام اوسکا محمد ہی اوس سی روایت ہی نہین مراد جدہ سی جد شعیب کا ہی اوسکا نام عبد اللہ ہی اوس سی حدیثین نقل ہین اسلیے لکہا کہ اور جا اسیطرحکی عبارت مین جدہ کی
ضمیر پہلی ہی نام کیطرف پہرتی ہی بیان خلاف اوسکی ہی **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق
ادم من قبضة قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو ادم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث و
الطیب رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم
کو ایک مٹھی سی کہ لیا تہا اوسکو سب طرحکی زمین مین سی یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بہر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کی بعضی
اونمین سی سرخ اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور بعضی بیچ مین اسکی اور بعضی نرم خو اور بعضی سخت خو اور بعضی ناپاک اور بعضی پاک روایت کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابو داود نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ
فی ظلمة فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اھتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک
اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ نی پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس کو بیچ اندہیری کی پس ڈالا

اوپر اوسکی اپنا کچھہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور مین سی اوسنی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ تو گمراہ ہوا پس اسیواسطی کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کی یعنی اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** بیچ اندھیری کی یعنی گرفتاری کی نفس امارہ مین کہ اوسکی جبلت مین بری خواہشین اور غفلت رکہی ہی اور نور سی مراد نور ایمان و معرفت اور طاعت و احسان کا ہی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہہ فرماتی اے پہیرنیوالی دلونکی ثابت کرہ دل میری کو اوپر دین اپنی کی پس کہا مینی اے نبی اللہ کی ایمان لائی ہم ساتہہ تمہاری اور ساتہہ اوس چیز کی کہ لائی تم اوسکو یعنی کتاب و سنت کیا اب بہی ڈرتی ہو تم اوپر ہماری کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو انگلیون کی ہی انگلیون اللہ کی سی یعنی بیچ تصرف و قدرت الہی کی ہین پہیرتا ہی اونکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا ڈرتی ہو اوپر ہماری یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سی ہماری لیی یہہ دعا کرتی ہین تا ہم سیکہین پس کیا ڈرتی ہین آپ ہم پر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال دل کی مانند پر کی ہی بیچ زمین میدان کی کہ پہیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹہہ سی طرف پیٹ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اسیطرح دل بہلائی سی برائی کی طرف اور برائی سی بہلائی کیطرف پہیرتی ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوی ساتہہ چار چیزون کی گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بہیجا ہوا اللہ کا ہون بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کی اور ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی اور اوٹہنی کی پیچہی مرنی کی اور ایمان لاوی ساتہہ تقدیر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی یعنی ساتہہ فنا ہونی دنیا کی یا مراد یہہ ہی کہ اعتقاد کری ساتہہ موت کی کہ بحکم الہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو فرقی ہین امت میری سی کہ نہین واسطی اونکی بیچ اسلام کی کچہہ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ **ف** مراد مرجیہ سی فرقہ جبریہ ہی کہ قائل نہین اسباب کی کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندیکی ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کی یعنی پتہر اور لکڑی اور روڑا یعنی جسوقت پہینکی اور لونڈہا ہی تو لونڈہتا چلا جاوی اوسکو اپنی پہینکنی اور لونڈہنی مین دخل نہین اسیطرح بندیکو اپنی کام مین کچہہ دخل نہین محض بی اختیار ہی اور مراد قدریہ سی وہ ہی کہ منکر تقدیر کی ہین یعنی فعل بندونکی پیدا کیی ہوئی انکی قدرت سی ہین اللہ کی قدرت سی نہین اسطرح کی تقدیر کی انکار کرنیوالیکو قدریہ کہتی ہین اسمین معتزلہ بہی داخل ہین اور رافضی بہی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونو فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علماء کا یہہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہہ بہی تمسک کرتی ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کر کر کفر سی اپنی کو بچاتی ہین اور یہہ حدیث زجر و شدت کی لیی ہی اور بعضون نی اس حدیث کی صحت مین بہی کلام کیا ہی یہہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہین ہی لیکن محققین کی نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقونکی لیی علم اسکی اختلاف مین کہ کفر انکا تاویلی ہی یا کفر زندادی کذا قال استادی

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہوگا بیچ امت میری کی زمین مین دہس جانا او صورت بدل جانا اور یہہ ہوگا بیچ اون لوگون کی کہ جہٹلانیوالے ہین تقدیر کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** یہہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون نی کہا ہے کہ مراد یہہ ہی کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگی میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی اون ہی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کی اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہوا اونکی جنازہ پر روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی ان کی حق مین رعایت حقوق اسلام نہ کرو نہ عیادت نہ مری پر پس جو علما اون کو کافر کہتی ہین وہ تو منع ہی کرتی ہین اور جو فاسق کہتی ہین وہ جائز رکہتی ہین اور حدیث کو حمل کرتی ہین زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد ان کی پر یہہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نی لکہا ہی لیکن محققین کی نزدیک بات حق ہی کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کری جتنا ہوسکی بچی ان کی خلطہ رکہنی سی کذا قال اوستادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک شر کا خیر کی الہ کو کہتی ہین یزدان اور شر کی الہ کو کہتی ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسی مجوس قائل ہین دو الہ کی اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سی خالقون کی یعنی جتنی فعل بندی کرتی ہین خالق اون فعلون کے ہین **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سی اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اون کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نہ کرو اونسی کیونکہ بیٹہنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہہ ہین کہ انس اور تعظیم سی ہمنشینی اونکی نہ کرو اس لیی کہ اعتقاد بد اونکی سیکہوگی اور برائی اونکی عملون کی تاثیر کریگی تمہاری دلونمین اور عملون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوہم کی بعضون نی یہہ بہی کہی ہین کہ ابتدا ساتہہ سلام کلام کی اونسی نکرو **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ طرح کی شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی اونکو اللہ نی اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کری بیچ کتاب اللہ کی اور دوسرا وہ کہ وہ جہٹلاوی تقدیر الہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہوجاوی ساتہہ زبردستی کی کہ عزت دی جسکو ذلیل کیا اللہ نی اور ذلیل کری جسکو عزیز کیا اللہ نی اور چوتہا وہ ہی کہ حلال کری بیچ حرم اللہ کی اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانی اولاد میری سی جس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نی اور چہٹا وہ شخص ہی کہ چہوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور رزین نی بیچ کتاب اپنی کی **ف** لعنت کی اونکو اللہ نی گویا کسی نی پوچہا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہین فرمایا اسلیی کہ لعنت کی اللہ نی اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام جدید واسطی تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کی یہہ کہ لفظ بڑہاوی یا اسطرحسی بیان کری کہ معنی مخالف ہون اللہ کی حکم کے اور مراد

متسلط ہوسی بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتہہ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کی کافرون اور فاسقون اور جاہون کو عزیز رکہتی ہین اور مسلمانون
اور صالحون اور عالمونکو ذلیل کرتی ہین اور حلال کری بیچ حرام اسد کی یعنی کہ مین جن کامونکو منع فرمایا ہی شند شکار کرنیکی اور کاٹنی درخت کی اور داخل
ہونیکی بغیر احرام کی یہہ کام اوس جگہہ کرنی لگی اور حلال جانی اور لادمیرسی وسچیز کو کہ حرام کیا اسنی یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی کو اور
تعظیم نکرنی اونکی کو حلال جانی اور پر بہی لعنت ہی یا مراد اس سی یہہ ہی کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اسنی حرام فرمایا ہی اوسکو کرنی لگی حلال جانکر
اسمین تنبیہ ہی واسطی سیدون کی کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کی گناہ نہ کرین یعنی انکو اسد کی گناہ کرنی مین زیادہ تر ڈر ہی اور چہوڑ دیا سنت میری کو
جواز راہ کسالت کی سنت کو چہوڑ دی تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چہوڑ دی تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دو نوگنی جاتی ہین لیکن
اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہہ بہی ہی کذا ذکرا لقاری فی الشرح اور سنا مین مولانا اسحٰق
رح سی کہ یہہ وعید بیچ ترک کرنی سنن ہدی یعنی سنت موکدہ کی ہی **وعن** مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی
مطر بن عکامس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کرتا ہی اسد واسطی بندہ کی مرنا بیچ ایک زمین کی گردانتا ہی واسطی اوسکی طرف اوس
زمین کی حاجت یعنی تا اوس کام کی لیی جاوی اور مری روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ
ذراری المؤمنین قال من اٰبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین
قال من اٰبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابو داود اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ
کہا کہا مینی یا رسول اسد اولاد مسلمانونکی کیا ہی حکم اونکا فرمایا تابع ہین اپنی باپون کی یعنی بہشت مین ہین اونکی ساتہہ پہر کہا مینی ای رسول خدا کے
بغیر عمل کیی فرمایا اسد دانا تر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی کہا مینی پس اولاد مشرکونکی فرمایا یہہ بہی تابع ہین اپنی باپونکی کہا مینی بغیر عمل کیی فرمایا
اسد دانا تر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مومنونکی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہہ اشارہ ہے
قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ رض نی تعجب کیا کہ بی عمل بہشت مین کیونکر جاوینگی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکون کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم
الٰہی مین ہون اور مشرکونکی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین توربشتی نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کی دنیا مین اور آخرت کا
امر اونکا سپرد ہی طرف علم الٰہی کی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموؤدۃ فی النار رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونو دوزخ مین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد
گاڑنیوالی سی وہ ہی کہ جسنی گاڑا مانند دائی کی اور نوکر چاکر کی اور مراد موؤدہ سی وہ ہی کہ جنکی حکم سی گاڑی یعنی وہ جننی والی اور یا مراد موؤدہ سی لڑکی
مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ اوسکی تہی دوزخی چہوٹی اولاد جو مرگئی وہ بہی دوزخی ہوئی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ
رواہ احمد اور روایت ہے ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی تحقیق اسد عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندہ کی مخلوقات اپنی سی بیچ پانچ چیز و نسی یعنی اجل
اوسکی سی اور عمل اوسکی سی اور جگہہ رہنی اوسکی سی اور جگہہ پہرنی اوسکی سی اور رزق اوسکی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** فارغ ہوا یعنی یہہ پانچ چیزین
مقدر کر چکا روز ازل کی اب تغیر تبدیل نہین ہوسکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دو لفظ مین ظاہر ہین سنی
اونکی پانچوین رزق لکہہ چکا یعنی حلال کہاویگا یا حرام تہوڑا یا بہت یا مراد رزق سی جو کچہہ بندہ کو پہنچی قسم نفع سے **وعن** عائشۃ

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْهِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کلام کری کچہہ بیچ تقدیر کی پوچہا جاویگا اوس سے دن قیامت کے اور جسنی کلام کیا بیچ اوسکی نہ پوچہا جاویگا اوس سے روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مقصود منع ہی خوض کرنی سے مسئلہ قضا و قدر مین یعنی کچہہ فائدہ نہین اسکی کلام کرنی مین سوائی پرسش اور عتاب کی روز قیامت کو پس بہتر یہی کہ ایمان و سپرلاوین اور سکوت کر کر عمل مین مشغول ہون **وعن** ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِیْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ کَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَیْرًا لَّهُمْ مِّنْ اَعْمَالِهِمْ فَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَیْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن دیلمی سی کہ کہا اونہون نے آیا مین ابی بن کعب کی پاس کہ یہہ صحابی ہین پس کہا مینی اونسی تحقیق گذرا ہی بیچ دل میرے کی شبہ تقدیر سی یعنی یہہ کہ اگر سب تقدیر سی ہی امر و نہی اور ثواب عذاب کیون ہی پس حدیث بیان کرو مجسی شاید اللہ دور کری شبہ کو دل میرے سی پس کہا اونہون نے اگر تحقیق اللہ تعالے عذاب کری آسمان والونکو اور زمین والونکو عذاب کری اونکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا اوسطی اونکی یعنی کتنا ہی عذاب کری آسمان مین والون پر ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کری اونکو ہو گی رحمت اوسکی بہتر واسطی اونکی عملون اونکی سی اور اگر خرچ کری تو مانند احد کی سونا بیچ راہ خدا کی نہین قبول کریگا اللہ تجسی یہانتک کہ ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی اور جانی تو یہہ کہ جو چیز کہ پہنچی تجکو نہ تہی کہ خطا کری تجہسی اور تحقیق جس چیز نی کہ خطا کی تجہسی نہ تہی کہ پہنچتی تجکو اور اگر مری تو اوپر غیر اسکی کی یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن عباس دیلمی نی پہر آیا مین عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکی کہا ابن دیلمی نے پہر آیا حذیفہ بن یمان کی پاس پس کہا اونہون نے مانند اسکی پہر آیا مین زید بن ثابت کے پاس پس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل جملہ ان ما اصابک کا نا لیصیبک کا یہہ ہی کہ پس جو کچہہ پہنچی تجکو نہ تہی تو کہ میری سعی اور کوشش سی پہنچا اور اگر نہ پہنچی نہ تہی تو کہ اگر سعی کرتا مین پہنچا جان کہ پہنچنا نہ پہنچنا ساتہہ تقدیر الہی کی ہی **وعن** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَّقْرَاُ عَلَیْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَهْلِ الْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی نافع سی تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کی پاس پس کہا تحقیق فلانی شخص نے پڑہا اوپر تمہاری سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نی تحقیق شان یہہ ہی کہ پہنچا مجکو یہہ کہ اونی تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس نہ پڑہ تو اوسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہوگا بیچ امت میری یا فرمایا بیچ اس امت کی زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا یا پتہر برسنی بیچ اہل قدر کی یعنی جو لوگ منکر تقدیر کی ہین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے **ف** پہنچا مجکو یعنی مینی سنا ہی کہ اوسنی کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی میرا سلام اوس سی تکہیو کیونکہ ہمکو

حکم ہی ترک ملاقات کا اہل بدعت سی سی حدیث سی علما کہتی ہین کہ نہین واجب ہی جواب دینا فاسق اور بدعتی کی سلام کا بلکہ سنت بھی نہین ہی واسطی اونکی
تنبیہ کی اور جائز ہی اسلیی ترک ملاقات اونکی بہی کذا ذکرہ القاری **وعن** عَلِیٍّ قَالَ سَئَلَتْ خَدِیْجَةُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَیْنِ
مَاتَا لَهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُمَا فِی النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاٰی الْکَرَاهَةَ فِیْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَیْتِ
مَکَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَلَدِیْ مِنْكَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِی النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچہا حضرت خدیجہ نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی حال ابنی دونون بچون کا کہ مرگئی تہی بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دونو بیچ آگ کی ہین کہا حضرت علی نی پس جب دیکہی
ناخوشی بیچ چہرہ اونکی کی فرمایا حضرت نی اگر دیکہی تو حال اونکا کیسی خوار اور دور رحمت الٰہی سی ہین البتہ ناخوش کہی تو اونکو پہر عرض کیا ای رسول
خدا کی پس اولاد میری تہی یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن اور اولاد اونکی بیچ بہشت کے
اور تحقیق مشرک اور اولاد اونکی بیچ آگ کی پہر پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور پیروی کی اونکی اولاد اونکی نی
باقی آیۃ یہہ ہی بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی پیروی کی اولاد نی ساتہہ ایمان کی ملاوینگی ہم ساتہہ اونکی اولاد اونکیکو **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ کُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ
قَالَ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ
جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ
تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ
فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطَاَ وَخَطَاَتْ ذُرِّیَّتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نی آدم کو ہاتہہ پہیرا پیٹہہ اوسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتہہ پہیرنی لیی پس نکلی پشت اوسکی سی ہر جان والی کہ وہ
اللہ پیدا کرنیوالا تہا اونکو اولاد اونکی سی قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکہون ہر آدمی کی اونمین سی چمک نور سی پہر روبرو کیا اونکو آدم کی پہر کہا
اونہی ای پروردگار میری کون ہین یہہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری پس دیکہا ایک شخص کو اونمین سی پس خوش لگی اونکو وہ چمک کہ تہی درمیان آنکہون اوسکی کے
کہا ای پروردگار میری کون ہی یہہ فرمایا یہہ ہی داود پہر عرض کیا ای رب میری کتنی ٹہرائی تونی عمر اوسکی فرمایا ساٹہہ برس کہا ای پروردگار میری زیادہ
کر عمر اوسکی عمر میری سی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اونکی پاس ملک الموت پس کہا حضرت
آدم نی کیا نہین باقی رہی عمر میری چالیس برس ملک الموت نی کہا کیا نہین دیی تونی چالیس برس بیٹی اپنی داود کو پس انکار کیا حضرت آدم نی پس انکار
کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم پس کہایا اونہونی درخت مین سی پس بہولتی ہی اولاد اونکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہی اولاد اونکی روایت کی ترمذی
نی **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی
فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَاءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً سَوْدَاءَ کَاَنَّهُمْ

الحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ اليُسْرٰى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی الدردا سی کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی پیدا کیا اللہ نی آدم کو جب کہ پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈہی داہنی اونکی پر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم دیا یا ہاتہہ مارنی کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیان ہین اور مارا مونڈہی بائین پر پس نکالے اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پہر کہا واسطی اوس اولاد کی کہ بیچ داہنی طرف اونکی کی تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین پروا رکہتا ہین اور کہا اوس اولاد کو کہ بیچ مونڈہی بائین اونکی کی تہی یہہ جانیوالی ہین طرف آگ کی اور نہین پروا رکہتا مین روایت کی یہہ احمد نی +

وعن أبي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يُبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتّٰى تَلْقَانِي قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرٰى بِاليَدِ الأُخْرٰى فَقَالَ هٰذِهِ لِهٰذِهِ وَهٰذِهِ لِهٰذِهِ وَلَا أُبَالِي فَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ القَبْضَتَيْنِ أَنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی نضرہ سی کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی ابو عبد اللہ داخل ہوئی اوپر اونکی یار اون کی کہ عیادت کرتی تہی اونکی اور وہ روتی تہی پس کہا واسطی اونکی کس چیز نی رلایا تجکو کیا نہین فرمایا واسطی تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لی تو بال لب اپنی کی پہر اسی پر ٹہہرا رہیو یہانتک کہ ملاقات کری تو مجہہ سی کہا کہ ہان ولیکن سنا مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عز وجل نی مٹہی مین لی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسری ہاتہہ مین اور فرمایا یہہ یعنی داہنی ہاتہہ کی جماعت واسطی بہشت کی اور بائین ہاتہہ کی جماعت واسطی دوزخ کی اور نہین پروا رکہتا مین کہا ابو عبد اللہ نی اور نہین جانتا مین کہ بیچ کس مٹہی کی ہون مین یعنی داہنی ہاتہہ کی یا بائین ہاتہہ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** ٹہرا رہہ یعنی ہمیشہ اسیطرح رکہہ حتی کہ ملی تو مجہہ سی حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نی انکو کہا کہ کیون روتا ہی حضرت نی تو تجہی بشارت اپنی ملنی کی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کی نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب اونکی حاصل ان کی جواب کا یہہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہا ہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہا ہون بہشت مین اور نہین پروا رکہتا مین پس یہہ خوف دل سی نہین جاتا اور موجب رونی کا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی وہ بشارت بہول ہی گئی ہون کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ لبین لینی سنت مؤکدہ ہین اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی زیرسا حضرت نی پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کرنی مین یعنی لبین لینی سی ایسی کثیر باتہہ سی جاتی ہی جیہ جائیکہ ہمیشگی کری اور پرہیز کرنی تمام سنتون کی پس یہہ زندیقی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی

وعن ابن عباس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللهُ المِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ القِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ المُبْطِلُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لیا اللہ نی عہد پشت آدم سی یعنی انکی اولاد سی جو پشت سی نکلی تہی بیچ نعمان کی یعنی قریب میدان عرفہ کی پس نکالی پشت اونکی سی ہر ذریہ کہ پیدا کرنا تہا اونکو پس پہیلا دی اونکی آگی مانند چیونٹیونکی پہر باتین کین اللہ نی ونسی روبرو فرمایا کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا کہا سب نی مقرر ہی تو رب ہمارا فرمایا اللہ نی گواہ کیا مین سو اسطی کہ نکہو تم دن قیامت کی تحقیق ہم تہی اس سی غافل یا نکہو تم

انہین شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اونکی یعنی پیروی کی ہمنے اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اوسچیز کی کہ کی باطل والون نے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنی باپ دادون نے حاصل یہہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ اونکو تو حکم اوپر ارواح کے ہی ہو رانبیا اونکی یاد دلانیکو بہیجے **وعن** ابی بن كعب فی قول الله عز وجل واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ علیهم العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالوا بلی قال فانی اشهد علیكم السموات السبع والارضین السبع واشهد علیكم اباكم ادم ان تقولوا یوم القیمة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غیری ولا رب غیری ولا تشركوا بی شیئا انی سارسل الیكم رسلی یذكرونكم عهدی ومیثاقی وانزل علیكم كتبی قالوا شهدنا بانك ربنا والهنا لا رب لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقروا بذلك ورفع علیهم ادم علیه السلام ینظر الیهم فرای الغنی والفقیر وحسن الصورة ودون ذلك فقال رب لولا سویت بین عبادك قال انی احببت ان اشكر ورای الانبیاء فیهم مثل السرج علیهم النور خصوا بمیثاق اخر فی الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقهم الی قوله عیسی بن مریم كان فی تلك الارواح فارسله الی مریم علیها السلام فحدث عن ابی انه دخل من فیها رواه احمد اور روایت ہے ابی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لے پروردگار تیرے نے اولاد آدم کے سے پیٹھون اونکی سے ولاد اونکی کہا راوی نے جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا قسم قسم کرنیکا مثلا بعضی غنی بعضی فقیر پہر صورت بخشی اونکو پہر گویا کیا اونکو پس بولے پہر لیا اون سے عہد و میثاق یعنی قول اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے کیا نہین مین رب تمہارا کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہے واسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوای میرے اور نہین پروردگار سوا میرے اور نہ شریک کیجو ساتھ میرے کسیکو تحقیق بہیجون گا مین طرف تمہاری رسول اپنے یاد دلادینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا اونہون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اسکے کہ تو رب ہمارا ہے اور معبود ہمارا ہے نہین پروردگار واسطے ہمارے سوای تیرے اور نہین معبود واسطے ہمارے سوا تیرے پس اقرار کیا ساتھ اسکے اور بلند کیے گئے اوپر حضرت آدم درحالیکہ دیکھتے تھے طرف اونکی یعنی طرف اولاد اپنی کی پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سوا اسکی یعنی بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون برابری کی تونے درمیان بندون اپنے کی فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکہا انبیا کو بیچ اونکے مانند چراغون کے اوپر اون کے نور ہے خاص کیے گئے ساتھ عہد اور کے بیچ پہنچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تبارک و تعالی کے اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تھے عیسی بن مریم بیچ ارواحون کے پس بہیجا اوسکو یعنی اونکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کے اوپر اونکے سلام پس حدیث کی گئی ابی سے یہہ کہ داخل ہوئی روح ہاون کے موہنہ کیطرف سے مریم کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہے دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکہہ کر شکر کرتا ہے مثلا فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہے جو غنی مین نہین اسیطرح غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہے کہ فقیر اونکو نہین اور آیہ میثاقہم کی بعد یون ہے ومنك ومن نوح وابراهیم وموسی وعیسی بن مریم یعنی اور لیا قول تجہسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی و عیسی بیٹے مریم کے سے **وعن** ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم نتذاكر ما یكون اذ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن

مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کرتی تہی ہم او سچیز کا کہ ہونی والی ہی وسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہہ اپنی سی پس سچ جانو او سکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سی پس نہ سچا جانو او سکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوجاتا ہی شخص طرف و سچیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی واسطی روایت کی ہیہ احمد نی **ف** او سچیز کا کہ ہونیوالی ہی یعنی جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہی او سکی مقدمہ میں آپسمین گفتگو کررہی تہی کہ ساتہہ سابقہ قضا و قدر کی ہی یا از سرنو پیدا ہوتی ہی پس اوس سابقہ کی اتنی معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جہگڑی کی نہ ہو تو منع نہیں اسلیے حضرت نی منع نہ فرمایا اور تعلیم اگی فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی اور وہ ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال وسکی اور یہہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی واسطی یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الہی میں گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہیں ہوئیگا اسیطرح احمق دانا نہیں ہوتا اور یہہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہوجاتا ہی وہ اس قسم کا نہیں ہی کلام اوسمین ہی کہ تقدیر الہی و جبلت او خلقت اوسکی ایک خلق پر ٹہری ہو یہہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ او قسم میں کام آتی ہی اسمین یعنی ہان تقدیر میں یہی تہا کہ مصاحبت وغیرہ سی بن جائیگا بن گیا اور اوسمین ہرگز تاثیر نہیں کرسکتی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا ای رسول خدا کی ہمیشہ پہنچتی ہی تمکو بیچ ہر برس کی بیماری اوس بکری زہر ڈالی ہوئی سی کہ کہائی تہی تمنی یعنی خیبر میں ایک یہودیہ نی کہلائی تہی فرمایا نہیں پہنچی مجکو کوئی چیز اوس سی مگر وہ کہ لکہی تہی اوپر میرے اور آدم تہی بیچ مٹی اپنی کی یعنی تقدیر ازلی میں ہو چکی تہا روایت کی ابن ماجہ نی

باب اثبات عذاب القبر

یہہ باب ہی بیچ بیان ثابت کرنی عذاب قبر کی **ف** عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سی اسمین کچہہ شبہہ نہیں اور مراد قبر سی عالم برزخ ہی کہ وہ واسطہ ہی درمیان دنیا اور آخرت کے اور ہر جا ہوسکتا ہی کچہہ قبر کا گڑہا ہی نہیں جسے بہت ڈوبجاتی ہیں جل جاتی ہیں جانور کہا جاتی ہیں اونکو بہی اگر اللہ تعالے چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور تصدیق عذاب قبر کی مراتب میں صحیح تر اور سالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوی کہ ملائکہ اور سانپ بچہو کہ حدیثونمیں آئی ہیں ساتہہ حکم الہی کی واقع اور موجود ہیں محض خیال و وہم جو سنتی دیکہتی نہیں ہیں او سکو تو اوسکی ہونی میں نقصان نہیں کہتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکہونسی نہیں دیکہہ سکتی اوسکی لیے آنکہیں ہی دوسری چاہیں گو دنسی دیکہیں اور اللہ چاہی تو ان آنکہونسی بہی دکہا دی پس بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکہتی مثلاً ایک شخص سوتی میں لذت اور دکہہ پاتا ہی اور ہم نہیں دیکہتی اسیطرح جاگتی بعضی نفع لذت اور الم سنتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا بیٹہنیوالا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتی تہی اور اصحاب دیکہتی تہی اور ایمان لاتی تہی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی اور ایمان لاوی کذا ذکرہ القاری

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کی گواہی دیتا ہی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہیں پس یہہ ہی قول اللہ

تعالی کا ثابت رکہتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین ساتہہ بات محکم کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی اور بیچ ایک روایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرمایا آیۃ یثبت اللہ الذین آمنوا آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کی کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب
میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اس آیۃ مین قول ثابت سی مراد ہی کلمہ شہادت کہ مومن
قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیۃ مین
جو فرمایا کہ ثابت رکہتا ہی اللہ مومنونکو ساتہہ بات محکم کی زندگانی دنیا میں اور آخرت مین پس ثابت رکہنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگی
اور نجات پاوینگی اور ثابت رکہنا دنیا مین یہہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قایم رکہتا ہی جب امتحان کیی جاتی ہین اگرچہ آگ مین ڈالی جاوین کچہہ شبہہ نہین لاتی اسمین
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع
قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما
المؤمن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا
من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل فیقول لا
ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید
ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظہ للبخاری
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت کہ رکہا جاتا ہی بیچ قبر اپنی کی اور پہرتی ہین اوس سی ہمراہی اوسکی
تحقیق وہ سنتا ہی آواز پاپوشون انکی کی آتی ہین اوس پاس دو فرشتی پس بٹہاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین کیا تہا تو کہتا بیچ حق اوس شخص
کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکہہ طرف
ٹہکانی اپنی کی دوزخ سی تحقیق بدلی دیا تجکو اللہ نی بدلی اوسکی جاگہہ بہشت مین پس دیکہتا ہی اون دونونکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے
واسطی اوسکی کیا تہا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کی پس کہتا ہی وہ نہین جانتا مین تہا مین کہتا جو کہتی تہی لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی عقل سی اور نہ
پڑہا تو نی قرآن مین سی اور مارا جاتا ہی ساتہہ گرزون لوہی کی مارنا پس چلاتا ہی چلانا سنتی ہین اوسکو جو نزدیک اوسکی ہین سوا جنونکی اور آدمیونکی روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی **ف** یہہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کی تو یہہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کی ہی یا حضرت کو روبرو لاتی ہون ساتہہ صورت
مثالی کی پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی ہو واسطی حاصل ہونی اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہی مشتاقونکی لیی سہ شب جا شتعان بدل چہ قدر دراز باشد
تو بیاکز اول شب در صبح باز باشد دیکہتا ہی دونونکو دونو ٹہکانی دکہاتی ہین گر دوزخی ہوتا لائق اوسکی تہا جو جنتی ہوا یہہ ملا تا قدر ہوا اوس کو نعمتون
بہشت کی اور جن و انس آواز عذاب کی سلیی نہین سنتی کہ سنتی مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا **ف** حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہی نجات ہونی
کی اور عذاب کافر و منافق کا ہی یہہ حال مومن مطیع کا ہی لیکن مذکور نہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہی آیا عذاب ہی یا نہین پس کہا ہی علمانی کہ حکم مومن فاسق کا یہہ کہ جواب
مین شریک مومن مطیع کا ہی اور بشارت اور دروازہ کہلنی بہشت مین وہ مانند انکی مین شریک نہین یا اسمین بہی شریک ہو لیکن تبہ میں اوس سی کمتر حتی کہ کچہہ عذاب ہے تو ہو مگر جس فاسق
کو اللہ چاہی بہی بخش دیتا ہی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ
مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم
القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح و شام اگر ہی بہشتیون مین سے پس پیش کیا

جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشت سی اور اگر ہی دوزخیوں میں سی پس پیش کیا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا دوزخیوں سی پس کہا جاتا ہی یہی ہی ٹہکانا تیرا منتظر رہیا تک کہ اوٹہاویگا تجکو اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عائشة ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلوة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت یہودی آئی ان پاس پس ذکر کیا اوسنی عذاب قبر کا پس کہا اوس عورت نی حضرت عائشہ کو پناہ مین رکہی تمکو اللہ عذاب قبر کی سے پس پوچھا حضرت عائشہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نی پس نہیں دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچہی اس پوچہنی کی کہ نماز پڑہی ہو کوئی کہ نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** از بسکہ حضرت عائشہ نی عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر ہوئین یہودیہ کی کہنی سی اور حضرت سی حال اوسکا پوچہا پہر حضرت کی پناہ چاہنے مین احتمال ہی کہ آپ کو بہی پہلی اس سی عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکی وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سی پناہ چاہنی کا ورد کیا تعلیم امت کی لیی یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ ہی چاہتی ہوں حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کی پکار کر مانگنی لگی تنبیہ کی لیی حق **وعن** زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر قال رجل انا قال فمتى ماتوا قال في الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى في قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم

اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا اوس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کی تہی سوار اپنی خچر پر اور ہم تہی ساتہہ کہ ناگہان شوخی کی ساتہہ حضرت کی قریب تہا کہ گرا دی حضرت کو اور ناگہان قبرین چہہ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہی کہ جانتا ہو صاحبون ان قبروں کی کو کہا ایک شخص نی کہ مین جانتا ہوں فرمایا کب مری یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تہی کہا اوسنی کہ بیچ شرک کی پس فرمایا تحقیق یہہ امت آزمائی جاتی ہی بیچ قبروں اپنی کی پس اگر ڈر نہ ہوتا یہہ کہ دفن نہ کروگی تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سی یہہ کہ سنا دی تمکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہوں مین اوسکو پہر متوجہ ہوئی اوپر ہماری ساتہہ موہنہ اپنی کی پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی کہا صحابہ نی کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کی سی کہا اونہوں نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنوں سی جو کہ ظاہر ہین اونمین سی اور جو کہ چہپی ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سی ہوتی ہین کہا اونہوں نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی فتنوں سی جو کہ ظاہر ہون مین سی اور جو کہ چہپا ہوا ہی فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کی سی کہا اونہوں نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر نہ ڈر ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی یعنی اگر اوس عذاب کو سنوگی تو دفن کرنا مردوں کا چہوڑ دوگی بسبب بیہوشی

اور جاتی رہتی عقل کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

إذا قبر الميت أتاه ملكان أسودان أزرقان يقال لأحدهما المنكر وللآخر النكير فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل فإن كان مؤمنا فيقول هو عبد الله ورسوله أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم أنك تقول هذا ثم يفسح له في قبره سبعون ذراعا في سبعين ثم ينور له فيه ثم يقال له نم فيقول أرجع إلى أهلي فأخبرهم فيقولان نم كنومة العروس الذي لا يوقظه إلا أحب أهله إليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وإن كان منافقا قال سمعت الناس يقولون قولا فقلت مثله لا أدري فيقولان قد كنا نعلم أنك تقول ذلك فيقال للأرض التئمي عليه فتلتئم عليه فتختلف أضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذي

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہی مردہ آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکھون والی کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسری کو نکیر پس کہتی ہین وہ دونو کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص کی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندی ہین اللہ کی وہ اور بہیجی ہوئی اوسکی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پس کہتی ہین دونو فرشتی تحقیق ہم جانتی تہی کہ تحقیق تو کہیگا یہہ پہر کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی بیچ قبر اوسکیکی ستر گز بیچ ستر گز عرض و طول کی پہر روشنی کیجاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اوسکی پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی سو رہ پس وہ کہتا ہی پہر جاؤنمین طرف اہل اپنی کی پس خبر دون اونکو پس کہتی ہین سو رہ مانند سونی دولہ کی وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت پیارا لوگون اوسکی کا طرف اوسکی یعنی جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہہ سونی اوسکی سی کہ یہہ ہی اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تہا مینی لوگون سی کہتی تہی کہنا پس کہا مینی مانند اوسکی نہین جانتا مین یعنی سوا اسکی پس کہتی ہین فرشتی تحقیق تہی ہم جانتی یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطی زمین کی ملجا اوسپر پس ملجاتی ہی اوسپر پس پہنچتی ہی اوسکو پس ہٹتی ہین پسلیان اوسکی یعنی داہنی بائین کی اور بائین داہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اوسکی عذاب کیا گیا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہہ سی اوسکی سی کہ یہہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** فرشتی ایسی صورت سی واسطی ہول اور وحشت کی آتی ہین اور خوف و نکال اور ہیبت ہوتا ہی تحیر ہو دین جواب مین اور مومنون کے لیے آزمایش ہی پس ثابت رکہتا ہی اللہ تعالی اور وہ نڈر ہوتی ہین اس سبب سے دنیا مین ڈرتی تہی اللہ تعالی سی جزا اوسکی یہہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگی اور تہی ہم جانتی یعنی بسبب ارشاد پروردگار کی یا تیری پیشانی پر نشانی سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تہا پس خبر دون اونکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہہ کر وہ خوش ہوویں جیسی مسافر کہیں راحت پاتا ہی تو کہتا ہی کہ شکل ہی اہل مین جاؤن اور حال اپنا اونکو کہاؤن ویسی ہی یہہ کہیگا حق

وعن البراء بن عازب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك فیقول ربي الله فیقولان له ما دینك فیقول دیني الإسلام فیقولان ما هذا الرجل الذي بعث فیکم فیقول هو رسول الله فیقولان له وما یدریك فیقول قرأت کتاب الله فآمنت به وصدقت فذلك قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت الآیة قال فینادي مناد من السماء أن صدق عبدي فافرشوه

مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَ
اَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ
لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ
فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ
وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ
اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا
فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ
الرُّوْحُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے براء بن عازب سے وسنے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہیں مردے پاس دو فرشتے
پس بٹھاتے ہیں اوسکو پس کہتے ہیں اوسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر
کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھی میں نے کتاب
اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اوسکے اور سچا جانا میں نے یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر بھی لاویگا پس یہی مراد ہے قول اللہ تعالی کی یثبت کہتا
ہے اللہ ان لوگونکو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیت کہا پس پکارتا ہے پکارنے والا یعنی اللہ تعالی یا فرشتہ ساتھ حکم اوسکے کے آسمان میں سے کہ
سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو واسطے اوسکے بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت میں سے اور کھولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا
پس آتی ہیں واسطے اوسکے باویں اوسکی اور خوشبوئیں اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے بیچ اوسکی بقدر درازی نگاہ اوسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اوسکا
اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بیچ بدن اوسکے اور آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ
نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ
نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو واسطے اوسکے آگ میں سے اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ میں سے اور کھولدو واسطے اوسکے
دروازہ طرف دوزخ کی پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور لوئیں اوسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اوسکے قبر اوسکی یہانتک کہ داخل
ہوتی ہیں بیچ اوسکی پسلیاں اوسکی داہنی طرف بائیں کے اور بائیں طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اوسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اوسکے ہوتا ہے گرز
لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اوسکے پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اوسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا سنے اوسکو جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے سوائے آدمی و جن
کے پس ہوجاتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اوسکے روح روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ ہوتا ہے جیسے یہاں
آہ واہ یا وائے ہوا ہے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین اسلام کا اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہنچا جانا گیا معنی وہ فرشتہ اندھا بہرا اسلیے مقرر ہوگا کہ اوسکی
آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے واسطے یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اوسکے منکر ہونیکی عذاب قبر سے **و**
عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ
اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ
اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عثمان سے

تحقیق وہ تھے جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہانتک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے انکے ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہیں
روتے اور روتے ہو اس جگہہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرت کے سے پس اگر
نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے یعنی عیش منغص کرتی ہے اور شدت وسختیاں دلاتی ہے
روایت کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْأَلُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے نزدیک اسکے
پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اسکے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالی اسوقت میں اوسے ثابت رکھے پس تحقیق وہ اسوقت
سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ دعا استغفار زندوں کی مفید ہے مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی
ہے اور یہہ دعا اور ثنا بے مانگنی سوا تلقین میت کی ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہیں اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں ہے لیکن اکثر شافعیہ اور
بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے بیچ تلقین بعد دفن کے ایک حدیث ابو امامہ صحابی سے ذکر کی ہے وہ سیوطی نے جمع الجوامع میں حدیث
طبرانی سے اور ابن نجار نے اور ابن عساکر نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرے کوئی تم میں کا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک
شخص سرہانے قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا پھر کہے یا فلان بن فلانہ جب وہ اسکو سنتا ہے تو اوٹھہ بیٹھتا ہے قبر میں پھر کہے یا فلان
بن فلانہ اسپر کہتا ہے میت ارشاد کر مجکو رحمت کرے خدا تعالی تجپر لیکن تم نہیں سنتے اسکو پھر کہے یاد کر اپنے تئیں یا فلانے اوس کلمہ کو کہ نکلا تو اوسپر دنیا سے اور وہ شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہے اور راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیرے ہیں اور اسلام دین تیرا ہے اور قران امام تیرا جب یہہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک
منکر ونکیر میں سے ہاتھہ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندے کے پاس سے ہم کیا کام رکھتے ہیں اس سے کہ حق تعالی نے تلقین کی یعنی سکھائی اوسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ماں کا نہ جانیں ہم تو کیا کہیں اور کسکی طرف نسبت کریں فرمایا نسبت کرے حوا کی طرف کہ ماں سبھونکی ہے تمام ہوئی حدیث اور پڑہنا اول
سورہ بقر کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا آخر تک آیا ہے اور اگر ختم قران کرے افضل ہے اور بعضے علما سے منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کرے یہہ بھی فضیلت رکھتا ہے اور باعث
اوترنے رحمت کا ہوتا ہے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَۃٌ وَّ
تِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا تَنْھَسُہٗ وَتَلْدَغُہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ لَوْ اَنَّ تِنِّیْنًا مِّنْھَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ مسلط کیے جاتے ہیں کافر پر اوسکی قبر میں ننانوے اژدہا کاٹتے ہیں وہ اسکو اور ڈستے ہیں وہ اسکو یہانتک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا ان میں سے پھنکار مارے بیچ زمین کے تو اوگاوے
زمین سبزہ روایت کی یہہ دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی اور کہا ستر بدلے ننانوے کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَسُوِّیَ عَلَیْہِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا
طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرْنَا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی ھٰذَا الْعَبْدِ
الصَّالِحِ قَبْرُہٗ حَتّٰی فَرَّجَہُ اللّٰہُ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف جنازہ سعد بن معاذ کی جسوقت کہ وفات کئی گئی پس جب کہ نماز پڑہی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رکہی گئی سعد پہر قبر اپنی کی اور ڈالی
گئی اونپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سبحان اللہ پڑہا پس تسبیح کی ہمنی دیر تک پہر تکبیر کہی حضرت نی یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنی
پس کہا گیا ای رسول خدا کی کیون تسبیح کی تہی پہر تکبیر کہی تہی فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کی قبر اوسکی یہانتک کہ کہولدے وہ اللہ
تعالی نی اوس سی بسبب تسبیح ہماری کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اس سی اور اسلیے مستحب ہی تکبیر کہنی وقت
دیکہنی ڈر کی جیسی آگ لگنی کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت
لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون الفا من الملئکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ
النسائی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ شخص ہی یعنی سعد کہ ہلا واسطی اوس کی عرش یعنی
خوشی کی اہل عرش نی بسبب چڑہنی روح پاک اوسکی کی اور کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی آسمانکی اور حاضر ہوئی اوسکی جنازہ پر ستر ہزار فرشتی
تحقیق بہینچی گئی بہینچنا یعنی پہر قبر کی پہر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہہ سختی اون سی یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ نسائی
نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی
یفتتن فیھا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین
ان افھم کلام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللّٰہ فیک ماذا قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا
من فتنۃ الدجال اور روایت ہی اسما بیٹی ابو بکر رض کی سی کہا کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی خطبہ
کی پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اوسکی آدمی پس جب ذکر کیا یہہ چلائی مسلمان چلانا روایت کی یہہ بخاری نی اسیطرح اور زیادہ کیا نسائی
نی حائل ہوا چلانا درمیان میری اور درمیان اسکی کہ سمجہون مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹہر گیا چلانا اونکا کہا مینی واسطی ایک
شخص کی کہ نزدیک تہا میری ای فلانی برکت کری اللہ تعالی بیچ تیری یعنی زیادہ کری اللہ تعالی علم وحلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بیچ آخر فرمانی اپنی کی کہا اوسنی فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ تم آزمائی جاؤگی بیچ قبرون کی قریب آزمانی دجال کی سی **ف** یعنی
فتنہ قبر کا شمار ہولو وحشت کی قریب ہی فتنہ دجال کی **وعن** جابر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت
القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنی مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہی واسطی اوسکی
آفتاب نزدیک غروب ہونی اوسکی کی پس بیٹہتا ہی ملتا ہی آنکہین اپنی اور کہتا ہی کہ چہوڑ دو مجکو کہ نماز پڑہون روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ بات یا تو
اون فرشتون سی کہتا ہی پہلی سوال جواب کی کہ مین نماز پڑہ لون پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کی سوال جواب کی کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گہر والون
مین بیٹہا ہون یہہ حالت اوسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ہنوز دنیا مین ہی اور سویا تہا اور دلالت کرتی ہی اس پر کہ دنیا مین وہ بڑا مضبوط اور
مدام نماز پڑہنی والا ہوگا کہ جسکو وہان بہی نماز بسبب عادت کی یاد آئی اور خصوصیت قرب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اوسکی کی ہی کہ شام غریبان
مشہور ہی مسافر جب شہر مین آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان بیٹہی اور کیا کری ؎ تو زلف را کشادی و تاریک شد جہان * اکنون فتاد شام
غریبان کجا روند * نماز شام غریبان چو گریہ آغازم * بہای ہای غریبانہ گریہ پردازم * **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

قال ان الميت يصير الى القبر فيجلس الرجل في قبره غير فزع ولا مشعوب ثم يقال له فيم كنت فيقول كنت
في الاسلام فيقال ما هذا الرجل فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات من عند الله فصدقناه فيقال
له هل رأيت الله فيقول ما ينبغي لاحد ان يرى الله فيفرج له فرجة قبل النار فينظر اليها يحطم بعضها
بعضا فيقال له انظر الى ما وقاك الله ثم يفرج له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له هذا مقعدك على
اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى ويجلس الرجل السوء في قبره فزعا مشعوبا فيقال
له فيم كنت فيقول لا ادري فيقال له ما هذا الرجل فيقول سمعت الناس يقولون قولا فقلته فيفرج
له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له انظر الى ما صرف الله عنك ثم يفرج
له فرجة الى النار فينظر اليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك
كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى رواه ابن ماجة

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہی طرف قبر کی پہر بیٹہتا ہی شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کی بیچ اوس حالت کی کہ نہین کچہہ خوف زدہ ہوتا اور نہ گہبرایا ہوا پہر کہا جاتا ہی اوسکو بیچ کس دین کے تہا تو پس کہتا ہی تہا مین بیچ اسلام کے پہر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ شخص پس وہ کہتا ہی محمد رسول خدا کی ہی لائے ہمارے پاس دلیلین ظاہر نزدیک خدا کی سے پس مانا ہمنے انکو پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کیا دیکہتا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہی کہ نہین لائق واسطی کسیکی کہ دیکہے اللہ کو پس کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکی کہ توڑتی ہی بعض اوسکی بعض کو پہر کہا جاتا ہی واسطی اوس کی دیکہہ طرف اوس چیز کی کہ بچایا تجکو اللہ نی پہر کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی دریچہ طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی اوسکی کی اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ ہی ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کی تہا تو اور اوسی پر مرا تو اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہی اللہ تعالی اور بیٹہتا ہی شخص بد بیچ قبر اپنی کی ڈرتا ہوا گہبرایا ہوا پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی بیچ کس دین کی تہا تو پس وہ کہتا ہی نہین جانتا مین پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون تہا یہہ شخص پس وہ کہتا ہی سنا مینی لوگونکو کہتی تہی کہنا پس کہتا تہا مین وہ پس کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی اوسکی اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکہہ طرف اوس چیز کی کہ پہیری اللہ تعالی نی تجہسی پہر کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکی توڑتا ہی بعض اوسکا بعض کو پہر کہا جاتا واسطی اوسکی یہہ ہی ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تہا تو اور اوپر اوسکی مرا تو اور اوپر اوسیکی اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہیگا اللہ تعالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

باب ہی اعتماد کرنیکا ساتہہ کتاب و سنت کی **ف** کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سی مراد ہی اقوال اور افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتی ہین علی۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جن نی نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کی وہ چیز کہ نہین اوس مین سے پس وہ مردود روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جسنی عقل سی ایک بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہی وسکی لیی کتاب و سنت سی سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے اور لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کی نہو برا نہین ہے۔ **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل

بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اما بعد پس تحقیق بہترین باتون کی کتاب
خدا کی اور بہترین راہون میں راہ محمد کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئی جو چیزین ہین اور ہر بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف اما بعد
پیچھی اسکی یعنی پیچھی حمد وصلوۃ کی یہہ حدیث حضرت نی خطبہ مین بیان فرمائی اسلیی اسطرح فرمایا اور ہر بدعت ہی گمراہی ہی معنی یہہ ہین کہ جو بدعت سیئہ
ہی وہ سبب گمراہی کی ہی جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہی اوسمین سی جو موافق اصول اور قواعد سنت اونکی کی ہو اوسکو بدعت
حسنہ کہتی ہین اور جو مخالف اوسکی ہو بدعت ضلالۃ اور سیئہ یعنی بری کہتی ہین چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ سی یہی ہی اور بعضی بدعت واجب ہی
مانند تعلیم نحو کی واسطی سمجھنی کلام اللہ وغیرہ کی اور بعضی بدعت حرام ہی مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کی اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ سی ہی اور بعضی
بدعت مستحب جیسی خانقاہ ومدرسہ بنانی اور جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ مین نہ تھی اور بعضی مکروہ مثل نقش ونگار کرنی مساجد اور کلام اسکی اور
بعضی مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد موجب مذہب شافعی کی اور مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نی کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب
یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کی ہو ضلالت ہی اور جو ایسی نہو سو نہین وہ بری ✤ تمت ✤ سید علی ✤ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَ
مُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
غصہ لیی گئی لوگون مین طرف خدا کی تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین اور ڈہونڈ ہنی والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون
کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوی خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی ف کجروی حد حرم مین یہہ ہی کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کری مثل گری ہوئی چیز کا
اٹہانی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسی نوحہ کری یا گریبان چاک کری مصیبت کے وقت یا شگون بد لی یا نوروز کری یا اوسمین کہر کہر
برتی تاکہ بہاوی خون اوسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہو وی قتل مین اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہی مگر بقصد خونریزی کی سب سے بدتر ہی پس معلوم کیا
چاہیے کہ جب چاہنی والی معصیت کا یہہ حال ہی تو اوسکی کرنیوالی کا کیا حال ہوگا ✤ حق ✤ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنی کہ قبول کیا اور سرکشی کی
کہا گیا اور کسنی قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جسنی اطاعت کی میری داخل ہو بہشت مین اور جسنی نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی یہہ بخاری نی ف
کہا گیا کسنی سرکشی کی یعنی مراد سرکش سی کون ہی پس حضرت نی جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کئی واسطی خوب واضح ہونی کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ
جَاءَتْ مَلٰٓئِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ ھٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَہٗ مَثَلًا قَالَ
بَعْضُھُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُہٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْھَا
مَاْدُبَۃً وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَکَلَ مِنَ الْمَاْدُبَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ
الدَّارَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْمَاْدُبَۃِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْھَا لَہٗ یَفْقَھْھَا قَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ
وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّۃُ وَالدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا
فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ آئی فرشتی
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سوتی تہی پس کہا فرشتون نی آپسمین تحقیق واسطی اس صاحب تمہاری کی یعنی آنحضرت کے کہاوت ہی پس بیان کرو واسطی اوسکی کہاوت

کو کہا بعضی فرشتون نی تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضی فرشتون نی تحقیق آنکھہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پس کہا کہاوت اسکی مانند مثل ایک شخص کے کہ بنایا گہر اور ٹہرایا بیچ اوسکی کہانا کہلانا اور بہیجا بلانیوالی کو پس جسنی کہ مانا بلانیوالی کو داخل ہوگا گہر مین اور کہاویگا کہانا اور جسنی نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوگا گہر مین اور نہ کہاویگا کہانا پس کہا فرشتون نی اسمین بیان کرو اسکو تاکہ سمجہی اسکو کہا بعضی فرشتون نی تحقیق وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نی تحقیق آنکھہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پہر کہا مراد گہر سی بہشت ہی اور بلانیوالی سی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنی فرمان برداری کی محمد کی پس تحقیق فرمان برداری کی اسکی اور جسنی نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالی ہین درمیان لوگونکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** فرق کرنیوالی ہین کہ فرق کر دیا کافر او رمومن مین اور حق او رباطل مین او رصالح او رفاسق مین اور کہانا جو تیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی اور مراد شخص سی پاک پروردگار ہی یہہ دونون سبب اسکی کہ ظاہر مین بیان نہین کیی ٭ حق ٭ **وعن** انس قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الآخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله اني لاخشاكم لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہا آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہتی ہوی عبادت آنحضرت کی پس جب کہ خبر دی گئی ساتہہ اوسکی گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا انہون نی کہان ہین ہم بنسبت آنحضرت کی اور تحقیق بخشی اللہ نی واسطی اونکی جو پہلی ہین گناہ اور جو پیچہلی پس کہا ایک نی اونمین سی پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسری نی مین روزی رکہا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسری نی پس مین الگ ہونگا عورتونسی پس نہ نکاح کرونگا کبہی پس تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف اونکی پس فرمایا حضرت نی تمہین نی کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بنسبت تمہاری اللہ سی اور بہت تقوی کرتا ہون بنسبت تمہاری واسطی اللہ کی لیکن مین روزی بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتونسی پس جس شخص نی اعراض کیا طریقہ میری سی پس نہین ہی مجہسی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آئی تین شخص یعنی حضرت علی و عثمان بن مظعون و عبد اللہ بن رواحہ او رکہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرت سی کیا مناسبت ہے مقدمہ عبادت مین کیونکہ حضرت کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نی فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تاکہ بخشی اللہ اگلی پچہلی گناہ تیری اور نکاح بہی کرتا ہون عورتونسی کمال یہی ہی کہ حق ونکی ادا کری اور حقوق الہی مین بہی کچہہ دقیقہ اوٹہا نہ رکہی اور توکل وغیرہ ہاتہہ سی نہ جاوی اور حضرت سی یہ باتین کرتی تہی تا ان کی پیروی کری اور جسنی اعراض کیا یعنی بیزار ہوا رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کرین کہ عاجز ہو وینگی اور حق عبادت ادا نہ ہوگا و علی حق **ف** اس حدیث سی بعضون نی استنباط کیا ہی کہ اسمین ردہی اونکا جو بدعت حسنہ نکالتی ہین کیونکہ یہہ چیزین قسم عبادت ہی سی ہین مگر زیادہ نہین حضرت پسند فرماتین پس اولی یہی ہی کہ جو عبادت حضرت سی ثابت ہووی اوسکو اوسیطرح ادا کری کمی یا دتی نہ کری کذا قال استادی مولانا اسحق ٭ **وعن** عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم له خشية متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز مین رخصت دی پہر اوسکی لینی مین پرہیز کیا اوس سی کئی شخصون نی پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا کیا حال ہی اون لوگونکا کہ پرہیز کرتی ہین اوس چیز سی کہ کرتا ہون مین پس قسم خدا کی تحقیق مین اون سب سے زیادہ جانتا ہون مرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون اونسی اللہ کی ڈرنی کر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کی حضرت نی ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہہ رخصت کی بات ہی اور معنی خبر حدیث کی یہہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈر کی عمل رخصت پر کرتا ہون یہہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسی لیی حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیسکہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر یعنی ولی چیزون پر **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بیٹی خدیج کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والی تابیر کرتی تہی درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والون نی تہی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چہوڑ دیا لوگون نی پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نی پس ذکر کیا روبرو آنحضرت کی پس فرمایا حضرت نی نہین مین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتہہ کسی چیز کی باتون مین تمہاری دین کی سی پس لو اوسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتہہ ایک چیز کی اپنی عقل سی پس نہین مین مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** معنی تابیر کی یہہ ہین کہ کہجور مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور درخت ہوتی ہین مادہ نر کا پہول جہاڑتی ہین مادہ پر تا پہلین اور معنی خبر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسبابکی مقدمہ مین مجہسی خطا ہو جاتی ہی تو اب ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی اپنی اجتہاد سی منع فرمایا تہا بغیر اوترنی وحی کی اسلیی کہ دیکہا اوسکو امور جاہلیت سی اور تاثیر اوسکی کم یادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر فرمائی تہی کہ شاید کچہہ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اسلیی صریح منع نفرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہی پس جب دیکہا کہ اسمین ایک خاصیت ہی بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اور منع اسمین کچہہ یا نہین سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تہا اور غرض اونکی دنیا نہ تہی بلکہ اہتمام تہا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصہ مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتی ہو امور دنیا اپنی کی اوسکی بہی یہی معنی ہین کہ مجہی التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سی زیادہ داناتہی امور دنیا او آخرت مین • حق **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے کہ بہیجا مجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی یعنی دین شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی اے قوم میری تحقیق دیکہا مینی لشکر اپنی آنکہون سی اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بغرض پس ڈہونڈہو تم نجات کو نجات کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نی قوم اوسکی سی پس چلی تو ابات پس چلے

اوپر آہستگی کی پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اونمین سی پس صبح کی اپنی مکانمین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑسی اوکھاڑ دیا اونکو پس یہہ ہی مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سی یعنی دین شریعت روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہی کہ عرب مین جب ایک آدمی دشمن کو آتی دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑی اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوی قوم بعد اوسکی یہہ مثل ہوگئی ہی ہر امر کہانی وحشت ناک کی مثل انی مین پس یہہ بات حضرت پر کمال صادق ہی کہ سچی تہی خبر دینی عذاب کی مین • حق سید **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولھا جعل الفراش وھذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیھا وجعل یحجزھن ویغلبنہ فیتقحمن فیھا فانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیھا ھذہ روایۃ البخاری ولمسلم نحوھا وقال فی اخرھا قال فذلک مثلی ومثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم عن النار ھلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیھا متفق علیہ**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اوس شخص کی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نی گرد اپنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتی ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانیوالی نے کہ روکتا ہی اون کو اور وہ غالب آتی ہین پس داخل ہوتی ہین آگ مین یعنی اوسکی منع کرنی سی باز نہین رہتی آگ مین پڑنی سی پس مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری کہ بچاؤن آگ سی اور تم گھسی ہو یہہ اوسکی یہہ ہی روایت بخاری کی اور واسطی مسلم کی مانند اسکی ہو اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہہ مثل میری اور مثل تمہاری ہی کہ مین پکڑتی ہون کمرین تمہاری بچانی کو آگ سی اور یہہ کہتا ہون کہ اودھر طرف بچو آگ سی پس تم غالب آتی مجہپر گھسی جاتی ہو یہہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی دینی حرام اور منع چیزین واضح بیان کی مین جیسی کوئی آگ روشن کری اور تم گرتی ہو اوسمین یعنی کرتی ہو وہی بری کام اور مین منع کرتا ہون **وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منھا طائفۃ اخری انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اوس چیز کی کہ بہیجا مجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی ہدایت سی اور علم سی مانند مثال مینہہ بہت کی کہ پہنچا زمین کو پس تہا اوس زمین مین سی ایک ٹکڑا اچہا قبول کیا اون نی پانیکو یعنی اپنی اندر جذب کیا پس اوگایا خشک گہانس کو اور ترکو بہت اور تہا ایک ٹکڑا اوس مین سی سخت کہ ٹہرا رکہا پانی کو پس نفع دیا اللہ نی بسبب اوسکی لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کہیتی کی اور پہنچا اوس مین ایک ٹکڑے اور کو نہی وہ مگر چٹیل میدان نہ تہامتا پانی کو اور نہ جمایا گہانس پس یہہ یعنی سب جو مذکور ہوا مین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجہا بیچ دین خدا کی اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نی کہ بہیجا مجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی پس جانا یعنی سیکہا اور اون نی اور سکہلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹہایا ساتہہ اسکی سر کو بسبب تکبر کی اور نہ قبول کی اون نی ہدایت اللہ کی کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اسمین دو طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک فائدہ اوٹہانیوالی

ڈین سے اور دوسری نہ فائدہ اوٹھانیوالی اوس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک تو فائدہ مند ہوئی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند
ہوتی پہر اگی فائدہ مندکی دو قسمین ہین ایک اوگنیوالی اور نہ اوگنیوالی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس مین
پاک کی ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گہانس اوگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح اونہون نے خود بھی فائدہ علم سے
اوٹھایا اور اوروں کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم علم غیر عابد کہ ساتھہ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھہ نہ پیدا کی
پس یہہ مثل اوس زمین کی ہی کہ پانی اوسمین ٹہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گہانس اوگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا
اور پہر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور اوروں کو بھی اور جس زمین نے پانی ٹہرایا وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ
لوگونکو پہنچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہماری اوستادونکی بھی ہی اور جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کیطرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور عمل
نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا یہہ مثل اوس زمین شورکی ہی پانی قبول کیا اور نہ ٹہرایا اور نہ کچھہ اوگایا + **وعن** عائشة
قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذي انزل عليك الكتب منه ايت محكمت وقرأ الى
وما يذكر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رايت وعند مسلم رايتم
الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ
سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ وہ ہی جسنے اوتاری او پر تیری کتاب کہ اوسمین آیتین ہین محکم اور پڑہی آخر آیۃ تک اور نہین نصیحت پکڑتی
مگر صاحب عقل کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکہو تو اور مسلم مین ہی دیکہو تم یعنی سب دیکہو تم اونکو کہ پیچہی پڑتے ہین
اونکی کہ متشابہ ہی قرآن سے پس وہ لوگ ہین کہ نام رکہا اونکا اللہ نے یعنی کجرو پس بچتے ہو اون سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد لفظ محکمات کی باقی آیۃ
یون ہی هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله والراسخون
في العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب + یعنی وہ آیتین محکمات اصل کتاب کے ہین اور متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اونکی دلون مین
کجی ہی پس پیروی کرتی ہین اونکی کہ متشابہ ہین اوس سے واسطی طلب کرنے فتنہ کی اور ڈہونڈہنے تاویل اونکی کی اور نہین جانتا تاویل اون کی
یعنی حقیقت معنی اونکی کی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتی ہین ایمان لائے ہم ساتہہ متشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہین
اور نہین نصیحت پاتی مگر عقلمند اور نام رکہا اونکا اللہ نے کجرو یعنی اس آیۃ مین مذکور ہی فاما الذين في قلوبهم زيغ حاصل یہہ کہ محکم آیتین وہ ہین
کہ معنی اونکی ظاہر ہون اور متشابہ وہ کہ علم اونکا اللہ ہی کو ہی جیسی يد الله فوق ايديهم وغیرہا پس اچہی لوگ محکم آیتون کی معنی ہی سمجہتی ہین اور ایمان
بھی لاتی ہین اون پر اور متشابہ پر ایمان لاتی ہین اور سمجہہ معانی کی سپرد اللہ کی کرتی ہین اور کجرو آیات متشابہات کی درپی سمجہنی کی ہوتی ہین
اور تاویلین باطل کر کر گمراہ ہوتی ہین خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہہ ہی جو مذکور ہوا **وعن** عبد الله بن عمرو قال هجرت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قال فسمع اصوات رجلين اختلفا في اية فخرج علينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعرف في وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتب رواه مسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن کہا پس سنی حضرت نے آواز دو شخصون کی کہ آپسمین
اختلاف کر رہی تہی ایک آیۃ مین یعنی متشابہ کی معنی مین جہگڑتی تہی پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تہا
بیچ چہرہ مبارک اونکی کی غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تہے پہلے تمسی مگر بسبب اختلاف کرنے اپنی کے بیچ کتاب کی روایت کی

لیہہ مسلم نی ف مراد وہ اختلاف ہی کہ شک و شبہ مین ڈالی اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسی اختلاف کری نص قرآن
مین یا اوسکی معنی مین کہ جائز نہین اوسمین اجتہاد پس اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ
کرام رضہ سی منقول ہی اسطرحکا اختلاف ٭ حق وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا مسلمانونکا بیچ مسلمانون کی باعتبار گناہ کی
وہ شخص ہے کہ سوال کری ایک چیز سی کہ نہین حرام کی گئی تہی اوپر لوگونکی پہر حرام کی گئی بسبب پوچہنی اوسکی کی روایت کیہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ اون
شخصون کی حق مین فرمایا کہ جو پوچہتی تہی حضرت سی از راہ سرکشی اور تکلف کی جیسکہ پوچہا بنی اسرائیل نی حضرت موسی علیہ السلام سی بقرہ کی قصہ مین اور جو
پوچہتی کچہہ حاجت کی لیئی وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتی تہی ٭ سیدہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ
وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہون گی
بیچ آخر زمانی کی فریب دینی والی جہوٹ لاوینگی تمہاری پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنی اور نہ باپون تمہاری نی پس بچو اونسی اور بچاؤ اونکو اپنی گمراہ
کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی پیدا ہونگی ایک لوگ کہ کہینگی لوگونسی ہم علما اور مشایخ ہین بلاتی ہین تمکو دین کیطرف
اور وہ جہوٹی ہونگی جہوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگی یا اگلی لوگون پر باتین جہوٹی نقل کرینگی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگی پس
بچو اونسی اور فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہہ ہی کہ احتیاط کرو دین کی لینی مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیونکی سی اور خلط کرنی سی ساتہہ اونکی
خصوصا اونکی دعوی جہوٹا کہین ٥ چون بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ حق علی وَعَنْهُ قَالَ کَانَ
اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَؤُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتٰبِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی اونہین سی کہا تہی اہل کتاب پڑہتی تورات کو بیچ عبرانی زبانکی کہ زبان یہودیونکی ہی اور تفسیر کرتی اوسکی عربی زبان مین واسطی مسلمانونکی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جہٹلاؤ اونکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتہہ اللہ کی اور اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف ہماری آخر آیۃ تک روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف باقی آیۃ یہہ ہی وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق
بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائی ہم اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد اونکی کی اور
اوس چیز پر کہ دی گئی موسی اور عیسی اور اوس چیز پر کہ دی گئی سارے نبیونکو پروردگار کیطرف سی نہین فرق کرتی ہم درمیان کسیکی اونمین سی اور ہم
اللہ کی لیئی تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اس لیئی کہ شاید کچہہ عبارت بدل ڈالی ہو اور جہٹلاؤ اسلیئی نہین کہ تورات اصل حق ہی لیکن
انہون نی بعضی جگہہ مین تغیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ سچ ہی نقل کرین ٭ حق ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کفایت کرتا ہی آدمی کو جہوٹ بولنی مین یہہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر کوئی کچہہ جہوٹ نہ بولتا
ہو لیکن یہہ عادت رکہتا ہو کہ جو کچہہ سنی بی تحقیق روایت کر دی تو اسیقدر بس ہی جہوٹ بولنی مین کیونکہ جسکا یہہ حال ہو گا البتہ جہوٹ مین گرفتار ہی ہوگا

اسلیی کہ جو کچھہ سنتا ہی سب سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنی او چیز کی سی کہ سچ اوسکا معلوم نہو حق **وعن** ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب
یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون
ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن
ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی نبی کہ بہیجا ہو اوسکو اللہ نی بیچ امت اوسکیکی پہلی مجہسی مگر تہی واسطی اوسکی امت
اوسکی مین مددگار اور یار کہ لیتی طریق اوسکا اور پیروی کرتی حکم اوسکیکی پہر پیدا ہوتی پیچہی اونکی یعنی بعد گذرنی حوارین کی ناخلف کہتی لوگون کو
وہ چیز کہ نہ کرتی آپ اور کرتی وہ چیز کہ نہین حکم کیی گئی یعنی جیسی کہ حال بُری عالمون اور بُری سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے
اون سی ہاتہہ اپنی کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری ونسی ساتہہ زبان اپنی کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری ونسی ساتہہ دل اپنی کی پس وہ مومن
ہی اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** زبان سی جہاد کری یعنی منع کری ونصیحت کری اور براکہی اور
دل سی جہاد یہہ کہ برا جانی اور غمگین ہو اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی یعنی جسنی اسکو بہی برا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بُری بات کا
پس بیدین ہی ملی ۰ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا طرف ہدایت کی ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا
یہہ ثواب اونکی سی کچہہ اور جسنی کہ بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا یہہ
گناہ اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ باعث بہلائی کا ہوگا اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالون کی حاصل ہوگا اور اُسکی باعث
کو ثواب ملانی پیروی کرنیوالون کی ثواب مین سی کچہہ کمی نہین ہوجاتی کیونکہ اجر پیروونکو بسبب عمل کی ہی اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکی اور
ایسا ہی حال بُری راہ نکالنی والون کا ہی گناہ مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبا
وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اونہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شروع ہوا اسلام
غریب اور ہوجائیگا جیسی کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطی غربا کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ابتدا اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہی کہ وطنونسی
نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پہر یہی حال ہوجائیگا پس خوشی ہو جو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہینگی اور جنگل بارین کی ساتہہ کتاب و
سنت کی ۰ حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا
متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایمان سمٹ ویگا طرف مدینہ کی جیسی کہ سمٹتا ہی
سانپ طرف بل اپنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مشابہت دی حضرت نی لوگونکی بہاگنی کی مخالفون کے آفات سی اور ثابت رہنی
اونکی ایمان کی ساتہہ سانپ کی اس لیی کہ سانپ نسبت اور جانورون کی بہت بہاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور شکل سی نکالا جاتا ہے اور یہہ خبر دی ہی
حضرت نی ابتدا ہجرت کی یا آخر زمانہ کی جس وقت کہ مسلمان کم ہونگی پس سمٹ آوینگی مدینہ مین ۰ حق **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ ذرونی ما ترکتکم

فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابو ہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک کی یعنی حج کی اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سر لا یزال من امتی دوسری کا
لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کی اگر چاہی اللہ تعالی یعنی یہہ حدیثین مصابیح والی نی اس باب مین ذکر کی ہین ہم نی وہان

الفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ
أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا
فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ
الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ
الْجَنَّةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ربیعہ جرشی سی کہ کہا دکھلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتی پس کہا گیا او نکو چاہئی
کہ سو وین آنکھین تمہاری اور سنین کان تمہاری اور سمجھی دل تمہارا فرمایا پس سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میری نی اور سمجھا دل میری نی فرمایا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی فرشتون نی بطریق تمثیل کی کہا کہ ایک سردار نی بنایا گھر اور تیار کیا کہانا اور بہیجا بلانیوالی کو پس جسنی کہ قبول کیا بلانیوالی کو داخل
ہوا گھر مین اور کہایا کہانی مین سی اور راضی ہوا اوس سی سردار اور جسنی قبول کیا بلانیوالی کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کہایا کہانی مین سی اور خفا ہوا اوپر
اوسکی سردار فرمایا حضرت نی پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گھر اسلام اور کہانا بہشت روایت کی یہہ دارمی نی **ف** سو وین آنکھین
تیری یعنی نہ دیکھہ اپنی آنکھون سی کچھہ اور سنین کان تیری یعنی کان نہ رکھہ کسیکی بات پر اور جاگی دل یعنی دلمین کچھہ خیال نہ لا حاصل یہہ کہ غور
و حضور دل سی اس مثال کو سن تا خوب سمجھی گی حضرت نی جواب یا فنامت عینی کر اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کہانا مراد کہا نعمت ان
اوسکی اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اس لیی کہ اسلام سبب داخل ہونی کہ بہشت کا ہی پس وسکو سایہ گھر کی کیا اور مراد یعنی کہانا بہانی
کا دونو جاہی نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین * **وَعَنْ** أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ
مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا
فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پاؤن مین ایک تم مین سی تکیہ کئی ہوئی اوپر چھپر کہٹ اپنی کی کہ آوی اوسکو حکم میری حکم
مین سی اوس قسم سی کہ حکم کیا ہی مینی یا منع کیا ہی مینی اوس سی پس کہی کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی مینی بیچ کتاب اللہ کی پیروی کی ہی ہمنی اوسکی روایت کیا یہہ
احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ دلائل النبوۃ کی **ف** تکیہ کئی ہوئی اوپر چھپر کہٹ کی یعنی تکبر کئی ہوئی فراغت سی بیٹھا
رہی و طلب علم اور حدیث ترک نہ کری اور از راہ جہالت کی میری حکم کو یون نہ کہنی لگی کہ سوا کتاب اللہ کی مین کچھہ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کو سوا اوسکی
متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کی حال سی کہ کسل کرینگی حدیث پر
عمل کرنی سی اوس حکم مین کہ قرآن مین نہین پائی کی اور گمان رکھین گی کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہہ نہین جانتی کہ جب حکم قرآن
مین نہین اور حدیث مین ہین جیسی قرآن دلیل ہی حدیث پیغمبر کی بہی دلیل ہی اور جیسی قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بہی عطا ہوئی ہی
دونو وحی ہین حق * **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي
أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا

وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین قرآن اور مانند اسکی ساتھہ اوسکی خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بہرا اوپر چہپرکہٹ اپنی کی کہیگا لازم کرو اوپر اپنی یہہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکی حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکی حرام پس حرام جانو اوسکو اور تحقیق جو کچہہ کہ حرام کیا رسول خدا نی مانند اوس چیز کی ہی کہ حرام کیا اللہ نی خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطی تمہاری گدہا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون مین سی اور نہ لقطہ عہد والی کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بی پروا ہو اوس سی مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کی پس لازم ہی اوپر اونکی کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطی اوسکی ہی یہہ کہ لی ونسی مانند مہمانی اپنی کی روایت کی یہہ ابوداودنی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی اور اسیطرح ابن ماجہ نی تا قول کما حرم اللہ ف مانند اوسکی ساتھہ اوسکی یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ قرآن وحی ظاہری اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سی بطور تمثیل کی فرمایا کہ حرمت ان چیزونکی قرآن مین مذکور نہین میں نی حرمت بیان کی اور گدہا اہلی یعنی جو کہ گہر مین رہتا ہی پس گدہا وحشی کہ اوسکو گور خر کہتی ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پہاڑتی ہین مانند شیر اور بہیڑیہ اور کتہ کی اور نہ لقطہ عہد والی کا معاہد اوس کافر کو کہتی ہین کہ درمیان اوسکی اور درمیان مسلمانونکی عہد ہو ساتھہ امان کی عام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکی پس فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنی جو چیز کہ رستی مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بی پروا ہو مالک اوسکا یعنی چیز حقیر مانند کہٹلی اور چہلکی اور گاجر اور مولی وغیرہ کی اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کی ہی نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیلی مانند مہمانی اپنی کی یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا اب منسوخ ہوا +حق وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہا کہڑی ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائی ہوئی اوپر چہپرکہٹ اپنی کی گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نی نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کی ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینی اور نصیحت کی مینی اور منع کیا مینی کئی چیزونسی کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کی ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نی نہین حلال کیا واسطی تمہاری یہہ کہ داخل ہو تم گہرون اہل کتاب کی مین مگر ساتھہ حکم اونکی اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکیکا اور نہ کہانا میوہ اونکی کا جس وقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکی ہی یعنی نہ ستاؤ اونکو اسطرح سی کہ گہر مین داخل ہو جاؤ بی اذن اور نہ ستاؤ اونکی گہر والونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابوداودنی اور بیچ اسناد اسکی اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اوسکی کہ آیا ثقہ ہی یا نہیں **ف** لفظ ان اللہ لم یحل سی آخر تک چند احکام حضرت نی بیان فرمائی کہ یعنی یہہ منع کئی ہین قرآن مین نہین انکو اور
بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوٰۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن میرک شاہ نی یہہ عبارت مذکور لکھدی ہی **وعنہ** قال صلی بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت
منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی
اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا
کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا
بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد
وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلوٰۃ اور انہیں سے روایت ہی کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک روز پہر متوجہ ہوئی اوپر ہمارے ساتھہ مونہہ اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اوس سی آنکھیں اور ڈری اوس سے دل
پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ تقوی
اللہ کی اور سننی و حکم بجالانیکی یعنی سردار مسلمانونکا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہی تم مین سی پیچھی میری
پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرکو اور طریقہ خلفاء راشدین کی کہ ہدایت کئی گئی ہین پہرو ساتھ اوسکی اور مضبوط پکڑی
رہو اوسکو ساتھہ دانتونکی اور بچو تم نئی باتونسی پس تحقیق جو نئی بات ہی بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نی اور ابوداؤد نے اور ترمذی نی اور ابن ماجہ
نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا نماز کو **ف** یعنی نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سر حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہے
رخصت کرنیوالی کی کہ وقت رخصت کی بیان کرنی مین کمال کوشش کرتا ہی آدمی کہ کچہہ رہ جاوے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت
حکم مین اگر فرضا ایسا بہی ہو تو اطاعت ہی کرنی اور دانتونسی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت و چکنی سی حق **وعن** عبد اللہ بن مسعود
قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن
شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الایۃ
رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا خط کہینچا واسطی ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک
خط یعنی سیدہا پہر فرمایا یہہ راہ اللہ کی ہی پہر کہینچی کئی خط داہنی اوسکی اور بائین اوسکی یعنی ساتہ خط چہوٹی ٹیڑہی دائین طرف اور اسیطرح
بائین طرف اور فرمایا یہہ راہین ہین ہر ہر راہ کی اونپر ہی شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کی اور پڑہی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدہے
پس پیروی کرو اوسکو آخر آیۃ تک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** باقی آیۃ یہہ ہی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی
کرو راہونکی تا نہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اوسکی سی **ف** لنبا سیدہا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہی اور چہوٹی
ٹیڑہی خط مثال بری راہون گمراہی کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی
یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب
الحجۃ باسناد صحیح اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پورا مومن
ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کی کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہہ بیچ شرح سنۃ کی

اور کہا نووی نی بیچ چہل حدیث اپنی کی کہ یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیٔی گئی ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجۃ کی ساتہہ سند صحیح کی **ف** یعنی امر مو
شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات اور عبادات مین ساتہہ کمال خوشی کی یہہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہی آدمی سے کدورت
نفسانی پس روشن ہوتا ہی ساتہہ صفات نورانیہ کی اور یہہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیا اللہ مین ہ سید **وعن** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ
الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ
اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَّا یَرْضَاھَا
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ
اور روایت ہی بلال بن حارث مزنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ
تحقیق چہوڑ دی گئی تہی بعد میری پس تحقیق واسطی اوسکی ہی ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ عمل کیا ساتہہ اوس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہو وے
ثواب ونکی سی کچہہ اور جسنی کہ نئی نکالی بدعت گمراہی سی کہ نہین راضی ہوتا اوس سی اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون
اون شخصون کی کہ عمل کیا ساتہہ اوسکی نہین کم ہوگا گناہون ونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی کثیر بن عبد اللہ بن
عمرو سی اور اوسنی اپنی باپ سی اونی کثیر کی دادا سی یعنی عمرو سی **ف** یعنی سنت پر عمل کرنیوالونکی ثواب مین سی کمی نہین ہوتی اور زندہ کرنیوالی سنت
کو برابر اونکی ثواب ملتا ہی سیطرح بدعت پر عمل کرنیوالونکی گناہون مین سی کچہہ کمی نہین ہوتی اور نکالنیوالی کی لیی گناہ برابر اونکی لکہا جاتا ہی ور سنت
سی مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اوسکی جیسی کہ نماز جمعہ کی لوگون نی ترک کردی سنی رغبت دلا کر رواج دی سیطرح مصافحہ اور سوا اسکی
اور چیزین مسنون ہ سید **وعن** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی
الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی
جیسی کہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا
تہا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تہا ابتدا مین خوشحالی ہی واسطی غربا کی اور وہی درست کرینگی وہ چیز کو کہ بگاڑینگی لوگ پیچہی میری سنت میری کو
روایت کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی
عَلٰی بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ
بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ
فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ
اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ وَاِنَّہٗ
سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ
وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا اوپر امت

میری کی یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کی مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کی یہانتک کہ اگر اونمین سی وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کی پاس یعنی بدفعلی
کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ امت میری کی وہ شخص کہ کریگا یہہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر[72] گروہ کی اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر[73] گروہ کی
سب وہ بیچ دوزخ کی مگر ایک گروہ صحابہ نی عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ ای رسول خدا کی فرمایا جسپر ہون مین اور میری اصحاب روایت کی یہہ ترمذی نی
اور بیچ روایت احمد کی اور ابی داود کی روایت ہی معویہ سی کہ بہتر[72] گروہ بیچ دوزخ کی اور ایک گروہ بیچ بہشت کی اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگی
بیچ امت میری کی قومین سرایت کرینگی بیچ اونکی خواہشین یعنی بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسی کی سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والی کو نہین باقی رہتی اوس سے
کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین ف مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کی یعنی پاپوش جیسی پاپوش کی برابر ہوتی ہی
اسیطرح اس امت کی لوگ مطابق ہونگی بنی اسرائیل کی اور مراد ماں سی باپ کی بیوی ہی یعنی سوتیلی ماں والا سگی ماں سی کس سی یہہ حرکت ہوتی ہی کہ
مانع طبعی اور شرعی دو نو جمع ہین اور مراد امتی سی اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہین پس اس صورت مین معنی کلہم فی النار کی یہہ ہین کہ بسبب
گناہ کی اور بداعتقادی کی دوزخ مین داخل ہوونگی پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کی اور جماعت سی مراد اہل علم
اور اہل فقہ والی جماعت انکو اس لیی کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر[73] فرقونکی تفریق یون ہی کہ بڑی فرقہ اہل اسلام کی اٹھہ ہین معتزلہ اور شیعہ
اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کی بیس فرقہ ہین اور شیعہ کی بائیس[22] اور خوارج کی بیس[20] اور مرجیہ کی پانچ[5]
اور نجاریہ کی تین اور جبریہ اور مشبہہ کی ایک ایک فرقہ ہین کمی نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہین سب یہہ تہتر[73] ہوئی اب عقاید انکی سنا چاہیی معتزلہ
کہتی ہین کہ بندی اپنی عمل آپہی پیدا کرتی ہین اور انکار رویت کا کرتی ہین اور قائل ہین وجوب ثواب و عقاب کی اللہ پر اور مرجیہ کہتی ہین کہ گناہ ساتہہ ایمان کی
کچہہ ضرر نہین کرتا جیسی کہ ساتہہ کفر کی طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتی ہین اور کلام الہی کو حادث کہتی ہین اور جبریہ کہتی ہین
کہ بندہ اپنی افعال مین کچہہ اختیار نہین رکہتا اور مشبہہ خالق کو ساتہہ خلق کی مشابہ کرتی ہین اور جسمیہ اور حلول کی قائل ہین باقی فرقونکی عقائد مشہور
ہین اس لیی نہین بیان کیی لیکن یہان عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنی روافض اور اہل سنت جماعت کو دیکہا
کہ دونو اپنی کو حق جانتی ہین اور سند لاتی ہین کتاب و سنت سی اب یہہ بیچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کی دونو مین سی کیونکر معلوم کری جواب اسکا
یہہ ہی کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونی مذہب سنت جماعت کی پر وہ اونمین غور کری اسمین حاجت بڑی علم کی نہین اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت
عظمی باریتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزارونمین کسیکو یاد ہی ہوا تو وہ نادر ہی النادر کالمعدوم دوسری یہہ کہ
جتنی اولیاء علماء کہ رکن دین کی تہی اور معصوم کی رافضی بہی معتقد ہین انہون نی یہی مذہب اختیار کیا اگر یہہ دین برا ہوتا کاہی کو اختیار کرتی تیسری
شعار اسلام کی یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتی ہین اور وہ بی نصیب چہپتی ہین مکہ مدینہ کہ دین وہین سی پیدا ہوا اور ضرب المثل
ہی بزرگی مین وہان کی لوگ بہی سنی ہین اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلی وہین مذہب مین ہوتی اسیطرح اور فرقی دعوی کرتی ہین کہ ہم حق پر ہین اونکا
جواب یہہ ہی کہ اسمین نرا دعوی کام نہین آتا جب تک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیت اہل سنت و جماعت کی یہہ ہی کہ یہہ دین اسلام ساتہہ نقل کی ہم تک
پہنچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس ساتہہ تواتر اخبار کی اور تتبع احادیث و آثار کی متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تہی اور اکثر جو ہوئی مذاہب
والی اونکی بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اگلی لوگ نیک کوئی اون مذاہب پر نہ تہی اور جب بعضی انمین سی پیدا ہوئی تو وہ بیزار رہتی اونسی اور رابطہ دوستی کا اونسی
منقطع کرڈالا تہا اور صحاح ستہ کی مصنف اور اور محدث اور علماء ربانیین اور اولیاء کاملین مذہب سنت جماعت ہی رکہتی تہی پس اگر مذہب سنت
و جماعت حق نہوتا تو کاہی کو کڑوڑہا پڑہا لکہا لوگ اس مذہب پر ہوتی اور بہت دلیلین انکی حقیت کی ہین اگر نفسانیت چہوڑین تو اونکا اچہا ہین

معلوم ہوا اور نہیں تو نہیں **بیت** ہشیار کو ایک حرف نصیحت بس ہی کفایت ۔ نادان کو کافی نہیں دفتر ۔ رسالہ تمام ہوا یہ کلام ۔ حدیث میں انکو مشابہت
شرک والوں کی ساتھ اسلیئے دی کہ جیسی شرک والی پر شرک غالب ہوتی ہی اور پانی سی بھاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ایسی ہی جھوٹی مذاہب والوں
پر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سی بھاگ کر جہل کی راہ میں ہلاک ہوتی ہین عیاذا باللہ منہ سیدنا حضرت عبد العزیز رح **وعن** ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویداللہ علی
الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین
جمع کریگا امت میریکو یا کہا بجای امتی کی امت محمد کو اوپر گمراہی کی اور ہاتھ اللہ کا ہی اوپر جماعت کی اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سی تنہا ڈالا جاویگا
بیچ آگ کی یعنی جماعت جنتیوں کی سی الگ کر کر دوزخیوں میں ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نی **ف** ہاتھ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور
توفیق اور تائید اللہ تعالےٰ کی ہی جماعت پر خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالیٰ نی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی
ہی حق ہوتی ہی حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ
فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور اونہیں سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہی جو جدا ہوا جماعت سی تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی یہ ابن ماجہ نی حدیث انس سی اور ابن عاصم
نی سی بیچ کتاب سنت کی **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کی ہوں انکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کی صاحب مشکوٰۃ نی سفیدی چھوڑ دی
تھی اس لیے کہ نام کتاب کا معلوم نہیں ہوا میرک شاہ نی عبارت مذکورہ لگادی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی
ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کری اور شام کری اور نہین
بیچ دل تیری کی کینہ اوپر کسی کی پس کر تو پھر فرمایا ای بیٹی میری اور یہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکھا سنت میریکو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور
جسنی دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میری بیچ بہشت کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اس حدیث میں اشارہ ہی کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب
ہی محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہی عمل کرنا اوسپر ایسا ہو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت رکھنی والوں کا نعمتیں اس
کی کسطرف اور یہاں کسطرف اللہ تعالیٰ نصیب کری ہم سبکو آمین آمین آمین ۔ حق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی
کتاب الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ ڈھیل
پکڑی ساتھ سنت میری کی نزدیک بگڑنی امت میری کی پس واسطی اوسکی ثواب ہی سو شہیدوں کا روایت کی یہ بیہقی نی کتاب الزہد میں حدیث ابن عباس کی
سی **ف** کیونکہ ایسی وقت میں بیچ زندہ کرنی اور رواج دینی سنت کی بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدوں کی بیچ زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ اور
بعضی نسخوں میں بعد لفظ رواہ کی یہاں بھی سفیدی چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نی نام کتاب کا لکھدیا ہی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال
امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ

لو کان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی اونھون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ وقت کہ آئی وونکی پاس عمر پس کہا تحقیق مین سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتی ہو یعنی حکم فرماتی ہو یہہ کہ لکھوہین بعضی ونمین سی پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسکہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہاری پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتی موسی زندہ نہین لایق تہی وونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی ف یعنی کیا متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتی ہو کہ محتاج اور دین کی ہو وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیباً وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور امن مین ہی لوگ زیادتی اوسکی سی داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی تحقیق یہہ آجکی دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہوینگے بیچ زمانہ پیچھی میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اگر ایک مال کماوی ایسی وجہ سی کہ گناہ لازم آتا ہی پہلی اوسکی کمانی کے یا عین وقت کمانی کی یا بعد اوسکی تو وہ طیب نہین ہی تا جب گناہ سی بچی تینون حالتون مین تو وہ طیب ہی مثال طیب ہونی کی یہہ ہی کہ مثلاً کسی نی بیع کرنی کا ارادہ کیا پہلی عقد کی ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کی ایجاب قبول موجب شرع کی ہوا یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع مین لگادی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگائی مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی بھی دیا کرنا پس چاہیی کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سی بچی سی پر قیاس کرلی حالت نوکری کو اور عمل کری بیچ طریقہ سنت کی یعنی جو فعل کری جو بات بولی موافق شرع کی ہو یعنی چلی ساری ہر عمل مین ساتھہ سنت کی یعنی ساتھہ حدیث کی کہ وارد ہوئی اوس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی موجب حدیث کی بجا لاوی اور البتہ بہت ہین بیچ لوگونکی یعنی ایسی آدمی ہماری زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہماری دیکھا چاہیی کیا حال ہوگا یہہ صحابہ رضی نی عرض کی آگی حاصل حضرت کی ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر میری امت سی مطلق منقطع نہین ہوگی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو آخر زمانہ مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگی وعلی حق وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم بیچ ایسی زمانہ کی ہو جو چھوڑی تم مین سی دسوان حصہ اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکی ہلاک ہوگا پہر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سی ساتھہ دسوین حصہ چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکی نجات پاویگا روایت کی یہہ ترمذی نی ف یہہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرمائی ہی اوس زمانہ مین بہت تاکید تہی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بہی بجا لاوینگی نجات پاوینگی وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھی ہدایت کی کہ تہی وی اوپر اوسکی مگر کہ دی گئی بیچ جھگڑا کی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت نہین بیان کرتی وی اسکو واسطی تیری مگر واسطی جھگڑنی کی بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف گمراہی سی جھگڑا

تا رواج دین مذہب باطل کو اور اکہاڑین بنای حق کی اور سبب اوتری اس آیۃ کا یہہ ہی کہ جب اوتری یہہ آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم
یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتی ہو سوائی اللہ کی ایندہن دوزخ کی ہین تو یہہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوئی اور چلائی کہ ہماری بت حضرت عیسی سی بہتر
نہین اگر عیسی کہ معبود نصاری کی ہین بحکم اس آیۃ کی دوزخ مین ہونگی ہم راضی ہین کہ بت ہماری بہی اونکی ساتہہ دوزخ مین ہین پس یہہ آیۃ ما ضربوہ
لک آخر تک اوتری یعنی یہہ بحث جو تجہسی کرتی ہین بطریق جدل و خصومت کی کرتی ہین کیونکہ عرب اپنی زبان کی جانتی ہین کہ ما تعبدون سی بت پتہر وغیرہ
کی مراد ہین نہ حضرت عیسی وغیرہ ایسی بندی + حق + **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی
انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار
رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی نہ سختی کرو تم اوپر جانون
اپنی کی پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہاری پس تحقیق ایک قوم نی یعنی بنی اسرائیل نی سختی کی اوپر جانون اپنی کی پس سختی کی اللہ نی اوپر اونکی پس جماعت ہی بقایا
اونکی بیچ صومعونکی اور دیار کی رہبانیۃ تہی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کی تہی ہمنی و نیز روایت کی یہہ ابوداود نی ف نہ سختی کرو یعنی ایسی ریاضت و مجاہدہ
نہ کرو کہ نفس اوسکی طاقت نہ رکہی و مباح کو اپنی اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اوسکو اور تم طاقت ادای حق اوسکی کی نہین رکہی کے
اور جگہہ بندگی کرنی قوم نصاری کی کو صومعہ کہتی ہین اور جگہہ بندگی کرنی یہود کی کو دیار کہتی ہین اور رہبانیۃ کہتی ہین بہت عبادت کرنی کو اور ریاضت
کو اور انقطاع کرنی کو لوگون سی اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندہنی اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل و پہاڑونمین جا رہنا وغیر ذلک کہ راہب اور
اہل کتاب کی کرتی تہی پس فرمایا کہ یہہ چیزین اونہون نی اپنی طرف سی اختراع کرلین تہین ہمنی اوپر فرض نہین کین تہین آخر کو حق رعایت اوسکی ادا نہوا
اور اکثر کافر ہوی ساتہہ دین عیسی کی پس یہودی ہوگئی یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہونکی اور چہوڑ دی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعض
اونمین سی حضرت عیسی علیہ السلام کی دین پر قایم رہی یہانتک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائی + حق + علی + **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال
وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ہذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب
الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کی حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتہہ محکم کی اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ
کی اور عبرت پکڑو ساتہہ مثالونکی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی اور لفظ اوسکی یہہ ہین پس عمل کرو ساتہہ حلال کی اور بچو حرام سے
اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سی یہہ ہی کہ اوسکی معنونمین کچہہ اشتباہ نہو جیسی اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سی یہہ کہ معنی اوسکی خوب واضح نہون جیسی ید اللہ فوق
ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالون سے قصی ہین جو اونگذری ہوئیونکے اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ کی اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالی کی ہی اس سی حق ہی اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب
الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کی باقی عبارت بطور پہلی ہی روایت کی ہی + حق + **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر تین طرح کی ہین ایک امر ظاہر ہی ہدایت اوسکی پس پیروی کرو اوسکی اور ایک امر ظاہر
ہی گمراہی اوسکی پس بچو اوس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اوسکی پس سونپو اوسکو طرف اللہ عزوجل کی روایت کی یہہ احمد نی ف یعنی جس چیز
کا حق ہونا آیۃ حدیث سی ثابت ہو جیسی وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کرو اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسی کفار کی رسمین برتنین وغیر ذلک بچ

اوس سے اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہون وہ اسد اور رسول نے اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس توبہی اوسکے حق مین کچہہ نہ کہہ اور سپرد بخدا کر وسیعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بہیڑیا ہی آدمی کا مانند بہیڑیے بکری کی کہ لیتا ہی بکری بہاگنی والی کو یعنی ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ دور ہوگئی ہو ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سی اور بچو تم درون پہاڑ کی سی اور لازم ہی تمپر جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نے **ف** مراد یہہ ہی کہ جیسے بہیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علما سی الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کی سی یعنی شاہراہ اسلام چہوڑ کر گمراہ ہونگی کہاٹیون مین مت بیٹہو **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سی بالشت بہر یعنی ایکساعت پس تحقیق نکالا اوسنے پٹا یعنی رسہ اسلام کا گردن اپنی سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنی اس درجہ کو پہونچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکے سی باہر ہووے **وعن** مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک بن انس سی بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ چہوڑی ہین مین بیچ تمہارے دو چیزین ہرگز گمراہ نہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے اون دونکو یعنی کتاب اسد اور سنت رسول اوسکے کی یعنی حدیث روایت کی یہہ بیچ موطا کے **وعن** غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سی پس چنگل مارنا ساتہہ سنت کی بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہہ احمد نے **ف** چنگل مارنا ساتہہ سنت کی اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کی سی اگرچہ حسنہ ہو اس لیے کہ ساتہہ اتباع سنت کی پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہہ گرفتاری بدعت کی آتی ہی تاریکی مثلا پاے خانا موجب آداب شرع کی بہتر ہی بنانے سرا اور مدرسہ کی سی اسلیے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کی اور ساتہہ ترک اوسکی کے تنزل کرتا ہی وس سی اور یہہ باعث ہوتا ہی وس سی فضل کی ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکرہ الشیخ رح اور اسیطرح سید جمال الدین نے لکہا ہی اور لکہا ہی کہ سر اسمین یہہ ہی کہ جسنے مثلا رعایت آداب پاے خانہ کی کی تو اسد تعالی توفیق دیگا اوسکو ترقی کی طرف اوس چیز کی کہ اعلی اوس سی ہی اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور افضلون کی ترک کا یہان تک کہ پہنچیگا طرف مقام رین اور طبع کی انتہی اور مثل اسیکی ملا علی قاری نے لکہہ کر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سی عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کی ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی نہین سی نہین لازم آتی **وعن** حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ

اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیامۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسان سی کہا نہین نکالی کسی قوم نی بدعت
بیچ دین اپنی کی یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر نکالتا ہی اللہ تعالی سنت اونکی سنت سی مثل اوسکی پھر نہین پھیر کر دیتا طرف اونکی قیامت تک روایت
کی یہہ دارمی نی **وعن** ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد
اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تعظیم کری صاحب بدعت کی پس تحقیق اوس نی مدد کی اوپر گرانی اسلام کی روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان
مین بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی یہہ باعث ہوتی ہی ویران کرنی بنا اسلام کی اور اسی قیاس پر
سنت کی توقیر کرنی مین اور بیچ حقارت کرنی اہل بدعت کی آبادی بنا اسلام کی ہوتی ہی **وعن** ابن عباس قال من تعلم
کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم القیامۃ سوء الحساب
وفی روایۃ قال من اقتدی بکتاب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الآخرۃ ثم تلا ہذہ الآیۃ
فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہا جس نی سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی
اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سی بیچ دنیا کی یعنی ثابت رکھیگا اوسکو ہدایت پر اور بچاویگا گمراہی سی
جب تک زندہ ہی دنیا مین اور بچاویگا اوسکو دن قیامت کی بری حساب سی یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت کی ہی کہا جس نی پیروی
کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کی پھر پڑہی حضرت نی یہہ آیت پس جس نی پیروی کی
ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی یہہ رزین نی **وعن** ابن مسعود
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلا صراطا مستقیما وعن جنبتی الصراط سوران فیہما
ابواب مفتحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ وعند رأس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط ولا
تعوجوا وفوق ذلک داع یدعو کلما ہم عبد ان یفتح شیئا من تلک الابواب قال ویحک لا تفتحہ
فانک ان تفتحہ تلجہ ثم فسرہ فاخبر ان الصراط ہو الاسلام وان الابواب المفتحۃ محارم
اللہ وان الستور المرخاۃ حدود اللہ وان الداعی علی رأس الصراط ہو القرآن وان الداعی من فوقہ
ہو واعظ اللہ فی قلب کل مؤمن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن النواس
ابن سمعان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اخصر منہ اور روایت ہی ابن مسعود سی تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیان کی اللہ نی ایک مثل راہ سیدہی اور دونو طرف راہ کی دو دیوارین اور بیچ دیوارونکی دروازی کہلی ہوئی
ہو اور اوپر دروازون کی پردی پڑی ہوئی اور رستہ کی سری پر پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدہی ہو اوپر راہ کی اور مت کج چلو اور اوپر اوس
پکارنیوالی کی ایک پکارنیوالا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہہ کہ کہولی کچھ اون دروازون سی کہتا ہی پکارنیوالا وای ہی تجکو مت
کہول اوسکو پس تحقیق تو اگر کہولیگا داخل ہوجاویگا اوسمین یعنی پہر وہان تیرا نکلنا دشوار ہوگا پہر تفسیر کی یعنی کہولا حضرت نی اس مثل کو پس بیان
کیا کہ مراد راہ سی اسلام ہی یعنی اوس سی کہ سبب بہشتی ہین اور مراد دروازون کہلی ہوئون سی چیزین حرام کی ہوئی اللہ کی یعنی اونکی
کرنی سی کمال اسلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پردی پڑی ہوئون سی حدین اللہ کی اور مراد پکارنی والی سی کہ رستہ کی سری پر ہی قرآن ہی

اور مراد پکارنیوالی سی کہ اوپر اوسکی ہی وہ نصیحت دینی والا اللہ کیطرف سی بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی یہہ رزین نی اور روایت کی احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی نقل کی نواس بن سمعان سی اور اسیطرح ترمذی نی اوس سی مگر ترمذی نی ذکر کی مختصر اوس سے **ف** حدین اللہ کی کہ درمیان بندہ کی اور حرام چیزون کی باندہی ہین کہ اونسی گذرنہین سکتی وہ نسی مراد ہین احکام الہی اور بیچ دل ہر مومن کی یعنی نصیحت جب تک یہہ نہو قرآن کچھہ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتاتا ہی لیکن اوس سی نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتھہ توفیق و ہدایت الہی کی ہی کہ دلمین ڈالتا ہی **وعن** ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحٰب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامۃ ابرھا قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم علی اثرھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم رواہ رزین اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاہیی کہ راہ پکڑے اون لوگون کی کہ مرگئی ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اوسکی فتنہ سی یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہی بہترین اس امت کی بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی اور بہت کامل تہی علم مین اور بہت کم تہی تکلف مین پسند کیا تہا اونکو اللہ تعالی نی واسطی صحبت نبی اپنی کی اور واسطی قایم کرنی دین اپنی کی پس پہچانو تم واسطی اونکی بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اون کی اور پکڑی رہو جب تک کہ ہوسکی خلق اونکی اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تہی اوپر ہدایت سیدہی کی روایت کی یہہ رزین نی **ف** یہہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ نی اپنی زمانہ مین تابعین سی کہی اور مراد مردون سی صحابہ رکہی اور زندون سی اہل زمانہ اپنی کی سوا صحابہ کی اور شاید انہون نی صحابہ کی حقیقت کی یہہ گواہی دی واسطی ذکر نی رافضیون اور ملحدین کی اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم دل مین خلوص اور ایمان کامل رکہتی تہی جیسکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنی یہہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نی دلون اونکی کو واسطی تقوی کی یعنی طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتین اونپر ڈالین تا دیکہی کہ ایا صبر کرتی ہین یا نہین پس باوجود اسکی اونکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تہی علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکہتی تہی اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نی عطا فرمایا تہا کہ اور ونکو ویسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بہت کم تہی تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنی کی تکلف نہ کرتی تہی پس وہ چلتی تہی ننگی پانو اور نماز پڑہتی تہی زمین پر اور کہاتی تہی ہرطرح کی برتن مین یعنی مٹی اور لکڑی وغیرہ کی اور پانی پی لیتی جو پاتی لوگونکا اور ایسا ہی حال علم مین تہا کہ نہ کلام کرتی اوسمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف کر کر تقریرین گہڑتی تہی اور منع کرتے فتوی نفسون اپنی سی یعنی اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کرتی کہ اوسسے پوچھہ لو اور جانتی اوس بات کو کہ اونسی زیادہ علم رکہتا اور ایسا ہی حال اونکا تہا کہ پڑہتی تہی قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اور لحنون عرب کی راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑہتی تہی اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تہی کہ وہ رقص کرتی تہی یعنی حال نہ لاتی تہی اور نہ مونہا کرتی تہی اور نہ گرگر پڑتی تہی اور نہ سر جہکاتی تہی یعنی حال لاتی ہین اور نہ جمع ہوتی تہی واسطی اگا اور مزامیر کی جیساکہ حال ہماری وقت کی لوگون کا ہی اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹہتی واسطی ذکر جہر کی مساجد مین اور نہ اپنی گہرونمین بلکہ فروتن بطور فرش کی بچہی رہتی اور راہ میں اون کی سیر کرتی عرش بظاہر ملی ہی ساتہہ خلق کی اور باطن مین متوجہ رہتی طرف حق کی اور پہنتی جو میسر ہوتا اون کو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تہی ساتہہ پہنی گدڑی وغیرہ کی با ناٹہہ اکر اور کہاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سی یعنی پرہیز نہ کرتی تہی گوشت اور دودہ

اونمیں وون وغیر ذلک سی اور سب یہہ باتیں حاصل ہوتی تہیں بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مربی کامل مکمل تہی جیسکہ فرمایا ہی ادبنی ربی فاحسن تادیبی
یعنی ادب سکہایا مجہکو میری رب نی پس اچہا ادب سکہایا مجکو اور مراد ہمچانی سی یہہ ہی کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی رکہو اور اخلاق اونکی سی سیکہو
اور اس حدیث سی فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق میں حب یہہ افضل تہی اور کمال استعداد قبول کرنی ہدایت کا رکہتی تہی تو اللہ تعالی
نی اپنی نبی کی صحبت کی لیی انکو پسند فرمایا جیسکی اس آیت میں فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنی لازم کیا اللہ نی اون پر کلمہ تقوی کا
اور تہی لائق تر اور مستحق تر ساتہہ کلمہ تقوی کی اور آثار میں آیا ہی کہ پروردگار تعالی نی نظر فرمائی تمام بندوں کی دلوں پر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا روشن تر اور پاکتر پس کہا نور نبوت کا اوسمیں اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلوں کو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا اون کو نبی صاحب کے
صحبت کی لیی اور یہہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگونکی صحبت میں مرید خدمت گذاری کر کر کس کس درجہ کو پہنچی ہیں تعجب ہی کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنے
پیغمبر کی صحبت میں گذارین اور کمال وفضل نہ حاصل کرین ۔ حق **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ
ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد
بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان
موسی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توریت کا پس کہا اے رسول خدا کی یہہ ہی نسخہ توریت کا پس چپ ہی حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نی پڑہنا اور چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابو بکر رض نی حضرت عمر کو گم کریو تجکو گم کرنیوالیان کیا نہیں دیکہتا تو اوس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس دیکہا حضرت عمر نی طرف چہرہ آنحضرت کی پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ اللہ کے اللہ کی غضب سے اور غضب رسول اوسکی سی راضی
ہوئی ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکی کی ہی اگر ظاہر ہوتی واسطی تمہاری موسی پس پیروی کرتی تم اون کی اور چہوڑ دیتی
تم مجکو البتہ گمراہ ہوتی تم سیدہی راہ سی اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہہ دارمی نی ف جملہ ثکلتک الثواکل
کا دعا ہی واسطی موت کی لیکن عرب اپنی محاورہ میں اصل معنی اسکی مراد نہیں کہتی بلکہ مقام تعجب میں بولتی ہیں کہ عجب ہی کہ تو یہہ بات نہیں سمجہا اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چہوڑ کر انکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابوں یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سی ۔ علی **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی
وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا اور اونہیں سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام میرا نہیں
نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہی کلام میری کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر و تبدیل ہی ایک حکم شریعت
کا بیچ ساتہہ حکم دوسری کی واسطی اصلاح کار دین کی پس نسخ چار قسم ہی نسخ کتاب کا ساتہہ کتاب کی اور نسخ حدیث کی ساتہہ حدیث کی اور نسخ کتاب کا ساتہہ
حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتہہ کتاب کی لیکن ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتہہ حدیث کی نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث

مین یہہ ہوگی کہ مراد کلامی سی بیان وہ ہو کہ بطریق رائی اور اجتہاد کی فرمایا ہو نہ بطریق وحی کی یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم + حق **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض اونکی بعض کو مانند نسخ کرنی قرآن کی **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوها وحرم حرمات فلا تنتهکوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنها روی الاحادیث الثلثۃ الدارقطنی اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی فرض کیی کتنی فرض پس ضائع کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اون کو یا شروط وارکان اونکی نہ ترک کر دیا کرو یا وسمعہ اور عجب وغرور اونمین کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نزدیک ہو اونکی اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اون سی یعنی کمی زیادتی اونمین کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سی یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بھولنی کی پس نہ بحث کرو اونمین روایت کی تینون حدیثین دارقطنی نی **کتاب العلم** کتاب بیچ بیان کرنی علم کی اور فضیلت اوس کی کی **ف** مراد علم سی علم دین ہی کہ متعلق ہی ساتھہ کتاب و سنت کی وہ دو قسم پر ہی مبادی یعنی وسائل و مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب و سنت کی اوسپر موقوف ہی مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کی اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتھہ اعمال اور اخلاق اور عقائد کی اور ان سکو علم معاملت بہی کہتی ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنیکی علم ظاہر پر دلمین پڑتا ہی کہ ساتھہ اوسکی حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات و صفات و افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت و علم وراثت کہتی ہین بحکم اس حدیث کی من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی علم اوس چیز کا کہ نہ جانتا ہی اور نہ پڑہی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہی معنی اوسکی یہہ ہین اور ایک کو دوسریکی ساتھہ نسبت ہی مانند نسبت تن اور جان اور پوست و مغز کی اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب اور درجات اوسکی کی + حق + **الفصل الاول** فصل پہلی + +

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچاؤ میری طرف سی اگرچہ ہو ایک آیۃ اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوی مجھپر جانکر پس چاہیی کہ ڈھونڈہی ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد آیۃ سی وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکی اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کی یہہ ہون گی کہ پہنچاؤ میری طرف سی حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین غفلت لالی پہیلانی علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی مراد یہہ ہی کہ جو قصی سنو اون سی بیان کرنا اونکا جائز ہی اور احکام وغیرہ اونکی نقل کرنی منع فرمائی ہین جیسکہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سی منسوخ ہو گئین اور ڈھونڈہی ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہی جھوٹ باندہنی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتھہ اتفاق علما کی اور امام محمد جوینی نی اوسکو کفر لکہا ہی اور یہہ حدیث یعنی من کذب علی آخر تک متواترات سی ہی بلکہ اسکی درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہنچتی ہی کہ بہت سی صحابیون نی نقل کی ہی چنانچہ

... لکھا ... صحابی کی عمر ... ہیں **وعن** سمرة بن جندب والمغيرة
بن شعبة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حدث عني بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين
رواه مسلم ۔ روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کہے
مجھ سے ... گمان رکھتا ہو ... وہ جھوٹ ہے پس وہ ایک ہے جھوٹوں میں سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** لوگوں کے سبب رواج دینے اور
... جھوٹ بنانے والے کا ... یہ ہی مانند اوس کے ہوا **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله يعطي متفق عليه اور روایت ہے معاویہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اوس کے بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اوسکو بیچ دین کے یعنی احکام
شریعت و طریقت و حقیقت میں اور سوا اسکے نہیں کہ میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی میں حدیث
وغیرہ بیان کرتا ہوں سمجھ ... اور عمل ... اللہ تعالی عطا فرماتا ہے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا
فقهوا رواه مسلم ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی
کی بہتر ... بیچ جاہلیت کے بہتر ہیں بیچ اسلام کے جبکہ سمجھیں روایت کی یہ مسلم نے **ف** آدمی کان میں مانند کان سونے اور چاندی
کی یعنی نیک اخلاق و صفات میں متفاوت ہیں موافق استعداد ... جیسا کہ ... کان ہیں کہ ... میں لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہیں اور
... میں سونا چاندی ... اور مطلب ... جملے کا یہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے یعنی سخاوت
شجاعت ... جب مسلمان ہوئے ... جاہلیت کی ظلمت ... ہوتی تھی جیسے کہ سونا وغیرہ
کان میں ... ہوتا ہے ... مسلمان ہوئے ... علم و معرفت کی
ہوتی ہیں **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنين رجل آتاه الله
مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود
سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ دو شخصوں کے ایک شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال و توفیق دی اوسکو خرچ کرنے
اوس کے کی بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اوسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اوس کے اور سکھاتا ہے اوسکو روایت کی یہ بخاری و مسلم نے
ف ... حسد سے یہاں غبطہ ہے حسد اوسکو کہتے ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھے ... آرزو کرے کہ اوس سے دور ہو جاوے
... درست نہیں ... اور ... کی تمنا کرے تو درست ہے اور غبطہ یہ ہے کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میری تئیں بھی جیسے
فلانی کو ہے ... یہ دو باتوں کی بیچ ... درست ہے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد
صالح يدعو له رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فوت کرتا ہے آدمی موقوف
ہوتا ہے اوس سے ثواب عمل اوسکے کا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اوسکے یا اولاد صالح کہ دعا
کرے حق اوسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی میں کرتا ہے ثواب اوسکا ذخیرہ ہوتا ہے ... کا بعد مرنے کے

لیکن آیندہ کو منقطع ہو گیا کہ جب تک کرتا تھا پاتا تھا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان میں جو ایسے ہیں کہ بعد مرنے کے بھی پہنچا رہتا ہے صدقہ جاریہ جیسے کوئی مسجد وغیرہ تعمیر کر گیا یا کنواں بنوا گیا یا اولاد صالح وغیرہ ذلک وہ علم کہ نفع لیا جاتا ہے جیسے کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسیکو علم پڑھا گیا ؞ **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیوں میں سے دور کریگا اللہ اوسکی سختی کو سختیوں میں سے قیامت کی اور جو شخص آسان کردیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اوسکے بیچ دنیا کی اور آخرت کی اور جو شخص کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کی ہے جب تک کہ ہے بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کی اور جو شخص کہ چلے ایک راہ میں کہ ڈھونڈھتا ہے بیچ اوسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اوسکے بسبب اوسکے راہ طرف جنت کی اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم بیچ گھر کے گھروں میں سے اللہ کے یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ میں کہ پڑھیں کتاب اللہ کو اور بحث و بیان کریں اوسکے آپس میں مگر اترتی ہے اوپر انکے تسکین یعنی دلجمعی اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اور گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے انکا اللہ بیچ ان لوگوں کے کہ نزدیک اوسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین میں اور جسکو پیچھے ڈالا اوسکو عمل اوسکے نے نہیں جلدی کریگا ساتھ اوسکے نسب اوسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** آسان کردیا تنگدست پر یعنی مثلاً کسی کا قرضدار تھا اور وہ دینے اوسکے سے عاجز تھا اسنے اوسکو مال دیا یا اوسکو ادا کردیا یا اوس کا قرض تھا اسنے مہلت دی یا معاف کردیا اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اوسکا ظاہر نہ کیا اور رسوا نہ کیا اور بعضے کہتے ہیں یہ مراد ہے کہ ننگے کو کپڑا پہنایا کسی کو ثواب دلوایا اور آسان کریگا راہ طرف جنت کی یعنی داخل کریگا اوسکو جنت میں بسبب جزا طلب علم کے یا توفیق نیک عمل کی دیگا باعث دخول جنت کا ہوگا اور معنی سکینت کے ہیں تسکین اور خاطر جمعی اوسکی سبب سے خوشی دنیا کی اور خوف سوا اللہ کے دل سے نکل جاتا ہے اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جسنے قصور کیا عمل میں اوسکا قیامت کو نہ بچاویگا نسب اوسکا یعنی شرف نسب سے کچھ فائدہ نہیں یہ نہ کہا جاویگا کہ فلان بن فلان ہے ؞

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اسْتُشْہِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْہِدْتُ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ہُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول سب لوگوں سے کہ حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی یعنی بسبب کرنے نافرمانی کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس جتلاویگا اسکو اللہ تعالیٰ اوسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتیں اپنی پر پس پہچانیگا وہ نعمتوں کو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا عمل کیا تو نے بیچ ان نعمتوں کے اعتراض کریگا کہ شکر ادا کیا تو نے یا نہیں کہیگا لڑا میں بیچ راہ تیری یہاں تک کہ شہید کیا گیا میں فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو تاکہ کہا جاوے کہ دلاور ہے پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیرے خلق سے حاصل ہوئی ہے پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنے کے یہاں تک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس جتلاویگا اسکو نعمتیں اپنی پس پہچانیگا وہ پس فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نے بیچ اوسکے کہیگا سیکھا میں نے علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا میں نے بیچ تیری راہ کے قرآن فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا تو ولیکن سیکھا تو نے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تو نے قرآن کو تاکہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنے کے یہاں تک کہ ڈالا جاویگا آگ میں اور ایک شخص ہے کہ کشادگی کی اللہ نے اوپر اوسکے اور دیا اوسکو اقسام مال کا پس لایا جاویگا وہ پس جتلاویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس پہچانیگا اوسکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نے بیچ اوسکے کہیگا نہیں چھوڑی میں نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اوسکے مگر خرچ کیا میں نے بیچ اوسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تو نے تاکہ کہا جاوے وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں اوٹھالیگا علم کو کھینچ کر کہ کھینچ لیوے سینوں میں سے بندوں کے ولیکن اوٹھالیگا علم کو ساتھ اوٹھانے علماء کے یہاں تک کہ جب نہیں باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے پس فتوی دینگے بغیر علم کے پس گمراہ ہووینگے اور گمراہ کرینگے لوگوں کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگوں کو ہر جمعرات کے پس کہا اونکو ایک شخص نے اے ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا اونہوں نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجھکو اس سے یہ کہ تحقیق میں مکروہ رکھتا ہوں کہ تنگ کروں میں تمکو اور میں خبرگیری کرتا ہوں تمہاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف گھبرانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ

أعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اوسکو تین بار فرماتے یہانتک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ ان سے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اونپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی بسبب اہتمام حدیث منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں کی سمجھ میں نہ ہوگی ویسے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام یک وقت اذن چاہنے کی امر آنے کی ہے اور دوسرا سلام تحیہ کا یعنی جو وقت ملاقات کے کرتے ہیں اور تیسرا رخصت کی وقت ہے شیخ ۔

وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یہ کہ بیشک چلنے سے تھک گئی سواری میری پس سواری دو مجھکو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے میرے پاس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے میں بتادوں اوسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اوسکو پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص راہ دکھادے اوپر بھلائی کے پس ہے واسطے اوسکے مانند ثواب کرنیوالے اوس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول دن کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اونکے پاس ایک قوم ننگی بدن والی پہنے ہوئے کملی دھاریدار یا عبا اور لٹکائے ہوئے تلواریں گلے میں اکثر اون قوم مضر کی تھی بلکہ سب اونکے مضر میں سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب اسکے کہ دیکھا اون پر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر میں پھر باہر نکلے پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پس فرمایا بیچ خطبہ میں یہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یہ آیت سورہ نساء کی آخر آیت تک کہ آخر اوسکا یہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور پڑھی وہ آیت کہ جو سورہ حشر کی ہے واللہ

[illegible] حضرت کی خیرات کی ایک شخص نیا اپنی میں سی درہم اپنے میں سے
[illegible] کا موکھا اوسی کی سی لایا
[illegible] بلکہ تصدق نیک لیا پر شروع کیا پس
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص [illegible] اسلام میں طریق نیک کو پس اوسکی ہی ثواب
[illegible] اسلام میں طریقہ بد کو ہوگا
[illegible] ف لفظ
[illegible] کی قسم سی ہیں
[illegible] رغبت دلانی خیرات کی

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی نفس ظلم سے مگر ہوتا ہے اوپر بیٹے پہلے آدم کے ایک حصہ خون اوسکی سے اسواسطے
کہ اوسنے اول [illegible] قتل کیا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی اسکو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہے
[illegible] قابیل [illegible] ہابیل کو مارا تھا وسنذکر حديث
معاوية لا يزال من امتي في باب ثواب هذه الامة ان شاء الله تعالى [illegible] ذکر کرینگے ہم حدیث [illegible]
[illegible]

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** كثير بن قيس قال كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق فجاءه رجل فقال يا ابا الدرداء اني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغني انك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجة قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي وسماه الترمذي قيس بن كثير روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا [illegible] مسجد دمشق
[illegible] ایک شخص [illegible] ابو درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس [illegible] حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
حدیث کی کہ پہنچی ہے مجکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] تحقیق سنا میں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص [illegible] طلب کرتا ہو بیچ اوسکی علم یعنی علم دین کا [illegible]

جلاتا ہی مدد اور شکر اداہ مین امہون جنت کی سی اور تحقیق فرشتی رکھتی ہین بازو اپنی واسطی رضامندی طالب علم کی اور تحقیق عالم البتہ استغفار
کرتی ہین واسطی اوسکی جو کوئی بیچ آسمان کی ہین یعنی ملائکہ اور جو کوئی بیچ زمین کی ہین یعنی جن انس وغیرہ اور مچھلیان بیچ میان پانی کی اور تحقیق
فضیلت عالم کی اوپر عابد کی مانند بزرگی چاند چودھوین رات کی ہی اوپر تمام اور تارون کی اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کی اور تحقیق نبی
نہین چھوڑ گئی کچھ دینار اور نہ درہم اور سوا اسکی نہین کہ ورثہ چھوڑا ہی علم پس جسنی حاصل کیا علم کو لیا اونی حصہ کامل روایت کی یہ احمد
اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی کی اور نام لیا راوی کا ترمذی کی قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی جیسا یہ مصنف کی لکھا
ف نہیں پایا مین ... یعنی ... سوا اسی حدیث کی اور کچھ غرض میری نہین اونہون کی جانا اور حدیث سنی ہو لی جیا اکساتہ تفصیل
کی ... احتمال ... اونہون کی سنی ہو کی ... واسطی سیکھنی ... ہی ... حدیث بیان کی احتمال ... حدیث ...
... ثواب بیان کیا اور وہ حدیث ... مطلوب ہی ... رکھتی مین بازو یا تو
... مچھلیان ... بیان ... اشارہ
سی ... حاصل ہوتا ہی ... علما کی ہی ... مچھلیان ... زمین کی برکت
سی ... عالم ... عابد ... عالم کو ... کیا
... عالم خالی عبادت سی ... کا
... علم ... فضیلت ... عالم ... عابد ... عابد مین
کیا ہی جواب ... عالم ... بعد حصول علم کی ... عبادت ... کرا
... علم ... بعد حصول علم ...
... فضیلت ... السنن
... کو ... نہین
... علم ... عالم ...
... فضل ... دونون افضل ہین
سی ... وعن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما
عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ
فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن مکحول
مرسلا ولم یذکر رجلان وقال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا ھذہ الایۃ انما یخشی اللہ من عبادہ
العلماء وسرد الحدیث الی اخرہ ... روایت ہی ابی امامہ باہلی ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... مضمون کہ ایک
... عالم ... عابد ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... بزرگی عالم کی
عابد پر مانند بزرگی میری کی ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق اللہ تعالی ... آسمان

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایت میں نہیں ہے یعنی حدیث مذکور میں دنیا کا جمیع مخلوقات مثل مچھلیان پانی کی اور چیونٹیان بلون مین دعا خیر کرتی ہین واسطے تعلیم دینے والون لوگونکی خیر کو یعنی علم دین کو روایت کیے ہیہ
ترمذی نے روایت کی ہیہ داری نے مکحول سے طریق ارسال کی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند فضیلت
میری کی اوپر ادنی تمہارے کی پھر پڑھی حدیث آخر تک **ف** مانند
الی یعنی یہ حدیث بھی مثل حدیث سابق کی ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ پہلی حدیث میں عالم و عابد دو شخصون کا ذکر ہے اور اس میں نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنی پہلی
روایت مین مذکور ہی فضیلت کی اوپر دو شخصون کا ذکر ہے یعنی عالم اور عابد کا اور دوسری روایت مین نہین ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا یَاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ
یَتَفَقَّہُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِہِمْ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہارے تابع مین یعنی صحابہ کے فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمہارے پاس
اطراف زمین سے طلب علم دین کے پس جب آوین تمہارے پاس پس قبول کرو وصیت میری حق اونکے کی بھلائی کی یعنی اونسی بھلائی کرنا
اور تعلیم کرنا علم دین روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَلِمَۃُ
الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَہَا فَہُوَ اَحَقُّ بِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینی والا دین مین مطلوب ہی حکیم کا یعنی دانا کا پس جہان پاوی اوسکو پس وہ لائق ہی
اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل روایت کرنیوالا حدیث مین ضعیف
گنا جاتا ہی یعنی یہہ بیان کرنی حدیث کی **ف** یعنی جس سے کوئی کم ہو جاتی چیز اپنی کسیکے پاس پاتا ہی لیتا ہی ایسی ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کے
بات فائدہ مند جس کسی سے سنی قبول کرے اوسکو اور عمل کرے اوسپر کہ یہہ حق اوسکا ہی خیال نکرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کرون بعضی بزرگون
نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سنی ور وہی اپنی لونڈی سے سنی اور قبول نکرے تو مشکل ہوگا **ف** مردانہ کہ گیر واندر گوش
گر نوشت است پند بر دیوار **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ
عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک فقیہ سخت تر ہی اوپر شیطان کی ہزار عابدون سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیونکہ شیطان جب لوگونپر دروازے
خواہش نفسانی کی کھولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور اونکو تدبیر اوسکے دفع کی بتا دیتا ہی بخلاف زاہد عابد کی اس لیے کہ وہ اکثر مشغول
عبادت مین رہتا ہی اور شیطان کی جال مین پھنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہین + سید **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَہْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْہَرَ
وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّہَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمٍ وَقَالَ
ہٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُہٗ مَشْہُوْرٌ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُہٍ کُلُّہَا ضَعِیْفٌ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکھانا علم
کا نااہل کو مانند پہنانیوالے سور کی ہی جواہر اور موتیون اور سونے کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

قول حضرت کی مسلم تک و کہا یہ حدیث متن اسکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سی سب ضعیف ہین **ف** لیکن کتنی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سی قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض ہی مراد علم سی وہ علم ہی کہ جسکی ضرورت پڑتی ہی مثلا جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور رسول اللہ کی اون چیزون کا کہ ایمان بدون انکی صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزونکا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ نکاح کی ہین سیکھنا واجب ہوا اسیطرح بیع شرا کرنی لگی تو مسائل اوسکی سیکھنی واجب ہونگی اسی پر اور چیزون کو سمجھ لینا چاہئے جو باتین سلوک مین آوینگی اوسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو البتہ گناہگار ہوگا اور بعضون کی نزدیک مراد علم سی علم اخلاص و معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہ کا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کر دے اور حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ جتنا استعداد ہو اوتنا ہی علم اوسکو سیکھنا واجب ہی مثلا عوام کی آگی اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا تو گمراہ ہونگی تحصیل علم بتا اظہر ہی ● جو سیہ **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في منافق حسن سمت ولا فقه في الدين رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتی بیچ منافق کی ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر آدمی کو یعنی کہ یہ دو نو صفتین ہین مین حاصل کرنی اور کہا تورپشتی نی حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہی کہ دلمین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور موجب اوسکی عمل کری اور حاصل ہو اوسکی سبب سی خوف خدا اور تقوی ●

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلی بیچ طلب علم کی وہ بیچ راہ خدا کی ہی جب تک کہ پھری روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی جو کہ نکلی گھر سی یا اپنی شہر سی طلب کرنی علم کی لیے ہو اوسپر فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنی اندازہ حاجت سی تو جہاد کرنیوالی کا سا ثواب پاتا ہی لیکن کہ یہ ہی کہ اس راہ مین دین کی وہ ذلیل کرتی شیطان اور نفس کی ہی پس یہ ثواب پاتا ہی جب تک کہ پھری طرف گھر اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو رجعت کی اسکی سبب یہ ہی ثواب زیادہ ہو جاتا ہی کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہی بیچ تعلیم کرنی اور مکمل کرنی ناقصون کی ● **وعن** سخبرة الازدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب العلم كان كفارة لما مضى رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث ضعيف الاسناد وابو داود الراوي يضعف — اور روایت ہی سخبرہ ازدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری علم کو ہوتا ہی کفارہ اون گناہون کا کہ گذر گئی یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی ابو داود راوی ضعیف گنا جاتا ہی **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يشبع المؤمن من خير يسمعه حتى يكون منتهاه الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سنتا ہی اوسکو یہانتک کہ ہوتی ہی نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی تمام عمر طلب علم مین رہتا ہی اور اسکی برکت

سے ثابت ہیں جاتا ہے حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو دنیا سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ واسطے اس کی حاصل کرنے کے بعض اہل الحرفہ
کو مہلت تحصیل علم میں مشغول ہیں بہت وہ حاصل کرنے بہت سی علم کی اور مدد دیتے ہیں جو مشغول ہو ساتھ علم کی اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف
کی حقیقت میں ثواب طلب علم و تحصیل وسیلہ کا ہے ہی واسطے ہے۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد وابو داود والترمذی
ورواہ ابن ماجۃ عن انس اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات
علم کی کہ جانتا ہے وہ اس کو پھر چھپایا اس کو لگام دیا جاوے گا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کیا احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس
سے **ف** [illegible] تعلیم [illegible] سلام [illegible] تعلیم [illegible] سلام کیا [illegible]
[illegible] وقت [illegible] تعلیم [illegible] پوچھتا ہے [illegible]
میں یہ حال نہیں۔ **وعن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم
لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی و
رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے
علم واسطے جھگڑا کرنے کے سبب اس کے علماء سے یا جھگڑے سبب اس کے بیوقوفوں سے یا پھیرے سبب اس کے منہ آدمیوں کی طرف اپنی داخل کریگا اس کو اللہ
آگ میں روایت کیا یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے **ف** پھیرے منہ لوگوں کی طرف اپنی اور حاصل کرے اس سے مال و جاہ اور
صرف کرے اس کو دنیا [illegible] یعنی [illegible] علم حاصل [illegible]
اور [illegible] علم [illegible] داخل نہیں [illegible]۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من
الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھے علم کو اس طرح کا علم طلب کی جاتی ہے ساتھ اس کے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اس کو
مگر اس واسطے کہ پہنچے سبب اس کے متاع دنیا کو نہ پاوے گا خوشبو بہشت کی دن قیامت کے یعنی بو اس کی روایت کی یہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نے **ف**
یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اس کا یہ ہے [illegible] علم [illegible] نہیں [illegible]
وہ علم [illegible] خوشبو [illegible] بہشت کی [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] عذاب کی نہیں داخل ہوگا۔ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ
منہ ثلث لا یغل علیہن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین ولزوم جماعتہم فان دعوتہم
تحیط من ورائہم رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل ورواہ احمد والترمذی وابو داود
وابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی وابا داود
لم یذکرا ثلث لا یغل علیہن الی آخرہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اوس بندہ کو کہ سنا کلام میرا پس یاد رکھا اوسکو اور حفاظت کی اوسکی اور پہنچایا اوسکو یعنی لوگونکو جیسا
کہ سنا پس بعضے اوٹھانیوالے فقہ کے نہیں ہیں فقیہ اور بعضے اوٹھانیوالے فقہ کے پہنچاتے ہیں طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ فقیہ ہے اوس سے تین چیزین
ہین کہ نہیں خیانت کرتا اونپر دل مسلمانکا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی کو اسواسطے
کہ تحقیق دعا اونکی گھیرے ہوئے ہے پیچھے اونکے سے روایت کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے اور
ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابوداؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظون کو ثلث لا یغل
علیہن آخر اوس کی تک **ف** تازہ کرے اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑی ہووے اور بخشش ہووے اوسکو دنیا اور آخرت میں اور لفظ
افقہ منہ تک کا مطلب یہ ہے کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہیں سمجھ رکھتے ہیں اور بعضے سمجھ رکھتے ہیں لیکن جسکو آگے بیان کی
وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہے پس چاہیے کہ جیسی سنی ہے ویسی ہی پہنچا دے تاکہ جسکو پہنچائی ہے وہ مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کر دے اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف یے کی اور زیر حرف غین کی معنی حقد یعنی کینہ کی ہے اور ساتھ پیش
یے کی اور زیر غین کی اور ساتھ زبر حرف یے کی اور پیش غین کی معنی خیانت کی پس معنی یہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہے ان تین چیزونمین
یعنی یہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین داخل ہوتا مومن کے دل مین کینہ کہ بیچ ان کے روکتی ہے جبکہ کرتا ہے یہ تین چیزین اور
معنی خلاص عمل کی یہ ہین کہ عمل کرنے مین محض رضامندی اللہ کی منظور ہووے اور یہ غرض نہووے کہ باعزت ہو منظر ہو ریا اخلاص
تمام لوگونکا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنی موافقت کرنی مسلمانون سے اعتقاد اور عمل صالح کی یعنی نماز جمعہ اور
جماعت وغیرہ کی اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون میں ساتھ زیر میم کے ہے اور بعضے نسخونمین ساتھ زبر میم کے ہے یعنی دعا مسلمانون کی لپیٹے
ہوئے ہے اونکو پس بچاتی ہے اونکو شیطان کی مکر سے اور گمراہی کی سبب سے کہ جو لوگ کہ ساتھ ہے جماعت کے اونکو برکت دعا اونکی بدولت
اونکی عالی ہمت کی حق میں **وعن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ
سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع رواہ الترمذی وابن ماجہ ورواہ
الدارمی عن ابی الدرداء اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اوس شخص
کو کہ سنا ہم سے کچھ پس پہنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہین اوسکے سننے والے سے روایت کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے **ف** لکہا ہے علمائے کہ آگے خطاب ہے اس حدیث میں راویوں کیواسطے
ہے اور پہنچانے میں کچھ فائدہ نہوتا سوائے امیدواری برکت حق تعالیٰ حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فی نفسہا دنیا اور آخرت میں
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم
فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن
مسعود وجابر ولم یذکر اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے میری سے مگر وہ چیز کہ جانو پس جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے
کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود و جابر سے اور نہین ذکر کیا
ان لفظونکو بچو حدیث کرنے میری سے مگر اوس چیز کو کہ جانو **ف** مراد جس چیز کو کہ جانو یعنی ساتھ یقین کے یا ساتھ ظن غالب کے

اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار وفي رواية من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده
من النار رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا بیچ
قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے کہ پکڑے ٹھکانا اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے ہے جس نے کہا بیچ قرآن کے بغیر علم کے پس چاہیے کہ پکڑے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ
ترمذی نے **ف** کہا ہے نووی نے معنی تفسیر کے ہیں قرآن کی بیچ عقل سے بغیر اصل کی سند کے یا بات ہو نقل کی اور سکا جو ہو موافق **وعن** جندب قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے جندب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہو گیا موافق واقع کے پس تحقیق خطا کی روایت کی یہ
ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن اسلئے کہ قصد نہ کیا اوس طریق اوسکی کی خطا کی حکم خطا کا رکھتا
ہے یہ برعکس حال مجتہد کی ہے کہ وہ اگر اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین
کرنا مراد حق تعالی کی یہ ہے بات موقوف ہے اوپر نقل کے اور تفسیر سے کہ سنا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا نہیں درست نہیں ہوتا اور تاویل یہ ہے کہ بطریق احتمال
کے کہے کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یوں ہو یہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کی اور شرع کی ہو **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم المراء في القرآن كفر رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** جھگڑنا یہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ
قرآن کے یعنی دفع کرے بعض دوسرے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یوں چاہیے کہ کوشش کرے کہ موافق کرے بعض کو ساتھ بعض کے بقدر
امکان کے پس اگر مشکل ہو اوسپر تو اعتقاد کرے کہ یہ مجھ میں ہے اور سونپے علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہ ہے کہ اہل
سنت جماعت مثلا کہتے ہیں کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور سند لاتے ہیں اس آیت کو قل کل من عند الله یعنی کہہ کہ سب کچھ اللہ کے
طرف سے ہے پس یہ بات تو حق ہے اوسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہیں ساتھ اس آیت کے ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك
یعنی جو کچھ پہنچتی ہے تجھ کو قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ پہنچتی ہے تجھکو قسم برائی سے پس تیرے نفس کی طرف سے ہے پس اس طرح کا اختلاف
منع ہے چاہیے یوں کہ جو مثل ایسی آیتوں کی عمل کرے اوس آیت پر کہ اوسپر اجماع مسلمانوں کا ہوا اور دوسری آیت میں تاویل کرے یعنی پہلی آیت پر اجماع ہے
مسلمانوں کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہوتا ہے اور دوسری آیت ما قبل سے لگتی ہے یعنی کیا ہوا ان منافقوں کو کہ بات صواب کی وہ
نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں ما اصابك الخ پس گویا منافقوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے پس اسی طرح تاویل کرے اور آپس میں تطبیق دے علی
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم قوما يتدارءون في القرآن فقال انما هلك
من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا
فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فكلوه الى عالمه رواه
احمد وابن ماجة اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتے ہیں باپ اپنے سے وہ دادا اپنے سے کہا سنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگوں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں اور خلاف ثابت کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں بیچ قرآن
کے پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمہارے ساتھ اسی بات کے اونہوں نے اللہ کی کتاب کو بعض کو ساتھ بعض کے نفی تناقض

یات میں ثابت کیا کہ یہ آیت منافی اوس آیت کی ہی اور وہ مخالف اسکی و سوا اسکی نہیں کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اوسکی کو بعض سے پس جو جانو تم اوس میں سے پس کہو اور جو نجانو تم پس سپرد کرو اوسکو طرف جاننے والے اوسکی کی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** طرف جاننے والے کی یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکی کی سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہی کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو علما میں سے اور مثال اس حدیث کی اور بہت حدیثیں ہیں ۔ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علی سبعة احرف لکل اٰیة منها ظهر وبطن ولکل حد مطلع رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کی وجہوں کے ہر آیت کی ان میں سے ظاہر ہی اور باطن ہی اور واسطے ہر حد کی جگہ خبردار ہونے کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** مراد سات طرح سے سات لغت ہیں جو مشہور تھی عرب میں ساتھ فصاحت کی اور وہ یہ ہیں لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم کی پس قرآن نازل ہوا یہ لغت قریش کے لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر یہ پڑھنا اوسپر دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالی سے التماس کیا اس امر میں فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑھے حضرت عثمان کے زمانہ تک اسیطرح پڑھتے تھے جب اونہوں نے دیکھا کہ کلام اللہ لکھا اکثر اسلام کے شہروں میں بھی تو خوف کیا اور پڑھا سی لغت کی کہ زید بن ثابت کی ساتھ حکم حضرت ابو بکر کے اور صلاح حضرت عمر کی جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹادالنے اور لغات کی اس لیے کہ دیکھا اونہوں نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہیں اور بعضی بعضوں کو کافر کہتے ہیں پس نہ رہا اون لغات سے مگر یہ اور منقول ہوئی اور یہی صحیح باقی رہا بعد اوسکے مبالغہ کرتا ہے ہم کو پہنچا ساتھ سند واتصل کی اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اس لغت میں مگر تھا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہ پس اون قرأتیں جاری ہیں اور بعضوں کے نزدیک مراد سات طرح سے ساتھ قرأتیں ہیں جو کہ تواتر سے چلی آتی ہیں کہا ہے علما نے کہ تواترین اگرچہ زیادہ ہیں سات سے لیکن وہ رجوع کرتی ہیں طرف سات وجہوں کی اختلاف سے ایک تو اختلاف کلمہ ذات اوسکی کی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسری اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھی اختلاف صرف کی مانند تخفیف و تشدید کی اور فتحہ اور کسرہ کی مانند میّت اور میت اور یقنط اور یقنط کی پانچویں اختلاف اعراب کا چھٹی اختلاف حرفوں کا جیسے کہ لکن الشیاطین ساتھ تشدید نون کی اور تخفیف اوسکی کی ساتویں اختلاف لغات کا اداکرنے میں مانند تفخیم اور امالہ کی جاری ہی واسطے ان سبھوں کے ہی تقریر کی ہی اور مراد ساتھ ظاہر کی یہ ہے کہ سب اہل زبان اوسکو سمجھتے ہیں اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقتعالی کی اوسپر مطلع ہیں اور حد معنی طرف اور نہایت کی ہی جیسے کہ ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی لیے ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑھتے ہیں یعنی اوسکی حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کی ساتھ اوسکی متعلق ہیں اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اوسکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیرہ کہ بعد حصول اوسکی کی اوپر باطن قرآن کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنة نے معالم التنزیل میں لکھا ہی کہ ظاہر لفظ قرآن کی اور بطن تاویل اوسکی اور مطلع فہم یعنی سمجھنا اوسکی کا غور کرنیوالے سے پر تاویل اور معانی اوس کی جنہیں لکھتے میں اوسکی غیر نہیں کہتی ہو حق سید حق ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلثة اٰية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل رواه

ابوداؤد وابن ماجہ۔ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہیں آیۃ محکمۃ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوا اسکے ہے پس وہ فضل ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی علم دین کے تین ہیں آیۃ محکمۃ سے اشارہ ہے طرف کتاب اللہ کی آیۃ محکمہ اصل کتاب کی ہیں اسلیے ونہی کو ذکر کیا اور جو علوم کہ وسیلہ انکے ہیں متعلق انکے ساتھ ہیں اور سنت قائمہ یعنی حدیثیں کہ ثابت ہیں ساتھ معاملت متصلہ اسناد کی اور فریضہ عادلہ اشارہ ہے اجماع اور قیاس کی کہ نکالا گیا ہے کتاب و سنت سے اور اسکو فریضہ اسلیے فرمایا کہ عمل واجب ہے اسکا ساتھ کتاب و سنت کے چنانچہ معنی عادلہ کے یہی ہیں کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کے ہیں حاصل معنی حدیث کے یہ ہوئے کہ اصول دین کے چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکے ہیں فضل ہیں یعنی زاید و بے معنی و حق۔

وعن عوف بن مالك الأشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقص إلا أمير أو مأمور أو مختال رواه أبو داود ورواه الدارمي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده وفي روايته أو مراء بدل أو مختال اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اونے باپ سے اونے دادا سے اور بیچ روایت دارمی کی لفظ او مراء یعنے ریاکار ہے بدلے او مختال کے ف مراد قصہ سے بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصوں اور اخبار کا ہے معنی یہہ ہیں کہ یہ فعل نہیں صادر ہوتا مگر تین شخصوں سے دو تو حق پر ہیں یعنی امیر اور مامور یا ہے انکو کہ وہ وعظ بیان کریں اور ایک یعنی متکبر اسکو نکہنا چاہیے پس حق وعظ کہنے کا اول تو حاکم کا ہے کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہے رعیت پر اور اصلاح انکی خوب جانتا ہے اور اسکے بعد وہ علما ہیں جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اسکو مقرر کریگا پس دوسرا مامور ہے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالے کی طرف سے حکم کیا گیا جیسے بعض علما اور اولیا اور وعظ کہتے ہیں پس اسمیں خوب ہے کہ انکے سوا کوئی وعظ کہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست و تکبر کے کہیگا۔

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه ومن أشار على أخيه بأمر يعلم أن الرشد في غيره فقد خانه رواه أبو داود اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوی دیا گیا بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اسکا اوسپر ہے جسنے فتوی دیا اسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایسے کام کے کہ جانتا ہے کہ بھلائی بیچ سوا اسکے ہے پس تحقیق خیانت کی اسکی روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اس عالم نے مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچھنیوالے نے اوسپر عمل کیا اور نجانا کہ یہ غلط ہے تو گناہ عالم پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے بیچ اجتہاد میں قصور کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بدخواہی کا دیا اوسنے خیانت کی۔

وعن معاوية قال إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الأغلوطات رواه أبو داود اور روایت ہے معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی وہ مسائل کہ اونسے علما کو مغالطہ میں ڈالنے کی نسبت مشکل ہوتی اونکی کہ پس اگر قصدا پوچھے تو حرام ہے کیونکہ اسمیں ایذا ہوتی ہے مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہے اور اظہار اپنی فضیلت کا ہے اور یہہ حرام ہے مگر کہ پہلے کسی ور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اسکی وسکی جواب معلوم نہیں ہیں ایسا ہی پوچھے تو نہیں حرام ہے۔

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فإني مقبوض رواه الترمذي اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنی جو چیزیں کہ اللہ نے فرض کی ہیں یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو

اور سکھلاؤ اور تو نکلو اس کی تحقیق میں وعظ کیا جاوے گا یعنی انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی الدرداء

قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس فیہ

العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء رواہ الترمذی روایت ہے ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اونچی کی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہ ہے وقت جاتا رہیگا علم آدمیوں سے یہاں تک کے نہیں طاقت رکھیں گے

علم سے اوپر کسی چیز کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اونچی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کی تھی پس وحی کی گئی کہ اجل تمہاری نزدیک پہنچی اور سبب فرمایا

کہ اسی سے وحی منقطع ہوتا ہے سو حق علم **وعن** ابی ھریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون

العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک

ابن انس ومثلہ عن عبد الرزاق قال اسحاق ابن موسی وسمعت ابن عیینۃ انہ قال ھو العمری

الزاھد واسمہ عبد العزیز بن عبد اللہ .... اور نقل ہے ابی ہریرہ سے روایت ہے قریب ہے یہ کہ ماریں گے لوگ جگر اونٹوں کی

طلب کرینگے علم پس نہ پاوینگے کسیکو عالم تر عالم مدینہ کی سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کی ہے کہ کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک

بن انس ہے اور مانند اس کلام ابن عیینہ کی منقول ہے عبد الرزاق سے اور کہا اسحق بن موسی نے سنا میں نے ابن عیینہ کو کہا وہ عالم مدینہ کا عمری

زاہد ہے اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ ہے **ف** روایۃ یعنی ابو ہریرہ نے یہ حدیث مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر

راوی نے بجائے لفظ ابو ہریرہ کے یا نہیں کہا اسی طرح بیان کیا اور جگر اونٹوں کی مارینگے یعنی جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگے علم کی تحصیل

کے لیے [illegible] اور حضرت عمر بن خطاب سے [illegible] عالم مدینہ سے مراد کا عبد العزیز [illegible] عبد اللہ بن عمرو بن حفص

بن عاصم بن عمر بن خطاب ہے نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے امام مالک ہیں

اور اسحق بن موسی نے انہی سے نقل کیا کہ عمری زاہد ہیں [illegible] کہ ہر ایک کی بات [illegible] یقین ہوں [illegible] یہ بات صحابہ

زمانے صحابہ اور تابعین کی [illegible] کہ مدینہ کے عالم [illegible] زیادہ [illegible] اور بعد ان کی [illegible] بڑے عالم پیدا ہوئے متقدم

کی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حال اب

[illegible] **وعنہ** قال فیما اعلم

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ

سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابو داود روایت ہے انہیں ابو ہریرہ سے کہا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا ہوں میں حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہے واسطے نفع اس امت کی اوپر سرے سو برس کی اس شخص

کو کہ نیا کرتا ہے واسطے [illegible] دین اوس کا روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اکثر علما نے اس حدیث سے یہ سمجھا ہے کہ مراد یہ

ہے کہ ایک شخص امت سے ممتاز ہوتا ہے [illegible] دین کی [illegible] اور بدعت کو دفع کرتا ہے [illegible] تعیین

کی [illegible] **وعن**

ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم

من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِیْثِ بَقِیَّۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ روایت ہی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیتے رہینگے اس علم دین کو ہر زمانہ کے پچھلی لوگوں سے جو نیک و سچے یعنی ثقہ معتمد ہونگے دور کرینگے اس علم سے تغیر اور حد سی بڑھنے والوں کا اور جھوٹ باندھنے والوں کا ... روایت کی بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے ... حدیث بقیہ بن ولید کی سے ... معان بن رفاعہ سی ... ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی **ف** لفظ رواہ البیہقی سے لفظ ... تک ... اور سند کر حدیث جابر فانما شفاء العی السؤال فی باب التیمم انشاء اللہ تعالٰی ... یعنی یہ حدیث ... فانما شفاء العی ...

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** الحسن مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوی اسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطی کہ زندہ کرے ساتھ اوسکی اسلام کو پس درمیان اوسکی اور درمیان نبیوں کی ایک درجہ ہوگا بیچ بہشت کی ... روایت کی یہ دارمی نے **و**

عنہ مرسلاً قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدھما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النھار ویقوم اللیل ایھما افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النھار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم رواہ الدارمی اور روایت ہی اونہیں سی بطریق ارسال کی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصوں کی سی کہ تھی بیچ بنی اسرائیل کی ایک دونوں میں سی تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تہا پس سکھلاتا تہا آدمیوں کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا تمام رات کو سو ان دونوں میں کی بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس عالم کی کہ پڑھتا ہی نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہی آدمیوں کو علم اوپر بندگی کرنیوالی کی کہ روزہ رکھتا ہی دن کو اور کھڑا رہتا ہی رات کو مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری کی ہی روایت کی یہ دارمی نے **ف** دوسرا شخص بہی عالم تہا لیکن بہی سی بایر ... لیکن صرف اوقات عبادت میں کرتا تھا حق

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہی وہ کہ سمجھ رکھتا ہو بیچ دین کی اگر احتیاج لاوی کوئی طرف اوسکی نفع دیا اور اگر بی پروائی کی کسی اوس سی لی بے پروا کیا نفس اپنی کو روایت کی یہ رزین نے **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہی کہ اگر ... عالم کی بیہ ہی کہ محتاج نہ کری اپنی کو طرف خلق کی اور میل نہ کری ساتھ مصاحبت خلق کی اور طمع نہ کری بیچ متاع دنیا کی ... مطلق انقطاع بہی نہ کری ... فائدہ پہنچانا ساتھ علم کی ترک نہ کری بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اوسکی کی طرف کو تو ...

حاصل ہوا کہ علم سے فائدہ دے واسطے اوس ضرورت کی دیاوے لوگوں نہیں اور نفع پہنچاوے اونکو اور اگر محتاج ہوں یکی اور طلب فائدہ کی نہ
کریں پس پروا ہووے اون سے اور مشغول ہووے بیچ عبادت نوافل کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کرے دین کی کتابوں کا اور تصنیف کرکر
علم پھیلاوے ۔ **وعن** عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ
فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ
مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ
يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن
عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگوں کو ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ قبول نکرے پس دو بار یعنی اگر ہفتہ میں ایک بار وعظ
کہنا کم جانے تو دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور تنگ کر تو لوگوں کو اس قرآن سے یعنی تین بار سے زیادہ بیان کرنے میں ملول
ہونگے اور نہ پاؤں میں تجھ کو اس حالت میں کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہوں بیچ باتوں کے باتوں اپنی سے پس بیان کرے تو اون پر
وعظ پس موقوف کرے تو اوپر اون کے باتیں اونکی پس تنگ کرے اونکو ولیکن چپ رہیو جس وقت فرمایش کریں تجھ کو پس حدیث بیان کر
اون کو اور وہ رغبت رکھتے ہوں وصل و موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سے پس بچ تو اوس سے پس تحقیق میں معلوم کیا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یاروں اون کے کو نہیں کرتے تھے یہ دعا میں روایت کیا یہ بخاری نے **ف** ۔ وہ ہوں بیچ باتوں
کی خود یعنی مشغول کرتے ہوں اپنی باتوں میں کہ اگر تو اون میں [illegible] قطع اونکا [illegible] اور اپنی باتیں خیال میں شامل ساتھ عدم رغبت کی
اون کو ہووے [illegible] قرآن کو [illegible] گنہگار ہوں اور ہیبت دین کی نرہی [illegible] صلوٰت اگر قطع کلام
اون کی میں ہوا سی تقریب سی اوس کلام کی اون کو [illegible] صلوٰت وقت پڑھے اور ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار
اوس کے فرمایا ہے کہ اوس وقت میں لوگ [illegible] مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارات مقفا کو یعنی قافیہ بندی دعا میں
تکلف کر کر حضرت کی دعاؤں میں جو قافیہ بندی ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف [illegible] ۔ **وعن** وَاثِلَةَ
بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ
مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۔ اور روایت ہے واثلہ بن
اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا [illegible] دو ثواب اور اگر
حاصل نہوا [illegible] ایک حصہ ثواب ہے روایت کی یہ دارمی نے **ف** ۔ دو ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا
کہ تحصیل علم میں پہنچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور [illegible] ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہے [illegible] ایک ثواب مشقت
ہی کا ہوگا [illegible] طلب علم میں رہنا چاہیے [illegible] طالب علم میں مرجاوے حالت ہی میں **بیت** [illegible]
[illegible] ۔ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا
يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ
أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اوس قسم سی کہ پہنچتا ہی مسلمان کو انکے عمل اوسکی سی اور نیکیوں اوسکی سی بعد مرنی اوسکی علم ہی کہ سیکہا تہا اوسکو اور رواج دیا تہا اوسکو اور اولاد نیکبخت جو چہوڑ گیا یا قرآن چہوڑ گیا وارث کو یا مسجد بنا گیا یا سرای اہل مسافروں کی بنا گیا یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو خیرات نکالا ہو اوسکو اپنی مال میں سی بیچ تندرستی کی او زندگی اپنی کی پہنچتا ہی اوسکو پیچہی مرنی اوسکی یعنی ثواب ان چیزونکا روایت کیا یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** کلام اللہ کی علم میں داخل ہی کتابیں علوم شرعیہ کی اور مسجد کی حکم میں داخل ہیں مدرسی علما کی اور خانقاہیں فقرا اللہ کی یہی ہون یعنی نکا ہی ثواب پہنچتا رہتا ہی بعد مرنی کی * علی **وعن** عائشۃ انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سہلت لہ طریق الجنۃ ومن سلبت کریمتیہ اثبتہ علیہما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک الدین الورع رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق وہ بولیں کہ سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ عز وجل نی وحی یعنی حکم بہیجی طرف میری یہہ کہ جو شخص چلے ایک راہ میں بیچ طلب کرنی علم کی آسان کرونگا واسطی اوسکی راہ بہشت کی اور جسکی لیجاؤں میں دونوں آنکہیں بدلہ دونگا میں سکو اون دونوں یعنی اون کی جاتی رہنی پر اور صبر کرنی پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کی بہتر ہی زیادتی سی عبادت میں اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت و عبادت دنیا میں نصیب کرونگا تا اوسکی سبب داخل جنت میں ہووی یا معنی یہہ ہیں کہ آسان کرونگا عقبی میں راہ طرف دروازہ کی دروازوں جنت سی اور راہ طرف محل جنت کی جو محل خاص علم والونکی لیے ہی اور اوسمیں اشارہ ہی جو راہ راہوں علم کی وہ راہ ہی ہوں جنت سی اور راہیں جنت کی بند ہیں سوا دروازوں علوم کی یعنی بغیر علم کی جنت نصیب ہونی مشکل ہی لیکن شرط یہی ہی کہ خلوص نیت و عمل بہی نصیب ہو اور نہیں تو وہی بات ہی کہ چارپایہ برو کتابی چند اور مراد ساتہہ ورع کی بچنا ہی حرام سی اور شبہات سی و طمع سی کہ باعث ریا او سمعہ کی ہو عبادات میں * علی **وعن** ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائہا رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا درس کہنا علم کا تہوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکہنی رات کی سی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی تمام رات نماز پڑہنی او عبادت کرنی سی تہوڑی دیر کا پڑہنا پڑہانا علم کا اسمیں بہتر ہی اور داخل ہی اسی حکم میں لکہنا علم کا او مطالعہ کرنا اوسکو واسطی حصول مقصود کی * علی **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاہما علی الخیر واحدہما افضل من صاحبہ اما ہؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاہل فہم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیہم رواہ الدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری دو مجلسوں پر کہ تہیں بیچ مسجد اونکی فرمایا کہ دونوں اوپر بہلائی کی ہیں لیکن ایک اونمیں سی بہتر ہی نیکی میں دوسری سی ایک جماعت عبادت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں اللہ سی اور رغبت کرتی ہیں طرف اوسکی اور امیدوار ہیں اوس سی حصول مقصود کی اور حصول مقصود انکا اللہ پر موقوف ہی پس اگر چاہی دیوی اونکو اور اگر چاہی نہ دیوی اونکو اور جماعت دوسری سیکہتی ہیں فقہ کو یا فرمایا علم کو او سکہاتی ہیں جاہل کو پس یہہ بہتر ہیں اوس سی اور اسکی نہیں کہ بہیجا گیا ہوں میں معلم پہر بیٹہ گئی اونمیں

روایت کی یہ دارمی نے ف گذرے وے مجلسوں یعنی صحابہ دو جا بیٹھے مجلس کر رہے تھے ایک جماعت تو دعا میں مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ
علم میں پھر بیٹھ گئے ان میں یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتے تھے پس ان کی زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ بیٹھے اور اپنے
تئیں ان میں سے گنا بیت گدا یا زا یمنی خبریست کہ سلطان جہان با ماست امروز **وعن** ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے مقدار علم کی کہ جس وقت پہنچے اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنی اوٹھایا
جاوے عالم بیچ زمرہ علما کی آخرت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کی چالیس حدیثیں یہ مقصد
دین او تکمیل اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا میں اوسکا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اوسکی طاعت پر **ف**
کہا ہے علما نے کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثوں کا ہے لوگوں کو اگرچہ یاد رکھتا ہو سبب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثیں تصنیف کر کر امیدوار
شفاعت و گواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئے ہیں **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم
واجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ
اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کی رو میں عرض کیا صحابہ
اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا اللہ بڑا سخی ہے سخاوت میں بعد اوسکے میں ہوں بنی آدم میں سے اور بڑا سخی لوگوں میں بیچ میرے وہ شخص ہے کہ سکھایا
علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کی بمنزلہ ایک امیر کی یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کی **ف** بمنزلہ ایک امیر کی یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کی آویگا
کہ وہ تابع کسیکا نہیں ہوویگا اور اوسکی ساتھ تابع اور خادم ہونگی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ امیرا وحدہ فرمایا ہے یا بجای اوس کی
امۃ واحدۃ فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کی ہوگا مقصود یہ ہے کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کی اور با شوکت و حشمت
ہوویگا اوس دن ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشبعان منہوم فی العلم لا یشبع منہ
ومنہوم فی الدنیا لا یشبع منہا روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب
الایمان وقال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن مشہور فیما بین
الناس ولیس لہ اسناد صحیح اور انہیں سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو میں
حرص کرنیوالے نہیں پیٹ بھرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا بیچ علم کی نہیں پیٹ بھرتا اوسکا اور ایک حرص کرنیوالا بیچ دنیا کی نہیں پیٹ بھرتا اوسکا روایت کیا
ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کی یہ متن مشہور ہے درمیان لوگوں کی اور نہیں اسناد
اوسکی صحیح **ف** کہا امام نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے باوجود اسکی طرق اسکی متعدد ہیں کہ بعضوں سبب بعضوں کی قوت پکڑتی ہیں اور اتفاق
کیا ہے علما نے اس پر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہے **وعن** عون قال قال عبد اللہ بن مسعود
منہومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا
للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عون سی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں برابر ہیں
دونو آپس میں پر صاحب علم میں زیادہ کرتا ہی رضا خدا کی اور صاحب دنیا بس زیادتی کرتا ہی بیچ سرکشی کی پہر پڑہی عبد اللہ نی
یعنی سند کی لیے یہہ آیہ ہرگز نہیں یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اس لیے کہ دیکھا اپنی تئین بی پروا یعنے لوگون سی بسبب کثرت مال
کی کہا عون نی اور پڑہی عبد اللہ نی دوسری شخص کی حق میں یعنی فضیلت علما میں یہہ آیہ سوا اسکی نہیں کہ ڈرتی ہین اللہ سے بندون
اوسکی سی عالم روایت کی یہہ دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي
سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ
بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ
ابْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
کتنی لوگ امت میری سی سمجہہ حاصل کرینگی بیچ دین کی اور پڑہین گی قرآن کہین گی جاتی ہین ہم سردارونکی پاس پس پہنچین ہم دنیا اونکی سی اور کہیو
رہین گی اونسی اپنی دین کو اور نہین ہوتا یہہ یعنی دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتی امرا کی صحبت میں نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چنا جاتا
درخت خاردار سی مگر کانٹا اسیطرح نہیں چنی جاتی نزدیکی اونکی سی مگر کہا محمد بن صباح نی گویا کہ وہ مراد رکہتی تہی خطایا روایت کی یہہ ابن
ماجہ نی ف پڑہین گی قرآن اور جاوینگی امیرونکی پاس واسطی اظہار فضیلت و طمع مال و جاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس
جب کہا جاویگا اون سی کہ کیونکر جمع کروگی تم درمیان تقوی اور قرب اونکی کی تو کہینگی جاتی ہیں ہم سردارون کی پاس آخر تک اور محمد بن صباح
استاد بخاری و مسلم وغیرہا کی ہین وہ کہتی ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہیں
ہوتی اون کی نزدیکی سی مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کر دینی میں اشارہ ہی اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہیں
ہو سکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سی کہ کہا اونہون نی کہ نجاست پر کی بہتر ہی اوس قاری سی کہ ان امرا ظالمین کی دروازہ پر جاوی
اور میرا باپ کہتا تہا مجہکو کہ نہیں جانتا میں کہ ہووی تو عالم واسطی خوف اسکی کہ کہڑا ہووی تو دروازہ امرا پر وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ
بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ
وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ
مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم
محافظت کرین علم کی اور رکہین اوسکو نزدیک اہل اوسکی کی یعنی قدر دانون علم کی البتہ سردار ہون بسبب علم کی اہل زمانہ اپنی کے
ولیکن اونہون نی خرچ کیا اوسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ پہنچین بسبب اوسکی دنیا اونکی سی یعنی نہ واسطی نصیحت اونکی اور نہ واسطے
سفارش کیسکی پس ذلیل ہوئی دنیا دارون پر سنا میں نی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہے جسنی کہ گردانا ہمتون کو ایک

یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی و سکو امور مقصود دنیا اوسکی کو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکی کہ حالات دنیا کی بین نہین پروا
کرتا اسیہ پہ کسی جنگل دنیا کی ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی سیہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن
عمر سی قول اونکی سی من جعل الہموم آخر تک **ف** محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا دار ونکی صحبت مین طمع مال و جاہ کی لیے جاکر علم
کو ذلیل نہ کرین سردار ہوان اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال اور بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سی یہ نہین ہے کہ بادشاہ ہوا
کرین سیں جو کہ سوا انکی ہین زیر قدم اور زیر قلم او تابعدار عقل او رحکمون ونکی کی ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ درجی مومنون کی تم مین سی اور اونکی کہ دیے گئی ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی سب قصدونکو
ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سوا آخرت کی کچہ مقصود نہ کیا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبہی کسی فکر مین لگا کبہی کسی مین او نہین پروا کرتا اسکی
بیچ کسی جنگل کی ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکی اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والآخرۃ مین سی

وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان
تحدث بہ غیر اھلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی اعمش سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آفت علم کی بہولنا ہی
اور ضائع کرنا اوسکا یہ ہی کہ بیان کری وسکو روبرو نااہل کی روایت کی یہ دارمی نی بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعد حاصل ہونی علم کی نسیان
آفت ہی اور یہی حاصل ہونی سی تو بہتیری ہی آفتین مین لکل شیء آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین
اونسی بچی یعنی گناہون سی بچی اور دل نہ لگاوی اور بچیزونمین کہ غافل کرین جیسی جیسی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہین اون کی
چنانچہ امام شافعی رح نی شعر اسی مضمون کا لکہا ہی ؎ شکوت الی وکیع سوء حفظی ❊ فاوصانی الی ترک المعاصی ❊ فان العلم فضل من اللہ
وفضل اللہ لا یعطی لعاص ❊ یعنی شکوہ کیا مینی اپنی اوستاد سی کہ نام اونکا وکیع ہی برائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجکو چہوڑنی گناہونکی کیونکہ
تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سمجہی نہین یا عمل نہ کری ❊ تمت **وعن**
سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب
العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہی سفیان سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نی فرمایا واسطی کعب کی کون ہین
صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نی وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اوس چیز کی کہ جانین کہا حضرت عمر نی پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلون
عالمون کی سی یعنی برکت اور ہیبت اور نور علم کو کون سی چیز علماء باعمل کی دلونسی نکالدیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نی **ف** یعنی طمع
کرنی مال وجاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب و اشیاء دنیا کی حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلثا ثم قال الا ان
شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی
اور روایت ہی احوص بن حکیم سی کہ نقل کیا اپنی باپ سی کہا پوچہا ایک شخص نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی برائی سی فرمایا نہ سوال کرو تم
مجہسی برائی سی اور سوال کرو مجہسی بہلائی سی فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بد ونکی بُری علماء کی ہین او رتحقیق بہترین
بہلونکی بہلی علماء کی ہین روایت کی یہ دارمی نی **ف** اس لیے کہ لوگ علماء کی تابعدار ہوتی ہین پس بدی اور نیکی ان کی خلق مین بہت سرایت
کرتی ہی اور معنی لفظ عن الشر کی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی یہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچہا کہ کون سے ہے

اور یہ معنی موافق تر ہیں ساتھ جواب کے اور ساتھ حق سوال کے تب اسلئے فرمایا کہ میں مثل رحمۃ ہوں حال نبی مدنی کا گیا پوچھتے ہو جبکہ اور مدد ہو بیان فرمائی مجھ سے **وعن** ابی الدرداء قال ان من شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمي اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے مرتبہ میں دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نفع نہ لیا اوس نے ساتھ علم اپنے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنی خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنی کہ علم شرعی سیکھا لیکن اوسپر عمل نہ کیا پس یہ بدتر ہے جاہل سے اور عذاب اسکا سخت تر ہے عذاب سے اوسکے جیسے کہ منقول ہے ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنی افسوس ہے جاہل کے لیے ایکبار اور افسوس ہے عالم کے لیے سات بار اور روایت ہے کہ اشد لوگوں کا عذاب میں دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اوسکے علم سے نفع نہ دیا اللہ نے اوسکے علم سے **وعن** زياد بن حدير قال قال لي عمر هل تعرف ما يهدم الاسلام قلت لا قال يهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالكتاب وحكم الائمة المضلين رواه الدارمي اور روایت ہے زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہے تو کیا چیز گرادیتی ہے بنا اسلام کو کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا گرادیتا ہے بنا اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنی خطا اسکی مسائل میں اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہ دارمی نے **ف** مراد ساتھ گرانے بنا اسلام کے بیکار ہونا پانچوں رکنوں کا ہے یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہے بسبب خواہش نفسانی کے تو ان چیزوں میں سستی اور فساد واقع ہوتا ہے اور جھگڑنا منافق کا یعنی اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر وبدعت دل میں پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اوسکا ساتھ کتاب اللہ کے یعنی رد کرنا اوسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطل کے وہ ان سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہے اسمیں داخل ہے جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبوں کا کہ تحریف کرتے ہیں تاویلیں کر کر دین میں تک ان الٰہی ہیں وعیدیں **وعن** الحسن قال العلم علمان فعلم في القلب فذاك العلم النافع وعلم على اللسان فذاك حجة الله عز وجل على ابن ادم رواه الدارمي اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہیں ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ حجت ہے اللہ عز وجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کہتے ہیں اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ یہ علم باطن میں سے نہیں حاصل ہوتا جب تک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کرے اور اسیطرح علم ظاہر نہیں تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہے ابوطالب مکی نے کہ یہ دونوں علم اصل ہیں اور نہیں بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک نہیں ہے بغیر دوسرے کے جیسے نہیں اور مانند جسم اور دل کے ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ روشنی اوسکی دل میں پھیلتی ہے اور اوس سے دل کی آنکھیں کھلتی ہیں یعنی بڑی جو نافع ہیں فہم اور دریافت حقائق اشیاء سے اور علم نافع دو قسم پر ہے ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہے عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہے اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اوسکے دل میں یہ نور ڈالتا ہے اور علم زبان پر وہ ہے کہ تاثیر نہ کرے اور نورانی نہ کرے دل کو ؏ علم چون بر دل زند یاری شود * علم چون بر تن زند ماری شود * پس علم زبان کا حجت ہے خدا کی آدمی پر کہ الزام دیگا اور فرماوے گا کہ تجھکو علم دیا تھا میں نے پھر کیوں نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ وای جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ ودانستہ گمراہ ہوا **وعن** ابي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته فيكم واما الاخر

فلو بثثته قطع هذا البلعوم يعني مجرى الطعام رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا یاد رکھی میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو
باسن یعنی دو طرح کی علم ایک ان میں سے پس پھیلایا اوسکو بیچ تمہاری اور دوسرا پس اگر پھیلاؤں میں اوسکو تو کاٹا جاوے یہہ گلا یعنی
جگہہ جاری ہونی طعام کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری سے علم باطن کہ عوام
سے پوشیدہ ہے بسبب فہم نہ پہنچنی انکی ساتھہ اوسکی و مخصوص ہے ساتھہ خواص کی علما و عارفین سے یا دوسرا علم یہہ تہا کہ حضرت نے حال معلوم ہوا
تہا کہ فتنہ ایک قوم سے ہوویگا بعد میری اور بدعات انہیں سے شروع ہونگی اور اس قوم کا نام اور ان لوگوں کی بہی معلوم تہی حضرت ابوہریرہ
کو علی حق **وعن** عبد الله قال يا ايها الناس من علم شيئا فليقل به ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان
من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قال الله تعالى لنبيه قل ما اسئلكم عليه من اجر وما انا من
المتكلفين متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اے لوگو جو شخص کہ جانی کچھہ پس کہی اوسکو اور جو شخص
کہ نہ جانی پس چاہیے کہ کہی اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے پس تحقیق علم یعنی سے ہے کہنا واسطی اوس چیز کی کہ نہ جانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یعنی تمیز کرنا
معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہے علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطی نبی اپنی کی کہہ نہیں مانگتا میں تم سے اوپر اس قرآن کی کچھہ بدلا اور نہیں میں
تکلف کرنیوالوں سے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو کچھہ معلوم کروادیا اور امر اوسکی پہنچانیکا کیا گیا تہا انہوں نے پہنچا دیا ہو اور کسی
چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہیں کرتا اور چیزوں مشکل سے کہ فہم اوسکو نہ پہنچ سکتا نہیں دیتا دخل تکلف کی ہے ع ح ق **وعن** ابن
سيرين قال ان هذا العلم دين فانظروا عمن تاخذون دينكم رواه مسلم اور روایت ہے ابن سیرین
سے کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہے پس دیکہو کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس میں اشارہ اسیہ ہے
کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال اونکا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظ والا ہو ہر کسی سے خصوصا اہل بدعت ہو اسکی دیندار ہو روایت نہ
کرنی لکو ع ح ق **وعن** حذيفة قال يا معشر القراء استقيموا فقد سبقتم سبقا بعيدا وان اخذتم يمينا
وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعيدا رواه البخاري اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اے گروہ قاریوں کی سیدہی ہو پس تحقیق تم پیش
دستی لیے گئی ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤگے تم داہنی یا بائیں البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ خطاب
ہے صحابہ کرام کو کہ اول میں اسلام لائی جب تمسک کیا ساتہہ کتاب و سنت کی تو پیش دستی لیگئی وہ نہ کہ بعد اونکی ہونگی اگرچہ وہ عمل انکی سے زیادہ کریں
لیکن انکی درجہ کو نہیں پہنچینگی بسبب سبقت اسلام کی پس اونکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم ہو کہ استقامت بہتر ہے کرامت
سے اور معنی استقامت کی یہہ ہیں کہ ثابت رہی اچہی عقیدہ پر اور مداومت کری علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص کہی
اور حضور ساتہہ اللہ کی کہی ونہ غائب ہو ماسوی اللہ سے علی حق **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا يا رسول الله وما جب الحزن قال واد في جهنم يتعوذ منه جهنم كل
يوم اربعمائة مرة قيل يا رسول الله ومن يدخلها قال القراء المراؤن باعمالهم رواه الترمذي
وكذا ابن ماجه وزاد فيه وان من ابغض القراء الى الله تعالى الذين يزورون الامراء
قال المحاربي يعني الجور ر ... اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی جب الحزن سے یعنی کنوئیں غم کی سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ

کی پناہ مانگتی ہی اوس سی دوزخ ہر دن چارسو بار کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی اپنی عملون کو روایت کی یہہ ترمذی نی اور اسیطرح ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا یہہ اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکہی گئی قاریون مین طرف اللہ تعالی کی وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتی ہین سردارون سی کہا محاربی نی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امراء ظالمون سے **ف** رہتی دوزخ مین یعنی نہایت کہائی مشابہ کنوئین کی پناہ مانگتی ہی دوزخ یعنی ایسا برا اور وحشتناک ہی کہ دوزخ اوس سی پناہ چاہتے ہی تیہ جاہی دوزخی فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی اپنی عملون کو یعنی جنگل مین عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قرآن ہی سی حاصل ہوتا ہی اور عبادت بہی بسبب حکم قرآن کی ہوتی ہی پہر حال اونکا یہی ہی ہوگا ملاقات کرتی ہین سردارون سی یعنی طمع دنیا کی لیے ملتی ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی لیے یا بطریق جبر کی اور دفع شر اونکی کی لیے جاتی ہین اونکا یہہ حکم نہین اور مراد سردارون سی سردار ظالم ہین اسلیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی • حق ہی

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سی مگر نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سی علماء اونکی بدترین خلائق کی ہونگی نیچی آسمان کی انہین نزدیک اونکی سی نکلیگا فتنہ یعنی دین مین بسبب ذکر نی ظالمون کی اور انہین مین پہیکا یعنی مسلط کردیگا اللہ ظالمون کو اون پر روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** مراد رسم قرآن سی تجوید حروف اور پڑہنا لفظون کا ہی بغیر سمجہنی معانی کی اور عمل کرینگے امر ونواہی اوسکی پر اور خراب ہونگی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اونمین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے اونمین •

وعن زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم قلت یا رسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناؤنا ابناءھم الی یوم القیمۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاری یقرؤن التورٰۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ وکذا الدارمی عن ابی امامۃ اور روایت ہی زیاد بن لبید سی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی فتنہ اور سختیون کا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑہتی ہین قرآن اور پڑہاوینگی اپنی بیٹون کو اور پڑہاوینگی ہماری بیٹی اپنی بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیو تجکو مان تیری اے زیاد تحقیق تہا مین گمان کرتا تجکو بڑا سمجہدار مردونمین سی بیچ مدینہ کی کیا نہین یہہ یہود اور نصاری پڑہتی توریت اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچہہ اوس چیز پر کہ بیچ اونکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی زیاد سی مانند اسکی اور اسیطرح دارمی نے ابی امامہ سی **ف** یعنی عجب ہی کہ مقصود کلام کا نہ سمجہا اور گمان کیا کہ قرآن اور علم مراد نری پڑہنی اور جاننی اوس کی سی ہے اور جسنی پڑہا اور جانا عمل کیا اوس پر باوجودیکہ یہہ بات نہین ہی کیا نہین دیکہتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑہتی ہین اور عمل نہین کرتی حق

وعن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه الناس فاني امرؤ مقبوض والعلم سينتقص وتظهر الفتن حتى يختلف اثنان في فريضة لا يجدان احدا يفصل بينهما رواه الدارمي والدارقطني

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو علم اور سکہاو اوسکو لوگون کو سیکہو علم فرایض یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکہاو اوسکو آدمیون کو سیکہو قرآن اور سکہاو اوسکو لوگون کو بیشک تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاونگا اور علم ہی کم ہوگا اور ظاہر ہونگی فتنی یہانتک کہ اختلاف کرینگی دو شخص بیچ چیز فرض کی نہ پاوینگی کسیکو کہ فیصلہ کرے درمیان دونون کی یعنی بسبب قلت علم کی یا کثرت فتنون کی یہہ حال ہوگا روایت کی یہہ دارمی نی اور دارقطنی نی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل علم لا ينتفع به كمثل كنز لا ينفق منه في سبيل الله رواه احمد والدارمي

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکی یعنی نہ پڑہاوی کسیکو اور نہ عمل کری اوسپر مثل گنج کی ہی کہ نہ خرچ کیا جاوی اوسمین سی بیچ راہ خدا کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی نی

کتاب الطہارۃ

کتاب ہی بیچ بیان کرنی پاکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ ما بين السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها رواه مسلم وفي رواية لا اله الا الله والله اكبر تملآن ما بين السماء والارض لم اجد هذه الرواية في الصحيحين ولا في كتاب الحميدي ولا في الجامع ولكن ذكرها الدارمي بدل سبحان الله والحمد لله

روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک رہنا آدہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنی ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ و الحمد للہ بہر دیتی ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ اون چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیرے یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی نہیں پائی مینی یہہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نی بدل سبحان اللہ و الحمد للہ کی

ف میں ذکر کرنا مصابیح والی کا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی اس لیی کہ ایمان سی بڑی اور جہوٹی گناہ بخشی جاتی ہین اور وضو سی جہوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہین پس مرتبہ طہارت بیچ مرتبہ آدہی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تملا شک راوی کا ہی کہ حضرت نی لفظ تملان کا تثنیہ فرمایا ہی یا تملا بصیغہ مفرد اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ اگر ان کلمون کی ثواب کا جسم فرض کیا جاوی تو تمام ہوتا اون کی بہر دی ہو چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہہ باز رکہتی ہی گناہون سی اور بری باتون سی اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کی مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنیوالی دل اور منہہ کی ہی

اور سہ دنیا دلیل ہی یعنی دلیل ہی اوپر صدق دعوی ایمان کی اور محبت پروردگار تعالی کی یا معنی یہہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کی صرف مال اپنی سی تو صدقات اوسکی دلیل ہوگی جواب میں اور صبر یعنی باز رہنا گناہون سی اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صاحب ہمیشہ نورانی اور راہ یاب ہوتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیری یا اوپر تیری یعنی اگر عمل کیا قرآن پر واسطی تیری نفع کریگا اور اگر عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیری کہ جہگڑیگا اور ہر شخص صبح کرتا ہی پس بیچنے والا ہی جانکو یعنی صرف کرنیوالا ہی ذات اپنی کو اوس کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر پس آزاد کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنی جب بندہ آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام مین آخرت کو ساتھ دنیا کی خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چہوڑا یا افضل اپنی کو عذاب آخرت سی اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی تئین عذاب مین ڈالا **بیت** دنیا قوالی لعقبی خری بخر جان من ورنہ حسرت بری ع ع ح **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم الرباط فذلکم الرباط ردد مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن تمکو وہ چیز کہ دور کرتی ہی سبب اوسکی گناہ اور بلند کرتی ہی سبب اوسکی درجی یعنی مراتب جنتونمین کہا صحابہ نی ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا وضو کا وقت مشقت کی یعنی بیماری مین یا بہت جاڑی مین اور کثرت سی کہن قدمونکا طرف مسجدونکی یعنی بسبب دوری مسجد کی ہی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہہ ہی رباط اور بیچ حدیث مالک بن انس کی یہہ ہی پس یہہ ہی رباط دو بار روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی تین بار **ف** پورا وضو کرنا یہہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچہی طرح پہنچاوی اور تین تین بار دہووی اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹہا رہی اگر نکلی تو دل وہین لگا رہی اور رباط اسکو کہتی ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی لیی بیٹہی تا وہ چلی نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نی بہی حکم فرمایا اسکا اس آیہ مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹہنا نماز کی لیی اصل رباط ہی کہ جیسی وہان کفار کی مقابلہ مین بیٹہتی ہین یہان شیطان کی مقابلہ مین بیٹہنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کی چار ہین دہونا تمام موہنہ کا اور دہونا ہاتہون کا کہنیون تک اور مسح چوتہائی سر کا کرنا اور دہونا پانونکا ٹخنی تک اور مسح کرنا بالون ڈاڑہی کا جو کہ ملی ہوئی ہین جلد موہنہ کی سی فرض ہی متنون مین تو یونہی لکہا ہی اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہہ لکہی ہی کہ دہونا ساری ڈاڑہی کا کہ متصل جلد موہنہ کی ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دہونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہہ ہین دہونا ہاتہون کا پہنچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑہی اور انگلیونکا اور تین تین بار دہونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کرنا جسطرح قرآن مین مذکور ہی اور ساری سر پر مسح کرنا اور پی درپی اعضا وضو کو دہونا اور مسح کانون کا کرنا ساتہہ پانی سر کی اور مستحبات اوسکی یہہ ہین داہنی طرف سی شروع کرنا دہونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی لیی بیٹہنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا غیر معذور کو اور پہیر لینا انگوٹہی ڈہیلی کا اور اسیطرح قرط کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانی کہ پانی اوس کی نیچی پہونچتا ہی تو مستحب ہی اور اگر جانی کہ پانی

نہین پہنچتا تو اوسکا بالیقین فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ ہی وضو کرے اور سی نہ کروا وی اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کی تو خبر کر لی اور بسم اللہ پڑہے نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کرنیکی اور دعائین جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہین پڑہے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی مین تفصیل لکہی گئی ہین دیکہہ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجے بعد تمام کرنی وضو کی اور بعضی مین بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام بہیجنا مستحب لکہا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑہنی آئی ہین پڑہے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کہڑی ہو کر یا بیٹہی ہوئی پیوی اور تعاہد یعنی خبر گیری کرے پانی پہنچانی کی نیچے بہو ون کی اور موچہون کی اور گوشہ چشم پر اور لونچون پانو پر کہ خشک رہجاوین اور مکروہات وضو کی یہہ ہین موہنہ پر پانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی سے زیادہ بہانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتہہ پانی نئی کی اور منہیات وضو کی یہہ ہین کہ وضو اور بقیہ پانی وضو عورت کی سی نہ کرے اور نجس جگہہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیی اور مسجد مین وضو نہ کرے مگر برتن مین کرے یا اوس جگہہ کرے کہ وضو کی لیی مقرر کہی ہی تو جائز ہی اور تہوک اور رینٹہہ پانی وضو مین نہ ڈالے یہہ شرح ملتقی در مختار **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کرے پس اچہا وضو کرے یعنی ساتہہ رعایت سنتون کی اور مستحبات کی نکلتی ہین گناہ اوسکی یعنی صغیرہ گناہ بدن اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نکلتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی یہہ مبالغہ ہی حاصل ہونی طہارت مین یعنی خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سی مثل اس مضمون کی بیان ہی بولا کرتی ہین کہ فلانی ناک کی راہ نکال دینگی پس **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی موہنہ اپنا نکلتا ہی موہنہ اوسکی سی ہر گناہ کہ دیکہا تہا طرف اوسکی ساتہہ آنکہون اپنی کی ساتہہ پانی کی فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ آنکہون سی ہوی ہین جہڑ جاتی ہین پس جسوقت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتہہ نکلتا ہی ہاتہون اوسکی سی ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتہون اوسکی نی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ ہاتہ سی ہوی ہین جہڑ جاتی ہین پس جب دہوتا ہی پانو اپنی نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلی تہی اوسکی طرف پانون اوسکی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یہانتک کہ نکلتا ہی پاک گناہون سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کری وضو اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز کفارہ اون گناہون کا کہ پہلے کیی تہی اس سی جب تک کہ

نہیں کیا گناہ کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے یعنی نماز کفارہ گناہوں کا ہے خصوص کسی زمانہ پر نہیں ہمیشہ ہے روایت کی یہ مسلم نے ف خشوع نماز کا یہ
ہے کہ ظاہر و باطن کی آداب بجالاوے یعنی کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سوا نماز کی کسی اور چیز میں مشغول نہ ہووے اور دھیرے
دھیان کہیں اور بدن اور کپڑے اور ڈاڑھی سے کھیلے نہیں اور داہنی اور بائیں طرف مونہہ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا
ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اس لیے کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نماز میں ہے یہود و نصاریٰ کی نماز میں علی العموم نہیں وجب تک کہ نہیں کیا اوسی
کبیرہ مقصود یہ ہے کہ اس طرح کی نماز اون صغیرہ کو دور کرتی ہے نہ کبیرہ کو ع **وعنه** انه توضأ فأفرغ علی یدیه ثلثا
ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلثا ثم غسل
یده الیسری الی المرفق ثلثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله الیمنی ثلثا ثم الیسری ثلثا ثم قال
رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ نحو وضوئی هذا ثم قال من توضأ وضوئی هذا ثم
یصلی رکعتین لا یحدث نفسه فیهما بشیء غفر له ما تقدم من ذنبه متفق علیه ولفظه للبخاری
اور اونہی سے روایت ہے کہ وضو کیا اونہوں نے پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے
ناک سنکی بعد دینے پانی کی ناک میں پھر دھویا مونہہ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایاں ہاتھ
اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا پانو داہنا اپنا تین بار پھر بایاں پانوں تین بار پھر کہا حضرت عثمان نے دیکھا میں نے نبی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کی پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا اسا کہ یہ ہے یعنی برعایت فرائض و سنتوں کے
پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کی کچھ بخشا جاتا ہے واسطے اوسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کی ہیں **ف** تین بار سے زیادہ دھونا اعضاء وضو کا مکروہ ہے سب علما کی نزدیک اور مراد یہ ہے کہ اگر پورا
وضو تین بار دھویگا ہے تو ثواب زیادہ نہ کریگا ہے اور اگر ایک چلو سے آدھا عضو دھویا اور دوسری سے دھویا تو یہ ایک بار ہے جو اسی طرح مثلاً
چھ چلووں سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور یہ نماز پڑھے دو رکعت دو رکعت ادنیٰ درجہ ہے اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہے یہ
حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ بعد وضو کی نماز پڑھنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتیں ہو کہ وہ بھی پڑھے کافی ہیں اور نہ بات کرے دل اپنے سے
یعنی دل سے باتیں نہ نکالے اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں ہیں نہ کرے خیال اسکی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آویں اور اون کو دفع
کرے وسوسوں سے باز رکھے کچھ مضر نہیں ہے ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوءه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبل علیهما بقلبه ووجهه الا وجبت
له الجنة رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس
اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونوں میں ساتھ دل اور مونہہ اپنے کی یعنی ساتھ باطن و ظاہر کی مگر واجب
ہوتی ہے واسطے اوسکی بہشت روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر کھڑا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً یعنی مثلاً بیٹھ کر پڑھے جو ضعف صاحب کہ عذر رکھتا ہو
ع **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ
او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفی روایة اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة

الثمانیۃ یدخل من ایّها شاء هٰکذا رواه مسلم فی صحیحه والحمیدی فی افراد مسلم وکذا ابن الاثیر فی جامع الاصول وذکر الشیخ محی الدین النووی فی اٰخر حدیث مسلم علی ما رویناه وزاد الترمذی اللّٰهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین والحدیث الذی رواه محی السنۃ رحمه اللّٰه فی الصحاح من توضأ فاحسن الوضوء الی اٰخره رواه الترمذی فی جامعه بعینه الا کلمۃ اشهد قبل ان محمدا ۱۲ اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب ؓ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہنچا دی یا فرمایا پس پورا کری وضو پہر کہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی بہشت کی آٹہون داخل ہو جس سی چاہی اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی اور حمیدی نی بیچ افراد مسلم کی اور اسیطرح ابن اثیر نی بیچ جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی بیچ آخر حدیث مسلم کی کہ جسطرح روایت کیا ہمنی اوسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نی یعنی شہادتین پر اس دعا کو الٰہی بار خدایا کر مجہی توبہ کرنیوالون سی اور کر مجہی پاکیزگی کرنیوالون سی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نی بیچ صحاح کی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نی بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی **ف** دروازی بہشت کی آٹہون بیان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہین اور اس حساب سی آٹہ بہشت ہوتی ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنی بیان کی ویسی روایت محی الدین نی بہی شرح مسلم مین نقل کی ہی اور اوسکی اخیر یہہ عبارت بڑہا دی ہی وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجہی توبہ کرنیوالون سی یعنی توبہ کرین گناہون سی اور رجوع کرین عیبون سی اور اس سی مراد یہہ نہیں ہی کہ ہمسی گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہو وی تو توبہ الہام ہو اگرچہ گناہ بہت ہون اور مضمون اس آیہ مین داخل ہو وین ان اللہ یحب التوابین یعنی اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالونکو یعنی اونکو کہ نہیں پہرتی ہین دروازہ مولی اپنی سی اور نہین نا امید ہوتی رحمت اوسکی سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنیوالون سی یعنی پاک ہو وین بری اخلاق سی پس اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طہارت اعضاء ظاہری کی ہماری اختیار مین تہی بجا لائی اور طہارت احوال باطن کی تیری ہاتہ ہی اس نصیب کر اپنی فضل سی یا غنی ای در خم چوگان تو دل ہمچون گوی ٭ بیرون ز فرمان تو جان کس سر موی ٭ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ٭ باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی ٭ اور پس اچہا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کی عبارت اس روایت مین یون ہی ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی یعنی کلمہ اشہد کا کہ پہلی لفظ ان محمدا کی مصابیح والی نی ذکر کیا ہی ترمذی نی نہیں ذکر کیا پس یہہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والی پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہیں ہی بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اوسکو حسان مین لانا چاہیی تہا اور معلوم کیا چاہیی کہ جزری نی حصن حصین مین بانہ دمر ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کی بیچ شہادتین کی لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنی یہہ کلمہ تین بار پڑہی اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کی یہہ بہی پڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہہ ہی کہ یہہ سب اذکار پڑہی اور مستحب مین یہہ اذکار پڑہنا سانے والی کی بہی ہی ٭ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان امتی یدعون

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا
وضو کے سے پس جو کوئی چاہے تم میں سے یہہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف غر جمع
اغر کی ہے یعنی سفید چہرہ اور محجل جمع ہے محجل کی جسکے ہاتھ پانو سفید ہوں یعنی بسبب وضو کے یہہ اعضا روشن ہونگے اور معنی یہہ ہیں کہ جب پکاری جاویگی ہماری
لوگوں میں سے محشر میں یا طرف بہشت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کے اوپر سے تھوڑے کے نیچے
تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک خوب دھووے اور دراز کرنا تحجیل کا یہہ ہے کہ کہنی کے اوپر تک پانو دھووے اور ذکر دراز کرنے
تحجیل کا نکیا اس لیے کہ دونوں آپس میں لازم ایک دوسرے کے ہیں یعنی ایک کے دراز کرنے کو فرمایا تو دوسرے کو آپ سے سمجھ جاوینگے ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور انہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچیگا زیور مومن کو یعنی جنت میں جہان تک پہنچیگا پانی وضو کا روایت کیا
یہہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا
وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے ہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ
سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملوں تمہارے سے نماز ہے اور نہیں محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہہ مالک اور احمد
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سیدھے ہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو اور دانہیں بائیں میل نہ کرو اور اسلیے یہہ مرتبہ مشکل
تھا فرمایا لن تحصوا یعنی پوری طرح تمام و کمال کی استقامت نہیں کر سکوگے تم اور جب علم کیا ساتھ بے طاقتی کے استقامت پر اور نہ ادا
کر سکنے کی حقوق اسکے کو تمام افعال و احوال میں تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اوسمیں استقامت کروگے تو تدارک
سب تقصیرات کا ہو جاویگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اسکی اور ادا کرو حقوق بعد اوسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اسکی کی
کہ اسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے فرمایا کہ نہیں محافظت کرتا اوسکی یعنی سنن و آداب اوسکی نہیں بجا لاتا مگر مومن
کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھ دل اور بدن اپنے کی بیچ درگاہ رب اپنے کی اسلیے کہ حاضر ہونا اوسکی درگاہ پاک میں بدون طہارت ظاہر
و باطن کے بعید ہی ہے ۱۲ ع ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ
كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے
لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے دس نیکیاں روایت کی یہہ ترمذی نے ف یعنی ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیاں
لکھی جاتی ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح
السنہ میں لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جسوقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو
کرنا جسوقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ۱۲ ع ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہہ

احمد نے ف یعنی جیسے دروازہ بغیر کنجی کے نہیں کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت میں نہیں جاتا اسمیں مبالغہ ہے محافظت کرنی نماز پر
گویا نماز حکم ایمان میں ہے کہ بغیر اوسکے بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہیں کہ سبب ہے دخول
جنت کا ۔ع وعن شبیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ
فلما صلی قال ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطهور وانما یلبس علینا القرآن اولئک رواہ النسائی
اور روایت ہے شبیب بن ابی روح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس متشابہ ہو حضرت پر پس جب نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا
نماز پڑہتے ہیں ساتھ ہمارے اور نہیں اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہیں کہ ہمپر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہہ نسائی نے
ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالے ہیں واجب کو اور سبب برکت کے ہیں اور برکت اونکی سرایت کرتی ہے
غیر میں جیسے قصور کرنا انمیں باعث ضرر کا ہوتا ہے اور نکے ادا کرنے میں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہے اور یہہ حدیث باعث عبرت
کے ہے اون لوگوں کی لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہیں نہیں دیکھتے کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کی حالت پڑہنے قرآن کی
میں کہ بہت وقت نزدیکی کا ہے صحبت ایک ادنی امتی کی کہ کوئی ادب سنت وضو کی اوس سے رہگیا ہو ایسی تاثیر کی کہ قرأت میں اشتباہ لگا
پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی میں گرفتار ہیں تب روز عیاذا باللہ منہا و نام مخلص ایت کرتے الیکا میرک شاہ نے
انو عفاری کی لکہا ہے ۔ع وعن رجل من بنی سلیم قال عدهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ
قال التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملؤہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض
والصوم نصف الصبر والطهور نصف الایمان رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن اور روایت
ہے ایک شخص نے بنی سلیم میں سے کہا گنا ان باتوں کو یعنی جو آگے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتہہ میرے کے یا بیچ ہاتہہ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ
کہنا یعنی ثواب اسکا بہر دیتا ہے آدہی ترازو اور الحمد للہ بہر دیتا ہے اوسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کی ملکر بہر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر
کہنا بہر دیتا ہے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان زمین کی ہے اور روزہ آدہا صبر ہے اور پاک رہنا آدہا ایمان ہے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
حسن ہے ف بیچ ہاتہہ میرے کی یہہ شک راوی ہے یعنی گنکر ہیں حضرت نے اونگلیاں میری اونگلیاں اپنی ہتیلی پر بند کر کر پانچ باتیں گنیں اور روزہ آدہا صبر ہے یعنی
پورا صبر تو یہہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روکے رکہے یعنی بجالاوے اور گناہوں سے روکے یعنی نکرے پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روکنا ہوتا ہے
سو گنا آدہا صبر ہے ۔ع وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ
العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ واذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجهه
خرجت الخطایا من وجهه حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ
حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح براسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا
غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم
کان مشیہ الی المسجد وصلوتہ نافلۃ لہ رواہ مالک والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتی ہیں گناہ منہ
اوس کی سے اور جس وقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتی ہیں گناہ ناک اوسکی سے پھر جس وقت دھوتا ہے منہ اپنا نکلتی ہیں گناہ مونہہ اوسکی سے
یہاں تک کہ نکلتی ہیں نیچے پلکوں آنکھوں اوس کی سے پھر جب کہ دھوتا ہے دونوں ہاتھ اپنے نکلتی ہیں گناہ دونوں ہاتھوں اوسکی سے یہاں تک کہ نکلتی ہیں
نیچے ناخنوں دونوں ہاتھوں اوس کی سے پھر جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کا نکلتی ہیں گناہ سر اوسکے سے یہاں تک کہ نکلتی ہیں دونوں کانوں اوسکی
سے پھر جب دھوتا ہے دونوں پاؤں اپنے نکلتی ہیں گناہ دونوں پاؤں اوس کی سے یہاں تک کہ نکلتی ہیں نیچے ناخنوں پاؤں اوسکی سے پھر ہوتا ہے چلنا
اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطے اوس کی روایت کی یہ مالک اور نسائی نے **ف** یہاں تک کہ نکلتی ہیں دونوں
کانوں اوس کی سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہیں جیسا مذہب حنفی کا ہے سلیقہ کانوں کی مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیتے
بلکہ پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اوس ہی سے مسح کانوں کا بھی کرلیتے ہیں اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکی یعنی گناہوں کے سبب
مسح کی پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع **وعن ابي هريرة** ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اتى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون
وددت انا قد رأينا اخواننا قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال انتم اصحابي واخواننا
الذين لم ياتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يات بعد من امتك يا رسول الله فقال
ارأيت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم الا يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله
قال فانهم ياتون غرا محجلين من الوضوء وانا فرطهم على الحوض رواه مسلم اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ میں یعنی جنت البقیع میں دعا مغفرت کی لیے پھر کہا سلام
ہے تم پر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں اور آرزو رکھتا ہوں میں
یہ کہ دیکھوں بھائیوں اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہیں ہم بھائی آپ کے اے رسول خدا کہا تم ہو یار میرے اور بھائی میرے وہ ہیں کہ نہیں
آئے ہیں پس عرض کیا صحابہ نے کس طرح پہچانو گے تم یعنی قیامت میں انکو کہ نہیں آئے امت تمہاری میں سے اے رسول خدا پس فرمایا
بتلاؤ مجھکو اگر ہو ایک شخص کہ ہوں واسطے اوسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں درمیان گھوڑوں بہت سیاہ کے کیا نہیں پہچانے گا گھوڑے
اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہاں پہچانے گا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے بیچ قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں اثر وضو
کی سے یعنی یہی نشان علامت ہے اونکو پہچانونگا اور میں ہونگا میر سامان انکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
تم ہو یار میرے یعنی تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہیں پیدا ہوئے ہیں اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنی تابعین وغیرہ وہ فقط
بھائی چارہ ہی اسلام کا رکھتے ہیں میرے ساتھ اور میں ہوں میر سامان یعنی کاروبار حضرت اور رفعت درجات انکی کا درگاہ صمدیت
میں پہلے جا کر درست کرتا ہوں ت **وعن ابي الدرداء** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يؤذن له بالسجود يوم القيمة
وانا اول من يؤذن له ان يرفع رأسه فانظر الى ما بين يدي فاعرف امتي من بين الامم ومن
خلفي مثل ذلك وعن يميني مثل ذلك وعن شمالي مثل ذلك فقال رجل يا رسول الله
كيف تعرف امتك من بين الامم فيما بين نوح الى امتك قال هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم

وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَهُمْ بِاَیْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ذُرِّیَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاوی گا واسطی اون کی ساتھ سجدہ کی دن قیامت کے اور مین ہون اول اون شخصون کہ اذن دیا جاوی گا اون کو کہ اوٹہاوین سر اپنا پس دیکہونگا مین طرف اوس چیز کی کہ آگی میری ہی پس پہچانونگا مین امت اپنی کو درمیان امتون کی اور دیکہونگا پیچہی اپنی مانند اسکی یعنی اژدہام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنی اپنی مانند اسکی اور بائین اپنی مانند اسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگی تم امت اپنی کو درمیان امتون کی درمیان حضرت نوح کے امت تمہاری تک مین فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانو ہونگی بسبب نشان وضو کی نہین ہوگا کوئی اسطرح سی سوا اونکی اور پہچانونگا اونکو یہہ کہ دی جاوینگی وہ عملنامی اپنی داہنی ہاتہون مین اور پہچانونگا اون کو یہہ کہ دوڑیگی آگی اونکی اولاد اون کی یعنی خورد سال روایت کی یہہ احمد نی **ف** اوٹہاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگی تو شفاعت کی لیی سجدہ مین جاوینگی مقدار ایک ہفتہ کی سجدہ مین رہینگی پہر حکم ہوگا کہ سر اوٹہا اے محمد اور چاہ اے محبوب میری جو کچہہ چاہتا ہی تا دیا جاوی تجکو پس حضرت سر اوٹہاوینگی اور زبان سی شفاعت خلق کی کہوینگی اور دروازہ شفاعت کا کہلوادینگی اور یہہ جو فرمایا کہ آگی پیچہی اور داہنی بائین مانند اسکی مراد یہہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکہونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکی کی اور تفاوت ہی بیچ اونکی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک مین یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین گذری ہین اون مین سی اپنی امت کو کیونکر پہچانوگی اور نوح علیہ السلام کا نام لیا نبی کا نہ لیا اس لیی یہہ مشہور ہی مین

باب ما یوجب الوضوء

باب وہ چیز کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنی اسمین بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین موجب مذہب حضرت امام اعظم رح کی وضو ٹوٹتا ہی ان چیزون سی پاخانہ یا پیشاب کی رستہ سی جو چیز نکلی یعنی پاخانہ پیشاب باد وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کی آگی کی رستہ سی نکلتی ہی اوس سی وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سی کہ نجس ہو یعنی خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سے آپ سی نکلکر اوس جگہہ پہنچی کہ اوسکو دہونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر ناک کی بانسی تک آیا کہ نکی اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اس لیی کہ اونکا دہونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنی سی مونہہ بہر کر قی مین خواہ اناج نکلی یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سی نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کرتی اوسمین بہرنا مونہہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کی یا غالب ہوگا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تہوڑی تہوڑی قی ایک ہی مجلس مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو مونہہ بہر جاوی اوس سی وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سی وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بہی نہین ہی مثلا تہوڑی سی قی کی یا خون کہ بہا نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونی یا بیہوش ہو جانی سی اور قہقہہ بالغ کی سی اوس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرت فاحشہ سی اور مباشرت فاحشہ یہہ کہ مرد اور عورت ننگی ہو جاوین یا دو عورتین یا دو مرد ان کی ساتہہ انتشار کی یعنی کہڑی ہونی کی اور ٹوٹتا ہی سونی سی لیٹ کر یا تکیہ لگا کر یعنی پیٹہہ یا دیوار وغیرہ پر تکیہ لگا کر سوتا ہو اگر ایسی چیز ہٹالیوی تو گر پڑی اور اگر اسطرح سو جاوی کہ مقعد زمین سی جما ہو یعنی بیٹہہ کر [illegible] پر تکیہ کر جہکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کہڑا کہڑا سو جاوی یا [illegible] تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہہ ہی کہ رکوع سجود طور سنت کی ہون اور اگر کیڑی زخم مین سی نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑی تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو سے بہر کر [illegible] تو بہی ٹوٹ جاویگا اور نہین [illegible] اور اگر ایک شخص [illegible] کلتی [illegible] سو جاتا رہتا [illegible]

ہاتہ میں ہو صاحب مذہب ہوجاتا ہے لیکن لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں اسیطرح اگر کان کہتا ہے اور اوس میں پیپ یا کچہہ نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور
اگر بغیر درد کان کی پیپ وغیرہ کان سے نکلی تو نہیں جاتا یگا یہہ چیزیں توڑنے والی وضو کی درمیان ہو میں ہیں سے دو چیزوں پر تو اتفاق ہے سب علما کا
کہ اون سے وضو جاتا رہتا ہے وہ جو چیز کہ نکلی آگی پیچہہ سے اور نیند اور باقی چیزیں مختلف فیہ ہیں ملتقی درمختار سے **الفصل الاول**
فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی
یَتَوَضَّأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی نماز اوس شخص کی کہ
بے وضو ہو جب تک کہ وضو نہ کرے روایت کی بخاری نے اور مسلم نے **ف** یہہ اوسکے حق میں ہے کہ پانی رکہتا ہو اور قدرت بہی رکہتا ہو اوسکی استعمال
کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکہتا ہو اوسکی استعمال کی تو تیمم کرلے ساتہہ خاک کی اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت ان پر نہ رکہتا
ہو اوسکو فاقد الطہورین کہتے ہیں وہ نماز نہ پڑہے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑہے اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہے کہ واسطے حرمت وقت کی
پڑہ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکہا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصدًا نماز پڑہے اور حرمت وقت کی بہی اوسے ارادہ
نہووے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑہے لوگوں کی شرم کر کر تو بہی کافر ہوتا ہے کیونکہ دونو صورت میں سے شرع کو حقیر جانا
ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ
مِنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کی اور
نہیں قبول ہوتی خیرات مال حرام میں سے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہے مال حرام سے اور امید
رکہتا ہے ثواب کی کافر ہوجاتا ہے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَ
یَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تہا میں ایک شخص بہت مذی والا پس تہا میں حیا کرتا یہہ کہ پوچہوں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہے یا وضو واسطے ہونے بیٹی اونکی یعنی نکاح میں میرے پس مرکیا میں مقداد کو یعنی
پوچہنی کا حضرت سے پس پوچہا اون نے یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہے اوسکا کیا حکم ہے پس فرمایا کہ دہو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرے روایت
کی بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین تنبیہہ ہے اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ساتہہ مباشرت عورت کی ہے اور برد سسر کی
مناسب نہیں ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّؤُا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْیِی السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ هٰذَا
مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ
شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے وضو کرو کہانے اوس چیز کی سے کہ پہنچی اوسکو آگ یعنی جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ
محی السنۃ نے رحمت ہو اوپر اوسکی اون پر یہہ حکم منسوخ ہے ساتہہ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہو جیو
اوسکا اوپر اور سلام کہایا شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہیں وضو کیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوسری تاویل
اس حدیث میں یہہ کرتے ہیں کہ مراد وضو سے یہاں دہونا ہاتہہ اور مونہہ کا ہے واسطے دور کرنے چکنائی کی یہہ سنت ہے

اور موںہہ کا بہی دہونا اور کرنا چکنائی کی کہ یہہ سنت ہی اور اسکو وضو بعد طعام کہتی ہین اس صورت مین منسوخ کہنی کی حاجت نہین ۰ ع ۰
وعن جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أنتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا توضأ قال أنتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلي في مرابض الغنم قال نعم قال اصلي في مبارك الابل قال لا رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا وضو کرون مین گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی سی اگر وضو جاتا رہتا ہی تو پہر کرون فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نکر وضو کہا اوسنی کیا وضو کرون مین کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا کر ہان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنی بکریون کی کہا کہ ہان کہا اوس شخص نی نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہے اس لیی کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطی کہ انکی نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کی ہی یعنی ہاتہہ موںہہ دہو ڈالنا کیونکہ اسکی گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کی گوشت سی یا یہہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹونکی بندہنی کی جگہہ جو نماز پڑہنی کو منع فرمایا تہی یہہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اوسکی بہاگنی کا اور لات مارنی کا بخلاف بکریونکی کہ غریب ہوتی ہی اور یہہ جائز ہونا اور منع ہونا اوس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه اخرج منه شيء ام لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا بیچ پیٹ اپنی کی کچہہ چیز یعنی قراقر سبب ریاح کی پس مشتبہ ہو اوپر اوسکی کہ آیا نکلی ہی اوس سی کچہہ چیز یا نہین پس نہ نکلی مسجد مین سی یعنی وضو کی لیی یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو یہہ باعتبار غالب کی ہی غرض حق یقین کی ہی یعنی معلوم ہووی نکلنا ریح کا اگرچہ آواز سنی اور بو نہ پاوی جب وضو ٹوٹتا ہی ع **وعن** عبد الله بن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما متفق عليه اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد کہانی چکنی چیز کی کلی کرنی مستحب ہی کیونکہ موںہہ مین اوسکا کچہہ رہتا ہی سو بحالت نماز مین پیٹ مین پہنچی اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی جو چیز کہ موںہہ مین لگ رہی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہنچنی کا اوس سی بہی کلی کرنی مستحب ہی اور اس سی علمانی استنباط کیا ہی ہونا دو نو ہاتون کا پہلی کہانا کہانی سی پہر لی لیی مگر بعض ہو تہ اپنی ہاتون کا نجاست سی دہو ڈالنا بہتر ہوگی اور ایسیطرح بعد فارغ ہونیکی کہانا ایسی ہی ہو دہوی مگر اسکو اگر کچہہ نہ لگا ہو سبب اسکی کہ کہانا خشک تہا یا چمچی وغیرہ سی کہایا ہی تو خیر دہو ڈالی اور مناسبت اس حدیث کو ساتہہ باب کی یہہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سی ہی ۰ **وعن** بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الصلوات يوم الفتح بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر لقد صنعت اليوم شيئا

لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں کئی نمازیں دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنی ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں اور مسح کیا اوپر موزوں کے پس کہا واسطے ان کے حضرت عمر نے تحقیق کی تم نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اس کو پس فرمایا قصداً کیا میں نے اسکو اے عمر روایت کی یہ مسلم نے **ف** ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزہ پر مسح کیا جبکہ معمول پہلے سے خلاف اسکے تھا بلکہ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اسکے جواب میں فرمایا قصداً میں نے کیا یعنی تا لوگ انکا جائز ہونا معلوم کر لیں ۱۲ **وعن** سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال کہ خیبر فتح کیا تھا یہاں تک کہ جس وقت پہونچے بیچ صہبا کے کہ نام تھا ایک جگہ کا اور وہ ہے نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشے کو تو نہ لائے گئے مگر ستو پس حکم کیا اسکو پس گھولی گئی پس کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا ہم نے پھر اٹھے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہم نے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو لازم آتا مگر آواز سے یا بو سے روایت کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** یعنی شک سے وضو نہیں جاتا جب تک یقین نہ ہو یعنی فقط تو آواز سے وضو نہیں جاتا کہ جب یقین ہو کہ نکلی ہوا کا ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ **وعن** عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے یعنی بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی کے سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریمہ اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پھیرنا روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے **ف** یعنی تکبیر کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے سو حرام ہوتی ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہ چیزیں حلال ہوجاتی ہیں ۱۲ **وعن** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت حدث کرے ایک تمہارا یعنی ہوا بغیر آواز کی نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں ان کی کے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جس وقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی یہ دارمی نے

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بندھا ہی اوسکی مقعد پر کہ رہتی ہی ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈہیلی
ہوجاتی ہین اور گمان ہوتا ہی نکلنی ہوا کا پس اسی گمان کی پی نیند سی وضو ٹوٹتا ہی ۔ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداود وقال الشیخ الامام
محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رءوسہم ثم یصلون ولا یتوضئون رواہ ابوداود
والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رءوسہم
اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سربند سرین کی دونون آنکھین ہین پس جو شخص کہ سوگیا پس چاہیی
کہ وضو کری روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا شیخ امام محی السنہ نی رحمت کری اونکو اللہ یہہ حکم جو ہی سو یہہ بیٹھنی والی کی سوا ہی کہ اسواسطی کہ صحیح ہوا ہی انس
سی کہ کہا تہی صحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کرتی تہی نماز عشا کا یہانتک کہ جھک جاتی تہی سر اون کی پہر نماز پڑہتی تہی اور نہ
وضو کرتی تہی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی مگر یہہ کہ ذکر کیا ترمذی نی لفظ ینامون کا بدلی ینتظرون العشاء حتی تخفق رءوسہم کی
ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی یہہ حکم اوس شخص کی حق مین ہی کہ سو جاوی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئی اسطرح کہ ٹہری رہی مقعد اوسکی زمین
پر پہر جاگی اور مقعد اوسی طرح ٹہری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سورہا ہو چنانچہ حدیث انس سی کہ مذکور ہوئی معلوم
ہوا کہ بیٹھی ہوئی سونی سی وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹھنی کی کہ مقدمہ مین مذکور ہین قیاس سی یا اور حدیثون سی ثابت کی ہین ۔ع وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع
استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس
شخص کی کہ سوجاوی لیٹ کر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹتا ہی ڈہیلی ہوجاتی ہین جوڑ اوسکی پس پر خوف ہی ہوا نکلنی کا روایت کی یہہ ترمذی
اور ابوداود نی ف کہا میرک شاہ نی یہہ منکر ہی اوسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہی مخالف ثقات کی ہی ۔ع وعن
بسرۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ رواہ مالک واحمد وابوداود
والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی اور روایت ہی بسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہاتہ لگاوی
ایک تمہارا ذکر اپنی کو پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ذکر کی
چہونی سی وضو کی ٹوٹنی مین اختلاف کیا ہی علما نی بلکہ صحابہ کرام مین بہی خلاف تہا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ہتہیلی سی چہوئی
وضو جاتا رہتا ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی یہہ حدیث ہی جو بعد اسکی آتی ہی روایت قیس بن طلق کی کہ اوسنی اپنی باپ سی روایت
کی اور تفصیل اسمین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکہی خاطر جمع ہوجاویگی
اور ابن ہمام نی لکہا ہی حق یہہ ہی کہ دونون حدیثین حسن سی نہین ہین ترجیح تہی یہت ملنی یعنی جو انکی مذکور ہوتی ہین پس یہی کہ حدیث
مرد کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکہتی ہین بنسبت عورتون کی سی یہی کہ آئی عورتون کی بنسبت مردون کی ہوتی ہی ہی ۔
وعن طلق بن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ قال ھل
ھو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ وقال الشیخ الامام محی السنۃ

رحمه الله هذا منسوخ لان ابا هريرة اسلم بعد قدوم طلق وقد روى ابو هريرة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اذا افضى احدكم بيده الى ذكره ليس بينه وبينها شيء فليتوضأ رواه الشافعي
والدارقطني ورواه النسائي عن بسرة الا انه لم يذكر ليس بينه وبينها
شرح
اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے سے ذکر اپنے کو پیچھے اس کے کہ وضو کیا اوس نے فرمایا اور نہیں ہے
وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اس کی اور کہا شیخ امام محی السنة
رحمہ اللہ نے یہہ منسوخ ہے اس واسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ پہنچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہ ہو درمیان ذکر کے اور ہاتھ اوس کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ
وضو کرے روایت کی یہہ شافعی اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر یہ نہیں ذکر کیا کہ نہ ہو درمیان ذکر کے اور ہاتھ کے
کچھ چیز ف یہہ کلام شافعیہ ہے یہ کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا اونکا حدیث کو بھی بعد سنے طلق کی ہوئی کا یہ حدیث
ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابوہریرہ کے یہ ہے کیونکہ لازم آتا ہے کہ ابوہریرہ نے سنا ہے
بعد ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق مرا پہلے اسلام لانے ابی ہریرہ کے یا
یا چلا گیا اپنے وطن کو اور نہیں صحبت میں حاضر تھے بعد اس کے اور کہا طحاوی نے کہ اور بر تقدیر تعارض دو حدیثوں کی پھر لے لینا ہے طرف اقوال صحابہ کے
حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو الدرداء اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ چھونے ذکر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب
ع وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ
رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه وقال الترمذي لا يصح عند اصحابنا بحال اسناد
عروة عن عائشة وايضا اسناد ابراهيم التيمي عنها وقال ابو داود هذا مرسل وابراهيم
التيمي لم يسمع عن عائشة اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لیتے بعضی بیویوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں
صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کی ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہ سے اور یہی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سے اور کہا ابوداود نے یہہ حدیث مرسل
ہے اس لیے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہ سے ف اس مسئلہ میں ہے خلاف بیچ علماء کے امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک وضو
ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالک کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھوے تو جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک
نہیں جاتا دلیل انکی یہہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت انکو نماز تہجد کی پڑھتے
اونہی تو میں سوتی ہوتی تھی اور ہوتی تھی دونوں پانو میری بیچ جگہ سجدہ آنحضرت کی بیچ وقت سجدہ کے پانو میرے ٹہوکدیتے میں سمیٹ لیتی پس
معلوم ہوا کہ چھونی عورت کی سے وضو نہیں جاتا اور یہہ جو اسمیں کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سے نہیں ہے یہہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا
صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے ساتھ کی نقل کرنے میں مصنف مشکوۃ کا چوک گیا تھی قول ترمذی کی کی ہے
یہہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابوداود نے یہہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک
ہمارے اور نزدیک جمہور کی پس یہہ باعث طعن نہیں ع وعن ابن عباس قال اكل رسول الله صلى الله عليه

اَکَلَ ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ بِمِسْحٍ کَانَ تَحْتَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن
عباس سی کہ کہا کہ کہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پہر پونچہ لیا ہاتہ اپنا ساتہ ٹاٹ کی کہ تہا بچہا
ہوا نیچی حضرت کی پہر کہڑی ہوگئی پس نماز پڑہی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف پس نماز پڑہی یعنی وضو نہ کیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ
آگ کی پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو نہیں ٹوٹتا اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتہ منہہ کو نہ لگی تو دہونا ہاتہ منہہ کا
کچہہ ضرور نہیں ہی ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا
فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ انہون نی کہا لی گئی مین طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بہنا ہوا پس کہایا اوسمین سی پہر کہڑی ہوئی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتہ منہہ دہویا
روایت کی یہہ احمد نی الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَشْہَدُ لَقَدْ کُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاۃِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قسم کہاتا ہون مین تحقیق تہا میں
بہونتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ بکری کا یعنی جو چیزیں پیٹ مین ہوتی ہین اوجہڑی کلیجی وغیرہ پس کہالیتی تہی پہر نماز پڑہتی اور وضو
نہیں کرتی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ اُہْدِیَتْ لَہٗ شَاۃٌ فَجَعَلَہَا فِی الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ہٰذَا یَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاۃٌ اُہْدِیَتْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَطَبَخْتُہَا فِی الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ یَا اَبَا رَافِعٍ
فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا لِلشَّاۃِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَکَتَّ
لَنَاوَلْتَنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَکَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاہُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ عَادَ اِلَیْہِمْ فَوَجَدَ عِنْدَہُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَکَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہی ابو رافع سی کہا
تحفہ بہیجی گئی واسطی ان کی بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی مین یعنی پکانی کی پس آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہہ
اے ابو رافع کہا بکری تحفہ بہیجی گئی ہی واسطی میری اے رسول خدا پس پکایا مینی اوسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نی دے مجہکو دست
اے ابو رافع پس دیا مینی اونکو دست پہر فرمایا دے مجہکو دست اور پس دیا مینی دست اور پہر فرمایا دے مجہکو دست اور کہا اے رسول خدا کی نہیں ہوتے
واسطی بکری کی مگر دو دست یعنی سو دونو دے چکا اور کہان سی لاؤن پس فرمایا واسطی اونکی حضرت نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبردار
ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجہکو دست پہر دست جب تک کہ چپکا رہتا پہر منگوایا پانی پس ہوا منہہ دہونا یعنی کلی کی اور دہوئین پوریں انگلیونکی
پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی پہر گئی طرف اونکی یعنی ابو رافع اور اہل اونکی کی پس پایا نزدیک اونکی گوشت ٹہنڈا پس کہایا پہر داخل ہوئی مسجد
مین اور نماز پڑہی یعنی واسطی شکرانہ کی لیکن استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی دارمی نی
ابی عبید سی مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالت مآب کو بہت مرغوب تہا دست اور قوت دین حاصل ہوا یہہ عبادت
معمول نجوال ... ہوا یہہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجہکو دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالیٰ از راہ معجزہ میری لیے ہانڈی مین دست
پیدا کرتا جاتا اسلیئے کہ تو نی یہہ جواب دیا شر کیتی اور شاید اونکی جواب سی یہی شرکتی کہ حضرت کو توجہ اور خصوص کی طرف جناب حق تعالیٰ کی تہا

اوسکی جواب سے اسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب توجہ ہونی کی طرف جواب سائل کی ۔ وعن أنس بن مالك قال كنت أنا وأبي
وأبو طلحة جلوسا فأكلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذي أكلنا فقالا أتتوضأ
من الطيبات لم يتوضأ منه من هو خير منك رواه أحمد ۔ اور روایت ہی انس بن مالک سی
کہ تھا مین اور ابی بن کعب اور ابوطلحہ بیٹھی ہوئی پس کہایا ہمنی گوشت اور روٹی پھر منگایا مینی پانی وضوکو پس کہا ابی اور ابوطلحہ نی کیون
وضو کرتی ہو پس کہا مینی واسطی اس کہانیکی کہ کہایا ہمنی پس کہا ان دونون نی کیا وضو کرتی ہو کہانی پاکیزہ چیزکی سی نہین وضو کیا اوس سے اوس
شخص نی کہ وہ بہتر تجہسی ہی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد نی ۔ وعن ابن عمر كان يقول قبلة الرجل امرأته
وجسها بيده من الملامسة فمن قبل امرأته أو جسها بيده فعليه الوضوء رواه مالك والشافعي ۔ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہتی تہی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اوسکو ہاتھ سی یہہ ہی ملامسہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت
کا یا چھوئی اوسکو اپنی ہاتھ سی پس اوسپر ہی وضو روایت کی یہہ مالک اور شافعی نی ف ملامسہ سی ہی یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان
ان چیزون سی وضو لازم آتا ہی اوسمین یہہ بھی ہی او لامستم النساء یعنی یا ملامست کرو عورت کو پس ابن عمر نی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ
لگانا اوسکو داخل ہی ملامست مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی ہی یہی ہی اور معنی ملامست کی لیتی ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم
صاحب معنی ملامسہ کی جماع کرنیکی لیتی ہین اور خوب دلیلین اس مسئلہ کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ۔ وعن ابن مسعود كان يقول من قبلة
الرجل امرأته الوضوء رواه مالك ۔ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تہی کہتی بوسہ لینی ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت
کی یہہ مالک نی ۔ وعن ابن عمر أن عمر بن الخطاب قال إن القبلة من اللمس فتوضؤوا منها ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر
بن خطاب نی کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سی ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سی ف ان قولون صحابہ
رض کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چھونی سی وضو جاتا رہتا ہی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب
موقوف صحابیون پر ہین حکم اونکا مرفوع کا سا نہین اور دوسری انکی نزدیک یہہ صحت کو بھی یہہ روایتین نہین پہنچین اور قطع نظر اسکی پہلی
جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رض سی اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چھونی سی وضو نہین جاتا اور
مسند ابی حنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیس فی القبلة الوضوء یعنی بوسہ لینی سے وضو نہین
آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اون حدیثون کی ہو واللہ اعلم ۔ وعن عمر بن عبد العزيز عن تميم الداري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواهما الدارقطني وقال عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم
الداري ولا رآه ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان ۔ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی اونہون
نی نقل کی تمیم داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنی والی سی روایت کی یہہ دونون دارقطنی نی اور کہا
دارقطنی نی کہ عمر بن عبد العزیز نی نہین سنا تمیم داری سی اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر
بن عبد العزیز ہوئی ہین مروان کی نیابت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہی خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نی فاطمہ بنت
عبد الملک سی کہ بیوی اونکی تہی پوچہا کہ کچھ حال اپنی میان کا بیان کرو اونہون نی کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنی والی اور روزہ رکہنی والی تو ہوتی ہین لیکن اپنی
رب سی ڈرنیوالا اوسکی برابر مین کسیکو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلی پر اپنی کو ڈالدیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا رہتا یہانتک کہ نیند

اوسپر غالب آتی ہیہ جاگنا اوسیطرح کرنا تمام رات اور مناقب انکی بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتی تہی ایک رکعت مین اور کبہی ایک ہی آیۃ بار بار پڑہتی تمام رات اور ایک رات یہہ سورہی تہجد کو نہ اوٹہی اپنا ایک برس تک سوئی نہین تمام شب عبادت کرتی رہتی تا نفس سزا پاوی اوس فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنی والی سی یہہ ہی خلاصہ مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اور اماموں کی نزدیک اگر خون پیشاب پاخانہ کی رستی سی نکلی تو تو وضو ٹوٹتا ہی ورنہ اور جاے سی نکلی تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث ہی اگرچہ دارقطنی نی اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نی اپنی کتاب کامل کی زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دارقطنی نی جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جمہور علما کی حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونی مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کے یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضأ ولیبن علی صلوتہ ما لم یتکلم یعنی جسنی قی کی یا جسکی نکسیر پہوٹی یا مذی نکلی نماز اوسکی مین پس پہرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایہ اور ابو داود مین بہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوا سبیلین کے اور جاے سی نکلی تو بہی وضو ٹوٹتا ہی م ع ح

باب اداب الخلاء

اب ہی بیچ بیان اداب پاخانہ کی **ف** ادب اوسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ وہ چیز ہو یا کہ ہو خواہ کرنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاو تم پاخانہ مین پس مونہہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹہہ دو اوسکو ولیکن شرق کی طرف یا غرب کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ شافعی نی رحمت کری اونکو اللہ یہہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کی ہی اسی پر بیچ عمارتون کی مضایقہ نہین سو جلی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کی واسطی بعضی کام اپنی کی پس دیکہا مینی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتی تہی یعنی پاخانہ مین بیٹہی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہلی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کی بیچ مین بیٹہنا درست نہین لیکن شرق کیطرف یا غرب کیطرف بیٹہنا بابت خاص مدینہ والونکی لیے ہی جو کہ اوس سمت پر رہتی ہین فرمائی اس لیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوب کی سمت ہی جب مونہہ اور پیٹہہ قبلہ کیطرف نہ رکہی تو البتہ شرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور سطرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کیطرف مونہہ اور پیٹہہ نہ کرنی چاہیی کہ قبلہ اودہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ قبلہ کیطرف پشت و رو کرنی پیشاب و پاخانہ پہرتی مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہہ حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی بسبب تعظیم قبلہ کی منع فرمایا ہی پہر اسبات مین جنگل و گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پاؤن پہیلانی قبلہ کی طرف ہر جاہ منع ہی اور امام شافعی نی جو حدیث عبد اللہ بن عمر سی نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنی کی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچہہ پہر کر بیٹہی ہون انہون نے

شروع کیا ہو اور وہ مقام ہی مقتضی اسکا ہی کہ انہوں نے اول نہ کیا ہوگا واللہ اعلم ع ع وعن سلمان قال نهانا يعني رسول
الله صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة بغائط أو ببول أو أن نستنجي باليمين أو أن
نستنجي بأقل من ثلاثة أحجار أو أن نستنجي برجيع أو بعظم رواه مسلم اور روایت ہی سلمان سی کہا منع کیا ہمکو یعنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس سے کہ منہ کریں قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کی یا پیشاب کی اور یہہ کہ استنجا کریں ہم داہنی ہاتھ سی اور یہہ کہ استنجا
کریں ہم کم تین پتھروں سی اور یہہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سی روایت کی یہہ مسلم نے ف کہتے ہیں
علماء ہمارے نے کہ قبلہ کیطرف منہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کی اور پیشاب کی مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنی ہاتھ سی مکروہ تنزیہی اور پہلی بھی
تحریمی ہی اور دوسری میں تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنی پیشاب کی ستر کو داہنی ہاتھ لگاوے ہی نہیں بلکہ بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لیکر ستر اوسپر
کھسکاوے اور بائیں ہاتھ سی پکڑ کر رکھے اور یہہ بھی مکروہ ہی اور استنجا میں تین ڈھیلوں سی کرنا واجب ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم رح کی نزدیک
تین ڈھیلی یعنی شرط نہیں ہیں اگر کم میں بھی پاکی حاصل ہو جاوی کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا انہوں
نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئی اور حکم دیا کہ میں تین پتھر لاؤں سو دو تو پتھر پائی میں نی اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکو لیکر آیا حضرت نے
دو تو پتھر تو لی لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہیں تین ہی واجب نہیں لیکن مستحب ہی ع ع وعن أنس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء يقول اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث متفق عليه
اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتی پاخانہ میں یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا فرماتی یا الٰہی تحقیق
میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ناپاک جنوں سی اور ناپاک جنیوں سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف اگر پاخانہ بنی ہوں پاخانہ کی ایسی جگہ ہو تو پہلی
داخل ہونی سی یہہ دعا پڑھ لی اور اگر جنگل میں پاخانہ پھرے تو اوس وقت ارادہ کی یعنی جسوقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنی لگی اوسوقت پڑھے ◆
ت وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان وما يعذبان
في كبير أما أحدهما فكان لا يستتر من البول وفي رواية لمسلم لا يستنزه من البول وأما الآخر فكان
يمشي بالنميمة ثم أخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا
يا رسول الله لم صنعت هذا فقال لعله أن يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه اور روایت
ہی ابن عباس سی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونوں کی عذاب کیی جاتی ہیں اور نہیں عذاب
کیی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک ان میں سی تہا کہ نہیں بچتا تہا پیشاب سی اور مسلم کی روایت میں یہہ ہی کہ نہیں احتیاط
کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتھ چغلی کی پہر لی حضرت نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اوسکو دو ٹکڑے پھر گاڑ دی ہر
قبر میں ایک ایک عرض کی صحابہ نے ای رسول خدا کی کیوں کیا تمنی یہہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اون سی عذاب کی جبتک کہ نہ خشک ہوں
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف نہیں بچتا تہا پیشاب سی یعنی احتیاط نہ کرتا تہا کہ چھینٹیں پیشاب کی نہ پڑیں یہہ معنی مناسب ہیں بطریق
مسلم کی کہ آگی مذکور ہی اور ایک روایت میں لا یستبرئ ہی آیا ہی اوسکی معنی بھی یہی ہیں کہ طلب پاکی نہیں کرتا تہا پیشاب سی اور ایک روایت
میں لا یستنتر آیا ہی کہ دو قدموں کی درمیان میں ہونا ہی نتر یعنی جھاڑنا اور کھینچنا ستر کا ہی ساتھ زور کی تاکہ قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو نکل
نکل جاوی یعنی قطرہ جس طرح جاوی کرنا نکالنا تہا پس پاکی پیشاب سی نہ کرنی کبیرہ گناہ ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضی

لوگونکو جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت سی ثابت نہین ہوا ہی پس کیسکو چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نہ لیا کری یہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہوا اور یقین ہو قطرہ نہ آنی کا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو گا چنانچہ اکثر لوگونکو ایسا اتفاق ہوتا ہی تو ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پایجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نتہی بحضرت کی مثلا فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑی وہ بہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہ کہنا اوسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیی سمجہنا کہ طہارت کے کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیی ایسی حیلہ کرکر گندی کپڑون سی نماز پڑہنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عذاب قبر پیشاب سی ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پرہیز کرو پیشاب سی پس تحقیق وہ اول وہ چیز ہی کہ بیچ اوسکی قبر مین گرفتار ہوگا بندہ اوسکی قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نی اور سوا اسکی عمر نی بہی ڈہیلا لینا بعد پیشاب کی ایا ہی اور فعل صحابی کا حجت ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہی وہ یہہ ہی ابوبکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی تہی حضرت عمر کہ جب پیشاب کرتی پہرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتی وسکو پانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی ازالۃ الخفا مین لکہا ہی کہ اس پر اجماع اہل سنت کا ہی اور چغلی نمیمہ کی مین سخن چینی یعنی دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسری کو جا کہنی تا لڑنی کی لیی یا آپسمین دشمنی ہو اوسی سطرح کہ نقل کری ایک کی بات دوسری کی آگی قسم کہانی وغیرہ کلی ہو نووی نی معنی نمیمہ کی مین نقل کرنا کلام غیر کا اوسکی طرف بقصد ضرر پہنچانی کی پس یہہ بدترین برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہوگا سخن چین اور حضرت عمر نی کعب احبار سی پوچہا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا پایا تو نی کہا اونہون نی سخن چینی کرنی فرمایا کہ کیا قتل سی بہی اسکا گناہ زیادہ ہی اونہون نی کہا کہ سخن چینی سی قتل بہی واقع ہوتا ہی اور اور برائیان بہی پیدا ہوتی ہین اور یہہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اونسی عذاب کی جب تک نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علماء نی یہہ لکہا ہی حضرت نی اونکی لیی شفاعت مانگی تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہانتک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہہ بات صحیح مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نی مقبول ہوئی شفاعت میری یہہ کہ دور کیا اللہ تعالی نی عذاب دونون سی جب تک کہ ٹہنیان تر رہینگی پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اسکی علمانے اور بہی بہت جہین لکہی ہین جو جی چاہی شروح مین دیکہ لو اور ایک نی کہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت تہی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب ہات لگنی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین قبور کی باعث تخفیف عذاب ہی اونکی لیی تم کلام مولف

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم دو چیزون سی کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ اے رسول خدا کی فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پہری بیچ راہ لوگونکی یا بیچ سایہ لوگون کی روایت کی مسلم نی ف بیچ راہ لوگونکی لکہا ہی علمانی کہ مراد راہ سی وہ ہی کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتی ہون وہ راہ نہین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتی ہون اور مراد سایا ونکی سی کہ ایک خاص جگہ ہو کہ لوگ سایہ مین بیٹہا کرتی ہون پس وہان پاخانہ پہری ت

وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیوی پانی تم مین سی کوئی پس نہ دم لی باسن مین اور جسوقت آدمی پاخانہ مین پس نہ لگاوی ستر اپنی کو داہنا ہاتہ اور استنجا کری ساتہہ دہنی ہاتہ کی روایت کی بخاری اور مسلم نی ف نہ دم لی باسن مین یعنی جب

...ہو ویسا ہی لوٹے میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ نہیں جانتا کہ کہاں رات کاٹی ہاتھ اس کے نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو ڈھیلے لے پس چاہیے کہ طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ** اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے پاخانہ میں پس اٹھاتا میں اور ایک لڑکا ہمراہ لے جاتے یعنی ایک چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا کرتے پانی سے یعنی ڈھیلوں کے بعد روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہ تھی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتھ لیتے تھے تا بیچ میں گاڑ دیں اور ضرورت وضو کی سترہ کا کام دے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداود وہذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع** روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں اوتار لیتے انگوٹھی اپنی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداود نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت اس کی لفظ وضع کا ہے بدل نزع کے **ف** انگوٹھی مبارک پر نقش تھا کہ اس میں محمد رسول اللہ کھدا تھا اس لیے واجب ہے ... اس کو اپنے ساتھ پاخانہ میں نام اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا اور قرآن لیجاوے ... یہ طیبی نے لکھا اور کہا ابن حجر نے اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کرنے والے کو واجب ہے کہ الگ کر ڈالے ... ہر چیز کو کہ اس پر لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالیٰ کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث میں اگرچہ کلام کیا ہے ... لیکن ملا علی قاری نے ... جامع صغیر میں ... یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے **وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداود** اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے جنگل میں یہاں تک کہ نہ دیکھتا ان کو کوئی یعنی دور جا کر بیٹھتے روایت کی یہ ابوداود نے **وعن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود** اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ پیشاب کریں پس آئے زمین نرم میں بیچ جڑ دیوار کی یعنی قریب دیوار کے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جس وقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اس کی یعنی ... روایت کی یہ ابوداود نے **ف** کہا خطابی نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کی ملک میں نہ ہوگی اس لیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اس میں شور لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسی کی ملک میں ہو تو اس کی جڑ میں پیشاب کرنا بغیر اذن اس کے ... خواہ حقیقۃً ہو یا حکماً **وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود والدارمی** اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہاں تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** یہ بھی ایک ادب ہے استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولیں پس ضرورت جبھی پڑتی ہے کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے ہی کھولنا ستر کا جائز نہیں خواہ گھر میں پاخانہ بنا ہو خواہ جنگل میں۔

ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا وامر بثلثۃ احجار ونھی عن الروث والرمۃ ونھی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اس کے نہیں کہ میں واسطے تمہارے مانند باپ کی ہوں واسطے بیٹے اپنے کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرنے میں سکھلاتا ہوں میں تمکو سو وقت آؤ تم پاخانہ میں تو مت سامنا کرو منہ قبلہ کی اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کیطرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھروں کے یعنی تین ڈھیلوں سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنی سب نجاستوں سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہ کہ استنجا کرے آدمی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا ان چیزوں کا ضرور ہیں دین میں ع وعن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کی اور تھا بایاں ہاتھ واسطے استنجا کرنے کی اور واسطے چیز کی کہ ہو مکروہ روایت کی ابوداؤد نے **ف** واسطے وضو کرنے اور کھانے یعنی داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے ویسے ہی اسیطرح اور جتنی چیزیں کام ہیں جیسی کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذلک داہنے ہاتھ سے کرتے اور جو چیز کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزوں کو نفس پاک مکروہ گنتی ہیں جیسے پاک کرنے وغیرہ ذلک انکو بائیں ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ناک میں بھی داہنے ہاتھ سے ڈالتے ہوں اور ناک بائیں ہاتھ سے سنکتے ہوں یہ معمول شریف تو یوں تھا اور اب عجب طور اکثر لوگوں نے اختیار کیا ہے کہ انکا بائیں ہاتھ سے پیتے ہیں اور جوتی داہنے ہاتھ میں تو آداب شریعت سے واقف ہی نہیں ناصعات کرتے ہیں ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت آداب کی کریں اور بیدار ہوں خواب غفلت سے ع وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم الی الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزی عنہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوئی تمہارا طرف پاخانہ کی لیجاوے ساتھ اپنے تین پتھر تاکہ استنجا کرے ساتھ ان کے پس تحقیق یہ پتھر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہ احمد ابوداؤد و نسائی دارمی نے **ف** یعنی جب تین ڈھیلوں سے اصل نجاست پاک ہو جاتی پانی سے استنجا کرنیکی ضرورت نہیں یعنی اصل طہارت حاصل ہو گئی اور نماز بھی جائز ہو لیکن پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی والنسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے ہے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے نہیں ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن **ف** ہڈی خوراک جنوں کی ہے اور لید خوراک انکے جانوروں کی ہے ع وعن رویفع بن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بری رواہ ابوداؤد اور روایت کی رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگوں کو یہ کہ جس کسی گرہ لگائی داڑھی اپنی میں یا ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کی یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اس سے بیزار ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگوں کو اوپر ان میں ...

... سے مراد ہیئت کی توہین دینا اونکو ان باتوں کی وجہ گرہ دینی ڈاڑھی کی کہتی ہین کہ شمار تو ہیکتی ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کی یعنی ساتھ گرہ لگانی دھیلی بالونکو اونکو موڑوانی کی پس یہہ منع ہی کیونکہ مخالف سنت کی لازم آتی ہی کیونکہ ڈاڑھی کی سپید ہی بال چھوڑی رکھنی سنت ہین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کی ڈاڑھی مین گرہ دیتی تھی پس حکم کیا اوسکو چھوڑ دینی کا اس لیے کہ مشابہت عورتون کی ساتھ ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عادت اہل عجم کی ہی تھی پس منع کیا اس سی کیونکہ تغییر خلقت الہی کی لازم آتی ہی اور لفظ وتر کی معنی مین بولا جاتا ہی کمان مین اور سمین اہل جاہلیت تعویذ اور منکی دفع نظر اور محافظت کی لیے آفات سی باندہ کر گھوڑون و گھوڑونکی گلی مین ڈالتی تھی پس منع فرمایا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اوسوقت ہی کہ گھنٹی یا گھونگرو باندہ کر لٹکاتی تھی یا معنی یہہ ہین کہ چلی کمان گھوڑونکی گلون مین ڈالتی تھی تا نظر نہ لگی ہین ان سبھونسی منع فرمایا اس لیے کہ مشابہت ہوتی ہی کافرون سی اور حضرت اوس سی بیزار ہوتی ہین پس سی معلوم ہوا کہ دین امر کفار کی کرنی سی گرچہ بیمار کرنا ہو اوسی جو حضرت بیزار ہوتی ہین پس جس صورت مین کہ بری رسمین کفر کی کہ جیسا کہ چھین کر مین تو کیا حال ہوگا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ بِلِسَانِهٖ فَلْیَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَجْمَعَ کَثِیْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہیی کہ طاق سلائیان لگاوی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہیں اور جو شخص کہ استنجا کری پس چاہیی کہ ہوئی ڈھیلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنی یہہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہیں کیا پس نہیں گناہ اور جو شخص کہ کہاوی کچھ پس جو چیز کہ نکالی خلال سی پس چاہیی کہ پھینک دی اوسکو اور جو نکالی ساتھ زبان کی پس چاہیی کہ نگل جاوی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہیں گناہ اور جو آوی پائخانہ مین پس چاہیی پردہ کری پس اگر نہ پاوی مگر یہہ کہ جمع کری تودہ ریت کا پس چاہیی کہ کری پیٹھ پیچھی اوس تودہ کی پس تحقیق شیطان کھیلتا ہی شرمگاہ بنی آدم کی سی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہیں گناہ روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف طاق سلائیان لگاوی یعنی تین تین ہر آنکھ مین اور تین بائین مین تفسیر تسمیہ ہی قول کی حضرت سی بہی یہہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت کی لیی سرمہ دان تہی وسمین سی سرمہ لگاتی تھی تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نی کہا ہی کہ تین دہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور بعضون نی کہا ہی کہ دو دو ہر آنکھ مین لگاوی اور دو بائین مین اور پھر ایک دائین مین تا شروع بھی دائین سی ہووی اور تمام بھی وسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا اور جو نہ کریگا کچھ گناہ نہیں کیونکہ مستحب ہی اور ڈھیلونکی مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنی یہہ کیا اچھا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہیں اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈھیلی لینی یا طاق لینی واجب نہین کم زیادتی مین اختیار رکھتا ہی لیکن طاق لینی البتہ مستحب ہی اور یہہ جو فرمایا کہ خلال سی نکالی تو پھینک دی کیونکہ اکثر تنکی سی خون نکل آتا ہی احتیاطا پھینک دی اور زبان سی جو نکالتا ہی اوسمین یہہ احتمال نہیں اور اسمین جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو یہہ حکم اوسی صورت مین ہی کہ یقین ہو نکلنی خون کا احتمال ہو اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کی نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اوسکا پھینک دینا اور پائخانہ کیوقت پردہ کر کر بیٹھی پردہ کی لیی کچھ نہ پاوی تو تودہ ریت کا جمع کری اور پیٹھ اوس طرف کر کر بیٹھی کیونکہ جب پردہ نہیں کرتا تو شیطان شرمگاہ سی کھیلتا ہی یعنی لوگونکی دلونمین وسوسی ڈالتا ہی کہ اوسکا ستر دیکھین اور ہوا لگتی ہی وسی چھینٹین بدن پر پڑین

پڑتی میں پس بہتر ہے پردہ کرنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو گناہ نہیں یعنی جب کوئی دیکھتی نہیں تو گناہ نہیں لیکن احتیاط کرنا اسکا بہتر ہے اور جہاں یقین ہو کہ لوگ
دیکھینگے تو ضرور ہے پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت میں اگر پاخانہ پھرے تو دیکھنے والے گنہگار ہیں ضرورت سے یہ مراد ہے کہ پردہ نہ ہم
پہنچے اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت میں جسقدر ہو سکے [illegible] پشت کیطرف کرے [illegible] فرمایا کہ لیکن ستر کا پردہ [illegible]
بخلاف [illegible] مشکل ہے **وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لا يبولن احدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه فان عامة الوسواس منه رواه ابو داود
والترمذي والنسائي الا انهما لم يذكرا ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه
اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تمہارا اپنے غسل خانہ میں پھر نہاوے اس میں
یا وضو کرے اس میں یعنی عاقل سے بعید ہے کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر اس میں نہاوے یا وضو کرے اسلئے کہ اکثر وسواس اس سے پیدا ہوتی ہیں روایت
کی یہ ابو داود و ترمذی نسائی نے مگر ترمذی نسائی نے نہیں ذکر کیا ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه **ف** اکثر وسواس اس سے پیدا ہوتی ہیں کہ وہ جگہ
نجس ہو جاتی ہے اور اوپر گرتا ہے پانی پس وسوسہ میں پڑتا ہے کہ آیا اس کی چھینٹیں پڑی ہیں یا نہیں اور رفتہ رفتہ وہ دل میں جگہ پاتا ہے
پس اگر غسل خانہ ایسی ہو کہ چھینٹیں [illegible] پڑتی ہوں یعنی پختہ ہو یا اس میں [illegible] ہو کہ [illegible] پیشاب بہ کر
نکلتا ہو تو نہیں مکروہ ہے اس میں پیشاب کرنا اور یہی حدیث میں نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں **وعن عبد الله بن سرجس قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في جحر رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تمہارا سوراخ میں روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** اس لئے کہ سانپ بچھو وغیرہ
نکلکر ایذا دینگے یا اگر اس میں ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جنات کے گھر ہیں چنانچہ منقول ہے کہ سعد بن
عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا [illegible] زمین [illegible] سوراخ میں [illegible] اور [illegible] شعر [illegible] **قتلنا**
سید خزرج سعد بن عبادہ [illegible] اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر ایسی [illegible] پیشاب [illegible] ہو تو مکروہ نہیں ہے
پیشاب کرنا [illegible] **وعن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز في الموارد وقارعة الطريق**
والظل رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم باعث لعنت کی سے تین چیزیں ہیں ایک
استنجا کرنا یعنی پاخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹوں پر اور راہ میں اور بیچ سایہ کی روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** سبب لعنت
کی ہے یعنی بسبب اس فعل کے گذرنے والے لعنت کرتے ہیں یا لوگوں کی منفعت اسنے فاسد کی پس ظالم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہے [illegible]
گھاٹ میں اور [illegible] لوگ جمع ہوتے ہیں یا آتے جاتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے گھاٹوں کو [illegible] سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی
اور چیز کا کہ لوگ وہاں بیٹھتے ہوں اور اپنے جانور بٹھاتے ہوں **وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه**
وسلم لا يخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين عن عورتهما يتحدثان فان الله يمقت على ذلك رواه احمد
وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلیں دو آدمی
کہ جاویں طرف پاخانہ کی کھولنے والے ہوں ستر اپنا [illegible] اور باتیں کرتے ہوں پس تحقیق اللہ تعالی غضب میں آتا ہے اس سے روایت
کی یہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** مردوں [illegible] اور عورتوں کو حرام ہے کہ [illegible] بیٹھکر ستر کھولکر [illegible] باتیں

اور نہ بیچ ایسی حالت میں مکروہ ہیں یہ دونوں باتیں باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہیں حیا کی عورتیں بہت احتیاط کرتیں حسین عور
اور یہ بات حدیث میں کہ اس کا غضب کیا ہے عظیم ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ پاخانہ پھرنے میں اور جماع کرنے میں کہ اللہ زبان سے نہ کرے کلام
کی ساتھ کرے بات **وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الحشوش محتضرۃ فاذا
اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداود وابن ماجۃ** اور روایت ہے زید بن ارقم
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے کی جگہ حاضر ہوتے شیاطین جن کے ہیں پس جو وقت کہ جاوے ایک تمہارا پاخانہ کو پس
چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ ابوداود و ابن ماجہ نے **ف** شیاطین وجن
پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کی بے ادبی اور فساد کی کیونکہ وہاں ستر کھولا ہوتا ہے اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور
پہلی سی روایت جو بیان ہوئی اس میں ہے اللّٰہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث ہے اختیار کہتا ہے چاہے وہ پڑھے چاہے یہ اور اولی یہ کہ
کبھی یہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کرلے **وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین
اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدہم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
واسنادہ لیس بالقوی** اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ
درمیان آنکھوں جن کی اور شرمگاہ بنی آدم کی جس وقت کہ داخل ہو ایک ان میں کا پاخانہ میں یہ ہے کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں ہے قوی **ف** یعنی جس وقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہہ کر جاوے اس سے شیاطین سکا ستر نہیں
دیکھ سکتے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ سنت یہ ہے کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ بعد کو پڑھے اور اگر دونوں میں سے ایک چیز پڑھیگا تو اصل سنت ادا ہو جاویگی
لیکن افضل یہی ہے کہ دونوں پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے ** **وعن
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی**
اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی
یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اس وقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبانی کا کسی حالت میں چھوڑتے
نہ تھے مگر اس وقت حاجت کی وجہ سے پس اس وقت جو وہ قضا ہوا اسکی بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالیٰ بندے پر انعام کرتا ہے کہ غذا ہضم ہو کر
اس میں سے خلاصہ باعث قوت ہوتی ہے اور فضلہ نکل جاتا ہے اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہے شکر اسکا بندہ سے نہیں ادا ہو سکتا پس اس لیے
بخشش چاہتے تھے کہ اللہ مجھے تیری اس نعمت کا شکر نہیں ادا ہو بخش اسکو اور بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ ذکر مناسب اسوقت کی یہ ہے کہ خیال
کرے اپنے احتیاج کا اور اسکا کہ کیا ہمیں نجاست بھری ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہ ہے کہ بعد لفظ غفرانک کے
یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ۱۲ **وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء
اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ رواہ ابوداود
وروی الدارمی والنسائی معناہ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے پاخانہ میں
لاتا میں واسطے ان کے پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کی میں پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا میں واسطے ان کے برتن اور پس وضو کرتے
روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے **ف** تور عرب میں ایک برتن ہوتا ہے پیتل یا پتھر کا چھوٹا سا مثل پیالہ

کی اوسمین کہا کہا تین ہین اور وضو بہی کرتی ہین اوس سی اور لفظ او کا شک راوی کی ہی جو ابوہریرہ سی نقل کی اونکو شک ہوگیا ہی کہ لفظ تور
کا کہا ابوہریرہ نی یا رکوہ کا یا تنویع کی لیی ہی یعنی کبہی تو مین لاتا کبہی رکوہ مین اور طشت تہہ زمین پر یعنی زمین پر ملکر دہوتا تا کہ بالکل جاتی
رہی اور خوب پاک ہوجاوین پائخانہ سی اگر اسطرح دہونا تو کا سنت ہی اور ادر برتن مین پانی واسطی وضو کی سیدی لاتی تہی کہ وضو بقیہ پانی استنجی
کی سی درست تہا یا اوس برتن سی درست تہا بلکہ بقدر وضو کی پانی اوسمین رہتا ہوگا اس لیی اور برتن مین پہر لاتی اور بعضون نی اس
حدیث سی یہ سمجہا ہی اگر وضو کی لیی اور برتن ہو اور استنجی کی لیی اور تو مستحب ہی ع وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی
الله عليه وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجه رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی حکم بن سفیان سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب پیشاب کرچکتی وضو کرتی اور چہینٹا دیتی شرمگاہ اپنی کو روایت کی اسکو ابوداود اور نسائی نی ف یعنی تہوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر
چہڑک لیتی تہی دفع وسواس کی لیی یعنی قطرہ کا وہم نہ باقی رہی حضرت پاک تہی وسواس سی یہ بات تعلیم امت کی لیی تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکیں گی
اور تری پاوینگی تو وسواس قطرہ کا کرینگی اور پانی چہڑک لینگی اور تری پاوینگی تو قطرہ کا وہم نہ کرینگی بلکہ یہی جانین گی کہ وہی پانی تہہ کا ہی اس سی
راہ وسوسہ کی کٹ جاتی ہی اور ابن ملک نی کہا ہی کہ شاید چہڑکتی تہی تاکہ قطرہ رک جاوی یا دفع وسواس کی لیی ع وعن امیمۃ بنت رقیقۃ
قالت كان للنبي صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان تحت سريره يبول فيه بالليل رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ سی کہا تہا
واسطی حضرت نبی صلعم کی پیالہ لکڑی کا یعنی چوبی پانی اونکی پیشاب کرلیتی تہی اوسمین رات کو روایت کی اسکو ابوداود اور نسائی نی ف رات کو سبب سردی
وغیرہ کی اوٹہنی مین حرج ہوتا تہا آرام کی لیی یہ پیالہ رہتا تہا یہہ بہی تعلیم امت کی لیی تہا کہ اگر اسطرح کرینگی تو نہ رہین امادینگی اور رات کو پائخانہ
مین جانی سی بچین کہ وہ جگہ شیاطین کی ہی اور ضرر اونکا انکو نسبت دن کی زیادہ ہوتا ہی اور شاید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر شفقت
رکہتی تہی اس لیی یہ بات سکہائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نی پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سی پی لیا جب تلک زندہ تہا اوسکی منہ مین خوشبو
آتی تہی اور بعد اوسکی کئی پیڑہیون تک اوسکی اولاد مین ہی باقی رہی ع ت وعن عمر قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم وانا
ابول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذي وابن ماجة قال الشيخ الامام محيي السنة رحمه
الله قد صح عن حذيفة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما متفق عليه قيل كان
ذلك لعذر اور روایت ہی عمر رض سی کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا پس فرمایا ای عمر پیشاب
نہ کر کہڑی ہوکر پس پیشاب نہ کیا مینی کہڑی ہوکر پیچہی اسکی روایت کی اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نی کہا شیخ امام محی السنہ نی رحمت کری اللہ اوسکو تحقیق صحیح
ہوا ہی حذیفہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کی کی پاس پس پیشاب کیا کہڑی روایت کی اسکو بخاری مسلم نی کہا گیا تہا یہہ فعل کسی عذر
ف تعارض کہتی ہین علما کہڑی ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضی تحریمی کہتی ہین بعضی تنزیہی اور یہہ عادت تہی ایام جاہلیت کی نہی سبب اوس سی
عادت کی حضرت عمر رض نی بہی کیا ہو یا اونکو کچہہ عذر ہوا اور حضرت نی جو کہڑی ہوکر کیا عذر تہا انکو بعضی کہتی ہین کہ گہٹنی کی پاس سبب جراحت
بعضی کہتی ہین پانو مین درد تہا بعضی کہتی ہین پیٹہ مین درد تہا اس سبب بیٹہ نہ سکی کہڑی ہوکر کیا ع ت الفصل الثالث عن ح
عن عائشة قالت من حدثكم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعدا
رواه احمد والترمذي والنسائي روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا جو حدیث کری تمکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیشاب کرلیتی تہی کہڑی ہوکر پس نہ سچا جانو اوسکو نہ تہی پیشاب کرتی مگر بیٹہی روایت کی اسکو احمد اور ترمذی و نسائی نی ف تطبیق حدیث

کی باتیں حدیث حذیفہ کی یہ ہے کہ حضرت عائشہ کی خبر یہی ہے کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا
وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب کسی عذر کے اور اللہ اعلم اور ممکن ہے کہ جو بات کی ہو اس میں استنجا ہی ہو ✿ **وعن زید**
بن حارثة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل اتاه في اول ما اوحي اليه فعلمه الوضوء والصلوة فلما
فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه رواه احمد و
الدارقطني اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے نبی کے پاس بیچ اول وحی کی کہ وحی کی گئی طرف
حضرت کی پس سکھلایا آپ کو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے
ف جبرئیل آدمی کی صورت بنکر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی حضرت نے سیکھا اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا یہی کہا گیا اور چھینٹا
دینا پانی کا بہتر ہے ✿ **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءني جبرئيل فقال**
يا محمد اذا توضأت فانتضح رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وسمعت محمدا يعني البخاري يقول الحسن
بن علي الهاشمي الراوي منكر الحديث اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس
کہا اے محمد جب وضو کرو تو چھینٹا دو پانی کا یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور
سنا میں نے محمد یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی راوی اس حدیث کا منکر حدیث ہے ✿ **وعن عائشة قالت بال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر فقال ماء تتوضأ به قال ما امرت كلما
بلت ان اتوضأ ولو فعلت لكانت سنة رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے حضرت عائشہ سے
کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہے یہ اے عمر پس کہا پانی ہے
کہ وضو کرو ساتھ اس کے کہا نہیں حکم کیا گیا میں جب پیشاب کروں یہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا میں البتہ ہوتا سنت روایت کی یہ ابو داود
اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی حکم اللہ تعالی کی طرف سے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ کیا کروں تو ہو جاوے یہ کام
سنت مؤکدہ یعنی سنت سے مراد یہاں سنت مؤکدہ ہے اور بعضی ان ساتھ پانی کے اور ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہے بلا اختلاف تحیۃ یہ ثابت ہوتی ہے یہاں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے خدمت کے واسطے
بڑا ہی یعنی حکم ہی وسیلہ ہے کرنا اگرچہ ہو وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت اپنی چیزوں کو واسطے تخفیف واسطے امت کے بھی ترک کر دیتے تھے ✿ **وعن**
ابي ايوب وجابر وانس ان هذه الاية لما نزلت فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار ان الله قد اثنى عليكم في الطهور فما طهوركم قالوا
نتوضأ للصلوة ونغتسل من الجنابة ونستنجي بالماء قال فهو ذاك فعليكموه رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے
تحقیق یہ آیت جب نازل ہوئی بیچ اوسکی یعنی مسجد قبا کی مرد ہیں یعنی انصار جن کی دوست رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا
ہے خوب پاکی کرنیوالوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالی نے تعریف کی ہے تمہاری بیچ طہارت کے پس کیسی
طہارت تمہاری ہے عرض کیا انہوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت سے یعنی جیسے اور مسلمان کرتے ہیں اور استنجا
کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنی بعد ڈھیلوں کے فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی انصار ڈھیلوں

اور پانی سی استنجا کیا کرتی تہی اسی سبب سی انکی فضیلت مین یہہ آیۃ اوتری حضرت نی سبب اوسکا پوچہہ کر فرمایا وہی ہی یعنی اللہ تعالی کی تہارت
تعریف اسی سبب کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو وعن سلمان قال قال بعض المشرکین وھو یستھزئ انی لاری صاحبکم
یعلمکم حتی الخراءۃ قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلۃ ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفی بدون ثلثۃ احجار
لیس فیھا رجیع ولا عظم رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ اور روایت ہی
سلمان سی کہا کہ کہا ایک شخص نی مشرکون مین سی اور وہ ہنستا تہا یعنی مسلمانونسی تمسخر مین کہتا ہون صاحب تمہارا یعنی حضرت کو کہ سکہلاتی ہین تمکو
ہر چیز یہانتک کہ طریق پاخانہ کی بیٹہنی کی کہا مینی ہان یعنی یہہ جانی بہنسی کی نہین ہی حضرت نہایت ہم پر بہت شفیق مین از راہ عنایت کی یہہ وہ حق
بتاتی ہین یہہ کہہ کر سلمان نی احکام پاخانہ جانی کی بیان کئے کہ حکم کیا ہی ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کی طرف منہ کرین پیشاب پاخانہ میں ہم یعنی استنجے کی لئے اور نہ استنجا کرین
ہم ساتہہ داہنی ہاتہون اپنی کی اور نہ کفایت کرین ہم تین پتہرون سی کم پر نہ ہو اونمین نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی ہو روایت کی یہہ
مسلم نی اور احمد نی اور لفظ وسطی احمد کی مین وعن عبد الرحمن بن حسنۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وفی یدہ الدرقۃ فوضعھا ثم جلس فبال الیھا فقال بعضھم انظروا الیہ یبول کما تبول المرءۃ فسمعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابھم البول
قرضوہ بالمقاریض فنھاھم فعذب فی قبرہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ ورواہ النسائی عنہ عن ابی موسی اور روایت ہی
عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سی کہا نکلی ہم پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ہاتہہ مین ڈہال تہی پس رکہا اوسکو یعنی اپنی آگی پہر
بیٹہی پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا بعضی مشرکین نی دیکہو طرف انکی کہ پیشاب کرتی ہین جیسی پیشاب کرتی ہی عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس فرمایا وائی ہی تجہکو کیا نہین جانتا تو اوس چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کی یار کو یعنی ایک شخص کو اونمین سی عذاب پہونچا اس سبب منع کرنیکی اچہی بات سی
تہی بنی اسرائیل جسوقت پہنچتا اونکو پیشاب کاٹ ڈالتی تہی اوسکو قینچیون سی پس منع کیا اونکو یار اونکی نی پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کی روایت کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی عبد الرحمن سی انہون نی ابوموسی سی ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہہ تہا کہ اگر نجاست بدنکو
لگتی تو وہ اتنا گوشت چہیل ڈالتی اور اگر کپڑیکو لگتی تو وہ اتنا کپڑا کتر ڈالتی بہت بات اونکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تہی لیکن سرمو خلاف عمل کیا
معلوم ہوتی تہی کیونکہ اسمین ضرر جان و مال کا ہی پس فرمایا کہ جب اسی بات کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ کیا کی منع کرنی مین طرح تعالی اللہ
کی ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت و عقل کی دونوں اچہی ہی وعن مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلتہ
مستقبل القبلۃ ثم جلس یبول الیھا فقلت ابا عبد الرحمن الیس قد نھی عن ھذا قال بل انما نھی عن ذلک فی
الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ شیء یسترک فلا باس رواہ ابوداود اور روایت ہی مروان اصفر سی
کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹہایا اونہون نی اونٹ اپنا سامنی قبلہ کی پہر بیٹہی پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا مینی ای ابا عبد الرحمن کنیت عبد اللہ
بن عمر کی ہی کیا نہین منع کیا گیا اس سی کہا نہین بلکہ سوا اسکی نہین کہ منع کیا گیا اس سی بیچ جنگل کی پس جسوقت ہو درمیان تیری اور درمیان قبلہ کی
کوئی چیز پردہ کری تجہکو پس کچہہ نہین مضائقہ روایت کی یہہ ابوداود نی ف یہہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ پہلی
مذکور ہو چکا ہی کہ یہہ دلیل پکڑتی تہی حضرت کی فعل سی کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کئی ہوئی پاخانہ مین دیکہا تہا سو وہ فعل بہی احتمالات کو جنانچہ
بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی وسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکی حضرت کی انتقدمونسی جو معلوم ہوا کہ

[illegible] وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نکلتے پاخانہ سے کہتے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے ایذا یعنی پاخانہ اور عافیت بخشی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ف یعنی [illegible] الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی و ابقی علی ما ینفعنی [illegible] خیال کریں [illegible] وعن ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل لنا فیھا رزقا فنھی رسول اللہ صلعم عن ذلک رواہ ابو داؤد

روایت ہے [illegible] کہا جب آئی جماعت جنوں کی حضرت نبی صلعم کے پاس کہا انہوں نے اے رسول خدا کے منع کرو اپنی امت کو [illegible] ہڈی یا لید یا کوئلہ سے [illegible] کیونکہ تحقیق اللہ تعالی نے کیا ہے ہمارے لیے ان چیزوں میں رزق پس منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے [illegible] ف [illegible] فائدہ [illegible] کام میں [illegible]

باب السواک

یہ باب ہے بیچ بیان مسواک کرنے کے ف مسواک کرنی سنت ہے باتفاق علماء کے خصوصا نزدیک وضو کے [illegible] وقت وضو اور نماز کے [illegible] شافعی [illegible] ظہر [illegible] تاکید ہے [illegible] فضیلت میں [illegible] مسواک [illegible] فائدے [illegible] مسواک کرنی [illegible] طرح [illegible] دانتوں کی [illegible] مسواک [illegible] دانتوں کی [illegible] مسواک [illegible]

الفصل الاول

صحیح میں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ڈر ہوتا مجھ کو امت پر [illegible] تو البتہ حکم کرتا ان کو تاخیر عشاء کا اور ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے [illegible] ف [illegible] امت پر [illegible] فرض کرتا [illegible] مستحب [illegible] امام شافعی [illegible] مسواک [illegible] فضیلت رکھتی ہیں ع

وعن شریح بن ھانئ قال سألت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم

اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کہ ساتھ کس چیز کے تھے شروع کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل ہوتے اپنے گھر میں کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتے مسواک کرنے سے [illegible] ف یعنی گھر میں جب حضرت تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے [illegible] لطافت مزاج [illegible] جب [illegible] مجلس میں [illegible] بو [illegible] اور [illegible] حقیقت میں تعلیم [illegible]

سے کہ ایسی کہہ گئی لوگوں سے جیسی طرح صحبت رکھیں ساتھ نہایت پاکیزگی کی حتی کہ کلام کرتی تھیں ایسی وضاحت ہوتی تھی سواک کرو الا کہیں تالکونی السبیت گر
مونہہ کی بدبو جاوے اور کہا گیا ہے یہ سواک کرنی کی تین فائدہ ہیں دنیا و آخرت کا یہ ہے کہ یاد دلاتا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کی اور افیون کھانی میں تین طرح
کی ضرر ہیں دنیا و آخرت کا یہ ہے کہ بھول جاوے کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کی ایسا سواک سے اور کہا ابن حجر نے تاکید ہے شخص کو کہ داخل ہووے گھر
اپنے میں یہ کہ ابتدا کرے ساتھ سواک کی بسبب اس کے منہ میں خوشبو آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گھر والوں سے ۰ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے نماز تہجد کی لئے رات کو ملتی اور دھوتی مونہہ اپنا ساتھ سواک کی روایت کیا ہے اس کو
بخاری مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ
اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي
الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ الْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ
اللِّحْيَةِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ
فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں
ہیں فطرت سے یعنی دین کی باتوں میں ایک تو کترنا لبوں کا اور بڑھانا داڑھی کا اور مسواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخنوں کا اور دھونا گرہ پوروں
انگلیوں اور دور کرنی بال بغلوں کی اور مونڈنے بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتھ پانی کی کہا راوی نے بھول گیا میں دسویں بات کو مگر یہ کہ
ہو وہ کلی کرنا یعنی دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کیا ہے یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ختنہ کرنا بدلے بڑھانی داڑھی کی ہے یعنی
یہ بات صاحب مصابیح والے نے کہی و مشکوۃ والا یہ کہتا ہے کہ نہیں پایا میں نے یہ روایت کو صحیحین میں یعنی بخاری مسلم میں اور نہ حمیدی کی کتاب میں جو کہ جامع ہے
صحیحین کو و لیکن ذکر کیا اس کو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب میں اور ایسا ہی خطابی نے معالم السنن میں ابی داؤد سے بروایت عمار بن یاسر
کی ف یہ چیزیں ہیں فطرۃ سے یعنی یہ دس چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اکثر علما کے نزدیک معنی فطرۃ کی یہی ہیں اور
سوا اس کے اور اقوال بھی شرح میں نقل ہوئے ہیں بخوف درازی کے نہ لکھے گئے اور کترانا لبوں کا روایت مختار میں یہی ہے کہ لبیں کتروایا کرے
اس طرح کہ کتروا دے کہ کنارہ اوپر کی ہونٹ کا معلوم ہووے اور ایک روایت امام اعظم سے آئی ہے کہ لبیں منڈوا دے جو کہ جائز ہیں [illegible] زیادہ بھی کہی
جائز ہیں کہ باعث مشابہت ہیں مشرکوں کی [illegible] اس طرح کترنا کہ ناک کا نشان ہے [illegible] ڈاڑھی کا بعضوں نے [illegible]
اور بعضوں نے اس کو بھی سنت لکھا ہے ڈاڑھی بقدر ایک مشت کے رکھنا چاہئے کم اس سے نہ ہو اور زیادہ اس سے [illegible] حد اعتدال تک
نہ کہ جاوے [illegible] اور پست کرنا ڈاڑھی کا حرام ہے وضع [illegible] مشرکوں کی ہے [illegible] اور وضع ہی [illegible] جنکو دین سے حصہ نہیں
کہ وہ گروہ قلندری ہیں کہ چھوڑنا ڈاڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہے سنت اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ ثابت سنت سے ہوا ہے جیسی نماز عید کو سنت کہتے ہیں
اور بال ڈاڑھی کی لینا [illegible] ان میں سے کتروا کر برابر کرنی جائز ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نہ کترواوے [illegible] کی گرد ڈاڑھی کی [illegible]
اور سکو منڈوانا [illegible] ہے اور مسواک کرنی سنت ہے باتفاق اور داؤد ظاہری نے کہا ہے واجب اور اسحق نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ اگر اس کو قصداً
چھوڑے گا تو باطل ہو گی نماز اس کی اور ناک میں پانی دینا وضو میں سنت ہے اور غسل میں فرض اور یہی مذہب [illegible] اور ناخنوں کی اس طرح
کتروا دے کہ اصل سنت ادا ہو جاوے [illegible] کہ اس طرح کتروا دے [illegible] انگلی شہادت کا [illegible]

پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اوسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر انگلی شہادۃ کا پھر انگوٹھے کا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے اور اوسکے انگوٹھے تک پہنچے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پاؤں کے یوں کترواوے کہ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہے ہمارے کہ ناخون کتروانے جمعہ کو مستحب ہیں اور بعضوں نے دفن کرنا ناخونوں کا مستحب لکھا ہے اور اگر پھینک دیوے کچھ مضائقہ نہیں اور پھینکدینا پاخانہ میں اور غسل کی جگہ مکروہ ہے اور براجم کہتے ہیں انگلیوں کی گانٹھوں کو اور انگلی کے اوپر کی پوست کو جو شکن دار ہوتا ہے اوسمیں میل اکثر جمع ہو جاتی ہے خصوصا جو لوگ کہ کاروبار کرتے ہیں انگلی و انگلیاں جنت ہو کر میل بہت جمع جاتی ہے پس اونکے دہونیکی تاکید فرمائی اور بدن اور اعضا کا اونمیں گمان ہے میل جمع ہونیکا اونکے دہونیکا بھی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل و ناف اور مانند اسکی اور سنت کہتے ہیں بال اوکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلونکے بالونکا مونڈنا سنت نہیں ہے یعنی اکہیڑنے سے اولٰہیڑنے سنت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوکہیڑنا افضل ہے واسطے اوسکے کہ قوی ہے اور اسپر قدرت ہو اور سکی تکلیف کا ہو سکے اور مونڈنا اور نورہ سے دور کرنا اونکا بہی جائز ہے لیکن افضل وہی ہے جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کے مونڈنے سنت ہیں اور اکھیڑنے اور نورہ سے دور کرنے بہی حکم کہتے ہیں اور قینچی سے کترنے میں سنت نہیں ادا ہوتی اور پاخانے کی بگہیلی گرد جو بال ہوتے ہیں اونکا دور کرنا بہی مستحب ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ بال زیرناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تھے اور اسیطرح علما اور عورت کو اوکھیڑنا اونکا اولیٰ ہے کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت عورت کو ننانویں حصہ ہوتی ہے اور مرد کو ایک حصہ اور اکہیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور مونڈنے مثل ہے سپنے کے اور مثل عورت کی ہے اور سپنا مثل مرد کی ہے اور بال زیر ناف کے مونڈنے اور بغلونکے بال اکہیڑنے اور لبیں لینے اور ناخون کتروانے چالیس دن کی اندر اندر ہی کر لیا کرے اس سے بڑہ جاوے تو ہلکی کراہت ہے اور معنی انتقاص الماء کے وہیں لکھے ہیں جو راوی نے بیان کیے استنجا کرنا پانی سے کہ اوس میں پانی خرچ ہوتا ہے اور کم ہو جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنی استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہے اور ایک روایت میں بجائے انتقاص کے انتضاح آیا ہے یعنی بضاد معجمہ اور بضاد مہملہ کی معنی اوسکے یہ ہیں کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر پیشاب کے اور چند شخصوں نے کہا ہے یہ ہے کہ ان چیزوں میں ختنہ کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہے اور عورت کو مکرمہ یعنی اولیٰ اور وہ اسلام کی علامت سے ہے اگر ایک شہر کے لوگ سبکے سب اوسکو چھوڑدیں تو امام لڑے اونکے ساتھ جیسے حکم ہے اذان چھوڑنے میں اور وقت ختنہ کرنیکا بعضے کہتے ہیں ساتواں دن ہے پیدایش کا اور بعضوں کے نزدیک سات برس اور بعضوں کے نزدیک نو برس اور بعضوں کے نزدیک جب جانے کہ تحمل ہو سکیگا پہلے بالغ ہونے کے جب چاہے کرے اور بعضے کہتے ہیں کیونکہ ختنہ واسطے ستر کے ڈہانکنے کے ہے جسکے سنت کے ادا کرنیکے لیے کہ کرنا واجب کا جائز نہیں یعنی بعد بالغ ہونیکے ستر دیکہنا واجب ہے جاتا ہے سبب اسکا تو واجب ہوجائیگا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السواك مطهرة للفم مرضاة للرب رواه الشافعي وأحمد والدارمي والنسائي وروى البخاري في صحيحه بلا إسناد روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک سبب پاکی کی ہے واسطے مونہہ کے اور سبب رضامندی کی ہے واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے وعن أبي أيوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع من سنن المرسلين الحياء ويروى الختان والتعطر والسواك والنكاح رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں طریقہ رسولوں کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت میں بدلے حیا کے ختان آیا ہے اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے ف چار چیزیں طریقے سے رسولوں کی ہے یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہے کیونکہ بعضی چیزوں میں سے بعضے نبی نے نہیں

ہی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحییٰ علیہ السلام نے نہیں کیا اور مراد حیا سے یہ ہی کہ باز رکھے نفس کو بری باتوں سے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کئے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضوں نے حضرت کی ختنہ میں اختلاف بھی کیا ہے کہ بعد پیدا ہونے کے آپکا ختنہ ہوا ہے اور حضرت خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ میں نے جمع کی ہیں حدیثیں جو فضائل نکاح میں وارد ہوئی ہیں سو سو سے زیادہ ہیں ح ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا يتسوك قبل أن يتوضأ رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے رات کو اور دن کو پس جاگتے مگر کہ مسواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہے شب بیداری کی سبب اس کے سبب اس بات کے جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سوتے سے اٹھ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہے بسبب سونے کے منہ میں تغیر آجاتا ہے اس سے منہ صاف ہو جاتا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت وضو لیتے دوبارہ مسواک نہ کرتے ہوں اسی پر اکتفا کرتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وضو لیتے دوبارہ مسواک کرتے ہوں فقط اور وضو کی نزدیک کلی کرنے کی واللہ اعلم م ع **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطيني السواك لأغسله فأبدأ به فأستاك ثم أغسله وأدفعه إليه رواه أبو داود اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجھکو مسواک تاکہ دھوؤں میں اوسکو پس شروع کرتی میں ساتھ اوسکے پس مسواک کرتی میں پھر دھوتی میں اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمیں دلیل ہے بیرک بعد مسواک کر لینے کے دھولینا اوسکا مستحب ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہے کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے دھو ڈالے اور مسواک نرم ہوا اور حضرت عائشہ مسواک کو دھونے سے پہلے جو لیتیں اس لئے یہ لیتی تہیں تاکہ برکت اوسکی پہنچے اور پہر اس سے حضرت کو دیتی تہیں کہ مسواک کرنے جو باقی ہی ہوا اوسکو پاک کریں اور اسمیں دلیل ہے پر کرنے کے مسواک اپنے دوسرے کی اجازت سے مکروہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی اچھی ہے م ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أراني في المنام أتسوك بسواك فجاءني رجلان أحدهما أكبر من الآخر فناولت السواك الأصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته إلى الأكبر منهما متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھا میں نے اپنے تئیں خواب میں کہ کرتا ہوں مسواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک بڑا تھا دوسرے سے پس دیا میں نے مسواک کا چھوٹے کو ان دونوں میں سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کر تو بڑے کو پس دی میں نے مسواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہے کہ حکم ہوا بڑے کو دینے کا کہ افضل ہے جو اول سے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیرہ الکے دینے میں بھی پہل بڑے سے کرے م ح **وعن** أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما جاءني جبريل عليه السلام قط إلا أمرني بالسواك لقد خشيت أن أحفي مقدم فيّ رواه أحمد اور روایت ہے ابی امامہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجھکو ساتھ مسواک کی تحقیق ڈرا میں اس سے کہ چھیل ڈالوں اگلی جانب منہ اپنے کی واسطے کثرت مسواک کے اور یہ جملہ **ف** میں بسبب تاکید کرنے جبریل کے استعمال مسواک کا بہت کرتا ہوں خوف ہوتا ہے مجھے منہ چھل جانے کا **وعن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد أكثرت عليكم في السواك رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت

بیان کیا میں نے یعنی حضرت نے مسواک کی روایت کی یہ بخاری نے ف مقصود اس کلام سے فضیلت بیان کرنی مسواک کی ہو تاکید کرنی واسطے علوم ہوئی ہی۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور نزدیک ان کے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں سے بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرت کی بیچ فضیلت مسواک کی یہ کہ مقدم کرو بڑے کو دو تو مسواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اوس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطے اوس کی یعنی نزدیک وضو کی اوپر اوس نماز کی کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اوس کی ستر درجے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اس نماز سے وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا میں اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا میں انکو ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا مسواک کرنے وجوب سے اور البتہ تاخیر کرتا میں نماز عشا کو تہائی رات تک کہا ابی سلمہ نے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازوں کے بیچ مسجد کے اور مسواک اونکی اوپر کان اونکی کی ہوتی جگہ قلم کی کان لکھنے والے کی سے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کی مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اوسکو طرف جگہ اوسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے مگر تحقیق ابو داؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ولاخرت صلوة العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب بیچ بیان سنتوں وضو کی ف مراد سنن وضو سے بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں جو کہ وضو میں کیا کرتے تھے خواہ وہ فرض ہوں خواہ سنت خواہ آداب ہوں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے کوئی ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبو دے ہاتھ اپنا اس برتن میں جب تک کہ دھو ڈالے اوسکو یعنی تین تک میں پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہی ہاتھ اوسکی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دھونا ہاتھ کا پہلے وضو کے سنت ہی اس حدیث سے ثابت ہوا ہی اور یہ جو قید لگائی سونے سے جاگنے کے وقت کی سبب اسکا یہ ہی کہ انکے شہروں میں پانی کم ہوتا ہی اکثر استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہیں پس جب کہ گرمی سبب سے ہوا کی سستی کی جگہ میں پسینا آجاتا ہی اور احتمال ہوتا ہی کہ ہاتھ وہاں پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہی ہاتھ اوسکی نے یعنی جانتا نہیں کہ کہاں ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ ہی تین بار دھو لیوے تاکہ وہ صاف ہو جاوے بعد اوسکی پانی برتن میں ڈالے اور جو کوئی نیند کی سستی میں احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہی اور ہر ایک وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ دھو لے ہمارے علما نے کہا ہی کہ یہ نہیں سنت میں خبر جاگنے والے کو ہی کیونکہ سبب اسکے ہوگا وہ احتمال یعنی کا نجاست دلیل پکڑ

وہ جاگتی میں بھی موجود ہی اور یہہ حکم سنت کا اور مستحب ہی کہ طریق احتیاط کی ہاتھ دہونیکا حکم کیا ہی فرض اور واجب نہیں اگرچہ موجود ہی تو سبب
ہاتھ پاک ہی اگر پانی میں بغیر دہوئی ہاتھ ڈالدی تو وہ بھی نجس نہیں ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کی وقت یقینی نہیں ہی فقط احتمال ہی مگر امام احمد
ہاتھ دہونی کو سوتی سی اوٹھکر واجب کہتی ہیں اگر بغیر دہوئی پانی میں ڈالدیگا پانی نجس ہو جائیگا ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ جاگی ایک تمہارا نیند اپنی سی پس ارادہ وضو کا کری پس چاہیے
کہ ناک جہاڑی یعنی بعد پانی دینی کی تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسی ناک اوسکیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
رات گذارنا شیطان کا اور جگہہ پکڑنی اوسکی بانسی پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہی عقلیں ہماری دریافت کرنی ان اسرار
کی سی قاصر ہیں سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثال ایسی امور کی کہ شارع نی اوسکی خبر دی ہی یہہ کہ ایمان لیاوی اور بیان کیفیت ان کی سی سکوت
کری اور بعضی سیں یہہ تاویل کرتی ہیں کہ آدمی جب سوجاتا ہی تو بخارات اور میل اور غبار ناک میں کہ قریب دماغ کی ہی جمع ہوتی ہیں اور سدے دماغ
کی جگہہ حواس وغیرہ کا ہی مکدر ہوتا ہی پس یہہ مانع ہوتا ہی درستی حق تلاوت کو اور سمجھنی معانی اوسکیکو اور باعث ہوتا ہی کسل کا عبادات میں اور یہہ
سب امور باعث خوشی شیطان کی ہوتی ہیں پس گویا کہ شیطان وہاں رہتا ہی بیچ احتمالات میں طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہی جو اول مذکور
ہوا ۔ ع **وَقِيْلَ** لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ
فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ
ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَالنَّسَائِىُّ وَلِاَبِىْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ اور کہا گیا واسطی
عبداللہ بن زید بن عاصم کی کس طرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی پس منگوایا عبداللہ نی پانی وضو کا پس ڈالا اپنی دونوں ہاتھوں پس دہوئی
دونوں ہاتھ یعنی پہونچوں تک دو دو بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینی کی پہر دہویا اپنا مونہہ تین بار پہر دہوئی دونوں ہاتھ اپنی
دو دو بار کہنیوں تک پہر مسح کیا سر اپنی پر دونوں ہاتھوں سی پس آگی سی لیگئی پیچہی کو لائی یعنی پہلی لی آگی کو میان سر کی اون کے شروع کیا آگلی جانب سر کی
کی سی پہر لیگئی دونوں ہاتھوں کو گدی تک پہر پہیرا اونکو یہاں تک کہ پہر آئی طرف اوس جگہہ کی کہ شروع کیا تہا اوس سی پہر دہوئی دونوں پانوں اپنی روایت
کی یہہ مالک اور نسائی نی اور واسطی ابوداود کی مانند اسکی ذکر کیا اسکو جامع الاصول والی نی **ف** دو دو بار ہاتھ دہونی سی یہہ جتانا تہا کہ ایسی بہی
جائز ہوں ہی ہی اور نہ ثابت ہوا ہی حضرت سی اور روایتیں کہ تین بار ہاتھ دہوتی تہی اور لفظ مرتین دو بار اس لیی لائی کہ ایک بار ذکر کرنی
میں وہم جاتا تہا کہ دونوں ہاتھ متفرق دہوئی ہوں یعنی ایک ہاتھ ایک بار دہویا ہو اور ایک ایک بار پس دو بار ذکر کیا تا سمجہا جاوی کہ دونوں ہاتھ ملا کر
دو دو بار دہوئی اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کی یہہ ہی کہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں سر آگی کی جانب رکہی اور دونوں ہاتھوں کی
انگوٹھوں کو اور شہادت کی انگلیوں کو اور ہتھیلیوں کو جدا رکہی اور ان چہوٹی انگلیوں کو گدی کی طرف لیجاوی پہر دونوں ہتھیلیاں پیچہی سر کی
رکہکر آگی کی طرف لاوی پہر مسح کری کانوں کی اوپر کی رخ پر دونوں انگوٹھوں سی اور کانوں کی سوراخوں میں دونوں شہادت کی انگلیاں
سی اور یہہ عبارت سی مراد مصنف کی یہہ ہی کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح میں لایا اور حالانکہ بخاری مسلم میں یہہ حدیث نہیں آتی

لا دونین یون ہی ہیں کہ میں کی ذکر کرا ہون مع وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ
يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ
وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ
فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ
وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

اور یہ حدیث بخاری و مسلم کی آئی ہے کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اوس سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا اونکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی باسن میں پھر نکالا اوسکو
پانی نکالا اوس سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اوسکو پھر دھویا مونہہ اپنا تین بار پھر
ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پھر نکالا اوسکو پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اوسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے
لیگئے دونوں ہاتھ اور پیچھے سے آگے کو لائے پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا اسیطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور
مسلم کی میں ہے کہ لے گئے دونوں ہاتھ پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلی جانب سر اپنے کی پھر لیگئے دونوں طرف گدی کی پھر پھیرا اونکو
یہانتک کہ پھر آئے اوسی طرف اوسی مکان کی کہ شروع کیا تھا اوس سے پھر دھوئے پاؤں اپنے اور ایک روایت صحیحین میں ہے پس کلی کی اور ناک میں
پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلوؤں کی پانی سے اور ایک روایت اور کی پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس یہہ کیا تین بار
اور بخاری کی روایت میں ہے پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایکبار پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک اور
دوسری روایت بخاری کی ہے پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف یعنی ہر ایک کو تینوں بار میں سے ایک ایک چلو سے کیا اور یہہ معنی
نہیں ہیں کہ تینوں ایک ہی چلو میں کیے جانا چاہیے کہ حدیثیں کلی کرنیکی اور ناک میں پانی دینے کی مختلف آئی ہیں بعضی میں ساتھ تین چلوؤں کی اور بعضی
میں ایک چلو سے ساتھ فصل اور وصل کی یعنی ہر ایک کی بیچ علیحدہ علیحدہ چلو لینی آئی ہیں اور دونوں ایک چلو سے بھی کرنا آئی ہیں پس کئی صورتیں
اسکی ہوتی ہیں مذہب شافعی بقول صحیح کی یہہ ہے کہ دونوں تین چلو میں کرے اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑے سے کلی کرے پھر اوسکا بقیہ ناک میں دے پھر
تینوں بار یونہی کرے اور مذہب حنفی میں یہہ ہے کہ ہر ایک تین تین چلو سے کرے اونہوں نے اس طریق کو ترجیح اس لیے دی ہے کہ موافق ہے ساتھ
قیاس کی کہ مونہہ اور ناک ہر ایک عضو علاحدہ ہے پس جمع نہ کیا جاوے جیسے کہ سب اعضا میں جمع نہیں کرتے مگر حدیث کہ موافق قیاس کے
ہوگی البتہ راجح ہوگی جیسا کہ یہی قاعدہ ہے اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ میں سے نقل کیا ہے کہ وصل بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کی نزدیک
اور فصل بھی جائز ہے امام شافعی کی نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے روایت کی ہے کہ کہا اونہوں نے جمع کرنا کلی اور ناک میں پانی دینے کا جائز ہے

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئے پانی کے دوست رکھتا ہون میں لیکن کچھ خلاف نہ مانع ع وعن عبد اللہ بن عباس قال توضأ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ہذا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن
عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اسپر یعنی اس وضو پر روایت کی یہہ بخاری نے وعن عبد اللہ
بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہہ بخاری نے وعن عثمان انہ توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان سے تحقیق اونہوں نے
وضو کیا بیچ مقاعد کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکہلاؤں میں تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہہ مسلم نے
ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبہی ایک ایکبار دہوتے اور کبہی دو دو بار اور کبہی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتے تہے پس
ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دہوتے کہ یہہ ادنی درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر سے اصل وضو میں ہوجاتا ہے اور اسیطرح دو دو بار بہی بیان جواز کے لیے
دہوتے کہ وضو اسمین بہی ہوجاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے نہ زیادتی اسپر منع ہے اور بعضی حدیثون مین ہونا بعضی اعضا کا تین
بار اور بعضی کا دو بار اور بعضی کا ایکبار بہی آیا ہے یہہ بہی بیان جواز کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک ایکبار دہونا اعضاء وضو کا گناہ ہے اسلئے کہ ترک کرنی
سنت مشہورہ کی ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا کیونکہ یہہ بہی حدیث مین آیا ہے اور یہہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین بار
دہویا پس ظاہر مین اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بہی تین بار کیا لیکن وہ حدیثیں کہ اونمیں تفصیل اعضاء وضو کی دہونی نقل کی ہین چنانچہ روایات
صحیحین گذری ہیں وہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ مسح سر کا ایکبار ہی کیا ہے ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وہم عجال فانتہینا
الیہم واعقابہم تلوح لم یمسہا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا پہر آئے ہم
ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے
مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تہے جلدی کرنیوالے پہر پہنچے ہم طرف انکی اور ایڑیاں انکی چمکتی تہین نہین پہنچا تہا انکو پانی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایڑیوں کی آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہہ مسلم نے ف جلدی کی معنی اس جملے کی یہہ ہین کہ طلب جلدی کے
یعنی ہین اور مہم سے کی شبہ کئی نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کی لیے ہیں وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی
لفظ ویل کی علماء نے کئی طرح پر لکہی ہین کہا ابن حجر نے صحیح تر قول یہہ معنی اسکی کہ وہ جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید
کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین اور بعضون نے اسکے معنی شدت عذاب کی لکہے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ اور لہو کا دوزخ مین
اور بعضون نے کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکی معنی ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کریں اسکو اصل پر یعنی
ہلاک عظیم اور عذاب الیم ہے واسطے ایڑیوں کی لیے خاص عذاب اسلیے فرمایا کہ وہ دہونی سے رہ گئی تہین اور بعضون نے یہہ معنی
لکہے ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کی مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تہین انکو یہہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اسکی
ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ اگر مقدار ایک ناخن کی خشک رہ جاوے تو وضو درست نہیں ہوتا اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دہونا پاؤں کا فرض

میں فرض ہی کہا اوسکی ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہیں اور یہی مذہب ہے سعید بن مسیب کا اور تمام فقہا کا ہر وقت میں اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ
لائق اعتبار کی ہو ثابت نہیں ہوا اور جس نے کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب کرام میں سے مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور
عبد اللہ بن زید کے اور انکی مانند بیان کرنے والے وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہیں اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سوا
انکے کی رضی اللہ عنہم سب متفق ہیں اس پر کہ آنحضرت دہویا کرتے تہی پانوں مبارک وقت وضو کی اگر موزہ نہ پہنی ہوتی تہی اور حدیثیں ان گنت کہ
مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ وعید او پر ترک اوسکی حدیثوں مشہور میں وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمرو سے منقول
ہی کہ صحابہ مسح پانوں پر کیا کرتے تہی یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ پورا کرنی وضو کی اور وعید فرمائی کہ جو کوئی اسکو چہوڑ دیا اونہوں
نی مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا اونہوں نے کہ کہا میں نے عطا خراسانی کو کہ تہی تابعین سے میں
کیا معلوم ہوی تجکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتی تہی قدموں پر کہا اونہوں نے قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب میں یہ
ہی کہ کتاب اللہ میں یہہ حکم مجمل و مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ حد شہرت اور تواتر کو پہنچی ہی
اوسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہہ ہی پس شیعوں کی مذہب میں کہ پانوں کو مسح کرتے ہیں محض غلطی و ہرا کرتی ہیں ع خ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر مسح کیا اوپر اپنی
پیشانی اپنی کی اور پگڑی پر اور موزوں پر روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی مقدار مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہی علما میں امام مالک کی مذہب میں
سارے سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ تین بال ہوں اور امام ابو حنیفہ کی مذہب میں مسح چوتہائی حصہ کا
فرض ہی اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتی ہیں چوتہائی حصہ سر کو آگی کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت اوپر ناصیہ کے کفایت
نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبہی بیان جواز کی لیے وہ بہی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض یہی مقدار ہی اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی شارحین نے
بیان کیے ہیں کہ جب مسح چوتہائی سر کا کہ فرض تہا ادا کر چکے تو واسطی کامل کرنیکی اور ادائی سنت کی کہ وہ مسح سارے سر کا ہی باقی مسح بقیہ
سر کی پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضوں نے یہہ معنی کہی ہیں کہ احتمال رکہتا ہی کہ حضرت نے مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا
مسح کا واسطے علاوہ مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کی جیسے موزوں پر کرتے ہیں درست نہیں ہی نزدیک اونکے مطلق مگر امام احمد کی نزدیک درست
ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈہانک لیا ہو جیسے حکم موزہ کا ہی ع ح ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی شروع کرنا داہنی طرف سے جہانتک ہوسکتا بیچ سارے کاموں اپنی کے
بیچ طہارت اپنی کی اور کنگہی کرنی اپنی کے اور پاپوش پہننی اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ استطاع میں اشارہ ہی طرف تاکید و
محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی میں داہنی طرف سی شروع کرنا دوست رکہتی تہی یعنی وضو میں ایسا تہا کہ دایاں ہاتہ پہلی دہوتی اور بایاں
پیچہی اور نہانی میں اسی جانب پہلی دہوتی پہر بائیں اور بیچ میں چیزیں بطریق تمثیل کی بیان کیں اور جو چیزیں کہ قبیلہ تزکی کرنی اور زینت
کی سی ہیں سب میں داخل ہیں یعنی اونکو بہی داہنی طرف سے شروع کرتی جیسے کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک
کرنی اور پاخانہ سی نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کترنا اور بال بغل کی اور لبوں کی دور کرنا اور سر منڈانا اور سلام نماز کا پہیرنا اور مصافحہ کرنا اور کہانا

یزین کہ لائق بزرگی کے نہیں ہیں ان کو بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے پاخانہ میں جانا اور
نا مسجد سے اور ناک سنکنا اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اوتارنے اور جوتی اوتارنی اور مانند انکی
اور حقیقت میں ان چیزوں میں طرف سے شروع کرنیں کریمہ داہنی طرف ہی کی لازم آتی ہے مثلاً مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالا تو گویا داہنا پاؤں کی
کی کہ اسکو بزرگ جگہ میں باقی رکھا اسی اور چیزوں کو قیاس کر لیں اور سبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کی یہ ہی کہ فرشتہ داہنے ہاتھ کا نیکی لکھتا
ہی بائیں ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہی بائیں طرف کی ہمسایہ پر ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنی کی روایت کی یہ احمد و ابو داود نی وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اوس شخص کی کہ نہیں یاد کیا نام اسکا وضو پر یعنی جس نے ابتدا وضو میں اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جس پر ثواب ملے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابو داود نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اونہوں نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول حدیث کی کہ نہیں نماز واسطے اوس شخص کی کہ نہیں وضو واسطے اوسکی

ف امام احمد کی نزدیک بسم اللہ کہنی ابتداء وضو میں واجب ہی اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کہنی منقول ہیں سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ افضل ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑھنی کی اور مشہور یہ الفاظ ہیں بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صواب یہ ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع

وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہا کہ میں نے اے رسول خدا کی خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیوں کی اور خوب پہنچا پانی ناک میں مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اونکی بین الاصابع

ف خبر دو وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سے مستحق ثواب کی ہو جاؤں پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتیں اوسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا سنت ہی مذہب صاحب ہدایہ اور امام شافعی رح کی نزدیک یہ جبکہ وصول پانی کا یقین ہو انگلیاں بسبب خلقت کی آپس سی جدا اور کشادہ ہوں اور اگر آپس میں ملی ہوں اس طرح کہ پانی بی تکلف اونمیں نہیں پہنچ سکتا تو خلال واجب ہی اور ہمارے نزدیک خلال اس طرح کرے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر اونگلیاں داہنے ہاتھ کی اونگلیوں بائیں ہاتھ کی میں ڈالے کہ اولی یونہی ہی اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ اوسکو داہنے پاؤں کی چھنگلیا کی نیچے سے داخل کر کے خلال شروع کرے اور انگلی بیچ میں کرتا جاوے یہاں تک کہ دوسرے پاؤں کی چھنگلیا تک پہنچے اور حد ناک میں پانی دینی کی یہ ہی کہ پانی نرمہ ناک تک پہنچے اور مبالغہ دکھا یہ کی دو ان نسک اوپر کی کھینچا جاوے پس یہ مبالغہ اگر روزہ سے نہو دے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا امام اعظم رح کی نزدیک وضو میں سنت ہی

اور غسل میں وضع اعضا کی رعایت دونوں سنت ہیں ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنے کی اور پانوں اپنے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اس کی کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے کرے اور خلال پانوں کا بعد دھونے ان کے افضل یونہی ہے ۔ وعن المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتے تھے یعنی خلال کرتے انگلیاں پانوں کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنی ہاتھ میں چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف معنی یدلک کے یہ ہیں کہ خلال کرتے تھے جیسے کہ روایت میں لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہ دلیل ہے اس کی کہ ہاتھ میں چھنگلیا کو خلال پانوں کی سنت ہے یا معنی یدلک کی یہ ہیں کہ پھیرتے تھے چھنگلیا انگلیوں پانوں کی پر اس صورت میں یہ دلیل ہووے گی اس کی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی رواہ ابو داود اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی پس داخل کرتے اس کو نیچے ٹھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اس کے داڑھی اپنی کو اور فرمایا اسی طرح سے حکم کیا مجھ کو پروردگار میرے نے یعنی ساتھ ادب خفی کی روایت کی یہ ابو داود نے ف یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے منہ کے کرے اور طور اس کا یہ ہے کہ انگلیاں داڑھی کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ۔ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے داڑھی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ۔ وعن ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاھما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشربہ وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ پاک کیا ان کو پھر کلی کی تین بار اور ناک میں پانی دیا تین بار اور دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار پھر دھوئے دونوں پانو اپنے ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اس کو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علی نے دوست رکھا میں نے یہ کہ دکھلاؤں میں تم کو کہ کس طرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف وضو کے پانی میں برکت آجاتی ہے اس لیے اس کو پیا اور یہ پانی کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے ۔ وعن عبد خیر قال نحن جلوس ننظر الی علی حین توضأ فادخل یدہ الیمنی فملأ فمہ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری فعل ھذا ثلث مرات ثم قال من سرہ ان ینظر الی طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھذا طھورہ رواہ الدارمی اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوئے دیکھتے طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا اس میں پس بھر لیا منہ اپنا پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور سنکی ناک ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اس کو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ ہے وضو حضرت کا یعنی مانند وضو کے

روایت کی یہہ دارمی نے ف مقصود راوی کو بیان یہہ تہا کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینی اور ناک سنکنی کی بیان کرنی اور باقی وضو معلوم تہا اسی نہ بیان کیا ع وعن عبد اللہ بن زید قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد فعل ذلک ثلاثا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سی کیا یہہ تین بار روایت کی ابو داود اور ترمذی نے ف کیا یہہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اسمین دو احتمال ہیں یا یہہ کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سی تین بار اسیطرح کیا یا یہہ کہ تین کلیاں تین چلو سی کین پہر اسیطرح ناک میں پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات کی ہیں اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ دونو چیزیں ایک ہی ایک تہہ سی کین دوسرا ہاتہہ نہ لگایا اور اسیطرح یہہ احتمالات اوپر کی حدیث میں بہی ہیں ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ وأذنیہ باطنہما بالسباحتین وظاہرہما بإبہامیہ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر اپنی کا اور دونوں کانوں اپنی کا اندر اونکی ساتہہ دونو انگلیوں شہادت کی اور اوپر اونکی ساتہہ انگوٹہوں ہی کی روایت کی یہہ نسائی نے وعن الربیع بنت معوذ انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسہ ما أقبل منہ وما أدبر وصدغیہ وأذنیہ مرۃ واحدۃ وفی روایۃ انہ توضأ فأدخل إصبعیہ فی جحری أذنیہ رواہ ابو داود وروی الترمذی الروایۃ الاولی واحمد وابن ماجۃ الثانیۃ اور روایت ہی ربیع بنت معوذ سی یہہ کہ اونہوں نے دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی تہا پس مسح کیا حضرت نے سر اپنی کا جو کچہہ کہ اگلی جانب ہی اوس سی اور جو پچہلی جانب ہی اور کنپٹیوں اپنی کو اور کانوں اپنی کو ایکبار اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق اونہوں نے وضو کیا پس داخل کین دونو انگلیاں اپنی بیچ دونو سوراخوں کانوں اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کئی گئی ہیں لفظ راس پر اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہیں یعنی مسح کیا ساتہہ پانی سر کی یعنی جو پانی کہ مسح سر کی لیے لیا تہا اوسی کو بہی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی صدغ کہتی ہیں دو جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کی ہی اور جو بال اسجگہہ پر لٹکتی ہیں انکو بہی صدغ کہتی ہیں کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہی کہ صدغ اون بالونکو کہتی ہیں کہ درمیان کانوں اور ناصیہ کی ہیں اور طرف سر کی ہیں یہہ معنی مناسب مذہب حنفی کی اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ تین بار مسح کرنیکے کہ آیا سنت ہی یا نہیں پس اکثر علما تو یہی کہتی ہیں کہ ایکبار ہی مسح کرنا چنانچہ تینوں اماموں کا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی میں یہہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیتا جاوے سنت ہی اور اکثر علما بہی اسپر ہیں مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتی ہیں اور ابو داود نے کہا ہی کہ حدیثیں حضرت عثمان کی صحیح میں یہہ دلالت کرتی ہیں کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نے کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ساتہہ نئی پانیوں کی بدعت ہی لیکن ہدایہ میں کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سی مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سی ع وعن عبد اللہ بن زید انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ الترمذی ورواہ مسلم مع زوائد اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی تحقیق اون نے دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر کا ساتہہ پانی کی کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہوں سی یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی یہہ مسلم نے لیکن ساتہہ زیادتی کی کہ اوسمیں اور اعضاء وضو کی دہونیکا بہی ذکر ہی ف حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ دہو چکا اور تری اوسکی جو باقی ہی اوس سی اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تہا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تری سی مسح درست نہیں اور ایک حدیث بہی اسباب میں نقل کرتی ہیں ابن مسعود سی اور اس حدیث میں بہی ہاتہہ روایت بحاشیہ کی نقل کیا ہی بماء غیر فضل یدیہ لفظ غیر ساتہہ ب کی ہی یعنی سمجہلیا

پانی لیکر پانی اتھا اتھا میں بعد دھونی کی لیکن صحیح روایت یہی ہے جو متن میں مذکور ہوئی پس اگر یہی ہوا کہ نیا پانی لیکر جائز ہے ہو اگر ہاتھ
کی تری باقی ہو تو پانی سے مسح کر لے ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاقَیْنِ
وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَةَ
اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا
حضرت مسح کرتے تھے آنکھوں کے کویوں کا اور کہا کہ کان بھی سر میں سے ہیں روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہ کہا
حماد نے نہیں جانتا میں کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہے صلی اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتے ہیں اوس گوشہ چشم کو کہ
ناک کی طرف ہوتا ہے کذا فی القاموس اور جوہری نے لکھا ہے کہ دونوں طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہیں پس اولی یہی ہے کہ دونوں کونوں کو دھوئے کیونکہ ہو وقت
ملنے ہاتھ کے کیچڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہا کہ کان بھی سر میں سے ہیں اس سے دو حکم نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ کانوں کو سر کے ساتھ مسح کرے اور
دوسرے یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا تھا اوس سے کانوں کو بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم میں تو چاروں امام متفق ہیں اور دوسرا
حکم کہ مسح کانوں کا سر کے پانی ہی سے ہو وہ لیں کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہے اور یہ حکم اکثر حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے اور شافعی کے
نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب میں آئی ہے اور جمع کرنے سے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانوں کو حضرت مسح کرتے
ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ میں تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا الْوُضُوْءُ
فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاهُ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتا تھا کیفیت وضو کی
پس دکھلایا اوسکو دھونا اعضاء وضو کا تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہے وضو یعنی وضو کامل پس جو شخص کہ زیادہ کرے اس پر تحقیق برا کیا اور تعدی کی
اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے معنی اسکے ف برا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنی شرع کے حد کو
چھوڑ دیا بسبب بے ادبی کے اور ظلم کیا اپنی نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ
یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی
الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ انہوں نے سنا اپنے بیٹے کو کہتا تھا
یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے محل سفید داہنی طرف جنت کی کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے جنت اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے آگ سے یعنی یہ تحکم اور
فضول کلام کیا ہے کہ جاہے ہیں وہ صفت خاص کی جنت کی مانگتا ہے بلکہ یوں مانگ جس طرح کہ بیان کیا پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت میں ایک قوم کہ زیادتی کرینگی طہارت میں اور دعا میں روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف
زیادتی طہارت میں یہ ہے کہ تین بار سے زیادہ اعضاء دھووے یا پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے میں اتنا مبالغہ کرے کہ وسوسہ کو پہنچے اور زیادتی
دعا میں یہ ہے کہ بے ادبی کرے اور قیدیں لگاوے طلب مانگنے میں ایک چیز خارج حاجت سے سوال کرے ع وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ

الماءِ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اھل الحدیث
لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ وھو لیس بالقوی عند اصحابنا اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہا کہ تحقیق واسطی وضو کی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا
ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کی اسو سطی کہ ہم نہیں جانتی کسیکو کہ سند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کی کہ نام ہی ایک
عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک اون ہمارے کی یعنی محدثین کی ف ولہان کی معنی ہین حیران رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اس لیے
ہی کہ لوگونکی وضو مین وسوسی ڈالکر حیرت ناک اور بی عقل کر دیتا ہی سو ہم مین ہتی ہین کہ اس عضو پر پانی پہنچا ہی یا نہین یا کیا ہو یا دو بار یا تین
بچو وسواس پانی کی سی یعنی اس طرح کی وسواس پانی کی استعمال کرنی مین اوسی تو دفع کرو تا کثرت سی حد سی نکل جاو وعن معاذ بن
جبل قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن
جبل سی کہا کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتی پونچھتی منہ اپنا ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف
ساتھہ کپڑی اپنی کی یعنی چادر وغیرہ سی اور زیلعی نی شرح کنز مین لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سی پونچھنا بعد وضو کی چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان
اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سی اور حدیث بعضی بھی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضاء وضو کا منیۃ المصلی نی اور بعضی
کتابون حنفیہ مین لکھا ہی اگر بقصد تکبر کی نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کی ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین پونچھنا سنت ہی وضو والی کو بھی اور
غسل والی کو بھی دلیل اونکی یہہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کی لیئے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ ٹپکاتی تہی پانی ساتہہ
ہاتہہ اپنی کی اوسکا جواب یہ علماء دیتی ہین کہ ممکن ہی کہ یہہ بات بسبب کسی عذر کی ہوئی ہو وعن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بہا اعضاءہ بعد الوضوء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس بالقائم وابو
معاذ الراوی ضعیف عند اھل الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا تھا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا پونچھتی تہی ساتہہ
اوسکی اعضاء اپنی پیچھی وضو کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی ف ولہ کہا ترمذی
نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت دی ہی پونچھنی بعد وضو کی ایک قوم نی اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور اونہون نی کہ بعد اونکی ہین اور یہہ بات اونہون نی اپنی طرف سی نکالی ہی یہہ مضمون سید جمال الدین شافعی نی نقل کیا ہی جواب ہی
علماء اسکا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ کہنا ترمذی کا کہ اونہون نی اپنی طرف سی یہہ بات نکالی ہی صحیح نہین تہی یہہ کہنا اپنی طرف سی نکالا ہی کیونکہ نہین ہی ممکن کہ مثل
عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم اپنی طرف سی کچھہ نکالین بلکہ فعل اونکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچھہ اصل ہی اور علاوہ اسکی عمل
کرنا ساتھ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنی سی ساتھہ رای کی اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
ثابت بن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر ھو محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ
مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ثابت
بن صفیہ سی کہا کہ کہا مینی واسطی ابی جعفر صادق کی کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک بار یعنی
کبہی اور دو دو بار یعنی کبہی اور تین تین بار یعنی کبہی فرمایا ہان روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف حضرت امام محمد باقر بڑی فقہاء مدینہ مطہرہ
سی ہین اور بڑی محدث تہی روایت کرتی ہین اپنی باپ حضرت امام زین العابدین علی رضی اللہ عنہما سی اور اوسا سی اور جابر بن عبد اللہ انصاری

اس کے وقت بہت کہتی ہیں اور واسطے بہت محدثین حنفی و منقول ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات کو [illegible] ہو گیا تھا اس قبیل میں سے ہیں کہ ایک شخص [illegible] ہیں تیرے [illegible] کا [illegible] تشریف لاتی تو [illegible] سبب کہ [illegible] کی پوچھتی کہ تو کون ہے یہ [illegible] حدیث [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنا ہاتھ کی گریبان میں ڈالتی اور گردن اور بغل [illegible] محبت کی [illegible] کہ پوچھے جیسی ہی پہنچی ہو جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ [illegible] بہت حدیثیں [illegible] امام محمد [illegible] پوچھا کیا تم کو حدیث کی بہ حاجت [illegible] عادت [illegible] [illegible] وعن عبد اللّٰہ بن زید قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال ھو نور علی نور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار [illegible] یعنی [illegible] وضو [illegible] اور فرمایا یہ نور ہے اوپر نور کے ف یعنی [illegible] [illegible] وعن عثمان قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم توضأ ثلثا ثلثا وقال ھذا وضوئی ووضوء الانبیاء قبلی ووضوء ابراھیم رواھما رزین والنووی ضعف الثانی فی شرح مسلم روایت ہے عثمان سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہ ہے وضو میرا اور وضو پیغمبروں کا [illegible] ابراہیم [illegible] رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ثانی کو شرح مسلم میں ف حضرت ابراہیم [illegible] تخصیص [illegible] کا ذکر [illegible] وعن انس قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ وکان احدنا یکفیہ الوضوء ما لم یحدث رواہ الدارمی روایت ہے انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے واسطے ہر نماز کے یعنی فرض کے [illegible] وضو [illegible] ف [illegible] حضرت [illegible] نماز کے لیے نیا وضو کرنا [illegible] واجب [illegible] حدیث [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] نیا وضو کرتے تھے وعن محمد بن یحیی بن حبان قال قلت لعبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عمر ارأیت وضوء عبد اللّٰہ بن عمر لکل صلوۃ طاھرا کان او غیر طاھر عمن اخذہ فقال حدثتہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللّٰہ بن حنظلۃ بن ابی عامر الغسیل حدثھا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان امر بالوضوء لکل صلوۃ طاھرا کان او غیر طاھر فلما شق ذلک علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امر بالسواک عند کل صلوۃ ووضع عنہ الوضوء الا من حدث قال فکان عبد اللّٰہ یری ان بہ قوۃ علی ذلک ففعلہ حتی مات رواہ احمد روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ میں نے کہا عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بن عمر کو کہ خبر دے مجھ کو وضو عبد اللہ بن عمر کی سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو کس سے سیکھی ہے پس کہا عبید اللہ نے حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بن خطاب کی نے یہ کہ عبد اللہ بیٹے حنظلہ بن ابی عامر غسیل کی نے حدیث کی اس سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا ان سے وضو کرنا یعنی واجب نہ رہا ہر نماز کے لیے مگر بوقت بے وضو

ہونیکی کہا صحابہ رسول کے یہی تھی عبداللہ کہ مانگا کرتے تھے یہ کہ مجکو بھی موت آوے اسی بیماری میں پس پایا اسکو بیماری تک کہ وفات ہوئی روایت کیا یہ احمد نے ف لفظ غسیل
کی معنی میں نہلایا گیا یہ صفت ہی حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلئے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے اونکو بعد انتقال کی نہلایا تہا عروہ روایت کی ہی مکحول نے کہ حضرت
صلعم نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ کیا تہا حال اونکا یعنی جس وقت گہر سے گئے تو کیا کام کر رہا تہا گہر میں کہا اوسنے کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سے اپنا سر
دہویا تہا یعنی نہانے میں تہے کہ جب سنی دشمنوں کی آواز یعنی جہاد کی پکار کی نکلے اسی حال میں لڑ لیا یعنی ان سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ دیکہا میں نے ملائکہ
کو نہلاتے تہی اوسکو کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں تنبیہ ہی اوپر بزرگی مسواک کی کہ یہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کے
کی ہی اور یہی تہی عبداللہ مانگا کرتے یہ کہ مجکو بہی موت آوے یعنی دونوں نے اختیار کیا وجوب کا منسوخ ہو لیکن فضیلت باقی ہی اوسکی ایسی کہ موت
اوسکی ہی وہ وقت تہی ... وعن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله
عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال أفي الوضوء سرف قال نعم وإن كنت على نهر جار
رواه احمد وابن ماجة روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتی تہی پس فرمایا کیا ہی یہ اسراف
یعنی فرمایا کیا ہی یہ اسراف کہا سعد نے کیا وضو میں بہی اسراف ہی فرمایا ہاں اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے
ف ... اسراف ... حد شرعی سے تجاوز کرنا ... یا ضائع ہوتی ہی ... اسراف ... طیبی نے ...
... وعن ابي هريرة وابن مسعود
وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فإنه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله
لم يطهر إلا موضع الوضوء روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس نے
وضو کیا اور نام لیا اللہ کا پاک ہوتا ہی تمام جسم اوسکا اور جس نے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاء وضو کو ف یعنی بعض
... حدیث ... وضو میں بسم اللہ ... سنت ہی واجب ... وعن
ابي رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ وضوء الصلوة حرك خاتمه في إصبعه رواه الدارقطني وروى ابن ماجة الأخير
روایت ہی ابی رافع سے کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتی وضو نماز کا ہلاتی انگوٹہی اپنی ... روایت کی
دارقطنی نے ... ف جب انگوٹہی ... ہوی پانی پہنچنی کا ... ہلا لینا اوسکا
سنت ہی ... انگوٹہی ... پانی ... نہ پہنچیگا تو واجب ہی ہلا لینا اوسکا

باب الغسل

... الفصل الاول ... عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس احدكم
بين شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ينزل متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بیٹہی ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخوں کی پہر کوشش کری یعنی صحبت کری پس
تحقیق واجب ہو غسل اگرچہ نہ نکلی منی ... ف مراد چار شاخوں سے ... دونوں پاؤں عورت کی ...
شاخوں میں ... جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی ...
... حضرت ... رضی اللہ تعالی عنہم ... وعن
ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الماء من الماء رواه مسلم قال الشيخ الإمام

محی السنۃ رحمہ اللہ هذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء في الاحتلام رواه الترمذي ولم اجده في الصحيحين روایت ہے ابی سعید
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ پانی پانی سے ہے یعنی غسل انزال سے لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام
محی السنۃ نے مصابیح میں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور کہا ابن عباس نے سوا اسکے نہیں کہ پانی پانی سے یعنی غسل احتلام کی بابت ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور نہیں پایا
میں نے اسکو صحیحین میں ف موجب ہونا غسل کا بغیر انزال کے غسل نہیں واجب ہے یہ پہلی حدیث میں اسمیں تعارض لازم آیا اور اس تعارض
کی دفع کی ہے مصنف نے قول محی السنۃ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہے یعنی یہ حدیث ابی بن کعب کی کہ یہ رخصت اول اسلام میں تھی پھر نہی کی گئی
اوس سے اور ترمذی نے کہا اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہے کہ یہ ابتدا اسلام میں تھی پھر منسوخ ہوا اور حکم ہوا جب سر مرد کا عورت کی شرم میں گیا
اور دونوں ختنے مل گئے غسل واجب ہوا اور انزال ہو یا نہ ہو اور ابن عباس نے توجیہ بیان کی کہ یہ حکم احتلام کے حق میں فرمایا ہے کہ جو خواب دیکھے
کہ جماع کیا ہے مگر بعد جاگنے کے منی کی تری نہ دیکھے تو اوسپر غسل نہیں پس منسوخ نہیں ہے یہ حدیث متعلق ہے احتلام سے اور غیر احتلام
کی بابت یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا وعن ام سلمة قالت قالت ام سليم يا رسول الله ان الله
لا يستحيي من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فغطت ام سلمة وجهها و
قالت يا رسول الله وتحتلم المرأة قال نعم تربت يمينك فبم يشبهها ولدها متفق عليه وزاد مسلم
برواية ام سليم ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق يكون منه الشبه
روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہیں شرماتا حق سے پس آیا عورت پر غسل ہے جبکہ احتلام ہو یعنی خواب میں
دیکھے جماعت فرمایا ہاں جبکہ دیکھے پانی یعنی تری پس ڈھانکا ام سلمہ نے منہ اپنا یعنی سبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا احتلام ہوتی ہے
عورت یعنی اوسکی بھی منی ہوتی ہے اور نکلتی ہے فرمایا ہاں خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا پس کس سبب کے مشابہ ہوتا ہے اوس کی بچہ
اوسکا یعنی ... روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہے سفید اور منی
عورت کی پتلی ہوتی ہے زرد پس جو ان دونوں میں غالب یا سبقت کرنے والی ہوتی ہے اوسی سے مشابہت یعنی بچہ مشابہ اوسکا ہوتا ہے ف اسمیں
حیا کرنا حق سے یعنی منع فرمایا ہے حیا کرنے سے یعنی پوچھنے حق کی ام سلیم نے یہ سوال کرنیکی یہ تمہید و عذر کیا بعد اوسکی سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی
یعنی بدن میں یا کپڑے میں بعد جاگنے کی اور یہی حکم مرد کا بھی ہے ہمارے نزدیک جبکہ سوتی ہے اور شبہ کرے منی لگی ہو تو بھی غسل آتا ہے و خاک آلودہ
ہو داہنا ہاتھ تیرا یہ کنایہ ہے ... لیکن یہاں معنی حقیقی اسکی مراد نہیں یہ کلمہ زبان عرب کی ہے کہ وقت تعجب کے
بولتے ہیں حاصل یہ ہے کہ تعجب ام سلمہ کا ... کہتی ہیں اور نہیں سمجھتی کہ اگر اوسکی منی نہیں ہوتی تو بچہ مشابہ اوسکی کیونکر ہوتا ہے پس
عورت کی منی ہوتی ہے مثل مرد کی اور دونوں منی سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور رنگت منی کی بیان کی تو یہ بسبب اکثر اور سلامت حال کی ہے
کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہے بسبب مرض کی اور سرخ ہوتی ہے بسبب کثرت جماع کی اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہے بسبب قوت اوسکی
اور معنی اخیر جملہ کی یہ ہیں کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اوس صورت میں کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم میں یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کی
دوسرے کی منی سے پہلی گریگی رحم میں تو اوسکی مشابہ ہوگا بچہ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه في الماء
فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على رأسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله متفق عليه

وفي رواية لمسلم يبدأ فيغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ

اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنی واسطے رفع جنابت کے تو شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی پہونچوں تک پہر وضو کرتے جیسے وضو کرتے ہیں نماز کے لیے پہر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنی تر کرتے پہر ڈالتے انکو بیچ خلال کرتے ساتھ انگلیوں یعنی ساتھ تری انگلیوں کی جڑوں بالوں اپنے کی میں پہر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کی پہر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے اس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پہر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی بائیں ہاتھ اپنے پر پہر دھوتے ستر اپنا پہر وضو کرتے **ف** جیسے وضو کرتے ہیں نماز کے لیے یعنی اگلو بھی نہاتے کہ پانو کہیں کی جگہ پانی نہ جمع ہو یعنی پتھر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں گڑھا ہوتا تو پانو پیچھے نہا کر دھوتے چنانچہ بعض حدیث میں مذکور ہے اور شرح میں بھی لکھا ہے کہ اسیطرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تھا ع **وعن** ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب وصب على يديه فغسلهما ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه فضرب بيده الأرض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم صب على رأسه وأفاض على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم يأخذه فانطلق وهو ينفض يديه متفق عليه ولفظه للبخاري

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا میمونہ نے کہ رکھا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پہر پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے اور ڈالا حضرت نے پانی اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے پس دہویا انکو پہر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پہر دہویا ستر اپنا پہر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنی بایاں ہاتھ پس مسح کیا اسکو یعنی ملا اسکو پہر دہویا اسکو پہر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دھویا منہ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پہر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پہر ایکطرف ہوئے پہر دھوئے دونوں پانو اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا یعنی بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جہاڑتے تھے دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہیں **ف** دھوئے دونوں قدم اسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا پتھر پر نہ نہاتے تھے اور پانی جمع ہوتا تھا اور کپڑا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال علماء نے بیان کیے ہیں یا تو اسلیے نہ لیا کہ مبادا کوئی یوں سمجھے کہ یہی افضل ہے یا جلدی کی لیے وقت کمی کا تھا یا اسوقت ایسے معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شبہ ہوگا نجاست کا اس لیے یا اور کسی سبب نہ لیا اور یہ بھی نکالا ہے کہ پونچھنا سنت ہے یا پونچھنا مکروہ ہے اور مراد ہاتھ جہاڑنے سے یہ ہے کہ جلدی میں ملاتے جاتے تھے اور انکو جیسے عادت ہے وقت نہانے کی ہے ع **وعن** عائشة قالت إن امرأة من الأنصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فأمرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف أتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف أتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتبذتها إلي فقلت تتبعي بها أثر الدم متفق عليه

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے انصار میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اسکو کہ کیونکر نہاوے یعنی کیفیت نہانے کی بیان فرمائی پہر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک میں کا پہر پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا اس نے کسطرح پاکی حاصل کروں میں ساتھ اسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا کسطرح پاکی حاصل کروں میں ساتھ اسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے پہر کہینچ لیا

[illegible] ف: [illegible] ممسکہ میں کا لفظ مسک
[illegible]
[illegible] سبحان اللہ [illegible] تعجب کے [illegible] تعظیم کر

[illegible] وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

[illegible] غسل جنابت [illegible]
[illegible]
[illegible] ف: [illegible]
[illegible]

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صاع [illegible] (بخاری و مسلم) ف: مد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] ف: [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الفصل الثالث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ

الذی یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلیم ہل علی المرأۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ الترمذی و ابوداود وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تری اور نہ یاد رکھتا ہو خواب احتلام کا فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اس شخص کے سے کہ گمان کرتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تری فرمایا نہیں غسل اوپر اس کے پس کہا ام سلیم نے کیا جو عورت دیکھے یہ کیا اس پر غسل ہے یعنی تری کو فرمایا کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردوں کی ہیں روایت کیا یہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور روایت کیا دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول لا غسل علیہ **ف** [illegible] غسل واجب ہے [illegible] عورتیں مانند مردوں کی ہیں پیدائش اور طبائع میں [illegible] عورتوں پر بھی غسل واجب ہوتا ہے [illegible] پس غسل واجب ہوتا ہے [illegible] **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گزر جائے ختنہ کا مقام ختنہ کے مقام سے واجب ہوتا ہے غسل کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونوں روایت کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** [illegible] **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب والحارث بن وجیہ الراوی وہو شیخ لیس بذاک اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] روایت کیا یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے [illegible] **ف** [illegible]

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلہا فعل بہا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی ثلثا رواہ ابوداود واحمد والدارمی الا انہما لم یکررا فمن ثم عادیت راسی اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

سارا بدن نہ بھیگے بال برابر روایت کی یہہ ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہیں تکرار کی کہا فمن ثم عادیت راسی ف ایسا ہو رہا
لیکن ایسا ہی مراد ہی یعنی بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی میں نے سر اپنے سے یعنی جب یہہ تہدید اور وعید میں نے سنا تو بسبب پانی پہنچنے کی باتوں کے
نہیں سر اپنے سے معاملہ دشمنوں کا سا کیا یعنی دشمن کو مار ڈالتا ہی ایسے ہی میں نے سر کے بال منڈا ڈالی اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
منڈانا سر کے بالوں کا بہتر ہی اگرچہ سنت کہتی ہیں اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء رضی اللہ تعالی عنہم منڈاتے نہ تھے سوا حج کی اور بعد آنحضرت
علی کی منڈانے سے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سے میں نے کسی وسوسہ کی لیے یعنی نیت او ترغیب کی لیے نہیں کی بلکہ یہہ سبب ہی جو میں نے بیان کیا ہمیں
تو عمل اسکا عذر کیا ترک مداومت کیسی کہ حضرت سی ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی دوسری حدیث کو بھی ؏ وعن
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں وضو کرتی تھی بعد غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اوسی پر اکتفا کرتی پہر بعد غسل کے
وضو نہ کرتی روایت کی ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل
رأسہ بالخطمی وھو جنب یجتزئ بذلک ولا یصب علیہ الماء رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دھوتی سر اپنا ساتھ خطمی کی اور وہ ہوتی جنابت سی کفایت کرتی اسیپر اور نہ ڈالتی سر پر پانی یعنی خالص روایت کی ابوداؤد نی ف
جیسی یہاں لوگوں وغیرہ سی سر دھوتی ہیں اسیطرح عرب میں خطمی سی دھوتی ہیں پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت کفایت کرتی تھی ساتھ اوسکی
پانی کی سر پر ڈالتی تھی خطمی ہونی کی لیے اور اوپر پانی نہاتی وقت سر پر نہیں ڈالتی تھی یعنی جیسے لوگ پہلی سر دھوتی ہیں بعد اوسکی غسل کرتی
ہیں اور اوپر پانی سر پر ڈالتی ہیں یوں نہ کرتی تھی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سی سر کو دھوتی تھی اوس میں خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت
متغیر ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا ؏ وعن یعلی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یغتسل
بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل
احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی وفی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم
ان یغتسل فلیتوار بشیء اور روایت ہی یعلی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان میں
یعنی ننگا بس چڑہی منبر پر یعنی وعظ کی لیے پس حمد کی اللہ کی پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنی حلم کرتا ہی بندوں سی حیا سی ڈنکا سا کہ
عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ او عیب بندوں کی ڈہانکتا ہی دوست رکہتا ہی حیا اور پردہ کرنیکو پس جس وقت کہ نہاوی ایک تمہارا
یعنی میدان میں پس چاہیے کہ پردہ کرلے روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی اور بیچ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہی پس
جس وقت ارادہ کری ایک تمہارا یہہ کہ نہاوی پس چاہیے کہ پردہ کرلے ساتھ کسی چیز کی ف عادت شریف حضرت کی یہہ تھی کہ کسی بری بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑہ کر حمد کرتی اور اوسکو بیان فرماتی پس یہاں جو بیان فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہی حیا اور پردہ کرنا صفات الہی
سی ہیں بندوں کی لیے بہی دوست رکہتا ہی کہ حتی الامکان اوسکی صفات اپنی میں حاصل کریں یعنی حیا اور پردہ کیا کریں ؏ الفصل
الثالث فصل تیسری عن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا
رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی رض روایت ہی ابی بن کعب سی کہا سوا اسکی نہیں کہ تہا نہانا منی کی نکلنی سی رخصت ابتدا اسلام میں پہر منع کیا گیا
اوس سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی ف یعنی پہلی یہہ حکم تہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلی اگر جماع کیا اور منی نکلی

تو غسل نہیں لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنے کے غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۔ **وعن**
علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع
الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزأک رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق میں نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی میں نے دیکھا
میں نے قدر ناخن کی نہیں پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوپر اسکے ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو روایت
کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسح کرنے سے یعنی جو تر ہاتھ اوسکو ہوتا خفیف یا تھا ہاتھ بچا ہوا بہہ لیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجھکو کہ غسل پورا ہو جاتا اور بعد
کے دیکھنا تو دھونا چاہیے تب اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز پڑھی تھی وسکی قضا کرتا ۔ **وعن** ابن عمر قال کانت الصلوۃ
خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یسأل حتی جعلت الصلوۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ رواہ ابوداود
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھیں نمازیں فرض پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مانگتے یعنی اللہ تعالی سے تخفیف و سہولت یہانتک کہ ہوگئیں نمازیں پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت
کی یہ ابوداود نے **ف** جب حضرت شب معراج میں تشریف لیگئے تو پچاس نمازیں فرض ہوئیں پس حضرت شفیق تھے امت کے کہا ادا اسکی نہیں
ہو سکتی کمی تخفیف چاہیے کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی گئیں یہانتک کہ پانچ رہگئیں اور غسل جنابت سات بار تھا حدیث میں لفظ اسکا غسل اور کپڑے
دھونیکا نہیں ابوداود کی روایت میں ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اور غسل جنابت کا ایکبار یعنی فرض ایکبار میں ادا ہو جاتا ہے اور تین بار سنت
ہے اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ظاہر حدیث کا موافق قول شافعی کے ہے کہ ایکبار میں پاک ہو جاتا ہے اور علما حنفیہ نے یہ دلیل کی ہے کہ
اتنا دھوئے کہ دھونیوالے کا ظن غالب ہو کہ طہارت کا حاصل ہو جاوے اور حد مقرر کی ہے کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کیونکہ یہی اکثر ظن
غالب طہارت کا حاصل ہونے کا ہے **ف** فرض ہوتا ہے غسل سبب نکلنے منی کے جدا ہو کر نکلے وہ شہوت سے وقت منفصل ہونے کے اگرچہ بوقت نکلنے کے
وقت شہوت نہ ہو اور فرض ہوتا ہے بسبب نکلنے کے اگرچہ یاد نہ کرے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب یاد نہ رہتا ہو اور فرض ہوتا ہے بسبب داخل کرنے سر ذکر
کی عورت کی شرمگاہ میں یا کسی طرف پیچھے کی اور اسیطرح اگر کسی کے پیچھے کی جانب داخل کرے اور اگر حشفہ ہی داخل کرے تو دونوں پر غسل لازم
ہوتا ہے اگرچہ منزل نہو دونو پر یعنی فاعل و مفعول پر اور فرض ہے بعد منقطع ہونے حیض و نفاس کے اور نہیں لازم آتا بسبب نکلنے مذی و ودی
کے اور خواب دیکھنے سے بغیر تری پانے کے اگر چاہے پانی کی تری یا منی کی اگر بیداری میں منزل ہوئے لازم آتا ہے اور نہیں تو نہیں اور سنت ہے
غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب ہے غسل میت کا یعنی اگر بعضی نے ادا کیا تو سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے اگر نہ کیا سب
گنہگار رہتے ہیں اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہے اور اگر جنبی نہیں ہے تو مستحب ہے اور جنبی کو مسجد میں جانا اور قرآن کا پڑھنا اور اگر
اوسیر ہو تو درست ہے اور اگر چھوٹی ہے تو بھی چھونا درست نہیں اور دعا ہے اور ساتھ غلاف جدا کے لیا جاتا ہے کہ اس میں لگا ہے مثلا
جاندار ہی ہو تو اوس سے پکڑے اور اگر اوسکو آستین سے پکڑ لے تو درست ہے اور محدث کو وضو چاہیے قرآن پڑھنا درست ہے مگر بے وضو چھونا نہیں اور
اسی کو چھونا جائز ہے ساتھ غلاف جدا کے نہیں جائز ہے جو ملا ہو اور اسی طرح بے وضو کو چھونا جائز نہیں اور جنبی کو داخل ہونا مسجد
مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیت سے کم ہو مگر دعا اور ثنا کی نیت سے اور جائز ہے سلام اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی اور حائض اور

یہ باب ہے بیچ بیان اختلاط **باب مخالطة الجنب وما يباح له** اور اس چیز کے کہ مباح ہے واسطے اس کے

جنبی کی اور اس چیز کے کہ مباح ہیں واسطے اس کے **ف** مراد اختلاط سے یہاں ملنا اور بیٹھنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اس کے معاملات کرنے ساتھ

اس کے **الفصل الاول** **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ وَكَذَا لِلْبُخَارِيِّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے ملاقات کی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تھا میں جنبی پس پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس چلا میں ساتھ آپ کے یہاں تک کہ بیٹھے آپ پس کھسک گیا میں پس آیا میں اپنے مکان میں پس نہایا میں پھر آیا میں اور حضرت بیٹھے تھے پس فرمایا کہاں تھا تو اے ابو ہریرہ پس کہا میں نے حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں اسی کے معنی ہیں اور زیادہ کیا بعد قول فقلت لہ کے یعنی کہا میں نے حضرت سے کہ ملاقات کی آپ نے مجھ سے اور میں جنبی تھا پس برا جانا میں نے یہ کہ بیٹھوں میں ساتھ آپ کے جب تک غسل کروں اور

اسی طرح ہے واسطے بخاری کی بیچ روایت دوسری کے **ف** معنی حدیث کے یہ ہیں کہ مومن پاک ہے نجس نہیں ہوتا اور حکم جنابت کا جو غسل واجب کیا

اس کی حقیقت نجاست نہیں بلکہ یہ حکم شرعی ہے پس جنبی کا بدن پاک ہے اور اس سے مخالطت ساتھ اس کے اور مصافحہ کرنا اور بیٹھنا وغیر ذلک ساتھ

اس کے جائز ہے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے ذکر کیا عمر بن خطاب نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق ان کو پہنچتی ہے جنابت رات کو پس فرمایا واسطے ان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دھو ذکر اپنا پھر سو رہ اور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دھونا ذکر کا پیشتر وضو کے یعنی بیچ اس کے حکمت یہ ہے کہ طہارت حاصل ہو اور نجاست دور ہو جائے تاکہ جب آرام کرنا ہو تو پاک ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہے وضو کر لینا جب کہ ارادہ کرے سونے کا یا تاخیر کرے غسل میں سبب کسی ضرورت

کے یا عذر کے اور وضو اس صورت میں مثل وضو کے نماز کے ہے اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس

ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں وضو کرتے وضو نماز کا اور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ جماع کرے کوئی تمہارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ پھر جاوے یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کرے درمیان دونوں کے وضو روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اس بات میں حکمت پاکیزگی حاصل ہونی ہے اور نشاط اور لذت خوب آتی ہے اور اس حدیث میں اور حدیث عمر میں اور حدیث عائشہ میں اشارہ ہے اس پر کہ مستحب ہے جنبی کو یہ کہ وہ دھو ڈالے شرمگاہ اپنا اور وضو کرے مثل نماز کے جب کہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا یا سونے کا یا دوبارہ جماع کرنے کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد وضو سے یہاں ہاتھ منہ کا دھونا ہے اور بعضے علماء نے کہا کہ اس حدیث میں صریح بیان ہے کہ ایک غسل بیچ

حدیث

[illegible] وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد رواه مسلم

[illegible] وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه رواه مسلم [illegible]

[illegible] وحديث ابن عباس سنذكره في كتاب الاطعمة ان شاء الله تعالى

[illegible]

الفصل الثاني

عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ منه فقالت يا رسول الله اني كنت جنبا فقال ان الماء لا يجنب رواه الترمذي وابو داود وابن ماجه وروى الدارمي نحوه وفي شرح السنة عنه عن ميمونة بلفظ المصابيح

[illegible]

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ بي قبل ان اغتسل رواه ابن ماجه وروى الترمذي نحوه وفي شرح السنة بلفظ المصابيح [illegible]

وعن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شيء ليس الجنابة رواه ابو داود والنسائي وروى ابن ماجه نحوه [illegible]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے پاخانہ سے پس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو کے اور نہ منع کرتی آنکو یا باز رکھتی آنکو
قرآن سے کوئی چیز سوا جنابت کے روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکی **وعن ابن عمر قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائضہ اور جنبی کچھ قرآن سے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ پڑھے کچھ یعنی تھوڑا بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی سے یہی منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک آیت سے کم پڑھنا حرام ہے اور کلام سے نہیں حرام ہے اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے پڑھے تو جائز ہے مثلا بطور شکر کہے
الحمد للہ رب العالمین ۰ ع **وعن عائشة** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجهوا هذه البيوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابو داود اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھیرو تم یہہ دروازے گھروں کے مسجد سے پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں کسی حائض کو اور جنبی کو یعنی خواہ بطریق گذرنے
کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنے کے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی دروازے گھروں کے کہ مسجد کی طرف کہلے ہوئے ہیں منہ اونکے دوسری طرف پہیر دو تا جنبی اور
حائض مسجد میں سے نہ گذریں امام شافعی اور امام مالک رح کے نزدیک گذر جانا مسجد میں سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہیں جائز اور امام
اعظم رح کے نزدیک دونوں باتیں حرام ہیں چنانچہ حدیث سے بہی مطلق جانا مسجد میں جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے موید ہے مذہب امام اعظم رح کا ع
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب رواه
ابو داود والنسائی اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے گھر میں کہ جسمیں ہو صورت یا
کتا یا جنبی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ رحمت اور برکت لاتے ہیں اور ذکر سننے کو اوترتے ہیں اور صورت سے یعنی
تصویر جاندار کی بلند جگہہ پر ہو مثل دیوار اور چہت اور پردہ کے اور بچہونے پر اور قدم رکہنے کی جگہہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمیں روح
نہو جائز ہے اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بہی مانع دخول ملائکہ کو نہیں جہاں ہم تصویر
ہوتی ہیں اوس سے بہی فرشتے نہیں آتے اگرچہ رکہنا اوسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ ہے کہی اوسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بہی جائز ہے کیونکہ اگلے پہلے علماء
قدیم سے ساتھ رکہتے ہیں اور دینار درہم سکا کرتے تہے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے دخول فرشتوں کا ثابت ہوا البتہ اور کتا
رکہنا بے مانع کے لیے گہر میں رکہنی جائز نہیں اور کتے شکاری اور کہیتی اور مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہیں سوا اسکے منع ہے اور مراد جنبی سے وہ ہے
کہ عادت کرے ترک غسل کی ازراہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بہی گذر جاوے اور وہ جنبی جسے جنبی نہیں مراد ہے مراد وہ جنبی ہے کہ وضو
نہ کرے ع **وعن عمار بن یاسر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا تقربهم الملائكة جيفة الكافر والمتضمخ بالخلوق
والجنب الا ان يتوضأ رواه ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے
اونکے فرشتے یعنی فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتہ خلوق کے اور جنبی مگر یہہ کہ وضو کرے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد جیفہ
سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہیں اور کافر بہی بمنزلہ مردار کے ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے اور پرہیز نہیں کرتا
نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اوسکا منع ہے مردوں کو عورتوں کو اور
فرشتے اس لیے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمیں رعونت پائی جاتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے عورتوں کی ساتھ اور اسمیں اشارہ ہے اسطرح کہ جو مخالفت
کرے سنت کی اگرچہ ظاہر میں مہکے اللہ اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگوں میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کتے سے بہی نجس

اور جنبی کی تحقین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نکرین جنبی بنی رہنی کی ع **وعن عبد اللّٰہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن الا طاہر رواہ مالک والدار قطنی** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا اسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی عمرو بن حزم کی یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوی قرآن کو مگر پاک یعنی باوضو روایت کیا اسکو مالک اور دار قطنی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نواح یمن مین سی کسی شہر کا عامل کر کے بہیجا تہا اور ایک خط لکہکر انکی ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہ لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب مین یہہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا ع **وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ ضرب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر رواہ ابو داود** اور روایت ہی نافع سی کہا کہ چلا مین ساتہہ ابن عمر کی واسطی استنجا کرنیکی پس فراغت حاصل کی ابن عمر نے استنجی سی اور تہی حدیث انکی اوسدن یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کی کوچوں مین سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فارغ ہوئی تہی وہ پاخانہ سی یا پیشاب سی پس سلام کیا اوسنی اور نہ پہیر جواب دیا اوسکو حضرت نے یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہہ کہ چہپ جاوی کوچہ مین ماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتہہ اپنی دیوار پر اور پہیرا دونوں ہاتہوں کو مونہہ اپنی پر پہر مارا ہاتہہ اور پہیری ہاتہہ دونو تو پہر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجکو یہہ کہ جواب دون تجہی سلام کا مگر یہہ کہ نہ تہا مین پاکی پر روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جواب سلام کا اسلیئی دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنی سلامتی کی ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب جانا اور یہہ جو اگلی صحابہ نی کہا کہ حضرت پاخانہ سی نکلتی تہی اور ہمین قرآن پڑہاتی تہی اور اور بعضی حدیثوں سی ذکر اللہ بغیر وضو کی ثابت ہوا ہی ظاہر بین انمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بی وضو جو ذکر کرتی تہی عمل رخصت پر کرتی تہی اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطی تعلیم امت کی یعنی جائز بی وضو بہی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کی جواب سلام سی قاصر ہو تو مستحب ہی اوسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دی تا نسبت تکبر طرف نکیا جاوی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ع **وعن المہاجر بن قنفذ انہ اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ قال انی کرہت ان اذکر اللّٰہ الا علی طہر رواہ ابو داود وروی النسائی الی قولہ حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیہ** اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سی یہہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس اس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا حضرت پر پس جواب نہ دیا حضرت نی اوسکو یہانتک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکی اور کہا تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی نسائی نی قول حتی توضأ تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اوسکا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد** روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتی پہر سوتی پہر جاگتی پہر سوتی روایت کی یہہ احمد نی **ف** پہلی کہہ حدیثین

معلوم ہوا کہ آنحضرت نے جنابت میں بغیر وضو کرکے آرام فرمایا تھا پس یہ بیان ہی مقصود تھا اور یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے ۔

وعن شعبة قال ان ابن عباس كان اذا اغتسل من الجنابة يفرغ بيده اليمنى على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل فرجه فنسي مرة كم افرغ فسألني فقلت لا ادري فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدري ثم يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفيض على جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتطهر رواه ابوداود روایت ہے شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات بار پھر دھوتے شرمگاہ اپنی پس بھول گئے ایک بار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھ سے پس کہا میں نے میں نہیں جانتا میں پس فرمایا نہ ہو ماں تیری اور کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن پر پانی پھر کہتے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابوداود نے ف حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونے کا پہلی بار ہوا ہے یا تو مطلق ہونا آیا ہے یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی میں ابن عباس ہی کی روایت گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے دونوں ہاتھ اور یہ جو ہے بلا قید عدد کی ہے یہ جو بیان ہو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دھونا تو اگر روایت کیا تو یہ صحیح ثابت ہو تو اس میں ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنے کے یا ابن عباس کو وسوسہ ہوا دھونے میں سات بار کا یہ بھی ہوگا اور حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو تنبیہ کرے تنبیہ مناسب ہے کہ عمل و سمجھ … کو پہنچتا ہے کہ اوس کو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ۔

وعن ابي رافع قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازكى واطيب واطهر رواه احمد وابوداود روایت ہے ابی رافع سے کہا تحقیق رسول خدا صلعم نے ایک روز دورہ کیا بیبیوں پر اپنی … غسل کرتے تھے نزدیک اس کے اور نزدیک اس کے کہا ابو رافع نے پس کہا میں نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کیوں نہیں کیا آپ نے ایک غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنی ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہے اور بہت خوش کرنے والا ہے نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے ف کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہے واسطے ظاہر کی اور تزکیہ و تطییب واسطے باطن کی … اخلاق … حاصل کرنی اچھی خصلتوں کی حاصل ہوتا ہے یہ کہ اس طرح نہانے سے اخلاق بری مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہیں اور اچھے اخلاق جیسے حلم و تقویٰ وغیرہ حاصل ہوتے ہیں اور … کہ سب بیبیوں سے صحبت کرکے آخر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کے … افضل یہ ہے … کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ۔

وعن الحكم بن عمرو قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداود وابن ماجة والترمذي وزاد وقال بسؤرها وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے حکم بن عمرو سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو یا غسل عورت کی روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور فرمایا ساتھ بچے پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف لفظ سؤر بیان معنی بقیہ پانی طہارت کی … لفظ فضل کا … کہا سید جمال الدین نے … حدیث … ہیں حدیث کی … ہوں کہ بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے ۔

وعن حميد الحميري قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المرأة زاد مسدد وليغترفا

جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ
اور روایت ہے حمید حمیری سے کہا ملاقات کی میں نے ایک شخص سے کہ صحبت کی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت کی ابو ہریرہ نے کہا اس نے
کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے یہ کہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے اور زیادہ کیا مسدد
نے اور چاہیے کہ چلو بھریں دونوں اکٹھے روایت کی ابو داؤد نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث میں منع کیا حضرت نے یہ کہ کنگھی کرے
ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ میں اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اس لیے
کہ یہ طریقہ بناؤ سنگار والوں کا ہے سنت یہ ہے کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کریں اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اس لیے ہے کہ اس سے وسواس پیدا
ہوتا ہے۔

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

باب بیچ احکام پانی کے

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوئے کے ایسا کہ نہیں جاری ہوتا پھر غسل کرے
اس میں یعنی دور ہے عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی میں اور پھر اس سے نہاوے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے فرمایا کہ نہ نہاوے
ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوئے میں حالت میں کہ وہ جنبی ہو کہا لوگوں نے کس طرح کرے اے ابو ہریرہ کہا لیوے اس میں سے لینا یعنی چلو سے یا برتن سے پانی لے کر نہاوے
ف مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے اگرچہ ... کہتا ہے کہ نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اس میں جائز ہے اور بعضوں نے کہا
کہ اکثر ہو اگرچہ وہ نجس نہیں ہوتا لیکن اس میں پیشاب کرنا خوب نہیں شاید کہ اس کے لگے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کریں اور عادت اس کی پڑ جاوے تو رفتہ رفتہ
پانی متغیر ہو جاوے یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنی جس صورت میں کہ پانی کم ہو وہی نہی حرمت کی ہے اس لیے کہ پانی
نجس ہو جاتا ہے اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنی جبکہ پانی بہت ہو وہی نہی کراہت کی ہے اور قلیل و کثیر کی بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور
قید نہ جاری ہونے کی اس لیے لگائی کہ جاری پیشاب کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا اور لکھا ہے ہمارے علماء نے کہ یہ تمام تفصیل دن کی ہے رات کو قضائے حاجت پانی
میں مطلق مکروہ اور ممنوع ہے بعلت خوف جنات کے کہتے ہیں رات کو جنوں کا مکان پانی ہوتا ہے کذا قال الشیخ ابن الملک اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی میں غوطہ مار لیوے تو پانی مستعمل نہیں ہوتا اور اگر اپنے بدن سے نکال کر دھووے تو اس کو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہے ...
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر
سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کریں پانی ٹھہرے ہوئے میں روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لے گئی مجھ کو خالہ میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کی تحقیق بھانجا میرا بیمار ہے پس ہاتھ
پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا میں نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا میں پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا میں نے
طرف مہر نبوت کے درمیان مونڈھوں کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی وضو کے سے مراد ہے جو وضو
کے بعد برتن میں بچ رہا ہو یا جو اعضاء وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ... مہر نبوت ...

اگلی ہیں کہ پہلی کتابون مین علامات حضرت کی مذکور تہی کہ مہر نبوت دونون شانون مین ہوگی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سے پہچانی گئی کہ نبی
آخر الزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازگی کی نہین ذکر کین اور اوسکی باطن مین لکھا
تہا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر مین لکہا تہا توجہ حیث ماکنت فانک منصور اور اوسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نی تو یہہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک
چاک کر کر سیا گیا تو بعد اوسکی پیدا ہوا اور ہوئی اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی پیدا ہوتی ہی یہہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نی کہا کہ یہہ بعثت حضرت
پیدا ہوئی واللہ اعلم ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ الدّوابّ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی
لِاَبِیْ دَاؤدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجُسُ روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہی بیچ
جنگل مین کی اور حال اوس چیز کی سی کہ نوبت بنوبت آتی ہین اوسپر قسم چارپایون اور درندون سی یعنی اکثر اوسمین سی پیتی ہین اور پیشاب وغیرہ
کرتی ہین حال اوسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووی پانی دو قلہ نہین اوٹھاتا ناپاکی کو یعنی پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنی سی روایت کی یہہ احمد
ابوداود و ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابوداود کی ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا ف قلہ بڑی مٹکی کو کہتی ہین کہ جسمین اڑھائی
مشک پانی آتا ہی دو قلتین مین یعنی دو مٹکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کا پانچ سی رطل حساب سی ہی چنانچہ علمانی لکہا ہی کہ مذہب امام شافعی
کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کی ہو نجس نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی جبتک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن جاننا چاہئی کہ اس حدیث کی صحت
مین اختلاف ہی درمیان محدثون کی سفر السعادت کی مصنف نی کتب حدیث مین لکہا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہین اور ایک
جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین حدیث کی اور اوستاد ہین بخاری کی اونہون نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ مخالف ہی اجماع صحابہ کی کہ ایک زنگی جا پڑا زمزم مین گر کر مر گیا ابن عباس اور ابن زبیر نی
حکم کیا سارا پانی نکالنی کا اور یہہ بات کہ صحابہ کی سامنی ہوئی اور کسی نی انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علمانی کہ دونون فرقون یعنی حنفی شافعی
کو یہہ اندازہ اور حد ٹہرا دینی پانی کی کوئی حدیث صحیح آنحضرت سی ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس نہ ہوئی اور اتنا ہووی تو نجس ہوتا
اور علماوی کہ اہل مذہب حنفی سی ہین اونہون نی کہا ہی کہ حدیث قلتین اگرچہ صحیح نہین لیکن ہم جواوسپر عمل نہین کرتی سبب اوسکا یہہ ہی کہ قلہ کی کئی معنی آتی
ہین مٹکہ کو بہی کہتی ہین اور مشک کو بہی اور چوٹی پہاڑ کو بہی پس تعیین کی نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اوس سی کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہی
کہ جو لوگ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین مذہب اونکا یہہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹہرا ہو کم ہو یا بہت
ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہہ
جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آتا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شیئ یعنی پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز اور اوسکو دلیل اپنی ٹہراتی ہین اصحاب ظاہر اور
مانند اوسکی پانی کثیر ہی بیچ اونکی اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقدار قلیل و کثیر کی امام مالک تو کہتی ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر ہو نجاست کی
پڑنی سی وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوی وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتی ہین کہ جو مقدار قلتین کی ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور امام اعظم
رح اور اونکی مذہب والی کہتی ہین کہ اگر پانی اس قدر ہو کہ ایک طرف کی ہلانی سی دوسری طرف نہ ہلی وہ کثیر ہی والا قلیل اور بعضی متاخرین نی دہ در دہ
کو کثیر کہا ہی ع **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ**

الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شيء رواه احمد والترمذي وابو داود
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کی سی اور وہ کنوان ہی کہ ڈالی جاتی ہین اوسمین
کپڑی حیض کی اور گوشت کتون کی اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق پانی یعنی اس کنوی کا پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی
چیز یعنی جب تک کہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف بیر بضاعہ نام کنوی کا ہی مدینہ مین وہ ایسی جا ہی تہا کہ روانہ کر
اوسپر آتی تہی اوس مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوی مین گر پڑتی تہی پس اوسکو کہنی والی نی تعبیر اسطرح کیا ہی کہ وہم جاتا ہی سکا لوگ
اوسمین نجاست ڈالتی تہی معاذ اللہ ایسی بات عوام مسلمانون سی نہین ہوسکتی وہ تو افضل مومنین کی تہی کب ایسی بات ہو اور کہتی ہین پانی اوسمین
بہت تہا او چشمہ دار تہا بلکہ لکہا ہی طحاوی نی کہ وہ جاری تہا اوسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کیطرف مثل نہر جاری کی اوسکا حکم حضرت سی پوچہا
جواب مین اوسکی پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہہ کہ اسکی ظاہر عبارت سی کوئی شبہہ نہ سمجہی کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تہوڑا ہو یا بہت
بلکہ یہہ جانی کہ یہہ حکم پانی کثیر کا ہی و بعضی روایت مین ہمارے علما سی بہی منقول ہی کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکہتا ہی ع ع وعن
ابي هريرة قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان
توضأنا به عطشنا أفنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه والحل
ميتته رواه مالك والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا کہ پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق ہم سوار ہوتی ہین دریای شور مین یعنی اوسکی کشتی مین اور
اوٹہاتی ہین ساتہہ اپنی تہوڑا پانی خیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی تو پیاسی ہین ہم پس آیا وضو کرین ساتہہ پانی دریای شور کی یعنی یا تیمم کرین
ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اوسکا اور حلال ہی مردہ اوسکا روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف میتہ اوسکو کہتی ہین کہ آپ سی مرجاوی بغیر ذبح کی پس مراد میتہ سی یہان مچہلی ہی کہ اوسکو ذبح نہین کرتی
شکار کرکی اوسکا اور نکالنا اوسکا پانی سی بہی ذبح اوسکا ہی اور جو مچہلی کہ پانی مین مرجاوی ہماری مذہب مین حلال نہین و مچہلی سیاہی جانورون
مین سی بالاتفاق حلال ہی اور اور جانورون مین اختلاف ہی فقہ مین دیکہنا چاہیی ع ع وعن ابي زيد عن عبد الله بن
مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال قلت نبيذ قال تمرة طيبة وماء
طهور رواه ابو داود وزاد احمد والترمذي فتوضأ منه وقال الترمذي ابو زيد مجهول وصح عن
علقمة عن عبد الله بن مسعود قال لم اكن ليلة الجن مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم رواه مسلم اور روایت ہی ابی زید سی وہ نقل کرتی ہین عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
اوسکو رات جنون کی مین کیا ہی چہاگل تیری مین کہا مینی نبیذ ہی یعنی شربت کہجور کا فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہی روایت کی یہہ ابو داود
اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نی پس وضو کیا اوس سی اور کہا ترمذی نی ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سی کہ نقل کیا عبد اللہ بن
مسعود سی کہ کہا نہ تہا مین رات جنون کی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ مسلم نی ف رات جن کی وہ رات کو کہتی ہین
کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تہی اور آنحضرت نی انکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن انپر پڑہا اور انہون نی اپنی قوم مین جا کر حقیقت
حال کی بیان کی چنانچہ سورہ جن مین یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہی کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کی ساتہہ نہتی

تو حدیث دلالت کرتی ہے کہ دلالت اوسکی ہے یا نہیں پس رکھتی ہیں کھجور مہیں اور نبیذ تمر کہتے ہیں جو پانی میں ڈال رکھتے ہیں اور چند روز رہنے دیتے ہیں
اور اوسکا اثر پانی میں آجاتا ہے اور ایک نوع کی تیزی اوسمیں آجاتی ہے جبتک وہ تیز نہو وہ حلال ہے چنانچہ آنحضرت صلعم پیتے تھے پس وضو
اوس سے کرنا مختلف فیہ ہے امام اعظم رح کے نزدیک یہہ ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو جائز ہے وضو اوس سے اور اوسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اور یہی
مذہب ہے ابو یوسف کا اور شافعیہ اس حدیث میں یہہ عیب کرتے ہیں کہ مذکور ہو ابو زید مجہول ہے اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور نزدیک تحقیق
کے معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہے اور جہالت راویوں حدیث کی رفع ہو اور ہونا ابن مسعود کا ساتھ جن کی ثابت ہوا کہ جب آنحضرت
دعوت جنات میں مشغول ہوئے ابن مسعود کو ایک جگہ بٹھا گئے اور دایرہ اونکے گرد کھینچ دیا تا اوس دایرہ سے باہر نکلیں اور یہہ جو کہا کہ اوس شب میں
آنحضرت کے ساتھ نہ تھا مراد یہہ ہے کہ وقت ہمکلام ہونے کی جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھا مگر آخر شب کو ملا ۱۲

وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھی وہ بیوی بیٹے ابی قتادہ کی یعنی اونکی بہو وہ تھی تحقیق ابا قتادہ یعنی سسر اوسکا آیا اوسکی
پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اونکے پانی وضو کا یعنی برتن میں پس آئی بلی پینے لگی اوس پانی سے پس جھکا دیا ابو قتادہ نے واسطے اوس کے برتن
یعنی تا آسانی سے پیوے یہانتک کہ پیا اوسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابو قتادہ نے مجھکو دیکھتی ہوں میں طرف اونکی پس کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے
بھتیجے میری کہا کبشہ نے پس کہا میں نے ہاں پس کہا ابو قتادہ نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہیں پلید تحقیق وہ پھرنے والی ہے
تم پر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابو قتادہ نے کبشہ کو بھتیجی
کہا اس لیے کہ عادت بعضی عرب کی ہے کہ بعضی مخاطب کو بھتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہیں اگرچہ حقیقت میں نہو کیونکہ آپس میں بھائی چارہ اسلام کا کہتے ہیں
اور یہہ جو فرمایا کہ بلیاں طوافین میں سے ہیں یا طوافات یعنی اگر نر ہیں تو طوافین ہیں اور اگر مادہ ہیں تو طوافات ہیں اور طوافات یعنی خادم کی سے
بلیونکو خادم فرمایا اس لیے کہ یہہ بھی خدمت کرتی ہیں کہ موذی جانوروں کو مارتی ہیں یا اونکی خبرگیری میں بھی ثواب ہے مانند ثواب خبرگیری خادموں
کی یا مانند خادموں کی پھرتی ہیں پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بلیاں گرد تمہارے بہت پھرتی رہتی ہیں مانند خادموں کی اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹی
اونکی کے کروں تو تمپر بہت دشواری پڑے پس لی جاوے عادت یہ کہ جھوٹھا اونکا نجس نہیں یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جھوٹھا اونکا پاک ہے مذہب
شافعی کا بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اگر اور پانی سوای اوسکے جھوٹھے کے نہ ملے وضو اوس سے کرلے اور تیمم نہ کرے اور اگر پاک
پانی موجود ہو اور اوسکے جھوٹھے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہہ مکروہ اسلیے کہتے ہیں کہ اور حدیث میں بلی کو درندہ فرمایا ہے اور درندہ
نجس ہوتا ہے لیکن یہہ حدیث اثبات طوافین معارض اوسکی ہے پس یہہ نجاست سے گزر کے ساقط ہوئی وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ

بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے داؤد بن صالح بن دینار
سے وہ نقل کرتے ہیں ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنے والی اوسکی لائی ہدیہ اوسکو ساتھ ہریسہ کی طرف حضرت عائشہ کی کہا ماں اوسکی نے پس پایا میں نے عائشہ کو
نماز پڑھتی ہیں پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکھدے اسکو پس آئی بلی پس کھایا اوسمیں سے پس جبکہ فارغ ہوئیں حضرت عائشہ نماز سے کھایا اوس جگہ
سے کہ کھایا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہیں پلید تحقیق وہ بیچ پھرنے والوں میں سے ہے تم پر اور تحقیق دیکھا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کی روایت کی ہے ابو داؤد نے ف اشارہ کیا حضرت عائشہ نے ساتھ ہاتھ
کی یا سر کی اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کا اشارہ نماز میں جائز ہے کیونکہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور مفسد نماز کا یا کلام ہے یا عمل کثیر اور حضرت حنفیہ کہتے ہیں
بچے ہوئے پانی بلی کے سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی ہے کہتے ہیں سب اونکے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر عمل کرنے جائز کے رخصت کے ہے اور بیان جواز کے اور
جو کہ پاک کہتے ہیں اونکو حاجت تاویل کی کچھ نہیں اور کہتے ہیں علماء کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی بلی کا [illegible] وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا
أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہا سوال کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو
کریں ہم ساتھ اوس پانی کی کہ جھوٹا کیا ہو گدہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ساتھ اوس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندوں نے روایت کی یہ شرح
السنۃ میں ف اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندوں کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندوں کا نجس ہے کیونکہ لعاب
اونکا اسمیں پڑتا ہے اور وہ اونکے گوشت سے پیدا ہوتا ہے اور وہ نجس ہے اور حدیث نہیں [illegible] طہارت میں اور دوسری بات یہ ہے کہ صحت میں کلام ہے اگر
صحت کو بھی پہنچے تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضوں کا ہے کہ جنگل میں ہوتا ہے چنانچہ حدیث [illegible] ابو سعید کی [illegible] یہ بات معلوم ہوتی
ہے اور اگر پانی [illegible] مراد ہوں تو لازم آتا ہے کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو اور حالانکہ یہ کسی نے نہیں کہا ہے [illegible]
حوضوں کی حق میں فرمایا ہو گا مسئلہ [illegible] اگر کسی حالت میں [illegible] تو پاک نہیں ہوتا اور اگر [illegible] کی
[illegible] حالت میں [illegible] نہیں ہوتی [illegible] حالت میں [illegible]
[illegible] سبب شک کا [illegible] معلوم ہوئی [illegible]
سے یہ بات چنانچہ [illegible] ابن عباس [illegible]
وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ ایک کٹھری میں کہ اوسمیں نشان آٹے
ہوئی کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف میمونہ نام حضرت کی ایک بی بی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھری میں بہت تھا کہ پانی متغیر ہو جاتا ہے
شافعی اور ہمارے نزدیک اگرچہ [illegible] پانی [illegible] جائز ہوتا ہے کہ پانی اوس سے [illegible]
ہوا ہو الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ
حَتّٰی وَرَدُوا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ
الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ
فِي قَوْلِ عُمَرَ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي

بطونها وما بقي فهو لنا طهور وشراب روایت ہے یحیی بن عبد الرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ میں کہ اونمیں تھے عمرو بن
عاص یہانتک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہیں حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے اے صاحب
حوض کے نہ خبر دے ہم کو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہے ہمارے نزدیک اس لیے کہ تحقیق ہم آتے ہیں درندوں پر اور آتے ہیں
درندے ہم پر یعنی کچھ ضرر نہیں اونکے بہت ہی کبھی ہم آتے ہیں اوسپر کبھی وہ روایت کی یہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا زیادہ کیا بعضے راویوں
نے قول حضرت عمر کی بیچ اس کے کہ لیکن تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندوں کی ہے وہ چیز کہ لیلیں بیچ پیٹوں اپنے کی اور
جو باقی رہے ہیں واسطے ہمارے ہے پاک کرنیوالا ہے اور قابل پینے کی ہے وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم سئل عن الحياض التي بين مكة والمدينة تردها السباع والكلاب والحمر عن الطهر منها فقال
لها ما حملت في بطونها ولنا ما غبر طهور رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابو سعید خدری
سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے حوضوں سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہیں کہ وارد ہوتے ہیں اونپر درندے اور کتے اور
گدہے طہارت کرنی سے ونسے یعنی ونکے پانی کا حال پوچھا کہ طہارت حاصل ہو جاتی ہے وس سے یا نہیں پس فرمایا واسطے درندوں کے ہے وہ چیز کہ اوٹھایا
انہوں نے پیٹوں بیچ میں اور ہمارے لیے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث اور یہ حدیث بیچ
تو حوضوں کی فرماتے ہیں کہ پانی اونمیں بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہیں ۝ ع وعن عمر بن الخطاب قال لا تغتسلوا بالماء
المشمس فانه يورث البرص رواه الدار قطني اور روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی
گرم کیے ہوئے آفتاب کی پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہے بیماری برص کی یعنی سفیدی کو روایت کی یہ دار قطنی نے ف پانی گرم کیے ہوئے آفتاب
سے بعضوں نے تو یہ مراد لی ہے کہ دھوپ میں کہ کر گرم کریں وظاہر یہ ہے کہ مطلق مراد ہے یعنی رکہہ کر گرم کریں خواہ پہلے سے کہا ہو اور دہوپ
کی آنچ سے گرم ہو جاوے بعد کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمر کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث
ثابت نہیں ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سے لائے ہیں کہ راوی اوسکی ثقہ میں ہیں اوپر تقدیر صحت اسکی مراد یہ ہے کہ عادت اور دوام
اسپر نہ کریں اور تینوں اماموں کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہیں لیکن امام شافعی کی اختلاف ہے صحیح قول تو یہ ہے کہ اونکے نزدیک
مکروہ ہے اور اونکے علماء متاخرین نے یہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہیں ۝ ع ع باب تطهير النجاسات یہ باب ہے بیچ بیان پاک
کرنے نجاستوں کے الفصل الاول فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات متفق عليه وفي رواية لمسلم قال طهور اناء احدكم اذا
ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولهن بالتراب روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کی پس چاہیے کہ دہوئے وسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں
ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جس وقت کہ چاٹ جاوے بیچ اوسکے کتا یہ ہے کہ دہوئے وسکو سات بار پہلا اونکا ساتھ مٹی کے یعنی سات بار میں سے پہلی بار
مٹی سے دہووے ف کتا جس باسن میں کہاوے یا پیوے وسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہے اور مذہب تینوں اماموں کا بھی یہی ہے
مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستوں کا سا ہے کہ تین بار دہوے یعنی جیسے کہ اور کہتے ہیں کہ حدیث میں جو سات بار دہونا آیا ہے بنا بر تشدید کی ہے
نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد اوسکے منسوخ ہو گیا واللہ اعلم ۝ ع وعنه قال قام اعرابي فبال في المسجد فتناوله

الناس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد میں پس جھپٹے اوسکی لوگ پس کہا واسطے اونکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوب اور سوا اسکے نہیں کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہیں بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اور ذنوب ڈول کو کہتے ہیں کہ اوسمیں پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھری ہوئی ڈول کو کہتے ہیں اور غرض یہہ کہ حضرت لوگوں پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھہ کہو نہیں اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کریں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہے ساتھہ ڈالنے پانی کی نجاست پر کثرت اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ دھوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہے اور اگر اور جاہ کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر پڑے یا ہو یہہ زمین پر پڑے نجس نہیں ہوتی اور علماکو اسمیں اختلاف ہے مختار یہہ ہے کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہہ کی وہاں سے جدا ہووے پاک ہے اور اگر پہلے پاک ہونے جگہہ کی سے جدا ہووے پلید ہے اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہے کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونے سے پاک نہیں ہوتی اور کہا حنفیہ زمین کا اور خاک کا اوٹھانا اوس سے واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے اور پہلے خشک ہونے سے وہی پاک کیا چاہیں تو مٹی وہانسے کہود کر اوٹھا ڈالیں ناپاک ہووے ہمارے علما یہہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ لوگوں نے وہاں نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اس لیے ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوے اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہوے اور پاک ساتھہ خشک ہونیکے ہووے اور حدیث اس سے ساکت ہے اور بہت سی دلیلیں مرقاۃ میں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جس سے شبہ ہو اوسمیں دیکھہ لے

وعن انس قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء اعرابي فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزرموه دعوه فتركوه حتى بال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القران او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وامر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فسنه عليه متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا اسوقت کہ تھے ہم مسجد میں ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد میں پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو حرج پیشاب اوسکا چھوڑ دو اوسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہہ پھیل گی اب تو ایک ہی جگہہ ہے پس چھوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدیں نہیں لائق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہہ مسجدیں واسطے ذکر اللہ کے ہیں اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قران کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند اسکے کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم میں سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

وعن اسماء بنت ابي بكر قالت سالت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصل فيه متفق عليه

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا پوچھا ایک عورت نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای رسول خدا کی خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سی جسوقت کہ پہنچی کپڑی وسکی کو خون حیض کا کس طرح کری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہنچی کپڑی ایک تمہاری کو خون حیض سی پس چاہیی کہ ملی چٹکیوں سی پہر دہو وی وسکو ساتھ پانی کی پہر نماز پڑہی وسمین یعنی اگرچہ تر ہو وی روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی

وعن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصيب الثوب فقالت كنت أغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج إلى الصلاة وأثر الغسل في ثوبه متفق عليه اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہا پوچھا مینی حضرت عائشہ سی حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی مین دہوتی اوسکو کپڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی تہی طرف نماز کی اور نشان ہوتی کا کپڑی حضرت کی مین ہوتا روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی

ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کی مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کی ۱۲ ن

وعن الأسود وهمام عن عائشة قالت كنت أفرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وبرواية علقمة والأسود عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلي فيه اور روایت ہی اسود اور ہمام سی کہ دو نون نقل کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ کہا اونہون نی کہ تہی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک منی کپڑی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی روایت کی یہہ مسلم نی اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کی کہ نقل کیا دو نون نی حضرت عائشہ سی مانند اسکی اور اوسمین یہہ ہی کہ پہر نماز پڑہتی تہی وسمین ف یہہ حدیث ہی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا یہی ہی کہ تر منی کو دہو دی اور گاڑہی کو کہ پکڑ لی عذر سی ایک ذری جب خشک ہو لی کی رگڑ کر جہاڑ ڈالی ۱۲ ح

وعن أم قيس بنت محصن أنها أتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله متفق عليه اور روایت ہی ام قیس بنت محصن سی کہ تحقیق وہ لائی اپنی بیٹی چہوٹی کو کہ نہ کہاتا تہا اوسی کہانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بٹہایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوسنی حضرت کی کپڑی پر پس منگوایا پانی پس چہڑکا پانی اوس جگہہ اور نہین دہویا خوب مل کر اوسکو روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف مذہب امام شافعی کی مین یہہ ہی کہ اگر بچہ شیر خوار ہو کہ ہنوز اناج نہین کہاتا ہی پیشاب کردی تو پانی کا چہڑکنا کفایت کرتا ہی حاجت دہونی کی نہین اور ظاہر اس حدیث سی ہی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی نزدیک ہر حال دہونا ہی چاہیی اور مراد نضح سی یعنی چہڑکنی سی کہ اس حدیث مین آیا ہی اونکی نزدیک دہونا ہی ہلکا اور آگی جو کہا کہ نہین دہویا اوسکو یعنی مبالغہ دہونی مین نہین کیا یہہ معنی اس سبب سی ہین کہ بعضی حدیثین مثل ... اور مانند اسکی کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر ایک کی پیشاب کو دہو دی اور طحاوی نی کہا کہ مراد نضح سی دیان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنی اور نچوڑنی کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکونکو لیجانا بزرگون کی پاس برکت حاصل کرنیکی لیی اور مستحب ہی تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سی ۱۲ ح

وعن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا دبغ الإهاب فقد طهر رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ دباغت دیا جاتا ہی چمڑا اوسکا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف دباغت کہتی ہین چمڑی کی پاک کرنیکو نجاست وغیرہ سی اور دباغت چہال وغیرہ سی ہوتی ہی یا آفتاب مین رکہہ کر خشک کرتی ہین اور

بغیر آفتاب کی خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت چاروں اماموں کی نزدیک ثابت ہی امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سوائی چمڑہ سور اور آدمی کی اور امام شافعی کی نزدیک چمڑہ کتی کا بہی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سی پاک ہوجاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونی کی نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اوسکی کر

ع وعنه قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا أخذتم إهابها فدبغتموه فانتفعتم به فقالوا إنها ميتة فقال إنما حرم أكلها متفق عليه اور روایت ہی انہیں سی کہا خیرات دی گئی بکری ایک لونڈی پر آزاد کی ہوئی میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اوسپر رسول خدا صلعم پس فرمایا کیوں نہ لیا تمنی چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتی ساتہہ اوسکی پس عرض کیا لوگوں نی تحقیق یہہ مرا ہی پس فرمایا سوا اسکی نہیں کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مردار کی جو اجزا کہایا کرتی ہیں جیتی جی وہ تو بعد مرنی کی حرام ہوں اور سوا اونکی اور چیزوں سی مانند چمڑی دباغت کئی ہوئی اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکی کی فائدہ اوٹہانا یعنی سوداگری کرنی اور کام میں لانا جائز ہی

ع وعن سودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم ما زلنا ننبذ فيه حتى صار شنا رواه البخاري اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنی چمڑی اوسکی کو پہر ہمیشہ سی ہم نبیذ یعنی کہجور اور پانی ڈالتی تہی اوس میں یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہہ بخاری نی

الفصل الثاني فصل دوسری

عن لبابة بنت الحارث قالت كان الحسين بن علي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال على ثوبه فقلت البس ثوبا وأعطني إزارك حتى أغسله قال إنما يغسل من بول الأنثى وينضح من بول الذكر رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة وفي رواية لأبي داود والنسائي عن أبي السمح قال يغسل من بول الجارية ويرش من بول الغلام روایت ہی لبابہ بنت حارث سی کہا تہی حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیشاب کیا اون کی کپڑی پر پس کہا میں پہنیی کپڑا اور دیجئی مجکو تہہ بند اپنا تاکہ دہوؤں میں اوسکو فرمایا سوا اسکی نہیں کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کسی چہینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابی داود اور نسائی کی ابی سمح سی منقول ہی کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی **ف** کہا طحاوی نی چہینٹا ڈالنی سی مراد تر کر دینا ہی اور دہونی سی دہونا ساتہہ مبالغہ کی مراد ہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا تر کرو اوسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سی کہ حکم پیشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی اسمیں تر کر دینا ہی یعنی احتیاج نچوڑنی کی نہیں اصلی کہ لڑکی کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کی بہت پہیلتا نہیں اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کی بہت پہیلتا ہی اسکو خوب طرح دہونا چاہیی

ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وطئ أحدكم بنعله الأذى فإن التراب له طهور رواه أبو داود ولابن ماجة معناه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ چلی ایک تمہارا ساتہہ پاپوشوں اپنی کی گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطی اوسکی پاک کر دینی والی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی ہیں **ف** نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی مراد گندگی سی گندگی تنا رخشک ہی کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس رگڑی

زمین میں تو پاک ہو جاتا ہے ورنہ پلید ہے اگر گیلی ہے نہیں زائل ہوتی اور ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک یہ قول قدیم کی مراد عام
ہے خواہ خشک ہو یا تر اگر گیلی زمین کی ہے پاک ہو جاتا ہے اور فتوی سب حنفی میں اوپر قول ابی یوسف ہی کی ہے کہ تندار نجاست ہو تا اور موزہ کی اگرچہ تر
خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہو جاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہے کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست تندار میں ہے مثل
گوبر وغیرہ اور غیر تندار کے مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دھونا ہی چاہیے بالاتفاق ۱۲ ع ت وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ
ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اس کے ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ جواب مثل اس سوال کے پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز کہ بعد اس کے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داؤد
اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد اور دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اس کے
ہے یعنی بعد اس کے جگہ پاک میں اور چلے اور خاک دامن کو پہنچے پاک ہو جاتا ہے یہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے
اور پاک زمین میں پھر چلے تو زمین میں لگ کر جھڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتا ہے یہ حکم خشک نجاست کے حق میں اس لیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما
کا اس پر کہ کپڑا پلید ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دھونے کے بخلاف جوتے موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں ساتھ
رگڑنے کے اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ۱۲ ح ع
وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ
عَلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے
چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونے سے اون پر روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف درندے مثل شیر اور چیتے وغیرہ کے اور سوار ہونے
سے اون پر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا اوپر ان کے یا زین پر ڈال کر سوار ہونا اون پر اور سبب اس کے منع کا یہ ہے کہ یہ عادت متکبروں کی ہے پس یہ نہی
تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کے نجس ہیں باعث سے پاک نہیں ہوتی ان کے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے ح وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ
أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ أَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اون نے نقل کی اپنے باپ سے اون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا
حضرت نے استعمال چمڑے درندوں کی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھائے جاویں چمڑے
یعنی اس سے بھی منع کیا وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ کہا اون نے
مول چمڑے درندوں کا روایت کی یہ ترمذی نے ف مول چمڑے درندوں کا یعنی بیچنا اور مول لینا اون کا مکروہ ہے کہا یہ ابن ملک نے اور وجہ
نہ سبب پلید کا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ بیچ جلد ون مردار کی باطل ہے پہلے دباغت کے اور بعد دباغت کے روا ہے اصل مشکوۃ میں نسخے میں چھوٹی ہے
یہ عبارت مذکورہ پیچھے الحاق کی گئی ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور پٹھے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنی ساتھ چمڑی اور پٹھی مردار کی پہلی دباغت کرنی سی نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکی جائز ہی اکثر حدیثوں سی یہہ بات معلوم ہوتی ہی اور اکثر علما کا یہی مذہب ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہیہ کہ فائدہ اوٹھایا جاوی ساتھ چمڑی مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی ہیہ مالک وابوداؤد نی ف چمڑی مردار کی حق مین امام مالک سی دو روایتین ہین ظاہر تر روایت ہیہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوی مگر بیچ چیزون خشک کی اور پانی کی اور سوا پانی کی اور پتلی چیزون مین نہ استعمال کیا جاوی ع وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش سی کہینچتی تہی اپنی بکری مری ہوئی کو مانند گدہی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاش کی لیا ہوتا تمنی چمڑا اسکا عرض کیا اونہون نی تحقیق یہہ مردار ہی یعنی ذبح کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتی کیکر کی یعنی دباغت اوسی ہو جاتی ہی روایت کی ہیہ احمد اور ابوداؤد نی ف یعنی اس سی طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسی پر نہ ہوئی بلکہ دہوپ وغیرہ سی بہی ہو جاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسا کہ بیان فرمائی ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی غزوہ تبوک مین اوپر گہر ایک شخص کی پس ناگہان مشک تہی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نی واسطی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق یہہ مردار ہی یعنی چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی ہیہ احمد اور ابوداؤد نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تہی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق واسطی ہمارے ہی راہ طرف مسجد کی گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نی پس فرمایا حضرت نی کیا نہین پیچہی اوسکی کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اوس سی کہا مینی ہان فرمایا کہ پس یہہ بدلی اوسکی ہی روایت کی ہیہ ابوداؤد نی ف یعنی گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی وہ پیچہی راہ پاک مین آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب گرمی جانی کی زمین پاک پر یعنی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی جو دوسری فصل مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہہ تندار نجاست کی حق مین فرمائی ہو کہ جوتا اور موزہ کو لگی تو یون پاک ہو جاتی ہین ورنہ پیشاب اور مثل اوسکی جوتا اور کپڑی کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگی تو بغیر دہونی کی نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑی مین سی نجاست تندار ہی بغیر دہونی کی نہین پاک ہوتی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑہتی

ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنی نہ دھوتے تھے پاؤں زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی پاؤں وغیرہ جو نجاست میں بھر جاتا بسبب چلنے راہ کی تو نہ دھوتے تھے اور اسکو یہ شک نجاست کی حقیقت کہا کہ وہ اگر لگتی تو پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دھونیکی نہیں تھی اور تر نجاست جو لگی اور سب علما کی نزدیک ہو آجاتی ہے یا مراد یہ ہے کہ گرد و غبار لگی تھا تو وضو نہیں ٹوٹتا ت ح وعن ابن عمر قال كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك رواه البخاري ترجمہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کرتے تھے کتے آتے جاتے مسجد میں بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تھے صحابہ کہ دھوتے ہوں کچھ بسبب اسکی روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی ابتدا اسلام میں کہ دروازہ مسجد میں نہ تھا کبھی کبھی کتے خشک چلے آتے تھے پر مونہ اور سکا دہن نجس تھے بعد دروازہ لگا احتیاط ہوا اسکی ت ح وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ببول ما يؤكل لحمه وفي رواية جابر قال ما أكل لحمه فلا بأس ببوله رواه أحمد والدارقطني اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مضائقہ ساتھ پیشاب اوس چیز کی کہ کھایا جاوے گوشت اسکا اور بیچ روایت جابر کی ہوا کہ کہا جو جانور کھایا جاوے گوشت اوسکا نہیں مضائقہ ساتھ پیشاب اوسکی کے روایت کی یہ احمد و دارقطنی نے ف ظاہر حدیث سے مسلک لیا ہے امام مالک نے اور امام احمد اور محمد اور بعض شافعیہ نے کہ پیشاب ان جانوروں کا کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہے اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علما کی نزدیک نجاست مخففہ ہے وہ کہتے ہیں کہ اسکی مقابلہ میں یہ حدیث عام واقع ہوئی ہے استنزهوا من البول فإن عامة عذاب القبر منه یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اس لیے کہ اکثر عذاب قبر اوسی سے ہوتا ہے موجب اسکی ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہے پس احتیاط یہی چاہیے کہ اسکو بھی نجس کہیں ت ح

باب المسح على الخفين

اب یہ بیان مسح کرنے کا موزوں پر ف مسح موزوں کا جائز ہے ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کی اور تصریح کی ہے ایک جماعت نے حافظوں حدیث کی سے کہ حدیث مسح موزوں کی متواتر ہے اور جمع کیے ہیں بعضے حدیثوں نے راوی اوسکے صحابہ سے اسی سے زیادہ ہوتے ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں ہیں اور ابن مبارک نے کہا نہیں جانتا میں علما سلف سے کسیکو کہ اوسنے انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا میں نے کہ سب اعتقاد اسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا ہے مجھے اوسکے قبول نہ کرنیسے مسح موزوں کو اسلیے کہ حدیثیں اسکا باب میں وارد ہوئی ہیں بیچ معنی تواتر کی ہیں اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ قائل نہ ہوا میں ساتھ مسح موزوں کی یہاں تک کہ پہنچیں حدیثیں مجھے بیچ ثبوت روشنی آفتاب کی بعد اسکی جانا چاہیے کہ مسح کرنا موزوں پر رخصت ہے اور دھونا پاؤں کا عزیمت یعنی اولی اور بدایہ میں ہے کہ جو کوئی اعتقاد نہ کرے مسح موزوں کا وہ مبتدع ہے لیکن جو کوئی اعتقاد کرے اور مسح نہ کرے بسبب عزیمت کے تو ثواب دیا جاتا ہے اور ہدایہ میں ہے علما کو اختلاف ہے اسمیں کہ مسح کرنا موزوں پر افضل ہے یا دھونا اور اسکا اختیار کیا نووی نے افضل میں بعضوں نے تو کہا ہے مسح کرنا افضل ہے کیونکہ اسمیں دفع ہے اہل بدعت کا یعنی رفض و خوارج کا وہ طعن کرتے ہیں اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہے اور امام نووی نے کہا کہ مذہب جمہور علماء شافعیہ کا یہ ہے کہ دھونا پاؤں کا افضل ہے لیکن یہ افضل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ترک نہ کرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرت کو تکلف نہ تھا دو نو چیزوں میں اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اوتارتے پاؤں دھونیکو لیے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کی لیے اور علما کو اختلاف ہے اسمیں لیکن اچھی بات یہی ہے کہ موافق سنت کی ہو یعنی بے تکلف رکھے اس باب میں ت ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن شريح بن هانئ قال سألت علي بن أبي طالب عن المسح على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم رواه مسلم اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علی بن ابی طالب

کی سی مدت مسح کرنے کی سی موزون پر پس کہا حضرت علی نے مدت ٹہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کی لیے اور ایکدن اور ایک رات مقیم کی لیے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کی نزدیک اوسوقت سی ہی کہ جب وضو ٹوٹے مثلا ایک شخص نے دوپہر کو وضو کرکر موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سی ایک دن ایک رات گنی جاوے وعن الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ تحقیق اونہون نے جہاد کیا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پائخانہ کی پہلے فجر کی پس اوٹہائی مینے ساتہہ اونکی چھاگل پس جب پہرے شروع کیا مینے پانی ڈالنا ہاتون اونکی پر چھاگل سی پس دہوئی دونون ہاتہہ اپنے اور موہنہ اپنا اور تہا اون پر جبہ صوف کا شروع کیا کہولنا ہاتون اپنے سی پس تنگ ہوئین آستین جبہ کی پس نکال لیے دونو ہاتہہ اپنے نیچے جبہ کی سی اور ڈالدیا جبہ کو اپنے مونڈہون پر اور دہوئے دونون ہاتہہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پہر قصد کیا مینے تا نکالون مین دونون موزہ اونکی پس فرمایا چہوڑ دے اونکو پس تحقیق مینے پہنا تہا اونکو اوس حالت مین کہ پاک تہی یعنی پانوں پس مسح کیا اون پر پہر سوار ہوئے اور سوار ہوا مین پس پہنچے ہم طرف قوم کی اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑہاتے تہے اونکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہائی تہی اونکو ایک رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہے ہٹنے کا یعنی تا حضرت امامت کرین پس اشارہ کیا حضرت نے طرف اونکی کہ یوہیں کہڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سی ساتہہ اونکی یعنی دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبدالرحمن نے کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑا ہوا مین ساتہہ اونکی پس پڑہی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت پہلے فجر کی پائخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادت کی ہی سامان عبادت کا درست کرلے اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادے تو جائز ہی اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتونکی دہونیکی موہنہ دہونیکا ذکر کیا کلی اور ناک مین پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی لیے یا از راہ نسیان کی یا اس لیے کہ وہ داخل ہین موہنہ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی ہین کہ چوتہائی سر پر مسح کرکر ادائے سنت کی لیے بجائے مسح تمام سر کی پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہوچکی ہی اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اسسے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سی کم درجہ والے کا اقتدا کرے تو جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین ردہی امامیہ کا کہ وہ عصمت کو شرط کہتے ہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کی ساتہہ نہ ملی ہو وہ اوسکو ادا کرے تب اوٹہے

کہ مذہب سلام پھیرنے کا ہے امام شافعی کی نزدیک جبکہ پہلی سلام امام کی پھیرنا امام کے ساتھ ہی تو یہ ساتھ سماکی نزدیک مکروہ تحریمی ہے مگر
جس صورت میں یہ ہو کہ اگر پہلی امام کی سلام پھیرنا ہو گا تو نماز فاسد ہو جاوے گی مثلاً اگر صبح کی نماز میں منتظر امام کی سلام کا رہے تو خوف ہے طلوع آفتاب کا اس صورت میں جائز
ہے پہلی سلام امام کی اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ میں لکھی ہے اور کہا ہے اور یہ جو ہے حدیث کی معلوم ہوا کہ جب امام آنے کو دیر لگے اور
معلوم نہ ہو کہ امام اب آوے گا تو مستحب ہے امام کا انتظار نہ کریں لیکن جس صورت میں جانتے ہوں کہ امام آتا ہے تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو
مسجد کی تب بھی نماز کی خبر دینی وقت نماز کی ہو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** أبي بكرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم أنه رخص للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة إذا تطهر فلبس خفيه أن يمسح عليهما
رواه الأثرم في سننه وابن خزيمة والدارقطني وقال الخطابي هو صحيح الإسناد روایت ہے ابی بکرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رخصت
دی ہے انہوں نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور رات تک موزوں پر جبکہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے پس یہ کہ مسح کرے اوپر دونوں کے روایت
کی ہے اثرم نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور خطابی نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسیطرح ہے منتقی میں
اور کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی **وعن** صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا سفرا
أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم رواه الترمذي
والنسائي اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہم کو جس وقت کہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نہ اتاریں
ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے لیکن نکالیں ہم پاخانہ سے اور پیشاب سے اور سونے سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف**
یعنی غسل جنابت کی لیے موزوں کا اتارنا فرمایا کہ اس حالت میں مسح درست نہیں اور پاخانہ پیشاب سونے کی بعد جو وضو کرتے تو حکم تھا کہ موزے نہ اتاریں
تین دن رات تک اس پر مسح کیا کریں **وعن** المغيرة بن شعبة قال وضأت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك
فمسح أعلى الخف وأسفله رواه أبو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث معلول وسألت أبا زرعة ومحمدا يعني
البخاري عن هذا الحديث فقالا ليس بصحيح وكذا ضعفه أبو داود اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کی اور نیچے اسکی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
معلول ہے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے نہیں ہے صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہے اسکو ابوداود نے
ف امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہے اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پشت
قدم پر فقط کرے دلیل انکی یہ ہے کہ اس حدیث میں علما نے کلام کیا ہے اور اوسکی مخالف میں اور حدیثیں خلاف اسکی واقع ہوئی ہیں پس ان پر عمل کرنا
چاہیے اور حدیث معلول محدثین کی نزدیک وہ ہے کہ اوسمیں ایک سبب پوشیدہ ہو کہ نقصان کرتا ہو اس کے موافق اس حدیث کی عمل نہ کریں اور وجہ ضعف
اس حدیث کی یہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کی ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ زیادہ ہو ہوا وراد کاتب مغیرہ کا یہاں تک پہنچتی ہے اور دوسری
وجہ یہ ہے کہ روایت کیا ہے اسکو ثور بن یزید نے اور نہیں سنا ہے ثور نے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہیں کہتا ہے چاہیے اور یہ کہ اکثر طرق حدیث
مغیرہ کی مطلق واقع ہوا ہے کہ مسح کیا موزوں پر بلا ذکر اعلیٰ و اسفل کی اور حدیث آئندہ میں آیا ہے کہ مسح کیا اوپر کی طرف پس اس حدیث میں اضطراب ہے
اور یہ سبب ہے ضعف کی ہی ہو ع ح **وعنه** أنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على
ظاهرهما رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے انہی سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر اوپر کی جانب روایت کی ترمذی

اور ابو داود نے ف طور مسح موزہ کا یہہ ہی کہ داہنے ہاتہہ کی انگلیاں داہنے پانو کی پنجہ پر رکہی اور بائیں ہاتہہ کی بائیں پانو کی پنجہ پر پہر کہینچ لاوے اونکو ٹخنونکی اوپر تک اور انگلیاں جدی رکہی پس مسنون تو یہہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتہہ ایک انگلی کی تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہہ پہیری تو جائز ہو جاویگا اور نہیں تو نہیں اور بہت سی طور مسح کی فقہ مین لکہی ہین جو چاہی وہین دیکہہ لے ع وعنه قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی انہین سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کی ساتہہ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف قاموس مین لکہا ہی کہ جورب کہتی ہین لفافہ پانو کو یعنی جسکو پاتابہ کہتی ہین اور اوسکی کئی قسمین ہین چلپی مین تفصیل اوسکی خوب لکہی ہی بعض احکام اوسکی بیان کرتی ہین کہ مذہب حنفی مین مسح درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنی اوپر تلی اونکی چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنے فقط نیچی ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخینین کی یہہ ہی کہ اوس سے چل سکی ایک فرسخ اور ٹہری ہی پنڈلی پر بغیر باندہی اور نہ دکہلائی دی اندر کا رخ اوسکا اور بیان اوسمین مبہم ہین اور چلپی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین نعلین غیر ثخینین ہون تو اوسپر مسح جائز نہین پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بہی ہون امام شافعی کی نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو بس یہہ حدیث حجت ہی ونیز اوسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سی اور مراد نعلین سی دو احتمال ہین ایک یہہ کہ مراد پاپوشین ہین یعنی مسح کیا جوربین پر ساتہہ پاپوشونکی کیونکہ بیچ عرب کی پاپوشین فقط تسمہ سی لگی ہوتی ہین منع مسح کا نہین اور دوسری مراد یہہ کہ مسح کیا اون جوربین پر کہ اونکی نیچی چمڑا لگا تہا ع و د منقار و مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری عن المغيرة قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال بل انت نسيت بهذا امرني ربي عز وجل رواه احمد وابو داود روایت ہی مغیرہ سی کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر پس کہا مینی اے رسول خدا کی بہول گئی تم یعنی موزی اوتار کر پانو نہ دہوئی فرمایا نہین بلکہ تو بہول گیا یعنی ظاہر کی بیج نسبت کرنی نسیان کی مجہکو ساتہہ اسکی حکم کیا ہی مجہکو رب میری عزت والی اور بزرگی والی نے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے وعن علي انه قال لو كان الدين بالرأي لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهر خفيه رواه ابو داود وللدارمي معناه اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتہہ عقل کی البتہ ہوتی نیچی کی جانب موزی کی بہتر ساتہہ مسح کرنیکی اوپر کی جانب اوسکی سی اور تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتی تہی اوپر کی جانب موزہ اپنی کی پر روایت کی یہہ ابو داود نے اور دارمی نے معنی اوسکی ف اور ہونا نیچی کی جانب موزی کی بہتر ساتہہ مسح کی اس لیے کہ نیچی کی جانب نجاست غیرہ پڑتی ہی سبب پاکی اور ستہرائی اوسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہی از راہ عقل کی لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہی یہ لوگ دریافت کرنی حکمتون الہیہ سی پس عاقل کو چاہیے کہ پیرو تابع شریعت کا رہی تابع عقل کا نہو وے کہ جو گمراہ ہوتی ہین قسم کفار سی اور حکما سی اور اہل ہوا سی سب سبب متابعت عقل کی کی گمراہ ہوتی ہین ف موزہ اگر بقدر چہوٹی تین انگلیون پانو کی پہٹ جاوی تو اوسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تہوڑا تہوڑا کئی جا سی پہٹا کہ اگر اوسکو جمع کرین تو تین انگشت کی قدر ہو جاتا ہی اوسپر بہی درست نہین اور اگر دونو تہوڑی تہوڑی پہٹی ہین کہ اگر اونکو جمع کری تو اسقدر ہو جاتا ہی تو اوسکا اعتبار نہین مسح اوسپر درست ہوگا اور تہوڑی سی پہٹی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور

ٹوٹتا ہے اوسکو اوتارنا موزہ کا باعث حدث کی اور ٹوٹتا ہے مسح اوسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف ہو تلف پانوں کا بسبب سردی کی یعنی اگر اوتارنے
میں خوف ہی تلف پانوں کا تو مسح نہیں ٹوٹتی کا جب تک خوف باقی ہے مسح بھی باقی ہے اور اگر موزہ اوتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور رہیہ باوضو ہے
تو فقط پانوں دہولیوے از سر نو وضو کرنا ضرور نہیں اور اگر آدہی سی زیادہ قدم پنڈلی موزہ میں نکل آوی تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے اور اگر مقیم
نے مسح کیا اور ابھی گذری نہیں تھی ایک رات دن کی یہہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنی تین رات دن تک مسح کیا کرے اور اسیطرح اگر مسح کیا مسافر نے اور
پہر مقیم ہوا اگر ایک رات دن کی بعد تو اوتار ڈالی موزہ کہ مدت اوسکی ہو چکی اور جو پہلے اوسکی تو پوری کرے رات دن اور مبتلا ظہر کی وقت وضو کر کر موزہ پہنی اور ہوا بی عذر کی جیسی کسی
جیسی کہ وضو ٹوٹ جاوی تو مسح اوسکو جائز ہی جب تک وقت رہے اور نکل جاوی وقت تو بعد تمام ہونی وقت کی مسح ٹوٹ جاویگا متقی

باب التیمم

باب ہی بیچ بیان تیمم کی ف تیمم لغت میں معنی قصد کی ہیں اور شرع میں مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوس چیز کا کہ قائم مقام خاک کی ہی جیسی
پتھر چونہ وغیرہ اور مسح منہہ اور ہاتہہ پر اوسکو ساتھ نیت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہی بیچ اس کی کہ تیمم کی ضربیں ایک واسطے منہہ کی اور دوسرا
دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک یا ایک ضرب ہی واسطے منہہ اور ہتھیلیوں کی پس اول یعنی دو ضرب تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف و محمد اور امام مالک کا ہی
اور مختار مذہب شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی حنبلیوں کا ہی اور یہی قول حضرت علی و ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبداللہ و سفیان
ثوری و اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنی ایک ضرب مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی اور یہی منقول ہی عطا و مکحول و اوزاعی وغیرہم
سی اور دونوں باب حدیثیں صحیح میں ہیں واقع ہوئی ہیں چنانچہ آویگی

الفصل الاول

فصل ہی عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلنا على الناس بثلث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الارض كلها مسجدا وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء رواه مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نے بزرگی دی گئی ہم لوگو نکو یعنی پہلی امتوں پر ساتہہ تین چیزوں کی گردانی گئیں صفیں ہماری یعنی نماز میں یا جہاد میں مانند صفوں فرشتوں کی یعنی
جیسی وہ صف باندھ کر عبادت کرتی ہیں قرب اللہ کی حاصل ہوتی ہی ویسی ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطی ہماری زمین نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی
اوسکی واسطی ہماری پاک کرنیوالی جسوقت کہ نہ پاویں پانی روایت کی یہہ مسلم نی ف اگلی امتوں میں قید جماعت کی نہ تھی جسطرح چاہتی اوسطرح نماز پڑھ
لیتی اور نماز جائز ہوتی تھی اونکی سوا کنائس و بیع کی یعنی نام اونکی عبادت خانوں کی ہیں اور تیمم بھی اونکو کرنا درست نہ تھا پس فرمایا ان تینوں
میں بزرگی ہی ہمیں کہ ہمیں جماعت سی نماز پڑھنی کا حکم ہوا اور وعدہ بھی ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہاں نماز کا وقت آئے نماز جائز ہو جاویگی اور
جہاں پانی نہ ملی مٹی سی تیمم کر لیں اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سی تیمم کری اور چیز سی نہ کری جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہی اور امام
ابو حنیفہ و مالک و محمد کی نزدیک درست ہی ہر چیز سی کہ وہ جنس زمین سی ہو اور جنس میں سی وہ چیز ہی کہ آگ سی نہ پگلی اور نہ نرم ہووی اور
جلنی سی راکھ نہ ہو جاوی دلیل اونکی حدیث جابر کی ہی کہ صحیح بخاری میں منقول ہی وہ یہہ ہی جعلت لی الارض مسجدا وطهورا یعنی گردانی گئی
میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سی ہو وعن عمران قال كنا في سفر
مع النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فلما انفتل من صلاته اذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم فقال ما
منعك يا فلان ان تصلي مع القوم قال اصابتني جنابة ولا ماء قال عليك بالصعيد فانه يكفيك متفق عليه
اور روایت ہی عمران سی کہا تہی ہم سفر میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی لوگوں کو پس جبکہ پہری نماز اپنی سی ناگہاں دیکھا ایک شخص
کہ الگ بیٹھا ہی قوم سی کہ نہ نماز پڑھی تہی اون نی ساتہہ قوم کی پس فرمایا حضرت نی کس چیز نی منع کیا تجھکو ای فلانی یہہ کہ نماز پڑھی تو ساتہہ قوم کی کہا

پہنچی مجھکو جنابت اور نہین پایا پانی فرمایا لازم ہی تجھکو مٹی یعنی تیمم اوس سی پس تحقیق وہ کافی ہی تجھکو روایت کی بخاری و مسلم نی **وعن** عمار
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّي اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ
فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ اور روایت ہی
عمار سی کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بیٹی خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مینی پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس
کہا عمار نی واسطی عمر کی کیا نہین یاد کرتی تم تحقیق تہی ہم بیچ سفر کی مین اور تم یعنی اور ہم دونو جنبی ہوئی پس تمنی نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک
مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہہ یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کی فرمایا سوا اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجھکو اسطرح سی پس ماری نبی صلعم نی
دونون ہاتہہ اپنی زمین پر اور پہونک ماری ونمین پہر مسح کیا ساتہہ اونکی مونہہ اپنی پر اور ہاتون اپنی پر روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم مین مانند اسکی
او بیچ اوسکی یہہ ہی کہ کہا سوا اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجھکو یہہ کہ مارے دونون ہاتہہ اپنی زمین پر پہر پہونکے پہر مسح کرے ساتہہ اون دونوکی
مونہہ اپنی پر اور ہاتون اپنی پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہین لیکن آیا ہی بیچ بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر رض نی اوس شخص کو جواب
دیا لاتصل یعنی نماز نہ پڑہ جب تک نہ پاوی پانی مذہب عمر رض کا ہی تہا کہ جنبی کی لیی تیمم نہین اور ممکن ہی کہ حضرت عمر نی جو سکوت کیا بہول گئی
ہون حکم تیمم کا جنبی کی لیی پس عمار نی سارا قصہ بیان کیا تا اوس سی یاد آجاوی کہ جنابت کی لیی ہی تیمم جائز ہی اور پس تمنی نماز نہین پڑہی ہی یعنی اس
توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قایم مقام وضو کی ہی غسل کی نہین یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد انکی کا یہہ
تہا کہ اونکو یہہ مسئلہ اچہی طرح معلوم نہ تہا اتفاق نہوا تہا حضرت سی سوال کرنی کا پس اعتقاد اونکا تہا کہ نزدیک تیمم قایم مقام غسل کی نہین ہی
اور مین لوٹا خاک مین یعنی ونہون نی جانا کہ جیسی پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچایا جاتا ہی ویسی ہی خاک پہنچانی چاہیی اور ہاتہہ اس لیی پہونکی کہ مٹی نہ
لگ کر مونہہ نہ بگڑجاوی کہ وہ حکم مثلہ مین ہی مثلہ کہتی ہین صورت کی پیدایش کی بگاڑنی کو پس بعضی فرقہ جو بہبوت وغیرہ مونہہ کو ملتی ہین منع ہی اور
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب انکا ہی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک دو ضرب چاہین
ایک مونہہ کی لیی اور ایک ہاتونکی لیی کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نی یون کہی ہی کہ مقصود حضرت کو فقط بیان تہا
صورت ضربہ کی دکہا دین عمار کو کہ اسطرح کرلیا کر جنابت کی لیی لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت ساری تیمم کی بیان کی منظور نہ تہا اسطرح عمار
تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لیی اور روایتین جو عمار سی بیچ حق تیمم کی آئی ہین وسی صریح دو ضرب مین مذکور ہین اور مراد کفین سی یہان ذراعین یعنی
ہاتہہ کہنیون تک ہین ع ح **وعن** اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ
ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سی کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب
کرتی تہی پس سلام کیا مینی اونپر پس جواب نہ دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کہڑی ہوئی طرف دیوار کی پس کہرچا اوسکو ساتہہ لکڑی کی کہ تہی ساتہہ اونکی پہر رکہی دونون
ہاتہہ اپنی دیوار پر پہر مسح کیا اپنی مونہہ پر اور ہاتون پر پہر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوۃ نی نہین پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی

کی ہیں لیکن اکثر ایام میں سنت نہیں اسکو شرح السنۃ میں ذکر کیا ہے حدیث حسن ہے یعنی پس اسکو اس فصل میں مصابیح و مشکوٰۃ میں لانا اتفاق ف شاید اوسکی یہ توجیہ
کہ اوسمیں غبار اوڑھی تھی کہ اوسپر تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ
کی لیے اور اوسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ٭ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ذر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ
فان ذلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین
روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نپاوے پانی دس برس تک جب
کہ پاوے پانی لگاوے اوسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکی
تا قول عشر سنین **ف** مراد دس برس سے اکثر ہے یہ حدیث دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہیں توڑتا بلکہ حکم اوسکا مانند حکم وضو کی ہے کہ ایک تیمم
سے جتنی فرض و نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کی نزدیک تیمم مانند وضو ضرورت کی ہے کہ بعد جانے وقت کی تیمم ٹوٹ جاتا ہے
ہے بلکہ پاوے پانی یعنی اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر ہو اوسکے استعمال پر تو لگاوے اوسکو بدن پر یعنی
وضو کرے یا غسل کرے پس تحقیق یہ بہتر ہے یعنی اب وضو واجب ہے تیمم نہیں درست ہوگا ٭ ع **وعن** جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا
حجر فشجہ فی راسہ فاحتلم فسال اصحابہ ہل تجدون لی رخصۃ فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر
علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک فقال قتلوہ قتلہم اللہ الا سالوا
اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح
علیہا ویغسل سائر جسدہ رواہ ابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس
روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کو ہم میں سے پتھر پس زخمی کیا اوسکے سر کو پس نہانیکی حاجت ہوئی اوسکو پس
پوچھا اوسنے اپنے یاروں سے کہا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنیکی کہا اونہوں نے نہیں پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہے
پانی پر پس نہایا وہ پس مر گیا پس جب پہنچے ہم حضرت کی پاس خبر دی گئی ساتھ اس امر کی فرمایا مار ڈالا لوگوں نے اوسکو مارے خدا انکو کیوں نہ پوچھا اوس وقت
کہ نجانا انہوں نے سوا اسکی نہیں کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہے سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا اوسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کی کپڑا پھر مسح کرتا
اوسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن عباس سے **ف** اور تو قادر ہے پانی
پر یعنی وہ لوگ اس آیت فلم تجدوا ماء سے یہ سمجھے کہ پانی کی موجود ہوتی تیمم جائز نہیں اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونی پانی کی قادر نہیں ہو اوسپر اور ضرر
نہیں نہ کرے جب تیمم جائز ہوگا اور حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کی جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور مذہب
حنفی میں ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف قیاس کی ہے کہ لازم آتا ہے جمع ہونا بدل و مبدل منہ کا
اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کی تو جائز ہے اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا
دیر کر اچھی ہونے سے تو جائز ہے نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمہ اللہ کی یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اوسکو پھیرنا نماز کا پھر نہیں ضرور اور مذہب شافعی میں سے
یہی بات غالب ہے اور جسکی کسی عضو میں زخم پھوڑا ہو اور اوسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اوسکی دور کرنے میں نقصان کا پس نزدیک شافعی کی مسح کرے
پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ جب بعض بدن اوسکا زخمی ہو اور بعض اچھا تو دیکھیں گے کہ اکثر بدن اچھا ہے تو اوسکو دھو دینگے

اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہوا کثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دہونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دہووین اچہی کو اور تیمم کرین [زخم] کی لیے ۔ وعن
أبي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلوة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء
في الوقت فأعاد أحدهما الصلوة بوضوء ولم يعد الآخر ثم أتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذي
لم يعد أصبت السنة وأجزأتك صلوتك وقال للذي توضأ وأعاد لك الأجر مرتين رواه
أبوداود والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وأبوداود أيضا
عن عطاء بن يسار مرسلا ۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا نکلی دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا
ساتہہ اونکی پانی پہر تیمم کیا دونون نی مٹی پاک سی اور نماز پڑہی پہر پایا پانی بیچ وقت کی پس پہیری ایک نی اون دونون مین سی نماز ساتہہ وضو کی
اور نہ پہیری دوسری نی پہر آئی دونو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہ نہ پہیری تہی نماز
پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور کہا اوسکو اوس شخص کی کہ وضو کیا تہا اور پہیری نماز واسطی تیری ہی ثواب دو بار روایت کی یہہ ابوداود اور
دارمی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نی بہی عطا بن یسار سی بطریق ارسال کی ف پہنچا تو سنت کو
یعنی حکم شریعت یونہی تہا جسطرح تو نی کیا کہ بسبب نپانی پانی کی تیمم کر کر نماز پڑہ لی اور پہر اوسکو نہ پہیرا اور دوسری کو دوہرا ثواب فرمایا اسلیئی کہ ایک
بسبب ادای فرض کی ہوا اور دوسرا بسبب ادای نفل کی اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ جب پانی دیکہی تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکی نماز سی تو اوسپر پہیرنا
نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ جب پانی پاوی بعد داخل ہونیکی نماز مین پس مہو یعنی اکثر علما تو کہتی ہین کہ
اوس نماز کو توڑی نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابوحنیفہ نی اور احمد نی ایک روایت مین کہ باطل ہو جاتا ہی تیمم اوسکا اور جب تیمم
کری اور پانی پاوی پہلی داخل ہونیکی نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری عن أبي الجهيم بن الحارث بن الصمة قال أقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه
رجل فسلم عليه فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى أقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه
ثم رد عليه السلام متفق عليه ۔ روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سی کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئین
جمل کی سی کہ مدینہ مین ہی پس ملا اونسی ایک شخص یعنی ابوجہیم پس سلام کیا اور نہ دیا جواب اوسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ آئی دیوار
پاس پس مسح کیا مونہہ اپنی کو اور ہاتون اپنی کو یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوسکی سلام کا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ۔ وعن عمار بن
ياسر أنه كان يحدث أنهم تمسحوا وهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلوة الفجر فضربوا بأكفهم الصعيد
ثم مسحوا بوجوههم مسحة واحدة ثم عادوا فضربوا بأكفهم الصعيد مرة أخرى فمسحوا
بأيديهم كلها إلى المناكب والآباط من بطون أيديهم رواه أبوداود ۔ اور روایت ہی عمار بن
یاسر سی کہ وہ تہی حدیث کرتی یہہ کہ صحابہ نی تیمم کیا مٹی سی کہ اوس حال مین کہ وہ تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز صبح کی
پس مارا ہاتہہ اپنی مٹی پر پہر پہیری مونہون اپنی پر پہیرنا ایک بار پہر عود کیا پس مارا ہاتہہ اپنی مٹی پر ایکبار پہر پہیری ہاتون اپنی پر سب یعنی
مونڈہون تک اور بغلون تک اندر کی جانب ہاتون اپنی کی سی روایت کی یہہ ابوداود نی ف من بطون ایدیہم مین لفظ من کا ابتدا کی
لیئی ہی یعنی پہلی ہاتون کی اندر کی طرف پر ہاتہہ پہیری نہ ہاتون کی اوپر کی طرف جیسی کہ ذکر کیا ہی اسکو مظہر نی یہہ اب [illegible] کی یا یہہ معنی مین

اتھ مونھ کا تیمم کرنا ہتھیلیوں سے پہنچوں تک مناسب ہے اس مقام کے وہ صحابی جو اس طرح تیمم کیا سب لے سکا پہنچا کر اونھوں نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیت تیمم
کے بیچ مطلق آیا ہے پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہے اور جمہور علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہے وضو کا پس جہانتک وضو میں ہاتھ دھوتے ہیں
وہیں تک تیمم میں بھی ہاتھ پہنچانا چاہیے اور روایت اسکی صحت کی تیمم میں جو آیا ہے کہ مسح کیا ذراعین پر اوس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے ۱۲ ع **ف**
تیمم کرے مسافر اور بیمار اور جو پانی سے ایک کوس سافر ہو یا مقیم خواہ شہر میں خواہ باہر شہر کے یا سبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اوسکی سے یا دیر ہو
دیر اچھے ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچے تو ان سب صورتوں میں تیمم کرے اور جو چیزیں کہ جنس زمین سے
ہو مانند مٹی کی اور ریت کی اور چونے کی اور قلعی کی اور سرمے کی اور ہرتال کی اور پتھر کی اور سب جواہرات کی سواے موتی اور مونگے کی اگرچہ ان چیزوں پر
غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے نہو اوس سے تیمم درست ہوگا کہ غبار ہو اوس پر اور شرط تیمم کی یہہ ہے کہ عاجز ہو استعمال پانی کی سے حقیقۃً یا حکماً اور
طہارت خاک کی بھی شرط ہے اور استیعاب بھی یعنی اعضاے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہیں خالی نرہے اور نیت اوسکی بھی اور ضرور ہے نیت کرنے اوس
عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنی نماز پڑہنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے یا کوئی تیمم کرے سجدہ جانیکے
لیے تو اوس سے نماز جائز نہیں ہوگی اور نہیں شرط ہے تعیین حدث غسل یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور انکو جہاڑ کر مونہہ پر
پھیرے پہر دوسری دفعہ اسیطرح مارکر جہاڑے اور پھیرے ہتھیلی داہنے ہاتھ کی اوپر کی رخ بائیں ہاتھ کے اور اندر کی رخ پر کہنی سمیت پہر اسیطرح
داہنے ہاتھ پر بایاں ہاتھ پھیرے اور برابر ہے بیچ اس کے جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلے آنے وقت نماز کے اور پڑہے
اوس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہے واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتدا اور بنا یعنی پہلے سے اور درمیان میں
نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہیں توڑتا ہے اوسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہے اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہے اور توڑتا ہے اوسکو
قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہے قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب میں رکھ کر بھول گیا اور نماز پڑھ لی
تیمم سے تو پہر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پہیرے نہیں اور مستحب ہے اوسکو کہ توقع رکھتا ہے پانی ملنے کی کہ تاخیر کرے اور نماز کو آخر وقت تک یعنی جبتک
کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا تین سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہے نزدیکی اوسکی کا اور نہیں تو نہیں اور واجب ہے خریدنا
پانی کا اگر اسکے پاس قیمت ہو اور وہ بیچا جاتا ہے مثل ثمن کو یعنی اپنی بہا او اور نہیں تو نہیں اور اگر اسکے رفیق کے پاس پانی ہو تو مانگے اوس سے پس اگر وہ نہ دے
تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر میں واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہے ۱۲ منتقی

باب الغسل المسنون

باب ہے بیچ بیان غسل مسنون کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمہارا جمعہ
کو پس چاہیے کہ نہاوے یہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** مختار یہہ ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لیے ہے کہ اوس طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہیں
کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعہ کے ہے اور غسل جمعہ کا مستحب ہے نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے جیسا کہ ثابت ہے ۱۲ ع ع
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم
متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واجب ہے یعنی ثابت ہے کہ نہیں لائق ہے چھوڑنا اوسکا اور یہہ معنی نہیں ہیں کہ واجب ہے تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہے
کہا ہے علماء نے کہ اونھوں نے غسل اسکی واسطے تاکید استحباب کے ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ رعایت فلانے کی ہم پر واجب ہے ابتداے اسلام میں مسجد نبوی تنگ تھی

اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب پسینہ آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے سبب بو کی اس لئے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی قبول کریں ۔ ع ۔

وعن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على كل مسلم ان يغتسل في كل سبعة ايام يوما يغسل فيه رأسه وجسده متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہے یعنی ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے ہر مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کو کہ دھووے اس میں سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه احمد وابوداؤد والترمذي والنسائي والدارمي روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے کیا دن جمعہ کے پس وضو کیا اور خوب وضو ہے وہ اور جس نے غسل کیا یعنی نماز جمعہ کے لیے پس غسل بہتر ہے روایت کی یہ احمد ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا ونعمت کے معنی یہ ہیں فبالرخصۃ اخذ ونعمت الرخصۃ ہے یعنی وضو ادا کیا اور کیا خوب وضو ہے وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اس پر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہے نہ واجب ۔ ع ۔

وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فليغتسل رواه ابن ماجة وزاد احمد والترمذي وابوداؤد ومن حمله فليتوضأ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور جو کوئی اٹھاوے اس کو یعنی اس مردے کو اٹھانے کا پس چاہیے کہ وضو کرے ف نہانا مستحب اس کے لیے کہ تاکہ چھینٹیں وغیرہ اس کی پڑتی ہیں یہ مذہب استحباب کی لیے ہے اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ لازم نہیں تم پر تمہارے میت میں غسل جب نہلاؤ تم اس کو اور وضو کے ارادہ مراد لی اٹھانے کا ارشاد وضو اس لیے کرے کہ وقت اٹھانے جنازہ کے باوضو ہوگا جب جنازہ رکھا جاوے گا نماز پڑھ سکے نہ یہ کہ جائے چلنے پایا ہمیں ہی مستحب کی لیے ہے علی کرنے کا ۔ ع ۔

وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اربع من الجنابة ويوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل الميت رواه ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کے چار چیزوں سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھنچوانے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ثابت نہیں ہوا کہ غسل دیا میت کو دیا ہو کبھی سو لیے معنی یغتسل کے یہ لیتے ہیں کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلوں میں سے جنابت کا فرض ہے باقی مستحب جو کبھی کوئی وہ سینگی کے لئے نہاوے تاکہ خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ۔ ع ۔

وعن قيس بن عاصم انه اسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يغتسل بماء وسدر رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي اور روایت ہے قیس بن عاصم سے تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاویں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کافر جو مسلمان ہوا اگر جنبی ہے تو غسل کرنا واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہے کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اس کے اور کبھی نہانے سے پہلے سر بھی منڈاوے اور بیری کے پتوں سے نہانے کو فرمایا تاکہ خوب پاک ہو اور ستھرائی حاصل ہو ۔ ع ۔

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عكرمة قال ان ناسا من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عباس اترى الغسل يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وسأخبركم كيف بدء الغسل كان الناس مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارب السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس

فی ذلک الصوف حتی ثارت منہم ریاح آذی بذلک بعضہم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تلک الریح قال یا ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دہنہ وطیبہ
قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدہم
وذہب بعض الذی کان یؤذی بعضہم بعضا من العرق رواہ ابو داود روایت
ہے عکرمہ سے کہا عکرمہ نے کہ تحقیق کچھ آدمی اہل عراق سے آئے کہا انہوں نے ای ابن عباس کیا اعتقاد کرتے ہو تم غسل کرنا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ
نہیں لیکن بہت پاک کرنے والا ہے واسطے اوس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہیں اوسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں
تمکو اسطرح سے کہ تھا شروع غسل کا یعنی سبب اوسکی شروع ہونیکا چلے کیا ہوا کہ لوگ یعنی صحابہ تھے محتاج پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھوں پر اور تھی
مسجد انکی تنگ نیچی چھت اوسکی اور نہ تھا مگر چھپر یعنی شاخیں کھجور کا پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر
ہوئے لوگ پسینے سے بیچ اس صوف کے یہانتک کہ پھیلی ان سے بو ایذا دی بسبب اوسکی بعضوں نے بعضوں کو پس جب پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ بو فرمایا اے لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تمہیں سے بہتر اور عمدہ کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل
اور لگاوے اور خوشبو کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے مال … پوشاک سوا صوف کی اور کفایت کی گئی محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد
انکی اور جاتی رہی بعض وہ چیز کہ ایذا دیتی تھی بسبب اوسکی بعض انکی بعض کو پسینہ سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اور کفایت کی گئی محنت سے یعنی
کفایت کیا انکو اونکے سبب سے غنی کر دینے کی کہ فراغ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کی اور لفظ من العرق بیان ہے لفظ بعض کا اور بعض بیان ما الذی سے یعنی
لوگوں کی ایذا دیتی تھی سبب حاصل ہونے فراغت کی دفع ہوئی پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہ ہے کہ غسل تھا واجب ابتدائے اسلام میں بسبب کثرت
محنت … تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنت باقی رہی یعنی غسل جمعہ سنت ہے

باب الحیض

باب ہے بیچ بیان حیض کی ف حیض کے معنی لغت میں بہنا جاری ہونیکے ہیں اور شرع میں مراد ہے وہ خون کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کی سے بغیر
بیماری و صغر کی اور جو خون کہ بسبب بیماری کی نکلتا ہے وسکو استحاضہ کہتے ہیں اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہے وسکو نفاس کہتے ہیں اور مدت حیض
کی کم سے کم تین رات دن ہیں اور زیادہ دس رات دن بیچ اس مدت میں جس رنگ کا خون آوے سوائے سفید خالص کے وہ خون حیض کا ہے یعنی خون حیض کا سرخ ہوتا ہے
اور سیاہ ہے اور سبز اور زرد ہے اور مٹی کی رنگ کا اور مانند گدلے کی اور حکم اوسکا یہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ اوس میں ترک کرے اور بعد منقطع ہونے اوسکی کے روزے
کی قضا ہے اور نماز کی نہیں ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال ان الیہود کانوا اذا حاضت المرأۃ فیہم
لم یؤاکلوہا ولم یجامعوہن فی البیوت فسأل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن
المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شیء الا النکاح فبلغ ذلک الیہود فقالوا ما یرید ہذا
الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول
کذا وکذا افلا نجامعہن فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلہما
ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل فی آثارہما فسقاہما
فعرفا ان لم یجد علیہما رواہ مسلم روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتی عورتیں اونمیں
نہ کھاتے ساتھ اونکی اور نہ جمع رکھتے انکو گھروں میں پس پوچھا صحابیوں حضرت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم

نہ کہاینگا اونکی ساتہہ حالت حیض مین جیسکہ یہود کرتی تہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور سوال کرتی ہین تجہسی حیض سی آخر آیۃ تک پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرو تم سب کچہہ سوا جماع کی پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نی نہین ارادہ کرتا یہہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑی ہمارے دین جا رسمی کچہہ مگر مخالفت کری ہماری اوسمین پس آئی اسید بن حضیر او عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونون نی ای
رسول خدا کی تحقیق یہود کہتی ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی بہلا کام اونکا نقل کیا پس کیا ہمنشینی کرین ہم اونسی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ خفا ہوئی اون دونون پر پس نکلی دونون صاحب پس سامنی آیا اونکی تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
یہہ جب نکلی تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی لیی لاتا ہی پس بہیجا حضرت نی پیچہی اونکی یعنی بلانیکی لیی ایک شخص کو پس وہ بلا لایا
اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اونہون نی کہ نہین خفا حضرت یہہ روایت کی مسلم نی ف سامنی آیۃ یون
ہی یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچہتی ہین صحابہ تجہسی حکم حیض کا کہہ کہ وہ پلیدی ہی
پس کیسو ہو و عورتون سی حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اونکی یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہہ آیۃ اوتری تو حضرت نی اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد
یکسو ہونی اور نہ نزدیک ہونی سی یہہ ہی کہ اون دنون مین اون سی جماع نہ کرو اور سب کچہہ کرو یعنی ساتہہ کہانا اور بیٹہنا اور مخالطت کرنی اور ساتہہ سونا
اور بدن کو ہاتہہ لگانا ازار سی اوپر اور پس اس آیت سی معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جان کر
کریگا کافر ہوگا کیونکہ قرآن سی یہہ حرام ہی اور کیا ہمنشینی کرین ہم یعنی لیا عورتون کی ساتہہ بیٹہنا اور اوٹہنا اور کہانا پینا نہ کیا کرین ہم غرض اونکی
اس سوال سی یہہ تہی کہ یہود اسپر طعن کرتی ہین اگر فرماتی تو ہم یہہ باتین ترک کرین اسمین الفت ہی اور کوئی طعن نہ کری ع ع **وعن**
عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی فاتزر
فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسہ الی وہو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ اور روایت ہی
عائشہ سی کہا تہی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی ایک باسن سی اور ہوتی ہم دونو جنبی اور تہی حضرت حکم فرماتی مجہکو پس باندہتی مین تہبند
پس لگاتی بدن اپنا مجہسی یعنی ازار کی اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور تہی نکالتی سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتی اعتکاف مین پس دہوتی
مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بموجب عادت عرب کی بڑا باسن بہرا ہوا بیچ مین رکہا ہوتا تہا اوس
سی دونو صاحب چلو بہر بہر کر نہاتی جاتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورت حائضہ کی زیر ناف سی زانو تک یعنی ان
ہاتہہ نہ لگاوی اور جماع نہ کری اور یہہ مطلب اور حدیثون سی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی
اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا یہہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سی فائدہ اوٹہانا سوا جماع کی جائز ہی اور نکالتی سر اپنا طرف میری یعنی
دروازہ حجرہ کا مسجد کی طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمین سی سر مبارک حجرہ کی طرف نکالدیتی تہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سر مبارک دہو دیتی اس سی معلوم
ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سی نکالی تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ع ع **وعنہا** قالت کنت اشرب وانا حائض
ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم
اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی رواہ مسلم اور روایت ہی
اونہین سی کہا تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتی وہ مونہہ اپنا اوس جگہہ کہ
رکہتی مین مونہہ اپنا پس پیتی حضرت پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

اندر جو ہڈی ہے اس کا بچا ہوا جو ہوتا ہے ان کو چوسنا روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ حضرت یہ بات بسبب مخالفت یہود کی اور بسبب نہایت محبت حضرت عائشہ
کی کرتی تہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حائض عورت کی ساتھ کہانا اور پینا جائز ہے اور اعضا اوسکی نجس نہیں ع **وعنہا**
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن متفق علیہ
اور روایت ہے انہیں سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پہر پڑہتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یہ دلالت ہے اسپر کہ حائض کی گود میں قرآن پڑہنا درست ہے ع **وعنہا** قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک رواہ مسلم اور روایت ہے انہیں عائشہ
سے کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیجیو مجھکو بوریا مسجد میں سے یعنی مسجد کی جانب ہاتھ بڑہا کر بوریا مسجد میں سے
پس کہا میں نے تحقیق میں حائض ہوں یعنی کیونکر ہاتھ مسجد میں بڑہاؤن پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہے ہاتھ تیرے بیچ روایت کی یہ
مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حائض ہاتھ بڑہا کر مسجد میں سے کوئی چیز اوٹہا لے تو جائز ہے ع **وعن میمونة** قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضه علی وبعضه علیه وانا حائض متفق علیه اور روایت
ہے میمونہ سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے چادر میں جو کہ بعض اوسکا مجھپر اور بعض اوسکا حضرت پر اور میں ہوتی حائض
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کی پاک ہیں سوا فرج کی اور نماز اوس کپڑی میں کہ بعض اوسکا
نجاست پر پڑا ہو اور بعض اوسکا نمازی پر ہو نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہ نامہ ہی صاحب تحریر کی کہ یہ حدیث نہیں پائی صحیحین
میں ساتھ ان الفاظ کی لیکن وہ مضمون ساتھ مضمون سلسلہ کی داود میں ہی اسکی نام ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابی ہریرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأة فی دبرها او کاهنا فقد کفر
بما انزل علی محمد رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی وفی روایتهما فصدقه بما یقول فقد کفر وقال الترمذی لا نعرف
هذا الحدیث الا من حکیم الاثرم عن ابی تمیمة عن ابی هریرة روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت
حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کی پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اوس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ و دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ و دارمی کی یون ہے کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اوسکو بیچ اوسکے کہ کہتا ہے پس تحقیق
کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اونہوں نے نقل کیا ابی ہریرہ سے **ف** یعنی جو کوئی حلال جانکر کسی
حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہے اور اگر حلال نجانے پہلی دو چیز کو اور
کاہن کو سچا نجانے تو فاسق ہوتا ہے اس صورت میں معنی اسکی یہ لینگے کہ اوسنے کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبرین بتادے
زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہے نجومی وغیرہ سے پوچہنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنے میں جو قید عورت کی لگائی اوس میں دلالت ہے اسپر کہ مرد سے
اغلام کرنا اس سے بہی زیادہ برا ہے ع **وعن معاذ بن جبل** قال قلت یا رسول اللہ ما یحل لی من امرأتی وهی حائض قال
ما فوق الازار والتعفف عن ذلك افضل رواہ رزین وقال محیی السنة اسناده
لیس بقوی اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہے واسطے میرے عورت میری سے
اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہبند کی اور بچنا اوس سے افضل ہے روایت کی رزین نے اور کہا محیی السنہ نے کہ اسناد اسکی

نہیں تو ہی ف حلال ہی وہ چیز کہ ہو اوپر تہبند کی یعنی تہبند کی اوپر ہاتھ لگانا حلال ہی اور نیچا تہبند کی اور یہی ہی افضل ہی اسلیے
کہ مبادا وطی کر بیٹھی اور حضرت سی جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کی تہبند کی نیچی اور اوپر ہاتھ عنبر لگاتی تھی تو باعث اسکا یہہ تھا کہ حضرت قادر تھی اپنی
نفس پر اور ویسا نہیں ہو سکتا یہہ حدیث ہی ہو یہی مذہب حنفی کی ہی ع وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا وقع الرجل باهله وهي حائض فليتصدق بنصف دينار رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجه
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ صحبت کری ساتھ عورت اپنی کی حالت حیض میں چاہیے کہ صدقہ دیوی آدھا دینار
روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف دینار ساڑھی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی تولہ ہو تو
ایک دینار چھ روپی کا ہوا اور آدھا دینار تین روپی کا کہا ہی خطابی نی کہ اکثر علما اسپر ہیں کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ
کا بھی یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک شافعی کی یہہ کہ صدقہ دی ایک دینار اگر صحبت کی ہی مد خون میں اور نصف دینار دی حالت انقطاع خون کی
میں اسیطرح ابن ہمام حنفی نی بھی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بیوی سی حلال جانکر اس حالت میں وطی کری تو کافر ہوتا ہی اور حرام جانکر کری تو کبیرہ گناہ
کیا اور واجب ہی اوسپر توبہ اور صدقہ دی ایک دینار یا آدھا دینار از روی استحباب کی اور محدثین نی کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن
عباس پر اور نہیں صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كان دما احمر
فدينار واذا كان دما اصفر فنصف دينار رواه الترمذي اور روایت ہی وہی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہہ ترمذی نی ف ہو علما کہتی ہیں کہ بسبب صحبت اوسکی ابتدا
خونمیں ایک دینار اور انقطاع میں نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سی نکالتی ہیں کیونکہ ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد ہو جاتا ہی +

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زيد بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما يحل لي من امرأتي وهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشد عليها ازارها ثم شأنك
باعلاها رواه مالك والدارمي مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سی کہا تحقیق ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
کہا کیا چیز حلال ہی میری لیے عورت میری سی وہ حالت میں کہ وہ حائض ہیں فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب مضبوط
کر تو اوسپر تہبند اوسکا پھر کام تیرا اوپر اوسکی ہی یعنی تجکو اختیار ہی اوپر سی فائدہ اوٹھانا مباح ہی اور بیچ کی مروی روایت کی یہہ مالک اور دارمی
نی طریق ارسال کی ع **وعن** عائشة قالت كنت اذا حضت نزلت عن المثال على الحصير فلم يقرب رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولم ندن منه حتى نطهر رواه ابو داود روایت ہی عائشہ سی کہا تھی میں جسوقت کہ حائض ہوتی اوتر آتی بچھونی سی
بوریے پر پس نزدیک ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اور نزدیک ہوتی میں عائشہ حضرت کی یہانتک کہ پاک ہوتی میں روایت کی یہہ
ابو داود نی ف ظاہر میں یہہ حدیث مخالف ہی اور کئی حدیثوں کی جو کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو بیبیاں ساتھ حالت حیض
میں ہمنشینی وغیرہ رکھتی تھی جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اون حدیثوں مباشرت کی یا اس حدیث میں نزدیک ہونی سی مراد
جماع کرنا یعنی اس حالت میں جماع نہ کرتی تھی جیسیکہ کلام اللہ میں آیا ہی لا تقربوهن حتى يطهرن یعنی صحبت کرو عورتوں سی یہانتک کہ پاک ہو ویں
اور اس حدیث میں لفظ فلم یقرب کا ساتھ زبر حرف ری کی ہی اور پیش حرف ری کی اور لم تدن اور حتی تطہر دونوں ساتھ حرف تی کی ہیں اکثر
صحیح نسخوں مشکوۃ کی میں تو یوہیں ہیں اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کی لکہا ہی کہ صحیح یوں ہی کہ فلم نقرب ساتھ نون اور حرف کی

اور رسول اللہ کی لام کو زیر ہی اور لم یدن مسا تبہ بہ پہلی نون کی دو پیش دوسری کی اور لفظ تطہرن نون سے ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ اسیطرح ہی
اصل ابو داؤد مین ۞ ع **باب المستحاضۃ** اب ہی بیچ بیان مستحاضہ کی ف مستحاضہ اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی رحم مین
سی خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض او نفاس کی رحم ایک رگ ہی کہ نام اوسکا عاذل ہی اوسمین خون جاری رہتا ہی اور حکم اوسکا
یہ ہی کہ اوسمین نماز اور روزہ اور جماع مین وصحبت کرنی منع نہین ہی ۞ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ**
قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ
أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ
الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس کہا اوس نی یا رسول خدا کی تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین
سوا اسکی نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین خون حیض کا پس جسوقت کہ آوی حیض تیرا پس چھوڑ دی نماز اور جسوقت جاتا رہی وہ پس
دھو اپنی سی خون کو یعنی غسل کر پھر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ
تھی یعنی اوسکو عادت تھی کہ مثلا چھہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو ان عادت کی دنوں کو اسمین ایام حیض کی ٹھہرا دی اور ان
دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دی اور جب ان تمام ہو دین تو خون دہو کر نہا ڈالی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنی پہلا ہی
حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن حیض کی کہ دس دن ہین انکو ایام حیض کی ٹھہرا دی اور امام شافعی
نزدیک عمل تمیز پر ہی یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی امام اعظم رح
کہتی ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگی آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سی ایک تو اوسمین کہا ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا
گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو مسل اوسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنوں کا ہی کہ وہ سند جاری ہی
پس اسیپر عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی نی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کو لیی اپنی شرمگاہ کو دہو لیا
کری اور امام ابو حنیفہ نی کہا ہی کہ جسوقت آوی جبہی دہو وی پہر دہو وی اور لنگوٹہ باندہی اور وضو کری جلدی جلدی پہر خون جو
جاری ہی اوسمین معذور ہی جو چاہی پڑہی آخر وقت تک ۞ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ**
فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ
يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروہ ابن زبیر سی وہ نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سی ہی بیشک وہ تہی استحاضہ
کیجاتی پس کہا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہہ
بند رہو نماز سی پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوا سیاہ کی اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سوا اسکی نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت
کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف یہہ رنگ خون کی باعتبار اکثر کی فرمائی ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہی اور ہمارے
نزدیک برتقدیر صحت اس حدیث کی یہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کی یعنی جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کی پہچانتی
تو مدت حیض کی اسکی حق مین عادت اوسکی ہی موافق عادت کی دن حیض کی تمام ہو لی اور اون دنون مین رنگ خون کا سیاہی یا طرف سرخی

وغیرہ کی مائل ہو بعد اسکی یہہ خون حیض مین نہین محسوب ہوگا بسبب اتفاق کی تمیز خونکی ہو موافق عادت و شکلکی ہو لیکن مع ہو مولانا وعن
ام سلمۃ قالت ان امرأۃ کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک
الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواہ مالک وابوداؤد
والدارمی وروی النسائی معناہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تحقیق ایک عورت تہی کہ بہتا تہا خون زمانہ حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یعنی اسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور تہی وہ معتادہ پس پوچہا فتوی واسطی اوس عورت کی ام سلمہ نی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سی پس فرمایا چاہیی کہ دیکہی گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تہی حائض اون دنون مین مہینی سی پہلی اس سی کہ پہنچی اوسکو بیماری خونکی
کہ پہنچی اوسکو پس چاہیی کہ چہوڑ دی نماز موافق اون دنونکی مہینی مین سی پس جسوقت کہ گذری یہہ یعنی وہ دن جب ہو چکین پس چاہیی کہ نہا ڈالی
پہر چاہیی کہ باندہی لنگوٹ ساتہہ کپڑی کی پہر نماز پڑہی روایت کی یہہ مالک ابو داؤد دارمی نی اور روایت کی نسائی نی معنی اسکی ف مستحاضہ
عورت کو چاہیی کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سی روکی بعد اسکی اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی حاجت پہر پہیرنی کی نہین یہی حکم سلس البول
کا ہی ۱۲ ع وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ قال یحیی بن معین جد عدی اسمہ دینار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال فی المستحاضۃ تدع الصلوۃ ایام اقرائہا التی کانت تحیض فیہا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوۃ وتصوم
وتصلی رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اونہون نی نقل کی ہی باپ سی اونہون نی عدی کی دادا
کہا یحیی بن معین نی دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہی اونہون نی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اونہون نی فرمایا مستحاضہ کے حق مین کہ چہوڑ دی
نماز دنون حیض اپنی مین کہ ہوتی تہی حائض اونمین پہر نہاوی یعنی ایکبار اور وضو کرلی نزدیک ہر نماز کی اور روزی رکہی اور نماز پڑہی روایت
کی یہہ ترمذی و ابو داؤد نی ف یہہ حدیث ضعیف ہی اور ایک روایت مین آیا ہی توضأ لوقت کل صلوۃ یعنی وضو کری ہر نماز کی وقت ۱۲ ع
وعن حمنۃ بنت جحش قالت کنت استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ
واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تامرنی
فیہا قد منعتنی الصلوۃ والصیام قال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من ذلک قال فتلجمی
قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک انما
اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سآمرک بامرین ایہما صنعت اجزأ عنک من الآخر وان قویت علیہما فانت
اعلم قال لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطان فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی
حتی اذا رأیت انک قد طہرت واستنقأت فصلی ثلثا وعشرین لیلۃ او اربعا وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی
فان ذلک یجزئک وکذلک فافعلی کل شہر کما تحیض النساء وکما یطہرن میقات حیضہن وطہرہن وان قویت
علی ان تؤخرین الظہر وتعجلین العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلوتین الظہر والعصر
وتؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی
وصومی ان قدرت علی ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا اعجب الامرین الی رواہ احمد وابوداؤد والترمذی

اور روایت ہے حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی تھی استحاضہ بہت سخت سو آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوچھون اون سے
اور خبر دون مین اونکو پس پایا مین انکو بیچ گھر بہن اپنی کی کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسول خدا کی تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون
استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجھکو نماز اور روزی سی فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین واسطی تیری
روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنی کی جگہہ روئی رکہدے تاکہ وہ باہر نہ نکلی کہا اوسنی کہ وہ زیادہ ہی اس سی یعنی روئی سی
نہین رکتا فرمایا مانند لگام کی کپڑا باندہ یعنی لنگوٹ کرلی روئی رکہہ کر کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی فرمایا حضرت نے پس رکہہ تو کپڑا
یعنی بیچ اوس لنگوٹ کی کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی سوا اسکی نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہہ کی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجکو ساتھ دو حکمون کی ایک جونسا اونمین سے کری تو کفایت کری تجکو دوسری سی اور اگر قوت رکہتی ہی دونون پر
پس تو دانا تر ہی یعنی معلوم کر تو خوب جانتی ہی جو چاہے سو اختیار کر فرمایا واسطی اوسکی کہ نہین ہی یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان
کی سی پس حیض ٹہرا تو چہہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کی پہر نہا ڈال یعنی بعد گذرنی مدت مذکور کی یہانتک کہ جسوقت دیکہی تو کہ پاک ہوئی اور صاف
ہوئی پس نماز پڑہ بیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کی سات ٹہرائی یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چہہ دن ٹہرائی
اور روزی رکہہ یعنی رمضان وغیرہ کی پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح سی کرتی جا ہر مہینی مین جیسیکہ حیض
ہوتی ہین عورتین اور جیسیکہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہونی اپنی کی اور اگر قدرت رکہتی ہی اسپر کہ تاخیر کری نماز ظہر کو اور
جلدی کری نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کی کہ ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو پہر نہاوے
تو اور جمع کری تو درمیان دو نمازون کی پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی پیچہی پس کر تو اور روزی رکہہ یعنی اون دنون کہ نماز
پڑہتی ہی خواہ روزی فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکہتی ہی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونو حکمون
مین طرف میری روایت کی یہ احمد و ابو داؤد اور ترمذی نے ف لات شیطان کی سی یعنی اسکی سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ
مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی یعنی بسبب شیطان کی یہ رگ چلتی [illegible] عبادت کی راہ کہلتی ہی پس لیا وسکو وسکی طرح
نسبت کیا لات کی طرف اوسکی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اونمین کا یہ ہی تحیضی یعنی حیض
ٹہرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی پر جاری کر چہہ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنی حیض کے
بہول گئی تھی کہ چہہ دن تھی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اوسکو تخمینہ کرنے کا اور سوچ کر یقین پر بنا کرنے [illegible] دونون عدد و نمین سی فی علم اللہ
یعنی یہہ داخل ہی اوسکی تخمین مین کہ جانا اللہ تعالی نی امر تیری سی اور اگر واو شک کی ہی [illegible] تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ اعلم کہ پیغمبر
خدا نے ستہ ایام فرمایا یا سبعہ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی مین چہہ دن یا سات دن حیض کی ٹہرا باقی طہر کی وجیسیکہ حائض
ہوتی ہین عورتین یعنی جیسیکہ حیض کی دن ٹہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن بہول گئی ہین اسیطرح تو ٹہرا وقت حیض اپنی
کی اور پاک ہونی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض اونکی کا اول مہینی مین ہی پس تو بہی اول مہینی کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینی مین اونکا
وقت ہووی تو تو بہی یونہی ٹہرا اور اگر آخر مہینی مین ہووے آخر مین ٹہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چہہ یا سات دن کی بعد نہا ڈالا کرو اور پہر ہر نماز کے
لیی غسل کیا کرنی کی حاجت نہین آخر تک سی بیان دوسری حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت سی کہ کہی دو احتمال رکہتی ہی ایک
تو یہ کہ بعد گذرنی وقت کی پڑہی یعنی ظہر کو عصر کی وقت مین پڑہی اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی موجب مذہب شافعی کی اور دوسرا

احتمال یہہ ہی کہ ظہر اخیر وقت میں پڑہی اور عصر کو اول وقت میں اسیطرح مغرب کو آخر وقت میں اور عشا کو اول وقت میں جیسا کہ مذہب حنفی
میں تاویل کی ہی میں جمع کرنی مسافر کیکو اسکو جمع صوری کہتی ہین چنانچہ حدیث آئندہ بہی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہہ ہوا
کہ ہر روز غسل کری ایک ظہر اور عصر کی لیے اور ایک مغرب اور عشا کی لیے اور ایک غسل فجر کی لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی لیے غسل کرنا صریح نہیں کو ہوا
لیکن یہہ جملہ ان قویت علی ان توخرین آخر تک میں اشارہ ہی طرف اسکی کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اوسکا غسل ہر نماز کی سی سمجھا جاتا ہے
یہہ مذہب امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازوں کی ساتہہ ایک غسل کے اور یہہ بات بہہ
ظاہر ہی ساتہہ اس حدیث کی کہ اسمیں آنکی ایسی بات ہے اوسکی کہ ہر نماز کی لیے نہاوی چنانچہ اسکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنی غسل کرنا
دو نمازوں کی لیے بہت خوش آئندہ ہی دیکہ میری دوسری امر سی کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کی لیے عادت شریف یہہ تہی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تہا اوسکو پسند فرماتی
ہتے اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہماری نزدیک یہہ منسوخ ہی حکم کرنا ساتہہ غسل کے دونوں صورتوں میں محمول ہے اوپر معالجہ کی اسلیے دور کرنی قوت خون کے اور کثرت
ہ کیلیے ؁ ع ح ✚ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان
فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان
ہذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رات صفارۃ فوق الماء فلتغتسل للظہر والعصر غسلا
واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضا فیما بین ذلک رواہ ابوداود
وقال روی مجاہد عن ابن عباس لما اشتد علیہا الغسل امرہا ان تجمع بین الصلوتین
روایت ہی اسما بنت عمیس سے کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سی پس نہیں نماز پڑہتی
یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بہی حیض کا سا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہہ دورہ دینا ماہ کا شیطان کیطرف سی ہی چاہیے کہ
وہ بیٹھی لگن میں پس جبکہ دیکہی زردی پانی پر پس البتہ نہاوی اسلیے ظہر اور عصر کی ایک نہانا اور نہاوی اسلیے مغرب و عشا کی ایک نہانا اور نہاوی واسطی فجر
کے ایک نہانا اور وضو کری درمیان اسکی یعنی جب حاجت پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر و عشا کی لیے روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا کہ روایت کی مجاہد نی ابن
عباس سے جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا یعنی ہر نماز کی لیے حکم فرمایا اوسکو جمع کرنے کا درمیان دو نمازوں کی یعنی ساتہہ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا اخیر ہو جاتا
ہی آفتاب قدری زرد ہو جاتا ہی بلکہ بعد زوال کی تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن میں بیٹھنی کی لیے اسواسطی فرمایا کہ پانی پر جو زردی معلوم ہو جاتی
ہے اور زردی بڑہتی جاتی ہی پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اوسوقت نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہہ زردی خیال نہ کی کہ بعد عصر کی ہوتی ہی ور
وقت کراہت نماز کا ہوتا ہی ؁ ع ✚ **کتاب الصلوۃ** کتاب ہی بیچ بیان نماز کی **ف** عوارف میں لکہا ہی صلوۃ مشتق ہی صلی سی
ہے اصل یہہ ہی کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ میں سینک کر سیدہا کرتی ہیں نماز کو صلوۃ اسلیے کہا کہ آدمی میں سبب نفس امارہ کی کجی ہی تو نمازی اوسکو ہیبت و عظمت باری کی
کے گرمی پہونچتی ہی اور اسکی کجی ٹیڑہی پن کو دفع کر دیتی ہی جیسے لکڑی آگ کی اور جو کوئی سینکنے ساتہہ حرارت نماز کی اور اس سے کجی اوسکی
اوسکا نکلا تو وہ نہیں نفع پاتا ہی ؁ ع ✚ **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی
رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنبت الکبائر رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازیں پانچ
اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کی ہوں جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیے ہوں روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنی سب گناہ درمیان کی نمازوں کے جاتے رہتے ہیں [illegible] اگر کوئی کہے کہ جب صغائر [illegible] کی نماز [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت شیخ [illegible] جواب لکھا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا هل یبقی من درنه شیء قالوا لا یبقی من درنه شیء قال فذلك مثل الصلوات الخمس یمحو الله بهن الخطایا متفق علیه

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پانچوں نمازوں کی [illegible]

وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فانزل الله تعالی واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات فقال الرجل یا رسول الله الی هذا قال لجمیع امتی کلهم وفی روایة لمن عمل بها من امتی متفق علیه

[illegible] ایک عورت کا بوسہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی قال ولم یسأله عنه وحضرت الصلوة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم الصلوة قام الرجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقم فی کتاب الله قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان الله قد غفر لك ذنبك او قال حدك متفق علیه

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

نماز کھڑی ہوئی وہ شخص ... پھر اوس نے سوال کیا ... میں پہونچا ہوں حد کو پس قائم کر اوسپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہیں نماز پڑھی تو نے
ساتھ ہمارے کہا اوس نے ہان پڑھی ہے فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخش دی گناہ تیری یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری و مسلم نے
ف کوئی کہتے ہیں کہ مراد حد سے صغیرہ ہے ... یہ معلوم ہوتا ہے کہ ... مثل چوری وغیرہ کی کہ اوسپر شرع وارد ہوئی ہو اور حضرت اوسکی بخشش
کا حکم فرمایا بسبب نماز کی لیکن معلوم ہوا ... [illegible] ... شخص نے اپنی گمان کی ہو سبب ... [illegible]
پہونچا ہوں ... [illegible] ... حضرت کی ... حال [illegible]
کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرمایا ... [illegible] ... معلوم ہو لیا تھا **وعن** ابن مسعود قال
سَألتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ
قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
ابن مسعود سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام بہت پیارا نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکی یعنی وقت مکروہ میں نہ ہو
کہا میں نے پھر کونسا عمل بہتر ہے فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا میں نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ میں کہا عبد اللہ نے بیان کئے مجھ سے حضرت نے یہ
حدیثیں ... [illegible] ... روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جاننا چاہئے کہ حدیثوں میں یہ بیان افضل اعمال کی مختلف
آئی ہیں ... [illegible] ... بعضی حدیثوں میں ... اسلام ... [illegible]
... [illegible] ... افضل اعمال ...
... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جواب ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... وقت میں ... [illegible]
... [illegible] ... افضل ... مناسب حال ... فرمایا ... [illegible] ... اسلام
میں افضل ... [illegible] ... افضل ... [illegible] ... فرمایا
... [illegible] **وعن** جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بندہ
کی اور درمیان کفر کی چھوڑ دینا نماز کا ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا ... [illegible]
ترک الصلوٰۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... ترک نماز کا ... [illegible]
... [illegible]

الفصل الثانی ... **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ

أجره على ... أن يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد إن شاء غفر له وإن شاء عذبه رواه أحمد

وأبو داود وروى مالك والنسائي نحوه. روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں فرض کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے جس نے اچھا کیا وضو ان کا اور پڑھا ان کو ساتھ ان کے وقت ... فرائض و سنتوں کی

رعایت ... اور پورا کیا رکوع ان کا اور خشوع ان کا ... ہے واسطے اس کے اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشے اس کو اور جس

نے ... نہ کیا ... نہیں ہے واسطے اس کے اللہ پر عہد ... اگر چاہے بخشے اور چاہے

عذاب کرے اس کو روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اس کی **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ

[illegible] **وعن أبي**

أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكوة أموالكم وأطيعوا ذا أمركم تدخلوا جنة ربكم رواه أحمد

والترمذي روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو پانچ نمازیں اپنی اور روزہ رکھو مہینے اپنے کا اور ادا کرو

زکوٰۃ مالوں اپنے کی اور تابعداری کرو ... حکم ... داخل ہو گے جنت میں رب اپنے کی روایت کی یہ احمد اور

ترمذی نے **ف** مراد صاحب امر سے بادشاہ اور امیر ... علما یا حاکم ... **وعن عمرو بن شعيب**

عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا أولادكم بالصلوة وهم أبناء سبع سنين واضربوهم

عليها وهم أبناء عشر سنين وفرقوا بينهم في المضاجع رواه أبو داود وكذا رواه في شرح السنة عنه وفي المصابيح

عن سبرة بن معبد روایت ہے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے ... [illegible] ... ہوں ... [illegible]

روایت کی یہ ابوداود نے ... **ف** ... اولاد کو سات برس کی عمر

سے ... [illegible] ... حکم نماز کا ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... **وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العهد الذي**

بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر رواه أحمد والترمذي والنسائي وابن ماجة روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا

رسول ... [illegible] ... روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی

اور ابن ماجہ نے **ف** ... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... **الفصل الثالث**

... عن عبد الله بن مسعود قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني عالجت

امرأة في أقصى المدينة وإني أصبت منها ما دون أن أمسها فأنا هذا فاقض في ما شئت فقال له عمر

لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم يرد النبي صلى الله عليه وسلم عليه شيئا وقام الرجل

فانطلق

فانطلق فاتبعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً فدعاہ وتلا علیہ ھٰذہ الآیۃ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ فقال رجل من القوم یا نبی اللہ ھٰذا لہ خاصۃً فقال بل للناس کافۃً رواہ مسلم روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور [illegible] ایک عورت کا بوسہ لیا [illegible] سو آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا [illegible] پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اور پڑھی اس پر یہ آیت اور قائم کر نماز کو دونوں طرفوں میں دن کی اور کئی ساعات میں رات کی تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے [illegible] یہ حکم خاص اسی کے واسطے ہے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگوں کے [illegible]

ف یعنی دونوں طرفوں دن کی یعنی نماز فجر کی اول طرف دن میں ہے اور ظہر و عصر طرف آخر میں اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب و عشاء [illegible] صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں [illegible] حدیث [illegible] یہ شخص [illegible] اور [illegible] متقین [illegible] قصد [illegible] لازم [illegible] حدیث [illegible] حضرت [illegible] واسطے [illegible] **ع وعن ابی ذر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذٰلک الورق یتھافت قال فقال یا اباذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ان العبد المسلم لیصلی الصلوٰۃ یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما یتھافت ھٰذا الورق عن ھٰذہ الشجرۃ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم میں اور حال یہ تھا کہ پتے گرتے تھے [illegible] پس لیں حضرت نے دو شاخیں درخت سے کہا راوی نے پس ہوئے وہ پتے [illegible] کہ گرتے تھے [illegible] فرمایا حضرت نے اے ابا ذر کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہے نماز ارادہ کرتا ہے ساتھ اس کے [illegible] اللہ تعالیٰ کو پس گرتے ہیں اوس سے گناہ اس کے جیسے گرتے ہیں پتے اس درخت سے روایت کی یہ احمد نے **ف** [illegible] خاص اللہ تعالیٰ کو یعنی [illegible] دکھلانے [illegible] دنیوی کا نہیں [illegible] **وعن زید بن خالد الجھنی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی سجدتین لا یسھو فیھما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ احمد اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھیں دو رکعتیں [illegible] نماز کی [illegible] سہو [illegible] غافل [illegible] بخش دیتا ہے اللہ [illegible] گناہ [illegible] **وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوماً فقال من حافظ علیھا کانت لہ نوراً وبرھاناً ونجاۃً یوم القیٰمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نوراً ولا برھاناً ولا نجاۃً وکان یوم القیٰمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبداللہ بن

اندھیرے میں ... افضل کی ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ایک دن ... اوسکی فضیلت کی ذکر کیا پس فرمایا جو
کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اوسکے سبب نور ... کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر
کمال ایمان ... اوسکے اور سبب بخشش کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگی واسطے اوسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور
معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں **ف** محافظت نماز کی ... ہے ... فرائض و واجبات و سنتیں و مستحبات اوسکی ادا کرے جب نماز ...
... تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب ... اور اوسکے ترک ... عذاب ... کا ہونا ہی خیال تو کرو ای بھائیو کہ ترک کنندہ
بی محافظت نماز کی ... فرمایا الٰہی ... اوسکی ساتھ عذاب کی جانا کافر لوگوں
کے ... قارون ... فرعون ... ہامان وزیر تھا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تھا
... ... احادیث میں کنایہ ہے
طرف محافظت نماز کی ... **ع وعن** عبد الله بن شقيق قال كان أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الأعمال تركه كفر غير الصلوة رواه الترمذي اور روایت ہے عبد
اللہ بن شقیق سے کہا ... اصحاب ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں جانتے تھے کسی چیز کو عملوں سے کہ چھوڑنا اوسکا کفر ہو سوا نماز کی روایت کیا یہ ترمذی
نے **ف** ... اصحاب ... نماز کی ... کا اوسکو نزدیک ...
... **ع وعن** أبي الدرداء قال أوصاني خليلي أن لا تشرك بالله شيئا وإن
قطعت وحرقت ولا تترك صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فإنها
مفتاح كل شر رواه ابن ماجه اور روایت ہے ابی درداء سے ... آنحضرت صلعم نے ...
... جو کوئی ترک کرے اوسکو جان
بوجھ کر ... شراب ... کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ...
... اگر ... نہ کرے ... اور دل میں اوسکو برا جانتا ہووے
تو جائز ہے ... تغلیظ کی فرمایا ... مراد ہے کہ قتل و تعزیر
... اور شراب ... برائی کی ... ہوں میں اسلیے اسکو ام
... **ع باب المواقيت** ... بیچ بیان کرنے وقتوں نماز کی **الفصل الاول** ...

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت الظهر إذا زالت الشمس وكان
ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلوة المغرب ما لم
يغب الشفق ووقت صلوة العشاء إلى نصف الليل الأوسط ووقت صلوة الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس
فإذا طلعت الشمس فأمسك عن الصلوة فإنها تطلع بين قرني الشيطان رواه مسلم روایت ہے عبداللہ بن عمرو
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا اوس وقت ہے کہ ڈھل جاوے آفتاب اور ہووے سایہ ہر شخص کا مانند طول اوسکی جب تک کہ نہ آوے

وقت عصر کا اور وقت عصر کا جب تک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشاء کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کی طلوع ہونے فجر سے جب تک کہ نہ نکلے آفتاب پس جب وقت نکلنے آفتاب کا ہو بند رہو نماز سے بے تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کی روایت کی یہ مسلم نے

ف یعنی وقت ظہر کا بیان فرمایا جیسا کہ بیچ حدیث جبرئیل کی امامت کے آنحضرت صلعم کو یعنی نماز پڑھائی تھی جس میں وقت نماز کا ... پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہے کہ آفتاب تھوڑا سا ڈھل جاتا ہے بیچ آسمان کی جانب مغرب کی اور اسکو زوال کہتے ہیں اور آخر وقت اسکا یہ ہے کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار اسکے قد کے سوائے سایہ اصلی کے اور مراد ... وہی ہے ... ٹھیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے بیچ اکثر شہروں کے جب سایہ بڑھ کر ... تک وقت ظہر کا ہے ... کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچے وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا ... اسی لئے درمیان ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہیں ہے مسلک امام مالک ... اور وقت عصر کی تو معلوم ہوئی ... وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہے ... اسی بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے ... اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑے اس میں تغیر آجاوے ... مذہب تینوں اماموں کا اور صاحبین کا ... اور ... کا یہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے اور بعد اسکے وقت عصر کا آتا ہے ... اور ایک روایت امام اعظم کی ... بلکہ بعضوں نے لکھا ہے کہ فتویٰ بھی اسی پر ہے ... ترجیح اسی روایت کو دی ہے اور مشہور روایت انکی مذہب کی یہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے دلیلیں ان کی ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے پس علماء نے لکھا ہے کہ ... ایک مثل کے اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے تاکہ ... اختلاف سے بچے اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے وقت جب کہ شفق ... اور شفق نزدیک اکثر اماموں کے نام ہے سرخی کا کہ بعد ... آفتاب کی ظاہر ہوتی ہے ... اور نزدیک ابو حنیفہ کے ... سفیدی کا ہے کہ بعد سرخی کے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے ... سرخی کا ... میں فتویٰ اسی پر لکھا ہے پس احتیاط یہ ہے ... کہ مغرب تو سرخی ... اور عشا بعد ... سفیدی ... اختلاف ہو اور وقت عشا یعنی شفق ... شروع ہوتا ہے اور ٹھیک آدھی رات تک ... بلا کراہت باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہے ... ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ وقت مختار اسفار تک ہے اور بعد اسکے وقت ... آگے فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے یعنی دونوں جانب سر کے ... شیطان ... آفتاب ... ہوتا ہے وقت طلوع آفتاب کے اور نزدیک کرتا ہے سر اپنا ... اور ایسے ہی وقت غروب کے ... واقع ہوتا ہے ... کی طرف اسکے ... عبادت ... طرف ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اپنی امت کو اس وقت کی نماز پڑھنے سے تاکہ ... خدا پرستوں کی ... شیطان ...

ح وعن بريدة قال ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلوة فقال له صل معنا هذين يعني اليومين فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام الظهر ثم امره فاقام العصر والشمس

مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ
حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ
الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ
قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بریدہ سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلعم سے وقت نماز کا یعنی اول اور آخر وقت نماز کا پس کہا اس سے پڑھ ہمارا ساتھ نماز ان دونوں دنوں میں یعنی تو دیکھ لے گا دونوں دن کے وقت نماز کے پس جب ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا ان کو پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا ان کو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب بلند سفید صاف تھا یعنی زردی نہ آئی تھی پھر حکم کیا ان کو پس قائم کی مغرب جس وقت کہ غائب ہوا آفتاب پھر حکم کیا ان کو پس قائم کی عشا جس وقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز فجر کی جس وقت کہ ظاہر ہوئی فجر یعنی اول وقت پڑھ کر دکھلایا دن اول پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو پس ٹھنڈا کیا ساتھ نماز ظہر کے یعنی دیر کی اس میں پس بہت ٹھنڈا کیا اور پڑھی نماز عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا اوسکو زیادہ اوس تاخیر سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی پہلے غائب ہونے شفق کے یعنی متصل غائب ہونے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے گذرنے تہائی رات کے اور پڑھا نماز فجر کو وقت روشنی کے پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز کا پس کہا اوس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمہاری کا درمیان اس چیز کے ہے کہ دیکھا تم نے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ جو کہا پس قائم کی عصر یہاں تک کہ وقت نماز کا نکلا اور راوی نے ذکر اذان کا یہاں نہیں کیا اور [illegible] اور یہ جو کہا پس بہت ٹھنڈا کیا یعنی بہت [illegible] کہ جو شدت گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اوس تاخیر سے کہ تھی یعنی پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اوس کے دوسرے دن زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر اس لیے [illegible] وہ تاخیر کی گئی تھی [illegible] یہ اتنا تاخیر کی گئی تھی کہ وقت باقی ہی رہا [illegible] آخر وقت تک تاخیر کیا [illegible] ہوئی اور راوی [illegible] عشا کی [illegible] اور یہ حدیث کی [illegible] اول اور آخر وقت [illegible] اور مراد آخر وقت سے وقت [illegible] بیان فرمایا اور یہی وقت باقی رہتا ہے ع

الفصل الثاني

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ
مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ
حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى
بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى
ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار یعنی دو دن تاکہ کیفیت اور وقت نماز کی سکھلاوے پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند تسمہ کے اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی اوس وقت کہ ہوا ہر چیز کا سایہ مانند اوس کی [illegible] اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی اوس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار یعنی بعد غروب آفتاب کی اور نماز پڑھائی مجھ کو عشا کی اوس وقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی اوس وقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب

صبح صادق ہوتی ہے جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی اس وقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اسکی یعنی قریب ایک مثل کی ہوا اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اس وقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا دو مثل اسکی اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کی اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی جس وقت خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میری پس کہا اے محمد وقت یہی ہے وقت نبیوں کا پہلے تجھ سے اور وقت درمیان ان دو وقتوں کے ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** اور یہ جو کہا سایہ مانند اسکی سوا سایہ اصلی کے ثابت ہوتا ہے بحسب اختلاف مکانوں کے اور اوقات کے اور بعضے شہروں میں بعضی فصلوں میں اصل سایہ اصلی نہیں ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ میں بیچ دنوں سرطان کے نہیں ہوتا اسیطرح [illegible] جاننا چاہیے کہ مکہ معظمہ میں [illegible]

الفصل الثالث

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ اما ان جبریل قد نزل فصلی امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عمر اعلم ما تقول یا عروۃ فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبریل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ یحسب باصابعہ خمس صلوات متفق علیہ

روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو یعنی وقت مختار سے [illegible] کہا واسطے اسکے عروہ نے خبردار ہو [illegible] جبریل اترے پس نماز پڑھی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی امامت کی انکی [illegible] پس کہا واسطے اسکے عمر نے جان جو کچھ کہتا ہے اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا میں نے بشیر بیٹے ابی مسعود سے کہتا تھا سنا میں نے ابو مسعود سے کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اترے جبریل پس امامت کی میری پس نماز پڑھی میں نے ساتھ اسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اسکے گنتے تھے ساتھ انگلیوں اپنی کے پانچوں نمازوں کو روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب [illegible] عمر بن عبد العزیز کا [illegible] امامت جبریل کی [illegible] اول وقت نماز پڑھائیں [illegible] معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑھنی فضیلت رکھتی ہے [illegible] تاخیر [illegible] عمر بن عبد العزیز [illegible] روایت [illegible] اور میں [illegible] بیان کرنی چاہیے [illegible] انسان [illegible] شان روایت کی [illegible] میں علم یقینی [illegible] حدیث [illegible] صحابی [illegible] اوقات نماز [illegible] مخاطب کو [illegible] ۔ **وعن** عمر بن الخطاب انہ کتب الی عمالہ ان اہم امورکم عندی الصلوۃ من حفظہا وحافظ علیہا حفظ دینہ ومن ضیعہا فہو لما سواہا اضیع ثم کتب ان صلوا الظہر ان کان الفیء ذراعا الی ان یکون ظل احدکم مثلہ والعصر والشمس مرتفعۃ بیضاء نقیۃ قدر ما یسیر الراکب فرسخین او ثلثۃ قبل مغیب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الی ثلث اللیل فمن نام فلا نامت عینہ ومن نام فلا نامت عینہ ومن نام فلا نامت عینہ والصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ رواہ مالک

اور روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ لکھا طرف اپنے عاملوں کی تحقیق بہت [illegible] کاموں تمہارا [illegible] میرے نماز ہے جسنے محافظت کی [illegible]

کی ہوا کیا اسلام نگہبانی کی و پیشتر ہمیشہ پڑہی اور باطل کی سبب سستانی اور کوتاہی کی او عجب غرور کے محافظت کی اوسنی دین اپنی کی یعنی بقیہ امور دین اپنی کی جسنی ضائع کیا اسلام پنجگانہ کو سبتے زیادہ [illegible] ہے بہت ضائع کرنیوالا ہی پہر لکہا یہہ کہ پڑہو نماز ظہر کے وقت ہوتے سایہ زوال کے ایک گز ہو جانا تک یہہ سایہ مانند ایک ہاتھ کی بھی سوای سایہ اصلی کی اور پڑہو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سپید صاف [illegible] پہلی [illegible] جو وقت غائب ہو جاوی سورج اور پڑہو عشا جسوقت غائب ہو شفق تہائی رات تک [illegible] سووے یعنی [illegible] نہ سوئیو آنکہیں اوسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکہیں اوسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکہیں اوسکی اور پڑہو نماز صبح ایسی وقت کہ ستارے ظاہر ہوں گہلے ہوئے صبح کی [illegible] مین پڑہو روایت کی یہہ مالک نے **ف** جسنی محافظت نماز کی کی محافظت کی اوسنے دین اپنی کی [illegible] نماز ستون دین کا ہی [illegible] کہتی ہے بزرگوں سے اور جسنی اسکو ضائع کیا یعنے بالکل پڑہی یا واجبات اوسکے [illegible] سوائی نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتوں کی تہی جب اسکا خیال نکیا تو غیر کا خیال کیا کریگا اور [illegible] فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کے وقت ہوتے سایہ زوال کے ایک گز تک [illegible] ساتہہ اوسکی کہ اول وقت ظہر کا اور یہہ بات [illegible] خاص [illegible] سایہ اصلی [illegible] ہوگا [illegible] اور معلوم ہو چکا ہی کہ [illegible] مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف مکانوں اور زمانوں کے [illegible] آنکہیں [illegible] بغیر پڑہی یہہ بد دعا ہین بارکی تاکید کے لیے [illegible] اس حدیث [illegible] معلوم ہوا [illegible] پہلے نماز کی حرام ہی اور ہمارے نزدیک مکروہ [illegible] تفصیل ہے کہ اگر افضل ہو وقتکی سوا اور گمان [illegible] کہ تمام [illegible] ہونیکا [illegible] اعتماد ہی اپنی نفس پر [illegible] ایسی وقت کہ کامل نماز پڑہ ہونکا وقت [illegible] اگر پہلے وقت کی [illegible] اختلاف کیا ہے علمانے [illegible] پہلے سے تفصیل [illegible] ہی بیان کرتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ [illegible] مطلق [illegible] نہین [illegible] پہلے وقت کی [illegible] نماز کے [illegible] تفصیل [illegible] مین بیان کی وہ موافق ہے قواعد ہمارے کے

❁ ع ح **وعن** ابن مسعود قال كان قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر في الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام وفي الشتاء خمسة اقدام الى سبعة اقدام رواه ابو داود والنسائي

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں مین تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑوں مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** زیادتی یہہ سایہ جاڑے کے سبب ہوتی ہے کہ سایہ اصلی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اور گرمی مین کم خصوصاً عرب شریفین مین والا یہہ دونوں وقت برابر ہین اور یہہ تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہے [illegible] تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد [illegible] حصہ قد ہر شخص کے ہے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہے باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا مقدار سات قدم او [illegible] ہوتا ہے

❁ ح **یہہ جدول** لکہی جاتی ہے کہ مناسب مقام کے ہے اسمین مقدار ہر مہینی کی سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے اور بقدر شفق کے اور صبح صادق کی لکہی ہے اول بعض اصطلاحات اسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساتہہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساتہہ [illegible] کا ہوتا ہے اور [illegible] گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین [illegible] گہڑی ساتہہ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساتہہ ریزہ کا ہوتا ہے اور ایک ریزہ ساتہہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنی کے ہوتا ہے جیسے کہ [illegible] اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اسمین ایک حرف بہی نہ کہہ سکین اور بعضوں نے کہا ہے کہ پل اسکو کہتی ہین [illegible] بار لفظ اللہ کا کہین ❁ یہہ جدول [illegible] اللہ [illegible] نے حسب [illegible] دار الخلافہ شاہجہان آباد کی [illegible] حضرت شاہ [illegible] اللہ محدث دہلوی کی بنائی ہوئی ہے

برج اور مہینے ہندی	زمانہ درمیان طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے جتنے وقت ہوتے ہیں گھڑی	وقت زوال کے سایہ اصلی قدم	درمیان زوال اور عصر مثل اول	وقت عصر مثل اول	درمیان عصر اور غروب	وقت عصر مثل ثانی	درمیان عصر مثل ثانی اور غروب
حمل چیت ۲۱	۲ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۵۴ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
ثور بیساکھ ۳۱	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
جوزا جیٹھ ۳۲	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۵۷ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۹ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۷ پل
سرطان اساڑھ	۴ گھڑی ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۷ پل	۸ قدم ۳۱ دقیقہ	۹ گھڑی ۲۹ پل	۱۴ قدم ۳۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۱۱ پل
اسد ساون	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۷ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۰ پل
سنبلہ بھادوں	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
میزان اسوج	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ	۷ گھڑی ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
عقرب کاتک	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۲۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل	۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل
قوس اگھن ۲۹	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۰ پل
جدی پوس	۳ گھڑی ۴۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۶ پل	۱۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
دلو ماگھ	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۲۰ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
حوت پھاگن	۳ گھڑی ۲۰ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۶ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۶ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۶ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کی **ف** یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اور یہی موجب قول اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات یعنے پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظمؒ کی نزدیک مستحب ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں پڑھے اور عشا کو دیر کر کر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہاں تک کہ آفتاب متغیر ہو وے اور جلدی پڑھنے کی حدیثیں کہ افضل اول وقت کی ہیں پڑ

ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سیار بن سلامۃ قال دخلت انا و ابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال له ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الھجیر التی تدعونها الاولی حین تدحض الشمس ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحله فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونها العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلها والحدیث بعدها وکان ینفتل من صلوۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسه ویقرأ بالستین الی المائۃ وفی روایۃ ولا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل ولا یحب النوم قبلها والحدیث بعدها متفق علیہ اور روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا ان سے باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کے کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کے ایک ہم میں سے طرف مکان اپنے کی بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنے صاف

ہے نماز عشا کی تاخیر میں ہمارا بیان فی الجملہ اور وہ بالا میں لکہا گیا اور روانی ہی میں نماز مغرب کی اور تین حضرت اکثر آفتاب [illegible] کچہ دیر کرکے پڑہتے نماز عشا
وہ نماز ادا کرتی ہو [illegible] حضرت [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پڑہتے نماز صبح کو اسوقت کہ رہتا تہا اندہیرا
[illegible] رات کی [illegible] ساتہ [illegible] عشا کی تہائی رات تک اور
نہیں [illegible] روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف [illegible] وقت جو اسمیں مذکور ہوا ظاہر ہو
کہ اوقات [illegible] سنت سی ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور [illegible] تاریکی ہوکر
بعد غائب ہونے شفق کی [illegible] حضرت نے [illegible] فرمایا اور مراد تاخیر سی تاخیر تہائی رات تک کی ہی
اور [illegible] کلام [illegible] کہ ختم عمل عبادات و ذکر اللہ پر موجب
[illegible] سنت [illegible] کہا ہی اکثر علما نے مکروہ [illegible] بعضوں نے اجازت دی ہی [illegible]
[illegible] اجازت [illegible] خوف فوت ہونے وقت کا ہو
[illegible] سعید بن مسیب [illegible] عشا کی
[illegible] بعضوں نے [illegible] کلام [illegible]
[illegible] اجازت [illegible] ملا علی قاری [illegible] شیخ عبد الحق [illegible] لکہا ہی دونوں [illegible]
اجازت [illegible] کلام [illegible] ضرورت [illegible]
جائز ہی **وعن** محمد بن عمرو بن الحسن بن علي قال سألنا جابر بن عبد الله عن صلوة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان
يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب اذا وجبت والعشاء اذا كثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس
متفق عليه ترجمہ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی سی کہا پوچہا ہم نی جابر بن عبد اللہ سی حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تہے
نماز پڑہتے ظہر کی [illegible] عصر ایسے حال میں کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے
بہت لوگ جلدی پڑہتے اور جب تہوڑے ہوتے دیر کرکے پڑہتے اور پڑہتے صبح اندہیرے میں روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف عشا کی تقدیم کہا اور تاخیر
معلوم ہوا کہ ساتہ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سی تاخیر کرنی جائز ہی بلکہ مستحب لکہا ہی علماء نے کہ امام ابو حنیفہ نے اور انکے توابع نے
جو التزام اول وقت کا نہیں کیا ہی سی سبب نہیں کیا ہی یہہ کہ اول وقت افضل نہیں ہی اول وقت بذاتہ افضل ہی لیکن بسبب بعضی عوارض خارجی کے
تاخیر اولی ہوتی ہی اور سبب جو تاریکی میں پڑہتی تہے ظاہر سبب اوسکا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ واسطے حاضر ہونے جماعت کثیر کے تہا کہ صحابہ شب بیدار
تہے رات کی سونے سی ملول ہوتے تہے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تہے اور اس حدیث سی یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی میں
پڑہتے تہے اور اگر ہووے بہی تو روشنی کیوقت پڑہنے میں مروان ہوا ہی اور امام ہمارے نزدیک راجح ہوتا ہی نقل سی + **وعن**
انس قال كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر متفق عليه ولفظه
للبخاري ترجمہ اور روایت ہی انس سی کہا تہی ہم جسوقت نماز پڑہتے پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑوں پر واسطے بچاؤ
گرمی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے بخاری کی ہیں ف اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلے کو پہنی ہوئی کپڑے پر درست
ہی و شافعیہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے نہ ہوتے تہے بلکہ گرمی کیلیے جدا کپڑا بچہا لیا کرتے تہے اور اون کی نزدیک جائز نہیں ہی سجدہ

کرنا اوس گرمی پڑنے کے سبب سے ترک کرنی مستحب کی اور مصنف نے اس حدیث کو باب تعجیل الصلوۃ میں اس خیال سے لکھا ہے کہ اول وقت میں زمین زیادہ گرم ہوتی ہے پس گرمی میں بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اس سے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بعضی وقت بعد اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہے بلکہ زیادہ تر

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِیْرِهَا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جس وقت شدت کرے گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور ایک روایت بخاری کی ابو سعید سے لفظ بالظہر کا بجائے بالصلوۃ کے آیا ہے یعنی ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت میں یہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق شدت گرمی کی بھاپ سے دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اوسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے میں اور ایک دم گرمی میں شدت اور تیزی کہ پاتے ہو تم گرمی کی اور شدت اور تیزی کہ پاتے ہو سردی کی وہ نہیں ہے مگر دم لینے سے اس کے گرمی اور جاڑے میں یعنی یہ روایت کی ہے بخاری و مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی میں یوں ہے کہ تیزی کہ پاتے ہو تم گرمی کی سبب دم گرم [illegible] کی سے ہے اور شدت و تیزی کہ پاتے ہو تم سردی کی سبب سرد ہونے کے ہے ف کہا یا بعض میرے نے بعض کو یہ کنایہ ہے تسلط اور [illegible] ہونے اس کے کو ایک پر ایک کے [illegible] اور اذن دیا ساتھ دو دم لینے کے مراد ساتھ اس کے [illegible] نکلنا [illegible] جیسے کہ حیوان دم لیتا ہے [illegible] اسی وقت میں نماز کو منع فرمایا [illegible] شدت [illegible] اس لئے کہ اس وقت خشوع حاصل نہیں ہوتا [illegible] یہ شکایت آگ کی [illegible] جواب دینا [illegible] معلوم [illegible] اور [illegible] گرمی اور سردی [illegible] بعد [illegible] کی ہے [illegible] زمین [illegible] خلاف [illegible] وغیرہ [illegible] معلوم [illegible] بعضی [illegible] تھی [illegible] وقت [illegible] جیسے کہ بعضی شافعی [illegible] سخت گرمی [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] حاصل [illegible]

ہیں اور وہ جو بیچ حدیث خباب کے آیا ہے کہ ہم نے شکایت کی آنحضرت سے گرمی کی پھر نہ قبول کی عرض ہماری وہ محمول ہے اس پر کہ انہوں نے اتنی تاخیر کی تمام وقت کی چاہی واللہ اعلم اور جو امام شافعی کہتے ہیں کہ ابراد رخصت ہے اور وہ جبھی ہے کہ دور سے طلب جماعت کی مسجد میں جاتے ہیں اور مشقت کھینچتے ہیں اور جو اکیلا ادا کرے یا مسجد محلہ ہی میں پڑھے درست کہتا ہوں کہ تاخیر کریں اول وقت سے مستحب ہے خلاف حدیث کی ہے اور ترمذی نے ایک حدیث ذکر کی کہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ آنحضرت سفر میں بھی جو آتے تھے ساتھ ابراد کے باوجودیکہ سب ایک جگہ جمع تھے اور کہا ترمذی نے کہ قول اوس شخص کا اولی ہے طرف تاخیر ظہر کے بیچ شدت گرمی کے اور اشبہ ہے ساتھ اتباع کی ۱۲ ع

ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنے روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہونچتا انکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضی عوالی مدینہ سے چار کوس پر تھی یا مانند اسکے یعنے قریب چار کوس کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہے وہ مکان ہیں مشہور باہر شہر مدینہ کی بلندی پر ۱۲

ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت میں پڑھی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹھا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کی یعنی قریب غروب کے ہوتا ہے کھڑا ہوتا ہے یعنی نماز کو پس ٹھونگیں مارتا ہے چار نہیں یاد کرتا اللہ کو اوس میں مگر تھوڑا روایت کی یہہ مسلم نے ف ٹھونگیں مارتا ہے چار یعنے جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسے جانور دانہ چنتا ہے اور سجدے عصر میں جو ہیں آٹھ یہاں چار فرمائے اسلئے کہ پہلے سجدہ کے بعد سر جھکی طرح نہ اوٹھایا تو دونوں سجدوں نے حکم ایک سجدہ کا پایا یا باعتبار اسکی فرمایا کہ دونوں سجدوں کو ایک رکن اعتبار کیا اور خاص عصر کا ذکر کیا اور نماز کا نہ کیا اسلئے کہ یہہ نماز وسطی ہے اسکی رعایت نہ کرنی بہت بری بات ہے نسبت اوروں کے اور کہا ہے طیبی نے کہ بسبب تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے ڈوبنے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنی کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہیں اعتقاد رکھتا ہے صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہے واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہیں پروا کرتا ہے تاخیر کی اسلئے کہ نہیں چاہتا ہے ثواب پس واجب ہے مسلمان کو مخالفت کرنی منافق کی ۱۲ ح

ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اوس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹ لی گئی اہل اوسکی اور مال اوسکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اوسکی اہل سے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیے کہ ڈرے اسکی فوت ہونے سے مانند ڈرنے کی جانے سے اہل و مال کسی بلکہ زیادہ اوس سے اور وجہ خاص کرنیکی ذکر اسکی یہہ ہے کہ یہہ نماز وسطی ہے پس کہ اسکا بدتر ہے ترک کرنی غیر اسکے سے ۱۲ ع ح

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوا عمل اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے

ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب تھے سو گیا اوسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لئے مراد ہے کہ اوس کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان کیا عملوں میں اور یہہ مراد نہیں ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہہ بات اوسکے لئے ہوتی ہے کہ مرتد ہو جاتا ہے کذا قال الطیبی اور حنیفہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہیں حق کے رجوع پھر کر کے اونکے نزدیک قید مرتے دم تک نہیں اور معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرہ سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہیں ۱۲ **وعن رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ** اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھا ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھتا جاگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد سلام کے تیر پھینکتا تو دیکھتا کہاں گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ۱۲ **وعن عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ** اور روایت ہے عائشہ سے کہا حضرت اور صحابہ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے جو اسکو عتمہ کہا شاید کہ تب تک حدیث منع کی انکو نہ پہنچی ہو گی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کی پو پھٹنے تک ہے ۱۲ **وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ** اور روایت ہے اونہیں سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتی تھیں عورتیں لپٹی ہوئی چادروں اپنی میں نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیرے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ عورتیں یعنی جنہوں نے نماز حضرت کے ساتھ پڑھی تھی ۱۲ **وعن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین ایۃ رواہ البخاری** ۸ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحری کھائی پس جب فارغ ہوئے سحری سے دونوں اٹھے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے اونکے کی سحری سے اور درمیان داخل ہونے انکے کی نماز میں کہا فرق تھا مقدار اس چیز کی کہ پڑھے آدمی پچاس آیتیں یعنی متوسط روایت کی یہہ بخاری نے ف کہا ہے تورپشتی نے کہ یہہ اندازہ رہا ہے کہ جس میں جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہہ کرتے تھے بسبب استطاعت کر دینے اللہ تعالی کی کرتے تھے اور حضرت معصوم تھے غلطی سے دین میں اور لوگ ایسے نہیں ہیں ۱۲ **وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہونگے تجھ پر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اوسکے سے کہا میں نے پس کیا حکم کرتے ہو مجھ کو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اوسکے پر پس اگر پاوے تو اوس نماز کو ساتھ اونکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہہ مسلم نے ف لفظ او کا او یوخرون عن وقتہا میں شک راوی کا ہے یعنی کسی راوی کو شک ہے کہ راوی اوپر کے نے لفظ یمیتون کا کہا یا یوخرون کا معنی دونوں کے ایک ہیں حاصل حدیث کا یہہ کہ کیا حال ہو تیرا جب کہ دیکھیگا اوس شخص کو کہ حاکم ہو تجھ پر سستی کرنیوالا نماز میں کہ تاخیر کر دیگا اسکو اول وقت اوسکے سے اور تو قادر نہیں ہوگا اوسکی مخالفت پر اور ذریعہ ہوگا کہ اگر اوسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

ناک کٹنا ئی ہوئی اور بہت سی باتین بنائی جیسکہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مریدونسی پوچھا
کہ بہائیون میرے مونہہ پر ناک ہی یا نہین وہ متعجب ہوئی اور کہا ہان ہی فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض اونکی یہہ تہی کہ لوگون کی
کہنی سی جو بات کہ حقیقت مین بُری نہین ہوتی ہی وہ بُری نہین ہوجاتی اور اوسکی کرنیوالی کی شخصیت مین بٹّا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر
رحمہ اللہ نی والمحوالا یامی کی فائدی مین ترجمہ حدیث کا لکہا ہی وہ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین کام مین دیر کر
نماز جس جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملی اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب ہی دسکا ایمان سلامت
نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دیلی سی مغرور نہو جاوین ور تمہارا کام نہ چہوڑین یعنی اگر اوپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت مین
بیاہ دیلی سی کام نہ چہوڑدینگی تو اونکا بہی نکاح کردو **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت**
الاول من الصلوة رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی
اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنی اللہ کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد اول وقت سی اول
وقت مختار ہی یہہ اس لیے کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نمازونکو تاخیر کرتی ہین یعنی صبحکو اور ظہرکو گرمی مین پس وہ مستثنی ہی اسلیے کہ اونکا اول
وقت مختار نہین او نمین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سی مراد وقت کراہت کا ہی مثل متغیر ہونی آفتاب کی عصر مین اور
عشا مین بعد آدہی رات کی پس یہہ سبب عفو کا ہی یعنی خیر ہوا خدا اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سی ادا ہوگئی **وعن ام فروة قالت سئل**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وقال الترمذی
لا یروی الحدیث الا من حدیث عبد اللہ بن عمر العمری وهو لیس بالقوی عند
اهل الحدیث اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب
رکہتا ہی فرمایا نماز اول وقت مین روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی نہین روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث
عبد اللہ بن عمر عمری سی اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل یہی ہی اگر ساتہہ جماعت کی میسر ہو
اور بعضی حدیثون مین اور عملونکو بہی افضل فرمایا ہی وہان فضیلت اضافی مراد ہی یعنی بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور
عملونپر اور بعضا عمل اور حیثیت اور جہت سی فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمان کی سب اعمال
پر اور نسب عبد اللہ کا یون ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبد اللہ حضرت عمر کی اولاد مین سے ہی اسلیے اسکو عمری کہا اور ترمذی
نی تو لیس بالقوی کہا اور اورون نی کہا ہی بلکہ یہہ حدیث صحیح ہی نقلا ابن الملک **وعن عائشة قالت ما صلی رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة لوقتها الاخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالی رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا
نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت دو بار یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ تعالی نی روایت کی یہہ ترمذی نی
ف یعنی جب حضرت نماز پڑہتی وقت مختار ہی مین پڑہتی تہی مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کی لیے شاید کہ حضرت عائشہ نی اوس
نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نی جبرئیل کی ساتہہ آخر وقت پڑہی ہی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکی لیے اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک
سایل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہکر دکہائی وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کی لیے تہی سوای ان دو بار کی ایکدفعہ پڑہی آخر وقت تا لوگ
معلوم کرین کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہی **وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال امتی بخیر**

او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب إلى أن تشتبك النجوم رواه أبو داود ورواه الدارمي عن العباس

اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھہ بھلائی کی یا فرمایا فطرت پر یعنی طریقہ اسلام پر جب تک کہ نہ دیر کریگی مغرب کو یہانتک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی یہہ دارمی نی عباس سی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بعد ستارہ نکلنی کی کراہت نہیں ہوتی جب گہنی ہوتی ہین کراہت آجاتی ہی اور حضرت نی جو ایکبار تاخیر کی تہی بیان جواز کی لیے کی تہی والا اول ہی وقت پڑہتی تہی ع

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يؤخروا العشاء إلى ثلث الليل أو نصفه رواه أحمد والترمذي وابن ماجه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اون کو یعنی وجوبا یہہ کہ تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتموا بهذه الصلاة فإنكم قد فضلتم بها على سائر الأمم ولم تصلها أمة قبلكم رواه أبو داود

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دئی گئی ہو ساتہہ اس نماز کی تمام امتوں پر اور نہیں پڑہی یہہ نماز کسی امت نی پہلی تمہاری روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** پہلی جبرئیل کی حدیث مین گذرا ہی کہ اونہوں نی حضرت کو پانچوں نمازین پڑہا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی انبیا کی وقت مین بہی پڑہی تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں مین محدثین نی یون دی ہی کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑہتی تہی کہ یہہ امت سی زیادہ اون پر واجب تہی اونکی امت پر واجب تہی جیسیکہ نماز تہجد کی واجب تہی رسول خدا صلعم پر نزدیک بعضوں کی اور نہین واجب ہم پر پس جو حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی عشا کا وجوب امتوں پر نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ انبیا پڑہتی تہی اور اوسمین جو فرمایا کہ یہہ نماز نہین پڑہی کسی امت نی پہلی تمہاری اس سی انکار اگلی انبیا کی پڑہنی کا نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ اور امتین نہ پڑہتی تہین خاص یہی امت پڑہتی ہی پس دونوں حدیثوں مین تعارض نہ باقی رہا یا اوس حدیث مین ساتہہ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف وقت اسفار کی کہ اوسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتین اونکی بخلاف اور وقتونکی کذا قال الطیبی رح ع

وعن النعمان بن بشير قال أنا أعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة رواه أبو داود والدارمي

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا مین خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلے کا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی اس نماز کو وقت ڈوبنی چاند تیسری تاریخ کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نی **ف** تیسرے شب کو چاند قریب پانچویں حصہ رات کی غروب ہوتا ہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو بہی عشا کہتے ہین پس نسبت اوسکی یہہ عشا پچھلی ہی ح

وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر رواه الترمذي وأبو داود والدارمي وليس عند النسائي فإنه أعظم للأجر

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز کا بہت بڑا ہی واسطی ثواب کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد و دارمی نی اور نہین نزدیک نسائی کی یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر **ف** ظاہر عبارت اس حدیث کی سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کری ظاہر مذہب حنفی یہی ہی کہ شروع اور ختم دونو اسفار

مین ہو اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سی ہین وہ کہتی ہین کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی مین کری اور ختم اسفار مین یعنی قراءۃ طویل پڑہی
تا پہنچی پڑہتی صبح روشن ہو جاوی کہا ہی علمائی کہ یہہ تاویل والی وہ حسن ہی کہ اس سی تطبیق حدیثون مین ہو جاتی ہی اور ایک اور وجہہ
تطبیق کی حدیث سی کہ یہہ شرح السنۃ کی واقع ہی معلوم ہوتی ہی کہ باعتبار دو زمانہ کی ہی یعنی زمانہ جاڑی کی مین غلس مین نماز فجر کا پڑہنا بہتر ہی
اور زمانہ گرمی کی مین اسفار کرنا بہتر ہی چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہہ ہی قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان
فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس ینام فامہلہم حتی
یدرکوا یعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علماء سی یہہ منقول ہی کہ اتنا وقت ہو کہ قراءۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹہہ یا سو آیتوں تک ہی یعنی ساٹہہ
ترتیل کی پڑہ لی اور بعد فراغ نماز کی اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوس طرح مذکور کی پہلی طلوع ہونے
آفتاب کی ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاکُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ مَغِیْبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی ہم نماز پڑہتی عصر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا
دس حصی پہر پکایا جاتا پہر کہاتی ہم گوشت پکا ہوا پہلی چہپنی آفتاب کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا
ہی کہ عصر جلدی پڑہتی ہونگی بوقت پہنچنی سایہ کی ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کی بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہی اور ایک روایت
امام اعظم صاحب سی بہی یہی ہی اور فتوی ہی بعضوں نی اسپر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہہ ہی کہ بعد دو مثل کی وقت ہوتا ہی
اونکی طرف سی تاویل اسکی یہہ ہو سکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیوں کی موسم مین کرتی ہونگی کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا کہ جب
عصر پڑہی پہلی متغیر ہونی آفتاب کی تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہی جسطرح سفر کرنیوالون کو کہ امیرون کی ساتہہ
سفرون مین اسطرح عمل کرتی ہین دیکہا ہوگا اور اسکو بعید نہین جاننی کا ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَکَثْنَا ذَاتَ
لَیْلَۃٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَخَرَجَ اِلَیْنَا حِیْنَ
ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ اَوْ بَعْدَہٗ فَلَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ شَغَلَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ اَوْ غَیْرُ
ذٰلِکَ فَقَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِنَّکُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوۃً مَا یَنْتَظِرُھَا اَھْلُ دِیْنٍ غَیْرُکُمْ وَلَوْلَا
اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَصَلَّیْتُ بِھِمْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَلّٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی کہا تہی ہم ایک رات انتظار کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشاء پچہلی کی پس نکلی حضرت
طرف ہماری اوسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اوسکی پس نہ جانا ہمنی کہ کچہہ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اوسنی اونکو بیچ اہل اونکی کی یعنی
باز رکہا تہا موافق عادت کی سویری نماز پڑہنی سی یا سوا اسکی یعنی یا ذات شریف کو کچہہ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنی باز رکہا پس فرمایا
جسوقت کہ نکلی تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوای تمہاری اور اگر نہو تا گران امت میری پر
البتہ نماز پڑہتا مین ساتہہ اونکی اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرون پہر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑہی
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوای تمہاری یعنی یہود و نصاری وغیرہما سوای تمہاری کوئی
انتظار اسکا نہین کرتی ہین اس لیی کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہی پس جتنا انتظار زیادہ کروگی ثواب زیادہ پاؤگی

کو وقت امام کا ہی شفقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسکہ مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبھی حضرت اول وقت مین پڑھتی تہی جبکہ حاضر ہوتی تہی اکثر صحابہ جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتی تہی اول نماز پڑھتی تہی اور جو دیر کر جمع ہوتی تہی دیر کر پڑھتی تہی امام احمد کا مذہب یہی ہی ح ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوات نحوا من صلوتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلوتكم شيئا وكان يخفف الصلوة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاری یعنی رعایت اوقات مین باقی صفات مین اور تہی تاخیر کرتی عشا کو بعد نماز تمہاری کی کچھ اور تہی سبک پڑھتی نمازین روایت کی یہہ مسلم نی ف جابر نی عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سی شاید کہ یہہ پہلی پہنچنی نہی کی اونکو کہا ہو یا اس لیے کہ یہہ نام مشہور رہتا لوگونمین اس سی اچھی طرح پہچان لین گی اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تہی سبک پڑھتی نماز کو یعنی چھوٹی سورتین پڑھتی کہا ابن حجر نی کہ یہہ اوس صورت مین تہا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفونکی قراءۃ سبک پڑھتی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی کہی ہی اس لیے کہ سورہ اعراف بہی مغرب کی دو رکعتونمین حضرت سی پڑھنی آئی ہی کہتا ہون کہ یہہ بہی لوگونپر سبک ہی تہی یعنی حضرت کی ساتھہ نمازین ایسی کیفیت آتی تہی کہ طول قراءۃ مین لوگونکو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ اشتیاق کی طالب زیادتی کی رہتی تہی بخلاف اورونکی نماز کی کہ اوسمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ع **وعن** ابي سعيد قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی ابی سعید سی کہا نماز پڑہی ہمنی ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنی کہ جماعت سی نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کی ساتہہ پس تشریف نلائی یہانتک کہ گذری قریب آدہی رات کی فرمایا لازم پکڑو جگہہ بیٹھنی اپنی کی پس لازم پکڑی ہی ہم جگہہ بیٹھنی اپنی کی یعنی اپنی جگہونسی متفرق نہوئی ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکی ہین اور پکڑی ونہونی جگہہ سونی اپنی کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کی یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا حاصل ہی اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین نماز کو آدہی رات تک روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف لوگ نماز پڑھ چکی ہین یعنی نماز شام کی پڑہ کر سو رہی جیسکہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل زمین مین سی انتظار نہین کرتی ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہا جاوی یہہ معنی ہین کہ اور محلونکی لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہی یہہ معنی مناسب ترہین ساتہہ قول مابعد کی وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدہی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطی حاصل ہونی مشقت کی بیچ عبادت حق کی ح **وعن** ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی واسطی ظہر کی تم سی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی آنحضرت سی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی ف مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کی ہر جا اور یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونی تاخیر عصر کی جیسکہ مذہب حنفیہ ہی ع **وعن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوة واذا كان البرد عجل رواه النسائي اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈی وقت نماز پڑہتی اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** حدیثین جو
اوپر گذری جلدی پڑہنی میں اور دیر کر کے پڑہنی میں وارد ہوئی ہیں حدیث سے تعارض انکا دفع ہوجاتا ہی کہ سردی میں جلدی پڑہتی اور گرمی
مین دیر سے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ
اُمَرَاءُ یَشْغَلُہُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا حَتّٰی یَذْہَبَ وَقْتُہَا فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُصَلِّیْ
مَعَہُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
ہونگی تمپر پیچہی میری سردار بادشاہ کہ بین گی انکو چیزین یعنی خواہش نفسانی وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑہنی سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت
اوسکا یعنی کراہت کا آجاویگا پس پڑہو نماز اپنی وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ
نماز پڑہو ہمین ساتہہ اونکی فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ ثواب ملی و فتنہ نہ اوٹہی روایت کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** قَبِیْصَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِیْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَہِیَ لَکُمْ وَہِیَ عَلَیْہِمْ فَصَلُّوْا مَعَہُمْ
مَا صَلَّوا الْقِبْلَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر سردار پیچہی میرے تاخیر
کرینگی نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی واسطی تمہاری اور وہ وبال ہی اونپر پس نماز پڑہو ساتہہ اونکی جب تلک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ
کی یعنی کعبہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پر پڑہنی نماز پڑہ لی اور پہر اونکی ساتہہ پڑہی تو یہہ
تمہاری لیی نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤ گی اور اگر پہلی نہ پڑہی اونکی ساتہہ ہی پڑہی تو بہی تمہین مضر نہین کیونکہ تمنی واسطی خوف فتنہ اور دفع
مفسدہ کی پڑہی اور وہ وبال ہی یعنی مضر ہی انکو کیونکہ قادر تہی اسپر کہ تاخیر نہ کرتی اور پہر بار رکہا انکو امور دنیا نی امر عقبی سے لمع ح ع
وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَہُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّکَ اِمَامُ عَامَّۃٍ وَنَزَلَ بِکَ مَا تَرٰی وَیُصَلِّیْ
لَنَا اِمَامُ فِتْنَۃٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ اَحْسَنُ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَہُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ
اِسَاءَتَہُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے یہہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی گہری ہوئی
یعنی اپنی مکان میں جن ایام میں کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سبکی اور پہنچی ہی تمکو وہ چیز کہ دیکہتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہی
ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہین ہم یعنی اوسکی ساتہہ نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہی وہ چیز کی کہ عمل کرتی ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ
پس نیکی کر ساتہہ اونکی اور جب برائی کرین پس بچ برائی اونکی سے روایت کی یہہ بخاری نی **ف** امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ
کا کہ نام اوسکا کنانہ بن بشر تہا اور حاصل اخیر حدیث کا یہہ ہی کہ لوگونکی ساتہہ نیکی مین شریک ہو بدی مین نہ رہو یہہ بات حضرت عثمان سے بسبب
نہایت دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت میں بہی اونکی بہلائی کو اچہا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچہی نیک و
بد کی جائز ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا **باب** یہہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کی اور اوقات اوس کی کی **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَنْ یَّلِجَ النَّارَ
اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلعم سے کہ فرماتی
تہی ہرگز نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی چہپنی آفتاب کی یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نی
ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑہی یہہ دونون نمازین وہ جزا مذکور پاوی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی یہہ دونون نماز ہر

مداومت کری ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہوئیگا نہ بسبب تکے اور نمازون کی اور نہ بسبب کرنی ایسی اور گناہونکی و لیکن جمہور علما کی نزدیک یہہ بات
ٹھہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہونکو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نی اسکی یہہ توجیہ بیان کی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر
کیوقت تجارۃ مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اسکا مقتضی اسکا
ہوتا ہی کہ اور عملون مین بہی کمی زیادتی نہین کریگا جیسے اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَ الصَّلٰوۃُ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنے اور نماز باز رکہتی
ہی بیحیائی اور بری باتون سی پس بخشش کیجاتی ہی اوسکی اور آگ مین نہین داخل ہوئیگا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنی فضیلت
ان دو نمازونکی کہ فضیلت انکی جگہہ اسبابکی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوے لیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندونکو
ہر عمل پر باوجود اسکی بہی اگر چاہی تو بخشدی ان دونون نمازونکی پڑہنیوالی کی جو گناہ کہ کئی ہون ۰ ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو نمازین ٹھنڈی وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ
بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ
تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلعم نی آتی ہین بیچ تمہاری فرشتی رات کو اور فرشتی دنکو یعنی واسطی لیجانی اور لکہنی اعمال بندونکی اور جمع ہوتی ہین نماز صبح مین
اور نماز عصر مین پہر چڑہتی ہین وہ فرشتی کہ رہتی تہی بیچ تمہاری پس پوچہتا ہی اونسی رب انکا یعنی احوال اعمال بندون کی اور حال
یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنی میری بندونکو پس کہتی ہین وہ چہوڑا ہمنی انکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور گئی
ہم اونکی پاس اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جمع ہوتی ہین فرشتی یعنی صبح کی نماز مین دونو جماعتین
فرشتونکی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہی تہی تم مین اور ایک وہ کہ دنکی اعمال لکہنی کی لیی آتی ہین اسیطرح عصر مین جمع ہوتی ہین وہ کہ دنکو
رہتی تہی اور وہ کہ رات کی عمل لکہنی کی لیی آتی ہین پہر رات کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہین اور دنکی عصر کی بعد جب جاتی ہین تو اللہ تعالی
پوچہتا ہی باوجود دیکہ اوسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچہتا ہی واسطی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی آگی ملائکہ کی کہ اونہون نی طعن کیا تہا
جب اللہ تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسونکو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگی اور فساد کرینگی زمین مین اور اپنی تعریف کی تہی کہ
کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگونکو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکی ساتہہ بہلائی کی عرض ہوا
کرین ع ح وَعَنْ جُنْدَبٍ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ
اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیُّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ اور روایت ہی جندب قسری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص کہ نماز پڑہی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کی ہی یعنی عہد اور امان اوسکی ہی لیا اور آخرتین پس نہ طلب کری یعنی نہ مواخذہ
کری تمسی اللہ واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کری واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پاویگا اوسکو پہر ڈالیگا اوسکو
اوپر موںہہ اوسکی دوزخ کی آگ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی قشیری ہی بدل قسری کی ف یعنی جسنی پڑہی

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی عہد و امان میں ہی پس مسلمانونکو چاہیی کہ اوس سی بدسلوکی نکرین نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین اوسکی
غیبت کرین نہ اوسکی آبروی کرین اگر اوس سی کسی نی بدسلوکی کی پس اوسی اللہ تعالیٰ کی عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اوس سی مواخذہ کریگا
اور جس سی اللہ تعالیٰ نی مواخذہ کیا اوسکو کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سی نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا
بسبب اوسکی عہد وہ جو درمیان تمہاری و درمیان رب تمہاری کی ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکی تم سی ۰ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ
لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا
متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہی اذان دینی مین اور کھڑی
ہونی صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی
ایسی ہی کہ اگر نزاع کرین اسمین اذان دینی پر اور صف اول کی کھڑی ہونی پر اور قرعہ ڈالین تا کسکی نام پر پڑی تو بجا ہی اور اگر جانین کہ کیا کچھ
ثواب ہی بیچ سویری جانی کی واسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کرین طرف اوسکی اور اگر جانی کہ کیا کچھ ثواب ہی بیچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ آوین اون
نمازون مین اگرچہ چلین اپنی سرین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی تہجیر کی اگر یہہ لین گی جو کہ مذکور ہوئی تو یہہ فضیلت سوا گرمی کی
ہوئی گی کیونکہ اوسمین ظہر ٹھنڈی وقت پڑہنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضون نی تہجیر کی یہہ معنے کہی ہین
کہ جمعہ کی لیی دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنی اگر قوت پانوکی چلنی کی نرکھین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتی ہین ۰ح ع۰
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ اثقل علی المنفقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون
ما فیھما لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ اور روایت ونہین ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی نماز
زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سی اور اگر جانین وہ جو کچھ اونکی ہی ثواب البتہ آوین اون نمازونمین اگرچہ چلین سرین پر روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** منافقون کی مزاج مین کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑہتی ہین دکھانی سنانی کی لیی پڑہتی ہین اور یہہ
دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کی ہین اور اندہیرا ہی ہوتا ہی کہ کوئی اسکو کم پہچانتا ہی اسلیی وی یہہ نمازین بہت
بھاری ہین اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیی اس خصلت سی تا مشابہت اونکی ساتھہ نہووی ۰ع **وعن عثمان قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ
فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی نماز
عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنی نماز پڑہی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت کی یہہ مسلم نی
ف بس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سی کہ یہہ بیچ حکم نماز پڑہنی تمام رات کی ہی یا مراد یہہ ہی کہ نماز عشا کی ادا کرنی سی ثواب قیام
آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا دونوں کی پڑہنی سی ثواب تمام رات کا ملا ۰ح **وعن ابن عمر قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال ویقول الاعراب ھی العشاء
وقال لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم العشاء فانھا فی کتاب اللہ العشاء
فانھا تعتم بحلاب الابل رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ غالب آوین

تمپر گنوار او پر نام لینی نماز تمھاری کی مغرب کہا راوی نی کہتی تہی گنوار کہ یہہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نی کہ نہ غالب آوین تم پر گنوار اوپر نام رکہنی نماز تمہاری کی عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی یعنی اس آیۃ مین و من بعد صلوۃ العشاء نام سکا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تہی بسبب دوہنی اونٹونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد گنوارون سی گنوار جاہلیت کی ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا کو عتمہ پس حضرت نی منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اونکا لازم آتا ہی کیونکہ جب اونکا نام رکہا ہوا لینی لگی تو گویا وہ غالب کر لیتی اونکی بولی اپنی مین جاری کی وہ نام لوکہ کتاب و سنت مین واقع ہوئی ہین یعنی مغرب و عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہی ساتہہ غلبہ کرنی کی و لیکن حقیقت مین نہی مسلمانونکو ہی موافقت اونکی سی تا غلبہ اونکا لازم نہ آوی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست کرنی چاہیی اور جو باتین کہ کفار و فجار کی زبان پر جاری ہون اون سی پرہیز کرنا چاہیی اور نہی اور علت نہی کی حضرت نی بیان فرما کر اشارہ فرمایا اور وجہہ نام رکہنی عشا کی عتمہ ساتہہ قول اپنی کی فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتہہ صیغہ معروف کی ہی اور عتمہ کہتی ہین تاریکی کو یعنی وہ اعراب تاریکی مین پڑہتی تہی عشا کو بسبب دوہ دوہنی اونٹون کی کہ بعد چہپنی شفق کی دوہنا شروع کرتی تہی بعد اوسکی پڑہتی تہی اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دوہ دوہنی اونٹونکی پس عتمہ نام اوسوقت تاریک کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنی لگی پس نہی کی گئی اوس سے اور مکروہ ہوا یہہ نام واسطی مشابہت کی ساتہہ اہل جاہلیت کی اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی نہی کی کہا ہوگا • ع وعن عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خندق کی کہ باز رکہا کافرون نی ہمکو نماز بیچ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہری اللہ تعالی اونکی گہرون کو اور قبرونکو آگ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ان خندق کی کہ اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتی ہین اس غزوہ کو خندق اس لیی کہتی ہین کہ گرد مدینہ کی خندق کہودی تہی سلمان فارسی کی مشورہ سی اور حضرت خود بہی اوسکی کہودنی مین شریک ہوتی تہی اور بڑی بڑی رنج اوسمین اوٹہائی شدۃ بہوک کی اور سردی اور سخت کہودنی کی اور یہہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب تردد اور تیراندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نی واسطی اظہار زیادتی فضیلت اوسکی کی فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس دعا کا یہہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کی مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سی کتنی ہی رنج پہنچی اور بد دعا نہ کی اور یہان کی سبب سکا یہہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کی نفس پاک کا حق تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی لیی بد دعا کرین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ و تابعین سے اور قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوای انکی کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی فقط وسطی کی معنی عصر ہی کی لین گی اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیۃ کی کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل ثالث مین آویگا پہلی سی اس حدیث کی ہوگا اپنی اجتہاد سی کرتی ہونگی بعد صحت حدیث کی متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام مجید مین مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** کیونکہ درمیان مین بیچ کی ہی دو نمازون دن کیکی اور دو نمازون رات کی کی ع وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی تحقیق قرآن فجر کا حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتی ہین وسمین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف قرآن یعنی قراءۃ قرآن فجر سی مراد نماز فجر کی ہی اوسکو قرآن اس لیی کہا کہ قراءۃ ایک رکن اوسکا ہی جیسیکہ رکوع یا سجدہ بعضی جای نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوسمین مشہود سی یہہ مراد ہے کہ فرشتی اعمال لکھنی والی دن کی اور رات کی اوسمین جمع ہوتی ہین چنانچہ اسی بیچ بیان تفصیل سی بیان اسکا ہوچکا ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سی کہا اون دونوں نی نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہہ مالک نی زید سی اور ترمذی نی دونوں سی یعنی زید اور عائشہ سی بطریق تعلیق کی یعنی بانیہ حذف سند کی ف اس لیی کہ بیچ مین واقع ہوئی ہی دونوں طرفون نکی ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ظہر کی سویری دوپہر ہی کہ پڑہتی کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سی اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتری یہہ آیت محافظت کرو سب نمازونپر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نی تحقیق پہلی اوس کی دو نمازین ہین اور پیچھی اوسکی دو نمازین ہین روایت کی یہہ احمد ابوداود نی ف غرض راوی کی اس قول سی یہہ ہی کہ صلوۃ وسطی سی مراد ظہر ہی اس پر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات زید بن ثابت نی اپنی اجتہاد سی نکالی ہی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کی نہین ہو سکتی کہ حضرت نی فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ع وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی مالک سی پہنچی اونکو یہہ کہ حضرت علی بیٹی ابوطالب کی اور عبداللہ بن عباس تہی دونو فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نی ابن عباس اور ابن عمر سی بطریق تعلیق کی ف یہہ بہی اجتہاد سی ان دونو صاحبون کا لفظ مذکور حضرت کو انکو نہ پہنچی ہوگی بطریق احتمال کی یہہ کہا ہی اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بہی یہی ہی اور نووی شافعی نی کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین بیچ اس کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی نی کہ ائمہ شافعیہ کیسی ہی کہا کہ شافعی نی تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن ازبسکہ حدیثون صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی مذہب شافعی بہی یہی ہوگا بموجب وصیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مبنی برخلاف اوسکی حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث ساتہہ اوسکی وارد ہوئی اور سارا مذہب میرا ہوا ریبع ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلمان سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہ جاوی صبح کو طرف نماز صبح کی لیجاتا ہی نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوی طرف بازار کی صبح کو لیجاتا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی یہہ تمثیل ہی واسطی بیان کرنی لشکر اللہ تعالی کی اور لشکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا

اوٹھایا واسطی جنگ شیطان کی اور لشکر اوسکی کی جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتی ہین پس یہہ اسکی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بازار
مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہی وسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی بڑہائی اور وہ بیچ سست کرنی دین اپنی کی ہی اسپیے اوسکی حق مین ہے
کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑہی بازار مین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظائف کی جاوی ساتھہ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور
وجہہ معیشت عیال کی وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کی لشکر مین سی ہی ۰ ع **باب الاذان** باب ہی بیچ بیان اذان کی

ف اذان لغت مین معنی خبر کرنیکی ہی اور شرع مین کہتی ہین خبر کرنی کو ساتھہ آنی وقت نماز کی ساتھہ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ مین
پس نکل گئی اس سی وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطی غیر نماز کی جیسیکہ اذان جو لڑکی کی داہنی کانمین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کانمین اور
ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنی کی اور بدخلقی کی چنانچہ دیلمی نی روایت کی ہی حضرت علی رض سی کہ کہا اونہون نی دیکھا
مجکو نبی صلعم نی غمگین پس فرمایا ای بن ابی طالب مین تجہی دیکہتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنی کو کہ اذان دیوی تیری کان مین پس
تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نی پس آزمایا مینی اسکو پس پایا مینی اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکی نی حضرت علی تک کہ تحقیق مینی
آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا برا ہووی خلق
خواہ وہ انسان ہووی یا جانور ہووی پس اذان دو اوسکی کانمین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطی فرائض کی اور روایت ہی حضرت
علی رض سی کہ جب آنحضرت معراج کو تشریف لیگئی اور سراپردہ عزت تک پہنچی کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ وہان سی نکلا
آنحضرت نی حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا سوگند ہی اوس خدا کی کہ تجکو ساتھہ حق کی بہیجا نزدیک ترین
خلق کا ساتھہ درگاہ عزت کی مین ہون اور مینی نہین دیکہا اس فرشتہ کو جب سی پیدا کیا گیا ہون مین سوا اس ساعت کی پس کہا اوس
فرشتہ نی اللہ اکبر اللہ اکبر پردہ کی پیچہی سی آواز آئی کہ راست کہا بندہ میری نی انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکی ذکر کئی اوسنی
باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت کی نقل کرنی سی یہہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج مین سنی چنانچہ علما نی لکہا ہی کہ تحقیق اسکی
یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمات اذانکی شب معراج مین سنی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کی لیی کہین چنانچہ آنحضرت
مکہ مین بغیر اذان کی نماز ادا کرتی رہی یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائی اور اسبات مین صحابہ سی مشورہ کیا اور بعضی صحابیون نی اذان خواب مین
سنی یہہ حکمت تہی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنی تہی زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ح

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ
فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کروانی وقت نماز
کی آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کئی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کی
یعنی اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوائی کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایکبار کہین کلمی تکبیر
کی یعنی سوائی اللہ اکبر کی اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نی کہ راویون اس حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی بخاری و مسلم کا پس
ذکر کیا مینی اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اونسی انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوة کا یعنی سوائی اول
اور آخر کی تکبیرون کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار کہتی مگر قد قامت الصلوة دو بار کہتی یہہ روایت کی ہی بخاری و مسلم نی ف جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سی کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی لیی مقرر کرنی چاہیی تا اوس سے لوگ

خبردار ہو کر نماز کی لیے حاضر ہو وین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیے ایک جگہ بلند مین تا دیکھکر لوگ جمع ہو وین یا ناقوس بجانا چاہیے تا اوسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہو وین پہر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کی عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاریٰ کے اور اونکی ساتھہ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئے لوگ بغیر اتفاق کی اوپر کسی چیز کی پھر فکرمند ہوئے عبداللہ بن زید بسبب فکرمندی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر سو رہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان بتاتا ہے نماز کی لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس اونہون نے یہہ حضرت سے عرض کیا فرمایا یہہ خواب حق ہے اور یہہ ساتہہ بلال کی پس اذان دو دونون اسلیے کی آواز بلال کی بلند ہے تجھسے جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہوئے حضرت کی پاس اور عرض کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتہہ حق کی نبی کرکر البتہ تحقیق دیکھا مینے مثل اوس چیز کی کہ عرض کیا عبداللہ نے پس فرمایا حضرت نے فللہ الحمد منقول ہے کہ اوس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس کہتے ہین اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چہوٹی لکڑی پر مارتے ہین تاکہ آواز کرے اور مشہور یہہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتے تہے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئے ہے مگر بیچ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی پس شاید وہ دو فریق ہوونگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کلمات اذان کی جفت کہے جاوین اور کلمات تکبیر کی طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع اونکی کا یہہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کی جفت ہین دلیل انکی آگی مذکور ہووے گی ع

وعن ابی محذورۃ قال القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ہو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم تعود فتقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتہہ ذات اپنی کی یعنی بغیر واسطے کسیکی پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہوتا ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہوتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین پہر دوبارہ کہہ گواہ ہوتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین کہ محمد رسول خدا کی ہین گواہ ہوتا ہون مین کہ محمد رسول خدا کی ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنی پر آؤ تم مراد ملنی پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ واسطے کی یہہ مسلم نے ف معنی اللہ اکبر کی یہہ ہین کہ وہ بڑا ہے اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اوسکی کی یا بڑا ہے اس سے کہ نسبت کیجاوے طرف اوسکی وہ چیزین کہ نہین لائق ہین اوسکی یا بڑا ہے ہر چیز سے اور ہے اللہ اکبر کی ساکن ہے اذان اور نماز مین اور یہہ کلمہ پہلی بار چار دفعہ کہا جاتا ہے اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کی اور امام مالک کی نزدیک دوبار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہے اسپر کہ یہہ حکم جاری ہے چارون طرف اور سرایت کرنیوالا ہے بیچ پاک کرنی خواہشون نفس کی جو کہ مرکب ہے اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کی یہہ ہین کہ آؤ تم طرف خلاصی کی ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنی ہر مراد کی اور بعضون نے کہا ہے کہ فلاح کی معنی بقا کی ہین یعنی دوڑو طرف اوس چیز کی کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنی کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہے اور شہادتین کی دوبار کہنی کو ترجیع کہتے ہین یہہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعی کی اور مالک کی اور ترجیع یہ ہین دوبار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پہر دو دوبار بلند آواز سے سند اونکی یہی حدیث

اور علماء حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کی تھی نہ واسطے تشریع کی پہلی بار او نہون نی پست کہی حضرت نی فرمایا کہ پھر کہہ اور بلند آواز سی کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نی روایت کی ہی اوسمین ترجیع نہین ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی کہ اصل ہی اس باب مین اوسمین بھی ترجیع نہین اور بیچ اذان بلال کی کہ سردار موذنونکی ہین اوسمین بھی ترجیع نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد نبوی مین اذان کہتی تھی اور اذان سعد قرظ کی مین کہ مسجد قبا کی موذن تھی اون مین بھی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی اور حق یہی ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کی لیی تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبد الحق کی مین مذکور ہی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تھی کلمات اذان کی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار اور کلمات تکبیر کی ایک ایک بار سوا اسکی کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہہ ابو داؤد و نسائی اور دارمی نی **ف** یہہ جو کہا کہ کلمات اذان کی حضرت کی زمانہ مین دو دو بار تھی تو مراد یہہ ہی کہ اللہ اکبر اول مین چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر مین ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکی کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنی کرتی کہ وہ بھی اول و آخر مین مکرر ہی بلا خلاف ع **وعن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی محذورہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سکھلائی اونکو اذان انیس کلمی او تکبیر ستران کلمہ روایت کی یہہ احمد و ترمذی ابو داؤد و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نی **ف** اذان کی پندرہ کلمی ہوتی ہین موجب مذہب حنفی کی اور اسمین انیس مذکور ہوئی تو یہہ ترجیع سمیت ہوتی ہین جیسیکہ مذہب شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک محمول تعلیم پر ہی جیسیکہ اوپر ہو چکا ہی بیان اسکا اور تکبیر کی ستران کلمہ ہی کیونکہ انیس مین سی چار کلمہ ترجیع کی ورہوئی اور دو کلمہ قد قامت الصلوٰۃ کی زیادہ ہوئی تو ستران ہوئی پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کی ہی اور تکبیر موجب مذہب حنفی کی دلیل حنفیونکی تکبیر کہنی مین یہی حدیث ہی و پہلی حدیث کہ اوسمین کلمہ تکبیر کی گیارہ مذکور ہوئی ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہی اگر صحیح ہی تو منسوخ ہی ساتھہ اسکی واللہ اعلم ع ح **وعنہ** قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوٰۃ الصبح قلت الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی اوسی ابی محذورہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ سکھاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نی پس ہاتھہ پھیرا اگلی جانب سر اونکی پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھہ انکی آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ پست کر تو ساتھہ انکی آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کی کہ وہ یہہ ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ آؤ نماز پڑھنی پر آؤ نماز پڑھنی پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہی نیند سی نماز بہتر ہی نیند سی

اشہد ان لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کی روایت کی یہہ ابوداود نے ف سر او نکی پر یعنی حضرت نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتہہ پہیرا تا دست مبارک کی برکت سے اوسکی ماغ کو پہونچی اور یاد کہی ان کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ مین ہی فمسح راسی یس وہ موید ہی اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقا اپنی سینہ مبارک پر ہاتہہ پہیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنی مین وہ بہی بیان کر دیا او پہلی جو ترجیع کی مقدمہ مین تاویل کی گئی ہی کہ تکرار شہادتین انکی تعلیم کی لیے تہی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کی معلوم ہوتی ہی پس اولی یہہ ہی کہ یون کہا جاوی کہ جنہون ترجیع دی ہی کثرت روایتونکو او جنہون نے ترجیع نہین او حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہی اور اور حدیثین بعد حدیث اوسکی منسوخ ہی واللہ اعلم اور معنی الصلوۃ خیر من النوم کی یہہ ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہی لذت نیند کی سی نزدیک ارباب ذوق وشوق کی م ع **وعن** بلال قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوۃ الا فی صلوۃ الفجر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ابو اسرائیل الراوی لیس ھو بذالک القوی عند اہل الحدیث اور روایت ہی بلال سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز مین مگر بیچ نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتبار کی نزدیک اہل حدیث کی ف تثویب کہتی ہین اسکو کہ آگاہ کری نماز کی لیے بعد آگاہ کرنیکی پس تثویب کی کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ الصلوۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر مین یہہ تثویب ایسی ہی کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہہ تثویب تہی حضرت کی زمانہ مین تہی اور سنت ہی یہہ بعد اوسکی علمار کوفہ کی نی حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کی بعد اونکی ہر ایک قوم نی کچہہ کچہہ موافق عرف کی نکالا لیکن صحیح یہی کہ نماز مین کہ وقت غفلت او نیند کا ہی بعد اوسکی متاخرین نی سب نماز ونمین پیدا کیا اور مستحسن کہا او متقدمین کی نزدیک یہہ مکروہ ہی کہ احداث بعد احداث کی ہی اور بدعت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا کہ اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنی یہہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا اور حضرت ابن عمر سی روایت ہی کہ اونہون نی سنا ایک موذنکو کہ تثویب کرتا تہا بیچ فجر مین او مسجد مین تہی پس مسجد سی نکلی اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کی آگی سی کہ یہہ بدعتی ہی م ع ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الاکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجہول اور روایت ہی جابر سی تحقیق رسول خدا صلعم نی فرمایا واسطی بلال کی جسوقت کہ اذان کہی تو پس ٹہر ٹہر کر کہہ اور جسوقت کہ تکبیر کہی تو جلد کہہ اور ٹہر تو درمیان اذان اپنی کی اور تکبیر اپنی کی اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانی اپنی سی اور پینی والا پینی اپنی سی اور استنجی والا استنجی اپنی سی جسوقت کہ داخل ہو واسطی قضاء حاجت اپنی کی اور نہ کہڑی ہو تم واسطی نماز کی یہانتک کہ دیکہو مجکو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سی اور اسناد اوسکی مجہول ہی ف ٹہر ٹہر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض اوسکی کو بعض سی ساتہہ سکتہ خفیف کی اور کہا ابن حجر نی کہ دلیل کراوسمین کہ کہی تو کلمات واضح واضح بغیر کہینچنی کی کہ تجاوز کری حد سی اور اسی سبب سے تاکید ہی موذنونپر کہ احتراز کرین غلطیونسی کہ بعضی اونکی کفر ہین اوسکی لیے کہ قصد کری اونکو جیسیکہ مد کرنا ہمزہ اشہد کیسکو کہ یہہ استفہام ہو جاتا ہی یعنی یہہ معنی ہوتی ہین کہ کیا گواہی دیتا ہون اور مد کرنا با اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اور اوسکی معنی ہین طبل کہ اوسکا ایک مونہہ ہوتا ہی یعنی مثل دائرہ کی اور وقف کرنا لفظ الہ پر اور ابتدا کرنا

ساتہہ اٹہنا چاہئی مقتدیون کو اور نہ کہڑی ہو یعنی نماز کی لیی جسوقت کہ کہڑا ہو وہی موذن یہانتک کہ دیکہو مجہکو مسجد مین کیونکہ پہلی امام کی کہڑی ہونا بیفائدہ ہی اور شاید کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہونگی حجرہ سی بعد شروع کرنی موذنکی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہونگی محراب مسجد مین نزدیک کہنی موذنکی حی علی الصلوۃ اور اسی لیی کہا ہی اماموں ہماری نی کہ کہڑی ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کی اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت الصلوۃ کی ؏ وعن زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا حکم کیا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کی پس اذان کہی مینی پہر ارادہ کیا بلال نی یہہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہائی صدائی کی نی اذان کہی ہی اور جو اذان کہی پس وہی تکبیر کہی روایت کی یہہ ترمذی ابو داود و ابن ماجہ نی ف بہائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سی جو کوئی حسب قبیلہ کا ہوتا ہی وسکو عرب مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتی ہین اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذنکو موجب حدیث کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تہی اور بلال تکبیر کہتی اور یہہ حدیث اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذنکو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر موذن برا مانی تو نہ کہی اور برا نہ مانی تو کہی ؏ الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی مسلمان جسوقت کہ آئی مدینہ مین جمع ہوتی پس اندازہ کرتی ایک وقت کہ آوین وسمین نماز کی لیی اور نہ تہا کوئی کہ پکاری واسطی نماز کی پس گفتگو کی مسلمانون نی ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نی بناؤ مانند ناقوس نصاریٰ کی اور کہا بعضون نی بناؤ سینگ مانند سینگہہ یہود کی پس کہا حضرت عمر نی کیا نہین بہیجتی تم ایک شخص کو کہ آواز کری ساتہہ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی بلال کہڑا ہو پس آواز کر ساتہہ نماز کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف پس آواز کر ساتہہ نماز کی یعنی کہہ الصلوۃ جامعۃ پس ندا کرنی سی مراد ہی خبر کرنی ساتہہ آنیوقت کی نہ ندا شرعی یعنی اذان اس توجیہہ سی توفیق حاصل ہوتی ہی پہلی حدیثون کی ایک مجلس مین پہلی مشورہ کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹہرا پہر اوس مجلس مین عبد اللہ بن زید نی خواب دیکہا پس حضرت نی اذانکو شروع کیا یا تو ساتہہ آنی وحی کی یا ساتہہ اجتہاد کی ؏ وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُو بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ إِلٰى آخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ

ابو داود والدارمي وابن ماجة الا انه لم يذكر الاقامة وقال الترمذي هذا حديث صحيح لكنه لم يصرح قصة الناقوس

اور روایت ہی عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سی کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ ناقوس کی کہ تیار کیا جاوی تا کہ بجاویں اوسکو واسطی جمع ہونی لوگون کی واسطی نماز کی لیی خواب میں کہا کہ دیا مجکو ایک شخص نے اوٹہا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنی کی پس کہا مینی ای بندی اللہ کی بیچتا ہی تو اسکو کہا اوسنی کیا کریگا تو اسکو کہا مینی بلاوینگی ہم سبب اسکی طرف نماز کی یعنی نماز باجماعت کی کہا اوس شخص نی کیا نہ بتلاؤں میں تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سی پس کہا مینی اوسکی کہ ہاں بتلائیے کہا عبداللہ نی پس کہا اوسنی کہہ اللہ اکبر آخر اذان تک و اسیطرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی مینی انکو اوس چیز کی کہ دیکہی تہی مینی پس فرمایا تحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہی خدا پس کہڑا ہو تو ساتھ بلال کی اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکہی ہی تو نی پس چاہیی کہ اذان دی ساتھ اوسکی پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجہسی پس کہڑا ہوا میں ساتھ بلال کی پس شروع کیا مینی بتلاتا تہا اونکو اذان اور وہ اذان دیتی تہی کہا روایت کرنیوالی نی پس سنا اوسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمر نی اور وہ تہی بیچ گہر اپنی کی پس نکلی کہینچتی ہوئی چادر اپنی یعنی جلدی کی کہتی تہی ای رسول خدا کی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتھ حق کی البتہ دیکہا مینی مانند اوس چیز کی کہ دیکہا یا اوسنی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس واسطی خدا کی ہی تعریف روایت کی یہہ ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا ابن ماجہ نی تکبیر کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نی نہیں بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنیکی بیان ... میں کہ ارادہ کیا حضرت نی حکم کرنیکا اور اسیطرح تایید کی یہہ ہی ہمارے مسئلہ کہ تکبیر ہی مثل اذان کی ہی اور یہہ خواب حق ہی یعنی سچا ہی مطابق وحی کی یا موافق ہی اجتہاد کی اور انشاء اللہ میں تبرک کی لیی ہی شک کی لیی نہیں اور حضرت عمر نی جو کہا کہ دیکہا مینی مثل اوس چیز کی کہ دیکہی عبداللہ نی شاید کہ یہہ بات اونہون نی بعد سنی خواب اونکی کی کہی ہو یا مکاشفہ سی خواب اونکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ نکلا کہ مستحب ہی ہونا موذن کا بلند آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی میں ہوئی اور بعضون نی کہا اول میں ع **وعن** ابي بكرة قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم لصلوة الصبح فكان لا يمر برجل الا ناداه بالصلوة او حركه برجله رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا نکلا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز صبح کی پس گذرتی تہی ساتھ کسی شخص کی مگر کہ پکارتی اوسکو واسطی نماز کی یا ہلاتی اوسکو ساتھ پانو اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جگانا کسیکو نماز کی لیی جائز ہی خواہ پکار کر جگا دی خواہ ہلا کر ع **وعن** مالك بلغه ان مؤذنا جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال الصلوة خير من النوم فامره عمر ان يجعلها في نداء الصبح رواه في الموطا اور روایت ہی مالک سی پہنچا اوسکو یہہ کہ موذن آیا حضرت عمر کی پاس خبردار کرتا اونکو واسطی نماز صبح کی پس پایا اونکو سوتا ہوا پس کہا اوسنی نماز بہتر ہی نیند سی پس حکم کیا اوسکو حضرت عمر نی یہہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کی روایت کی یہہ موطا میں **ف** الصلوة خير من النوم پہلی سی صبح کی اذان میں کہنا مسنون تہا اب جو موذن نی حضرت عمر کو یہہ کلمہ کہہ کر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ کلمہ جہاں کہنا سنت ہی وہیں اسکو کہا کر سونی کی جگانی کی لیی سوا اذان کی نہ کہا کر پس یہہ مراد ہے اجعلها في اذان الصبح سی اور اور بہی احتمالات لوگون نی لکہی ہیں مگر یہہ توجیہ خوب ہی ع **وعن** عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حدثني ابي عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بلالا ان يجعل اصبعيه في اذنيه وقال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجه اور روایت کی

عبدالرحمن بیٹی سعد بیٹی عمار بیٹی سعد کی سی کہ موذن تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبدالرحمن نی حدیث کی مجکو باپ میری نی یعنی سعد نی اپنی باپ سی یعنی عمار سی نقل کی عمار نی دادا سعد کی سی کہ اونکا نام بہی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بلال کو یہہ کہ گردانی دونون او نگلیان اپنی بیچ کانون اپنی کی یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف سعد کی دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہی حضرت کی مسجد قبا مین جب تک حضرت زندہ ہی ہمیشہ مین موذن رہی پہر بعد وفات حضرت کی حضرت ابوبکر رض نی سعد کو مسجد قبا سی بلاکر حضرت کی مسجد کا موذن کیا اسواسطی کہ بلال بعد حضرت کی اذان کہنی چہوڑ کر شام کی ملک کو چلی گئی تہی پس سعد ہمیشہ موذن رہی حضرت کی مسجد کی مرتی دم تک پس یہہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہی اونکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سی کہ سعد ہی اور وہ اپنی باپ سی کہ عمار بن سعد ہی اور وہ اپنی باپ سی کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا لگا او ضمیر یہ اور حدد کی دونون کی لفظ ابی کیطرف پہرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنی کانون مین او نگلیان رکہکر اذان دینی سی آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہی کہ جب او نگلیان کہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانی کا ٭ ع ع

باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن

یہہ باب ہی بیچ بیان فضیلت اذان کی اور جواب دینی موذن کی ف فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگی ہوویگی اب کلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانی کہ حقوق امامت کی تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علما نی کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نی بہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نی اذان کہی ہی اور بعضون نی معنی یہہ کہی ہین کہ حکم فرماکر کہوائی ہی اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نی کہی جیسی کہتی ہین بادشاہ نی قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانی کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح ہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہ اذان کی واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی کہ کتنی آدمی اذان کہین جرمت واسطی اول ہی کی ہی یعنی جواب اوسکا دینا آتا ہی اگر کئی طرف سی اذان ہوئی ان سب کو جواب دینا موذن مسجد ہی کا اور اگر مسجد مین جاوی تو دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دینا اسمین دونون قول مین مختار یہہ کہ دیوی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة رواه مسلم روایت ہی معویہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اذان دینی والی لمبی ہونگی لوگون سی ازروی گردنونکی دن قیامت کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بہت ثواب والی ہونگی اور بعضون نی اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ سردار ہونگی موذن اور سردن او بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بہت امیدوار ثواب کی ہونگی کیونکہ جو کوئی امید رکہتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکر اوسکو دیکہتا ہی پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگی اور یہہ راحت مین منتظر ہونگی اسکی کہ حکم کیا جاوی اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ٭ ع ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نودي للصلوة ادبر الشيطن له ضراط حتى لا يسمع التاذين فاذا قضى النداء اقبل حتى اذا ثوب بالصلوة ادبر حتى اذا قضى التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل لا يدري كم صلى متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی شیطان واسطی اوسکی ہوتی ہی آواز پاد کی تاکہ نہ سنی اذان کو پس جبکہ ہوچکتی ہی اذان آتا ہی یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی یہانتک کہ جب ہوچکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرہ ڈالی درمیان آدمی

کی اور دل وسکی کی کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی وہ چیز کو کہ نہ تہا یاد کرتا یعنی پہلی شروع نماز سی قسم یاد کرنی مال کیلی او حساب وسکی
سی او بیع او شراسی یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی روایت کی ہیہ بخاری مسلم نی ف بعضی کہتی ہین کہ گوز مارنا
شیطان کا حقیقۃ ہوتا ہی اس لیی کہ وہ بہی جسم رکہتا ہی ہونا اسکا کچہہ عجب نہین اور ہیہ بسبب بہاری ہونی اذان کی ہی اوسپر جیسیکہ گدہی کو بعضی
دفعہ بسبب بوجہہ کی ہیہ حالت ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کانین بہر جاتی ہی تا آواز اذان کی نہ سنی اسکو مشابہت
دی ہی گوز کی ساتہہ اوسکی برائی بیان کرنیکی لیی او خطری ڈالتا ہی درمیان آدمی کی اور دل وسکی کی یعنی حایل کرتا ہی وسوسین اور اوسکی
دل مین وسوسی اور دلکی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب سکا کیا ہی کہ شیطان قرآن سی اور نماز سی نہین بہاگتا
اور اذان سی بہاگتا ہی جواب سکا یہہ ہی کہ اسد تعالی کی کلمات اذان مین ہیبت اور عظمت رکہدی ہی کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہی ۲ع ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہین سنتی نہایت آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی دن قیامت کی روایت کی ہیہ بخاری نی ف مدی کی معنی نہایت یعنی اخیر کی ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بہنک کان مین آوی اور ہیہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا کہتا ہی اور اگرچہ کافی ہیہ ہی تہا کہ کہتی نہین سنتی آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنی مدی معنی نہایت کی سی یہ فایدہ ہی کہ جو جن وانس کہ جنکی کانین بہنک آواز اذان کی ہی پہنچیگی وہ بہی گواہی دینگی پس جو کہ آواز اذان کی پاس سی سنینگی بطریق اولی گواہی دینگی اوراسمین رغبت دلائی ہی موذنونکو آواز بلند کرنی پر تا کہ گواہ اوسکی بہت سی ہون ۲ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اسد بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جبکہ سنو تم موذنکو یعنی آواز اوسکی پس کہو مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن پہر درود بہیجو مجہپر یعنی بعد فراغت کی جواب سی پس تحقیق جس شخص نی درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اسد اوسپر بسبب اوسکی دس بار پہر مانگو اسد سی میری لیی وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہی یعنی اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لایق مگر واسطی ایک بندہ کی بندون اسد کیسی اور امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نی کہ مانگا واسطی میری وسیلہ کہ کیفیت وس مانگنی کی آگی مذکور ہی واجب ہوی اوسکی لیی شفاعت میری روایت کی ہیہ مسلم نی ف مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کا جواب اوسطرح دو کہ جو آگی مذکور ہوئیگا اسلیی کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تونی اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہین وس چیز کو کہ وسیلہ پکڑی بسبب اوسکی طرف ایک چیز کی اور نزدیکی حاصل کری بسبب اوسکی طرف اوس چیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اسلیی کہا گیا کہ جو کوئی اوسمین پہنچتا ہی ہوتا ہی قریب اسد سبحانہ کی اور پہنچتا ہی دیدار اوسکی کو اور اور درجہ والونکو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین او لفظ ارجو ازراہ تواضع کی فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلایق کی ہین اور اوس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کی پس حقیقت مین ہیہ کنایہ ہی یقین سی یعنی یقین ہی

کرو و مجھی ہی ملیگا ع وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ
اَحَدُکُمْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت
کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی موذن اشہدان لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا اشہدان لا الہ الا اللہ پہر جب کہی
موذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہی ایک تمہارا اشہدان محمدا رسول اللہ پہر جب کہی موذن حی علی الصلوة کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوة الا باللہ پہر جب
کہی موذن حی علی الفلاح کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوة الا باللہ پہر جب کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی موذن لا الہ الا اللہ
کہی ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنی سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی ف یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا
اختصار کی لیی کہ سمجہانی مین یہہ ہی کافی ہی اور اسی لیی اشہدان لا الہ الا اللہ کو بہی یکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کی یہہ ہین کہ نہین ہو سکتا
بچنا گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتہہ مدد اسکی یہہ کلمہ یہان اسلیی پڑہتی ہین کہ موذن نی جب نماز اور فلاح
پر بلایا تو گویا یہہ جواب اوسکا دیتا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل اسکا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کی کہا نووی نی کہ مستحب ہی جواب
دینا موذن کو مانند کہنی اوسکی مگر حیعلتین مین یعنی حی علی الصلوة حی علی الفلاح مین کہ انکی جواب مین لاحول پڑہی اور یہہ جو اسکی جواب مین ما شاء اللہ
کان و ما لم یشاء لم یکن کہتی ہین اسکی کچہہ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننی والی پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض
وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینی سی اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ میں ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکی اور مانع یہہ ہی کہ نماز مین ہو جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کی
کہلی اور کہی صدق دل سی یعنی یہہ کلمہ صدق سی کہی یا سب اذان کہی صدق سی ظاہر یہی ہی اور داخل ہوگا بہشت مین تو معنی یہ مین داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب
کی یہان مراد یہہ ہی کہ داخل ہوگا نجات پائی ہوئونکی ساتہہ مگر شرط اسمین یہی ہی کہ زبان سی یہہ کہی اور اعتقاد اسکا دل مین کہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول
خدا صلعم نی جو شخص کہی اوس وقت کہ سنی اذان یعنی بعد تمام ہونی اذان کی اور جواب دینی اوسکی کہی یہہ دعا ای اللہ پروردگار اس کلمہ پوری
کی یعنی اذان کی اور نماز قائمہ کی دی محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نی اوسکا واجب
ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری نی ف اذان کو دعا اسلیی فرمایا کہ وہ بلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کی
اور نماز قائمہ کی یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قایم رہین گی اور بعد لفظ والفضیلة کی کہ یہہ کہ جملہ پڑہتی ہین والدرجة الرفیعة یہہ کسی روایت مین
آیا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنی اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوی صاحب اوسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین اوس سی تمام خلایق کہ وہ
مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون سی ہیبت اور دہشت سی دم نہین مار سکیگا اوس وقت
آنحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کہلوا دینگی اور وعدہ کیا ہی تو نی یعنی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما
محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کی انک لاتخلف المیعاد بہی ہی اور اسکی آگی یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتی ہین شک کی اسکا نہین

نہین ۰ ع ت وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا
امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال
اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزی رواہ م
اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتی تہی جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تہی قصد کرتی سنی اذان کا پس اگر سنتی اذان باز
رہتی لوٹنی سی ور اگر نہ سنتی اذان تو لوٹتی پس سنا ایک شخص کو یعنی اوس حالت مین کہ لوٹ کی لی گئی تہی کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ اوپر اسلام کی ہی یعنی اسلیے کہ اذان نہین کہتی ہین مگر مسلمان پہر کہا اوسنی گواہ ہوتا ہون مین یہہ کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلا تو آگ سی یعنی بسبب چہوٹنی شرک کی پہر دیکہا صحابہ نی طرف اوس شخص
کی پس ناگہان وہ چرانیوالا تہا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ کفار کی لوٹنی کو جاتی تو تمام صبح کی وقت
تشریف لیجاتی تا امتحان کرین کفر اور اسلام اونکی کا جیسا کہ کہا انس نی کہ تہی حضرت قصد کرتی سنی اذان کا پس اگر سنتی اذان تو ٹہرجاتی
لوٹنی سی جانتی کہ مسلمان ہین ور اگر اذان نہ سنتی تو لوٹتی پس منتظر اسی لیے تہا کہ شاید اوسمین مسلمان ہو اور انجانی سی اوسکو لوٹین اس سی
یہہ معلوم ہوا کہ ہونی نہونی اذان کو حضرت نی علامت ایمان و کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرین
تو مستحق قتال کی ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سی ہی ۰ ع ح وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ سنی موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا
اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی از روئی رب ہونیکی اور ساتہہ محمد کی از روئی رسول ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روئی دین
ہونیکی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی یعنی چہوٹی گناہ روایت کی یہہ مسلم نی ف جسوقت موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اوسوقت
اس کلمہ کو پڑہی یا بعد تمام ہونی اذان کی مناسب تر اخیر کی بات ہی تا کہ جواب و کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب جب
ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اوسکی اسکو پڑہی ۰ ع وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل
اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ
بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے
اوس شخص کی کہ چاہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف دو اذانونسی مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نی اس جملہ کو تاکیدا
واسطی رغبت دلانیکی نوافل پڑہنی پر درمیان اذان و تکبیر کی اسلیے کہ دعا نہین رد کی جاتی ہی درمیان ان دونونکی واسطی بزرگی
اسوقت کی اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بہی بہت ہوتا ہی ور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہی یہہ کہ نماز پڑہی درمیان اذان و تکبیر کی
اور مکروہ رکہی ہین امام ابو حنیفہ نی نفل پڑہنی پہلی مغرب کی بموجب حدیث بریدہ اسلمی کی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ درمیان دو اذانون کی دو رکعتین
ہین سوا مغرب کی اور جو شخص کہ چاہی پس سی یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہی واجب نہین ۰ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دی انکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش موذنوں کو یعنی کمی یا دیر
جو ان سی ہو جاوی اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد و ترمذی اور شافعی نی اور بیچ دوسری روایت شافعی کی ساتھہ لفظ مصابیح کی
ہی **ف** امام ضامن ہی یعنی اوٹھا لیتا ہی بوجھ قرات مقتدیوں کی یعنی اوٹھا لیتا ہی قراۃ اونکی اور قیام کو بھی اگر رکوع میں امام کی ساتھہ
ملین اور نگاہ رکھتا ہی افعال نماز کی اور گنتی رکعتوں کی اور موذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتی ہیں انکی اذان پر لوگ نمازوں کی پڑھنی میں اور روزوں کی
افطار کرنی میں ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَتْ**
لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص اذان دی سات برس واسطی طلب ثواب کی یعنی
واسطی خدا کی نہ مزدوری کی لکھی جاتی ہی واسطی اوسکی خلاصی آگ سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِیَّۃٍ لِلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ فَقَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہی بکریوں کی سی بیچ سر ٹکڑی پہاڑ کی اذان دیتا ہی
واسطی نماز کی اور نماز پڑھتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف اس بندی میری کی اذان دیتا ہی
اور برپا رکھتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی ڈرتا ہی مجھ سی تحقیق بخشا میں نی بندہ اپنی کو اور داخل کرونگا میں اوسکو
بہشت میں روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** چرواہی بکریوں کی سی کہ اختیار کی ہی اوسنی کنارہ کشی لوگوں سی چوٹی پہاڑ میں اور
کہا ابن ملک نی کہ فائدہ اذان دینی اوسکی کا یہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتوں اور جنات کو ساتھہ داخل ہونی وقت کی اور گواہی دیگی جو چیز کہ سنی
گی اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھہ مسلمانوں کی بیچ جماعت اونکی کی اور مراد اذان سی اعلام عام ہی
یعنی اذان و تکبیر اور بعضوں نی کہا ہی کہ جب اذان و تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑھتی ہیں ملائکہ ساتھہ اوسکی اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا
واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجھ سی یعنی کرتا ہی یہہ واسطی ڈرنی عذاب میرے کی لیکن دکھانی کی لیئی اور اسمین دلیل ہی اس پر کہ مستحب ہی اذان اور تکبیر کہنی اکیلی کو ۱۲ ع ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہونگی اوپر ٹیلی مشک کی دن
قیامت کی ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنی کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی راضی ہیں اور تیسرا وہ
شخص کہ اذان دیتا ہی واسطی پانچوں نمازوں کی ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** مراد عبد
سی مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھہ اوسکی راضی ہیں یعنی بسبب اسکی کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتوں اور آداب نماز کی اور صحت
قراءۃ کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضامندی اکثروں کا ہی کہ جو علم رکھتی ہوں اور یہہ ٹیلی انکو اسلیئے ملینگی کہ اونہوں نی روکا تھا نفسوں
اپنوں کو سختیوں طاعات پر اوسکی بدلہ میں اللہ تعالیٰ یہہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرمائیگا تا لوگوں میں انکی بزرگی معلوم ہو ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاھِدُ

الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ
كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اذان دینی والا بخشا
کیجاتی ہی واسطی اوسکی موافق نہایت آواز اوسکی کی اور گواہی دیتی ہین واسطی اوسکی ہر تر و خشک اور حاضر ہونیوالی نماز کی لکھی جاتی ہین واسطی
اوسکی پچیس نمازین اور دور کیجاتی ہین اوس سے جو گناہ کہ بیچ مین ہین دو نمازونکی روایت کی یہہ حدیث ابوداود و ابن ماجہ نی اور روایت کی نسائی نی قول کل
رطب و یابس تک اور کہا نسائی نی یہہ بہی اور واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی ف موافق نہایت آواز اوسکی کی یعنی جسقدر
آواز بلند کرتا ہی مغفرت بہی اوسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنی جتنی طاقت ہی دیتی آواز بلند کی تو مغفرت بہی پوری پاتا ہی
اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوی اور اتنی ہون کہ جہانتک آواز اذانکی پہونچی اوسمین بہر جاوین تو سب بخشی جاتی
ہین اور مراد رطب سی نامی ہی یعنی جو چیز بڑہتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کی اور یابس سی جمادات مراد ہی یعنی پتہر مٹی وغیرہ اور طیبی نی لکہا
ہی کہ لفظ و شاہد الصلوٰۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک
میری یعنی ملا علی قاری کی یہہ ہی کہ عطف اوسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کیطرف پہرتی ہی
یا موذن کیطرف اور معنی خبر جملہ حدیث کی یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کیطرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی
بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالی بہلائی کی ع ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ
اِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا کہا مینی اے رسول خدا کی مقرر کر مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو
امام اونکا ہی یعنی کیا مینی تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتہہ بہت ضعیف ونکی کی اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوی اوپر اذان اپنی کی مزدوری روایت
کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی ف اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف ونکی کی یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفونکی کر قراءۃ اور ارکان ایسی
مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذنکو مزدوری لینی اور علمائی لکہا ہی کہ اگر مزدوری یہہ ٹہیرا
نلین اور لوگ آپ سی بقدر حاجت انکی کی پہنچایا کرین حلال ہوگی مناسب ہی لوگونکو کہ خبر گیران انکی رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن
جو عالم نہو ساتہہ اوقات نماز کی تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینی کی بطریق اولی نہین مستحق ہوگا ع ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ
وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی یہہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کی یا الہی یہہ ہی وقت آنی رات تیری کا اور پیٹہہ
پہیرنی دن تیری کا اور آوازین تیری پکارنیوالونکی یعنی موذنونکی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین ف
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہی جاوی یہہ دعا بعد جواب دینی اذان کی یا اثناء جواب مین پڑہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان کیوقت
دعا قبول ہوتی ہی ع وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ
فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ
الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یا بعض اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا انہوں نے قد قامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم
رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف مانند حدیث عمر کی یعنی
جو کہ اسی باب میں پانچویں حدیث گذر چکی ہے حاصل یہہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو مؤذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہنے
کیوقت لاحول پڑھی اور قد قامت الصلوۃ کہنے کی وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں پھیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اوس وقت میں دعا کیا
کرو اوس وقت میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا میں اور آخرت میں
اور ظاہر اس عبارت سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے لیکن بہتر یہہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے ع ح
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ
وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں ہیں کہ نہیں رد کی جاتیں یا فرمایا
کہ کم رد کیجاتی ہیں یعنی نہیں دعا میں ایک دعا نزدیک اذان کی یعنی وقت شروع ہونے اذان کی یا بعد اسکی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی
ساتھ کفار کی جسوقت کہ ملیں بعضے اونکی ساتھ بعضے کی یعنی جب آپس میں قتل و قتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت میں ہے بیچ اسی وقت لڑائی
اور تلے مینہ کی یہہ لفظ او نیچے مینہ کی یعنی مینہ میں کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہیں ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا وعن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا
يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہیں ہم پر
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہیں مؤذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کی سے پس سوال کر یعنی جو چاہے دیا جاویگا روایت
کی یہہ ابوداؤد نے ف بزرگی رکھتے ہیں ہم پر یعنی بہ نسبت ہماری اونکو بسبب اذان کی ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب اوس کی
لاحق ہوں ساتھ اونکی یہہ عرض او نہوں نے کی آگے حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح مؤذن کہے تو بہی اوسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوۃ حی علی
الفلاح کیوقت لاحول پڑھ جیسیکہ اوپر ذکر ہو پس حاصل ہوگا تجہی مثل اصل ثواب اونکی کی پہر دعا کر نیکو زیادہ جواب سے جو فرمایا اوسمیں اشارہ ہے
اسپر کہ اگر جواب مؤذن کا دیگا بعد اوسکی دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بہی جواب اذان کا کہے تا ثواب
اذان کا پاوے بخلاف اسکی کہ مشہور ہے لوگوں میں کہ وقت حاصل ہونے اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہیں ع ح الفصل الثالث
فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ
حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہے اذان نماز
کو بہاگ جاتا ہے یہانتک کہ پہنچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چہتیس کوس ہے روایت کی یہہ مسلم نے ف مراد
شیطان سے جنس شیطان ہے یعنی سب یا سردار اونکا ظاہر یہی ہے اور حاصل اسکی مابعد کا یہہ ہے کہ شیطان اصلی سے اسقدر دور ہو جاتا ہے کہ جتنا

رہنے والے مدینہ کے ہیں اور یہی مراد راوی کی ہے ابو سفیان نافع بن طلحہ ہیں کہ راوی ہیں جابر کے ع **وعن علقمة بن وقاص قال انی لعند**
معاوية اذا اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حى على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما
قال حى على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد اور روایت ہے علقمہ بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تھا میں نزدیک
معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن اونکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا اونکے موذن نے یہانتک کہ جس وقت کہا موذن نے حی علی الصلوة کہا لا حول
ولا قوة الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا
مینے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم یاد تی نادر ہی روایات میں ◆ ع **وعن ابی هريرة قال**
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال ينادى فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
قال مثل هذا يقينا دخل الجنة رواه النسائى اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوئے بلال اذان
کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی جو شخص
کہے مانند اسکے یعنی جواب دیوے ویسی اذان کے میں کہے یا اذان دیوے مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا دخول ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات
پانیوالوں کے ◆ ع **وعن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن يتشهد قال وانا وانا رواه**
ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑھتا ہے فرماتے اور میں بھی اور میں بھی روایت کی یہہ
ابو داؤد نے **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنی جیسے تو گواہی دیتا ہے میں بھی گواہی دیتا
ہوں اور دوبار لفظ انا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کے ہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے گواہی دینے کی اپنی رسالت پر اور تمام
امت کی پر اختلاف ہے اسمیں کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کی دیتے تھے یا فرماتے تھے واشہد ان رسول اللہ صحیح یہی ہے کہ حضرت مثل گواہی
ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسے کہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سے گذرا کہ انہوں نے موذن کو جواب دیے میں واشہدان محمدا رسول اللہ کہا اور
پھر کہا کہ مینے حضرت سے یونہی سنا ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ کبھی اوسطرح فرماتے ہونگے کبھی اسطرح ◆ ع **وعن ابن عمر ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثنتى عشرة سنة وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه فى كل يوم
ستون حسنة ولكل اقامة ثلثون حسنة رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہے واسطے اوسکے بہشت اور لکھی جاتی ہیں واسطے
اوسکے بسبب اذان دینے اوسکے کی ہر روز میں یعنی بدلے ہر اذان کی ساٹھہ نیکیاں اور بدلے ہر تکبیر کی تیس نیکیاں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** تکبیر کا ثواب
بہ نسبت اذان کی کم شاید اسلیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کی لیے ہوتی ہے اور اذان غائبین اور حاضرین دونوں کی لیے یا اذان میں
محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر میں کم ◆ ع **وعنه قال كنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواه البيهقى فى**
الدعوات الكبير اور روایت ہے انہیں ابن عمر سے کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا مانگنے کی وقت اذان مغرب کے روایت کی یہہ بیہقی
نے بیچ دعوات کبیر کے **ف** شاید کہ دعا وہی ہو جو حدیث ام سلمہ کی میں اوپر گذری یعنی اللهم هذا اقبال ليلك آخر تک **باب** باب بیچ بیان
کرنے بعضے احکام اذان کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا ينادى**

بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات سی پس کہاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دی ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نی اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہیں اذان دیتا تہا یہانتک کہ کہا جاتا تہا اوسکو صبح کی تو نی صبح کی تو نی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موذن تہی ایک پہلی فجر کی رات سی اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کی پس شافعیہ کے نزدیک دو موذن مقرر کرنی سنت ہین کہ ایک پہلی فجر کی دیوی تا اخیر مین اذان دی اور دوسرا بعد فجر کی اول وقت مین اور حنفی کہتی ہین کہ پہلا موذن سحر کی لیی یا تہجد کی لیی تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی منع فرمایا اذان سی پہلی فجر کی پس اسی لیی ان کی نزدیک رات سی اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ جب ام مکتوم بعد ہونی صبح کی اذان دیتی تہی تو اوسوقت تک کہنا نا مناسب کیونکر جائز ہوا جواب یہہ کہ معنی اصبحت کی یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی او سکو مبالغۃً اصبحت کہا ع ﴿ **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری تمکو سحر کہانی تمہاری سی اذان بلال کی یعنی اس لیی کہ وہ رات سی اذان کہتا ہی اور فجر دراز یعنی صبح کاذب لیکن فجر پہیلی ہوئی بیچ کنارہ کی یعنی صبح صادق روایت کی یہہ مسلم نی اور لفظ اوسکی واسطی ترمذی کی ہین ﴿ **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ** قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مین اور بیٹا چچا میری کا پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سفر کرو تم اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیی کہ امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر تہی اس لیی بڑی کو امامت کی لیی فرمایا یا مراد اکبر سی افضل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہی لیکن چاہیی یون کہ موذن عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کی اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کی صحیح کہی ع ﴿ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہین مالک سی کہا فرمایا واسطی ہماری رسول خدا صلعم نی نماز پڑہو جسطرح دیکہتی ہو تم مجکو نماز پڑہتی اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیی کہ اذان کہی تم مین سی ایک تمہارا پہر امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بڑا تمہارا یعنی بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سی علم احکام نماز کا ہی اور مراد سن سی وہ سن ہی کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائی بہت دن ہوئی وہ حکما بڑا ہی اوس سی کہ پیچہی اوسکی اسلام لایا واقع مین اگرچہ چہوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہی ع ﴿ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوۃ قال من نسی الصلوۃ
فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالی قال واقم الصلوۃ لذکری رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہانتک کہ جسوقت پہنچے حضرت کو اونگہہ اوترے آخر رات کو آرام کے لیے
اور فرمایا بلال کو محافظت کر واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نے اوسقدر کہ مقدر کی گئی تہی واسطے اوسکے یعنی
تہجد کی نماز یعنی جو سکی پڑہی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنی سے منہہ کرکے طرف
فجر کی یعنی جگہہ نمود کی مشرق کے تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلال پر آنکہین اونکی یعنی سو گئی اور وہ تہی تکیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ
کا پس نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابون سے یہانتک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کی پس ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گہبرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہی یعنی کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب
ہوئی نفس میری پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہاری پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لے چلو یعنی اونٹ اپنی یہانسے پس کہینچ لیا اونہون نے اونٹ اپنی تہوڑی دور
پہر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نے اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا
جو شخص بہولجاوے نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑہے نماز جسوقت یاد کرے اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ قایم کر نماز کو وقت یاد
کرنے میرے کے یعنی یاد کرنے نماز میرے کے روایت کی یہہ مسلم نے ف خیبر مدینہ سے تین منزل ہے سنہ سات مین حضرت نے اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز
مین فتحیاب ہوئے اور حضرت نے وہان جو قضا پڑہی اور سوار ہونیکا یعنی کوچ کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا یہہ بیان کرنے سبب اسکے اختلاف کیا ہے علمای
حنفی نے وقت طلوع کی قضا پڑہنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہوجاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی
کہ قضا اوسوقت مین جایز کہتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین آ چکا ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر
کہی ہم اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین ہے نزد شافعی موجب قول جدید کے ہے لیکن معتمد اونکے علما کے نزدیک موجب مذہب قدیم کے یہہ
ہے کہ اذان کہے قضا کے لیے اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قضا پڑہی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنی اوسی سبب کے
صبح مین ساتہہ اذان و تکبیر کے اور شیخ ابن ہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابوداود وغیرہ سے لائے ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سے اس قصہ مین آیا ہے
کہ حضرت نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہوا ہے حضرت سے کہ ساتہہ اذان و تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوۃ
کے حدیث مین یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان ایک اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکہین میری
سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہے پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہوئے جواب اسکا یہہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع
و غروب کا کام آنکہونکا ہے پر آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار رہتا ہے اگر کوئی کہے کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کے
کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ فعل باریتعالی کا ہے اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کے معلوم ہوئے ہم ع ح وعن
ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ
اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کہڑے ہو تم یہانتک
کہ دیکہو تم مجکو کہ نکلا حجرہ سے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف فقہا نے لکہا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوۃ کہے اوسوقت مقتدی
کہڑے ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت کا اسیوقت ہوتا ہوگا ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتی ہوی اور آؤ تم چلتی
اور لازم ہی تمہین آنا وقار سی پس جو پاؤ ساتہہ امام کی پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کی پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کی اوسکو ادا کرو روایت
کی یہہ بخاری ومسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کی پس وہ نماز مین ہی یعنی حکما
اور ثوابا ف لکہا ہی علمانی کہ علامت سبکی عقل و غفلت کی ہی دوڑنا واسطی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوے
تو پہلی سی مستعد ہونا چاہیی تہا شتابی کہ محمود ہی یہہ ہی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ اختلاف کیا ہی علمانی کہ جو کوئی
ڈرتا ہو فوت ہونی تکبیر اولی کی سی وہ جلدی کری یا نہین پس کہا ہی بعضون نی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رض نی سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی
کی طرف مسجد کی اور بعضون نی اختیار کیا ہی یہہ کہ چلی وقار سی بموجب اس حدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی اور یہہ بات
جب ہی کہ نہ واقع ہو اوس سی تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہہ بات نہین حاصل ہونیکی انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جلدی کری ساتہہ وقار کی نہ ساتہہ
دوڑنی کی تا عمل حدیث پر بہی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بہی ہاتہہ سی نجاوی اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام
پہیر دیگا اس صورت مین بہی جلدی کر کر شریک ہووی امام کی ساتہہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل
دوسری سی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ
الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي
وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ
يَتَوَضَّؤُا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَزَعِهِمْ
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا
ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ ثُمَّ
دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا
روایت ہی زید بن اسلم سی کہا کہ اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کی راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگا دوی انکو واسطی
نماز کی پس سو گیا بلال یعنی تہوڑی دیر کی بعد بسبب غلبہ نیند کی اور سو گئی لوگ یہانتک کہ جاگی اس حالین کہ تحقیق طلوع ہوا اونپر آفتاب پس جاگ گئی
لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پہر اور اصحاب پس تحقیق گہبرائی یعنی بسبب فوت ہونی نماز کی پس حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ
سوار ہووین یہانتک کہ نکلین اوس جنگل سی اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئی یہانتک کہ نکلی اوس جنگل سی
پہر حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واسطی نماز اور تکبیر کہے پس نماز

پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ لوگون کی جنی قضا صبح کی جماعت سی ادا کی پہر پہلی یعنی نماز سی ڈر دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنی تسلی کی لیی ہی لوگون تحقیق اسنی قبض کین تہین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہماری بیچ غیر اسوقت کی یعنی پہلی سوقت سی کہ آفتاب نکلا سو تا پس جسوقت کہ سو رہی ایک تمہارا غافل ہو کر نماز سی بہول جاوی نماز پہر گہبرا وی طرف اوسکی پس چاہیی کہ پڑہی اوسکو جیسا کہ تہا پڑہتا اوسکو وقت اوسکی مین یعنی ساتہہ اذان و تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی ادا کری پہر التفات کی رسول خدا صلعم نی طرف ابی بکر صدیق کی پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کی پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر ڈہری تہپک تہپکتا رہا اوسکو جیسی تہپکا جاتا ہی لڑکا یہانتک کہ سو یا پہر پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو پس خبر دی بلال نی پیغمبر خدا صلعم کو مانند اوسچیز کی کہ خبر دی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نی گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کی ہو روایت کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی **ف** بیچ راہ مکہ کی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان مین خیبر اور مدینہ کی ہوا تہا اور یہہ مکہ اور مدینہ کی درمیان مین اور لفظ آو کا انی ینادی للصلوۃ او یقیم مین معنی جمع کی ہی یا شک راوی کی یعنی اذان و تکبیر دونو کا حکم کیا یا او شک کی لیی ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت ابو داود کی امر صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکی مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کری نماز جہریہ مین اور سر کری نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضی علما حنفیہ نی اختلاف کیا ہی کہ قضا مین جہر کی ہی پڑہنا واجب ہی اور یعنی ضجعہ کی سند مین یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسی پہلی حدیث مین مذکور ہی کہ بلال اونٹ سی تکیہ لگا کر سو رہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث مین پہلی تو غفلت کو نسبت کی طرف اللہ تعالے کی اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کی جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالے نی پیدا کرنی نیند اور نسیان کا اونمین پس قادر کیا شیطان کو اوسچیز کی کرنی پر کہ غفلت اور نیند پیدا کری قسم تہپکنی وغیرہ سی اور اسحدیث مین اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نی حال بلال کا بیان فرما دیا اس سبی حضرت ابو بکر نی تصدیق اوسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا ۔ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلاتہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی واسطی مسلمانونکی روزی اونکی اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی یعنی ثابت ہین موذنونکی ذمہ دو چیزین مسلمانونکی تا احتیاط کرین اونکی وہ دو چیزین یہہ ہین روزی اونکی اور نماز اونکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتی ہین اور نماز پڑہتی ہین حاصل یہہ کہ موذنونکو چاہیی کہ رعایت وقت کا لحاظ رکہین تا لوگونکی ان دو چیزونمین خلل نہ آوی ۔ ع ع

باب المساجد ومواضع الصلوۃ

باب ہی بیچ بیان مسجدون کی اور جگہون نماز کی **ف** مراد جگہون نماز سی یہان وہ جگہہ ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووی یا نہ مکروہ ہووی چنانچہ بیان اوسکا حدیثونمین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیثین بہت آئی ہین کچہہ اونمین سی تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچہہ اور کتابونمین ہین چنانچہ ترجمہ بعض اونکیکا ہی لکہا جاتا ہی تا مسلمان اوسکی بزرگی معلوم کر کر عبادت کرنی اوسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو ذر نی اپنی بیٹی سی کہا ای بیٹی میری چاہیی کہ ہووی مسجد گہر تیرا اسلیی کہ تحقیق میں نی سنا ہی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی مسجدین گہر متقیون کی ہین پس جسکا ہووی مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطی اوسکی راحت اور رحمت کا اور گذرنی کا پلصراط سی طرف جنت کی اور عبد الرحمن بن معقل سی روایت ہی کہ ہم حدیث کہی جاتی تہی کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سی بچنی کی لیی اور حضرت عمر رضی سی روایت ہی کہ مسجدین گہر اللہ کی ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کی گئی پر یہہ کہ اکرام کرنا ہی زیارت کرنیوالی اپنی کا یعنی اللہ زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ نہین جگہہ پکڑتا ہی

آدمی مسجد مین وسطی نماز کی یا وسطی ذکر اللہ کی مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف وسکی ساتہہ مہربانی اور رحمت کی جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت کی
کرتی ہین اہل غائب کی جبکہ آتا ہی وون پر غائب ونکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اوس صورت مین ہی کہ ایک جگہہ اپنی واسطی
مسجد مین مقرر کرلی اسطرح کہ نہ بیٹہی وہ جگہہ سوای وسکی پس یہہ منع ہی اگرچہ واسطی ذکر اللہ کی یا نماز کی ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور
یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنی کی فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹہراوی نماز کی لیی اور ذکر کی لیی نہ واسطی واسطی اور غرض کے
اغراض دنیویہ کی اور حظوظ نفسیہ کی ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ
الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الْمُسْلِمُ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
روایت ہی ابن عباس سی کہا جب داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی فتح مکہ کی دعا کی بیچ کونون اوسکی کی سب کونون یعنی چارون
کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہانتک کہ نکلی اوسمین سی پس جبکہ نکلی پڑہین دو رکعتین سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری
نی اور روایت کی مسلم اونہین ابن عباس سی کہ نقل کی وونہون نی اسامہ بن زید سی **ف** یہہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا
کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونی کی جانب اسکی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونی کا اور یہہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی گی کی جانب ہی و متوجہ ہونا اور
طرف درست نہین اور نہ یہہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سی حسبہی اور اندر نماز درست نہین جیسیکہ امام مالک کہتی ہین بیچ نماز فرض کے
اور سب اہل علم کی نزدیک جائز ہین نفل پڑہنی کعبہ کی اندر موجب حدیث ابن عمر رضی کی اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی پس کئی ہین جمہور طرف جواز کی
اور منع کیا ہی اوس سی مالک و احمد نی + ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ
وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ
مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم داخل ہوئی کعبی مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نی یا عثمان نی کعبہ حضرت پر یعنی تا لوگ
ہجوم نکرین اور ٹہیری حضرت اوسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہی عبداللہ بن عمر کہتی ہین کہ مینی پوچہا بلال سی جسوقت کہ نکلی بلال یا حضرت
کعبہ سی باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نی کیا ایک ستون بائین اپنی اور دو ستون داہنی اپنی
اور تین ستون پیچہی اپنی اور تہا خانہ کعبہ اوسدن چہہ ستونون پر یعنی تین ستون مین یہہ نماز پڑہی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث
سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعبہ کی اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سی کہ ابن عباس نی اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت
نی نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئی پس
دیکہا اسامہ نی دعا مانگتی پہر وہ بہی دعا مین مشغول ہو گئی کسی کعبہ کی کونی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونی مین تہی اور بلال
قریب تہی آنحضرت کی آنحضرت نی جو نماز بعد دعا کی پڑہی وونہون نی نماز مین دیکہا اور اسامہ نی نہ دیکہا اس لیی کہ دور تہی اور دعا مین مشغول
تہی اور نماز بہی سبک تہی اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی آیا ہی کہ حضرت نی اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین تو اسکی تصویرین مٹاوین
لیی پس ہو سکتا ہی کہ آنحضرت نی نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مثبت ثابت کرتا ادا ہی نماز کا ہی نہ نفی اوسکی + ح ع **وعن**

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة فی مسجدی هذا خیر من الف صلوة فیما سواه الا المسجد الحرام متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مسجد میری مین کہ یہہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سی اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سوا مسجد حرام کی کہ اوسمین بنسبت اور مسجدون کی لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین اوریہہ کہ وہ سارا حرم ہی دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب سی اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیون نی سلیکہ اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرائض کی نہ نوافل کی اور تیسرا یہہ ہی کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علما نی بسبب اس حدیث ابن ماجہ کی صلوۃ بمکۃ بمایۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہی لاکہہ درجہ جو تہا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین ۱۲ ع وعن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی هذا متفق علیه اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ باندہو تم کجاوے انکو مگر طرف تین مسجدون کی یعنی سفر نکرو مگر طرف تین مسجدون کی مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی بخاری و مسلم نی ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ منع کیا حضرت نی اختیار کرنی سفر ہر جگہہ کی سی کہ سوای ان تین جگہونکی ہی کہ پروردگار تعالی نی بسبب ذاتی بزرگی کی انکو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہی کہ بطور تقرب اور عبادت کی سوای ان مواضع کی قصد نکرین اور سفر نکرین اور اگرچہ حاجت پڑی مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادای حقوق وغیرہ کی یہہ بات اور ہی اور سفر ساتہہ اس قصد کی جائز ہی لیکن سفر کرنی مین واسطی زیارت قبور صالحین کی اور واسطی پہنچنی کی مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضی مباح کہتی ہین اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کی سوای ان تین جگہونکی درست نہین اور اگر نذر کرین پیچ غیر ان تین مسجدون کی واجب نہین ہوتا اور فا او سکا اور بعضون نی کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنی کسی مسجد کی لیی سوای ان تین مسجدون کی سفر جائز نہین اور اور مواضع سوای مسجدون کی خارج ہین مفہوم اس کلام کی سی اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکی کا ہی کہ متبرک ترین مقامات کی ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کی اور بغیر انکی مشقت کہینچنی بیفائدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوای ان تین جگہونکی درست نہین ۱۲ ح اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کی لکہا ہی ترجمہ اون کی کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تہی اہل جاہلیت قصد کرتی تہی مکانات معظمہ کا کہ اپنی گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتی تہی اور زیارت کرتی تہی اور برکت حاصل کرتی تہی اوس طرح کی قصد کرنی مین اور بزرگی جاننی مین تحریف اور فساد اسقدر ہی کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فساد تا نملجاوین غیر شعار ساتہہ شعار کی اور نہو جاوی وسیلہ واسطی عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک میری یہہ ہی کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیا مین سی اور کوہ طور سب یہہ برابر ہین بیچ نہی مین یعنی ان سب چیزونکی طرف سفر کرنی انتہی ۱۲ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان گہر میری کی اور منبر میری کی ایک باغ ہی باغون بہشت کی سی اور منبر میرا اوپر حوض میری کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جو کوئی

عبادت

عبادت کریگا اوس جگہہ مین کہ درمیان گہر میری کی اور منبر میری کی ہی پہونچیگا طرف باغ کی باغون بہشت کیسی اور جو کوئی لازم کریگا عبادۃ نزدیک منبر کی ہو یگا دن قیامت کی حوض کوثر میرے پر اور کہا امام مالک نی کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنی پر اور روضہ یعنی ٹکڑی کی ہی یعنی یہہ جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پہر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کی اور کہا توربشتی نی کہ نام کہا گیا ہی اس جگہہ کا روضہ اس لیی کہ زیارت کرنیوالی حضرت کی قبر کی اور وہانکی رہنی والی ملائکہ اور جن و انس ہمیشہ مشغول رہتی ہین اوسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیی روضہ کہا جیسکہ حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا۔ع س وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادی بہی اور سوار بہی پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین

ف قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکہ سی ہجرت کرکر مدینہ مین تشریف لائی مدینہ کی داخل ہونی سی پہلی ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو مسجد قبا کہتی ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قایم مقام تحیۃ المسجد کی ہو پڑہتی تہی اور یہ اوسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی ہی کہا ابن حجر نی کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نماز پڑہنی قبا مین مانند عمرہ کی ہی اور سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میری اس سے کہ جاؤنمین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ مارین طرف اوسکی جگر اونٹون کی یعنی دور دراز سی مشقت سفر کی اوٹہاکر آوین۔م ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محبوب زیادہ مکانون کی شہرون مین طرف اللہ کی مسجدین اونکی ہین اور بہت مبغوض مکانون شہرون کی طرف اللہ کی بازار اونکی روایت کی یہہ مسلم نی

ف مسجدین جگہہ عبادت کی ہین اسلیی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی انکو یعنی مسجد والون کو خیر پہنچاتا ہی اور بازار جگہہ افعال شیاطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جہوٹہہ کی اسلیی انکو مبغوض رکہتا ہی یعنی وہانکی رہنی والونکو برائی پہنچاتا ہی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بت خانی اور شراب خانی اور چکلی بدتر ہین بازارسی انکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارون کی رکہنی کی لیی شارع کیطرف سی حکم ہی اور ان چیزون کی رکہنی کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکہنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہی۔م ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بناوی واسطی خدا کی مسجد بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف واسطی خدا کی یعنی خالص اوسکی رضامندی کی لیی بناوی نہ واسطی کہانی سنانی لوگون کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ جو لکہی نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسکی کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کی لیی ہی یعنی اگرچہ چہوٹی مسجد بناوی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلی تیتر کی یہہ مبالغہ ہی خوردی اور تنگی مین۔م ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی مہمانی اوسکی بہشت مین سی جب جاوی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہہ بخاری

مسلم نے **ف** یہہ بشارت ہی اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنیوالون اپنی کی اور محروم نہین چہوڑتا مسجد مین
جانیکی وقت جو کہ نیتین کرنی چاہئین و مین سی ایک یہہ بہی ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
تفصیل سی ہو چکا ہی * ت **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ
اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِيْ
يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین سی ازروی
ثواب کی بیچ نماز کی جو دور ہون اونکا ہی پس دور اونکا ازروی چلنی کی یعنی جتنا گہر دور ہوگا مسجد سی اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑہی ساتہہ امام کی بڑا ہی ازروی ثواب کی اوس شخص سی کہ نماز پڑہی پہر سو رہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم
نی **ف** یعنی جو لوگ کہ خبر کری نماز کو تا کہ پڑہی اوسکو ساتہہ امام کی ثواب بہت پاتا ہی اوس سی کہ پڑہ کر سو رہی اور انتظار امام کا نکری اگرچہ
وقت مختار ہی مین پڑہی اور اگر کوئی چہوڑی جماعت کی ساتہہ پڑہ لی یا اوسکی ساتہہ پڑہ لی کہ حق امامت کا نہین رکہتا ہی اور دوسرا
انتظار جماعت کثیر کا کری اور ساتہہ اوسکی ادا کری کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سی خصوصا کہ یہہ سبب
کسل کی کری * ع * **وعن** جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گہر گرد مسجد کی پس ارادہ کیا بنو سلمہ نی یہہ کہ اوٹہہ آوین نزدیک مسجد کی پس پہنچی یہہ خبر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتی ہو کہ نقل کرو یعنی اوٹہہ آؤ نزدیک مسجد کی کہا اونہون نی کہ ہان
ای رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہمنی یہہ پس کہا ای بنی سلمہ ٹہری رہو اپنی گہرون مین لکہی جاوینگی نقش قدم تمہاری کی ٹہری رہو اپنی گہرون مین
لکہی جاوینگی نقش قدم تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سی وہ حضرت کی مسجد سی دور رہتی تہی جب گرد
مسجد کی کچہہ گہر خالی ہوئی بسبب چلی جانی رہنیوالون اونکی کی یا اور جا بسنی کی تو اونہون نی آرزو کی مسجد کی پاس آ رہنی کی حضرت
نی اوسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگی وہان سی آنی مین قدم بہت رکہوگی وہ نامہ اعمال مین لکہی جاوینگی اور باعث زیادتی ثواب کی
ہونگی * ع * **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَ
رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ
وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہیگا اونکو اللہ بیچ سایہ
اپنی کی اوسدن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کری اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا
ہوا ہی مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہی اوس سی یہانتک کہ پہر جاوی طرف اوسکی اور چوتہی دو شخص کہ محبت رکہتی ہین آپس مین واسطی اللہ کی
اکٹہی ہوتی ہین اوسکی محبت مین اور جدا ہوتی ہین اوسکی محبت مین یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکہتی ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی

اللہ کو تنہا پس بہتی ہین آنکھین اوسکی اور چہٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورت نی کہ صاحب حسب و جمال کی ہو یعنی باارادہ بدبلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سی اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہہ سو پس چہپایا اوسکو یہان تک کہ نجانا بائین ہاتہہ اوسکی نی کہ کیا خرچ کیا داہنی ہاتہہ اوسکی نی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف سایہ مین کہی گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہی گا سختیون آخرت کی سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد سایہ سی سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اوسکی ہوتا ہی وس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی اپنی طرف سی اور بعضون نی معنی اسکی یہی لکہی ہین جو کہ صاحب جمع نی لکہی اس صورت مین یہہ کنایہ ہی کمال پوشیدگی سی ۵ ع وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہین ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ جماعت کی پچیس درجی زیادہ ہوتی ہی پر نماز اوسکی کی کہ گہر مین پڑہی اور بازار مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کی لیی بیٹہتا ہی اور یہہ سو اسطی کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا یعنی ساتہہ رعایت شرائط اور آداب کی نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز نی یعنی خاص نماز ہی کی لیی نکلا کچہہ اور غرض نہین ہی نہین کہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ اوس قدم کی درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی وس سی بسبب اوسکی گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ ہوتی ہین فرشتی دعا کرتی اوسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کی ہی یا الہی بخشش کر او سپر یا الہی رحم کر او سپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنی والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون کی یا الہی بخشش واسطی اوسکی یا الہی قبول توبہ کر او سپر جب تک کہ نہ ایذا دی وسمین یعنی کسی مسلمان کو زبان یا ہاتہہ سی جبتک بے وضو ہووے بیچ اوسکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سی ہی او مسجد مین ہی اور معنی آخر حدیث کی یہہ ہین کہ ملائک دعا کرتی ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دی گویا یہہ حدیث معنوی ہی پہلی سکی بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک کہ وضو نہ توڑی یعنی اگر کسیکو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتی دعا نہین کرنی کی اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت مرتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہی اگر نماز پڑہ کر اور جا سی جا بیٹہی یہہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضی مشائخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتی ہین واسطی خوف تشویش وقت کی اور ریا کی اگرچہ یہہ نیت صحیح ہی اور اوسمین فضیلت ذکر او تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہی رہنی کی بیچ جگہہ نماز کی نہین حاصل ہوتی ہی وعن ابی اسید قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ کہی یا الہی کہول واسطی میری دروازی رحمت اپنی کی او جب نکلی پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا روایت کی یہہ مسلم نی ف دروازی رحمت کی کہول سبب یہ کہ اس مکان شریف کے

یا بسبب توفیق دینی نماز کی اسمین یا بسبب کہولنی حقایق نماز کی اور مراد فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد نکلنی کی نماز سی اوسکی طلب کو جاتا ہی ۱۲ ح ❊ **وعن** ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوا ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پہلی بیٹہنی سی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** یہہ حدیث سند شافعی کی ہی بیچ واجب ہونی تحیۃ المسجد کی اس لیی کہ وہ کہتی ہین کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کی لیی ہی ۱۲ ح ❊ **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دنکو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین پہر بیٹہتی اوسمین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بیٹہتی مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹہنا وقت آنی کی سفر سی گہر مین جانی سی پہلی ۱۲ ح ❊ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی کسیکو کہ ڈہونڈتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجپر یعنی نہ پاوی تو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطی اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ زبان سی کہی واسطی زجر اور منع کی تہدید سی یہہ بددعا نکری اور نہ چاہیی کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوی اور اگر دلسی بہی چاہی تا وہ سزائی فعل اپنی کی پاوی اور پہر ایسی حرکت نکری بعید نہو اور داخل ہی اسمین یہہ امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی واسطی لیی مانند خرید و فروخت وغیرہ کی اور تہی بعض سلف کہ روا نہین کہتی تہی تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنیوالی پر ۱۲ ح سید **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملئکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سی یعنی لہسن یا پیاز پس نزدیک نہو مسجد ہماری کی پس تحقیق فرشتی ایذا پاتی ہین اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہین اوس سی آدمی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جیسی بدبودار چیز سی آدمیون کو ایذا ہوتی ہی ویسی ہی فرشتونکو بہی ایذا ہوتی ہی پس لہسن یا پیاز کہا کر مسجد مین آیا کرو کہ وہ جگہہ حضور ملائک کی ہی وہ ایذا پاوینگی اور اسمین داخل ہی ہر چیز کہ بدبو رکہی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر اوسکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسونکا ہی یعنی مجلس وعظ اور پڑہنی پڑہانی اور حلقی ذکر کی اور مانند انکی کی کہ اونمین بہی بدبودار ہوکر نہ جاوی ۱۲ ح ❊ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مسجد مین تہوکی نہین اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو بہی جاوی تو دفعیہ اوسکی گناہ کا یہہ ہی کہ اوسکو دفن کر دی ۱۲ ح ❊ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالھا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو لائی گئی مجپر عمل امت میری کی نیک اوسکی اور بُری اوسکی پس پائی مینی
بیچ نیک عملوں اوسکیکی موذی چیز کہ دور کی جاوی راہ سی اور پایا مینی بیچ بُری عملون اوسکی کی تہوک کہ ہووی مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوی
روایت کی ہیہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ
اَمَامَہٗ فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰہَ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَاِنَّ عَنْ یَّمِیْنِہٖ مَلَکًا وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ
فَیَدْفِنُہَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ کہڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ تہوک ڈالی آگی اپنی پس سوا اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سی جب تک کہ نماز کی جگہہ
اپنی مین ہی اور نہ تہوک ڈالی داہنی اپنی اسواسطی کہ داہنی اوسکی فرشتی ہین اور چاہیی کہ تہوک ڈالی بائین اپنی یا نیچی پانو اپنی کی پہر دفن
کری اوسکو اور روایت ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچی قدم اپنی کی کہ بایان ہی روایت کی ہیہ بخاری مسلم نی **ف** اس مین مشابہت
دی مصلی کو ساتہہ اوس شخص کی کہ سرگوشی کرتا ہی مالک اپنی سی پس واجبی ہی ہوسیر رعایت ادبکی کہ او دہر تہوکی نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہی جہت سی
اور مراد فرشتی سی یا تو فرشتہ ہی سوائی کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی واسطی تائید اور الہام مصلی کی اور واسطی آمین کہنی کی دعا اوسکی
پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کری مہمان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین سی کہ ہروقت ساتہہ رہتی ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سی کرام کاتبین ہین خاص کیا
داہنی طرف والی کو واسطی آگاہ کرنیکی اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والی سی نہ مین جیسکہ دائین طرف افضل ہی بائین طرف سی اور فرشتہ
رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب کی سی و س ح **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ
لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ بیماری اپنی کی کہ نہین اوٹہی اوس سی یعنی تندرست نہین ہوئی اوس سی انتقال
ہوا اوسمین لعنت کری اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نی قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی ہیہ بخاری مسلم نی **ف** جب جانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اجل نزدیک پہنچی اور ڈری امت سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسکہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرونکو سجدہ کرتی ہین
آگاہ کیا اسکی منع ہونی پر ساتہہ لعن کرنی یہود اور نصاری کی کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تہا اور یہہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ سجدہ
قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسکہ بت پرست بت پوجتی ہین دوسری یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت خدا کی رکہین لیکن اعتقاد
یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور موجب قرب اور رضا اوسکی کا ہی یہہ دونون طریق غیر مشروع اور
ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلیی کہ اوسمین شریک کرنا ساتہہ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونون
پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کی یا مرد صالح کی واسطی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی اور کسیکو اسمین خلاف نہین ہی ہ یہہ مضمون مختصر لکہا گیا
ہی جو تفصیل دیکہا چاہیی اور شروح مین دیکہی **وعن** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ
قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہٰکُمْ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جندب سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی پکڑتی تہی قبرون انبیا اپنی
کیکو اور نیکبختون اپنی کیکو سجدہ گاہ خبردار ہو پس پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سی روایت کی یہہ مسلم نی و س
وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْہَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو گہرون اپنی مین اپنی نمازون سی اور نہ پکڑو گہرون کو قبرین روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی گہرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہہ ہی کہ قبرون کو مانند گہرون کی نکرو یعنی جیسا کہ کسیکو کچہہ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہی گہر مین واسطی حاجت کی اسیطرح کسیکو کچہہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوی بلکہ اللہ ہی سی اپنی حاجت مانگی یا مراد یہہ ہی کہ جیسی مقبرہ مین نماز نہین پڑہتی اسطرح سی گہر کو نکرو کہ گہر مین کچہہ نماز نہ پڑہو بلکہ گہرون مین ہی نماز پڑہا کرو اسیواسطی گہرون مین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرض کی * مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان مشرق و مغرب کی قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث ہی مدینہ والون کے حق مین واسطی انکی کہ جنکا قبلہ مدینہ کی موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کی ہی پس مشرق و مغرب کی درمیان مین پڑتا ہی * ح * **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِیْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَالْحَرَّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءَ یُنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا طِیْبًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی طلق بن علی سی کہا نکلی ہم جماعت قصد کرنیوالی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیعت کی ہمنی اونسی یعنی بیعت اسلام اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور خبر دی ہمنی اونکو کہ بیچ زمین ہماری کی بیعہ ہی واسطی ہماری پس مانگا ہمنی حضرت سی بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرت نی پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کی سی بعد وضو کی کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطی ہماری چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی زیادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ سو جب پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چہڑک دو اوس جگہہ اس پانی کو یعنی تا انوار اور برکات دین کی وہان پہیل جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی اوس جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنی تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سی پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نی **ف** بیعہ کہتی ہین نصاری کی عبادت خانہ کو یہہ قوم نصاری تہی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالین اور اوسپر پانی تبرکا چہڑکین چنانچہ جملہ فاتخذوہا مین بیان سکا ہی نہین زیادہ کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہی زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ ابہی ڈالا ہی مگر برکت گویا یہہ پانی جو اب ڈالا ہی اوس پہلی پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہی اسمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہو وگی اور اس حدیث سی دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اوسکو اور شہرونمین بطور تبرک کی اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جہوٹی علما اور مشایخ کی کو قسم کہانی اور پہنی سی اونکی کپڑی کو یعنی یہہ بہی جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سی تجاوز نکری یعنی اوسکو تبرک سمجہہ کر پوجنی نہ لگی اور تعظیم زیادہ از حد کری * ح * س **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ یُنَظَّفَ وَیُطَیَّبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنانی مسجدون کی محلون مین اور یہہ کہ پاک کیجاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** ان چیزون کی کرنی مین نیت تعظیم اوس جگہہ کی کری اور یہہ نیت کری کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہون گی اسکی پاکی

اور خوشبو سی * وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن
عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدونکی کہا ابن عباس نی البتہ زینت کروگی اونکی جیسیکہ زینت کی یہود اور نصاری نی روایت کی ابو داود
نی ف زخرف اصل مین لیتی ہین طلاکو اور کمال خوبی ایک چیزکو یعنی نقش کرین گی اور سونا چڑہاوینگی مسجدون پر یہہ بات کہی ابن عباس نی وحی
خبردینی کی فعل آدمیون کی سی بعد آنحضرت کی بحسب عادت نفسون کی اور بعضی متاخرون نی اسکو جائز کہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گہرون کو بلند اور مزین
اور مطلا کرتی ہین اور ہم اگر مسجدین ساتہہ لکڑی اور مٹی کی بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور حضرت کی مسجد حضرت کی
زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون کہجور کی لکڑی کی تہی پہر حضرت عمر نی اسیطرح بنای پہر حضرت عثمان نی متغیر کیا اوسکو پس
بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکی ساتہہ پتہر نقش دار کی بنائی اور چہت سال کی درخت کی * وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتباہی الناس فی المساجد رواہ ابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجہ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ فخر کرینگی لوگ مسجدونمین روایت کی یہہ ابو داود
ونسائی ودارمی ابن ماجہ نی ف یعنی بڑی بڑی مسجدین بناوینگی اور آراستہ کرینگی اونکو بطریق فخر اور ریا کی تا لوگ اونکی تعریف کرین *
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت
علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القران او ایۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی ونہین انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو کی گئی مجہپر ثواب امت میری یہان تک کہ ثواب اسکوڑی اور خاک کا
کہ نکالی اوسکو آدمی مسجد سی اور روبرو کیی گئی مجہپر گناہ امت میری پس نہین دیکہا مینی کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کی سی یا آیت کہ دیا گیا ہو اوسکو
ایک شخص پہر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہہ ترمذی ابو داود نی ف یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نی سیکہی تو بڑی نعمت اوسکو ملی تہی
پہر اوسی جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا وہ شخص * وعن بریدۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ رواہ الترمذی
وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن سہل بن سعد وانس اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشخبری
دی چلنی والون کو بیچ اندہیرون کی طرف مسجدون کی ساتہہ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی ابو داود نی اور روایت
کی یہہ ابن ماجہ نی سہل بن سعد سی اور انس سی ف یہہ اشارہ ہی اس آیت پر نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا
ہوگا نور آگی مومنون کی اور داہنی اونکی کہین گی ای رب ہمارے پورا کر ہمارے لیی نور ہمارا * وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاہد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مسجد
اللہ من امن باللہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطی اوسکی ساتہہ ایمان کی اس لیی کہ تحقیق اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ودارمی نی
ف خبرگیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی ومرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی ونماز اوسمین پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علم

اپنی بیچ مشغول رہتا ہی اوسکی لیی گواہی دو کہ وہ مومن ہی ۔ ع وعن عثمان بن مظعون قال يا رسول الله ائذن لنا في الاختصاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من خصى ولا اختصى ان خصاء امتي الصيام فقال ائذن لنا في السياحة فقال ان سياحة امتي الجهاد في سبيل الله فقال ائذن لنا في الترهب فقال ان ترهب امتي الجلوس في المساجد انتظار الصلوة رواه في شرح السنة اور روایت ہی عثمان بن مظعون سی کہا ای رسول خدا کی اذن دیجئی واسطی ہمارے بیچ خوجہ ہونی کی یعنی تا خطرہ زنا سی بچیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہم میں سی یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ خوجہ کری کسیکو یا خوجہ کری اپنی تئیں تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکھنا ہی یعنی کہ اوس سی شہوت جاتی رہتی ہی پہر عرض کیا عثمان نی اذن دیجئی واسطی ہمارے بیچ سیر کی پس فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کی پہر عرض کیا کہ حکم دیجئی مجکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت نی تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجد میں واسطی انتظار نماز کی ہی روایت کی یہہ شرح السنہ میں ف سیر امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا اور پہرنا زمین میں کہ محمود ہی واسطی جہاد کی چلنا پہرنا ہی ورنہ یونہی پہرنا زمین میں بیہودہ جیسیکہ بعضی فقیر پہرتی ہیں بی فائدہ ہی پہر اذن مانگا ترہب میں یعنی جیسیکہ بعضی اہل کتاب کرتی ہیں کہ گوشہ نشینی اختیار کرتی ہیں اور شغل دنیا کی اور لذتیں اوسکی بالکل چھوڑ دیتی ہیں اور عورتوں کی پاس نہیں جاتی اور سب لوگوں سی اور سب چیزوں سی جدا ہوتی ہیں کہ یہہ کام کرتی ترہب ہی اور ایسی کرنیوالونکو راہب کہتی ہیں پس حضرت نی فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد میں بیٹھنا ہی واسطی انتظار نماز کی کہ سب لوگوں سی موںہہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کی ہو کر بیٹھنا ہی اور وہ ترہب کہ راہب کرتی ہیں کچہہ نہیں اور انجام اوسکا اچہا نہیں ۔ ع

وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت ربي عز وجل في احسن صورة فقال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفي فوجدت بردها بين ثديي فعلمت ما في السموات والارض وتلا وكذلك نري ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين رواه الدارمي مرسلا وللترمذي نحوه عنه وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فيه قال يا محمد هل تدري فيم يختصم الملأ الاعلى قلت نعم في الكفارات والكفارات المكث في المساجد بعد الصلوة والمشي على الاقدام الى الجماعات وابلاغ الوضوء في المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه وقال يا محمد اذا صليت فقل اللهم اني اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين فاذا اردت بعبادك فتنة فاقبضني اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوة والناس نيام ولفظ هذا الحديث كما في المصابيح لم اجده عن عبد الرحمن الا في شرح السنة اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب میں دیکہا میں نی پروردگار اپنی کو بیچ بہترین صورت کی فرمایا اللہ تعالی نی کس چیز میں گفتگو کرتی ہیں فرشتی مقربین کہا میں نی کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کونسی عمل ہیں فرمایا پیغمبر خدا نی پس رکہا اللہ تعالی نی اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہوں میری کی پس پائی میں نی سردی اوسکی درمیان سینی اپنی کی پس جان لی میں نی وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانوں اور زمین کی اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اسیطرح سی دکہلایا ہمنی ابراہیم کو تصرف آسمانونکا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ یقین کرنیوالونمیں سی روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی اور ترمذی نی اور مانند اسی حدیث کی ساتہہ اختلاف بعضی لفظوں کی اونہیں عبد الرحمن سی اور ابن

عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اوسمین یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی بعد دینے علم کے پھر سوال کیا اے محمد کیا جانتا ہے کہ بیچ
کس چیز کے گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقرب میں کہا میں نے کہ ہاں میں جانتا ہوں گفتگو کرتے ہیں کفارات میں یعنی ان اعمال میں کہ گناہ اونسے جھڑتے ہیں اور گناہ
جھڑتے ہیں بیٹھے رہنے سے مسجدوں میں بعد نمازوں کے یعنی واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری کے اور جھڑتے ہیں پیادہ چلنے سے
طرف جماعتوں کی اور پورا پہنچانے پانی وضو کے سے وقات ناخوش میں یعنی حالت بیماری یا سردی میں اور جسنے کیا یہہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی
کی اور مریگا ساتھ بھلائی کی اور ہوگا پاک گناہوں اپنے سے مانند اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد جسوقت نماز
پڑھ چکے تو پس کہہ یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے کرنا نیکیوں کا اور چھوڑنا برائیوں کا اور دوستی مسکینوں کی یعنی میں انکو دوست رکھوں
یا وہ مجھے دوست رکھیں اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندوں اپنے کے فتنہ کا یعنی گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا ارادہ تو اٹھا مجکو طرف اپنی بغیر فتنہ کے یعنی
غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے یاد دینے تعلیم پیغمبر اپنے کی بعد اسکے کہ بیان کئے انہوں نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے یاد دینے بیان کے بہت
کو سبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے رتبہ بندہ کا درگاہ حق میں بلند ہوتا ہے ہیں پراگندہ کرنا سلام کا یعنی
ہر مسلمان سے سلام علیک کرنے آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کھانیکا اور نماز پڑھنی ساتھ اوس وقت کہ لوگ سوتے ہوں اور لفظ اس حدیث کے جیسکہ مصابیح
میں ہیں نہیں پایا میں نے انکو عبدالرحمن سے مگر شرح السنۃ میں **ف** اگرچہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو خواب میں تھا جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے تو کچھ اشکال
نہیں کیونکہ آدمی خواب میں کبھی غیر شکل دار کو شکل دار دیکھتا ہے اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگرچہ دیکھنا بیداری میں تھا جیسا کہ اور روایت میں
آیا ہے تو پس ضرور ہوگی اسمیں تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کی صفت ہے کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف و کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت
پر اکثر آتا ہے جیسا کہتے ہیں صورت حال کی ایسی ہے اور صورت مسئلہ کی ایسی ہے اور جائز ہے یہ کہ پھیریں معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی
دیکھا میں نے رب اپنے کو اور میں اچھی صورت میں تھا اور کس چیز میں بحث کرتے ہیں یعنی کونسے عمل ہیں کہ فرشتے اونکی فضیلت میں بحث و گفتگو کرتے
ہیں یا اونکے لیجانے میں بیچ جگہہ قبولیت کی جھگڑتے ہیں آپس میں وہ کہتا ہے میں پہلے لیجاؤں یہ کہتا ہے میں پہلے لیجاؤں پس رکھا ہاتھ اپنا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ لطف
کیا اونکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسا کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہیں تو ہاتھ اوسکے مونھہ پر رکھتے ہیں اور گردن میں ہاتھ
ڈالتے ہیں پس پائی میں نے سردی اوسکی یہہ کنایہ ہے پہونچنے اثر اوس فیض کی سے قلب شریف میں پس جب فیض قلب شریف میں پہنچا تو حضرت نے فرمایا
میں کہ جان لی میں نے ہر چیز کہ آسمانوں زمین میں ہے اور پڑھی آنحضرت نے مناسب اس حال کے واسطے تاکید گواہی کے اوپر ممکن ہونے اوسکی کے یہہ آیت و
کذلک آخر تک یعنی اے محمد جیسا کہ ہمنے تجکو آسمان و زمین کی چیزوں کا علم دیا اسطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور الوہیت کی اور لیکون
من الموقنین عطف کیا گیا ہے محذوف پر یعنی دکھلائی ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکی اوپر صانع کی اور تاکہ
ہووے یقین کرنیوالوں میں سے اور اخیر حدیث میں اشارہ اسپر ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے بیچ میں صفت تواضع اور بخشش او عبادت کی
شرف مرد بجود است کرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ
حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ
فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابو امامہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ سب کا ذمہ لیا ہے اللہ نے یعنی واجب کیا ہے اپنے پر یہہ کہ محفوظ رکھیگا اونکو

انہ ر دن دنیا اور آخرت کی بی ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کی لیے اللہ کی راہ میں پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کی یہانتک کہ وفات دے اوسکو اللہ پس داخل
کرے اوسکو بہشت میں یا پھیرے اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پہنچی وسا ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورتوں میں سعادتین کی حاصل ہوتی
اور تیسری صورت میں سعادت دنیا کی عوض یہ حاصل فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی
ہی یعنی مصحوب ہی وسیہ کہ کوشش اور ثواب اسکا ضائع نہیں کریگا اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گہر اپنے میں ساتھ سلام کی پس وہ ذمہ پر اللہ
کی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** داخل ہوا گہر میں ساتھ سلام کی اسکی دو معنی ہیں ایک یہہ کہ وقت داخل ہونی کی گہر میں گہروالون پر سلام
کہی پس اس صورت میں اللہ کی ذمہ پر اوسکی لیے یہہ ہی کہ خیر و برکت اوسکو اور اوسکی گہروالونکو دیگا اور دوسری معنی یہہ ہین کہ لازم
پکڑی گہر میں بیٹہنا اور گہر سی باہر نکلی واسطی طلب امن اور سلامتی کی صحبت خلق کی سی اس صورت میں اسکی ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت رکہیگا اوسکو
آفات سی اور پہلی شخص کی لیے جو اللہ کی ذمہ پر تہا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہی + س + **وعنه**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ
خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ
فِي عِلِّيِّينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی وہین ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ نکلا
ہی گہر اپنے سی باوضو قصد کرنیوالا طرف مسجد کی واسطی ادائی فرض کی ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالی احرام باندہنیوالی کی ہی اور جو شخص کہ نکلا
طرف نفل پڑہنی چاشت کی نہ مشقت میں ڈالا اوسکو مگر نفلون نی یعنی خالص ساتھ قصد نماز کی نکلا بغیر آمیزش یا اور او غرض کی پس ثواب اوسکا مانند ثواب
عمرہ کرنیوالی کی ہی اور نماز پڑہنی پیچہی نماز کی کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اون دونوکی ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین میں روایت کی یہہ احمد
وابوداود نی **ف** اس حدیث میں وضو مشابہ احرام کی ہی اور نماز مشابہ حج کی اور وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل ہوتا ہی جس وقت
سی کہ گہر سی نکلتا ہی تا وقت آنی گہر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب میں جمیع وجوہ کر نہیں مقصود ہی الا حج کرنا باعث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کی
مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی اور نماز پیچہی نماز کی آخر تک معنی اسکی یہہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اوسپر عدم آمیزش
اوس چیز کی کہ خلاف اوسکی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سی نہیں مطلب کتاب یہ سمجہا گیا جملہ کتاب فی علیین سی اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکہنی
والون کی دیوان کا کہ پہنچائی جاتی ہین طرف اسکی اعمال صالحین کی + س + **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جبکہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا کہ مسجدین
کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنی میوہ خوری وہ کیا چیز ہین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہہ
ترمذی نی **ف** مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اوسمین سبب ہی حاصل ہونی باغ بہشت کا اور معنی رتع کی اصل میں یہہ
ہین کہ باغ میں جا کر خوب طرح میوی اور لذت کی چیزین کہاوی اور نکلی طرف نہرون وغیرہ کی سیر کیلیے جیسیکہ عادت ہی لوگونکی وقت جانیکی
باغ میں پہر استعمال کیا گیا ہی بیچ پہنچنی کی ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون میں تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس
سی تو بہشت حاصل ہوتا ہی + س + **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیا کی کی لیی پس وہی ہی نصیبہ اوسکا روایت کی ہیہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر عبادت کی لیی آیا ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی لیی گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا **وَعَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا إِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین کی سی وہ نہون نی نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ نی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی مسجد مین درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی کہتی صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتی اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول میری لیی دروازی اپنی رحمت کی اور جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول واسطی میری دروازی اپنی فضل کی روایت کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نی جسوقت کہ داخل ہوتی حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتہہ نام اللہ کی داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد وسلم کی اور کہا ترمذی نی نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نی نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود وسلام وغیرہ کی الفاظ یون فرمائی اور یون نہ فرمائی اللہم صل علی اور اللہم اغفر لمحمد اسلیی کہ درود وسلام کی ساتہہ مناسبت ہی اسم شریف کو اور رب اغفر لی کہنی مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کی لیی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نی نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلیی کہ حضرت امام حسین کی عمر اونکی وقت مین آٹہہ برس کی تہی پس سند اسکی متصل نہوئی اوسی درمیان مین کا متروک ہی ۔ح۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اون نی نقل کی ہی اپنی باپ سی اون نی نقل کیا اپنی دادا سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی شعرون کی سی مسجد مین اور بیچنی اور خریدنی سی مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کی پہلی نماز سی مسجد مین یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کی لیی بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کی ہون روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** مراد شعرون سی شعر بری اور جہوٹی ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہی اسلیی کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نہ کری اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی تابعدارونکی ہو وی یا نصیحت کی باتین ان مین ہون بہر حال سب جای پڑہنی مستحسن ہین چنانچہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تہا اور اونکی دشمنونکی ہجو لکہتا تہا مسجد مین منبر بچہاتی اور فرماتی کہ جبرئیل تائید کرتی ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سی اور خرید وفروخت جیسی مسجد مین منع ہی اسیطرح اور معاملات دنیا کی بہی منع ہین اور حلقہ کر کر بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی ۔

کہا نماز سے پہلے وجہیں بیان کی ہیں اول یہہ کہ حلقہ کر کر بیٹھنا مخالف ہے ہیئت اجتماعی نمازیوں کے دوسرے یہہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے
جب تک وہ نہ فارغ ہووے مشغول ہونا اور کام میں نہ چاہیے اور حلقہ کر کر بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتوں میں نہی مخصوص ساتھ
حلقہ کرنے کے وقت خطبہ کے نہیں تیسرے یہہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہے سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اسکے ہے
اس صورت میں مراد نہی سے حلقہ کرنے وقت خطبہ کے اور دو صورتوں پہلی میں نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت میں نہی تحریمی ہے ۔ وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد فقولوا لا أربح الله تجارتك
وإذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لا رد الله عليك رواه الترمذي والدارمي
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں کہو پس
نہ نفع دیوے اللہ سوداگری تیری میں اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہے ساتھ بلند آواز کے مسجد میں گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی سب
مسلمان یہہ کہیں اللہ نہ پھیرے یعنی نہ دیوے تیری چیز روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وعن حكيم بن حزام قال نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن يستقاد في المسجد وأن ينشد فيه الأشعار وأن تقام فيه الحدود رواه أبو داود في
سننه وصاحب جامع الأصول فيه عن حكيم وفي المصابيح عن جابر اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا منع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد میں اور یہہ کہ پڑھے جاویں مسجد میں شعر اور یہہ کہ قائم کی
جاویں اوسمیں حدیں یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند انکی کے روایت کی یہہ ابوداؤد نے بیچ سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول میں
حکیم سے یعنی خبر لفظ ابن حزام کے اور مصابیح میں جابر سے اور یہہ اصول میں نہیں پایا گیا وعن معاوية بن قرة عن أبيه أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هاتين الشجرتين يعني البصل والثوم وقال من أكلهما فلا يقربن مسجدنا
وقال إن كنتم لا بد آكليهما فأميتوهما طبخا رواه أبو داود اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اوس نے نقل
کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختوں سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کہاوے ان دونوں کو پس
نزدیک نہووے ہماری مسجد کے یعنی مسجد مسلمانوں کی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالے انکے پس مار ڈالو انکو پکا کر یعنی بو اونکی دور کرو پکا کے
روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف جملہ من اکلہما بیان ہے پہلے جملہ کا پس نزدیک نہووے یہہ مبالغہ ہے بیچ نہ آنے کے مسجد میں یعنی نزدیک ہی نہ
آوے مسجد کے چہ جائی اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہے نہ داخل ہونے سے مسجد سے ۔ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام رواه أبو داود والترمذي والدارمي
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی نماز اوسمیں بے کراہت جائز ہے مگر مقبرہ
کے اور حمام کے روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلى
في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الإبل وفوق
ظهر بيت الله رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہہ میں بیچ نجاست پڑنے کی اور جگہہ ذبح ہونے جانوروں کی اور مقبرہ کی اور بیچوں بیچ راہ کے
اور بیچ حمام کی اور بیچ جگہہ بندہنے اونٹوں کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض سلف

کا یعنی اگلی علماء کا مذہب یہہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطی ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑہنی جانب قبر کی حرام ہی بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہی وہان دیکہی اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہی بسبب دیکہی ہونی نجاست کی یعنی ان مکانون مین اگر صاف جاہ مین نماز پڑہی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلی بچہا کر پڑہی تو بہی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ مین پڑہنی چاہیئی کہ ایسی جاہی اور راہ مین اسلیی منع ہی کہ بسبب گذرنی لوگون کی نمازمین ہیجان پڑتا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نماز کی آگی سی بضرورۃ گذرین گی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا اونکی گذرنی سی اور حمام مین نماز مکروہ ہی اس لیی کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنی اور رہنی شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بہی نماز مکروہ ہی اسلیی کہ بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علمائی کہ ساتون جگہون کو مین جو نماز پڑہنی منع کی ہی نہین اس مین تحریمی ہی یا تنزیہی ٭ س ح ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنی بکریون کی اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اونٹونکی جگہہ نماز اسلیی منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکی کہلجانی اور ضرر پہنچانی کا پس نماز خاطر جمعی سی نہین ہوتی اور بکریون کی جاہی یہہ ڈر نہین ہی ٭ تا ٭ س ح ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو اور لعنت کی انکو کہ جو بکرین قبرون پر مسجدین یعنی قبرونکی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نی ف حضرت نی ابتدا اسلام مین منع فرمایا تہا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ اجازت عام ہوئی مردون کو بہی اور عورتون کو بہی پس یہہ نہی پہلی تہی درست ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کی حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع اونکی کی ظاہر حدیث کا مؤید یہی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سی نزدیک جمیع کی یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورۃ اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی اسلیی اسراف اور ضائع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر قبر کی پاس سی رستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کی لیی چراغ رکہی یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا ایس صورت مین چراغ جلانا قبر کی لیی نہوا بلکہ اور کام کی لیی ہوا ٭ ح ع ٭ اور تحقیق میری استاد مکرم مولانا اسحق ذلو اللہ شرفا کی یہہ ہی کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتہہ قول صحیح تر کی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہی زیارت قبور کی مردونکو اور مکروہ ہی عورتون کو نہی اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکہا کہ ای عورتین پس نہین حلال ہی ونکو یہہ کہ نکلین طرف مقابر کی اسلیی کہ روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سی نہہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچہی گئی قاضی جواز نکلنی عورتون کی سی طرف مقابر کی اور خرابی و قباحت سی بیچ نکلنی کی پس کہا مت پوچہہ جواز اور فساد سی بیچ اسکی بلکہ پوچہہ مقدار اوس چیز کی سی کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی نکلنی کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جب نکلتی ہی لگتی ہین اوسکو شیاطین ہر طرف سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوس پر روح میت کی اور جب پہرتی ہی ہوتی ہی اسکی لعنت مین اسیطرح یہانتک کہ پہرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورۃ نکلتی ہی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کی پس

چلتی ہی تیچ لعنت اللہ کی اور جو عورت دعا کرتی ہی میت کی لیے ساتھ خیر کی اپنی گہر مین تیا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور روایت ہی سلمان اور ابی ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلی مسجد سی پس کہڑی ہوئی اپنی گہر کی دروازی پر پس آمین مٹی وکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پس کہا حضرت نی اونکو کہان سی آئی تو کہا اونہون نی نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تہی پس کہا حضرت نی کیا گئی تہی تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نی معاذ اللہ یہہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اوسکی کہ سنی مینی تمسی وہ چیز کہ سنی مینی پس فرمایا حضرتؐ نی اگر جاتی تو اوسکی قبر پر نپاتی تو جنت کی تہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی رسالہ مالابد مین لکہا ہی کہ زیارت قبور کی مردونکو جائز ہی عورتون کو نہی **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْیَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ فَسَکَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْکُتُ حَتّٰی یَجِیْءَ جِبْرِیْلُ فَسَکَتَ وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ** اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق ایک عالم نی یہودیون مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہہ بہتر ہی پس چپ رہی حضرت جواب نی سی اور کہا اپنی دل مین کہ چپکا رہونگا یہان تک کہ آوی جبرئیل پس چپکی رہی اور آئی جبرئیل علیہ السلام پس پوچہا حضرت نی پس کہا جبرئیل نی نہین شخص کہ پوچہا گیا اوس سی دانا تر پوچہنی والی سی یعنی سب بات کو جیسا تم نہین جانتی ویسا ہی مین بہی نہین جانتا لیکن پوچہونگا مین اپنی رب سی کہ بابرکت ہی اور بلند قدر ہی پہر کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سی نزدیک ہونی کرکہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سی کبہی فرمایا حضرتؐ نی کسطرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو ای جبرئیل کہا جبرئیل نی تہی درمیان میری اور درمیان اوسکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی بدترین مکانون کی بازار اونکی اور بہترین مکانون کی مسجدین اونکی روایت کی یہہ ابن حبان نی اپنی صحیح مین ابن عمر سی **ف** یہہ پردی نسبت مخلوقات کی ہین نہ بنسبت خالق کی حق سبحانہ تعالیٰ پردی مین نہین ہی بلکہ لوگ پردی مین ہین یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کی بہ نسبت اندہی کی کہ وہ پردی مین ہی یعنی نہین دیکہہ سکتا نہ آفتاب اور سائل نی پوچہا بہتر مکان اور جواب مین پہلی بُری دونون بیان کیی مقابلہ کی لیی کہ گہر رحمن اور شیطان کی دونون کی معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچہا جاوی اور وہ جانتا نہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نکری جواب دینی مین اور غیرت نکری پوچہنی مین اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکہا پیچہی سی بعضی عالمون نی نام کتاب کا لکہدیا ہی م ح س +

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ آوی اس مسجد میری مین نہ آوی مگر واسطی نیک کام کی سیکہی اوسکو یا سکہلاوی اوسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوی واسطی غیر کام نیک کی یعنی مانند لہو ولعب وغیرہ کی پس وہ مانند اوس شخص کی ہی کہ دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف اس مسجد میری میں یعنی مسجد نبوی میں کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدیں تابع اور فرع اوسکی ہیں اس حکم میں یعنی اور مسجد ونکا بھی یہی
حکم ہی ورنہ آوی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکھی وسکو یا سکھلاوی وسکو سیکھنی اور سکھانی کو خاص کر ذکر کیا واسطی اظہار فضیلت اونکی کی واﷲ
نماز اور اعتکاف اور تلاوۃ اور ذکر بھی یہی حکم رکھتی ہیں اور دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی یعنی یہہ مثل اوس شخص کی ہی کہ آپ ایک چیز نہیں
رکھتا اور غیر کی چیز دیکھہ کر حسرت لیجاتا ہی یعنی ایسی ہی یہہ شخص ہی جب آخرت میں ثواب اوسکا دیکھی گا کہ مسجدمیں کی تہی حسرت کریگا اور رنج پہونچیگا
کہ میں کیوں ایسی دولت سی محروم رہا یا یہہ معنی ہیں کہ جیسی غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اوٹھا لینی کا رکھنا منع ہی ایسی ہی مسجد میں غیر نیک کام کی لئی
آنا منع ہی ۱۲ ح س وعن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يكون
حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة رواه
البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اویگا لوگوں پر زمانہ کہ
ہونگی باتیں اونکی مسجدوں اونکی میں بیچ مقدمہ دنیا اونکی کی پس مت بیٹھنا تم اونکی ساتھہ یعنی اگرچہ ہم کلام نہو اونشست کا شریک نہو اونکی پس نہیں
واسطی اللہ کی بیچ اونکی کچھہ حاجت روایت کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف یہہ کنایہ ہی اس سی کہ اللہ تعالی بیزار ہی اون سی اور وہ خارج
ہیں اللہ تعالی کی عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہی نہ قبول ہونی طاعت اونکی سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد میں کلام دنیا کا کرنا مکروہ
ہی اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد میں اور شاید کلام سی وہ مراد ہی جسکا فائدہ بیہودہ ہو اور اگر ایسا کلام
ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچی داخل اسمیں نہوگا ۱۲ ح وعن السائب بن يزيد قال كنت نائما في المسجد فحصبني رجل
فنظرت فإذا هو عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن أنتما أو من أين أنتما
قالا من أهل الطائف قال لو كنتما من أهل المدينة لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہا میں سوتا مسجد میں پس کنکری ماری مجکو
ایک شخص نی پس دیکہا میں نی پس ناگہاں وہ حضرت عمر بن الخطاب تہی پس کہا جا لا میری پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں پکار کر باتیں کر
رہی تہی پس لایا میں اون دونوں کو اونکی پاس پس فرمایا حضرت عمر نی کن لوگوں میں سی تم ہو فرمایا کہاں کی ہو کہا اون دونوں نی ہم میں اہل
طائف سی فرمایا حضرت عمر نی اگر ہوتی تم اہل مدینہ سی البتہ ایذا دیتا میں تمکو یعنی مارتا اسلئے کہ یہاں کی رہنی والی نہیں ہو ادب مسجد شریف کی سی واقف
نہیں معذور رہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کی ہو بلند کرتی ہو آوازیں اپنی مسجد رسول خدا کی میں اور وہ مسجد رسول اللہ کا اون پر اوسلام روایت
کی یہہ بخاری نی ف لفظ او کا اوس ابن انتما میں شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد میں اگرچہ ساتھہ علم کی ہو ۱۲
طیبی وعن مالك قال بنى عمر رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء وقال من كان يريد أن يلغط أو ينشد شعرا
أو يرفع صوته فليخرج إلى هذه الرحبة رواه في الموطأ اور روایت ہی مالک سی کہا بنایا تہا حضرت عمر نی ایک چبوترہ ایک جانب
مسجد کی نام تہا اوسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کری یہہ کہ غل مچاوی کری یا پڑہی شعر یا بلند کری آواز اپنی پس چاہیی کہ نکل طرف اس
چبوترہ کی روایت کی یہہ موطا میں وعن أنس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى
رئي في وجهه فقام فحكه بيده فقال إن أحدكم إذا قام في الصلوة فإنما يناجي ربه
وإن ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت

قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل هكذا رواه البخاري
اور روایت ہی انس سی کہا کہ دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تہوک بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہہ حضرت پر یہانتک کہ دیکہا
گیا اثر اسکا بیچ چہرۂ مبارک اونکی کی پس کہڑی ہوئی اور کہرچا اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز
مین پس سواے اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی سی و تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس نہ تہوکی کوئی
تمہارا جانب قبلہ کی ولیکن بائین یا نیچی پانون اپنی کی پہر لیا حضرت نی کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکیکو اوپر بعض کی پہر
فرمایا یا کری اس طرح سنی ایت کی یہہ بخاری نی ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ اوسکی معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی
رب اپنی کا ساتہہ توجہہ ہونیکی طرف قبلہ کی پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہی کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوی اس
طرف کو تہوک سی و حکم تہوکنی کا بائین طرف اور نیچی قدم کی وسطی نہین کہ نماز مسجد مین پڑہتا ہو اور مسجد مین اگر پڑہتا ہو تو تہوکی مگر کپڑی اپنی
مین طیبی ❊ وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا ام قوما
فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه
حين فرغ لا يصلي لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله
رواه ابو داود اور روایت ہی سائب بن خلاد سی اور وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہا اوسنی
تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اوسنی طرف قبلہ کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی
قوم اوسکیکی جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سی کہ نہ نماز پڑہوا وی واسطی تمہاری پہہ بعد اسکی پس ارادہ کیا اوسنی پیچہی اوسکی نماز پڑہوانیکا واسطی اونکی
پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اون نی یہہ یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی بیچ بیان کرنی
سبب منع کی امامت سی یہہ کہ تحقیق ایذا دی تو نی اللہ کو اور رسول اوسکیکو یعنی بسبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہہ ابو داود نی وعن
معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتى كدنا نتراءى عين
الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما
سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة
اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلاتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك
وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت لا ادري قالها ثلاثا
قال فرأيته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد انامله بين ثديي فتجلى لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد
قلت لبيك يا رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت في الكفارات قال وما هن قلت مشي الاقدام الى الجماعات
والجلوس في المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حين الكريهات
قال ثم فيم قلت في الدرجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلام

وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا حَقٌّ فَادْرُسُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیر کی ہمسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز صبح کی نماز سی یعنی وقت عادت کی نہ آئی یہانتک کہ نزدیک تہی ہم کہ دیکہین قرص آفتاب کو پس نکلی جلدی سی پس تکبیر کہی گئی ساتہہ نماز کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی او تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پہیرا پکارا ساتہہ آواز اپنی کی پس فرمایا واسطی ہماری کہ بیٹہی ہوا وپر صفون اپنی کی جیسیکہ ہو تم بیٹہی پہر مڑی طرف ہماری پہر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو وسطی اس چیز کی کہ روکا مجکو تمسی آج کی صبح وہ یہہ ہے کہ تحقیق مین اوٹہا رات کو یعنی تہجد کی لیے پس وضو کیا مینی اور نماز پڑہی مینی جو کچہہ مقدر تہی واسطی میری پس اونگہا مین بیچ نماز اپنی کے یہانتک کہ بہاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکہا مینی پروردگار اپنی بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچہی صورت کی یعنی اچہی صفت کی پس کہا ای محمد کہا مینی حاضر ہون ای رب میرے فرمایا پروردگار نی بیچ کس چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقربین کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نی یہہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچہی ومینی یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نی پس دیکہا مینی اللہ کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا درمیان مونڈہون میری کی یہانتک کہ پائی مینی سردی ونگلیون اللہ تعالی کی درمیان چہاتی اپنی کی پس ظاہر ہوئی واسطی میری ہر چیز اور پہچان لیا مینی سب کو پس فرمایا یا محمد کہا مینی حاضر ہون مین ای رب میری فرمایا کس چیز مین جہگڑتی ہین فرشتی مقربین کہا مین کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ کہا مین نی چلنا ساتہہ قدمون کی طرف جماعتون کی اور بیٹہنا مسجدون مین پیچہی نمازون کی اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کی یعنی جسوقت ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی ہماری کی فرمایا پہر کس چیز مین گفتگو کرتی ہین کہا مینی بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نی و کیا ہین وہ کہا حضرت نی کہا مینی کہلانا کہانیکا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑہنی راتین اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہون کہا اللہ تعالی نی دعا کر اپنی لیے جو چاہی کہا حضرت نی دعا کی مینی یہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی کرنی نیکیون کا اور چہوڑنی برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ بخشی واسطی میرے اور رحم کرے مجہپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجہسی محبت تیری یعنی تجہی دوست رکہون یا تو مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی محبت رکہی تجہسی یعنی مین اوسی دوست رکہون یا وہ مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ خواب حق ہی پس پڑہو اوسکو پہر سکہلاؤ اوسکو لوگونکو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ور پوچہا مینی محمد بن اسمعیل سی حال اس حدیث کا پس کہا یہہ حدیث صحیح ہی ف شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہوچکی ہی اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نی خواب مین اللہ تعالی کو دیکہا اور اسی حالت مین یہہ سوال جواب ہوئی ہ ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جسوقت داخل ہوتی مسجد مین یہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بڑا ہی اور ساتہہ

ذات وسکی کی بزرگ ہی و رسالت سلطنت وسکی کی کہ قدیم ہی شیطان راندہ ہوئی سی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ کہتا ہی کوئی یہ
کلمات تو کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سی یہہ بندہ تمام دن روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن عطاء**
بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد اشتد غضب الله على قوم
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد رواه مالك مرسلا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یا الہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ ٹہرا لین قبرین اپنی انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ مالک نی
مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کی یہہ تعظیم کرنی لوگونکی وہان بار بار آنی اونکی کی واسطی زیارت کی یعنی بطور میلی کی اور متوجہ ہونیکی وسکی
طرف واسطی سجدہ کی جیسا کہ سنتی ہین اور دیکھتی ہین ہم اب بعضی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل نشان وغیرہ کی اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک
جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ ہی گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہہ دعا کرتی ہین اوسکا جواب ہی یا اشتد آخر تک یعنی بسبب مہربانی اور شفقت کی اوپر امت کے
یہہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہہ بہی سین گرفتار ہون جیسی یہود گرفتار ہو کر غضب کی گئی + طیبی + **وعن معاذ بن جبل قال كان النبي**
صلى الله عليه وسلم يستحب الصلوة في الحيطان قال بعض رواته يعني البساتين رواه الترمذي وقال هذا حديث
غريب لا نعرفه الا من حديث الحسن بن ابي جعفر قد ضعفه يحيى بن سعيد وغيره
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی نماز پڑہنی باغون مین کہا بعض راویون نی حدیث کی یعنی مراد حیطان
سی باغ ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کی سی کہ تحقیق ضعیف کہا ہی اوسکو
یحیی بن سعید وغیرہ نی **وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في بيته بصلوة**
وصلوته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلوة وصلوته في المسجد الذي يجمع فيه بخمسمائة صلوة و
صلوته في المسجد الاقصى بخمسين الف صلوة وصلوته في مسجدي بخمسين الف صلوة وصلوته
في المسجد الحرام بمائة الف صلوة رواه ابن ماجة اور روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نماز ونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد کی کہ جمعہ پڑہا
جاوی اوسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نماز ونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصی کی یعنی بیت المقدس کی برابر پچاس ہزار نماز ونکی اور نماز
اوسکی بیچ مسجد میری کی برابر پچاس ہزار نماز ونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکہہ نماز ونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی
وعن ابي ذر قال قلت يا رسول الله اي مسجد وضع في الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم اي قال المسجد
الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيث ما ادركتك الصلوة
فصل متفق عليه اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہا مینی ای رسول خدا کی کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلی فرمایا مسجد
حرام کہا مینی پہر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کہا مینی کتنی مدت تہی درمیان اون دونونکی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ
ساری زمین واسطی تیری مسجد ہی یعنی حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوی تجہکو نماز پس نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان
دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سی ہی پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ

ہی اوپر اول بنا رکھنی ان دونوں مسجدونکی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیم نے نہیں بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمان نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول
ہی کہ اول جو بنا ئی کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اوسکی اونکی اولاد پھیلی زمین میں پس ہو سکتا ہی کہ کسینی اون کی اولاد میں سی بنا
بیت المقدس کی رکھی ہو اور اوس میں چالیس برس کا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر
عسقلانی نے کہا کہ پایا میں نے شاہد واسطے اس کلام کی اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان میں لکھا ہی کہ جب بنایا آدم نے کعبہ کو حکم کیا اونکو اللہ
تعالی نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کی اور بنانے اوسکی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوس میں اور بنابر تقدیر فاصلہ چالیس برس کا بعید نہیں کذا فی
بعض الشروح ۔ ح ۔ اور توجیہ اسکی ہمارے استاد مولانا اسحٰق رحمت کرے اللہ اون پر یہہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی
ہو گی اسیطرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کردی ہوگی پس ہو سکتا ہی کہ اس حد ٹھہرا دینے میں فرق چالیس برس کا ہو **باب**
الستر یہہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے ستر کا کی **ف** اس باب میں مؤلف حدیثیں ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سی ہی لایا ہی و
سوا اوسکی وہ حدیثیں بھی بیچ بیان لباس کی کہ حضرت نے اور صحابہ نے اوس میں نماز پڑھی ہی لایا ہی ۔ ح ۔ **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِہٖ
فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے اوسکو بیچ گھر ام سلمہ کی رکھے ہوئے دونوں طرفین اوسکی اوپر مونڈھوں اپنی کی روایت کیا بخاری
اور مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہیں اوسکو کہ سیدھی کنارہ کپڑے کا کہ اپنی مونڈھے پر ہے بائیں ہاتھ تلے اپنی لیجاوے اور بائیں اوس کنارہ کو کہ ڈالا اپنی بائیں
ہاتھ پر تھا داہنے ہاتھ تلے نکالی پھر گرہ لگادے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اوس صورت میں ہوتی ہی کہ کوتاہی کپڑے کی اور ازہوں اور
خوف کھل جانے کا ہو اور اگر دراز ہو حاجت باندھنے کی نہیں جیسا کہ لباس فقیروں میں کی ہی ظاہر ہوتا ہی اسلیے یہہ عبارت بعض شارحین کی
قید گرہ لگانے کی نہیں واقع ہوئی اور ان حدیثوں میں جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کے آئی ہیں معنی سبکی ایک ہی ہیں ۔ ح ۔
وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ
مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھی ایک تمہارا ایک کپڑے میں
کہ نہو اوپر مونڈھوں اوسکی کی اوس کپڑے میں سی کچھہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور
کہا ہی اکثر علما نے کہ حکمت اسمیں یہہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھوں پر اوسمیں سی نہ ڈالا تو خوف ہو گا ستر کھل جانیکا اور صورت اول
اولی کی بہی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نے کہ یہہ نہی تنزیہی ہی تحریمی پس اگر نماز پڑھیگا ایک کپڑے میں
کہ کندھوں پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتھ کراہت کی اور امام احمد اور بعضے سلف علما نے کہا ہی کہ نہیں صحیح ہوگی نماز
اوسکی اونہوں نے عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ۔ ح ۔ **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی
فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انہیں سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھی ایک کپڑے میں پس چاہیے کہ مخالفہ کرے درمیان دونوں طرفوں اوسکی کی یعنی جیسا طور اشتمال
کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نے ۔ ح ۔ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ
لَھَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِھَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْھَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ

اِلٰی جَہْمٍ فَاِنَّہَا اَلْھَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِھَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ
فَاَخَافُ اَنْ یَفْتِنَنِیْ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ چادر کی کہ اسمین کناری
اور رنگ کی تہی یا وسمین کچھہ کام کیا ہوا تہا پس دیکہا طرف کام اوسکی کی دیکہنا پس جب فارغ ہوی نماز سی فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کی
اور لی آؤ میری پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نی باز رکہا مجکو اب نماز میری یعنی حضور نماز سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور
بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا مین دیکہتا طرف نشانات وسکی کی اور مین تہا نماز مین پس خوف کیا مین یہہ کہ خلل مین ڈالی مجکو ف خمیصہ کہتی
ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی وسکا اور اسمین خط ہوتی ہین اس جملہ لہا علامہ تاکید بیان ہی اوسکا وہ
ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کی لیی تحفہ لای تہی وسکو حضرت نی اوڑہ کر نماز پڑہی وسکی خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچھہ
فرق آیا جب نماز سی فارغ ہوی صحابہ کو فرمایا کہ اوسکو ابوجہم کو پہیر دو اور اوسکی پہیرنی مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلیے فرمایا کہ اوسکی
بدلی انبجانیہ اوس سی لی آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہی وسمین کملی سادی بنی جاتی ہی وسکو انبجانیہ کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نقش ظاہر
کی بیچ پاک نفسون کی اور صاف دلون کی بہی تاثیر کرتی ہین اور یہہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسیکہ سفید کپڑی مین
اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی ہی نہین
ہوتی اور نزدیک میری یہہ تعلیم اور تنبیہہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سی کہ جو نماز مین پریشان کرتا وین ❊ ح ❊ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَۃَ سَتَرَتْ بِہٖ جَانِبَ بَیْتِہَا فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ
ھٰذَا فَاِنَّہٗ لَایَزَالُ تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا پردہ واسطی
حضرت عائشہ کی ڈہانکا تہا سا تہہ اوسکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کر ہم سی اس پردی اپنی کو پس تحقیق
ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکی ظاہر واسطی میری بیچ نماز میری کی روایت کی یہہ بخاری نی ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ نی بطور
دیوارگیری کی دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضی کہتی ہین مثل چہپر کہٹ کی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع
فرمایا اوتار ڈالا ❊ ح ❊ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُھْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ
ثُمَّ صَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ ثُمَّ قَالَ لَایَنْبَغِیْ ھٰذَا
لِلْمُتَّقِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا ریشمی
پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی وسمین پہر پہری پس اوتارا اوسکو سخت ناپسند کر وہ رکہنی والی کی اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطی بچنی والونکی
یعنی شرک اور کفر سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف فروج اوس قبا کو کہتی ہین کہ اوسمین پیچہی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ
دومہ کی نی یا بادشاہ اسکندریہ نی حضرت کو بطور تحفہ کی بہیجی تہی اور حضرت نی جو پہنی جبتک پہننا ریشم کا حرام نہوا تہا اور مکروہ جان کر جو
اوتاری سبب یہہ تہا کہ اوسمین عونت پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتی ہین افضل یہہ ہی کہ
نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہو متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہی کہ نہی سی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی عن الشرک
مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیی وطیبی ❊ ح ❊ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْہُ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ

روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون بیچ ایک کرتی کی فرمایا
کہ ہان اور گھنڈی اوسکی لگالی وسمین اگرچہ ساتہہ کانٹی کی ہو روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی ف یعنی مین شکار
کیا کرتا ہون اور اوسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اوسکی نیچی نہین ہوتی اس لیی کہ شکار کی پیچھی دوڑنا آسان ہو پس اوسی ایک کرتی
مین نماز پڑہ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگالیا کر یعنی گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوسمین سی وقت رکوع وسجدہ کی معلوم ہوتا ہو تو بند
کر لیا کر اگرچہ کانٹی ہی سی ہو تا ستر نہ معلوم ہو ۰ ح ۰ وعن ابی هریرة قال بینما رجل یصلی مسبل ازاره قال له رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال رجل یا رسول الله مالك امرته
ان یتوضأ قال انه كان یصلی وهو مسبل ازاره وان الله لا یقبل صلوة رجل مسبل ازاره رواه ابوداؤد
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائی ہوئی ازار اپنی فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس ایک شخص نی ای رسول خدا کی کیا ہی واسطی تمہاری کہ حکم کیا تمنی اوسکو یہہ کہ وضو کری
فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور وہ لٹکائی ہوئی تہا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائی ہوئی ہو ازار اپنی روایت
کی یہہ ابو داؤد نی ف سبل کہتی ہین اہل لغت مین اوسکو کہ کپڑا دراز ہوی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کی اور یہہ مخصوص ساتہہ ازار کی
نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سی نیچا کرنا دہن کا اور ازار کا مکروہ ہی پس فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی پر
کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجود دیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کا حکم فرمایا
بہید اسمین یہہ تہا کہ تا فکر کری وہ شخص بیچ سبب مکرر کی پس معلوم کری اس فعل کی کو اللہ تعالی کی بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتہہ طہارت ظاہر کی پاک کردی باطن اوسکا تکبر و ناز سی اس لیی کہ طہارت ظاہر کی تاثیر رکہتی ہی بیچ طہارت باطن کی ۰ ح ۰ س ۰ وعن
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد والترمذي
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہہ اوڑہنی کی یعنی بغیر سر ڈہانکنی
کی نماز نہین ہوتی روایت کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نی ف مراد بیان حائض سی عورت بالغہ ہی کہ پہنچی سن حیض کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی
اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورت کی ستر مین ہین اگر ننگی سر نماز پڑہی نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر باریک کپڑا اوڑہی ہو کہ رنگ
بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو تو اوسمین بہی نماز نہین ہوتی اور یہہ حکم آزاد عورت کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگی سر ہو جاتی ہی لیکن کہ اوسکا سر ستر نہین
ہی ستر اوسکا نیچی ناف سی زانو کی نیچی تک ہی مانند مرد کی اور پیٹ اور پیٹہ اور پہلو بہی سید عالمگیری ۰ وعن ام سلمة انها سالت رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور
قدميها رواه ابوداؤد وذكر جماعة وقفوه على ام سلمة   اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ اونہون نی پوچہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نماز پڑہی عورت بیچ کرتی کی اور اوڑہنی کی کہ ہو اوسپر تہہ بند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکی پشت قدم اوسکی کو
یعنی تب نماز بغیر لنگی کی ہو جائیگی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور ذکر کیا ابو داؤد نی ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا اونہون نی اس کو
ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ پشت قدم عورت کی ہی ستر ہی جبسی ڈہانکنا
اوسکا نماز مین ۰ س ۰ وعن ابی هریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلوة وان يغطي

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل
سے نماز مین اور منع کیا اس سے کہ ڈھانکے آدمی منہ اپنا روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف معنی سدل کے یہہ ہین کہ اوڑہے کپڑا سر پر یا
مونڈہون پر اور دونو طرفین اوسکی لٹکتی رہین یعنی بکل نہ مارے پس یہہ منع ہے مطلق اس لیئے کہ شان تکبر کی ہے اور نماز مین بہت برا ہے نماز اس سے
مکروہ ہوتی ہے اور سبب گرمی کی کوئی منہ ڈھانکتا تہی کہ ... جاتا تہا اوس سے بھی منع فرمایا اسلیے کہ قراءت اچھی طرح اس سے نہین
ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ناک کا ... واسطے ... ہو اوسکو نماز مین ڈھانکنا منہ کا ہاتھ سے مستحب ہے
اس سے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ
وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہود کا یعنی
ساتھ ادا کرنے نماز کی جوتون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑہتے ہین جوتون مین اور نہ موزون مین روایت کی یہہ ابوداود نے ف
اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف کافرون کے جائز ہے اگرچہ وہ چیز مباح ہے لیکن اسلیے اوسکی کرنے مین خلاف
اونکا لازم آتا ہے کہ موافقت یعنی دوستی کا پیدا کرتی ہے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ
فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا
قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ
فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اوسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہاتے اپنے یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکہا اونکو بائین طرف اپنی یعنی دونون پاپوشین بائین طرف رکہین پس جسوقت
دیکہا یہہ قوم نے نکالڈالین انہون نے پاپوشین اپنی پس جسوقت پڑہ چکے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو
اوپر نکالدینے تمہارے کے پاپوشون کو کہا انہون نے دیکہا ہمنے آپکو کہ نکالڈالین آپنے پاپوشین اپنی پس نکالڈالین ہمنے بھی پاپوشین اپنی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبردی مجکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کی نجاست ہے
جسوقت کہ آوے ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکہہ لے پس اگر دیکہے پاپوشون مین نجاست پس چاہیے کہ پونچہہ ڈالے اوسکو اور نماز پڑہے اونمین
یعنی پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نے ف قذر ساتھ زبر قاف اور ذال معجمہ کی اصل مین کہتے ہین اوسکو کہ طبیعت
مکروہ رکہے اوسکو پس ظاہر یہہ ہے کہ جوتہ مین نجاست ایسی لگی ہوگی کہ نماز اوس سے درست نہو بلکہ گہناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کی والا
نماز از سرنو پڑہتے کیونکہ بعض نماز اوس سے پڑہی تہی حضرت جبرئیل نے جو خبر دی حضرت کو اوسکو اوتار ڈالا سبب یہہ تہا کہ حضرت کی مزاج
مین ستہرائی بہت تہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تہا اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی ہو اور مصلی کو علم اوسکا
نہو تو نماز ہوجاتی ہے یہہ قول قدیم شافعی کا ہے اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اسلیے کہ صحابہ نے بمجرد دیکہنے کے حضرت
کو جوتہ اوتارتے دیکہا آپ بھی اوتار ڈالے موقوف پوچہنے سبب پر نہ رکہا اور حضرت نے اوسکو جائز رکہا اس سے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ

فَتَكُوْنُ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ نماز پڑہی ایک تمہارا پس
رکہی اپنی پاپوشون کو داہنی اپنی اور نہ بائین اپنی پس ہونگی داہنی غیر اوسکی کی مگر یہہ کہ نہو بائین اوسکی کوئی اور چاہیی کہ رکہی اونکو درمیان
دونون پانو اپنی کی یعنی آگی اپنی قریب پانو کی اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہی کہ یا نماز پڑہی و نمین یعنی اگر پاک ہون تو اوتاری نہین روایت
کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی معنی اسکی ف یعنی جس صورت مین کہ نمازی کی بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور یہہ بائین طرف
جوتہ رکہی گا تو اوسکی دائین طرف پڑی گا پس جب اپنی دائین طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکی دائین کیون روا رکہتا ہی لازم ہی مومن کو کہ
دوست رکہی اپنی یار کی لیی جو کچہہ کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیی اور مکروہ رکہی اوسکی لیی جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنی لیی + س + **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ
عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی بوریہ پر کہ سجدہ کرتی
تہی اوسپر کہا راوی نی اور دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین بطور ردہ کی یعنی جیسا کہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اوسکی مذکور ہوئی
روایت کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی و زمین کی خواہ قسم نباتات یعنی زمین کی اوگی ہوئی
چیزون سی ہو مثل بوریہ وغیرہ کی یا قسم نباتات سی نہو مثل کپڑی و صوف وغیرہ کی اگرچہ اسمین ذکر بوریہ ہی کا ہی لیکن علما دلیلین لاتی ہین کہ
سوائی بوریہ کی صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچہائی کسی چیز کی افضل ہی اسلیی کہ تواضع اور
خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑہنی مین حاصل ہی مگر کچہہ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کی یا نجاست زمین کی تو بچہا لینا بہتر ہی اور بعضی
کہتی ہین کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اوسپر نماز پڑہنی خوب نہین یعنی بوریہ اور مانند اوسکی پر خوب ہی اور کپڑی اور مانند اوسکی پر خوب نہین + س
ح + **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا رَوَاهُ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی کبہی
ننگی پانو اور کبہی با پاپوشون سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ
قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ
اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہماری جابر نی بیچ ایک تہبند کی کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کی اور کپڑی
اونکی رکہی ہوئی تہی سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنی والی نی کہ نماز پڑہتی ہو ایک تہہ بند مین پس کہا اونہون نی کہ سوا اسکی نہین کہ کیا مینی تا کہ دیکہی
مجکو احمق مانند تیری اور کونسا تہا ہم مین کہ ہون واسطی اوسکی دو کپڑی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نی ف
مشجب اوسکو کہتی ہین کہ اوسپر کپڑی رکہا کرتی ہین اور کبہی مشک پانی کی یا پانی ٹہنڈا ہونیکی لیی لٹکا دیتی ہین کہ اوسکو سہ پایہ کہتی ہین مانند سہ پایہ
کہڑا لکڑی کا ہوتا ہی پس جابر نی اوسپر کپڑی رکہدیی تہی اور نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین کہ اوسکا تہبند کیا تہا اور اوسکو بلند کرکر گردن پر گرہ لگائی
تہی پس ایک کہنی والی نی اوسکو برا اور خلاف سنت کی جانکر جابر سی پوچہا کہ کیونکر ہوئی ہوگی ایک کپڑی مین تم نماز پڑہتی ہو اونہون نی

کہا کہ یہہ مینی اسلیے کیا ہی تا مجھکو کوئی جاہل مانند تیری دیکھی اور جانی کہ نماز ایک کپڑی مین جایز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیے ڈانٹا اوسکو اور احمق کہا کہ اسکو یون تو برا جانتا ہی حضرت کی زمانی مین کونسا ہم مین کا تھا کہ اوسکی پاس دو کپڑی تھی اور اجماع ہی علما کا کہ نماز دو کپڑونمین پڑہنی افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور صحابہ رضنی جو ایک کپڑمین نماز پڑہی ہی کبھی تو بسبب نہونی دوسری کپڑی کی پڑہی ہی اور کبھی بیان جواز کی لیے پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑمین بسبب نہونی دوسری کپڑیکی یا واسطی غرض تعلیم جواز کی پڑہی تو جایز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کی پڑہی تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام رضپر طعن اور اعتراض نکری ترک سنت پر اور گمان نیک کہی اونکی ساتہ یعنی یہہ جانی کہ یہہ امر بیان جواز کی لیے کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا * س ح **وعن** اُبَیِّ بنِ کعبٍ قَالَ الصَّلوٰۃُ فِی الثَّوبِ الوَاحِدِ سُنَّۃٌ کُنَّا نَفعَلُہٗ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُعَابُ عَلَینَا فَقَالَ ابنُ مَسعُودٍ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ فِی الثِّیَابِ قِلَّۃٌ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰہُ فَالصَّلوٰۃُ فِی الثَّوبَینِ اَزکیٰ رَوَاہُ اَحمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا نماز ایک کپڑمین سنت ہی تہی ہم کرتی یہہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ عیب کیا جاتا تہا ہمپر پس کہا ابن مسعود نی سوا اسکی نہین کہ تہی یہہ بات جسوقت کہ تہی بیچ کپڑونکی قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نی پس نماز دو کپڑونمین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نی **باب السترۃ** باب بیچ بیان سترہ کی **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کی آگی کہڑی کیجاوی مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کی تا جگہہ سجود کی بسبب اوسکی متمیز ہو اور گذرنیوالا آگی اوسکی گنہگار نہووی اور درازی اوسکی کم ایک ہاتہہ کی ہو اور موٹائی کم ایک انگشت سی ہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہی یعنی اگر امام کی آگی سترہ ہو تو مقتدیون کی آگیسی گذرنا جایز ہی اگرچہ اونکی آگی کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کی ورییسی گذرنا جایز نہین مگر یہہ کہ پاوی آنیوالا فرجہ یعنی خالی جگہہ صف پہلی مین تو جایز ہی اوسکو یہہ کہ گذری آگی صف دوسری کی کیونکہ دوسری صف والونکا قصور ہی کہ آگی نہ بڑہی اور اور احکام اوسکی آگی حدیثون مین مذکور ہین ح س **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَغدُو اِلَی المُصَلّٰی وَالعَنَزَۃُ بَینَ یَدَیہِ تُحمَلُ وَتُنصَبُ بِالمُصَلّٰی بَینَ یَدَیہِ فَیُصَلِّی اِلَیہَا رَوَاہُ البُخَارِیُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی آگی اونکی اوٹہائی جاتی اور کہڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگی اونکی پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معمول یہہ تہا کہ خادم اکثر اوقات برچہی حضرت کی ساتہہ رکہتی تہی واسطی سترہ کرنی اور دفع سختی تورنی اور مانند اسکی کی ح **وعن** اَبِی جُحَیفَۃَ قَالَ رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَہُوَ بِالاَبطَحِ فِی قُبَّۃٍ حَمرَاءَ مِن اَدَمٍ وَرَاَیتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیتُ النَّاسَ یَبتَدِرُونَ ذٰلِکَ الوَضُوءَ فَمَن اَصَابَ مِنہُ شَیئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَن لَم یُصِب مِنہُ اَخَذَ مِن بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَۃً فَرَکَزَہَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی حُلَّۃٍ حَمرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی العَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکعَتَینِ وَرَاَیتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّونَ بَینَ یَدَیِ العَنَزَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کی اور وہ ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کی کہ چمڑیکا تہا اور دیکہا مینی بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکہا مینی لوگونکو کہ جلدی لیتی تہی اوس پانی کو پس جسکو کہ پہنچ گیا اوسمین سی کچہہ پانی مل لیا اوسکو موہنہہ اور بدن اپنی پر اور جسکو نہ پہنچا اوس سی لی اوسنی تری ہاتہہ یار اپنی کی سی پہر دیکہا مینی بلال کو کہ لی برچہی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑی سرخ کی کہ تہا خط دار دامن

اوٹہائی ہوئی نماز پڑہی طرف برچہی کی ساتہہ لوگوں کی دو رکعت اور دیکہا مینی لوگوں کو اور چارپایوں کو کہ گذرتی تہی پری برچہی کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ابطح نام ایک نالہ کا ہی نزدیک مکہ کی بیچ راہ منا کی وسکو محصب اور بطحا بہی کہتی ہین اوس نالہ کو بطح اسلیے کہتی ہین کہ اوسمین سنگریزی ہین اور حلہ کہتی ہین دو کپڑونکو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمین سرخ خط تہی جیسیکہ بیان ہہا گل بوٹی کی لنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اوسکا پہنا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کی پرسی گذرنا آدمیوں اور جانورونکا درست ہی ۞ ع ۞ **وعن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْرِضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قُلْتُ اَفَرَأَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَأْخُذُ الرَّحْلَ فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ اور روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سامنی بٹہاتی اونٹ اپنی سواریکا پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہا نافع نی کہ کہا مینی ابن عمر سی کہ خبر دو مجکو کہ جب جاتی اونٹ چرنی اور پانی پینی کو تو کیا کرتی تہی حضرت یعنی پہر کس چیز کو سترہ کرتی تہی کہا ابن عمر نی تہی لیتی کجاوہ پس درست کر کر آگی رکہہ لیتی اوسکو پہر نماز پڑہتی طرف پچہلی لکڑی اوسکی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تہی **وعن** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہی ایک تمہارا آگی اپنی سترہ مانند پچہلی لکڑی کجاوی کی پس نماز پڑہی اور نہ پروا کری جو کوئی گذری پرا وسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پروا نکری نمازی گذرنا کسیکا اسکی نماز کی خشوع کو قطع نہین کریگا یا معنی یہہ ہین کہ پروا نکری گذرنیوالا کہ گنہگار نہین ہونیکا گذرنی سی ۞ ع ۞ **وعن** اَبِیْ جُھَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوجہیم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذرنیوالا آگی مصلی کی سی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی ٹہیرا رہنا اور نہ گذرنا آگی مصلی کی سی چالیس تک بہتر اوسکی لیے گذرنی سی آگی مصلی کی کہا ابونضر نی کہ ایک راوی حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینی یا چالیس برس روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کہا امام طحاوی نی مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینی اور نہ چالیس دن اور یہہ بات ثابت کی ہی انہون نی حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گذرتا ہی آگی بہائی اپنی کی عرض مین اوس حالمین کہ وہ سرگوشی کرتا ہی رب اپنی سی یعنی اگر گناہ اسکا جانی تو البتہ ہووی ٹہیرنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطی اوسکی قدم سی کہ رکہی اوسکو ۞ س ۞ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف ایک چیز کی کہ ڈہانکی اوسکو لوگونسی یعنی سترہ کہڑا کری کہ حائل ہو درمیان اسکی اور درمیان لوگونکی پس ارادہ کری کوئی یہہ کہ گذری آگی اوسکی یعنی سترہ کی ورےسی پس چاہیی کہ باز رکہی اوسکو پہر اگر نہ مانی پس قتل کری اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہین اور واسطی مسلم کی معنی اسکی **ف** قتل کری اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہی کہ بہت برا ہی اوسکی آگی سی

گذرنا ہو اور اوسکو منع کیا ہو دیکہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے وہ اوسکو ساتہہ ایسی چیز کے کہ جائز ہے دفع کرنا ساتہہ اوسکے اور وہ مرجاوے
پس نہیں قصاص واسطے اوسکے ساتہہ اتفاق علما کے اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہے بعضی کہتے ہین واجب ہوتی ہے بعضی کہتے ہین نہیں پس
وہ شیطان ہے یعنی شیطان نے یہہ کام اوس سے کروایا یا مراد یہہ ہے کہ وہ شیطان آدمیونکا ہے اسلیے کہ شیطان کے معنی سرکش کے ہین
خواہ جنون مین ہو خواہ آدمیون مین سے اسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین ✦ طیبی ✦ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَیَقِیْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ
الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہے
اس توڑنے کو رکہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پچہلی کجاوے کی ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہہ مذہب ہے کہ کوئی
چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کے آگے سے گذرے نماز ٹوٹتی نہیں خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر انکے اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین
محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کی بیچ کہڑا کرنے ستری کے یا مراد یہہ ہے کہ یہہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی ہین کہوتی
ہین یا مراد یہہ ہے کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتہہ انکے اور خاص ان تینون چیزونکو اسلیے ذکر کیا کہ ان مین
دل بہت مشغول ہو جاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدہے کے ساتہہ شیاطین اکثر ہوتے ہین اسی لیے مستحب ہے اعوذ پڑہنی وقت ہنکنے
اوسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے ✦ ح ✦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا
مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنی سامنے مانند عرض مین ہونے جنازہ کے آگے نمازیون کے روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یہہ اشارہ ہے طرف اوسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکے حضرت نماز ادا کرتے اس معلوم
ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز مین نماز کو نہیں توڑتا ✦ ح ✦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ
الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ
وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوس دن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
تہے ساتہہ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنی بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اوترا مین اور چہوڑ دینی گدہی کہ چرتی تہی اور داخل
ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہ پر کسی نے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہہ ہے کہ گدہی کی آگے گذرنے سے
نماز نہ ٹوٹی اور میری نابالغ نہ ہوئی تہی اسلیے کسی نے آگے گذرنے پر میرے انکار نکیا ✦ ح ✦ **الفصل الثانی** فصل دوسری
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَیْئًا
فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْیَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکہے سامنے منہہ
اپنے کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند انکے اور کچہہ نہ پاوے پس کہڑا کرنا چاہیے کہ کہڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتہہ اوسکے عصا
پس چاہیے کہ کہینچے خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو وہ کہ گذریگا آگے اوسکے یعنی خشوع نماز مین خلل نہیں ڈالیگا روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھہ دے تاکہ مشابہ گاڑ دینے کی ہو شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر رکھہ لے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضوں نے کہا ہے کہ کفایت کرتا ہے وسکو سترہ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہیں کفایت کرتا اور کفایہ میں کہا ہے کہ طول میں کھینچے نہ عرض میں اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہے اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی ساتھ اسکے قائل ہوئے ہیں اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہیں اور شافعی نے بھی قول جدید میں انکار اسکا کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث جو اس باب میں وارد ہوئی ہے ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے میں اعتبار نہیں کیا اور دور سے معلوم اور متمیز نہیں ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہے اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ اولی ہے اتباع سنت کا کرنا اور نیز بالجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہے اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہے اور بعد اسکے اختلاف کیا ہے صفت خط میں کہ کس طرح کا خط کھینچے بعضوں نے لکھا ہے کہ بشکل ہلال کے اور بعضوں نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہے اور بعضوں نے عرض میں کہ داہنی طرف سے بائیں طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا کر خط ہے کذا فی بعض الشروح + ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کی پس چاہیے کہ نزدیک ہو اوس سے تا نہ توڑے شیطان اوسپر نماز اوسکی روایت کی ہے ابوداود نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اوسکے کرسکے تا نہ توڑے شیطان نماز اوسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسیکے گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دلمیں ڈالیگا اور حضور قلب میں فرق آویگا جب حضور نماز میں نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہیں ہوتا اور نزدیک ہونے میں اس آفت سے بچتا ہے + ح وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کہ کرتے اوسکو اپنی داہنی بھوں پر یا بائیں بھوں پر اور نہ قصد کرتے واسطے اوسکے قصد کرنا سیدھ کا روایت کی ہے ابوداود نے ف یعنی سترہ کو بیچوں بیچ پیشانی کے سامنے نکرتے بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کی ساتھ نہو + ح وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ اور روایت ہے فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اونکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل میں کہ نہ تھا آگے حضرت کے سترہ اور ہماری گدہی اور کتیا کھیلتی تھیں آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی ہے ابوداود نے اور نسائی نے مانند اسکی ف عرب میں رسم تھی کہ چند روز جنگل میں جا کر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہاں رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جس نوبت میں کہ عباس جنگل میں گئے ہوئے تھے حضرت وہاں رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اگر لوگوں کی گذرگاہ میں نماز پڑھتا ہو + ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذری آگی نمازی کی اور دور کرو جب تک کہ ہوسکی یعنی وس چیز کو کہ آگی گذری نمازی کی یعنی تا خضوع وخشوع نمازی کی مین خلل آوی پس سوا اسکی نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہی روایت کی یہہ ابو داود نی ف سمین دلیل ہی اسپر کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو نہین توڑتی ہوس •

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین سوتی آگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پانو میری طرف قبلہ اونکی یعنی جگہہ سجدہ اونکی کی ہوتے پس سجدہ کرتی ہوتی چہوتی مجکو پس سمیٹ لیتی مین پانو اپنی اور جسوقت کہ کہڑی ہوتی کہولدیتی مین پانو اپنی کہا حضرت عائشہ نی اور گہراون دنو مین تہی انمین چراغ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف گویا یہہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نی حضرت کی سجدہ گاہ مین پانو پہیلانیکا کہ سبب نہونی چراغ کی سجدہ کی جگہہ حضرت کی مین پانو پہیلی رکہتی تہی اور بعد ٹہوکنی کی دوبارہ پہیلا دیتے تہین پس تہا یہہ واسطی تقریر حضرت کی یعنی جائز رکہنی حضرت نی انکو اوپر اس حالت کی ہوس وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له في ان يمر بين يدي اخيه معترضا في الصلوة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التي خطا رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر جانی ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہی واسطی اوسکی بیچ گذرنی کی آگی بہائی اپنی کی عرض مین بیچ حالت نماز کی ہووی البتہ کہڑا رہنا سو برس بہتر واسطی اوسکی اوس قدم سی کہ رکہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی وعن كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يخسف به خيرا له من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه مالك اور روایت ہی کعب احبار سی کہا کہ اگر جانی گذرنیوالا آگی نمازپڑہنیوالی کی کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی دہسا یا جانا اوسکو بہتر واسطی اوسکی گذرنی سی آگی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر کی یہہ ہی کہ آسان ہی اوسپر روایت کی یہہ مالک نی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى غير السترة فانه يقطع صلوته الحمار والخنزير واليهودي والمجوسي والمرأة وتجزئ عنه اذا مروا بين يديه على قذفة بحجر رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا بدون سترہ کی پس تحقیق توڑتا ہی نماز اوسکی کو گدہا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہہ پتہر اوسی کہ گذرین آگی اوسکی اوپر قدر پہینکنی پتہر کی روایت کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جتنی دور پتہر جا کر پڑتا ہی اوتنی دور سی نمازپڑہنیوالی کی آگی سی یہہ چیزین گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین نہ ٹوٹنی نماز سی یعنی قصور نماز مین نہین آتا اور لکہا ہی علما نی کہ مراد پتہر پہینکنی سی وہ جا ہی بیچ حج کی یعنی وہ کنکر کہ حج مین مارتی ہین اور بخاری مین مقدار اوسکی تین ہاتہہ کی لکہی ہی اور تاویل حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی کہ مراد نماز کی ٹوٹنی سی کیا ہی ہوس

باب صفة الصلوٰة

یہہ باب ہی بیچ بیان صفت نماز کی ف یعنی اسمین اوصاف نماز کی لکہی ہین کہ کیونکر پڑہی اور ارکان اور اجزا اوسکی کیا ہین ہوس •

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم جاء فسلم فقال وعليك السلام

ارجع فصل فانک لم تصل فقال فی الثالثۃ او فی التی بعدھا علمنی یا رسول اللہ فقال اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلۃ فکبر ثم اقرأ بما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا وفی روایۃ ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلک فی صلاتک کلھا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تھی کونی مسجد کی مین پس نماز پڑہی اوس شخص نی یعنی ورعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور جواب دیا سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑہی تہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نی اور جواب دیا سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوس شخص نی بیچ تیسری بار کی یا اوس بار مین کہ بعد تیسری کی ہی یعنی چوتہی بار مین سکہلاو مجکو ای رسول خدا کی پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کری تو نماز کا پس پورا کر وضو پہر سامنی کہڑا ہو قبلہ کی پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہری تو رکوع مین پہر اوٹہا یعنی سر رکوع سی یہانتک کہ سیدہا ہو تو کہڑا پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا سر یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہی کہ پہر اوٹہا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لیی اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پہر کر یہہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رح نی اوپر فرض ہونی طمانینت کی رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی نہونی سی نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل کے سبب نہونی اوس کی کی منتفی اور باطل ہو جاوی اور طمانینۃ اوسکو کہتی ہین کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ مین ٹہری کہ جوڑ بدن کی اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینۃ رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی واجب ہی نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور یہہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتی ہین کہ مراد نہ ہونی نماز سی نہونا کمال اوسکی کا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کی ساتہہ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو تمام کیا تو نی اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچہہ کہ ناقص کیا تو نی اس سی ناقص کیا نماز اپنی سی اور یہہ نشان وجوب اور سنت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پہیرنیکو اوس شخص کو اس لیی فرمایا تا نماز بی کراہیت اور نقصان کی ہو وی نہ اس لیی کہ باطل اور معدوم تہی اور اگر فرض ہوتی تو اول سی منع کرتی اور اوس سی باز رکہتی اور نہ چہوڑتی اوسکو بغیر فرائض کی نماز ادا کری اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ نرمی کری جاہل پر مسائل سکہانی مین اور دلیل ہی اس پر کہ مستحب ہی سلام کرنا وقت ملنی کی اگرچہ مکرر ہو اور تہوڑی دیر کی بعد ہو اور دلیل ہی اس پر کہ جو کوئی خلل لاوی بعضی واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گی کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسری سجدی کی بعد بیٹہہ کر اوٹہتی ہین یہہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگی ہوگی م ع س • **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسہ ولم یصوبہ ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ

مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہہ تکبیر کی اور شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کی اور تہی جب رکوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ پست کرتی سر کو ولیکن درمیان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹہہ برابر رکہتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی نہ سجدہ کرتی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا سجدہ سی نہ سجدہ کرتی یعنی دوسرا یہانتک کہ سیدہی بیٹہتی اور تہی پڑہتی بعد دو ہر رکعتون کی التحیات اور تہی بچہاتی بایان پانو اپنا یعنی اوس پر بیٹہتی اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا اور تہی منع کرتی عقبہ شیطان سی اور منع کرتی یہہ کہ بچہاوی آدمی دونو ہاتہہ اپنی بچہانا درندکا ساور تہی ختم کرتی نماز ساتہہ سلام کی روایت کی یہہ مسلم نی ف شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کی یعنی ساری سورہ فاتحہ پڑہتی اس سی معلوم ہوا کہ بسم اللہ جسکی پڑہتی ہونگی جیسی کہ مذہب حنفی ہی اور تہی بچہاتی بایان پانو اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دونو قعدون مین یون ہی بیٹہتی تہی اور یہی ہی قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی افتراش یعنی پانو بچہانا پہلی قعدہ مین اور تورک یعنی کولی پر بیٹہنا دوسری قعدہ مین بہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بہی یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک دونون قعدون مین تورک ہی ہی اور امام احمد کی نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اوسکی کی تورک ہی اور جسمین ایک ہی تشہد ہی افتراش ہی اور وجہ قول امام ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ بہت حدیثون مین مطلق بچہانا پانو کا واقع ہوا ہی اور آیا ہی کہ سنت تشہد مین یہہ ہی اور بیٹہنا حضرت کا تشہد مین اسیطرح تہا بلاقید قعدہ پہلی اور دوسری کی اور جسطرح کا بیٹہنا کہ ہمنی اختیار کیا ہی مشہور ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ افضل اعمال کی دشوار ترین ہین اور بعضی حدیثون مین قعدہ اخیرہ مین کولی پر بیٹہنا آیا ہی جیسیکہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر کہ حضرت حالت ضعف اور کبرسن مین اسطرح بیٹہتی تہی اسلیے کہ قعدہ اخیر مین بیٹہنا زیادہ ہوتا ہی آسانی کی لیی سطرح بیٹہتی تہی اور عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دونو کولی زمین پر لگا دی اور دونو پنڈلیان کہڑی کری اور رکہی دونو ہاتہہ زمین پر جیسیکہ کتا بیٹہتا ہی اس طرح التحیات مین بیٹہنا ساتہہ اتفاق علما کی مکروہ ہی اور طیبی نی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دونون کولی دونو پانو پر رکہی یہہ معنی ساتہہ لفظ عقبہ کی بہت مناسب ہین اور منع کیا یہہ کہ بچہاوی مرد دونو پہنچی ہاتونکی زمین پر یعنی وقت سجدہ کی مانند بچہانی درندون کی یعنی کتی وغیرہ کی اور قید مرد کی اسمین اسلیی ہی کہ عورت کو پہنچی بچہانی مین حیا ہی مین کہ اوسمین ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرتی نماز کو ساتہہ سلام کی یہہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہی اور ہماری نزدیک واجب ہی ۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ ایک جماعت کی

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مین خوب یاد رکہتا ہون تم مین سی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکہا مینی اونکو جسوقت کہ تکبیر کہتی کرتی دونو ہاتہہ اپنی مقابل دونو مونڈہون اپنی کی اور جسوقت کہ رکوع کرتی محکم پکڑتی دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہونکی پہر جہکاتی پیٹہہ اپنی یعنی تا برابر گردن کی ہو وی پس جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہڑی ہوتی سیدہی یہان تک کہ پہر آتا ہر جوڑ ٹہکانی اپنی پس جسوقت کہ سجدہ کرتی رکہتی دونو ہاتہہ اپنی زمین پر یعنی مقابل مونہہ کی نہ بچہاتی اور نہ سمیٹتی اونکو طرف پہلو کی اور سامنی رکہتی انگلیان پانو اپنی کی طرف قبلہ کی پس جسوقت کہ بیٹہتی بعد دو رکعت کی بیٹہتی اوپر بائین پانو اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پس جسوقت کہ بیٹہتی بیچ رکعت اخیر کی آگی نکالتی بائیان پانو اپنا اور کہڑا کرتی دوسرا یعنی داہنا اور بیٹہتی کولی اپنی پر روایت کی یہہ بخاری نی ف جب تکبیر کہتی کرتی ہاتہہ اپنی مقابل دونو مونڈہون اپنی کی مذہب شافعی مین یون ہی کرتی ہین اور ہماری نزدیک مقابل کانونکی رکہی کہ یہہ بہی آیا ہی حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بہی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ نی متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نی بیچ تطبیق ان روایات کی کہا ہی کہ ہتیلیان ہاتہہ کی مقابل کاندہی کی رہین اور انگوٹہی برابر لو کی اور سرا انگلیونکی مقابل اوپر کی جانب کانکی رکہی کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہو جاتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبہی کسیطرح اوٹہاتی ہون کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتی دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہون کی اور کشادہ رکہتی تہی انگلیان اور کہا ہی علمانی کہ انگلیان رکوع مین کشادہ رکہی اور سجود مین بند ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کی بطور خود چہوڑی اور نہ سمیٹی اونکو یعنی انگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکہی اور پہنچی اور بازو اوٹہائی ہوئی الگ پہلو سی رکہی کہ اگر بکری کا بچہ چاہی تو نیچی سی نکل جائی اور اس حدیث مین یہہ مذکور ہوا کہ قومہ سی کہ سجدہ مین جاوی پہلی زانو زمین پر کہی یا ہاتہہ دونو طرح درست ہی مگر پہلی زانو رکہنی افضل اور مختار اکثر ائمہ کی ہین ؀ ح ؀ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی اوٹہاتی ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون کی جبکہ شروع کرتی نماز اور جسوقت تکبیر کہتی واسطی رکوع کی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اسیطرح سی اور کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ حمد کی اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی ای پروردگار ہماری واسطی تیری ہی حمد اور نہ تہی حضرت نہین کرتی تہی یہہ بیچ سجدون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف واسطی تیری ہی حمد یعنی جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ پیدا کرنیوالا اسکا توہی ہی پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑہنیوالا سمع اللہ اور ربنا دونو کہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ تنہا پڑہنی والی کی حق مین ہی اور جماعت مین پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام ہی دونو چیزین کہی اور اسکو اختیار کیا ہی امام طحاوی نی اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سی اسیطرح منقول ہی اور مقتدی سے فقط ربنا ہی کہی انکی نزدیک ہے اور نہین کرتی تہے سجدونمین یعنی جب سجدونمین جاتی اور سر اوٹہاتی سجدون سی تو ہاتہہ نہ اوٹہاتی مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان وقتون مین ہاتہہ نہ اوٹہاوی شافعیہ کی نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہنچا ہی انہین جگہون مین وقت تکبیر تحریمہ کی اور رکوع کی جانی کی وقت اور سر اوٹہانی کی رکوع سی سوای ان تین جگہونکی ثابت نہین ہوا ہی کذا فی سفر السعادۃ ؀ ح ؀ وعن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین

رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر تہی جسوقت کہ داخل ہوتی
نماز مین تکبیر لیتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور جسوقت رکوع کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی
اور جب اوٹہتی دو رکعتون سی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت تی
اسطرح کیا روایت کی یہہ بخاری نی ﴿وَعَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ
رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت تکبیر کہتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی اونکو اپنی کانونکی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی پس کہتی سمع اللہ لمن
حمدہ کرتی مانند اسکی یعنی دونو ہاتہہ برابر کانونکی اوٹہاتی اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہانتک کہ برابر کرتی دونو ہاتون کو اوپر کی جانب
کانونکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف جاننا چاہیی کہ اوٹہانا ہاتونکا سوائی تکبیر تحریمہ کی مختلف فیہ ہی درمیان ہماری اور شافعیہ
کی اور حق یہہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود مین پس تو یہہ ہی کہ کبہی اوٹہاتی ہون اور کبہی نہین یا یہہ کہ اول اوٹہاتی ہون آخر مین منسوخ ہوا دلیلین
اب ہاتہہ نہ اوٹہانیکی ذکر کی جاتی ہین تا حق ظاہر ہو جانا چاہیی کہ ترمذی نی جامع ترمذی مین دو باب لکہی ہین اول باب رفع یدین کا بیچ نزدیک
رکوع کی اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکہا ہی کہ نہین دیکہا گیا ہاتہہ اوٹہانا مگر نزدیک شروع نماز کی اس باب مین
حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود سی لایا ہی کہ ابن مسعود نی اپنی یارون سی فرمایا کہ ادا کی مین ساتہہ تمہارے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود نی نماز اور نہ اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی مگر اول بار اور اوسی باب مین لکہا کہ برا بن عازب سی بہی یون ہی آیا ہی
اور کہا ترمذی نی کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتہہ اسکی قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سی اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی
یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی ابی داؤد اور نسائی سی اور حدیث برا بن عازب کو بہی ابی داود سی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود
نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی دونون کندہون کی نزدیک تک پہر نہ عود کرتی اور ایک
روایت مین ہی کہ پہر نہ اوٹہاتی اون دونونکو یہانتک کہ فارغ ہوتی نماز سی اور ابو داود نی جو کہا ہی یہہ حدیث صحیح نہین ہے احتمال رکہتا ہی
کہ مراد صحیح ہونا ساتہہ اس طریق خاص کی ہو وی پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال رکہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہو وی
موافق اوسکی کہ ترمذی نی کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسیکہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نی بیچ موطا اپنی کی بعد
اوز روایت کرنی حدیث ابن عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹہانی کی رکوع سی آئی ہی کہا ہی کہ سنت یہہ ہی کہ تکبیر کہی
ہر جہکنی اور اوٹہنی مین لیکن رفع یدین سوائی ابتدا نماز کی ایکبار سی زیادہ نہو اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی بیچ اسکی آثار بہت آئی ہین بعد اسکی
عاصم بن کلیب جرمی سی کہ اوسنی روایت کی اپنی باپ سی کہ وہ تابعین حضرت علی کی سی ہی تہی بعد روایات کی لایا ہی کہ حضرت علی نہ رفع یدین
سوائی تکبیر اولی کی نکرتی تہی اور عبد العزیز بن حکیم سی لایا ہی کہ کہا دیکہا مینی ابن عمر رض کو کہ اوٹہاتی تہی ہاتہہ بیچ اول تکبیر افتتاح کی اور نہین
اوٹہاتی تہی سوائی اوسکی اور مجاہد سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی پڑہی مینی نماز پیچہی ابن عمر کی پس ہاتہہ اوٹہاتی تہی مگر تکبیر اولی مین اور اسود
نی روایت کی ہی کہ دیکہا مینی عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹہاتی تہی ہاتہہ اپنی مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابن عمر
رض کہ نہایت قریب حضرت سی کہتی تہی جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچہہ کہ خلاف اسکی نقل کرین اعلی اور لائق ساتہہ قبول کی نہو اور شرح ابن

ہمام مین لایا ہی حدیث دارقطنی سی اور ابن عدی سی کہ نقل کی محمد بن جابر سی اوسنی حماد بن ابی سلیمان سی اوسنی ابراہیم سی اوسنی علقمہ سی اوسنی عبد اللہ سی کہ کہا ادا کی مینی نماز ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابی بکر اور عمر رض کی پس نہ اوٹھائی اونہون نی ہاتھہ اپنی مگر نزدیک شروع نماز کی اور منقول ہی کہ جمع ہوئی امام ابو حنیفہ ساتھہ اوزاعی کی مکی مین بیچ دار الحیاطین کی پس کہا اوزاعی نی کیون نہین ہاتھہ اوٹھاتی ہو تم نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانیکی رکوع سی امام ابو حنیفہ نی کہا اس سبب سی کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسباب مین کچھہ پس کہا اوزاعی نی کہ حدیث کی مجکو زہری نی سالم سی اوسنی اپنی باپ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی تہی ہاتھہ جسوقت کہ شروع کرتی تہی نماز اور نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانیکی اوس سی پس کہا ابو حنیفہ نی حدیث کی مجکو حماد نی ابراہیم سی اوسنی علقمہ اور اسود سی کہ دونو نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹھاتی تہی ہاتھہ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر نہ عود کرتی تہی ساتھہ کسی چیز کی اس سی اوزاعی نی کہا مین روایت کرتا ہون زہری سی کہ اوسنی نقل کی سالم سی اوسنی ابن عمر سی اور تو اوسکی مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد سی کہ اوسنی نقل کی ابراہیم سی اوسنی علقمہ سی یعنی یہہ اسناد تیری ساتھہ اوس اسناد میری کی کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابو حنیفہ نی کہا حماد فقیہہ تر تہی زہری سی اور ابراہیم فقیہہ تر تہی سالم سی اور علقمہ کم ابن عمر سی نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھہ فضیلت صحبت حضرت کی مخصوص ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنی اوسکی کیا تعریف کیجاوی کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کی اور قرب کی ساتھہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی پس اوزاعی نی ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونی اسناد کی اور ابو حنیفہ نی بسبب فقیہہ ہونی راویون کی اور مذہب اونکا یہی ہی کہ راویون فقیہہ کو ترجیح دیتی ہین غیر فقیہون پر جیسا کہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کی کہا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ دیکھا اونہون نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا مسجد حرام مین اور اوٹھاتا تہا دونون ہاتھہ اپنی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھانیکی رکوع سی پس کہا ابن زبیر نی کہ ایسی مت کر یہہ ایک چیز ہی کہ کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد اس کی ترک کیا یعنی یہہ حکم اول مین تہا پہر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اوٹھائی ہمنی بہی اوٹھائی اور حضرت نی ترک کیی ہمنی بہی ترک کیی اور ابن عباس رض سی روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹھاتی تہی ہاتھہ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور جو مجاہد نی ابن عمر رض سی کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی اوس سی روایت کی گئی ہی عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا سالہا رہا مین ابن عمر رض کی نماز ادا کی مینی اور ہرگز نہ دیکھا مینی کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتھہ اس حدیث کی ساقط ہوگا اسلیئی مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کری عمل ساتھہ اوس روایت کی ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتھہ اوٹھانی اور نہ اوٹھانی کی دونون کی ثابت ہین اور ایک جماعۃ صحابہ وغیرہم کی خصوصا ابن مسعود اور تابعین اونکی بیچ جانب ہاتھہ اوٹھانی کی ہین مجمل اسکا سوای اسکی نہو وی کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وجود مین آئی اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکی کی ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نی بہی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماء مذہب ہمارے کی ساتھہ اسقدر کی اکتفا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ حکم ہاتھہ اوٹھانی کا منسوخ ہی اسلیئی جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کی ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کی اسباب مین واللہ اعلم انتہی یہہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی تصنیف کی ہی جسکو تفصیل اس مقام کو دیکہنا منظور ہو وہ اوسمین دیکھی اور حاصل اون کی تحقیق کا یہہ ہی کہ اونکی نزدیک ہاتھہ اوٹھانی

اور اوٹہانا دونو سنت ہین لیکن اوٹہانا ہاتو نکا اولی اور ارجح ہی اور علما حنفیہ نی کہا ہی کہ ہاتہہ اوٹہانا منسوخ ہوئی واللہ اعلم **وعنہ**

اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ لَمْ یَنْہَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی انہین مالک سی کہ تحقیق انہون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی پس جس وقت ہوتی بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی سی نہ کہڑی ہوتی یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی پہلی رکعت مین اور تیسری مین بعد سر اوٹہانی کی سجدی دوسری بیٹہتی تہی بعد اوسکی اوٹہتی تہی اوسکو جلسہ استراحت کا کہتی ہین کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنی کی ہی پہلی قعدہ مین اور بعد بیٹہنی کی ساتہہ دونو ہاتہونکی تکیہ مین پر کرکر اوٹہتی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ساتہہ روایت مختار کی یہہ بسبب عذر کبر سن وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت اوسکی نہو اوسکی حق مین سنت نہین اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بہی لایا ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی اوپر پشت قدمون کی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اگرچہ بعضی طرق حدیث کی ضعیف ہین ولیکن صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹہتی تہی نماز مین اوپر پشت قدمون اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سی بہی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی عباس سی لایا ہی کہ پایا مینی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹہاتی تہی دوسری سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کیسی اوٹہتی تہی جیسیکہ ہوتی تہی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین او بعضی حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہین محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کی ہین مح **وعن**

وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَہُمَا وَکَبَّرَ فَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اونسی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی اوسوقت کہ داخل ہوئی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لیی ہاتہہ کپڑی اپنی مین پہر رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ پر پہر جب ارادہ کیا یہہ کہ رکوع کرین نکالی دونو ہاتہہ اپنی کپڑی سی پہر اوٹہایا اونکو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جسوقت کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائی اپنی دونو ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتہون اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف ڈہانک لیی ہاتہہ کپڑی مین ظاہر یہہ ہی کہ چادر مین ڈہانک لیی اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ آستین مین ہاتہہ چہپائی لکہا ہی علما نی کہ یہہ شاید بسبب شدت جاڑی کی تہا اور رکہنا داہنی ہاتہہ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کی مگر امام مالک کی نزدیک چہوڑ دینا ہاتہونکا ہی اور جائز ہی باندہنا بہی لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچی ہاتہہ رکہی اور امام شافعی کی نزدیک برابر سینہ کی یعنی ناف سی اوپر اور حدیثین دونو جانب مین آئی ہین اور لکہا ہی علما نی کہ امر اسباب مین واسع ہی جو کچہہ کری درست ہی اور ناف کی نیچی رکہنا ہاتونکا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہی اور تعین نہین یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونو طرح آیا ہی پس جبکہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ نی جو کچہہ کہ مقرر اور معتاد ہیچ صورت دیکہی ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کی نیچی رکہنا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکو وقت تکبیر کہنی کی اور اوٹہانیکی کپڑی سی نکال لیوی مح **وعن**

سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تہی لوگ حکم کیی جاتی یہہ کہ رکہی آدمی ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی نماز مین روایت کی یہہ بخاری نی ف اس مین اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی کہڑی ہونیوالی کو آگی جبار کی کہ ادب کو ہاتہہ سی نہ دی بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر رکہی اور سر جہکا رکہی

جیسکہ بادشاہونکی آگی کہڑی ہوتی ہین ٭ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا حَتّٰی یَقْضِیَهَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی کہڑی ہونی کا طرف نماز کی تکبیر کہتی یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کہڑی ہوتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ رکوع کرتی پہر کہتی سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی پہر کہتی کہڑی ہوئی ای ب ہیری واسطی تیری ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتی جسوقت جہکتی یعنی سجدہ کی لیی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا یعنی سجدہ سی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا پہر کرتی یہہ بیچ تمام نمازاپنی کی یہانتک کہ پورا کرتی اوسکو اور تکبیر کہتی اوسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر پیچہی بیٹہنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہہ اوٹہانی کا ذکر نہین ٭ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر نمازون مین وہ نماز ہی کہ اوس مین دراز ہو قیام روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی اسلیی کہ اوسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علمانی اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث سند اوس جماعت کی ہی کہ کہتی ہین قیام افضل ہی اور دلیل اون کی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سی مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ٭

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَهٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَیَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ ثُمَّ یَنْهَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ بَقِیَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِیْ فِیْهَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

صحیحٌ وَفِی رِوَایَۃٍ لِاَبِی دَاوٗدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی حُمَیْدٍ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْہَتَہٗ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْہِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَہٗ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ فَخِذَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَکَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَفِی اُخْرٰی لَہٗ وَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَۃِ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ وَاحِدَۃٍ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ دس شخصون کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ مین خوب جانتا ہون تم سی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیون نی پس بیان کر کہا ابی حمید نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی طرف نماز کی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی اون کو مونڈہون اپنی کی پہر تکبیر کہتی پہر قرآن پڑہتی پہر تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ برابر اوٹہاتی اون دونون کو مونڈہون اپنی کی پہر رکوع کرتی اور رکہتی دونو ہتیلیان اپنی اپنی گہٹنون پر پہر سیدہی کرتی کمر پس نہ جہکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی پیٹہہ اور سر ہموار رکہتی پہر اوٹہاتی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ لمن حمدہ پہر اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی دونو مونڈہون اپنی کی درحالیکہ سیدہی کہڑی ہوتی پہر کہتی اللہ اکبر پہر جہکتی طرف زمین کی سجدہ کی لیی پس دور رکہتی دونو ہاتہہ اپنی دونو پہلوون اپنی سی اور موڑتی انگلیان پاؤن اپنی کی یعنی اسطرح کہ اونگلیون کی قبلہ کی طرف ہوتی پہر اوٹہاتی سر اپنا سجدہ سی اور موڑتی بایان پانون اپنا یعنی بچہاتی پس بیٹہتی اوسپر پہر سیدہی ہوتی یہانتک کہ پہرتی یعنی ہو جاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانی اپنی کی درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہہ تاکید ہی لفظ یعتدل کی پہر سجدہ کرتی یعنی تکبیر کہتی ہوئی پہر کہتی اللہ اکبر اور اوٹہتی اور موڑتی بائیان پانو اپنا پہر بیٹہتی اوسپر یعنی جلسہ استراحت کرتی پہر اعتدال کرتی یعنی ٹہیرتی خاطر جمع سی یہانتک کہ پہر آتی ہر ہڈی ٹہکانی اپنی پر پہر کہڑی ہوتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی یعنی سوائی سبحانک اللہم اور اعوذ کی شروع رکعت مین پہر جسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی کندہون تک جیسیکہ تکبیر کہتی تہی نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر کرتی اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہی اوس کی ہی سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اوسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بایان پانوٗ اپنا اور بیٹہتی کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کی پہر سلام پہیرتی کہا اون دس صحابیون نی کہ سچ کہا تو نی اسیطرح تہی حضرت نماز پڑہتی روایت کی ہی ابوداؤد اور دارمی نی اور روایت کیی ترمذی اور ابن ماجہ نی معنی اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی حدیث ابی حمید کی سی یہہ آیا ہی کہ پہر رکوع کیا پہر رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون زانوون اپنی کی گویا کہ پکڑی ہوئی ہین اونکو اور مانند چلی کی کیا دونون ہاتون اپنی کو یعنی دور کیا کہنیونکو پہلووںسی گویا کہ کہنیان مشابہ چلی کی ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کی جیسیکہ آگی کہا پس دور رکہا کہنیونکو دونو پہلوون اپنی سی اور کہا راوی نی پہر سجدہ کیا پس ٹہیرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور الگ کیا دونون ہاتہون اپنی کو یعنی کہنیون کو پہلوؤن اپنی سی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون اپنی کی اور کشادگی کی درمیان دونو زانون اپنی کی نہ لگانیوالی تہی پیٹ اپنی

توکسی چیز پر رانون اپنی سی یہان تک کہ فارغ ہوئی سجدون سی پہر بیٹہی پہر بچہایا بائیان پانوا پنا اور متوجہ کی پشت داہنی پانوا پنی کو قبلہ
کیطرف اور رکہا داہنا ہاتہہ اوپر گہٹنی داہنی کی اور بائیان ہاتہہ اپنا اوپر بائین گہٹنی کی اور اشارہ کی ساتہہ اونگلی اپنی کی یعنی سبابہ کی اور بیچ
اور روایت ابی داود کی یون ہی اور جسوقت کہ بیٹہتی بیچ دو رکعتون کی بیٹہتی اوپر تلوی پانون بائین اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پانوا پنا اور
جسوقت کہ ہوتی بیچ چوتہی رکعت کی لگاتی بائیان کولا طرف زمین کی اور نکالتی دونو پانوا پنی ایک طرف ۰ ف مین خوب جانتا ہون
تمازی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کی واسطی ایک مصلحت کی کری بغیر نفسانیت
کی تو درست ہی اور پہر تکبیر کہتی اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ بیچ ہی ہاتہہ اوٹہانی کی کہتی تہی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور پس پہیرا ناک
اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتہہ ناک اور پیشانی کی دونون کی کرنا چاہیی کہ آنحضرت اسی پر مواظبت کرتی تہی اور
اور حدیثین بہی موافق اسکی ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتہہ رکہنی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دونون سی کہا بسبب عذر کی
مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کی ایک کو رکہا پس اگر پیشانی رکہی زمین پر اور ناک نرکہی تو جائز ہی اجماعا لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکی
بالعکس کیا یعنی ناک رکہی اور پیشانی نرکہی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز و علیہ الفتوی اور
اشارہ کی ساتہہ اونگلی کی یعنی سبابہ کی سبابہ کہتے ہین شہادت کی اونگلی کو یہہ نام ایام جاہلیت کا ہی عرب قت گالی دینے کے اس اونگلی کو اوٹہاتے
تہی اسلیی اوسکو سبابہ کہتی تہی کہ سب کے معنی گالی کی ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اوسکو اوٹہاتے ہین پس وسے
حضرت نی اشارہ کیا وقت پڑہنی کلمہ شہادت کی التحیات مین کہ وقت کہنی نفی کی یعنی اشہدان لا الہ کی اونگلی اوٹہائی اور وقت اثبات
کی یعنی الا اللہ کہنی پر رکہدی ۰ ح س فتاوی عالمگیری **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ
اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ روایت ہی وائل بن حجر سی یہہ کہ دیکہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت
کہ کہڑی ہوئی طرف نماز کی اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی یہانتک کہ ہوی مقابل دونو مونڈہون کی کی اور اوٹہائی انگوٹہی اپنی برابر کانون
اپنی کی پہر تکبیر کہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یہہ ہی کہ اوٹہاتی تہی انگوٹہی اپنی کانون کی لوون تک ف
یہہ حدیث بہی موافق مذہب ابو حنیفہ کی ہی کہ تکبیر کہتی تہی پیچہی ہاتہہ اوٹہانی کی اور انگوٹہی کانون کی لوون تک اوٹہاتی تہی ۰
ح **وعن** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی کہ وہ روایت کرتی ہین باپ اپنی سی کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی ہماری پس پکڑتی بائیان ہاتہہ اپنا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی یعنی قیام مین روایت کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ
اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ
عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ
رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ

عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ مَعْنَاهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِىِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر پڑہ نماز اپنی اسواسطی کہ تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوسنی سکہلا و مجکو ای رسول اللہ کی کسطرح پڑہون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہہ چاہا اللہ نی یہہ کہ پڑہی تو یعنی سورہ فاتحہ کی ساتہہ اور سورہ جو چاہی پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کری پس رکہہ اپنی ہاتہونکو اپنی زانوون پر اور ٹہیر تو رکوع اپنی مین اور پہیلا او برابر کر پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اوٹہا سر اپنا یعنی سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنی جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کری تو پس ٹہیر واسطی سجدہ کی پس جسوقت اوٹہائی تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کی پہر کر یہہ ہیچ ہر رکوع او سجدی کی یہانتک کہ اطمینان کری تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہہ لفظ ہین مصابیح کی اور روایت کیا اسکو ابو داود نی ساتہہ تہوڑی تغیر کی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہی تو کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی پہر کلمہ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کی بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکہتا ہی یا معنی تشہد کی یہہ ہین کہ اذان کہہ پہر اچہی طرح نماز ادا کر یا اقم کی یہہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتہہ تیری قرآن یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر ف اس سی معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجای قرآن کی پڑہی جیسکہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کی اسکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کری **وعن** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِىْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہای بیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہا تو دونو ہاتہہ اپنی کہا فضل نی بیچ تفسیر لفظ تقنع یدیک کی یہہ کہتی تہی حضرت اور مراد رکہتی تہی اس قول سی یہہ کہ بلند کر تو اونکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنیوالا ہو ہتیلیان دونو ہاتہونکی مونہہ اپنی کی یعنی جیسی کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو ای رب میری ای رب میری اور جس شخص نی نکیا یہہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہی اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف نماز دو دو رکعت ہی یعنی نماز نفل مین افضل یہہ ہی کہ دو دو رکعت پڑہی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بہی اور دن مین بہی اور صاحبین کی نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ صحت کو پہنچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑہتی تہی اور نماز چاشت مین بہی چار رکعت پڑہنی آئی ہین اور بہہ بہی ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ
ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنی تحریمہ کی اور جن عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی
مراد اس سی یہہ ہی کہ نماز نفل طاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع عاجزی
کرنی ظاہر مین + ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ صَلّٰی لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا
رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو ابوسعید خدری
نے پس پکار کر کہی تکبیر اوس وقت کہ اوٹہایا سر اپنا سجدی سی اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور اوس وقت کہ اوٹہی دو رکعت پڑہ کر اور کہا اسیطرح
دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہی اور خاص یہی چند تکبیرین
اتفاقا بیان کین شاید کہ مذکور انکا رہا ہوگا اسلیے یہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا ہی یا ہی کہ کہا بیمار ہوی یا غائب
ہوی ابوہریرہ پس واسطی نماز ابوسعید نی پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کی اور رکوع کی بیان کی ساری حدیث + ح + **وعن**
عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ
اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ایک
بوڑہی کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینی واسطی ابن عباس کی کہ تحقیق یہہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نے
گم کری تجکو مان تیری یہہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین
ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کی اور مروان اور بنی امیہ نی یہہ تکبیرین پکار کر کہنی چہوڑ دین تہین اسلیے عکرمہ نی ابوہریرہ کی پکار کر تکبیرین
کہنی پر تعجب کیا + ح + **وعن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ
كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی علی بن حسین
سی بطریق ارسال کی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جہکتی یعنی رکوع سجدہ مین اور اوٹہتی یعنی وقت
قومہ اور جلسہ اور قیام کی پس ہمیشہ رہی یہہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات پائی
روایت کی یہہ مالک نی **وعن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ
لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہی علقمہ سی کہا کہا واسطی ہمارے ابن مسعود نی کیا نہ پڑہاون مین تمکو نماز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی اور نہ اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی مگر ایک بار ساتہہ تکبیر شروع کرنی نماز کی روایت کی یہہ
ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ابوداود نی یہہ صحیح نہین اوپر اس معنون کی **ف** ترمذی نی دو باب لکہی مین اول تو
رفع یدین مین اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسری باب مین یہہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن
عازب سی بہی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتہہ اسکی قائل ہین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری
اور اہل کوفہ کا بہی یہی ہی لیکن ہان عبداللہ بن مبارک سی پہلی باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور

ابن مسعود کی حدیث میں عدم رفع یدین کی ثابت نہیں اور سوای اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی اخبار اور آثار بہت ہین چنانچہ پہلی مذکور
ہوئین + ت + **وعن** اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جس وقت کہڑی ہوتی طرف نماز کی سامنی ہوتی قبلہ کی اور اوٹہاتی ہاتہہ اپنی اور کہتی اللہ اکبر روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن**
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوۃَ
فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اِنَّکُمْ تُرَوْنَ
اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی اور بیچ اخیر صف کی ایک شخص تہا پس بری طرح پڑہتا
تہا نماز پس جب سلام پہیرا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای فلانی کیا نہین ڈرتا تو اللہ سی کیا نہین دیکہتا تو کسطرح پڑہتا
ہے تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجہہ پر کوئی چیز اوس چیز سی کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون پیچہی چیز
سی جیسا کہ دیکہتا ہون آگی اپنی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یہہ دیکہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آگی اور پیچہی سی بطریق خرق عادت
کے معجزہ تہا ساتہہ وحی یا الہام کی اور کبہی نہ تہا ہمیشہ اور موید اسکی یہہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی
اور معلوم نہ ہوا کہ کہان گئی منافقون نی کہا کہ محمد کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہونچاتا ہون اور یہہ نہین جانتا کہ اونٹنی اوسکی کہان ہی پس فرمایا
حضرت نی واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچہہ کہ معلوم کردا دی مجکو پروردگار میرا اب بتا دیا مجکو پروردگار میری نی کہ وہ ایسی ایسی جای ہی
اور مہار اوسکی ایک درخت کی ٹہنی مین اٹکی ہوئی ہی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین یعنی بغیر معلوم کروانی حق کی اس دیوار
کے پیچہی کیا ہی اور حالت نماز افضل اور اعلی حالتون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیا کا اور مطلع ہونا اون پر اسحالت میر
بہت کامل تہا اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا کائنات سی نہ تہا یعنی حالت حضور مین اور چیزین حضرت سی پوشیدہ نہوتی تہین حضور کاملین
کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشایخ نی کہا ہی کہ نماز مقام کشف و حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت
کے دونون مونڈہون کی درمیان مین دو سوراخ تہی وانسی ہی دیکہتی تہی یہہ بات غریب ہی اور روایت صحیح سی ثابت نہین ہوا ح
بَابُ مَا یُقْرَاُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ
باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ پڑہی بعد تکبیر تحریمہ کی **ف** صحیح حدیثون مین دعائین
اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوگی ہین مثل وجہت آخر تک کی اور سبحانک اللہم اور سوا اونکی مستحب ہی پڑہنا اونکا نزدیک
شافعیہ کی بیچ فرائض اور نوافل کی سب پڑہی یا بعض اور نزدیک ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کی فقط سبحانک اللہم آخر تک ہی پڑہی اور جو کچہہ
کہ سوای اسکی روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کی ہی یعنی نفلون مین حضرت پڑہتی تہی کذا فی الہدایۃ اور نزدیک ابو یوسف کی
سبحانک اللہم اور انی وجہت دونون پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی اب نمازی اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد
سبحانک اللہم کی پڑہی یا پہلی اوسکے اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہی + ح + **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ
وَبَیْنَ الْقِرَاءَۃِ اِسْکَاتَۃً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ

اَلْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتی یعنی پکار کر نہ پڑہتی درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی چپ رہنا
پس کہا مینی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری ای رسول خدا کی پوچہتا ہون مین تمہاری چپ رہنی تمہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان
قراءۃ کی کہ کیا کہتی ہو تم اوسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الہی دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسیکہ دوری رکہی تونی درمیان
مشرق اور مغرب کی یعنی بہت بخش گناہ میری یا الہی پاک کر مجکو گناہون سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یعنی خوب پاک کر گناہون
سی یا الہی دہو ڈال گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولون کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اخیر کی جملہ سی مراد یہہ ہی کہ پاک کر مجکو
گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی بخششونکی بیان مبالغہ منظور ہی بخشش میں ان چیزون سی دہونا حقیقۃً نہین مراد ہی ** **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ
عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ
وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ
لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ
يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ
وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ　اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ تہی جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا واسطی
اوسکی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہون طرف حق کی اور بیزار ہون دین باطل سی اور نہین ہون مین شرک
کرنیوالون سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا نہین
کوئی شریک واسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سی الٰہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا
اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مینی نفس اپنی پر اور اقرار کیا مینی ساتہہ گناہ اپنی کی یعنی اور تونی فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنی

گناہون کا اقرار کرتا ہوا آوی میری درگاہ مین بخشون مین وسکو پس بخش واسطی میری گناہ میری سارے اسلیے کہ نہین بخشتا گناہونکو مگر تو اور راہ دکہا مجکو واسطی بہتر اخلاق کی راہ نہین دکہاتا واسطی بہترین خلقون کی کوئی مگر تو اور پہیر مجہسی اخلاق بد نہین پہیرتا مجہسی اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالائی تیری مین اور خیر تمام بیچ ہاتہہ تیری کی ہی اور برائی نہین نسبت کی جاتی طرف تیری مین قایم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع تیری طرف رکہتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنی عقل کسیکی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہونچی بخشش مانگتا ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری اور جسوقت کہ رکوع کرتی حضرتؐ کہتی یاالہی واسطی تیری رکوع کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور واسطی تیری اسلام لایا مین عاجزی کی واسطی تیری شنوائی میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی اور جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہتی یاالہی ای رب ہماری تیری ہی لیی حمد ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرائی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بہرائی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کی اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہی اور جسوقت کہ سجدہ کرتی کہتی یاالہی تیری ہی لیی سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تیری ہی لیی اسلام لایا مین سجدہ کیا منہ میری نی واسطی وسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولی کان وسکی اور آنکہین اوسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیک ترین پیدا کرنیوالا پہر ہوتی آخر اوس چیز کی کہ کہتی درمیان التحیات اور سلام کی یہہ دعا یاالہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگی کیی مینی اور جو پیچہی کیی مینی اور جو پوشیدہ کیی مینی اور جو ظاہر کیی مینی اور جو کہ زیادتی کی مینی یعنی اعمال مین اور خرچ کرنی مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی تو ہی آگی کرنیوالا جسکو چاہی بندون اپنی سی قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کی یون آیا ہی و الشر منسوب نہین طرف تیری اور ہدایت کیا گیا وہی کہ جسکو ہدایت کیا تو نی مین قائم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع طرف تیری رکہتا ہون نہین نجات تجہسی اور نہین پناہ مگر طرف تیری بابرکت ہی تو ف اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری یعنی از راہ ادب و تعظیم کی اگرچہ سب تیری ہی پیدایش سی ہی اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنی کی برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی مین حکمتین ہین برائی اگر ہی تو مخلوقات مین ہی جیسیکہ فرمایا من شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہون برائی مخلوق کی سی اور بعضی کہتی ہین کہ معنی الشر لیس الیک کی یہہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنیوالی طرف تیری کہ اوس سی تیری درگاہ مین نزدیکی حاصل کیجاوی یا شر نہین چڑہتی طرف تیری یعنی مقبول نہین ہوتی جیسیکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اوسکی طرف چڑہتی ہین باتین پاکیزہ ۱۲ ح + وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف مین اور تحقیق چڑہا تہا اوسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ برکت کی گئی اوسمین پس جب ادا کرچکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سی کہنی والا تہا ان کلمون کو پس چپ ہی قوم یعنی جو کہ حاضر تہی بلحاظ اسکی کہ شاید ہمسی خطا ہوئی کہ اوسکی سبب سے خطاب و عتاب کیے گئی پہر فرمایا حضرتؐ نی کون تہا تم مین سی کہنی والا ان کلمونکو پس چپ ہی قوم پہر فرمایا حضرتؐ نی کون تہا تم مین سی کہنی والا ان

کلمونکو پس تحقیق اوسنی نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تہا مین اور تحقیق چڑہ گیا تہا دم میرا پس کہی مینی یہہ کلمات پس فرمایا حضرتؐ نی تحقیق دیکہی مینی بارہ فرشتی جلدی کرتی تہی ان کلمونکو کو نسا اونمین سی لی وی اوٹھا کر لیجاوی انکو یعنی جناب الہی مین روایت کے یہہ مسلم نی **ف** اوس شخص نے جو ذکر دم چڑہنی کا کیا بیان واقع تہا الا پیچ کہنی ان کلمات کی ور عذر کرنیکی اوس سے جو خلل نہین کہتا ؐ ح +

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الترمذي وابوداود ورواه ابن ماجة عن ابي سعيد وقال الترمذي هذا الحديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه** روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شروع کرتی نماز کہتی پاک ہی تو یا الہی و رپاکی بیان کرتی ہین ہم ساتہہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری روایت کی یہہ ترمذی و رابوداؤد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت حارثہ کے سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکی بسبب حفظ اوسکیکی **ف** طیبی رح شافعی نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اسپر خلفا راشدین سی عمر بن الخطاب نی اور یہہ حدیث مسلم مین ہی انتہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسمین دیکہ لے

وعن جبير بن مطعم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة قال الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلثا اعوذ بالله من الشيطن من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابوداود وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر في اخره من الشيطن الرجيم وقال عمر نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی نماز کہتی تہی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرة و اصیلا کو بہی تین بار پڑہتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیطان سی تکبر اوسکی سی او شعرون اوسکی سی اور وسوسہ اوسکی سی روایت کی یہہ ابوداؤد و رابن ماجہ نی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اوسکیکی من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر نی نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون **ف** مراد نفخ شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اسکو اوسکی نظرمین اچہا کر دکہاتا ہی گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سی کہ بمعنی دم کرنیکی ہی سحر کہا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کرواتا ہی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتہہ قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سی عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد نفث سی شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کی جی مین ڈالتا ہی اور اوسکی منہہ سی نکلواتا ہی مانند بری منترون کی اور اون شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانون کی یا اور الفاظ کفر اور فسق کی ہون اور مراد ہمز سی غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسا کہ ہمزات سی اس آیۃ میں اعوذ بک من ہمزات الشیطان وسوسی اوسکی مراد رکہی ہین پس یہہ معانی جب مراد ہون گے

کہ معنی ذکر اپنی کسی کی تین حدیث میں حضرت عمر سے ثابت نہوں وہ قول کسی اور کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رضہ سے صحت پہونچی کی تو مراد وہ معنے ہوں گی نماز کہیں ۔ ✦ ✦

وعن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ تحقیق اونکو یاد لیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی دو سکتی یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتی اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتی پڑہنی غیر المغضوب علیہم والضالین کسی پس سچا کیا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مانند اسکی **ف** پہلی سکتی سی مراد دعا کا پڑہنا ہی اور وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علما کی واسطی پڑہنی ثنا کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑہیں اور منازعت امام کی ساتہہ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ میں یہہ سکتہ مکروہ ہی ✦ ✦

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی دوسری رکعت پڑہ کر شروع کرتی پڑہنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتی ہی اسی طرح صحیح مسلم میں ہے اور ذکر کیا اوسکو حمیدی نی بیچ کتاب افراد اپنی کی اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والی نی فقط مسلم سی **ف** یعنی جب دو رکعت کی بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو خلیہہ تو ہم پڑہنی استفتاح کی تہی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتی تو سکتہ واسطی پڑہنی دعای استفتاح کی نہ کرتی بلکہ الحمد سے ہی شروع کردیتی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ جب کہڑی ہوتی واسطی رکعت دوسری کی شروع کرتی پڑہنا الحمد کا ✦ ✦

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی جابر سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہوں میں اور میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الہی راہ دکہا مجکو واسطی بہترین اعمال کی اور بہترین خلقوں کی نہیں راہ دکہاتا واسطی بہترین اعمال و اخلاق کی مگر تو بچا مجکو بری عملوں سی اور بری خلقوں سی نہیں بچاتا بری عملوں اور بری خلقوں سی مگر تو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکہا ہی علما نی کہ یہہ بات خاص حضرت ہی کی لیے ہی کہ اول سب سی اسلام اونہیں کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام میں اپنی امت پر اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں کہیں اور سوای حضرت کی اور پر یہہ بات درست نہیں آتی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضوں نی کہا ہی کہ نماز اس سی فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۂ قرآنی کا کری نہ خبر دینا حالت اپنی سی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر یہہ مراد رکہیں

اور مقصود انشاء ہو تجدید ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکہتا ہی جیسیکہ تابعدار بادشاہون کی وقت اوترنی حکم کی
کہتے ہین جو حکم ہوا اور پہلی جو فرمان برداری کرونگا مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشاء رغبت و اطاعت کا ہی واللہ اعلم + ح +

وعن مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ مِثْلَ حَدِیْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ ثُمَّ یَقْرَأُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہڑی ہوتی پڑہتی نفل کہتی اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا مینی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کی آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین مین مشرکون سی اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی مگر یہہ کہ کہا محمد نی وانا من المسلمین یعنی اور جابر نی وانا اول المسلمین کہا تہا پہر کہا یا الہی تو ہی بادشاہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پہر پڑہتی قراءۃ یعنی بعد اعوذ و بسملہ کی روایت کیا یہہ نسائی نی

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب قراءۃ کا بیچ نماز کی **ف** قراءۃ نماز مین نزدیک سب علما کی فرض ہے نزدیک شافعی کی ساری نماز مین اور نزدیک مالک کی تین رکعت مین باعتبار للاکثر حکم الکل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت مین موافق ہماری اور نزدیک حسن بصری اور زفر کی ایک رکعت مین فرض ہی + ح +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتی نماز پوری اوس شخص کی کہ نہ پڑہی الحمد روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین ہی نماز اوسکی کہ نہ پڑہی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنی الحمد اور ساتہہ اسکی کچہہ اور بہی پڑہنا ضرور ہی سند پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی امام شافعی نی اور احمد نی بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز مین اسلیے کہ نفی کی نماز کی اوس سی کہ فاتحہ نہ پڑہی اور نزدیک ہماری نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکی نماز پوری نہین ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقرءوا ما تیسر من القرآن یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت نی بہی ایک اعرابی کو فرمایا واقرا ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑہ جو کہ آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پس فرض کہ نماز بغیر اوسکی روا ہو پڑہنا ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکی اور کچہہ اور پڑہنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اوسکی ناقص ہوتی ہی +

ن + **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْہَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَہِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِہَا فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی اور نہ پڑہی اوسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہی کہا اسکو تین بار یعنی پوری ہوئی نہیں پس کہا گیا واسطی ابوہریرہ کی تحقیق ہوتی ہین ہم پیچھی امام کی یعنی جب پڑہین کہا اونہون نی پڑہ تو اوسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنی اسلیی کہ سنامین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی کہ تقسیم کی مینی نماز درمیان اپنی اور درمیان بندی اپنی کی آدہون دو یعنی حمد ثنا میری لیی ہی اور دعا بندی کی لیی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگی پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندی میری نی اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندی میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندی میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی لیی ہی اور مدد مانگنی بندی کیلیی ہی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہہ واسطی بندی میری کی اور واسطی بندی میری کی جو مانگی روایت کی یہہ مسلم نی

ف تقسیم کی مینی نماز مراد نماز سی یہان سورہ فاتحہ ہی اور یہی جہہ ہی لیل پکڑنی ابوہریرہ کی ساتھہ اسحدیث کی واسطی پڑہنی فاتحہ کی مقتدیکو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیۃ یعنی ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندی اور خدا کی آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار ہی اوسکی عبادتکا ہی اور آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندی کی اور تین جو اوسکی بعد ہین وی تین خاص واسطی بندیکی ہی اللہ تعالی سی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کی اور جزو اوسکا نہین جیسیکہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو آٹہہ آیتین ہوتی ہین اسپر یہہ تقسیم صحیح نہین ہونیکی ایکطرف ساڑہی چار ہونگی ایکطرف ساڑہی تین پس آدہون دو کہان رہا اور اسپر بہی دلالت کرتی ہی کہ ساتوین آیت نمبر سی صراط الذین انعمت علیہم ہی ✝ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر تہی شروع کرتی نماز ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کی روایت کیہہ مسلم نی

ف ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کی پہلی بسم اللہ نہ پڑہتی تہی لیکن پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمین نہین اور اور حدیثون سی پڑہنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ کو جزو فاتحہ کا کہین جیسا کہ شافعی کہتی ہین یا جزو نہ کہین جیسیکہ حنفیہ کہتی ہین پس شافعیہ تاویل کرتی ہین اسحدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سی سورہ فاتحہ ہی جیسیکہ کہتی ہین کہ الم پڑہی اور سورہ بقرہ مراد ہوتی ہی پس نہین اس سی نکلا کہ بسملہ نہ پڑہتی تہی اور ہم کہتی ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسملہ پکار کر نہ پڑہتی تہی نفی مطلق پڑہنی کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خلفاء راشدین سی اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سی کہ پکار کر نہین پڑہتی تہی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نی بعضی حفاظ سی یعنی جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنی بسملہ کی مگر کہ اوسکی اسناد مین کلام ہی انتہی اور کتنی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سی ان گنت منقول ہی کہ جہر نہین کرتی تہی اور احیانا اگر بعضون سی جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطی تعلیم کی تہا یا بسبب کمال قرب کی مقتدیون نی سنا اور ترمذی نی دو باب لکہی ہین ایک مین حدیثین جہر کرنی بسملہ کے

الکہی ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کیکو اور کہا کہ یہہ ہی جانب کی ہین اکثر اہل علم کی اصحاب سی مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان و علی وغیرہم کی اور تابعین وغیرہم سی ٭ وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آمین کہی امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قراءۃ فاتحہ کی آمین کہتا ہی وسوقت فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس تم بہی وسوقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوی آمین وسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطی وسکی جو آگی گذری گناہ اوسکی روایت کیے یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا وسکا کہنی فرشتونکی بخشی جاوینگی واسطے اوسکے جو آگی کیے گناہ یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین مانند اسکی ہی اور ایک اور روایت کی بخاری مین کہا جسوقت آمین کہی پڑہنی والا اقرار کا یعنی امام یا مطلق پڑہنی والا آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین جو شخص کہ موافق ہو آمین وسکی آمین فرشتون کیکی بخشی جاتی ہین واسطی وسکی وہ کہ اگلی ہین گناہ اوسکی **ف** معنی آمین کی یہہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتونسی حفظہ یعنی فرشتی عمل لکھنی والی ہین اور بعضون نی کہا اور فرشتی ہین سوا اونکی ٭ وعن اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰہُ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَتَادَۃَ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت اللہ اکبر کہی امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی امام اور رکوع کری پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلی تمہاری اور اوٹہتا ہی پہلی تمسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس یہہ بدلی اوسکی فرمایا حضرت نی اور جسوقت کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نی واسطی وسکی کہ حمد کرتا ہی وسکو پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطی تیری حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ اور قتادہ سی یہہ لفظ زیادہ ہی اور جسوقت پڑہی پس چپ ہو **ف** پس یہہ بدلی اوسکی یعنی چاہیی کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نی ساتہہ اوسکی تم سی پہلی رکوع کرنیکی پورا ہو جاتا ہی ساتہہ اوس لحظہ کی کہ تاخیر کی اوس نی تمسی بعد سر اوٹہانی اوسکی کے رکوع سی یعنی جیسی امام کی بعد رکوع مین گئی تہی ویسی ہی اوٹہی ہی بعد اوسکی پس مقدار رکوع امام کے اور

مقتدی کی برابر ہووے اور پس کہو اللّٰہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت میں ربنا ولک الحمد ساتھ واؤ کی بھی آیا ہے اور ایک روایت میں اللّٰہم ربنا ولک الحمد ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ابوحنیفہ کی کہ وہ کہتے ہیں امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونوں کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونوں کہے مثل منفرد کے اور امام ابوحنیفہ سے بھی ایک روایت میں اسیطرح ہے لیکن بنا چاہئے کہے اکیلا نمازی دونوں کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اکتفا ربنا پر کرے اور سمع اللہ اوٹھتے ہوئے کہے اور ربنا حالت قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی یہی کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھہ نہ پڑہے جیسا کہ ظاہر ہے نماز جہری ہو یا سری ہو ✤

وعن اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ظہر میں بیچ پہلی دو رکعتوں کی سورہ فاتحہ اور دو سورتیں یعنی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑہتے اور دو رکعتوں پچہلی میں سورہ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیت کبہی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت میں اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت میں اور اسی طرح عصر میں کرتے اور اسیطرح صبح میں روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ سنانا آیت کا قصدًا ہوتا تا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کے سورہ پڑہتے ہیں یا فلانی سورہ پڑہتے ہیں اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہے اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینوں اماموں کے مذہب میں ہے سب نمازوں میں اور مذہب امام محمد کا بہی یہی ہے ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث سے ثابت کیا ہے اور مغرب و عشا کو قیاس پر کیا ہے اور عبد الرزاق نے آخر حدیث کی لایا ہے کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ مقصود آنحضرتؐ کا اس دراز پڑہنے سے یہہ تہا کہ لوگ پہلی رکعت پاویں اور ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے بہی ایسا ہی روایت کیا ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کی یہہ مخصوص ساتھ نماز فجر کی ہے کہ وقت نیند اور غفلت کا ہے الا دونوں رکعتیں بیچ استحقاق قراءۃ کی برابر ہیں پس مقدار میں بہی برابر ہوں چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آیا ہے کہ حضرتؐ ہر رکعت میں بقدر تیس آیت کی پڑہتے اور دراز پڑہنا جو اس حدیث میں آیا ہے محمول ہے پہیر کر دعاء استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہتے تہے اور تین آیتوں سے کم زیادتی ہوتی تہی اور خلاصہ میں لکہا ہے کہ قول امام محمد کا احب ہے یعنی اچہا ہے کذا فی شرح ابن الہمام ✤

وعن اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تہے ہم اندازہ کرتے کہڑی ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں اور عصر میں پس اندازہ کرتے ہم کہڑی ہونی حضرتؐ کا بیچ دو رکعتوں پہلی کی ظہر سے مقدار پڑہنی الٓمّٓ تنزیل السجدہ کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پڑہتے تہے ہر رکعت میں بقدر تیس آیتوں کی اور اندازہ کیا ہمنے کہڑی رہنی آنحضرتؐ کا پچہلی دو رکعتوں میں مقدار آدہی کی اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کہڑی رہنی آنحضرتؐ کا بیچ پہلی دو رکعتوں کے نماز عصر سے اوپر مقدار کہڑی ہونے اونکی پچہلی دو رکعتوں میں ظہر سے اور بیچ پچہلی دو رکعتوں کی عصر سے اوپر مقدار آدہی اوسکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مقدار پڑہنی الٓمّٓ تنزیل السجدہ کی یعنی دونوں رکعتوں میں اسقدر پڑہتے ہے یا ہر رکعت میں اور جیسے

معنون کی موافق ہی سو روایت آئندہ کہ بقدر تیس آیتون کی پڑہتی تہی ایسلیے کہ سورہ مذکور مین انتیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول کی روایت کی
آئندہ مخالف ہوتے ہی اس روایت کی اور پچہلی دو رکعتون مین مقدار آدہی کی اوس سے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتون مین ہی سورہ
پڑہتی تہی مختصر پہلی سی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی کہ وہ موافق مذہب امام ابوحنیفہ کی ہی پس حمل کیا
جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبہی اسطرح پڑہتی تہی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرین جاننا چاہیی
کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی یا سکوت کری تو بہی جائز ہی
لیکن قراۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علما کوفہ کی اسیپر ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصدا سکوت کری برا ہی واسطی مخالفت سنت
کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کی ابوحنیفہ سی آیا ہی کہ قراۃ اخیر کی رکعتون مین واجب ہی اور ابن ابی شیبہ نی حضرت علی اور ابن مسعود سے
روایت کیا ہی کہ قراۃ پڑہ پہلی دونون رکعتون مین اور تسبیح کہہ اخیر کی دونون مین کذا ذکرہ الشمنی اور یہہ بہی کہا ہی کہ اگر اخیر کی دونون رکعتون مین سورہ
فاتحہ اور کوئی سورہ پڑہی سجدہ سہو کا واجب نہین تا صحیح یہی ہی اسلیے کہ پڑہنا زہی سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکعتون مین سنت ہی اور ترک کرنا سورہ
کا واجب نہین اور صحیح نزدیک احمد کی یہہ ہی کہ پڑہنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی آیا ہی کہ کبہی کبہی زیادہ کرتی
تہی سورہ فاتحہ بیچ دو رکعتون اخیر کی ولیکن مستحب ہے ترک کرنا سورۃ کا ۱۲ مرع **وعن** جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقرأ في الظهر بالليل اذا يغشى وفي رواية بسبح اسم ربك الاعلى وفي العصر
نحو ذلك وفي الصبح اطول من ذلك رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی ظہر مین واللیل اذا یغشی اور ایک روایت مین ہے کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکی اور صبح مین دراز اس سی روایت کی یہہ مسلم نی
ف بعضے حدیثون مین جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فلانی نماز مین فلانی سورۃ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑہتی تہی
یا دونون مین یا ایک رکعت مین بلاتعین پہلی یا دوسری کے پس یہہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ حمل کرنیکی اوپر پڑہنی تمام سورۃ کی دونون
رکعت مین تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کے یعنی تہوڑی ایک مین پڑہے تہوڑی ایک مین اور یہہ دونون بعید ہین اگرچہ جائز ہین اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی نادر ہی اور فقہانی لکہا ہی کہ پڑہنا تمام سورۃ کا اگرچہ تہوڑی ہو افضل ہی پڑہنی بعض سورۃ کی سی اگرچہ طویل ہو یہہ حکم سوا تراویح کی ہی اسمین ختم
کرنا سارے قرآن کا بہتر ہی مین افضل ہے چہوٹی سورۃ پڑہنی سی اور حمل کرنا اوپر پڑہنی کے بیچ ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر تر ہین احتمالات کا ہی بسبب
عبارۃ کے اور سنا مینی بعضی ثقات سی فقہا مکہ کی سی کہ متوافقون کے تہی کہ یہہ جو فقہانی تعین کی ہی طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کے
یہہ معتبر ہی پہلی رکعت مین ۱۲ مرع **وعن** جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب
بالطور متفق عليه اور روایت ہی جبیر بن معطم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی تہی مغرب مین سورہ طور روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ام الفضل بنت الحارث قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقرأ في المغرب بالمرسلات عرفا متفق عليه اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اوسمین آیا ہی کہ حضرت نماز
مغرب مین سورہ اعراف اور انفال اور دخان پڑہتی تہی اور ایسی ہی اور حدیثین کہ مثل انکی واقع ہوی ہین دلالت کرتی ہین اوپر مقرر
ہونی قراۃ کی جیسیکہ فقہانی لکہا ہی کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑہی اہل اصل دلیل

فہنا کی بیچ تعین قراءۃ کی ہیہ ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نامہ ابو موسیٰ اشعری کو لکہا حاکم کوفہ کی تہی لکہا اوسمین یہہ تفصیل لکہی تہی او سی ہر ام قراءۃ کا قرار پایا حاصل یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں مقدار قراءۃ کا بیچ طول و قصر کی مختلف تہا ساتھہ اختلاف احوال اوقات اور مصلحت جماعت کی بعد اوسکی مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمرؓ کی اور ضرور ہی کہ اونکو کچہہ دلیل و سماع حضرت سی اس باب مین ہو گا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑہتی ہونگی جیسا کہ حضرت عمرؓ نے لکہا اور کبہی کبہی خلاف اوسکی ہو گا غرض کہ یہہ کافی ہی قول حضرت عمرؓ کا دلیل ہونی مین ⊕ وعن جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی فیؤم قومہ فصلی لیلۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم اتی قومہ فامہم فافتتح بسورۃ البقرۃ فانحرف رجل فسلم ثم صلی وحدہ وانصرف فقالوا لہ انافقت یا فلان قال لا واللہ ولآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاخبرنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا اصحاب نواضح نعمل بالنہار وان معاذا صلی معک العشاء ثم اتی قومہ فافتتح بسورۃ البقرۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ وقال یا معاذ افتان انت اقرا والشمس وضحہا والضحی واللیل اذا یغشی وسبح اسم ربک الاعلی متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپس امام ہوتی اپنی قوم کی ایک نماز پڑہی معاذ نے ایک رات ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر آئی اپنی قوم مین اپس امام ہوئی اونکی اپس شروع کی سورہ بقرہ اپس پہرا ایک شخص نماز سی اپس سلام پہیرا پہر نماز پڑہی اکیلی اور پہرا گیا اپس کہا لوگون نے اوسکو کیا منافق ہو گیا تو ای فلانی یعنی یہہ فعل منافقونکا سا کیا تو نے ای فلانی کہ جماعت سی نکلا اور کہا اوس جدی نماز سی کہا اوسنی نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی و البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپس خبر دونگا اونکو اپس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپس کہا ای رسول خدا ہم اونٹ والی ہین کہ پانی کہینچتی ہین ساتھہ اونکی یعنی درختون و کہیتیون مین پانی دیتی ہین محنت کرتی ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑہی ساتھہ آپکی عشا کی پہر آئی اپنی قوم کی پاس اپس شروع کی سورہ بقرہ یعنی پہلی سمین مین رنج ہوا کہ دن کا تہکا ہوا تہا اپس متوجہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی اپس فرمایا ای معاذ کیا فتنہ مین ڈالنی والا ہی تو یعنی لوگون کی باعث ہو واکر دین مین خلل ڈلوا تا ہی پڑہ والشمس وضحہا اور والضحی اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف اپس سلام پہیرا یعنی اگرچہ فعل سلام کا نہ تہا لیکن اوسنی جانا کہ نماز سی ساتھہ سلام کی نکلنا مشابہت ہو ساتھہ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلی کی یہہ سورتین بہی روایت کی گئی اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نے ساتھہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑہنی والی کو اقتدا کرنا نفل پڑہنی والی کا جائز ہی سلیے کہ معاذ جو حضرتؐ کی ساتھہ نماز پڑہتی تہی فرض ادا ہو جاتا تہا اپس نماز جو قوم کی ساتھہ پڑہتی تہی نفل ہوتی تہی اور قوم کی نماز فرض تہی اپس معاذ کی اس فعل کی آنحضرتؐ نے تقریر کی یعنی روا رکہا منع نفرمایا اور حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز نہین اپس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہہ دیتی ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر کوئی مگر ساتھہ خبر دینی نیت کرنی والی کی اپس جائز ہی کہ معاذ حضرتؐ کی ساتھہ نماز بہ نیت نفل پڑہتی ہون تا سیکہین حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت و فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنی نفس سے تہمت نفاق کی پہر آتی ہون قوم کی پاس اور پڑہاتی ہون اونکو نماز فرض واسطی حاصل کرنی دونون فضیلتونکی

پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اسلیے کہ یہہ سبکی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہی تخفیف کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعیفون کی ۔ م ع ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی برا سی کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی عشا میں والتین والزیتون اور نہین سنا مینے کسیکو زیادہ خوش آواز حضرت سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونون رکعتونمین سی ایک رکعت مین والتین پڑہتی اور دوسریمین اور کچہہ ۔ م ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرۃ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی فجر مین سورہ ق والقرآن المجید اور مانند اوسکی اور تہی نماز حضرت کی پیچہی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی فجر کی نماز مین قراۃ دراز پڑہتی اور اور نمازوں میں اوس سے کم اسلیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی ۔ م ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق اونہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنے اذا الشمس کورت روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کی بیچ مکہ کی پس شروع کی سورہ مومنین یعنی قد افلح المومنون یہان تک آیا ذکر حضرت موسی اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسی کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانسی پس رکوع کیا روایت کی یہہ مسلم نے ف ذکر حضرت موسی اور حضرت ہارون ع کا اس آیت مین ہی ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسی ع کا اس آیت مین ہی وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کہانسی یعنی اونکی ذکر سی روی یہان تک غالب ہوئی اونپر کہانسی پس سورۃ تمام نکرسکی رکوع کردیا ۔ م ع ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی فجر کی نماز مین دن جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ہل اتی علی الانسان روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف شافعیہ کا عمل اسی پر ہی اور حنفیہ نے جو قراۃ مقرر کرنیکو منع کیا ہی تو اس صورت مین کیا ہی کہ لوگ اوسکو لازم اور واجب جانکر پڑہین اور اوسکی سوا اور کچہہ پڑہنی کو مکروہ جانین اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی ساتہہ قراۃ حضرت صلعم کی اور اتباع سنت کی پڑہین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوا اوسکی اور بہی کچہہ کبہی کبہی پڑہین تا جاہل گمان نکیا کرین کہ سوا اسکی جائز نہین اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبہی کبہی پڑہتی ہونگی پس کبہی کبہی پڑہنا ہر کسیکو افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورہ سجدہ پڑہی تو سجدہ تلاوت کا بہی کری اگرچہ بعضی شافعیہ نے بعض امام مین امام کی لیے ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرت صلعم سی ثابت ہوا ہی ۔ م س ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم یقرأ بہما یوم الجمعۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا
مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک
المنافقون پس کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے یہہ دونوں سورتیں دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہہ مسلم
نے **وعن** النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک
الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیۃ قال واذا اجتمع العید والجمعۃ فی یوم واحد قرأ بہما
فی الصلوتین رواہ مسلم اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں سبح
اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑہتے یہہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں
میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب ہے کبہی اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑہتے تہے **وعن** عبید اللہ ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ
فیہما بق والقرآن المجید واقتربت الساعۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے
پوچہا ابو واقد لیثی سے کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں پس کہا تہے پڑہتے ان دونوں میں سورہ ق
والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود حضرت عمر رضی کا اس پوچہنے سے یہہ تہا کہ حاضرین سکوت کریں اور انکے
ذہن میں قرات کی رہے یا باوجود اس قرب کے کہ حضرت سے رکہتے تہے اور حضرت کے احوال و اقوال سے واقف تہے نہ جاننا انکا بعید ہوا ہے +
وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکفرون
وقل ہو اللہ احد رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے بیچ دو رکعتوں سنت
فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا امنا باللہ وما انزل الینا والتی فی آل عمران قل یا اہل الکتاب
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے
بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقرہ میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہہ مسلم نے **ف** پہلی آیۃ ساری یون ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل و
اسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی
یون ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا
اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہہ ہے کہ کبہی کبہی یہہ دو آیتیں پڑہتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑہتے ہونگے اور اس سے یہہ بہی معلوم
ہوا کہ پڑہنا بعض سورۃ کا خصوصا سورہ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں + ح +

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث لیس اسنادہ بذاک روایت ہے ابن عباس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے

روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین ہے اسناد اسکی ایسی یعنی قوی **ف** شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی یعنی بسم اللہ چپکی سی پڑہتی پہر قراءۃ شروع کرتی نزدیک کی اسلیے لکہا تا یہہ حدیث مخالف دوسری حدیثون کی نہو کہ شروع کرتی نماز ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نی کہا ہی کہ اسحدیث کو جو ضعیف کہا اسمین نظر ہی بلکہ یہہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہی **وعن** وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتہہ اسکی آواز اپنی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** درازی کی ساتہہ اوسکی آواز درازگی آواز سی پکار کر کہنا مراد ہی یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑہنی فاتحہ کی سنت ہی بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نکہی اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہی امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک چپکی کہی وہ کہتی ہین کہ حدیثین پکار کر کہنی کی محمول ہین اسپر کہ یہہ ابتدا مین تہا واسطی تعلیم کی پہر جبکہ صحابہ سیکہلیے چپکی کہنی لگی چنانچہ کہا ابن ہمام نی کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نی حدیث شعبہ کی اون نی نقل کی علقمہ بن وائل سی وہ نقل کی اپنی باپ سی کہ اونہی نماز پڑہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ پہنچی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکی کہی اور ایسی ہی کی ہی انہون نی ابن مسعود کے گروہ چپکی کہتی تہی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ کہا انہون نی چار چیزین ہین کہ امام اونمین اخفا کری اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا مین چپکی پڑہنا ہی واسطی قول اللہ تعالی کی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنی رب سی گڑگڑا کر اور چپکی اور شک نہین ہی اسمین کہ آمین دعا ہی پس واسطی اتباع کے راجح ہوا چپکی کہنا اوسکا اور آمین قرآن سی نہین ہے اجماعا پس نہین لائق ہی یہہ کہ ہو ساتہہ آواز قرآن کی جیسیکہ نہین جائز ہی لکہنا اوسکا مصحف مین واللہ اعلم **وعن** اَبِيْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی زہیر نمیری سی کہ کہا نکلے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنے مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی ساتہہ کسچیز کی ختم کری فرمایا حضرت نی ختم کری ساتہہ آمین کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** واجب کیا یعنی جنت کو اپنی لیی یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب ہین بسبب حدیث کی آمین خاتم رب العالمین ہے یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہین بسبب اوسکی جیسیکہ مہر سی محفوظ رہتا ہی خط اور ہر چیز کہ اوسپر مہر کرتی ہین فرمایا ساتہہ آمین کی ختم کری کہ بمنزلہ مہر کی ہی اور تمام و کامل ہوتی ہی دعا ساتہہ اوسکی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی مغرب کی ساتہہ سورہ اعراف کی متفرق پڑہا اس سورہ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہہ نسائی نی **ف** حضرت مغرب مین قراءۃ مختصر پڑہتی تہی اور بیان جواز کی لیی دراز قراءۃ بہی پڑہی کہ جائز ہین ہی ہی اور اس مین شک نہین کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکہتا ہی خصوصا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو **وعن** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِيْ يَا عُقْبَةُ

اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا میں کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اونکی سفر میں پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھلاؤں میں تجکو بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں پس سکھلائیں مجکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرتؐ نے مجکو کہ خوش کیا گیا میں ساتھ ان دونوں کی بہت پس جب اوترے واسطے نماز صبح کی نماز پڑھی ساتھ اون دونوں کی نماز صبح کے واسطے لوگوں کی پس جب فارغ ہوئے پھرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں یعنی مقدمہ تعوذ یعنی پناہ مانگنے میں بہتر ہیں حضرتؐ نے عقبہ سے سوال کر کے جب یہہ سورتیں سکھائیں تو دیکھا انکو کہ کچھ بہت خوش نہوی اسلیے کہ اوسمیں بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کی نہیں پس حضرتؐ نے صبح کی نماز میں انکو پڑھ کر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی کیسی ہی فضیلت انکی کہ صبح کی نماز میں کہ افضل نمازونکی ہی اور قراءۃ دراز اوسمیں مستحب ہے انکو پڑھا میں نے + ع + وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ شرح السنۃ میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اوسنے نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا **ف** نماز مغرب سے مراد فرض وسکا ہی اور احتمال ہی کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ احد کی حدیث یوں نقل کی ہی فی العشاء سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنے شب جمعہ کے عشا میں یہہ دونوں سورتیں پڑہتی تہی اور کہا ہی ابن ملک نے یہہ اور مثل اسکی محمول دوام پر نہیں ہی بلکہ کبھی کبھی پڑہتی کبھی کچھ تا لوگ جواز اوسکا معلوم کرلیں + ع + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا نہیں گن سکتا میں کہ کسقدر سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتی تہی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتوں سنت کے جو پیچھے مغرب کے ہیں اور دو رکعتوں میں کہ پہلی نماز فجر کی ہیں روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے مگر اوسنے نہیں ذکر کیا پیچھے مغرب کے **ف** نہیں گن سکتا میں یعنی اکثر بار حضرتؐ کو یہہ پڑہتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہیں سکتا + ح + وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهٗ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اون نے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے نہیں نماز پڑہی میں نے پیچھے کسیکے کہ بہت مشابہ ہو نماز کی پڑہنی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی فلانی شخص سی کہا سلیمان نی نماز پڑہی مین پیچہی اونکی یعنی فلانیکی پس تہی دراز کرتی پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتی تہی دو پچہلی اور ہلکی کرتی تہی نماز عصر کو اور پڑہتی تہی مغرب مین سورتین چہوٹی مفصل کی اور پڑہتی تہی عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑہتی تہی صبح مین لنبی سورتین مفصل کی روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ ویخفف العصر تک **ف** مراد فلانی شخص سی بعضون نی کہا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعضون نی کہا ہی کہ کوئی امیر شخص حاکم تہا مدینہ کا مروان کیطرف سی وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑہنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتی تہی اور عصر مین بہی تخفیف کرکی اور یہہ نہ کہا کہ قصار پڑہتی تہی یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چہوٹی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مراد مفصل سی موافق قول مشہور کی سورتین اخیر قرآن کی ہین سورہ حجرات سی آخر تک مفصل اونکو اسلیے کہتی ہین کہ معنی فصل کی ہین جدا ہونا پس یہان سی سورتین چہوٹی چہوٹی ہین کہ ایک دوسری سی جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کی اور سورتین اوسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چہوٹی پس حجرات سی بروج تک جو سورتین ہین اونکو طوال مفصل کہتی ہین یعنی دراز مفصل کے اور بروج سی لم یکن تک اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاؤدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا تہی ہم پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نی قرآن پس بہاری ہوا اونپر پڑہنا پس جب فارغ ہوئی فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتی ہو پیچہی امام اپنی کی کہا ہمنی البتہ ای رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو کچہہ مگر سورۃ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کیلیے کہ نہ پڑہی یہہ سورۃ روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور واسطی نسائی کی معنی اسکی اور بیچ روایت ابی داود کی کہا اور مین کہتا تہا یعنی اپنی دلمین جبکہ قراءۃ مجہپر بہاری ہوئی کیا ہی واسطی میری کہ نزاع کرتا ہی مجہسی قرآن یعنی دشوار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا مجہپر جانا مینی کہ یہہ تمہاری پڑہنی کی سبب سی تہا پس نہ پڑہو کچہہ قرآن سی جسوقت کہ مین پکار کر پڑہون مگر سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑہنا سبب بہاری ہونیکا یہہ تہا کہ لوگون نی حضرتؐ کی پیچہی قراءۃ پڑہی وہ جیکہ ہو کر حضرتؐ کی قراءۃ سنتی اس سے اون کی نماز مین نقصان آیا اسی تاثیر کی حضرتؐ قراءۃ مین کہ کامل مین بہی کبہی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارت مین گذرا کہ ایک روز آنحضرتؐ نی صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکی یہہ بیان سبب کرنی کا کیا کہ ایک قوم میری پیچہی کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اوسکی نجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علمانی اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلی نمازی کو پڑہنا اسکا واجب ہی اور امام کی پیچہی نہ پڑہی نماز سری ہو یا جہری دلیل انکی آیۃ کلام اللہ کی ہی واذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو اور چپکی رہو اور اسحدیث کو محمول کرتی ہین ابتدا پر یعنی یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگی مذکور ہی + ع ع + **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما جہر فیہ بالقراءۃ من الصلوات حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مالک
واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہری اوس نماز سی کہ پکار کر
پڑہی تہی اوسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑہی ہی ساتہہ میری کسی نی تم مین سی ابہی پس عرض کیا ایک شخص نی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق
مین کہتا تہا کیا ہی واسطی میری کہ چہینا جہپٹی کرتا ہون قرآن سی کہا ابوہریرہ نی پس باز رہی لوگ پڑہنی سی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ اون نمازون کی کہ پکار کر پڑہتی تہی اوسمین قراءۃ نمازون مین سی اوس وقت کہ سنا یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہہ مالک اور احمد
اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی پیچہی مطلق
نہ پڑہتی تہی محمد نی اور کہا بعض نی کہ یہہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہی کیونکہ ابوہریرہ متاخر الاسلام ہی + ع + **وعن** ابن عمر البیاضی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما یناجیہ بہ ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عمرو بیاضی سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑہنی والا سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی
سی پس چاہیی کہ فکر کری اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سی ساتہہ اوسکی یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب اور تامل اور خضوع اور خشوع سی
پڑہی اور نہ بلند کری آواز بعض تمہارا بعض پر ساتہہ پڑہنی قرآن کی یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سی روایت کی یہہ احمد نی + ح ++
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا
واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی جاوی ساتہہ اوسکی پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی
پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہی قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** جب تکبیر کہی تکبیر کہو کہا
ابن حجر نی کہ تکبیر امام کی بعد کہی نہ ساتہہ اوسکی اور نہ پہلی اوسکی یہہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہی
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہتا ہو یا چپکی سی پس فانصتوا فرمایا یعنی چپکی رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نی اذا قرئ
القرآن فاستمعوا لہ یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو یعنی حالت جہر مین وانصتوا اور چپکی رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیی کہ مذہب شافعی مین
واجب ہی قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوای فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بہی یہہ ایک
قول ہی وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کی ہی فقط اور بیچ جہریہ کی سننا قراءۃ امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ نہ پڑہی جہریہ مین اور
نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بہی پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نی کہ فاسد ہوتی ہی نماز یہہ قول ایک جماعت کی صحابہ سی پس احتیاط بیچ عمل کرنی کی
سنی ساتہہ قوی تر دلیل کی اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہہ حدیث مین کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ اور یہہ حدیث صحیح ہی سوای بخاری
اور مسلم کی سبنی اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ + ع + **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی قال قل سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ ہذا للہ فما لی
قال قل اللہم ارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی فقال ہکذا بیدیہ وقبضہما فقال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَاَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَانْتَھَتْ
رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکہتا ہہ کہ سیکہون مین قرآن مین سی کچہہ یعنی اسیوقت پس سکہلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کری مجکو فرمایا کہہ
پاک ہی اللہ اور سب تعریف واسطی اللہ کے ہی اور نہین کوئی معبود سوا اسکی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گنا ہون سی اور نہین قوۃ
عبادۃ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی کہا اے رسول خدا کی یہہ تو واسطی اللہ کے ہی پس کیا ہی میری لئی فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجپر اور عافیت دی کہہ
مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دی مجکو پس اشارہ کیا اوسنی اسطرح سی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی اور بند کیا اون کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے پر اس شخص نے بس بہری ہاتہہ اپنی نیکی سی روایت کی یہہ ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت نسائی
کی قول ونکی لا باللہ تک **ف** مصنف یہہ حدیث جو باب القراۃ مین لایا اس قرینہ سی یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن مین سی اسقدر نہ یاد
کرسکتا تہا کہ جس سے نماز درست ہولی لیکن تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان کا اسقدر نہ یاد کر سکی اگر بقدر ان کلمات کی آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی
ہتے جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص نیا مسلمان ہوا تہا اور وقت نماز کا آگیا تہا اور قرآن وتنا یاد نہین کرسکتا تہا آسانی کی لئی یہہ سکہا دیا
یا حمل کیجاویگی یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کہ اون دنون مین بنا امر کی آسانی پر تہی ولیکن ہی توجیہہ ہی اور بند کیا ہاتونکو یعنی اشارہ کیا اوسنی کہ یاد
رکہا مینی اور نگاہ رکہا جو کہ آپنی فرمایا جیسیکہ کیسکو کوئی چیز نفیس ہاتہہ لگتی ہی تو اوسکو مٹہی مین بند کرلیتا ہی ۱۲ع ع ÷ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی فرماتی سبحان ربی
الاعلی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** معنی سورۃ کی سرکی یہہ ہین کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی اپس حکم
بجالانی کی لئی فرماتی تہی کہ پاکی بیان کرتا ہون اپنی رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہی ÷ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی
ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ
الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تم مین سی سورہ والتین والزیتون پس پہنچی تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی
کیا نہین ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکمونکا پس چاہیی کہ کہی بلی انا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہان اور مین اسپر شاہدون مین سے ہون اور جو شخص پڑہی
لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہنچی اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین یہہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کری مردونکو پس چاہیی کہ کہی
بلی یعنی ہان قادر ہی اور جو کوئی پڑہی والمرسلات پس پہنچی اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یومنون یعنی پس ساتہہ کس بات کی پیچہی اسکی ایمان لاوینگی
پس چاہیی کہ کہی آمنا باللہ یعنی ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور ترمذی نی روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من
الشاہدین یعنی والتین کے آیۃ کی جواب تک **ف** یہہ جواب ان آیتونکی اور مانند انکی کی اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کی نماز
مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی بہی کہی اور نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل مین بہی اور فرض مین نکہے اور امام

اعظم کی نزدیک یا ہر نماز کی کہی ورنہ نمازین کہی نفلون مین نہ فرضون مین تا توہم نہو وہی کہ یہ الفاظ قرآن کے ہین اور توربشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان
کرے کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ صحیح حدیث حذیفہ کے آیا ہی کہ جب آنحضرت
نماز شب کے ادا کرتی تہی نہ دیکہتی تہی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتی تہی اور طلب رحمت کے کرتی تہی اور نہ پہنچتی تہی آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتی تہی اور پناہ مانگتی
تہی عذاب سی اور کسی نے ان نمازونکی جہر کرتی تہی فرائض میں روایت نہین کے + ع + وعن جابر قال خرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم على أصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمن من أولها إلى آخرها فسكتوا فقال لقد قرأتها على الجن
ليلة الجن فكانوا أحسن مردودا منكم كنت كلما أتيت على قوله فبأي آلاء ربكما تكذبان قالوا
لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی جابر سی کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب پر پس پڑہی اونپر سورہ
الرحمن اول سی آخر تک پس صحابہ سب چپکی رہی پہر فرمایا حضرت نے تحقیق پڑہی تہی مین یہہ سورہ جنون پر اوس رات کہ جمع ہوئی تہی جن یعنی یا رات
لا اینکی لیے و قرآن سننی کی لیے پس تہے وہ اچہی جواب دینی میں تم سی تہا مین جبکہ پہنچتا تہا اوپر کہنے اس آیۃ کی فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پس کونسی
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنی کی سی جہٹلاتی ہو تم ای جن و انس تو کہتی جواب مین لا بشی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہین کوئی چیز
نعمتون تیری سے ای رب ہمارے جہٹلاتی ہین ہم تیری ہی لیے سب تعریف ہی روایت کے یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی + +

الفصل الثالث فصل تیسری عن معاذ بن عبد الله الجهني قال إن رجلا من جهينة أخبره أنه
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في الصبح إذا زلزلت في الركعتين كلتيهما فلا أدري أنسي أم قرأ ذلك
عمدا رواه ابو داود روایت ہی معاذ بن عبد اللہ جہنی سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے جہینہ مین کا کہ خبر دی وسنی معاذ کو یہہ کہ سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی نماز صبح مین سورۃ اذا زلزلت دونون رکعتون مین پس نہین جانتا مین کہ بہول گئی یا پڑہی یہہ قصدا روایت کے یہہ ابو داود
نے ف یعنی ساری سورۃ پہلی رکعت مین پڑہی پہر ساری دوسری مین ظاہر یہہ ہی کہ اسطرح قصدا حضرت نے پڑہا بیان جواز کے لیے کہ اصل
سنت یہی ہی دائما جیسا ہی فضل عدم تکرار ہی یعنی ایک سورۃ دو رکعتون مین مکرر نہ پڑہی خصوصا فرائض مین + + وعن عروة قال إن
أبا بكر الصديق صلى الصبح فقرأ فيهما بسورة البقرة في الركعتين كلتيهما رواه مالك اور روایت ہی عروہ سی
کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق نے نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونون رکعتون مین سورۃ البقرہ روایت کی یہہ مالک نے ف یعنی متفرق ایک سورۃ دو
مین پڑہی کچہہ ایک مین پڑہی کچہہ ایک مین یہہ بہی بیان جواز کی لیے کیا مداومت اسپر حضرت سی ثابت نہین ہوئی اکثر پوری ہی سورۃ پڑہی ہے
اور بہ تفریق پڑہنا نادر تہا + ع + وعن الفرافصة بن عمير الحنفي قال ما أخذت سورة يوسف إلا من قراءة
عثمان بن عفان إياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها رواه مالك اور روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سی کہ کہا نہین
سیکہی مینی سورۃ یوسف مگر پڑہنی عثمان بن عفان کی اوس کو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنی انکی اوسکو روایت کے یہہ مالک نے ف اگر کوئی
کہے کہ علما مکروہ کہتی ہین مداومت کرنیکو سورۃ معینہ پر اسلیے کہ اسمین ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی پس یہہ منافی اس حدیث کی معلوم ہوتا
ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ علما جو مکروہ کہتی ہین مراد انکی مداومت کرنی تمام نمازون مین ہی اور حضرت عثمان سی جو ثابت ہوا ہی یہہ
نہین ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز مین تہی اور بعضی علما نے لکہا ہی کہ مداومت کرنی سورۃ یوسف کے پڑہنی پر باعث حاصل ہونے سعادت

سہارہ کا **وعن** عامر بن ربيعة قال صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيهما بسورة يوسف وسورة الحج قراءة بطيئة قيل له اذا لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال اجل رواه مالك اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی عمر بن الخطاب کی صبح کی پس پڑہی دونمین سورہ یوسف و سورہ حج پڑہنا ٹہیر ٹہیر کر کہا گیا واسطی عامر کی اوسوقت البتہ کہڑی ہوتی ہونگی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہونگی اسقدر پڑہتی تہی کہا کہ ہان روایت کی یہہ مالک نی **ف** اول وقت صبح کی نماز پڑہنی جائز ہی اسمین کچہہ خلاف نہین پس یہہ حدیث محمول ہی جواز پر نہ مختار یعنی اولویت پر اسلیئی کہ حدیث مین نہین ہی دلالت و ہمیشگی اسکی ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم بها الناس في الصلوة المكتوبة رواه مالك اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اون نی نقل کی باپ سی یعنی شعیب سی اون نی نقل کی اپنی دادا عبد اللہ سی کہ کہا اوسنی نہین مفصل سی کوئی سورۃ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مینی سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تہی ساتہہ اسکی لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ بیان جواز کی لیی ہی تاکہ معلوم کرین ہر سورۃ نماز مین جائز ہی ع **وعن** عبد الله بن عتبة بن مسعود قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة المغرب بحم الدخان رواه النسائي مرسلا اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہہ نسائی نی بطریق ارسال کی **ف** حم دونون رکعتون مین پڑہی ساتہہ حم بالبعض ع

باب الرکوع

باب ہی بیچ بیان رکوع کی **ف** معنی رکوع کی لغت مین جہکنا اور یہہ رکن ہی نماز کا ساتہہ کتاب و سنت کی اور خاص ہماری ہی نماز مین ہی اور امتوکی نماز مین نہین ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله اني لاراكم من بعدي متفق عليه روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مراد سیدہا کرنی سی ٹہیر ٹہیر کر کرنا ہی یعنی تعدیل ارکان رکوع کی ادا کرنیمین جلدی نکرو اور دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی یہہ دیکہنا از راہ معجزہ کی تہا تحقیق اسکی باب صفة الصلوة کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی ع **وعن** البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق عليه اور روایت ہی براء سی کہا تہا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹہنا اونکا درمیان دو سجدونکی اور جسوقت کہ اوٹہتی رکوع سی سوای کہڑی رہنی اور بیٹہنی کی یہہ چارون چیزین ہوتی تہین قریب برابر کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی قیام کہ اسمین قراءۃ پڑہتی تہی البتہ دراز ہوتا تہا اور قعود کہ اسمین التحیات پڑہتی تہی وہ بہی دراز ہوتا تہا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب اپسمین قریب برابر کی ہوتی ہی مقدار مین ت **وعن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کہڑی رہتی یہان تک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور بیٹہتی درمیان دونون سجدون کی

یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بعد رکوع کی دیر تک کہڑے رہتی حتی کہ ہم گمان کرتی کہ یہہ بہول
کر سجدہ کا رکوع کیا ہی ترک کرتی اور قیام از سر نو شروع کیا اسیطرح بعد سجدے کی اتنی دیر ٹہیرتی کہ ہم جانتی کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر
یہہ ہی کہ یہہ درازی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبہی کبہی واسطی بیان جواز کی ش ح ع + **وعن** عائشۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی یتأول القرآن متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتی رکوع اپنی مین و سجدہ اپنی مین پاک ہی تو یا الہی ای پروردگار ہمارے
اور پاکی بیان کرتی مین ہم ساتہہ تعریف تیری کی یا الہی بخش مجکو عمل کرتی تہی موافق قرآن کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
یعنی قرآن مین جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنی کی اور بخشش مانگ واسطی اس امر کو
بجا لاتی تہی کہ رکوع و سجود مین تسبیح اور تعریف کرتی اور بخشش مانگتی اسلیی کہ رکوع و سجود افضل حالات خضوع و خشوع کی ہین اور اور حدیثون سی
معلوم ہوتا ہی کہ سوای رکوع و سجود کی بہی اسکو پڑہتی تہی یا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرت کا آخر عمر مین بعد اوترنی سورہ اذا جاء کی یہی تہا + ح **وعنہا**
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح رواہ مسلم
اور روایت ہی انہین سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی رکوع اپنی مین اور سجدہ اپنی مین بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا
اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی نہیت
ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ پڑہون مین قرآن رکوع
کی حالت مین یا سجدی کی حالت مین پس ایسی پر رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اسمین رب کی اور سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنی مین پس لائق
ہی یہہ کہ قبول کیجاوی تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہی قرآن پڑہنی کی رکوع و سجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور
راز منع کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سی مقرر کیا ہی واسطی ایک نوع کی انواع ذکر سی پس قیام کو کہ اول ہیئت ہی واسطی اعظم اذکار
کی مقرر کیا اور وہ قرآن ہی کہ افضل اذکار کا ہی اور بعد مقرر کرنی اللہ تعالی کی گنجایش کسیکی نہین ہی کہتا کہ خلاف اوسکا کرین اور اگر کرینگی تو حرام ہوگا
یا مکروہ اور یہہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اوسکی نہین معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب کی یعنی رکوع مین کہو سبحان ربی العظیم پڑہو اور
سجدہ مین جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ اللہ تعالی سی مطلب اپنا مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کری
کیونکہ تعریف وغیرہ کرنی بہی حقیقۃ مین دعا ہی ہوتی ہی پس سجدہ مین جو بہت دعا کرنیکو فرمایا دونون قسمون کو شامل ہی پس اس سی معلوم ہوا کہ
حنفیہ نی اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سی منع کرتی ہین وہی بجالانی امر دعا کی سی خالی نہین کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی من شغلہ ذکری عن
مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکہا میری ذکر نی سوال کرنی میری دیتا ہون اوسکو افضل اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو لیکن
چاہیی یون کہ اسوقت مین ذکر خلوص کسی کری اور بعضی محققین حنفیہ نی تطبیق اسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کری اور فرائض مین
اقتصار تسبیحات پر کری + ع ح + **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ
فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہتا ہی امام سنا اللہ نی واسطی

اوسکی کر تعریف کی اوسکی پس کہو یا الہی ای رب ہمارے واسطے تیری ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اوسکا کہنے فرشتونکی بخشی جاتی ہین
واسطے اوسکے گناہ اوسکے جو کہ پہلے کیے ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کلام متعلق اسمقام کا باب القراءة کی پہلی فصل مین گذر چکا اور گناہ
صغیرہ موافق وعدہ کی بخشی جاتی ہین اور کبائر بھی از راہ فضل کی چاہیے تو بخشدے ۱۲ شرح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے
کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ تعریف کی اوسکی یا الہی ای رب
ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو بعد اسکے یعنی بعد آسمان و زمین کے اور چیزین کہ
ہنوز نہین پیدا کی ہین پیدا کرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کے ہین نماز نفل مین پڑھتے ہین حنفیہ کے نزدیک ۱۲ ح
وعن اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ
عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الہی پروردگار ہمارے
واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانون و زمین کے ای لائق تعریف و بزرگی
کے لائق تر ہے اوس چیز سے کہ کہا بندہ نے یعنی حضرت نے یا سب بندون نے اور سب ہم تیرے ہی بندے ہین یا الہی نہین کوئی روکنے والا اوس چیز کو کہ
دے تو نے اور نہین کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہہ مسلم نے ۱۲
وعن رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے
اوسکے کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے ای رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک و ریا سے برکت
کیگئی اوسمین یعنی ساتھ کثرت و اخلاص و حضور کے پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا یعنی ان کلمونکا پڑھنے والا کہا
ایک شخص نے مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے اوپر تیس فرشتے مین کہ جلدی کرتے ہین کونسا اونمین سے لکھے ثواب ان کلمونکا پہلے روایت کی یہہ بخاری
نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع مین اور سجدہ مین روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شرح منیۃ المصلی

ہین لکھا ہی تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود مین آرام ٹھیرنا کہ سب عضا اپنی ٹھکانی پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابو یوسف کی اور تینون
اماموں کی بموجب اس حدیث کی اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کی پہر کہا شرح منیہ
مین کہ اسیطرح قومہ رکوع سی اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانیت سب میں فرض ہین نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام اعظم رح اور
امام محمد رح کی سنت ہین اور ابن ہمام نی کہا ہی لایق ہی کہ ہووی قومہ اور جلسہ واجب ✦ ع ✦ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن
عامر سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بڑی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرو تم مضمون اس آیہ
کا رکوع اپنی مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم پہر جب اوتری یہہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنی
مین یعنی پڑہو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ
رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ
أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا
لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سی وہ نقل کرتی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی جسوقت کہ رکوع کری ایک تمہارا پس کہی رکوع اپنی مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہہ ہی ادنا درجہ
اوسکا اور جسوقت کہ سجدہ کری پس کہے سجدی اپنی مین پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہہ ادنی درجہ اوسکا
ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہین سند اسکی متصل سواسطی کہ تحقیق عون نی نہین ملاقات کی ابن
مسعود سی ف یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی والا اصل سنت ایکبار مین بہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور
اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھہ حد نہین اور بعضون نی دس تک کہا ہی اور بعضون نی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتدیو
کی لازم ہی اور ساتھہ حدیث منقطع کی دلیل پکڑنا ضرر نہین رکھتا اسلیے کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی جماعا ✦ ح ع ✦ وَعَنْ
حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ اونہون نی نماز پڑہی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت کہتی رکوع
اپنی مین سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنی مین سبحان ربے الاعلی اور نہین آتے تہی کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتی اور مانگتی دعا اور نہین آتی کسی آیہ
عذاب کی پر مگر کہ ٹہیرتی اور پناہ مانگتی عذاب سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نی قول
اونکی الاعلی تک اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف حمل کیا ہی اس حدیث کو علما ہمارے نی اور مالکیہ نی اسپر کہ یہہ نماز حضرت کے نفل تہی سلیے
کہ وہ جائز نہین کہتی ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراۃ کی نماز فرض مین اور ممکن ہے حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت نی بیان

جواز

جواز کی لیے یون ہی کیا ہو فرضون مین اور لکہا ہی شیخ جزری نی کہ یہہ حدیث مسلم نی نہی روایت کی ہی پس اسکو حسانین لانا تہا بلکہ صحاح مین لانا مولف ؒ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عوف بن مالک قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رکع مکث قدر سورۃ البقرۃ ویقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ رواہ النسائی روایت ہی عوف بن مالک سی کہا نماز پڑہی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا ٹہیری بقدر سورہ بقرہ کی اور کہتی تہی رکوع اپنی مین پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہہ نسائی نی ف یہہ نماز تہجد کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ؒ ح وعن ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلوۃ بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابن جبیر سی کہ کہا سنا مینی انس بن مالک سی کہتی تہی نہین پڑہی مینی نماز پیچہی کسیکی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوجوان سی یعنی عمر بن عبد العزیز سی کہا ابن جبیر نی کہ کہا انس نی پس اندازہ کیا ہمنی حضرت کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجود انکا دس تسبیحین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی جتنی دیر مین کہ وہ رکوع کرتی یا سجدہ کرتی اوتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑہ لیتی تہی پس وہی دس تسبیحین پڑہتی ہون گی یا کم یا زیادہ ؒ ح وعن شقیق قال ان حذیفۃ رای رجلا لا یتم رکوعہ ولا سجودہ فلما قضی صلوتہ دعاہ فقال لہ حذیفۃ ما صلیت قال واحسبہ قال ولو مت مت علی غیر الفطرۃ التی فطر اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا تحقیق حذیفہ نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نی نہین نماز پڑہی تو نی یعنی پوری کہا شقیق نی اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہہ بہی کہا اور اگر مری یعنی بغیر توبہ کی ایسی نماز سی تو مریگا اوپر غیر فطرۃ کی یعنی غیر طریقی اسلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکا وہ مریگا روایت کی یہہ بخاری نی ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اوسپر مبالغۃ اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوی تو گویا بالکل ہی نہوی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثرون کی جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کری غرضکہ ہر نوع اسکی وعید مین تامل کری اور رکوع وسجود اچہی طرح کیا کری اسکی ترک کو سہل نجانی ؒ ع ح ؒ وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرق من صلوتہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بُرا لوگون مین باعتبار چرانی کی وہ شخص ہے کہ چوری کری نماز اپنی سی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سی فرمایا نہ پورا کری رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ احمد نی ف چور نمازکا مالکے چور سی بُرا اسلیے ہی کہ مال کا چرانی والا دنیا مین اوس سی فائدہ اوٹہاتا ہی او رکبہو البتہ ہی اوسکی مالک سی یا کاٹی جاتی مین ہاتہہ اوسکی پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کی کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنی کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اوس سی عذاب کو اور رہاتہہ

جو کہ لکہتا ہین سوا اوسی ضرر کی ہے ۔ **وعن** النعمان بن مرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذلک قبل ان تنزل فیهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفیهن عقوبة واسوأ السرقة الذی یسرق من صلوته قالوا وکیف یسرق من صلوته یا رسول الله قال لا یتم رکوعها ولا سجودها رواه مالک وروی الدارمی نحوه اور روایت ہی نعمان بن مرہ سی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا گمان کرتی ہو تم بیچ حق شراب پینی والی کی اور زنا کرنی والی کی اور چوری کرنیوالیکی یعنی گناہ انکا کس قدر ہی اور یہہ پوچہنا پہلی نازل ہونی حدون کی تہا کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی کہا کہ یہہ ہین گناہ کبیرہ اور ان مین ہے سزا اور بہت برے چوری چوری اوسکی ہی کہ چراوی نماز اپنی مین سی کہا صحابہ نی اور کس طرح چراوی نماز اپنی مین سی ای رسول خدا کی فرمایا نہ پورا کری رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ مالک نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی **ف** لفظ ترون ت کی زبر سی ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ مین ت کی پیش سی ہے معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا گمان کرتی ہو اور یہہ پہلی نازل ہونی حدون کے تہا یہہ راوی نی بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نی یہہ سوال پہلی اوترنی حدون کی کیا تہا کہ جبتک برائی ان افعال کی اچہی طرح نہ معلوم ہے اور بعد اوترنی حدون کے شک نہ رہا انکی برائی مین ۔

باب السجود وفضله

باب ہی بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنی کے اور بزرگی اوسکی کی **ف** معنی سجدہ کی لغت مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکی یہہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا اوپر وجہ مخصوص کی ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیه روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتون پر اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونو قدمون کی اور نہ اکہٹا کرین ہم کپڑونکو اور نہ بالون کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدہ کیوقت یہہ سب زمین پر رکہون اور اکثر اماموں کا مذہب یہہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونون سی کری بغیر اسکی سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی ہی فقط کری جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اور اگر ناک سی فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سی جائز ہے اور امام ابو حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمونکا سجدہ مین ضرور ہی اگر دونون پانو سجدی مین اوٹہالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالیو تو مکروہ ہی اور سجدی مین فرض ہی رکہنا اونگلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکہی تو نہین جائز اور لوگ اس سی ہین غافل کذا فی الدر المختار اور ایک جگہہ درمختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتہہ پیشانی کی اور دونون قدمون کی رکہنا ایک انگلی کا دونون قدمون میں سے شرط ہی اور رکہنا ہاتونکا اور زانوکا سنت ہے نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اکہٹا کرین کپڑونکو یعنی سجدی میں جاتی وقت کپڑی سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سی بہی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہین سمیٹین یا دامن باندہ لین یہہ بہی منع ہی اور اکہٹا کرنا بالونکا یہہ ہی کہ جمع کر کر دستار وغیرہ مین کہہ لی یہہ بہی مکروہ ہی چاہیی یون کر چہوڑی کہ تا وہ بہی سجدہ کرین ساتہ ۔ **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیه انبساط الکلب متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ے کہ ٹہیرو تم سجدے مین اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونون ہاتہہ اپنی مانند بچھانی کتی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ
مراد اعتدال سی طمانینۃ ہی یعنی خاطر جمعی سی سجدی مین ٹہیرنا اور طیبی نی کہا ہی کہ مراد اعتدال سی سجدہ مین یہہ ہی کہ ہموارہ رکہی منہہ اور زمین
پر رکہی دونون ہاتہہ اور اوٹہائی رکہی زمین سی دونون کہنیان اپنی اور الگ رکہی پیٹ کو رانون سی م ح + **وعن** البراء بن عازب
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك رواه مسلم اور روایت
ہے براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری تو پس رکہہ زمین پر دونون ہاتہہ اپنی اور بلند کر دونون
کہنیان اپنی روایت کیے یہہ مسلم نی **ف** سجدے مین ہاتہہ زمین پر کانون کے سامنی رکہی اور انگلیان ملی رکہی اور ساتہہ کہلی رکہی کہ کپڑی سی ڈہکنی مکروہ
ہین اور بلند کر کہنیان یعنی زمین سی یا دونون پہلوون سی یہہ حکم خاص مردون ہی کی لیی ہی عورتون کو چاہیی کہ کہنیان زمین پر رکہین اور
پہلوونسی ملی رکہین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہی م ع ح + **وعن** ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى
بين يديه حتى لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت هذا لفظ ابي داود كما صرح في شرح السنة
باسناده ولمسلم بمعناه قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بين
يديه لمرت اور روایت ہی میمونہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتی فرق سی رکہتی
دونون ہاتہہ اپنی یہانتک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا بیچ ہاتون اونکی تو گذر جاتا یہہ لفظ ابو داود کی ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح
السنہ مین ساتہہ اسناد اپنی کی اور مسلم مین معنی اسکی ہین یعنی لفظ اوسکی اور ہین کہ وہ یہہ ہین کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ کرتی اگر چاہتا
بچہ بکری کا گذرنا آگی ہاتون اونکی کی البتہ گذر جاتا **ف** فرق سی کہتی دونون ہاتہہ اپنی یعنی دونون بازو پہلو سی اور پیٹ رانسی الگ رکہتی
اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو سخلہ کہتی ہین اور جب بڑا ہوتا ہی اور راہ چلنی لگتا ہی تو اوسکو بہمہ کہتی ہین اور یہہ لفظ ابو داود کے
ہین مقصود مولف کا اعتراض کرنا ہی صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل مین لانا مناسب تہا کیونکہ اوسمین شیخین ہی کی روایتین
ہوتی ہین م ح + **وعن** عبد الله بن مالك ابن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد
فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ
کرتی کہولتی ہاتہہ اپنی یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون اونکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہی
اور مالک باپ عبد اللہ کا ہی اسی لیی مالک کو ساتہہ تنوین کے پڑہتی ہین اور الف درمیان مالک و ابن کی ثابت لکہتی ہین تا نجانین لوگ کہ مالک بیٹا
بحینہ کا ہی بلکہ عبد اللہ ہی کی دونون صفتین ہین ابن مالک ہی و ابن بحینہ ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جس نماز مین کہ عبد اللہ نی حضرتؐ کو دیکہا اوسمین
بدن مبارک پر کپڑا نہ تہا یا مراد یہہ ہی کہ جگہہ بغل کے معلوم ہوتی تہی اور سفیدی بغلون کی ایسی کہی کہ بغلین حضرت کی سفید تہین جیسا کہ تمام بدن
تہا کہ کدر اور سیاہ نہ تہین جیسی کہ اور لوگون کے ہوتی ہین م ح + **وعن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده
اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله واخره وعلانيته وسره رواه مسلم اور روایت
ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی سجدی اپنی مین الٰہی بخش میری لیی گناہ میری سب چہوٹی اور بڑی اور پہلی اور پچہلی اور ظاہر
اور چہپی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کبہی یہہ دعا پڑہتی تہی پر احتمال ہی کہ تسبیح کی ساتہہ پڑہتی ہون یا بدون اوسکی اور چہپی گناہون سی
وہ مراد ہین کہ لوگون سی چہپی ہوئی ہین ورنہ اللہ تعالی کی آگی دونون برابر ہین یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہی وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو

ت + وعن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم

اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونی پر پس ڈہونڈہا مینی اونکو پس جا پہونچی ہاتھہ میری حضرت کی قدمون پر اوسطح کہ وہ سجدہ مین تہی اور دونون قدم کہڑی تہی اور وہ کہتی تہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ رضامندی تیری کے غضب تیری سی یعنی اون افعال سی کی لازم کری غضب کو تجہہ یا میری امت پر اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری تجہہ سی یعنی ساتہہ رحمت تیری کی قہر تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہہ پر تو ویسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی تونی اوپر ذات اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اعوذ بک منک حاصل پہلی فقرونکا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کی چہونی سی وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسیکہ مذہب ہمارا ہی وہ نہین گن سکتا مین تعریف تجہہ یعنی مین طاقت نہین رکہتا کہ تیری تعریف کرسکون جیسیکہ تو مستحق ہی ویسا تو ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی تونی اپنی ذات پر یعنی اس آیۃ مین فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم یعنی اللہ کے لیے سب تعریف ہی وہ پروردگار آسمانونکا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسیکی لیے ہی بزرگی آسمانون اور زمین میں اور وہ غالب دانا ہی + ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک ہونا بندی کا اپنی رب سے تحقیق ہی وہ حالیکہ وہ سجدہ مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کیے یہہ مسلم نی **ف** اللہ تعالی بہرحال بندی سی نزدیک ہی و سجدہ مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندیسی اور دعا قبول کرتا ہی سلیی حکم دعا کا فرمایا + ع + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطن یبکی یقول یا ویلتی امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑہتا ہی بیٹا آدم کا آیۃ سجدی کی پھر سجدہ کرتا ہی اپنی پڑہنی والا یا سننی والا ایکطرف ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ای مصیبت ہی حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتہہ سجدہ کی پس سجدہ کیا اس نی پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتہہ سجدی کی پس نا فرمانی کی مینی پس میری لیی آگ ہی روایت کی یہہ مسلم نی

وعن ربیعۃ بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ قال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ مسلم اور روایت ہی ربیعۃ بن کعب سی کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لاتا مین حضرت کی پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہی دنیا اور آخرۃ کی پس کہا مینی مانگتا ہون آپ سی رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکی اور یعنی یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچہہ اور چاہ کہا مینی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کی ساتہہ بہت کرنی سجدونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونی کی فرمایا یہہ مقام مکافاۃ کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنی کی ساتہہ بہت کرنی سجدونکی یعنی بسبب نماز پڑہنی اور

دعا کرنی کی سجدہ مین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون درحاصل ہونی شفا تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچہہ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کری کہ راہ حاصل ہونی شفا اور تدبیر کار یہی ہی ؎ فتح قفل ارچہ کلید ست ای عزیز ✦ جنبش از دست تو می خواہند نیز ✦ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت و حصول کرامت کا ہی خصوصًا رضا ہی سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیی کہ مطلوب سوا ہی نعمتون آخرۃ کی کہ باقی اور دایم ہین نرکہی اور طرف لذتون دنیا ہی فانی کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سی قصور نکری نری ہوس اور آرزو و اکتفا نہین کرنی کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی ؎ کار کن کار بگذر از گفتار ✦ کاندرین راہ کار دارد کار ✦ ح ع ✦ **وعن** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی کہا ملاقات کی مینی ثوبان سی کہ چہلیا آزاد تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینی خبر دو مجکو ساتہہ ایک عمل کی کہ کرون مین اوسکو تا داخل کری مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ رہا پہر پوچہا مینی اوسکو پس چپ رہا پہر پوچہا مینی اوس سی تیسری بار پس کہا پوچہا تہا مینی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا لازم کر اپنی پر بہت سجدی کرنی واسطی خدا کی پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطی اللہ کی کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکی باعتبار درجہ کی اور دور کریگا تجسی بسبب اوسکی گناہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی مینی ابو درداسی پس پوچہا مینی اونسی پس کہا واسطی میری مانند اوسچیز کی کہ کہا مجسی ثوبان نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ثوبان نی دو بار مین جواب ندیا تا رغبت و شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدہ و نسی سجدے نماز کی ہین یا تلاوت کے یا شکر کے ✦ ح ع ✦

الفصل الثاني فصل دوسرے **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتی سجدہ کرنی کا رکہتی دونون گہٹنی اپنی پہلی ہاتون اپنی سی اور جسوقت کہ ارادہ اوٹہنی کا کرتی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی پہلی گہٹنون اپنی سی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہی قول ہی ابوحنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابوداود کے مین آیا ہی کہ اوٹہتی تہی حضرت صلعم گہٹنون اپنے پر اور ٹیکتی تہی ہاتہہ اپنی ران اپنی پر اور لکہا ہی علمانے کہ کہنا اعضا سجدے کا زمین پر باعتبار قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سی نزدیک ہی رکہنا اوسکا پہلی ہی اور اوٹہانی مین برخلاف اسکی اور بیچ رکہنی پیشانی اور ناک کی ترتیب نہین کہ دونون بیچ حکم ایک عضو کی ہین اور نزدیک بعضون کی ناک پہلی رکہی کہ نزدیک ہی ساتہہ زمین کی اور شمنی رح نی کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکہنا زانوؤنکا پہلی ہاتہہ کی بسبب کسے عذر کے مانند موزہ وغیرہ کی تو رکہی ہاتہہ پہلی زانو کی مح ح ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری ایک تمہارا پس نبیٹہی جیسا بیٹہتا ہی اونٹ

اور منع ہی کہ رکہی دونون ہاتہہ پہلی زانوون اپنی سی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی کہا ابوسلیمان خطابی نی کہ حدیث وائل
ابن حجر کی بہت ثابت ہی اس حدیث سی اور کہا گیا ہیہ حدیث منسوخ ہی **ف** یہ بہی منع ہی بیٹہنی اونٹ کی یعنی گہٹنی رکہی پہلی ہاتون کی جیسیکہ
اونٹ بیٹہتا ہی مشابہت دینی اوسکو ساتہہ بیٹہنی اونٹ کی باوجودیکہ اونٹ رکہتا ہی ہاتہہ پہلی پاوٴن کے اسلیے کہ گہٹنا آدمی کا پاوٴن مین ہوتا ہی
اور گہٹنا جانور کا ہاتہہ مین پس جب گہٹنی پہلی رکہی تو مشابہ ہوا اونٹ کی بیٹہنی کی پس یہہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ دلالت کرتی
ہے اوپر رکہنی زانوون کی پہلی ہاتون کی اور درمیان امامون کی بہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل
عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلی گذری کرتی ہین کہ زانو پہلے ہاتون کی رکہتے ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک جماعہ علما کی عمل حدیث ابوہریرہ پر کرتی
ہین کہ ہاتہہ پہلی زانوون کی رکہتی ہین پس لکھا ہی علمانی کہ حدیث وائل کی صحیح اور مشہور تر ہی حدیث ابوہریرہ کیسی اور ایک جماعۃ نے
حفاظ سی اوسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مخالف آئی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر کرتی ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ حدیث وائل کے ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور صحیح ابن خزیمہ کی ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتی تہی تو ابتدا کرتی تہی
ساتہہ گہٹنون کی پس انہین دونون وجہہ پر اشارہ کی مولف نی ساتہہ قول اپنی کی قال ابوسلیمان آخر تک بر ح * **وعن** ابن عباس
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی درمیان مین دونون سجدون کے یا
الہی بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سی اور روزی دی مجکو روایت کے
یہہ ابوداود اور ترمذی نی **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی درمیان دونون سجدون کی ای رب میری بخش مجکو
روایت کے یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی *

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ
يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
روایت ہی عبدالرحمن بن شبل سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہونگ مارنی کوی کیسی اور بچہا دینی درندی کی سی اور یہہ کہ
جگہہ مقرر کر رکہی آدمی سجد مین جیساکہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** یعنی سجدی سی سر بلند نہ اوٹہایا
کری جیسیکہ کوا دانا اوٹہانیکی وقت جلدی سی چونچ زمین پر مارکر دانا اوٹہا لیتا ہی اور سجدی کے وقت پہونچی زمین پر نہ بچہاوی جیسیکہ درندی جانور
ہاتہہ بچہا کر بیٹہتی ہین مثل کتی بہیڑیی وغیرہ کی اور مسجد مین نماز کی لیی ایک جاہی نہ مقرر کری کہ اپنی سوا کسیکو وہان نہ بیٹہنی دی جیسی اونٹ ایک جاہ
مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹہتا مسجد جگہہ سب مسلمانون کی ہی اپنی لیی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اوس سی منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے
اور حلوانی رح سی منقول ہی کہ ہماری علما کی نزدیک مکروہ ہی یہہ کہ پکڑی مسجد مین مکان معین کہ اوسمین نماز پڑہی اسلیے کہ عبادۃ عادۃ ہوجاتی ہی
اوسمین اور بیماری ہوتی ہی اوسکی غیر مین اور عبادۃ جب عادت ہو تو ترک کری اوسکو چنانچہ اسیلیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا
کہ سجد مین جگہہ مقرر کری واسطی غرض فاسد کی * ح ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ
لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی رض کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق مین دوست رکہتا ہون تیری لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون واسطے نفس اپنی کی اور مکروہ رکہتا ہون
تیری لیے وہ چیز کہ مکروہ رکہتا ہون واسطے نفس اپنی کی نہ اقعا کر درمیان دو سجدون کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** معنی اقعا کی یہہ ہین کہ
لگا وے آدمی سرین اپنی زمین سے اور کہڑا رکہی ران اور پنڈلیون کو اور رکہی ہاتہہ اپنی زمین پر مانند کتی کی قول صحیح معنی اقعا کی یہی ہے اور بعضون
نے یہہ معنی کہی ہین کہ نیچی کہڑی کرکر ایڑیون پر درمیان مین سجدونکی بیٹہی اور یہی معنی اقعا کی علمانی لکہی ہین غرضکہ یہہ مکروہ ہے سب علما
کے نزدیک ۱۲ مترجم **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکہتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندی کی کہ نہین سیدہی کرتا اوسمین پیٹہہ اپنی وقت رکوع کی اور
سجدے کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنی نماز قبول نہین کرتا ہے اللہ اوسکی کہ رکوع اور سجدہ مین پیٹہہ اپنی سیدہی اور درست نہین رکہتا ۱۲ مترجم
وعن نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ
ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے نافع سے یہہ کہ ابن عمر کہتے تہے جو شخص کہ رکہی پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کری پس چاہیے کہ رکہی دونون ہاتہہ اپنی اوس جگہہ پر کہ رکہی
ہے اوسپر پیشانی اپنی پہر جسوقت اوٹہی پس اوٹہا وے دونون ہاتون کو اسلیے کہ دونون ہاتہہ بہی سجدہ کرتی ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ روایت
کی یہہ مالک نے **ف** رکہے دونون ہاتہہ اوس جگہہ پر کہ رکہی ہے اوسپر پیشانی اپنی یعنی ہاتہہ برابر پیشانی کی جگہہ کی رکہی جیسا کہ مختار ہمارے نزدیک
ہے برابر مونڈہون کے جیسا کہ مختار شافعی کا ہے یا معنی یہہ ہین کہ ہاتہہ زمین پر اوس طرح رکہی کہ جسطرح پیشانی رکہی ہے یعنی قبلہ رخ ۱۲ مترجم

باب التشہد باب ہے بیچ بیان تشہد کی **ف** معنی شہادۃ کی ہین خبر سچ دینی کہ اوسمین دل ساتہہ زبان کی موافق
ہو اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ دل مین ہے اور شرع مین تشہد کہتے ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑہتے ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اوس مین کلمہ شہادتین کا بہی ہوتا ہے ۱۲ مترجم **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ
وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً
وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ
وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے بیچ تشہد کی رکہتے بائیان ہاتہہ اپنا بائین گہٹنے اپنی پر اور رکہتے
داہنا ہاتہہ اپنا داہنی گہٹنے اپنی پر اور بند کرتے ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتہہ اونگلی شہادت کی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ تہے جسوقت کہ بیٹہتے نماز مین رکہتے دونون ہاتہہ اپنی اوپر گہٹنون اپنی کی اور اوٹہاتے اونگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹہی کی ہے دعا مانگتے
ساتہہ اوسکی یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتہہ اوسکی اور رکہتے بائیان ہاتہہ اپنا اوپر زانون اپنی کی کہلا ہوا اوسپر روایت کی یہہ مسلم نے **ف**
ہاتہہ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب انکے یعنی ران پر رکہتے اور بند کرتے ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کی یعنی اہل حساب گنتی کی وقت اونگلیان بند کرتے
جاتے ہین اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کی مقرر کیا ہے کہ اکائیون کی لیے یہان رکہی اور دہاکون کی لیے یہان اور سیکڑون

کے لیے بیان اور ہزاروں کی لیے بیان[۵۳] نہ کیا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کی لیے سطرح اونگلی بند کی جسطرح ترپن کی لیے بند کرتے ہین
صورت اوسکی یہہ ہی کہ بند کرلی چہنگلیا اور اوسکی پاسکی اونگلی اور بیچ کی اونگلی اور اونگلی شہادت کی کہلی رکہی اور رکہی انگوٹہی کے سر کو اونگلی شہادت
کے جڑ مین امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوے کے اوسکی صورت یہہ ہے کہ بند کرے
چہنگلیا اور اوسکی پاسکی اونگلی کو اور کہولے اونگلی شہادت کی اور رکہے سر انگوٹہی کا اوپر سر بیچ کی اونگلی کی اور حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کی اور مختار مذہب
امام احمد مین یہی ہے اور شافعی بہی یہی قول قدیم ساتہہ اسکی قائل ہین اور یہہ بیچ حدیث مسلم کی عبد اللہ بن زبیر کی آگی مذکور ہی دیکہا اور بیچ حدیث
احمد اور ابو داود کی بہی وائل بن حجر سی آیا ہی اور نزدیک مالک کی بند کرے سب اونگلیان اپنی ہاتہہ کی اور کہلی رکہے اونگلی شہادت کے اور بیچ بعضی حدیثون
کے اشارہ بغیر عقد کی بہی آیا ہی اور مختار بعضی حنفیہ کا بہی یہی ہی غالبا عمل آنحضرت کا ہی مختلف تہا کبہی سطرح اور کبہی سطرح اور وجہ تطبیق کے
بیچ اکثر جگہون کے کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہے اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ اور اہل ہندوستان کی نے اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا
ہی اور متقدمین کرتی تہی اور انکی متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماء حرمین کے اور اور شہرون عرب کے کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کی نے کہا ہی یہہ اول تشہد کی شہادتین تک تہہ کہلا رکہے اور بیچ وقت تہلیل کے اونگلیان بند کرے اور اشارہ کرے
اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہی اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی سنت
ہی اور سیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہماری کی کہ یہہ سنت ہے پس جب کہ سب ائمہ
کا محدثین و فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کی اسمین وارد ہوئی ہون
تو عمل کرنا اوسپر اولی اور ارجح ہے اور صورت اشارہ کی یہہ ہی کہ اوٹہاوی اونگلی وقت کہنی الا اللہ کی نزدیک شافعیہ کی اور ہماری نزدیک اوٹہاوی
وقت کہنی لا الہ کی اور رکہدی نزدیک کہنی الا اللہ کی اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب کرے تا اوسم دلاوی جہت کا اور دعا مانگی یعنی اشارہ
ساتہہ وحدانیہ حق کی کرے نزدیک کہنی لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بہی کہتی ہین سلیے کہ اوس سے ہی لایق انعام اور اکرام کے
ہوتا ہی + ت ع + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ
كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ　اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے
یعنی نماز مین تشہد پڑہنی کو کہتی اپنا ہاتہہ رکہتے اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور اشارہ کرتی ساتہہ اونگلی شہادت اپنی کی اور
رکہتی انگوٹہا اپنا اوپر بیچ کی اونگلی اپنی کے اور پکڑتے بائین ہاتہہ اپنی سی گہٹنا اپنا یعنی کبہی یون بہی کرتی روایت کیا یہہ مسلم نے ف ہماری مذہب مین
اشارے کیوقت اسیطرح حلقہ کرتی ہین اور شافعیہ کی ہان جبہی التحیات کی لیے بیٹہی اوسوقت سی حلقہ کرے اور ہماری نزدیک اشارہ کی وقت
حلقہ کرے + ع ح + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى
اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم جسوقت نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی بیچ
بیٹہنی تشہد کی پہلی شروع ہونی اوسکی کی سلام ہی اللہ پر پہلی سلام بہیجنی کی اوپر بندون اوسکیکی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر
سلام ہے اوپر فلانی کی یعنی اور فرشتی پر فرشتون مین سی یا نبی پر انبیا مین سی پس یہہ کلمات عوض التحیات کی پڑہا کرتی تہی پس جبکہ پہری
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوئی نماز سی متوجہ ہوئی ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی یعنی ساتہہ نیری کلام کی فرمایا نکہو سلام اللہ پر اسلیی کہ اللہ
خود سلام ہی یعنی سالم ہی سب نقصانون سی اور آفتون سی اور دیتا ہی سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سی پس سلامتی اوسکی لیی
ثابت ہی اور اوسیسے ہی اور دعا کرنی ساتہہ سلامتی کی واسطی اوسکی لیی چاہیی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا لیکن جب بیٹہی ایک تمہارا
نماز مین پس چاہیی کہ کہی بندگی منہ سی کہنی کے یعنی جو کچہہ کہ مونہہ سی پڑہتے ہین اور اچہی بات منہ سے نکالتے ہین واسطی اللہ کی ہی اور بندگی بدن کے یعنی نماز وغیرہ
اور بندگی مال کی یعنی زکوۃ وغیرہ یہہ بہی اللہ ہی کی لیی ہی سلامتی ہی تجہپر سب آفتون سی اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہو ہمپر یعنی جو کہ
حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سی اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہی یہہ دعا نمازی پہونچتی ہی برکت اوسکی ہر بندی نیک
کو کہ آسمان میں ہے اور زمین میں ہے بعد اوسکی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود قابل
بندگی کی سوا ہی اللہ کی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پہر چاہیی کہ اختیار کری دعامین سی جو کہ خوش آوی اوسکو
پس دعا مانگی اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی
تو ثنا کی اللہ تعالی کی ساتہہ ان کلمات کی التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ نہتی اور قید
صالح کے اسلیی لگائی کہ سلام کرنا نہین لائق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتہہ حقوق اللہ تعالی کی اور بندون کی اور حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانی رح نی فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیی کہ ایسا راضی برضا اور سپرد کرنی
والا امور اپنی کا طرف اللہ تعالی کی ہو جیسی لڑکا بیچ ہاتہہ دایہ کی اور میت بیچ ہاتہہ نہلانیوالی کے نہین جب بندہ اس حال کو پہنچتا ہی تم ضرر سب آفات نفسانی اور زمانہ
کی امن مین ہوتا ہی اور التحیات پڑہنی دونون قعدون میں اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ہے ع ح ✦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ
يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ
فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَّلٰكِنْ رَوَاهُ
صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسی
سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن سی پس تہے کہتی یہہ کہ عبادتین منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کی لیی ہین سلام ہو
تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون اللہ کے کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی
دیتا ہون مین یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور نہین پائی مینی صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک ✦

اور سلام علینا کی بغیر الف و لام کی ولیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ترمذی سی **ف** اس تشہد ابن عباس کے پر عمل اکثر شافعیہ کا ہے اور ہمارے مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کی تشہد پر جو کہ پہلی فصل مین مذکور ہوا لکھا ہی محدثین نی کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہی اور شیخ ابن حجر شافعی نی لکھا کہ صحیح تر جو حدیث کہ روایت کی گئی ہی تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام احمد کا یہی ہے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہین اور امر فرمایا ہی حضرت نی اوسکی سیکھنی اور سکھانیکی لیے امام احمد کی سند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود کو کہ تعلیم کرین اسکو لوگونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ میرا اپنی ہاتھہ مین اور تعلیم کیا مجکو تشہد جیسا کہ تعلیم کرتی تہی مجکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری و مسلم مین ہی اور حدیث ابن عباس کے افراد مسلم سی ہی اور تشہد امام مالک کا تشہد عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہی علما نی کہ جائز ہی جس طرح کہ پڑہی کلام اول او فصل مین اور صحیح تشہد ابن عباس کے مصابیح والی نی سلام علیک و سلام علینا بغیر الف لام کی ذکر کیے ہین اور سید روات مشکوۃ کی نے اعتراض کیا ساتھہ اس قول تین کی ولم اجد الخ تک سوال وجکا یہہ ہے کہ لانا صاحب مصابیح کا اوسکو پہلی فصل مین صحیح ہو واللہ اعلم بالصواب

الفصل الثانی

عن وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم جلس فافترش رجله الیسری و وضع یده الیسری علی فخذه الیسری وحد مرفقه الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ثم رفع اصبعه فرأیته یحرکها یدعو بها رواه ابو داود والدارمی

روایت ہی وائل بن حجر سی اونہوں نی نقل کی عمل صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہر بیٹہی حضرت یعنی اخیر قعدہ مین پس بچہایا بایان پانوں اپنا اور رکہا بانیان ہاتھہ اپنا اوپر بایان ران اپنی کی اور الگ رکہی کہنی دائین اوپر دائین ران اپنی کی یعنی کہنی پہلو سی ملائی نہین بلکہ کہنی اوسکی ران پر اور بند کین دو انگلیان یعنی چہنگلیا اور اوسکی پاسکی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچکی انگلی اور انگوٹہے سے جیسیکہ حنفیہ کرتی ہین پہر اوٹہائی انگلی یعنی شہادت کی پس دیکہا مینی اونکو کہ ہلاتی تہی اوسکو دعا مانگتی یعنی اشارہ توحید کرتی تہی ساتھہ اوسکی **ف** لفظ ثم جلس سے مراد حدیث کا ہی کہ باقی یہان نہین مذکور ہوا اوسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی یہان فقط کیفیت جلسے کی ذکر کی ہی اور امام مالک کی ہان وقت اشارہ کی انگلی ہلائی جاتی ہین اور امام اعظم کی ہان نہین ہلائی کیونکہ حدیث مابعد کے مخالف اسکی ہی کہ اوسمین ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت سے یہی ہی اس حدیث مین اوٹہانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹہانی مین ہلنا لازم ہے پس تو یہی تطبیق حاصل ہوجاتی ہی اسحدیث مین اور حدیث آگی کی مین لم ع +

وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها رواه ابو داود والنسائی وزاد ابو داود ولا یجاوز بصره اشارته

اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی ساتھہ انگلی اپنی کی جسوقت دعا کرتی یعنی کلمہ شہادت پڑہتی قعدہ مین اور نہ ہلاتی تہی اسکو روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی اور نہین تجاوز کرتی تہی نظر اونکی اشارہ اونکی سی **ف** یعنے جس انگلی سی کہ اشارہ کرتی نظر اوس سے تجاوز نکرتی یعنی وقت انگلی اوٹہانی کی نظر انگلی پر رکہتی اور طرف نہ دیکہتی تا مضمون توحید کا دل مین حاضر رہی اور خضوع اور خشوع حاصل ہی

وعن ابی هریرة قال ان رجلا کان یدعو باصبعیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد رواه الترمذی والنسائی والبیهقی فی الدعوات الکبیر

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا اشارہ کرتا ساتھہ دو انگلیون کی یعنی دونون شہادت کی انگلیونسی وقت پڑہنی تشہد کے

بین فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھہ ایک اونگلی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے
دعوات کبیر مین **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابو داود اور نسائی کی روایت مین آیا ہی ۱۲ ع ** **وعن**
ابنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ کہ بیٹھی آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنی ہاتھہ پر یعنی منع فرمایا اس سی کہ تشہد کی وقت زمین پر ہاتھہ ٹیک کر بیٹھی یا اوٹھتی وقت
ہاتھہ زمین پر ٹیک کر اوٹھی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہہ کہ ٹیکی آدمی اپنی ہاتھو
پر جسوقت کہ اوٹھی نماز مین **ف** یعنے سجدہ وغیرہ سی جو اوٹھی تو ہاتھہ ٹیک کر نہ اوٹھی یونہی اوٹھہ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہی اور امام
شافعی کی ہان ہاتھہ ٹیک کر اوٹھتی ہین سند اونکی یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتماد کیا یعنی ہاتھہ ٹیکا زمین پر اور ہماری نزدیک یہہ
حدیث محمول ہے بڑہاپی کی حالت پر کہ حضرت بسبب کبر سن کے اسطرحسی اوٹھتی تہی نہ کہ بلا عذر ۱۲ ع ** **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتون پہلی کی یعنی پہلی قعدی مین کہ تشہد
کیلیی بیٹہتی گویا کہ اوپر پتہر گرم کی بیٹہنی والی تہی یہانتک کہ کہڑی ہوتی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** مراد یہہ ہے کہ پہلی
قعدہ مین کم بیٹہتی تہی درود دعا نہ پڑہتی تہی التحیات پڑہتی ہی اوٹہہ کہڑی ہوتی جیسی کوئی گرم پتہر پر زیادہ بیٹہہ نہین سکتا جلد اوٹھہ کہڑا ہوتا
ہے ۱۲ ع ** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ
كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسی سکہاتی ہمکو سورہ قرآن سی یعنی اسکی بہی الفاظ مختلف ہین جیسی
کہ الفاظ قرآن کی مختلف ہین باعتبار قراءۃ کی چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی اور ساتہہ توفیق اللہ کے بندگی
منہ سی کہنی کی واسطی خدا کے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بہی اسیکے لیی ہی سلام ہی تیرا ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین
اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ محمد بندی
اوسکے اور بہیجی ہوئے اوسکی ہین مانگتا ہون مین اللہ سی بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی دوزخ سی روایت کے یہہ نسائی نی **
وعن نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ
وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہی عبد اللہ بن عمر جسوقت بیٹہتی نماز مین رکہتی دونون ہاتہہ اپنی اوپر دونون گہٹنون اپنی
کے اور اشارہ کرتی ساتہہ اونگلی اپنی کی اور دیکہتی رہتی اونگلی کو پہر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہی
سے کہا راوی نے مراد رکہتی تہی حضرت ساتہہ ضمیر ہی کی اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادۃ کی اونگلی سی سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ

انگلی سے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنے توحید کی طمع شیطان کی منقطع ہو جاتی ہے واقع ہوئی مصلی کی سے شرک و کفر میں ہے + وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یوں ہے تو بیچ حکم اس قول کے کہ کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کے حکم میں ہے یہی مذہب ہے جمہور محدثین و فقہا کا ۱۲ ع +

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

باب اس بیچ بیان درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فضیلت اوسکی کے ف صلوۃ کے معنی ہیں دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندوں کی طرف سے طلب کرنا ہے رحمت کا جناب باری تعالی سے اونکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کو اور اللہ تعالی نے امر کیا ہے بندوں کو ساتھ صلوۃ و سلام بھیجنے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت میں یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہے علما نے اس پر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے پس بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضوں نے کہا ہے ایکبار فرض ہے تمام عمر میں جیسے گواہی دینی ساتھ نبوۃ اونکی کے اور زیادہ اس پر مستحب اور مسنون سنتوں و شعار اسلام سے ہے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالی نے مومنوں پر کہ صلوۃ و سلام بھیجیں اوسکے پیغمبر پر اور نہیں کیا اوسکے لیے وقت معین پس واجب ہے کہ بہت کہا جاوے درود اور غفلت نہ کی جاوے اوس میں بعضے علما نے قول اول کو صحیح کہا ہے اور شافعی نے فرض کہا ہے اوسکو تشہد میں اور کہا ہے علما نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہے موافقت نہیں کی ہے اونکی بیچ اسکی کسی نے اور معتمد نزدیک ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ کئی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہے درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات میں درود پڑھنا سنت ہے اور خلاف کیا ہے علما نے کہ آیا صلوۃ و سلام جائز ہے غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہیں مختار نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور شریک نہیں ساتھ اونکے سوا اونکے اوس میں بلکہ اوروں کے نام پر غفرہ اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہے طیبی نے کہ سوائے انبیا کے اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حرام ہے یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کہ انتہی اور صحیح یہ ہے کہ غیر انبیا اور ملائکہ پر صلوۃ و سلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اس لیے کہ شعار اہل بدعت کا ہے اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسے کہیں صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم واللہ اعلم ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ

روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا میں نے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے ہاں بھیجو اوس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے یعنی اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر اے اہل بیت نبوۃ کے پس تحقیق اللہ تعالی نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کے آپ پر

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمدؐ کی اور اوپر آل محمدؐ کی جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہہ **ف** کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہی کہ آپ پر درود اور سلام بھیجو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنی معلوم کی کہ آپنے التحیات مین سکھا دی السلام علیک ایہا النبی اب درود کیونکر بھیجین اور یہہ جو کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہہ ہی کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرت صلعم کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتے تھی مگر ساتھہ وحی کی اور آل محمد پر آل معنی اہل وعیال کی ہی اور اسکی معنی تابعدار کی بھی آئی ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سی تابعدار ہین اور بعضون نے آل کو تفسیر کیا ہی ساتھہ اہل بیت کی یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولی یہہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم کی ہین اور حضرت علی بھی داخل اون مین ہین بسبب اختلاط ذلکی ساتھ حضرت فاطمہ رضؓ کی اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرت کے ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتھہ متابعت ونکلی اصول دین مین اور برکت بھیج یعنی ہمیشہ رکھہ اور ثابت رکھہ اونکی لیے جو بزرگی کر دی ہی تو نے اونکو اور مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہہ یعنی پہلی درود مین دوسرے مین الفاظ اوسکی یون ہین کما صلیت علی آل ابراہیم اور کما بارکت علی آل ابراہیم م ع ✦ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا صحابہ نے ای رسول خدا کی کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** الفاظ صلوۃ کی مختلف آئے ہین اور پڑھنا اون درود کا کہ اول حدیث مین کہ ہوئی کافی ہی کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہین پہونچا لہذا قال الامام بعض محدثین نے کہا ہی کہ روایۃ زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہے واللہ تعالیٰ اعلم م ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اوسپر دس بار روایت کی یہہ مسلم نے **ف** دس رحمتین بحکم اس آیت کی ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی ہی م ع ✦

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجی مجھپر درود ایک بار رحمت بھیجیگا اللہ اوسپر دس رحمتین اور بخشی جاوینگی اوس سی دس گناہ اور بلند کیجاوینگی اوسکی لیے دس درجی یعنی بیچ قرب حق کی روایت کی یہہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ

بی یوم القیٰمۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بہت نزدیک لوگون کی ساتہہ میری دن قیامت کی اکثر اونکی ہین جو بہت درود پڑہنی والی روایت کی یہہ ترمذی نی ف کہا ابن حبان نی بیچ صحیح
حدیث کی کہ اس خبر مین بیان صحیح ہی اسپر کہ قریب لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت مین ہونگی اصحاب حدیث کی اسلیے
کہ نہین ہے اس امت مین کوئی قوم محدثین سی زیادہ درود پڑہنی والی حضرتؐ پر + ع + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان للہ ملٰئکۃ سیّاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کتنی فرشتی ہین پھرنیوالی زمین مین پہنچاتی ہین مجکو
میری امت کیطرف سی سلام روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف امت کے طرفسی سلام جبکہ سلام بہیجتے ہین مجہپر قلیل ہو یا کثیر اور یہہ مخصوص
ہے اوسکی ہی کہ دور سی مزار شریف سی یعنی جو وہان جاکر بہیجتا ہی تو بلا واسطہ حضرتؐ سنتی ہین احتیاج فرشتون کی پہنچانیکی نہین اور اسمین اشارہ
ہے طرف حیات دائمی حضرتؐ کی اور خوش ہونی اونکی کی بسبب پہنچنی سلام امت کی اور اشارہ ہی طرف قبول سلام کی کہ قبول کرتی ہین اوسکو
فرشتی اور اوٹہا لیجاتی ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آگی آویگا کہ حضرتؐ جواب دیتے ہین سلام کا اوسکو کہ سلام بہیجتا ہی آپ پر اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ فرشتی نام لیتی ہین اوسکا مثلاً کہتی ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض
کرتا ہی خدمت بابرکت مین سہ جان میدہم و آرزوی قاصد آخر باز گو؛ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود + ع + وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلّم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتی
اردّ علیہ السلام رواہ ابو داؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی شخص کہ سلام بہیجی مجہپر مگر کہ بہیجتا ہی اللہ تعالی مجہپر روح میری یہان تک جواب دیتا ہون اوسپر سلام کا روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی
نی دعوات کبیر مین ف عقیدہ اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبی کہتی ہین اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ زندہ نہین ہین وقت سلام کرنی کسی کے روح بدن مبارک مین آتی ہین جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد رد روح پہنچنی
سے یہہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بہیجتی ہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزۃ مین مستغرق ہی اوسکو اس
حالت سی افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتی ہین تا صلوۃ و سلام سنی پس رد توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یون کہا کہ بہیجتا ہی اللہ روح مجہپر
والا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین باقی کلام اسمین رہا کہ یہہ فضیلت خاص زیارت کرنی والون ہی کیلیے ہے
یا عام ہی ظاہر یہہ ہی کہ عام ہی یعنی خواہ دور سی سلام بہیجی یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہہ کہ سلام زیارت کرنیوالونکا بیواسطہ ملائکہ کی سنتی
ہین اور اورونکا بواسطہ ملائکہ کی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہؓ کے کہ تیسری فصل مین ہی ظاہر ہوتا ہی + ح + وعنہ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علیّ فان صلوتکم تبلغنی
حیث کنتم رواہ النسائی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی اور مت ٹہراؤ قبر میری کو عید اور درود بہیجو مجہپر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان ہو تم روایت
کی یہہ نسائی نی ف نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی کہ مثل مردون کے اونمین پڑی اور سوئی رہو اور کچھ عبادت اور نماز اون
مین نکرو بلکہ جیسی مسجدون مین عبادت کرکہ انوار حاصل کرتی ہو اوسیطرح گہرون مین بہی کچھ کرتی رہو تا انوار اور برکات اوسکے

گہر اور گہروالون کو بہجین اور فرائض مسجدون مین ادا کرو اور نوافل گہرون مین کہ نوافل گہر مین ادا کرنی افضل ہین ادا کرنی سی مساجد
مین یا مراد یہہ ہی کہ گہرون مین مردی دفن نکرو اور دفن ہونا حضرتؐ کا گہر مین خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نہ جائی دیگر ممکن ہے کہ معنی یہہ
ہون کہ قبرون کو جگہہ سکونت کے نہ ٹہیراؤ یعنی جیسی سوقت مین خادمون نی اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دل کی اور رحمت نہ جاتی رہی بلکہ زیارت کر کر
اپنی گہرون مین پہر آیا کرو اور مت ٹہیراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کی نہ کرو کہ جمع ہو اوسپر ساتہہ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے
کہ موجب غفلت کا ہی جیسکہ یہود اور نصاری اپنی انبیا کی قبرون پر کرتی ہین بس جیسی یہان قبرون پر عرسون مین جاکر خرافات کرتی ہین
بہت برا ہی کرنا اونکا اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کی نکرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ
اکثر حاضر ہوا کرو پس اسصورت مین رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونیکی اوس درگاہ پشت پناہ مین رزقنا اللہ اور آگی اسکی
فرمایا کہ درود بہیجو مجپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو اسلیی کہ درود تمہارا پہونچتا ہی مجکو جہان کہ پڑہو تم اسمین تسلی فرمائی بعضی مشتاقون کو پس اگر
اگرچہ بسبب ضرورۃ کی دور رہون لیکن چاہیی کہ توجہ اور حضور قلبی سی غافل نہون سے قرب جانی جو بود بعد مکانی سہل است ۔ مح ۶
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي
ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه
الكبر او احدهما فلم يدخلاه الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص
کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکی پس نہ بہیجا درود مجپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ آیا اوسپر رمضان پہر گذر گیا پہلی اس سی کہ بخشش کیجاوی
واسطی اوسکی یعنی عبادۃ اور حق اوسکی ادا کی کہ سبب بخشش اوسکی کی ہوتی اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ پایا نزدیک اوسکی ماباپ اوسکی نی بوڑہاپی
کو یا ایک اونمین سی پس داخل کیا اونہون نی اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** خاک آلودہ ہو یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا
جاؤن مین یعنی لیا جاوی نام میرا اوسکی سامنی اور درود نہ بہیجی مجپر ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرتؐ کا لیا جاوی درود بہیجنا
واجب ہوتا ہی اسلیی کہ اوسکی ترک پر وعید آیا ہی مگر یہہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرۃ کا ہوتا ہی اور یہہ وعید اوس قبیلہ کا نہین ہے نہایت یہہ ہے کہ
دلالت کرتا ہی استحباب اور فضیلت پر اور آخر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ نیکی ماباپ کی ساتہہ نکی اور اونکی حق نہ ادا کیی اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب
داخل ہونی بہشت کے ہوتی ۔ مح ۷ **وعن** ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه فقال انه
جاءني جبرئيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه
عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا رواه النسائي والدارمي
اور روایت ہی ابی طلحہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی یعنی یارون کی پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی بیچ چہرہ
مبارک اونکی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنی اونکی یا بعد سوال کی کہ تحقیق آیا میری پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی
کیا نہین راضی کرتا تجکو ای محمدؐ یہہ کہ نہ بہیجی درود تجپر کوئی امت تیری سی مگر کہ رحمت بہیجون مین اوسپر دس بار اور نہین سلام بہیجتا تجپر کوئی
امت تیری سی مگر سلام بہیجتا ہون اوسپر دس بار روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اس بشارت سی واسطی حاصل ہونی ثواب کی امت کی لیی تہا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کے تہی واسطی امت کے
مح ۸ **وعن** ابي بن كعب قال قلت يا رسول الله اني اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلاتي

مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ
قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ
وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق
مین بہت بہیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطی درود آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لیی مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر
چاہی تو کہا مینی چوتہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی آدہا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر
زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی واسطی تیری کہا مینی پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی مقرر کیا مین
واسطی درود آپ کی کل سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کی اور بخشی جاوینگے
تیری لیی گناہ تیری روایت کی یہہ ترمذی نی ف بہت بہیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بہیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر
کرون واسطی آپ کی صلوۃ سی مراد صلوۃ سی یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین کہتا ہون کہ اوسمین اپنی نفس کے لیی دعا کرتا ہون چاہتا
ہون کہ درود بہیجون آپ پر اور بہت بہیجون پس کسقدر اوسوقت مین سی درود بہیجنی مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو
اختیار پر چہوڑا فرمایا جسقدر چاہ وقت دعا اپنی مین سی درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرۃ کی سبب اسکا یہہ ہی کہ
جب بندہ اپنی طلب رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت
کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اوسکو جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ
اللہ نی اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطی زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی
عبادت بعد ادای فرائض کی مانند درود کی اور چاہیی کہ اوقات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیی کہ تمام اوقات اپنی کو اوسمین صرف کرنا اور اوسمین
مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکی لیی کچہہ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑہو کہ ساتہہ اوسکی رطب اللسان
ہو اور اوسکی رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اوسمین کذا ذکرہ الشیخ رحمہ اللہ اور حصن حصین کے مصنف نی مفتاح مین لکہا ہی کہ فواید درود بہیجنے کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات
مین بارہا تجربہ کیا ہی سکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا
هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوی کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس
نماز پڑہی پہر کہا یعنی بعد نماز کی یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کی تو نی ای
نماز پڑہنی والی یعنی اس لیی کہ ترک کی تو نی ترکیب دعا کی جسوقت پڑہی تو نماز پس بیٹہہ یعنی بعد فراغ نماز کے دعا
کے لیی پس تعریف کر اللہ کی ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ لایق اوسکی ہی اور درود بہیج مجہپر پہر مانگ اللہ سی جو چاہے یعنے حضرت نی یہہ

ادب دعا کا سکہایا اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی بعد ہی حمد و صلوۃ پہر کہا راوی نی پہر نماز پڑہی ایک اور شخص نی بعد اسکی
پس تعریف کی اللہ کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا کی پس فرمایا اوسکی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای نماز پڑہنی
والی دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابو داود اور نسائی نی مانند اسکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**
قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى
اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ
سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف رکہتی تہی اور ابو بکر اور عمر ساتہہ اونکی حاضر تہی پس جب بیٹہا مین یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ پر پہر درود
بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کی مینی واسطی اپنی پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت
یہہ ترمذی نی + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ**
سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیا جاوی ثواب ساتہہ پیمانہ پوری کی یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا
اور بہت سا ملی جسوقت کہ بہیجی درود ہمپر کہ اہل بیت نبوۃ کی ہین پس چاہیی کہ کہی یا الہی رحمت بہیج محمد پر کہ نبی امی ہین اور اوپر اونکی
بیبیون پر کہ مائین مسلمانون کی ہین اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکی پر جیسیکہ رحمت بہیجی تو نی اوپر اولاد ابراہیم کی تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** امی لقب خاص آنحضرت کا ہی کہ مذکور ہی توریت اور انجیل مین اور تمام کتابون مین
جو کہ آسمان سی اوتری ہین امی لغت مین اوسکو کہتی ہین کہ نہ لکہہ جانی اور نہ لکہی کو پڑہ سکی اور کتب مین نہ گیا ہو اور کسی سی سیکہا نہ ہو یہہ
منسوب ہی ام کی یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کی پیٹ سی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی نی لکہوایا پڑہوایا نہین ع نگارمن کہ بمکتب نرفت
خط نہ نوشت + بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد + یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست + کتب خانہ چند ملت بشست + تعلیم و ادب اورا
چہ نسبت + کہ خود از خدا آمد مودب + اور بعضون نی کہا ہی کہ امی منسوب بطرف ام القری کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہی ساری زمین
کی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ**
التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا گیا مین یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک
اوسکی پس نہ درود بہیجا مجہہ پر روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ احمد نی حسین بن علی رضی سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح
غریب ہی **ف** یعنی مالکی خواہش کی سبب سی بحکم جبلت طبعی کی آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو مال نہین دیتا پس ایسا بخل تو ہی ہی
برا بخیل وہ ہی کہ ساتہہ حکم کسل اور غفلت کی ایک کلمہ بنام آنسرور کی نفس پنی سی نہین نکال سکتا اور ادای حق اور شکر نعمت کا
نہین کرتا احسان انعام اونکی ایسی ہی کہ اگر جانین اونکی نام پر فدا کرین بجا ہی چہ جای ایک کلمہ ع مرحبا ای پیک مشتاقان

بدہ پیام دوست ÷ تاکنم جان ز سر رغبت فدای نام دوست ÷ **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته رواه البیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بہیجی مجہپر نزدیک قبر میری کی سنتا ہون مین اوسکو اور جو درود بہیجی مجہپر دور سی پہنچایا جاتا ہوں اوسکو روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے پاس والیکا درود خود سنتا ہون بلاواسطہ اور دور والیکا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتی ہین اور جواب سلام کا بہرصورت دیتا ہون اس سی معلوم کیا جاہیی کہ حضرت پر سلام بہیجنا سنت کیا بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بہیجنی والیکو خوشا حبت بہیجنی والیکو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر کی سلامونکا ایک جواب آپ دیں تو سعادت بست ہی بیان ہی کہ ہر سلام کا جواب آپ دیتی ہی سو ہر سلام کی بدلی جواب آنحضرت کا ہی ÷ اللہم صل سلام ہم البسکی جواب ز لو ÷ **وعن** عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم واحدة صلی الله علیه وملائکته سبعین صلوة رواه احمد
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا جسنی درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتی اوسکی ستر رحمتین روایت کیا اسکو احمد نی **ف** شاید کہ یہہ ثواب مخصوص ساتہہ دن جمعہ کی ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہی اسلیی جو اکبر ستر برابر ہوتا ہی اور یہہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنی قول ابن عمر کا ہی لیکن حکم مرفوع مین ہی اسلیی کہ ثواب اعمال کا بغیر سنی کی حضرت سی نہین کہہ سکتی ÷ ع ن ÷ **وعن** رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندک یوم القیمة وجبت له شفاعتی رواه احمد
اور روایت ہی رویفع سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی درود بہیجی اوپر محمد کی اور کہی یعنی بعد درود بہیجنی کی یا اللہ اوتار اوسکو بیچ جگہ کی کہ مقرب ہی نزدیک تیری دن قیامت کی واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی شفاعت میری روایت کی یہہ احمد نی **ف** مراد جگہ سی مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت ہی سب مسلمانون کی لیی لیکن اسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اسکی لیی اور اسمین اشارت ہی طرف بشارة کی ساتہہ حسن خاتمہ کی ÷ ع ÷ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون الله تعالی قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال ما لک فذکرت ذلک له قال فقال ان جبرئیل علیه السلام قال لی الا ابشرک ان الله عز وجل یقول لک من صلی علیک صلوة صلیت علیه ومن سلم علیک سلمت علیه رواه احمد
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ داخل ہوی باغ کہجورون کی مین پہر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہان تک کہ ڈرا مین یہہ کہ اللہ تعالی نی وفات دی اونکو کہا عبد الرحمن نی پس آیا مین دیکہتا ہتا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹہایا حضرت نی سر اپنا پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری یعنی کونسی چیز پیش آئی تجکو کہ تجہپر علامت غم اور گہبراہٹ کے پائی جاتی ہی پس ذکر کیا مینی یہہ یعنی ڈرنا اپنا واسطی اون کی کہا راوی نی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجکو یہہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہی تیری لیی کہ جو شخص درود بہیجی تجہپر رحمت بہیجونگا مین اوسپر اور جو سلام بہیجی تجہپر سلام بہیجونگا مین اوسپر روایت کی یہہ احمد نی **ف** اور زیادہ کیا احمد نی بیچ بعض روایات اپنی ÷

کے کہ فرمایا حضرت نے پس سجدہ کیا مینے واسطے اسکی انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہہ بیہقی نے بیچ خلافیات کی حاکم سی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اس سی اور اوسکی لیی طرق متعدد ہین ہہ ع ⁘ **وعن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک رواہ الترمذی** اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹہری رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑہتی اوسمین سے کچہہ یہان تلک کہ درود بہیجی تو اوپر نبی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنے قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بہیجنے پر اور درود خود مقبول ہی طفیل اور توسل اوسکیکی دعا بہی مقبول ہوتی ہی ؎ مور مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ✤ دست در پای کبوتر زدہ ناگاہ رسید ✤ اور حصن حصین مین ہی کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ نے کہ جب مانگی تو اللہ تعالی سی حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتہہ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کر جو چاہی پہر ختم کر ساتہہ درود کی اوپر اسلیی کہ اللہ سبحانہ اپنی کرم سی قبول کرتا ہی دونون درودونکو اور وہ بزرگ تر ہی اس سی کہ چہوڑ دی اوس دعا کو کہ درمیان اون دونون کی ہی یعنی اوسکی کرم سی امید ہی کہ ان کی درمیان مین کی دعا نہ قبول کری اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہی کہ یہہ کلام حضرت عمر رض کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین نے علماء حدیث سی کہ مثل اسکی راوی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ہے پس یہہ مرفوع ہی حکماً اور یہہ مرفوع ہی روایت کی گئی ہی ہہ ع ⁘

باب الدعاء فی التشہد

باب ہی بیچ دعا کی بیچ تشہد کی یعنے بعد التحیات اور درود کی کہ سنت ہی اوسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ بعد پڑہنی التحیات اور درود کے دعا کری جو کہ خوش آوی اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کی نہو مثلا یون نکہی کہ یا اللہ روٹی دی مجکو وغیرہ ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین ہی گذرا کہ پہر اختیار کری دعا سی جو کہ خوش آوی اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائین خاص ہی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑہنی کی لیی پس مراد دعاون خوش آیندہ سی یہی دعائین کہ حضرت سی منقول ہوئین ہونگی حاصل یہہ کہ چنگل مارنا ساتہہ ان دعاون کی اولی اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرۃ کو ہہ ع

الفصل الاول فصل پہلے **عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلوۃ یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللہم انی اعوذ بک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ**

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی نماز مین یعنی بعد تشہد کی کہتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگی کی سی اور فتنہ موت کی سی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گناہ سی اور قرض سی پس کہا واسطی اونکی ایک کہنی والے نے بہت تعجب ہی پناہ مانگنا تمہارا قرض سی پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکے ملے ہوئے ⁘

ہوگی یعنی کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیوں سی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیی ہی کہ اصل ونکی مسیحا ہی معنی مبارک کے زبان عبرانی مین یا مسیح کے معنی مین بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونون پر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب مسیح بولتی ہین تو حضرت عیسی مراد ہوتی ہین اور جب ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتی ہین ساتہہ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور فتنہ زندگانی کا یہہ ہی کہ گرفتار ہو بلا مین ساتہہ نہونی صبر اور رضا کی اور امور کہ باعث ہین بیچ راہ راست سے ہون اور فتنہ موت کا یہہ ہی کہ شیطان وسوسی ڈالی حالت نزع مین و سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبی کی اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقصیر جو اوسکی ادا مین ہوئی ہی زمانہ گذشتہ مین اوسکی عذر کی تمہید مین جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی اوسکی ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہی + ع ت + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچہلی سی چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی چار چیزون سی عذاب دوزخ سی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی اور برائی مسیح دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی ف پناہ پکڑی یعنی یون کہی اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہہ دعا جیسی سکہاتی سورہ قرآن کی فرماتی کہو یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ سکہلاؤ مجہکو دعا مانگون ساتہہ اوسکی اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد و درود کی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا مینی نفس اپنی پر ظلم بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجہکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی اور رحم کر مجہپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ کثیرا اس روایت مین ساتہہ ث مثلثہ کی ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتہہ بی موحدہ کی آیا ہی پس کبہی پڑہی کثیرا اور کبہی کبیرا + ع + وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی نقل کی اوسنی اپنی باپ سی کہ کہا تہا مین دیکہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پہیرتی داہنی اور بائین اپنی یہان تک دیکہتا مین سفیدی رخسارہ اونکی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنے چہرہ مبارک اتنا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم

ہوتا ہی سعادت دنگی کہ پہلواو نکی مین ہوتی ہے کا شکی اندر نماز م جا شود پہلوی تو + تا بتقریب سلام افتد نظر بر روی تو + **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی متوجہ ہولی ہمپر ساتہہ منہ اپنی کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب نماز پڑہ چکتی تو مقتدیون کے طرف منہ کرکر بیٹہتی ع ع + **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتی یعنی کبہی مصلی سی اپنی داہنی سی روایت کے یہہ مسلم نے + **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا نہ مقرر کری ایک تمہارا واسطی شیطان کی حصہ نماز اپنی مین سی اعتقاد کری یہہ کہ لازم ہی اوسپر یہہ کہ نہ پہری مگر داہنی اپنی کر تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہرتی تہی بائین طرف اپنی سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ بعد سلام پہیرنی کی کبہی تو پہرتی تہی داہنی طرف سی و بیٹہتی تہی بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ سلام پہیرتی اور دعا مانگتی اور جانب حجرہ شریف کی کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتی او کبہی برعکس اسکی کرتی کہ بائین طرف سی پہرتی اور داہنی طرف بیٹہتی اول کو ہیئت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین داہنی طرف سی شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت صلعم کا اکثر اسی طرح تہا لیکن ابن مسعود رضہ کہتی ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سی پہرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی و کم تہی لیکن سنت مین اعتقاد واجب ہونی کا نکری یعنی پہلی صورت کو واجب نجانی اور رخصت شارع کی سی کہ دوسری صورت ہی اعراض نکری کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ عمل کیا جاوی رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر اور شافعیہ نی ان دونون حدیثون سی نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیی کہ پہری طرف حاجت اپنی کی اگر حاجت داہنی طرف ہی یعنی مثلاً مکان اوسکا وہان ہی یا کچہہ اور کام رکہتا ہی اوسطرف تو داہنی طرف پہری اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پہری اور حضرت علی رض سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ کبہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیون کی طرف ہی منہ کرکر بیٹہتی اور پشت قبلہ کی طرف جیسا کہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین یہی کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا اپنی جاننا رہا کمال نماز اوسکا کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جسنی اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تحقیق پہنچا اوسپر شیطان گمراہ کرنی سی پس کیا حال ہی اوسکا کہ اصرار کری بدعت اور خلاف شرع پر اور یہہ چارون حدیثین یعنی حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی متعلقات اسباب کے سی ہین ع ع + **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی برا ابن عازب سی کہ کہا تہی ہم جب نماز پڑہتی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکہتی تہی ہم یہہ کہ ہون داہنی حضرت کی تو متوجہ ہون ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی یعنی وقت سلام کی اول ہماری ہی طرف متوجہ ہون کہا برا نی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی بعد سلام کی ای رب میری بچا مجکو عذاب اپنی سی

اور سجدہ ادا ہو نماز دیکھا تو یاد آیا کہ کہا اپنی مقتدیوں کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور یحیح شک ادی ہی کہ حضرت نے یوم جمعہ فرمایا یا جمعۃ
مبارک اور یہہ دعا حضرت کی تعلیم است کے لیے کی یا از راہ تواضع کی ۲ ح + **وعن ام سلمة قالت ان النساء في
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كن اذا سلمن من المكتوبة قمن وثبت رسول الله
صلى الله عليه وسلم ومن صلى من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلى الله عليه وسلم
قام الرجال رواه البخاري** روایت ہے ام سلمہ سے کہا تحقیق عورتیں بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہیں جس وقت کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سی کہڑی
ہوتیں یعنی اپنی گہر چلی جاتیں اور بیٹھی رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑہتے مردوں میں سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب
اٹہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتے مرد روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت بیٹھے رہتے تاکہ عورتیں چلی جائیں تا مرد و عورت آپس
میں مل جاویں اور کبہی بعد بیٹھنے کے اللہم انت السلام آخر تک پڑہتے اور کبہی تا دیر بیٹھے رہتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑہتے اور احکام الہی بیان کرتے اور
بیٹھے رہتے عملی میں یہی اتفاق تہا کبہی بیٹھنا مختلف تہا بحسب اختلاف وقت کے اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے
کہ مقتدیوں کو اور عورتوں کو اطلاع ہو + ع ح + **وسنذكر حديث جابر بن سمرة في باب الضحك
ان شاء الله تعالى** اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالی یعنی مصابیح والے نے وہ یہاں ذکر کی
ہے اور ہم نے اس کو بسبب مناسبت کے باب الضحک میں ذکر کرینگے **الفصل الثاني** فصل دوسری
**عن معاذ بن جبل قال اخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني لاحبك يا معاذ فقلت وانا احبك
يا رسول الله قال فلا تدع ان تقول في دبر كل صلوة رب اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك
رواه احمد وابو داود والنسائي الا ان ابا داود لم يذكر قال معاذ وانا احبك**
روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ پکڑا ہاتہہ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست رکہتا ہوں تجہکو اے معاذ پس کہا
میں نے اور میں بہی دوست رکہتا ہوں آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ جب دوست رکہتا ہے تو مجہکو تو پس نہ چہوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے اے رب
میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچہی کرنے عبادت اپنی کے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے
مگر یہہ کہ ابو داود نے نہیں ذکر کیے یہہ الفاظ کہ کہا معاذ نے وانا احبک **ف** اچہی عبادۃ یہہ ہے کہ عبادۃ کمال حضور قلب سے کرے گویا
کہ دیکہتا ہے تو اللہ کو جیسا اول کتاب میں ہے ایک حدیث کی معنی حسن عبادۃ کی یہی فرمائی ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی
کو دوست رکہے تو مستحب ہے کہ اوس کو اظہار اپنی محبت کا کر دے اور یہہ حدیث مسلسل ہے ساتہہ فعل و قول کے اخذ بیدی و یقول انی احبک
محدثین کی اصطلاح کو یہہ لیکے حوام و بہی اسکی نہیں کی نہوں ع ح ع + **وعن عبد الله بن مسعود قال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى
بياض خده الايمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايسر رواه ابو داود
والترمذي والنسائي ولم يذكر الترمذي حتى يرى بياض خده ورواه ابن
ماجة عن عمار بن ياسر** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے سلام پہیرتے
داہنی اپنی کہتے السلام علیکم ورحمت اللہ یعنی سلام تم پر اور مہربانی اللہ کی یہاں تلک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنی رخسارہ

اور نہی کی ور سلام پہیرتی بائین بہی کہتی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تک کہ دکہلائی دیتی سفیدی بائین رخسارہ کی روایت کی یہہ ابوداود
اور ترمذی اور نسائی نی اور نہین ذکر کیا ترمذی نی حتی یری بیاض خدہ اور روایت کے ابن ماجہ نی عمار بن یاسر سی **ف** یعنے ترمذی نی
حتی یری بیاض خدہ نہین نقل کیا ہی دونون جاہی اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ اور ظاہر یہہ ہی کہ ابن ماجہ نی بہی ساری حدیث روایت کی ہی نہ بعض اسکی مانند ترمذی کی ۱۲ع + **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ اِلٰی
حُجْرَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہا بہت پہرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی
سے جانب بائین کے طرف حجرہ اپنی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تہا طرف مسجد کی بائین طرف
محراب کی پس وہ پہرتی تہی بائین جانب ہی اور داخل ہوتی تہی حجرہ اپنی مین ۱۲ع + **وَعَنْ** عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ حَتّٰی
یَتَحَوَّلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِیُّ لَمْ یُدْرِکِ الْمُغِیْرَۃَ
اور روایت ہی عطا خراسانی سی اون نی نقل کی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نماز پڑہی امام اوس جگہ کہ نماز
پڑہ چکا ہی اوسمین یہان تک کہ سرک جاوی روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا ابوداود نی کہ عطا خراسانی نی نہین ملاقات کی مغیرہ
سے یعنی پس یہہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہان فرض پڑہی ہین وہان سنت نہ پڑہی بلکہ جگہہ بدل کر اور جا کی پڑہی اور یہہ
حکم خاص امام ہی کی لیی نہین ہی بلکہ سب مقتدیون کی لیی ہی بی اور مقتداس کی لیی کہا کہ تا انحوا؟ یہہ گمان نکا ہی کہ مصلے سجدہ نماز
فرض ہی میں ہین یا اس لیی کہ دونون جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ کہا
ہی بعضون نی کہ یہہ حکم اون نمازون میں ہی کہ بعد اونکی سنتین ہین اور جنکی بعد سنت نہین ہی مانند صبح اور عصر کی یہہ حکم نہین اور بعضون
نے کہا ہی کہ یہہ حکم سب نمازون میں ہی + **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَضَّہُمْ عَلَی الصَّلٰوۃِ
وَنَہَاہُمْ اَنْ یَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی تہی صحابہ کو نماز پڑہنی پر اور منع کیا اونکو یہہ کہ پہرین وہ پہلی پہرنی حضرت کی نماز سی روایت کی یہہ
ابوداود نی **ف** رغبت دلاتی نماز پر یعنی تاکید کرتی اور رغبت دلاتی ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا پہلی حضرت
کے نماز سی نہ پہرین تا مرد و عورت رستی مین مل جاوین جیسا کہ اور حدیث مین گذرا کہ حضرت اور لوگ بیٹہی رہتی تہی یہان تک کہ عورتین
چلی جاتی تہین یہہ اوسوقت حضرت اور لوگ حضور میں نہ ٹہرتی ہوںگی اور احتمال ہی کہ مراد پہرنی سی اوٹہہ کہڑی ہونا مسبوق کا ہی پہلی
سلام امام کی پس یہہ حرام ہی ہماری نزدیک ۱۲ع + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ
وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا
وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
وَرَوٰی اَحْمَدُ نَحْوَہٗ روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی نماز اپنی مین یعنے بعد

تشہد کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ثابت رہنا دین کی مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون تجہسی شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو اور بخشش مانگتا ہون تجہسی واسطی اون گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی احمد نی مانند اسکی **ف** قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قایم رہون تیری حکمون پر اور رہون ممنوع چیزون سی اور خوبی عبادۃ تیری کی یعنی ادا کرون اوسکو ساتہہ شرائط اور ارکان اوسکی کی اور قلب سلیم یعنی پاک بری عقیدون سی اور میل کرنی سی خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ما سوی اللہ سی واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی سالک شیئا من خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجہسی ایک چیز کہ وہ ایسی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچہی ہی نہ جو کہ مین اچہی جانتا ہون اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچہا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہہ دعا حضرت نی تعلیم امت کی لیے کی ہی کیونکہ کیا کرین الا حضرت کو سب بہلائیان حاصل تہین اور برائیون سی محفوظ تہی اور گناہ اگلی پچہلی بخشی گئی تہی * ت *

وعن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في صلوته بعد التشهد احسن الكلام كلام الله واحسن الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم رواه النسائي اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی اپنی نماز مین بعد التحیات کی بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی یہہ نسائی نی *

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم في الصلوة تسليمة تلقاء وجهه ثم يميل الى الشق الايمن شيئا رواه الترمذي * اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتی نماز مین ایک سلام سامنی منہ اپنی کی پہر جہکتی طرف داہنی جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ابتدا سلام کی قبلہ رخ کرتی پہر درمیان سلام مین کچہہ داہنی طرف مائل ہوتی ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسیکہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب مین ایک ہی سلام ہی بنظر ظاہر اس حدیث کی اور تینون امام اور اور علما قائل دو سلامون کے ہین اسلیے وارد ہوئی بہت حدیثون کی اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ پکار کر کہتی تہی ایک سلام اور دوسرا پہلی سی * ع *

وعن سمرة قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نرد على الامام ونتحاب وان يسلم بعضنا على بعض رواه ابوداؤد اور روایت ہی سمرہ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پہیرنی کی جواب سلام امام کی کی اور یہہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہہ کہ سلام کری بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پہیرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہین جو کہ امام کی داہنی طرف ہون دوسری سلام مین نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلی سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام پہیرتی ہوی نیت کرنی چاہیی کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نمازیون سی اور تمام مومنون سی محبت کرین اور خوش خلقی سی پیش آوین آگی اسکی فرمایا کہ سلام پہیرنی مین بیچ نماز کی آپسمین ایک دوسرے کی بہی نیت کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کری اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہیی کہ یہہ بہی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعض علما ہمارے نی کہ صحیح *

سنت ہی اور لوگون نی اسکو ترک کر دیا ہی + ح ع + **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** باب ہی بیچ بیان ذکر کی پیچھی
نماز کی **ف** مراد ذکر سی عام ہی دعا ہو یا غیر اوسکی اور اختلاف ہی اسمین کہ متصل بعد اون نمازون کی کہ سنتین ہین کس قدر بیٹھی
درمختار مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کی اور کہا حلوانی نی نہین مضائقہ
ساتھہ فصل کی ساتھہ اوراد کی اور اختیار کیا اوسکو کمال نی کہا حلبی نی اگر ارادہ کی جاوی ساتھہ کراہت کی کراہت تنزیہی تو او شبہ
جاتا ہی خلاف کتابون مین اور بیچ یاد میری کی ہی حمل کرنا پڑہنی کا قلیل پر اور مستحب ہی یہہ کہ استغفار کری تین بار اور پڑہی آیۃ الکرسی
اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس تینتیس بار اور پڑہی تہلیل پوری سو کرنیکو اور دعا مانگی اور ختم کری ساتھہ
سبحان ربک رب العزت آخر تک کی یہہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام اگلی یا پیچھی ہٹ
کر کھڑا رہی تا مشتبہ نہووی آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کری تو فاسد ہووی اقتدا اوسکا
اور اختلاف ہی اسمین کہ افضل پھرنا دائین طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہہ ہی کہ اختیار رکھتا ہی جس طرف چاہی پہری اور اکثر
اسپر ہین کہ بائین طرف پہری تا بائیان اوسکا دائیان ہووی اور بیچ مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجرہ شریف ادہر ہی پہرنا
افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑہ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس تعجیل کی کہ بیچ بابعضی دعاؤن اور اذکار کی حدیثون مین واقع
ہوئے ہی اور تعجیل قیام کی واسطی سنتون مغرب کے منافی نہین ہے پڑہنی آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ پڑہی
بعد از فجر اور مغرب کی دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اور بعضی آدمی جو جلدی کرتی ہین کہ آیۃ الکرسی
مغرب کے سنتون مین پڑہتی ہین کچھہ نہین اور مخالف سنت کی ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کی وارد ہوا ہے + ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کیکا ساتھہ کہنی اللہ اکبر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نی بیچ بیان کرنی مراد کی ساتھہ تکبیر
کی بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آواز بلند کرنی ساتھہ ذکر کی وقت فارغ
ہونی لوگون کی نماز فرض سی بیچ زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر تہی کہا ابن عباس نی کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونی نماز کو ساتھ
اوسکی یہہ لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سی مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نی حضرت صلعم کی اس جہر کو اسپر کہ تہا
واسطی تعلیم مقتدیون کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نی دلیل پکڑی ہی پہلی ذکر کرنی پر ساتھہ خبر صحیح کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم
کیا صحابہ کو ساتھہ ترک کرنی چلانی کی کہ تہلیل تکبیر پکار کر کہتی تہی اور فرمایا کہ تم نہین پکارتی ہو بہری کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھہ
تمہاری ہی سنتا ہی قریب ہی نہتی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمید کی ساتھہ دس بار یا تیس بار
پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی زمانی مین بعد نماز کی تکبیر کہتی تہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نی کہا کہ یہہ ایام منا مین
تہا کہ تکبیرات تشریق پڑہتی تہی اور بہر تقدیر مشکل یہہ ہی کہ یہہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکہتا ہی کہ سلام ہی تمام ہوتا نماز کا نہ جانتی تہی
اور تکبیر سی جانتی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ چہوٹی تہی شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتی ہون گی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جماعت
مین ہوتی ہون لیکن پچہلی صف مین کہڑی ہوتی ہون پس نہ پہچانتی تہی تمام ہونی نماز کو ساتھہ سلام کی + ت ع +

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام رواہ مسلم۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اس چیز کی کہ کہتے یا الٰہی تو ہے سالم یعنی سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنی بندوں کی سب آفتوں سے بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جن نمازوں کی بعد سنتیں ہیں ان کی سلام کے بعد نہیں بیٹھتے مگر اسقدر کہ یہی یہ دعا پڑھ لیں اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں مثل صبح کی اور عصر کی تو آپ جو دعائیں چاہتے پڑھتے حضرت کا زیادہ اس سے اور ثابت ہے وقت طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا میں جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہے اس نے نہیں ہے اصل اسکی یعنی حدیث کی بات نہیں ہے اور ایک توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہی ہے کہ ہیبت نماز نہ ٹوٹتی تھی مگر اسقدر کہ یہی یہ دعا پڑھیں باقی نہ بیٹھتے تھے جیسا کہ اسقدر پر ہم اوپر لکھ آئے ہیں ۔ **وعن** ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام رواہ مسلم۔ اور روایت ہے ثوبان سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** استغفار کرتے تین بار یعنی کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۔ **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد متفق علیہ۔ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے پیچھے ہر نماز فرض کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اسی کی ہے بادشاہت اور اسی کی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی مانع واسطے اس چیز کی کہ دے تو اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کرے تو اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولت روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اذکار بعد نمازوں کے کبھی پڑھتے تھے اور لکھا ہے علماء نے کہ بعضی وقت حضرت سلام پھیرتے اور توجہ کرتے سوائے بغیر اسکی کہ کچھ پڑھیں اور بعضی وقت یہ اذکار کل یا بعض ان میں سے پڑھتے اور بعضوں نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہے کہ اول استغفار کرے بعد اسکے اللھم انت السلام بعد اسکے لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھے اور اور اذکار اور دعائیں بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں اور روایت میں آیا ہے کہ ان کو بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہیں ہے کہ متصل فرضوں کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتوں کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلاویگا ۔ **وعن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الاعلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون رواہ مسلم۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر کی کہا تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز سے یہی کہتے ساتھ آواز بلند کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اوسی کی لیے ہے
بادشاہت اور اوسی کی لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں بازگشت گناہوں سے اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر ساتھہ اللہ
کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اوسیکو اوسیکی لیے ہے نعمت یعنی سب نعمتیں اوسی کی طرف سے ہیں اور اوسی کی لیے
ہے بزرگی اور اوسی کی لیے ہے تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنیوالے ہیں ہم واسطے اوسکی بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر روایت
کے یہہ مسلم نے **ف** یہہ کلمے حضرت پکار کر پڑہتے تہے واسطے تعلیم امت کی اور نووی نے کتاب مہذب میں لکھا ہے کہ افضل یکلی پڑہنا ہے
یہہ اس دعا کی اور سوا اسکے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہہ کہ حاجت ہووے ساتھہ تعلیم اوسکیکی تو پکار کر پڑہے اور اسی پر عمل کیا
گیا ہے پکار کر پڑہنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور بعد اسکی کہ یاد ہوا لوگوں کو چپکے پڑہنا افضل ہے ۱۲ ع ح ۰۰۰
وعن سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاۗءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ
دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ
الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے سعد سے یہہ کہ سعد تہے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے پناہ پکڑتے ساتہہ ان لفظوں کے
پیچہے نماز کے یا الہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیرے
ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیرے فتنۂ دنیا کی سے اور عذاب قبر کی سے یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت کی یہہ
بخاری نے **ف** مراد جبن سے یہاں نہ جرأت کرنا طاعت پر ہے اور مراد بخل سے یہہ ہے کہ نفقہ نہ دیوے غیر کو ساتہہ مال کی یا علم کے
بالخیر خواہی کی وغیر ذالک اور ناکارہ عمر یہہ ہے کہ عقل میں خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہوجاویں اس عمر سے پناہ مانگی اسلیئے کہ مقصود
عمر سے یہہ ہے کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر میں یہہ غرض فوت ہوتی ہے ۱۲ ع ۰۰ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اِنَّ فُقَرَاۗءَ الْمُهٰجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ
وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ
مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاۗءُ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس
کہا اونہوں نے تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے سبب ۰۰

یعنے اونھوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور بلائیں بہشت کی نعمتوں کی ہوئی ہیں ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا سبب عرض کیا
فقرا نے نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں وہ اور ہم نہیں صدقہ دے سکتے اور وہ
آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کے پس انکا ثواب وہی کو حاصل ہے اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
نہ سکھاؤں میں تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اسکے درجے اون شخصوں کے کہ آگے بڑھ گئے ہیں تم سے یعنی پہلے تمہارے اسلام لائے ہیں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اسکے
اون لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنی پیدا ہونگے بعد تمہارے اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیا میں سے بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوس چیز کی کہ کرو تم یعنی
مگر جو کہ یہ تسبیح پڑھیگا اوس سے تم بہتر نہیں ہونے کے بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا اونھوں نے بہتر فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا آپنے
سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر کہو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرا مہاجرین کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس عرض کیا اونھوں نے کہ سنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالدار ہیں وہ چیز کہ کی تھی ہمنے پس کیا اونھوں نے مانند اسکی یعنی یہ افضل ہی ہو
وہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہیں قول
ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کی یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کی دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور
اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے **ف** پہلی روایت میں جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار اس عبارت میں تین احتمال ہیں یا تو
یہ کہ تینوں ملکر تینتیس بار ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ
عمل مشائخ کا اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضی روایت میں صریح یہ آیا ہے یا یہ کہ تینوں ملاکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمیں بھی ہر ایک تینتیس
بار ہو جائیگا اور یہ فضل اللہ کا ہے یعنی فضیلت دینا اغنیا کو تم پر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے صبر کرو اور بقضاء الٰہی پر راضی
رہو کہ اوسی بزرگی دی ہے بعضی بندوں کو بعضوں پر اور اسمیں اشارہ ہے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن خالی نہیں ہے
غنی طرح طرح کی خوف گناہ کے سے اور فقیر امن میں ہے اس سے کہا ہے امام غزالی رح نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے
اس مسئلہ میں پس گئے ہیں جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کی اور کہا ہے ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل
ہے فقیر صابر سے م ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ
اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً
وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی
الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کی کہنے کی نا امید نہیں ہوتا ثواب سے کہنے والا اونکا یا فرمایا کرنے والا اونکا پیچھے ہر نماز فرض کی تینتیس بار سبحان
اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہے
تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کی یہ کلمہ نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اوسی کی

ایسی ہی بادشاہت اوسی کی لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوینگی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت روایت کیے یہہ مسلم نی **ف** بعضی روایتون مین بعد ولہ الحمد کی یحیی و یمیت و بعضی مین بیدہ الخیر بہی زیادہ آیا ہی اور یہہ کلمات نماز کی پیچہی پڑہی جاتی ہین عدد انکی مختلف آئی ہین کبہی حضرت کسطرح پڑہتی تہی کبہی کسطرح انمین سی جسطرح پڑہیگا سنت ادا ہو جائیگی اور کہا ہی حافظ زین عراقی نی کہ یہہ سب اچہی ہین اور جو زیادہ ہین پس وہ پسندیدہ تر ہین طرف اللہ تعالی کی اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی تہی تسبیح کو ساتہہ داہنی ہاتہہ کے اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی شمار کرو ساتہہ انگلیون کی سلئے کہ وہ پوچہی جاوینگی اور طلب گویائی کی کی جاوینگی اور صحابہ سی کہجور کی گٹہلیون پر بہی پڑہنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیون پر ہی پڑہنا ہی اور جائز گٹہلیون وغیرہ پر بہی ہی ع ح ++

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سی وقت دعا بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان اخیر کی جانب اخیر مین ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نماز کی پیچہی روایت کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پڑہون مین معوذات پیچہی ہر نماز کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ اعوذ کا ہی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیی لائی کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون بہی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر کیا اگرچہ اون دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہے پس موجب اس قول کے چار سورتین پڑہنی کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ع ح + **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ ایک قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت صبح سے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی اور البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ اوس قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کی سی آفتاب غروب ہونی تک بہت بہتر ہے نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اخیر مین ہی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی ہی مراد ہون اور احتمال یہہ ہی کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیی ہی کہ افضل عرب کی ہین اور حضرت انکی اولاد مین ہین ع ح + **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پہر بیٹہی یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنی تک پہر پڑہی

دو رکعت نماز ہوگا ثواب واسکے لیے مانند ثواب حج کی اور عمرہ کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری حج وعمرہ کا پوری حج وعمرہ کا پوری حج وعمرہ کا۔ روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر میں رہے یہہ جگہ نماز اپنی کی او مسجد اپنی کی کہ جسمیں نماز پڑھی ہے یہ نہیں منافی ہے وہ تما واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجلس وعظ کے مسجد میں اور اسیطرح اگر گھر میں چلا آوے اور ذکر کرتا رہے اسکا بھی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنے تک یہ نماز پڑھے یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزہ کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت کا جاتا رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہیں اور اکثر حدیثوں میں اسکا نام صلوۃ الضحی ہے یا یہی ظاہر ہے یہہ کہ یہہ دونوں نمازیں ایک ہیں اول وقت اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہیں اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا بسبب ادا کرنے فرایض کے ساتھ جماعت کے ہوتا ہے اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنے نفل کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہے ازرق بن قیس سے کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے کنیت تھی اسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی میں نے یہہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکر اور عمر کھڑے ہوتے پہلی صف میں داہنی طرف حضرت کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی میں نماز سے پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنی اور بائیں طرف یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی رخساروں حضرت کی پھر پھرے نماز اپنی سے مانند پھرنے ابو رمثہ کے مراد رکھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جسنے پائی تھی ساتھ حضرت کے تکبیر اولی نماز سے شروع کیں دو رکعتیں پس جلدی سے اوٹھ کھڑے ہوئے عمر پس پکڑے دونوں مونڈھے اسکے پس ہلایا اسکو پھر کہا بیٹھ اسلیے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر کہ نہ تھا درمیان نمازوں انکی فرق پس اوٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہنچایا اللہ نے تجکو راہ حق پر اے بیٹے خطاب کے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** پڑھی میں نے یہہ نماز یہہ اشارہ ہے ابو رمثہ نے اوس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کی یہہ شک راوی ہے کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوۃ اور یہہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرت کے تکبیر اولی فایدہ اس قید کا یہہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اوٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت میں ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت راتبہ کے اوٹھا چاہتا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں آیا ہے کہ کیا عاجز آتا ہے ایک تمہارا کہ جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنے یا بائیں ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت میں آیا ہے سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا نے کہ وصل نکریں ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کریں ہم یا باہر نکلیں ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوۃ میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہو یعنی بعد نماز فرض کے چاہیے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا ہے حدیثوں میں بعد اسکے وہی سنتیں پڑھے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر نہ وصل کرنے نفل کے ساتھ فرضوں کے

ع وعن زید بن ثابت قال امرنا ان نسبح فی دبر کل صلوة ثلثا وثلثین ونحمد ثلثا وثلثین ونکبر اربعا وثلثین فاُتی رجل فی المنام من الانصار فقیل له امرکم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلوة کذا وکذا قال الانصاری فی منامه نعم قال فاجعلوها خمسا وعشرین خمسا وعشرین واجعلوا فیها التهلیل فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فافعلوا رواه احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا حکم کیی گئی ہم یہہ کہ تسبیح کریں پیچھی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد لله کہیں تینتیس بار اور الله اکبر کہیں چونتیس بار پس دیکہا ایک شخص نی انصار میں سی خواب میں ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کہ کیا حکم کیا ہی تمکو رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی یہہ کہ تسبیح کرو پیچھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصاری نے اپنی خواب میں کہ ہاں کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان تینوں کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اوسمیں لا اله الا الله پچیس بار یعنی تاکہ تعداد سو کی پوری ہو جاوی پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی الله علیه وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی پس عمل کرو اسیطرح روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** پس کرو تم اسیطرح شاید مراد یہہ ہی کہ اس طرح بہی پڑہا کرو اور یہہ بسبب تقریر آنحضرت کی ہی جو ذکر ہی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نکرتی تو خواب حجت نہوتا ۱۲ ع ✤ **وعن** علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اعواد هذا المنبر یقول من قرا آیة الکرسی فی دبر کل صلوة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت ومن قراها حین یاخذ مضجعه امنه الله علی داره ودار جاره واهل دویرات حوله رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال اسناده ضعیف اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا میں نی حضرت نبی صلی الله علیه وسلم سی اوپر لکڑیوں اس منبر کی یعنی منبر پر فرماتی تہی جو کہ پڑہی آیة الکرسی پیچھی ہر نماز کی نہیں منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو پڑہی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خوابگاہ اپنی میں امن دیتا ہے اوسکو الله اوسکی گہر پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گہر کہ اوسکی گہر سی ملی ہوئی ہیں اور کتنی گہر گرد اوسکی یعنی اگرچہ اوسکی گہر سی نہ ملی ہوئے ہوں روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر میں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ موت مانع دخول جنت کی نہیں ہی بلکہ پہنچانی والی ہی جنت میں ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یوں کہتی لا الحیوة یعنی کہ حیوة مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم میں آدمی پابند اوسکا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ موت پردہ ہے درمیان اوسکی اور درمیان دخول جنت کی پس جب کہ موت اور ہوچکی حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا کذا ذکر الطیبی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد موت سی ہونا بندہ کا قبر میں ہی یعنی اوٹہی کی جب اوٹہی گا قبر سی جاویگا بہشت میں بلا توقف اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی بہی روایت کیا ہی لیکن روایت میں قل ہو الله بہی اوسکی ساتھ پڑہنی آئی ہی ✤ ع ✤ ✤ ✤ ✤

وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال قبل ان ینصرف ویثنی رجلیه من صلوة المغرب والصبح لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد بیده الخیر یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر عشر مرات کتب له بکل واحدة عشر حسنات ومحیت عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکانت له حرزا من کل مکروه وحرزا من الشیطن الرجیم ولم یحل

لِذَنْبٍ اَنْ یُدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکُ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَفْضُلُہٗ یَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَّا الشِّرْکُ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَلَا
بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبدالرحمن
بن غنم سے اور ان نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ کہے پہلے پھرنے کی جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پانوں اپنے کی نماز
مغرب و صبح سے یعنی جس طرح تشہد کے لیے بیٹھتا ہے اوسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب و صبح کے یہہ کلمہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں کوئی
شریک واسطے اوسکے اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف اوسیکے ہاتھ میں ہے بھلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے دس بار لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں
واسطے اوسکے دس درجے اور ہوتے ہیں یہہ کلمات واسطے اوسکے امان ہر بری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوئے سے اور نہیں ہے جائز واسطے
کسی گناہ کے یہہ کہ ہلاک کرے اوسکو یعنی بسبب فوت استغفار یا مغفرت کردگار کے مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہیں بخشا جاویگا اور ہوگا بہتر میں
لوگوں کا از روی عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اوس سے یعنی زیادہ کہے اوس چیز سے کہ کہا اوسنے روایت کی یہہ احمد نے اور روایت کی
ترمذی نے مانند اسکی ابوذر سے تا قول اوسکے الا الشرک اور نہیں ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَۃَ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ نَخْرُجْ مَا رَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِنْ ھٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً وَاَفْضَلَ رَجْعَۃً قَوْمًا شَھِدُوْا
صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِکَ اَسْرَعُ رَجْعَۃً وَاَفْضَلُ غَنِیْمَۃً
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدٍ الرَّاوِیْ ھُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کی پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی
اونہوں نے پھرنے میں یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص نے ہم میں سے کہ نکلا تھا نہیں دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے میں اور زیادہ
ہو غنیمت میں اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پھرنے میں مراد
رکھتا ہوں میں وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح میں پھر بیٹھی یاد کرتی رہی اللہ کو یہانتک کہ نکلا آفتاب پس یہہ لوگ ہیں بہت جلد پھرنے میں
اور زیادہ غنیمت میں روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہے حدیث کی نقل کرنے
میں **ف** یعنی اون لوگوں کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہے اور اونکو ملا تھوڑی دیر میں بہت سا ثواب عقبی کا اور وہ باقی ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی ہے پس یہہ ہوئے افضل
اوسی غنیمت میں اور پھرے جلدی اوسی سے + ع +

بَابُ مَالَا یَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَمَا یُبَاحُ مِنْہُ

اب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ نہیں جائز کرنا اوسکا نماز میں اور اوس چیز کے کہ جائز ہے نماز میں **ف** یعنے
اس باب میں مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہیں + ع +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ بَیْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّي سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّي روایت ہے معاویہ بن حکم سے کہا اوس وقت کہ میں نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے پس کہا میں نے یرحمک اللہ پس گھورا مجھکو قوم نے ساتھ آنکھوں اپنی کے یعنی اسلیے کہ نماز میں ہوکر جواب چھینک کا دیتا ہے پس کہا میں نے یعنی لین گم کرے ماں میری کیا ہے حال تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے زانوؤں پر یعنی واسطے چپ کرانے اور تعجب کے پس جب دیکھا میں نے ان کو کہ چپ کرتے ہیں مجھکو غصہ ہوا میں یعنی بسبب نہ جاننے برائی اس فعل کی لیکن چپکا میں پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اونکی اور ماں میری نہیں دیکھا میں نے کسی سکھلانے والے کو پہلے حضرت کی اور نہ پیچھے حضرت کی کہ بہت اچھا ہو سکھلانے میں آنحضرت سے پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ برا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہیں لائق ہے بیچ میں کوئی چیز باتوں آدمیوں کی سے اسکی نہیں کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہے اور پڑھنا قرآن کا ہے یا مانند اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہے الفاظ حدیث کی حضرت نے یوں ہیں فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نو مسلم ہوں یعنی نہیں جانتا میں اب تک سب احکام دین کی اور تحقیق دیا اللہ نے ہمکو اسلام اور تحقیق ہم میں سے کتنے شخص ہیں کہ آتے ہیں کاہنوں پاس فرمایا حضرت نے پس مت جاؤ اونکی پاس کہا میں نے اور ہم میں سے کتنے شخص لیتے ہیں شگون بد فرمایا یہہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہیں او سکو اپنے دلوں میں یعنی یہہ وہم ہے کہ پیدا ہوا ہے نفسوں انکی سے نہیں تاثیر او سکو نفع اور ضرر میں پس بازرکھے وہ انکو یعنی کام کرنے سے بازرہیں اس وہم سے کہا معاویہ نے کہا میں نے اور ہم میں سے کتنے شخص ہیں کہ خط کھینچتے ہیں یعنی جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کی بتاتے ہیں فرمایا تھے ایک نبی انبیا میں سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اوسکا اوس پیغمبر کی پس وہ پہنچتا ہے درست بات کو روایت کی یہہ مسلم نے کہا مولف نے کہ قول اوسکا لکنی سکت اسیطرح پایا میں نے صحیح مسلم میں اور کتاب حمیدی میں اور صحیح کیا گیا ہے یہہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول میں ساتھ لکھنے لفظ کذا کی اوپر لکنی کی ف گم کیجیو تجھکو ماں تیری یہہ لفظ عرب میں وقت تعجب کی اور بعید جاننے ایک امر کی استعمال کرتے ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نے اوسکی جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کی جواب میں یرحمک اللہ

کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرت نی اوس شخص کو نماز کی پہیرنی کا حکم اسلیی نکیا کہ وہ جاہل تہا اور نہ سنا تہا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نی کہ سبب کہنی نمازی کی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی اسلیی کہ خطاب کیا اوسکو اور اگر کہی یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نی اگر کہی اپنی نفس کیلیی یرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہی جیسی یرحمنی اللہ کی کہنی مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہستی اسمین باتون آدمیون کی سی یہہ اسلیی فرمایا کہ تا نکل جاوی اس سی تسبیح اور ذکر کہ یہہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتہہ انکی خطاب کرنا لوگونکو اور سمجہانا اونکو اور مراد باتون آدمیون کی سی وہ کلام ہی کہ خطاب کرسکین ساتہہ اوسکی لوگونکو اور سمجہا سکین اوسکو لوگون سے لکہا ہی فقہا نی کہ اگر نماز پڑہتی ہوی سنی کوئی یہہ کہ کس چیز کا ہی مال تیرا اور وہ کہی الخیل والبغال والحمیر یا اگر نماز پڑہنی والی کی آگی کتاب دہری ہو اور ایک شخص یحیی نامی کہڑا ہو اور اوسنی کہا یا یحیی خذ الکتاب یعنی ای یحیی لی لی کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن از بسکہ اوس سے خطاب کی غرض ہی فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قرأت کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب مین اون کو کہتی تہی کہ وہ ساتہہ جنات و شیاطین و ارواح خبیثہ کی مناسبت رکہتی ہین اور شیاطین خبرین سچ اور جہوٹ اون کو کہہ جاتی تہی اور وہ دعوی علم غیب کا کرکر لوگون کو خبرین دیتی تہی پس اونکی پاس جانی سی منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بہی آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی جاوی نزدیک عراف کی پاس یا کاہن پاس پس سچ مانی اون کی کہنی کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی قرآن یہہ امام احمد نی روایت کی ہی ساتہہ سند صحیح کی ابوہریرہ سی و معنی کاہن کے تو معلوم ہوی اور عراف اوسکو کہتی ہین کہ بیان کرتا ہی معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کہینچتی تہی یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ علم رمل جائز ہی بلکہ یہہ تعلیق بالمحال ہی کہا خطابی نی کہ حضرت نی فمن وافق خطہ از راہ زجر کی فرمایا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتہہ خط اوس نبی کی اسلیی کہ خط اونکا معجزہ تہا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سی یا نص سی کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رمال جیسی خط کہینچتی ہین کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بہی اسیطرح کہینچتی تہی اوسکا ثابت ہونا نص سی یا تواتر سی چاہیی اور یہہ محال ہی پس جب موافق اوسکی نہ ہوا تو کرنا بہی اسکو درست نہوا اور اشکال تاریخ کے اور اوراد اعمال کہ اسی قبیل کی ہین نزدیک بعض متقدمین و مشایخ محققین کے یہی حکم رکہتی ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہہ ہی کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہی جو جاہتی ہین اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکہتا ہی نشان صحت کا کہین تو لفظ کذا کا اوسپر لکہتی ہین جیسی صاد یا صح لکہتی ہین حاصل یہہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہی اصول مین اور ساقط ہی مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اوسپر نکرنا چاہیی کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکہکر تصحیح اوسکی کردی ہی کہ اصول نسخون مین یون ہی ہی انتہی + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتی نماز مین پس جواب دیتی ہمکو پس جبکہ پہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سی سلام کیا ہمنی اونپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی تہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز مین پس جواب دیتی تہی آپ ہمکو یعنی اب ہمین جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرت نی تحقیق نماز مین البتہ شغل ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور پہلے دین نصاری کے تہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا موجود توریت وانجیل وغیرہ ما سے معلوم کر کر حضرت پر اسلام لایا تھا اور سن نو ہجری میں انتقال اوسکا ہوا اور حضرت
نے صحابہ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اوسکی جنازہ کی نماز پڑھی پس وہ ازبس کہ حضرت سے عقیدت نہایت رکھتا تھا صحابہ نے جب کفار کے
ہاتھ سے ایذا مکہ میں پائی تو اوسکی ملک میں اکثر صحابہ گئے اوسنے صحابہ کی آنی کو غنیمت جانکر خوب خدمت گذاری کی جب صحابہ نے حضرت کی خبر
سنی کہ ہجرت کر کر مدینہ میں رونق افزا ہوے ہیں وہ بھی حاضر ہوے پس اوس وقت کا حال ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اوسی قافلہ میں تھا
موافق پہلی عادت کے میں نے سلام حضرت پر کیا حضرت نے جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا
اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنے سے ساتھ آدمیوں کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا اور کلام کرنا نماز میں حرام
ہے اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے یا کوئی اوس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھوں سے
ہاں یا نہ کا نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ۱۲ ع ح + وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معیقیب سے وہ نقل کرتے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اوسنے حال اپنا یعنی کہ میں برابر کرتا ہوں اپنی نماز میں مٹی کو سجدہ کی جگہ میں فرمایا یعنی وقت
جواب میں اگر ہے تو کرنیوالا ضرور ایسا کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر ہٹانا لیکن اگر ہے ممانع
کہ جو سجدہ نہ کر سکے بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کر لے یکبار یا دو بار زیادہ اس سے نہ کرے ۱۲ ع ح + وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْالْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ
مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر ادھر دیکھنے سے
نماز میں پس فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے اوسکو شیطان نماز بندے کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ادھر ادھر
دیکھنے سے شیطان اچک لیتا ہے نماز بندے کی یعنی کمال اوسکا اور مراد ادھر ادھر دیکھنے سے یہ ہے کہ گردن پھیر کے ادھر ادھر دیکھے اسطرح
کہ منہ قبلہ کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہے اور اگر اس طرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلہ سے پھر جاوے نماز فاسد ہوتی ہے اور کن انکھیوں
سے ادھر ادھر دیکھے تو نہیں فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي
الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہیں لوگ اوٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دعا کے نماز میں طرف آسمان کی یا اچک جاوینگے
آنکھیں اونکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بچا چاہیے کہ باز آویں اوٹھانے نگاہ کے سے ورنہ اچک جاویگی آنکھیں اونکی اور نماز میں
مطلق نظر اوپر اوٹھانی مکروہ ہے خصوصاً وقت دعا کے اسلیے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان معین ہے اور وہ پاک ہے
مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے تھے نماز میں نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت والذین
ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اوٹھانی میں اختلاف

ہی بعضی کو وہ کہتی مین بعضی جائز سمجہتی ہین کہ نہ اوٹہاوی ٭ ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ
مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ٭ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
امامت کرتی تہی لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈہی حضرت کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی بٹہا دیتی یعنی ساتہہ
آسانی کی اور جسوقت کہ اوٹہتی سجدی سی ویہا لیتی اسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ابو العاص داماد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت کی کی اونکی بیٹی تہین امامہ اور اسپر ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اوٹہانا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکہنا زمین پر اور پہر اوٹہانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل ہی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی
کہتا ہی کہ اوٹہانا آنحضرت کا امامہ کو قصدا نہ تہا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کی کہ حضرت سی رکہتی تہین نماز مین بہی انکو حضرت سی چمٹ
جاتی تہین اور کندہی پر چڑہ بیٹہتین اور وقت رکوع کی کندہی شریف سی گر پڑتین حضرت انکو ایسی ہی اوتار دیتی تہی پس اوٹہانا اور اوتارنا حضرت
سی نہوا او نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت کی مجازا ہی پس حاجت نہین ہی کہ کہین کہ یہہ فعل کثیر تہا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پی درپی
ہو اور یہہ ایسا نہ تہا یا توجیہ اسکی یہہ ہی کہ یہہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر سی تہی یا یہہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہو واللہ اعلم ٭ ع ٭ وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ
فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْهُ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جماہی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بند کری جہانتک
کہ ہوسکی پس تحقیق شیطان گہس جاتا ہی یعنی منہ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا جسوقت کہ جماہی
لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بند کری جبتک کہ ہوسکی اور نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جماہی کیوقت بی اختیار یہہ لفظ کہی مونہہ سی نکل
جاتا ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ شیطان سی ہی ہنستا ہی وہ اس سے ف جماہی بسبب پیٹ بہرنی اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی
ہی اور باعث کسل کی ہی عبادت مین اسلیی اسکو نسبت شیطان کی طرف کی جماہی لینی مین منہ مین گہس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین بہکانا
اور باز رکہنا عبادت سی خوب اسکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنی سی اسکی یہہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکہکر کہ یہہ باعث کسل کی
ہے عبادت مین پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکی روکی اسکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند کرنیکا یہہ ہی کہ ہونٹ نیچی ونیچی کا ہونٹ دانتون
مین دبا لی یا پشت بائین ہاتہہ کی منہ پر رکہی ٭ ح ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا
مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْهُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ
عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ
رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک دیو جنون مین سی یعنی شیطان سرکش چہوٹ آیا
آجکی رات تاکہ توڑی مجہپر نماز میری پس قدرت دی مجہکو اسپر اللہ نی پس پکڑا مینی اسکو پس ارادہ کیا مینی کہ باندہ رکہون اسکو ایک ستون

سی ستونون مسجد کی سی یعنی مسجد نبوی کی سی تاکہ دیکھیں تم سب اوسکی طرف او سکی تب یاد آئی مجھکو دعا بہائی میری سلیمان کی یعنی بخش مجھکو ایسی ملک کہ نہ لایق ہووی واسطی کسیکی پیچھی میری پس ہانکا مینی اوسکو خوار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف چھوٹ آیا یعنی جنون مین سی کئی بند کیا ہی اونکو حضرت سلیمان نی یعنی جزایر وغیرہ مین اور تاکہ توڑی مجھپر نماز میری یعنی وسوسی ڈال کر خلل نماز میرے کا کھو دی اور مراد ملک سی مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمین ہی اسلئے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نی یہہ دعا کی تہی اور یہہ ملک خاص اونہی کی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بچا کہ اظہار اپنی تصرف کا اوسمین کرین اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑین ولا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اوس سی تہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ چہونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہین ✤ ح ع ✤ **وعن سهل بن سعد** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نابه شيء في صلوته فليسبح فانما التصفيق للنساء وفي رواية قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء **متفق عليه** اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ درپیش آوی اوسکو کچھہ نماز مین پس چاہیی کہ سبحان اللہ کہی پس سوا اسکی نہین کہ دستک مارنی واسطی عورتون کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطی مردونکی اور دستک مارنی واسطی عورتونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف درپیش آوی کچھہ یعنی جیسیکہ نماز گہر مین پڑہتا ہی اور اوسکو کسی نی پکارا یا اذن مانگا گہر مین آنی کی لیی اور وہ جانتا نہین کہ یہہ نماز مین ہی تو اس صورت مین مرد کو چاہیی کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردی اور عورت دستک بجاوی اس لیی کہ اوسکی آواز بہی عورت ہے اور دستک یون بجاوی کہ ہتیلی داہنی ہاتہہ کی بائین ہاتہہ کی پشت پر ماری و ہتیلی ہتیلی پر نہ ماری جیسیکہ گانیوالی مارتی ہین اگر اسطرح مارینگی تو نماز فاسد ہوجاویگی ✤ ح ✤ **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن عبد الله بن مسعود** قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوٰة قبل ان ناتي ارض الحبشة فيرد علينا فلما رجعنا من ارض الحبشة اتيته فوجدته يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي حتى اذا قضى صلوته قال ان الله يحدث من امره ما يشاء وان مما احدث ان لا تكلموا في الصلوٰة فرد علي السلام وقال انما الصلوٰة لقراءة القرآن وذكر الله فاذا كنت فيها فليكن ذلك شانك **رواه ابو داود** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تہی ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نماز مین پہلی اس سی کہ آوین ہم زمین حبشکی مین پس جواب سلام کا دیتی ہمکو پہر جب کہ پہر کر آئی ہم زمین حبشہ کی سی آیا مین اونکی پس پایا مینی حضرت کو نماز پڑہتی پس سلام کیا مینی اونپر پس جواب نہ دیا مجکو یہان تک کہ جسوقت پڑہ چکی نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہی حکم اپنی سی جو چاہتا ہی اور تحقیق جو نیا ظاہر کیا یہہ ہی کہ نہ بولا کرو نماز مین پہر جواب دیا مجہپر سلام کا اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ نماز واسطی پڑہنی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہی پس جسوقت کہ ہووی تو نماز مین پس چاہیی کہ ہووی یہہ حال تیرا یعنی پڑہنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہہ ابو داود نی ف کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی جواب دینا سلام کا بعد فراغ کی نماز سی اور اسیطرح اگر پایخانہ پہرتا ہو یا قرآن پڑہتا ہو اور کوئی سلام کری تو مستحب ہے بعد فارغ ہونیکی جواب دینا اوسکی سلام کا ع **وعن ابن عمر** قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوٰة قال كان يشير بيده **رواه الترمذي** وفي رواية النسائي نحوه وعوض بلال صهيب

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا میں نے واسطے بلال کے کس طرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے صحابہ کو جسوقت کہ سلام کرتے اونپر
اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کی مانند اسکی اور بدلے بلال
کے صہیب ہے یعنی ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ صہیب سے پوچھا **ف** اشارہ
اس طرح کرتے تھے کہ ہاتھ کا کھول کر ہتھیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ کی میں آیا ہے اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ انگلی
کے فتاوی ظہیریہ میں ہے کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب میں ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا انگلی کے نہیں فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ میں ہے کہ سر یا ہاتھ سے
اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہے نماز اور شرح منیہ میں ہے کہ مکروہ ہے یہہ کہ جواب سلام کا دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے یا سر کے لیکن صحیح یہ
ہے کہ اول سے اشارہ کیا ہے اشارے سے جواب دینا پہلے منع ہونے کلام کے سے نماز میں تھا جب کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوا جواب دینا زبان سے اور
اشارہ سے بھی منسوخ ہوا لیکن اشارہ باقی ہے یعنی کلام کی منسوخ ع + **وعن** رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا و
يرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد
ثم قالها الثانية فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة فقال رفاعة انا يا رسول الله فقال
النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلثون
ملكا ايهم يصعد بها رواه الترمذي وابوداود والنسائي اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا میں پھر کہا میں نے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت اور برکت
کئی اوسپر جیسا کہ دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر
فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز میں پس نہ بولا کوئی اس ڈر سے کہ غصہ کریں پھر فرمائی یہہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہہ
تیسری بار پس کہا رفاعہ نے میں ہوں یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے میں
ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کی طرف کئی اوپر تیس فرشتے کہ کونسا اونمیں سے لیجاوے اوسکو روایت کی یہہ ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے حمد کرنی نماز میں واسطے چھینکنے والے کے
لیکن اولے یہہ ہے کہ حمد دل میں کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کی خلاف سے جیسا کہ شرح منیہ میں ہے ‡ **وعن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم التثاؤب في الصلوة من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع
رواه الترمذي وفي اخرى له ولابن ماجة فليضع يده على فيه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی نماز میں شیطان سے ہے پس جسوقت کہ جمائی لے ایک
تمہارا پس چاہیے کہ روکے اوسکو جب تک کہ ہوسکے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کی یہہ ہے پس چاہیے
کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر **ف** شیطان سے ہے اس لیے کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کا ہے اور شیطان ان چیزوں سے
خوش ہوتا ہے + ح + **وعن** كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ
احدكم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى المسجد فلا يشبكن بين اصابعه

فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری ایک تم مین سی پس اچہا کری وضو اپنا
پہر نکلی قصد کر کی طرف مسجد کی پس نہ تشبیک کری درمیان انگلیون اپنی کی اسلیی کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نی **ف** اچہا وضو کری یعنی ساتہہ آداب اور شرایط اور حضور کی کری اور لکہا ہی علما نی کہ جسقدر
توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اوسی قدر نماز مین بہی ہوگا اور تشبیک نکری یعنی انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین
نڈالی اس لیی کہ جب بہ نیت نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین ممنوع ہی اسلیی کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کی
پس راہ مین بہی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین بہی نکرنی چاہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندی کو
چاہیی کہ نماز کی راہ مین ساتہہ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کی جاوی اور بخاری نی صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہی واسطی تشبیک
کی مسجد مین اور اوسمین وہ حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی جواز پر پس علما نی لکہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہی کہ بطریق کہیلنی
کی ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کی یا ممکن ہی کہ حمل کرین اوسکو پہلی نہی سی تہی ۱۲ ح ؞ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ
انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ ادہر اودہر نہین دیکہتا
یعنے گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سی منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے
ف کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سی لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز
مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار تعالی ساتہہ ذات بزرگی اپنی کی اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہی اور غیر کی طرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ ای ابن آدم کسکی طرف دیکہتا ہی تیری لیی کوئی ہی بہتر مجہسی کہ اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادہر
اودہر دیکہتا ہی تو پہر حق جل علی اسیطرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی اللہ تعالی اپنا روی مبارک اوس سی +
ح ع + وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہہ بیہقی نی سنن کبیر مین طریق حسن سی انس سی کہ مرفوع
کیا ہی اوسکو **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر رکہنی سجدی کی جگہہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا لیکن
طیبی نے کہا ہی کہ مستحب ہے کہ قیام مین نظر سجدہ کی جگہہ رہی اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدی مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کی
طرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتہہ زیادتی اسکی کہ سلام مین کندہون پر نظر رہی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکہی
اور اسی حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنکہہ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پس شارح
نے یہہ عبارت لاوی ہی البیہقی الخ تک ۱۲ ح شرح ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ
اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری بچ تو ادہر اودہر دیکھنی سی نماز مین اسلیے کہ ادہر
اودہر دیکھنا نماز مین یعنی گردن پھیر کر سبب ہی ہلاکی کا پس اگر ضرور ہو تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** سبب
ہلاکی کا ہی یعنی آخرت مین اسلیے کہ اطاعت شیطان کی ہی پس اگر ضرور ہو یعنی اگر راضی ہوتا ہی ساتھ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال
کی پس نماز نفل مین کرے گا اوسکا نسبت فرض کی سہل ہی نہ نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنی اوسکی کا ضروری ہی وحقیقت مین نقصان
نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل تکملات فرائض کی ہین پس غرض اس سی یہہ نہین ہی کہ نفلون مین ادہر اودہر
دیکھنا مکروہ نہین ہی بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضون مین یہہ فعل نکری خوب احتیاط کری وسمین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہہ ہی
کہ اہانت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بنسبت فرضون کی ۰ ح ۰ وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوٰۃ یمینا وشمالا ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کن انکہیون سی دیکہتی نماز مین داہنی اور بائین اور نہ پہیرتی
تہی گردن اپنی پیچہی پیٹہ اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی ونسائی نی **ف** اسطرح دیکھنا اسلیے تہا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہہ نماز کو باطل
نہین کرتا یا واسطی دیکھنی احوال مقتدیون کی تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہی نہ کنکہیون سی دیکھنا اگرچہ ترک اولی
ہی ۰ ت ۰ وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوٰۃ
والحیض والقیء والرعاف من الشیطٰن رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی عدی بن ثابت
سی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی عدی کی دادا سی کہ اونہون نی پہنچایا حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی کہ چھینکنا اور اونگنا
اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قی آنی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی یہہ سب چیزین
کہ نماز مین واقع ہون شیطان سی ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سی اور مراد چھینکنی سی چھینکنا بکثرت ہی پس یہہ نہین منافی ہی
اوس حدیث کی کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنی کو اسلیے کہ مراد اوس سی چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل یہہ ہی کہ تین سی کم ہو
اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی چھینکنی کو خارج نماز کی اور چھینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز
کی ہی اور اون چیزون سی شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قراءۃ او حضور کا ہی اور اونگنا اور جمائی باعث کسل اور سستی
کی ہین عبادت مین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کی بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کر کر جدا کر دیا اونکو تین چیزون
اخیر سی اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کی کہ وہ مفسد نہین ۰ ح ۰ وعن مطرف بن عبد
اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل
یعنی یبکی وفی روایۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز
الرحی من البکاء رواہ احمد وروی النسائی الروایۃ الاولی وابوداود الثانیۃ
اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اوس حالت مین
کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور اونکی اندر سی آواز آتی تہی مانند آواز جوش کرنی دیگ کی یعنی روتی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا دیکھا مینی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی اور سینہ اونکی مین آواز تہی مانند آواز چکی کی رونی سی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی

نسائی نے روایت پہلی اور ابوداود نے دوسری **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر
آہ کرے یا آہ کھینچے یا آواز سے رووے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہے نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہے ٹوٹ جاتی ہے

ح **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاِبْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمہارا طرف نماز کی پس دور کرے نہ سنگریزوں کو
پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اوسکے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** رحمت سامنے ہوتی ہے
پس نہیں لائق ہے کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکریوں کے تا پاوے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہ ہووے + ح +

وعن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ
ہمارا تھا کہا جاتا تھا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پہونک مارتا یعنی زمین پر تا منہ گرد میں نہ بہرے پس فرمایا حضرت نے اے افلح
خاک آلودہ کر منہ اپنے کو روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی پہونک نہ مار تا منہ خاک آلودہ ہووے کہ یہہ قریب تر ہے طرف عاجزی کی
اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہے اسمیں + ع + **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنی نماز میں یہہ صورت ہے راحت دوزخیوں کی روایت کی یہہ شرح السنہ میں **ف**
یعنی دوزخی رنج اور تھاوٹ کی بسبب بہت کھڑے رہنے کے محشر میں پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز میں
اسطرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت ساتھ دوزخیوں کے نہووے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ مَعْنَاہُ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار ڈالو دو کالوں کو نماز میں مراد دو کالوں سے سانپ اور بچھو ہیں روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکے **ف** کہا
ابن ملک نے کہ جائز ہے مارنا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اس لیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ میں لکھا
ہے کہ کہا بعض مشایخ نے کہ یہہ اوس صورت میں ہے کہ نہ محتاج طرف بہت چلنے کی یعنی تین قدم پے درپے رکھنے کی اور نہ طرف کام
بہت کی یعنی تین چوٹوں پے درپے کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہوجاوے گی نماز اس لیے کہ یہہ عمل
کثیر ہے اگرچہ اسکو سرو جی نے مبسوط میں پر کہا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوے اسمیں اس لیے کہ یہہ رخصت ہے مانند چلنے کی بیچ
بیش آنے حدیث کے اور صحیح تر یہہ ہے کہ نماز اسمیں فاسد ہوجاتی ہے لیکن مباح ہے فاسد کرنا اوسکا بسبب عذر کے جیسا یہہ مباح ہے
واسطے فریاد رسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی ہلاک سے جیسے کوئی گرا پڑتا ہے چہت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے توڑ دے
نماز اور بچاوے ونکو اور اسیطرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اوسکی ایک درہم ہو تو جائز
ہے کہ نماز توڑ ڈالے اور لے لے وہ چیز اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے کی نہیں اور حدیث

من نیت کا لی لی جاتی ہی ؛ ع + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی نفل اور دروازہ ہوتا اونپر بند پس مین آئی اور کہلوانی چاہی حضرت اور کہولا آپ نی میری لیئی پہر پہری طرف نماز کی جگہا پنی کی اور ذکر کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ دروازہ تہا جانب قبلہ کی روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** دروازہ تہا جانب قبلہ کی یعنی دروازہ کہولنی کے لیئی جو حضرت تشریف لائی تہی تو قبلہ سی منہ نہ پہرتا تہا اسلیئی کہ سامنی تہا قبلہ اور مصلی پر پہر جو آئی تو پچہلے پانون ہٹ کر آئی تا پشت بہ قبلہ نہون اور کہا ہی علماء نی کہ گہر تنگ تہا ایک دو قدم سی زیادہ چلنا نہ پڑتا تہا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پہر بہی باقی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کہولنا اور پہر آنا یہہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہہ ہی کہ یہہ افعال پے در پے نہوئی تہی کہ فعل کثیر ہوتا ہی ؛ ع + وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی باد بلا آواز کیسی تم مین سی نماز مین پس چاہیی کہ پہری اور وضو کری اور پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی ترمذی نی ساتہہ زیادتی اور نقصان کی **ف** جب باد ایسی نکلی تو وضو کر کر از سر نو نماز پڑہنی افضل ہی جیسیکہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتہہ شرائط کے کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہی امام اعظم رح کے نزدیک کہ اور حدیث سی اونکی ثابت کی ہی اور تینون اامون کی نزدیک نہین جائز اور اگر قصدا باد نکالی تو واجب ہی از سر نو پڑہنا نماز کا + ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی یہہ کہ اونہون نی کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹوٹ جائی ایک تمہاریکا وضو نماز اوسکی مین پس چاہیی کہ پکڑی ناک اپنی پہر پہری روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنے ایسی صورت مین ناک پکڑ کر وضو کی لیی جاوی تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پہوٹی ہی یہہ اسلیی فرمایا کہ اسمین عیب چہپتا ہی دریون مین چلا جاویگا تو اسمین چہپانی لازم آئی گی اسلیی کہ عادۃ اس فعل کو لوگ داخل نقصان کی رکہتی ہین اور لوگ غیبت مین پڑین گے اسلیی لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہوا اور ظاہر مین محل اعتراض کا اوسکو چاہیی کہ اپنی دل مین اوسکو پوشیدہ رکہی تا لوگ بے آبروئی نکرین اور ساتہہ اوس عیب کی کہ نہ رکہتا ہو منسوب نکرین اور یہہ جہوٹ کی قبیلہ سی نہین ہی بلکہ قبیلہ معاریض سی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو ٹوٹ گیا ایک بیٹھا ہی کا اوسحالت مین کہ تحقیق بیٹھہ چکا ہی بیچ آخر نماز اپنی کی یعنی مقدار تشہد کی پہلی اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوی نماز وسکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی نہین قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہی بیچ اسناد اسکی کی **ف** اسصورت مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصداً وضو توڑی گا تو نماز ہو دیگی اسلیے کہ خروج بفعل مصلے فرض ہی اونکی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آپ سی وضو ٹوٹ جاوے گا تو بھی نماز تمام ہوجاویگی پس امام اعظم رح کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی قصداً وضو توڑنی پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پر پس یہہ حدیث مؤید ہی مذہب ہماری کی خصوصاً مذہب صاحبین کے بخلاف شافعی کے کہ اونکی نزدیک لفظ سلام سی نکلنا فرض ہی اور امام اعظم کی نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہی کہ روایت کے گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہہ علامت ضعف کی ہی اسلیے کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ اسحدیث کی لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہی اونکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہی حدیث ضعیف کو طرف حدیث حسن کے ✦ ح ع ✦ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری ✦ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَأَ اِلَیْهِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی طرف نماز کی پس جب ارادہ تکبیر کہنی کا کیا پہری اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہہ کہ ٹہیری رہو جسطرح جسی کہ ہو تم پہر نکلی مسجد سی پس نہالی پہر آئی اور سر حضرت کا ٹپکتا تہا پس نماز پڑہائی اونکو پس جب نماز پڑہا چکی فرمایا تحقیق تہا مین جنبی پس بہول گیا مین یہہ کہ نہاؤن روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی مالک نے عطا ابن یسار سی بطریق ارسال کی **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ کَفِّیْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا ظہر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیتا مین مٹہی کنکریون سی تاکہ ٹہنڈی ہوجاوین میری ہاتہہ مین رکہتا تہا مین کنکریون کو واسطی پیشانی اپنی کی کہ سجدہ کرون مین اون پر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہی و فعل کثیر ہی نہین ✦ ✦ **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ** قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَهٗ کَاَنَّهٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا کہ کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی پس سنا ہمنی اونکو کہتی تہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے

تجھ سے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کی تین بار اور کھولے ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہیں کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہم نے یا رسول اللہ تحقیق سنا ہمنے آپکو کہ کہتے تھے نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہمنے آپکو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہمنے آپکو کہ کھولتے تھے ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے وہ اسکو منہ میرے پس کہا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تجھ سے تین بار پھر کہا میں نے لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کی ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا تین بار یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا میں نے یہ کہ پکڑوں میں اوسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سے کھیلتے ساتھ اوسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی اوپر کے تھی چنانچہ شرح اسکی جز ثانی فصل اول کی حدیث ابو سعید کے میں گذر چکی اور اسمیں دلیل قوی ہے اس پر کہ ابلیس جنوں میں سے ہے ح ع

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ إِذَا سُلِّمَ عَلٰى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے نافع سے کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اوس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اوسپر پس جواب دیا سلام کا اوس شخص نے ابن عمر کو بولکر پس پھرے طرف اوسکے عبد اللہ بن عمر پھر کہا واسطے اوسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اوس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالک نے ف بیان اس اشارہ کا دوسری فصل میں بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا

باب السهو

باب ہے یہ بیان سجدہ سہو کی ف جاننا چاہیے کہ سہو ونسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ خبر دینے کی اور پہنچانے حکموں کے ہیں جائز نہیں اور افعال میں ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھیں ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے آتا ہے اوسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہے اوسپر یہانتک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمہارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اوس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صورت شک کی ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہے کہ سہو میں یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک میں تردد ہوتا ہے کہ یہ ہے یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک میں ہرگز نہیں پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو ونسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کی ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کی اور حکم اسکا بتفصیل حدیث آئندہ میں مذکور ہوگا ح

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَإِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اور روایت ہے عطاء ابن

پیاسی اون نی نقل کی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نجانی کہ کتنی نماز پڑہی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیی کہ دور کری شک اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین رکھتا ہی پہر کری دو سجدی پہلی اس سی کہ سلام پہیری پس اگر نماز پڑہی ان نی پانچ رکعت جفت کردینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کی واسطی اوسکی نماز اوسکی کو اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار ہون گی یہہ سجدی سبب ذلت کی واسطی شیطان کی روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت کی مالک نی عطا سی بطریق ارسال کی اور بیچ ایک روایت مالک کی یون ہی کہ جفت کردیگا نماز اوسکی اون پانچ رکعتون کو بسبب ان دو سجدون کی **ف** پس چاہیی کی دور کری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ اوسمین شک ہی اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین ہی ہونا اوسکا یعنی کمتر پر مثلا شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو تین ٹہیراوی اور اوسپر بنا رکہی پہر دو سجدی کری جیسیکہ سہو کی کرتی ہین پہلی اس سے کہ سلام پہیری بخاری کی روایت مین یہہ قید نہین ہی اسی سبب سی اختلاف کیا ہی اماموں نی بیچ ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام کے یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کی مذکور ہوگی بعد اوسکی فائدہ دونون سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑہی ان کے پانچ رکعت یعنی شک ہوا کہ تین پڑہی ہین یا چار اور بنا رکہی تین پر اور واقع مین چار پڑہی تہین جبکہ ایک رکعت اور پڑہی تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کردینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کی کہ بیچ حکم ایک رکعت کی ہین مصلی کی لیی نماز اوسکیکو یعنی یہہ پانچ رکعتین ساتہہ ان دو سجدون کی ہین بیچ حکم چہہ رکعتون کی ہوتی ہین اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار رکعت جیسیکہ واقع مین ہی تین تہین ساتہہ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکہکر ایک رکعت اور پڑہی چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگی یہہ دو سجدی سبب ذلت کی شیطان کی لیی یعنی اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسیکہ پہلی صورت مین تہی لیکن فائدہ سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی کہ وہ چاہتا تہا کہ شک مین ڈالی اور عبادت سی باز رکہی اور مصلی نی برعکس اوسکی سجدہ کیا اور عبادت مین زیادتی کی جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا اقل پر کری کہ یقینی ہی اور عمل ساتہہ تحری کے بیچ غالب ظن کی نکری اور مذہب جمہور ائمہ کا بہی یہی ہی اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کی اہل علم سی بیچ صورت شک کی اعادہ کری نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ اگر شک اول بار ہووی یعنی شک کرنا عادت اوسکی نہین ہوا ہی تو از سر نو نماز پڑہی و الا تحری یعنی فکر کری اور بعد تحری کے اگر غالب ظن کا ایک جانب ہوا اوسپر عمل کری اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکہی اور سجدہ سہو کا کری اسلیی کہ بنا رکہنی ظن غالب اصل مقرر ہی شرع مین جیسیکہ قبلہ اور مانند اوسکی مین ہی اور صحیحین مین ابن مسعود سی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت شک کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ تحری کری صواب کے اور تمام کری اوسپر لایا ہی اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کے اور جامع الاصول مین حدیث نسائی کی ہی بیچ تحری صواب کی لایا ہے اور امام محمد نی موطا مین کہا ہی کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئی ہین اور کہا اگر ایسا نکیا جاوی پس نجات سہو اور شک سی مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کی حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق رح کہ حاصل مقام کا یہہ ہی کہ اسباب مین تین حدیثین آئی ہین اول تو یہہ کہ جب شک کری پس از سر نو پڑہی دوسری یہہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز مین پس تحری کری صواب کی تیسری یہہ حدیث کہ اسباب مین مذکور ہی کہ متضمن ہے اوپر بنا رکہنی کی یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہ نی درمیان تینون حدیثون کی اس طرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پہنچ آنی شک کے اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونی تحری کی ایک جانب اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونی تحری کے اور یہہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رح کی واللہ اعلم ۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** اَنَّ

رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسًا فقيل له أزيد في الصلوٰة فقال وما ذاك قالوا صليت خمسًا فسجد سجدتين بعد ما سلم وفي رواية قال إنما أنا بشر مثلكم أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني وإذا شك أحدكم في صلوٰته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين متفق عليه

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی اون کی کیا زیادہ کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نی پڑہی آپنی نماز پانچ رکعت پس سجدی کیی حضرتؐ نی بعد سلام کی دو سجدی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سوای اسکی نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہاری بہولتا ہون جیسی تم بہولتی ہو پس جسوقت بہولون مین پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیی کہ قصد کری صواب کا پس چاہیی کہ پورا کری اوسپر پہر سلام پہیری پہر سجدی کری دو سجدی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث مین ذکر بنا کا اوپر اقل کی نہین ہی اور مراد دہی ہی یعنی اگر تحری فائدہ نکری بنا اقل پر رکہی اور تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتہہ تحری کی مراد تحری کی صواب سی اقل ٹہرانا رکہتی ہین اور حنفیہ کی نزدیک بیچ صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سی اور اوٹہہ کہڑا رہا واسطی پانچوین رکعت کی پہر آوی طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض اور نفل ہوگئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کرکر اوٹہا پہلی سلام سی رجوع کری طرف قعدہ کی جب تک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئی فرض اسکی اور ملادی ساتہہ اوسکی چہٹی رکعت اور سجدی کری واسطی سہو کی سلام سی اور یہہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کی بیٹہہ کر پانچوین کی لیی اوٹہی تہی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملائی نہین چہٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتہہ سجدہ سہو کی جیسی کہ مذہب شافعی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرتؐ نی یہہ بیان جواز کی لیی کیا ہو ۔ ح

وعن ابن سيرين عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى صلوٰتي العشي قال ابن سيرين سماها أبو هريرة ولكن نسيت أنا قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم فقام إلى خشبة معروضة في المسجد فاتكأ عليها كأنه غضبان ووضع يده اليمنى على اليسرى وشبك بين أصابعه ووضع خده الأيمن على ظهر كفه اليسرى وخرجت سرعان القوم من أبواب المسجد فقالوا قصرت الصلوٰة وفي القوم أبو بكر وعمر فهاباه أن يكلماه وفي القوم رجل في يديه طول يقال له ذو اليدين قال يا رسول الله أنسيت أم قصرت الصلوٰة فقال لم أنس ولم تقصر فقال أكما يقول ذو اليدين فقالوا نعم فتقدم فصلى ما ترك ثم سلم ثم كبر وسجد مثل سجوده أو أطول ثم رفع رأسه وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده أو أطول ثم رفع رأسه وكبر فربما سألوه ثم سلم فيقول نبئت أن عمران بن حصين قال ثم سلم متفق عليه ولفظه للبخاري وفي أخرى لهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بدل لم أنس ولم تقصر كل ذلك لم يكن فقال قد كان بعض ذلك يا رسول الله

اور روایت ہی ابن سیرین سے اون نی نقل کی ابی ہریرہ سی کہا ابو ہریرہ نی نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو نماز ون مین سی کہ بعد زوال کی ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نی کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نی ولیکن بہول گیا مین کہا ابو ہریرہ نے

پس نماز پڑہی ساتہہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پہر سلام پہیرا یعنی تیسرے رکعت کیلیئے اوٹہی پہر کہڑے ہوے طرف لکڑی کی کہ عرض میں
تہی بیچ مسجد کی پس تکیہ کیا اوسپر گویا کہ غصے تہے اور رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین پر اور انگلیان انگلیون مین ڈالین اور رکہا رخسارہ اپنا
داہنا اوپر پشت بائین ہاتہہ اپنے کی اور نکلی جلدباز لوگون مین سے دروازون مسجد کی سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کی ذکر اور دعا کی
لیے نہین ٹہیرتے تہے وہ چلے گئے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہوگئین کہ حضرتؐ نے دو پڑہین اور صحابہ مین یعنی جو کہ مسجد
مین باقی رہے ابوبکر اور عمر بہی تہے پس ڈرے دونو حضرتؐ سے یہہ کہ کلام کرین اون سے اور صحابہ مین تہا ایک شخص بیچ ہاتہہ اوسکے کی تہی درازی
کہا جاتا تہا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتون کی بسبب درازی ہاتون کی یہہ لقب اوسکا ہوا تہا کہا اون نے ای رسول خدا کے کیا
بہول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرتؐ نے نہین بہولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تم بہی کہتے ہو جیسا کہتا
ہے ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہان یون ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑہے حضرت پہر نماز پڑہی وہ کہ چہوڑ دی تہی پہر سلام پہیرا
پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے اپنے کی کہ نماز مین کیا تہا یا درازتر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے
معمولی اپنے کی یا درازتر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نے ابن سیرین سے پہر سلام پہیرا پس کہتے تہے ابن سیرین
خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ عمران بن حصین نے کہا پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے اور بیچ
اور روایت ان دونون کی یہہ ہے کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے لم انس ولم تقصر کے سب یہہ نہا پس کہا ذوالیدین نے
تہا کچہہ اسمین سے ای رسول خدا کے **ف** پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی پیچہے حدیث مذکور روایت اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے
تو اون سے بطریق استفہام کے اکثر لوگون نے پوچہا ثم سلم یعنی آیا کہا ابوہریرہ نے ثم سلم یعنی سجدے سہو کے بعد سلام کے کہی یا نہیں پس اوسکے
جواب مین ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سے نہین
یاد رکہتا مین لیکن مجکو خبر پہونچی ہے کہ عمران بن حصین نے کہ اوسنے بہی یہہ حدیث روایت کی ہے اوسمین ثم سلم کہا اور میں جو حدیث ابوہریرہ
کی مین ثم سلم ذکر کیا ہے عمران کی روایت سے ہے کہ اس جگہہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکہی ہے
اگر سب لکہی جاوے کلام طویل ہوتا ہے ولیکن اسپر دو شبہہ وارد ہوتے ہین بیان کرنا اونکا ضرور پڑا اول تو یہہ کہ علما کی نزدیک یہہ بات
ٹہیری ہوئی ہے کہ حضرتؐ کو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہے اور یہان جو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان
پس یہہ اخبار ہے خلاف واقع کے اور دوسرا یہہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی درمیان مین واقع ہوئے
اور باوجود اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سرنو نہ پڑہی جواب اول شبہہ کا یہہ ہے کہ نہ جائز ہونا نسیان کا
بیچ اون اقوال و اخبار کے ہے کہ متعلق ہین ساتہہ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کی نہ سب خبرون مین اور دوسرے اشکال کا جواب
علما نے یہہ کہا ہے کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اوس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتہہ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن
یہہ جواب خالی ضعف سے نہین اور موافق مذہب حنفی کے بہی نہین کیونکہ اون کی نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہے
پس وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہے نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہہ ہے کہ
کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہے مگر یہہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہین جیسا کہ یہان
ہوا *ح* *ع* **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ

فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑی ہوئی پہلی دو رکعتوں میں نہیں بیٹھی یعنی قعدہ اولی کیلیے پس کھڑی ہوئی لوگ ساتھہ حضرت کی یہان تک جب پڑھ چکی نماز اور منتظر ہوئی لوگ سلام پھیرنی کی تکبیر کہی حضرت نی اور حضرت میں کہ وہ بیٹھی تھی پس کیے دو سجدی پہلی سلام پھیرنی سی پھر سلام پھیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب شافعی میں سجدی سہو کی سلام سی پہلی ہی کرنی میں موجب حدیث کی لیکن اور روایتوں میں آیا ہی کہ حضرت نی سجدہ بعد سلام کی کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر کا ہی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھائی لوگون کو پھر بھول گیی پھر سجدی کیی دو سجدی پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پھر سجدی کیی دو سجدی یعنی بعد سلام پھیرنے کے جیسکہ تیسرے فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث میں جگہہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثوں مین ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہہ حدیث موافق مذہب ہماری کی ہی اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور بعضی مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہیں اور اختلاف ہی بیچ کہ درود اور دعا کا التحیات میں لی ہیں اوس تشہد مین پڑھی کہ پہلی سجدی سہو سی ہی یا اوسمین پڑھی کہ بعد سجدی کے ہی کرخی نی تو یہہ اختیار کیا ہی کہ دوسری تشہد مین پڑھی اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شروح ہدایہ کی مین لکھا ہی کہ صواب یہہ ہی کہ اول مین پڑھی اور طحاوی نی کہا کہ دونون مین پڑھی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ قول طحاوی کی مین خوب احتیاط ہی کذا فی فتاوی قاضی خان ۱۲ ع ح وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھ کر یعنی اور قعدہ پہلا بھول گیا پس اگر یاد آوی پہلی اس سی کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹھہ جاوی اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھی اور سجدی کری دو سجدی سہو کے روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہی اور ظاہر مذہب ہمارا یہہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹھنی کی ہو بیٹھہ جاوی اور تشہد پڑھی اور اگر قریب ہو قیام کی نہ بیٹھی اور قریب بیٹھنی کی اوسکو کہتی ہین کہ نیچی کا بدن سیدھا نہو جاوی اور اگر سیدھا ہو جاوی تو قریب قیام کی ہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اعتبار قربیت میں ایک روایت ابو یوسف کی سی ہے کہ اختیار کیا ہی اسکو مشائخ بخاری نی اسی پر ظاہر مذہب یہہ ہی کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوی بیٹھہ جاوی اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہہ حدیث یہی پس اگر پہلی کھڑی ہونی کی بیٹھہ جاوی گا تو سجدہ نہیں آنی کا اور کھڑا ہو جاوی گا تو آدھی گا اور بعد کھڑی ہونی کی بیٹھی نہیں اگر بیٹھہ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ حَتَّی انْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی عصر کی اور سلام پہیرا تین رکعتوں مین پہر داخل ہوئے اپنی گہر مین پس کہڑا ہوا طرف اونکی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا واسطے اوسکی خرباق اور تہی اوسکی ہاتون مین درازی پس کہا اوسنے ای رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے اونکی کام اونکا یعنی سلام پہیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرتؐ غصے مین کہینچتے ہوئے چادر اپنی یہان تک کہ پہونچے طرف لوگون کی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہان پس پڑہی حضرتؐ نے ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدے کیے دو سجدے پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** پہر داخل ہونے گہر مین اسمین منہ قبلہ سی پہرا اور چلنا بہت واقع ہوا ایسا افعال از راہ سہو کی ہی کہ ہی نزدیک نماز توڑ دیتی ہین پس یہہ محمول ہی ہماری نزدیک اسپر کہ یہہ منسوخ ہی مانند کلام کی نماز مین یعنی یہہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلی جائز تہی پہر منسوخ ہوئی اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہی جو پہلی مذکور ہوا اور یہہ حدیث اوپر کی حدیث سی دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سی علما نی لکہا ہی کہ واقعی متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور یہہ جو سجدے کیے دو سجدے پہر سلام پہیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی کہ وہ سجدہ کرتی ہین واسطی زیادتی اور نقصان کی بعد سلام کی پہر تشہد پڑہتی ہین اور سلام پہیرتی ہین + ع ح

﴿وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیے کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جبکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہوا اور شک ہو کمی مین جیسیکہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووے کہ تین پڑہی ہین یا چار پس چاہیے نماز پڑہی یہان تک کہ شک کرے زیادتی مین یعنی بنا اکم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹہراوے اور ایک رکعت اور پڑہی تا شک کرے کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیے کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سی جیسا کہ حدیث عبداللہ بن بحینہ کیمین وارد ہوا دوسری دو رکعت آخر سی جیسیکہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسری ایک رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتہی بیچ زیادہ ہونی پانچوین رکعت کی جیسیکہ بیچ حدیث عبداللہ بن مسعود کی ہی پس مجتہدین نے اسپر قیاس کر کر کہا کہ جو کوئی بہول جاوی کوئی واجب واجبات نماز کی سی اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اوس باب مین وارد ہوئی ہین اونسی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی بعضی جگہہ سجدہ سہو کا پہلی سلام کی کیا اور بعضی جگہہ بعد سلام کی **ظ** پہر یہہ ہی کہ فعل حضرتؐ کا کبہی اسطرح ہو کبہی اسطرح اور دونون جائز ہون ولیکن مذاہب ائمہ مین حین ہی امام شافعی سب جگہہ پہلی سلام کی کہتی ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اونکو ترجیح دیتی ہین اور امام اعظم رح سب جا بعد سلام کی کہتی ہین اسلیے کہ بہت حدیثین اسمین آئی ہین اور قوی ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور احمد اور عبدالرزاق ثوبان سی لائی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ہر سہو کی دو سجدے ہین بعد سلام پہیرنے کی پس جب افعال حضرتؐ کی مختلف آئی تمسک ساتہہ قول کے کیا انہنے اور قول قوی

سے نقل ہی نزدیک ابوحنیفہ کی سب کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہہ ہی کہ جس جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ پہلی سلام کی کیا ہی پہلی سلام کی کری اور جس جگہہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کی کری اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ قول قوی تر اور قریب ساتہہ صواب کے ہی اور جاننا چاہیی کہ اختلاف مذکور سجدہ مین کہ بعد سلام کی کری یا پہلی بیچ فضیلت کے ہی اور بیچ اصل جواز کی اختلاف نہین مذکور ہی یہہ کتابوں مذاہب اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ دونون طرف سلام پہیر کر سجدہ سہو کا کری ؛ ت +

باب سجود القرآن

باب ہی بیچ بیان سجدون قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام اعظم رح کی پڑہنی والی اور سننی والی پر اگرچہ قصد نہ سنی اور اور اماموں کی نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کی شرط ہی اسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی طہارۃ وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی ؛ ع ت +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سے کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتہہ اون کی مسلمانوں نی اور مشرکون نی اور جنون نی اور آدمیون نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سورہ والنجم مین جب حضرت آیۃ سجدہ کو پہونچی سجدہ کیا واسطی فرمان برداری امر الہی کی اور مسلمانون نی بہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت کی اور مشرکون نی اسلیی سجدہ کیا کہ اپنی بتون کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سنی یا اسلیی کہ یہہ تہا کہ جب حضرت ان آیتون کو پڑہنی لگی افرایتم اللات والعزی آخر تین آیتون تک تو شیطان نی اپنی آواز حضرت کی آواز کی مشابہ کرکر پڑہا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنی یہہ بت مرغابیان بلند ہین اور بتحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نی گمان کیا کہ حضرت نی ہماری بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئی اور حضرت سے جب سجدہ کیا انہون نی بہی کیا اور یہہ جو بعض مفسرون نی نقل کیا ہی کہ حضرت نی عیاذا باللہ بہولی سی یہہ الفاظ پڑہی یہہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن اور انس سی وہ ہین کہ جو حضرت پاس حاضر تہی اور یہہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ؛ ت ع +

وعن ابی ہریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سجدہ کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتی ہین مفصل مین سجدہ نہین ؛ ع +

وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم حتی ما یجد احدنا لجبہتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتی نزدیک اون کے پس سجدہ کرتی حضرت اور ہم بہی سجدہ کرتی ساتہہ اونکی پس ازدحام کرتی ہم یہان تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطی پیشانی اپنی کی جگہہ کہ سجدہ کری اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اتنی لوگ کثرت سی سجدی کی لیی جمع ہوتی کہ سبب تنگی جگہہ کی بعضوں کو اون کی ساتہہ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدی کو اور اوس سی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتی اور سجدی کی ادا کرنی مین سنت یہہ ہی کہ آگی بڑہی پڑہنی والا اور صف باندہین پیچھے اوسکی سننی والی پس یہہ اقتدا صورۃ ہی نہ حقیقۃ ؛ ع +

وعن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑہی مینی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اوسمین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا امام شافعی نی کہ سجدہ اسمین بیان جواز کی لیی حضرت نی نہ کیا اور کہا امام مالک نی کہ مفصل مین سجدہ نہین ہے اسلیے نکیا اور امام ابوحنیفہ رح کہتی ہین کہ اسلیے نکیا کہ باوضو نہی یا وقت کراہت کا تہا یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہو جاوی کہ فرض نہین ہی اور یہہ بہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر چکا ہی کہ حضرت نی اور مسلمانون وغیرہ نی اسمین سجدہ کیا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سجدہ سورہ ص کا نہین ہی بہت تاکیدی سجدون مین سی اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتی تہی اوسمین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مجاہد نی کہا مینی واسطی ابن عباس کی کیا سجدہ کرون مین ص مین پس پڑہی یہہ آیت اور اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان یہان تک کہ آئی اس قول اللہ تعالی تک پس ساتہہ طریق اونکی کی پیروی کریں کہا ابن عباس نی نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون مین سی ہین کہ حکم کیی گئی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی روایت کی یہہ بخاری نی ف نہین بہت تاکیدی سجدون سے یہہ معنی اسکی موجب مذہب حنفی کی یہہ ہین کہ یہہ سجدہ فرائض سی نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سی ہی لکہا ہی علما نی کہ سجدہ کرنا آنحضرت کا اوسمین واسطی موافقت داود علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول توبہ اونکی کی تہا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ سجدہ کیا تہا اونہی مینی واسطی قبول توبہ کی اور ہم سجدہ کرتی ہین واسطی ادای شکر کی اور پس کہا ابن عباس نی بعد پڑہنی آیہ کی واسطی دلیل لانی کی سجدہ کرنی پر کہ نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اونمین سی ہین کہ حکم کیی گئی ہیں کہ پیروی کریں اون انبیا کی یعنی جب حضرت کو اون کی پیروی کا حکم ہوا تو ہمکو بطریق اولی اونکی پیروی کرنی چاہیی یعنی جب داود علیہ السلام نی سجدہ کیا اور آنحضرت نی اونکی پیروی کی لیی سجدہ کیا ہمکو بہی کرنا چاہیی ع ع

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن العاص سی کہا پڑہائی اوسکو یعنی عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پندرہ سجدی قرآن مین اون مین سی تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف بعضی نسخون مین بجای اقراہ کی اقرانی ہی یعنی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون مین اونہیں اور تین مفصل مین یعنی سورہ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورہ حج مین دو سجدی ہین ایک بعد لیتا کی اور دوسرا بعد تفلحون کی اور باقی دس سجدی یہہ ہین کہ سورہ اعراف مین خیر سورہ کی پر اور رعد مین بعد آصال کی اور نحل مین بعد یومرون کی اور بعضون نی کہا بعد یستکبرون کی لیکن یہہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کی اور فرقان مین بعد نفورا کی اور نمل مین بعد العظیم کی اور بعضون نی کہا ہی بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کی ع

اور ص مین بعد آیت کی اور فصلت مین بعد لیسامون کی اور بعضون نے کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ گنتی سجدون قرآن
کے کہا امام احمد نے کہ پندرہ مین جیسیکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہین سطرح کہ حج مین دو ہین ص مین
نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی بدستور
اور کہا مالک نے گیارہ ہین ساقط کیا ہی اونہون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کیکو اور قول قدیم شافعی کا بہی یہی ہی اور لکہا ہی
اور علما نے کہ یہہ حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہی ورلائق دلیل پکڑنے کی نہین اور بعضی راوے اسکی مجہول ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر
کہ سجدہ قراءت کا کیا جاوے نماز فرض اور نفل مین اور کئی ہین بعضی علما اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدے سے
یعنی رکوع کرلے تو ہین ادا ہو جاتا ہی یہہ قول ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہی
کہ جو سجدہ واجب ہو نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اوسمین کی ادا ہو جاتا ہی یا نیت نکی پہر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی
سجدہ قراءۃ کا جبکہ نہ پڑہین ہون بعد اوسکی تین آیتین اور تین آیتین پڑہنے مین اختلاف ہی پس اگر پڑہین بعد اوسکی تین سے زیادہ پس ضرور ہے
سجدہ کرنا واسطی اوسکی قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتہہ رکوع کی اور نہ ساتہہ سجود نماز کی اور سجدہ جو نماز مین لازم آوے خارج نماز کی نہ کیا
جاوے ❊ ع ح ❊ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ
وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَاْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ بزرگی دیگئی ہی سورہ حج بسبب اسکی کہ اوسمین ہین دو سجدے فرمایا کہ ہان
اور جو سجدے نکرے وہ دونون پس نپڑہے وہ دونون آیتون سجدے کیکو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
نہین ہی اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہہ الفاظ ہین پس نپڑہے اس سورہ کو جیسیکہ کتاب شرح السنۃ مین ہی **ف** پس نپڑہے وہ دونون
آیتون سجدہ کیکو تاکہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدے کے یعنی سجدہ مشروع ہوا ہی بیچ حق پڑہنے والے کی بسبب تلاوت اوسکی کی اور کرنا سجدہ کا حق
تلاوت سے ہی پس جبکہ ہو ویگا ضائع کرنیکی پس اولی ہی ترک تلاوت اسکا اسلیے کہ سجدہ واجب ہی پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اوسکی کی اور ایک نسخہ
صحیح مین بجای فلا یقراھما کی فلم یقرءھما ہی یعنی جسنے اسکی سجدے نکیے گویا دونون آیتین ہی نپڑہین اسلیے کہ عمل کیا اونپر اور دوسرا سجدہ حج
کا امام اعظم رح کی نزدیک واجب نہین وہ کہتے ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسلیے کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکی ساتہہ مذکور ہی اور یہہ حدیث
ضعیف ہی جیسیکہ ترمذی نے کہا اذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ❊ ح ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر مین پہر کہڑے ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق
حضرت نے پڑہی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** صحابہ نے فقط سجدہ کرنیسے پڑہنا اس سورۃ کا نہین معلوم کیا بلکہ
ایک آیۃ سورۃ کی سنی اوس سے جانا کہ یہہ سورۃ پڑہی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت کبہی ایک آیۃ سورۃ سے سنادیتے تہی تا معلوم کرین کہ فلانی سورۃ
پڑہی یا بے اختیار بسبب نہایت شوق اور حضور کی جہر ظاہر ہو جاتا تہا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجدہ کرنی اور اوٹہنی
کے باقی سورۃ نپڑہی اور رکوع مین گئی اور یہہ جائز ہی اگرچہ افضل یہہ ہی کہ باقی سورۃ پڑہی بعد اوسکی رکوع مین جاوے اس شامیہ

کہ یہہ بیان جواز کی لیے کیا باوجودیکہ نص نہین ہی حضرت ﷺ سی بیچ نہ پڑہنی باقی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی او حضرت ﷺ نی اکتفا ساتہہ
رکوع کی نکیا جیسیکہ ہماری مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہو جاتا ہی لیکن یہہ فضل ہی + ع ح + وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انہین ابن عمر سی یہہ کہ انہون نی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہمپر قرآن پس جسوقت
گذرتی آیۃ سجدہ کی پر تکبیر کہتی اور سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی ہم ساتہہ انکی روایت کی یہہ ابوداود نی ف پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع
دونو پر ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تکبیر کہی مگر سجدہ کی لیے سی پر عمل ہی ابوحنیفہ کا اور شافعی کی نزدیک یہہ
ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر کہی احرام کی لیے پہر تکبیر کہی سجدہ کی لیے اور مستحب ہے یہہ کہ کہڑا ہوی پہر سجدہ کری یہہ حضرت عائشہ
سی روایت کیا گیا ہی + ح + وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ
سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ
عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انہین سی یہہ کہ انہون نی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سال فتح
مکہ کی آیۃ سجدہ کی پس سجدہ کیا سب لوگون نی بعضی سجدہ کرنیوالی سوار تہی اور بعضی سجدہ کرنیوالی زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ
کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی ف پڑہی آیۃ سجدہ کی یعنی ایک آیۃ اول یا آخر اوسکی ساتہہ ملاکر پڑہی یا پڑہی آیت
پڑہی بیان جواز کی لیے لیکن کہ نری آیۃ پڑہنی خلاف استحباب کی ہی ہماری نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی یعنی ہاتہہ زین
وغیرہ پر رکہکر سجدہ کرتا تہا کہ بچاوی سختی زمین کی سی حالت سجدہ مین کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتہہ پر صحیح
ہی جبکہ جہکاوی گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہہ غیر مشہور ہی انکی مذہب مین پس شرح منیہ مین لکہا ہی
کہ اگر سجدہ کری بسبب ازدحام کی اپنی ران پر جائز ہی اور اسیطرح سوای ران کی اور چیز پر جائز ہی اگر ہووی اوسکو عذر کہ منع کری سجود سی اور
نہین جائز ہی بلا عذر موجب روایت مختار کی کذا فی الخلاصہ اور اگر رکہی ہاتہہ زمین پر اور سجدہ کری اوسپر جائز ہی موجب روایت صحیحہ
کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر یہہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ جسوقت پڑہی آیۃ سجدہ کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہی اوسکو
اشارہ + ع + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ
تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سجدہ کیا بیچ کسی
سورۃ کی مفصل مین سی جب سی کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی ف جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی یعنی اگرچہ
پہلی اس سی مکہ مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نی اون کی ساتہہ سجدہ کیا یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا سجدہ
کیا مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اذا السماء انشقت کی اور اقرا باسم ربک الاعلی کی اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنی مدینہ کی
ہی ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح اور راجح ہی اور بہت صحابہ نی روایت کیا ہی سجدہ مفصل مین اور مثبت مقدم
ہی نافی پر حاصل یہہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہی حضرت ﷺ سی کرنا چاہیی اور مفصل کہتی ہین چہوٹی سورتون کو کہ وہ سورہ حجرات سی آخر
تک ہین + ح + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ
بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ سے

والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہتی تہی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری نی واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہہ
قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی ہیہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی ہیہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** قید
رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہ نی یہہ دعا آنحضرتؐ سی رات کو سنی تہی وہی بیان کیا ورنہ پڑہنا اس دعا کا آنحضرتؐ سی مطلق سجدہ
تلاوت مین بلا قید رات یا دن کی بہی آیا ہی اور یہہ دعا بہی روایت کی گئی ہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہہ
ہی کہ سبحان ربی الاعلی پڑہنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہ نہین کہ جو دعائین حدیث سی ثابت ہوئی ہین پڑہنا
اونکا اولی ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتھا
تقول اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وضع عنی بھا وزرا واجعلھا لی عندک ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا
من عبدک داود قال ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول
مثل ما اخبرہ الرجل من قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلھا
منی کما تقبلتھا من عبدک داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابوسعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ دیکہا مینی اپنی
تئین پچہلی رات وسی لیکن مین کہ سوتا تہا گویا کہ مین نماز پڑہتا ہون پیچہی ایک درخت کی پس سجدہ کیا مینی یعنی سجدہ تلاوت کا پہر سجدہ کیا درخت
نے وقت سجدہ میری کی پس سنا مینی اوس درخت کو کہ کہتا تہا یا اللہ لکہہ میری لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنی ثواب اور دور کر مجہسی بسبب اسکی گناہ
اور کر اسکو واسطی میری نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجہسی جیسا قبول کیا تونی اوسکو اپنی بندی سی کہ داود ہی کہا ابن عباس نے پس پڑہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیۃ سجدے کی یعنی اوسی مجلس مین اوس قصہ پڑہنی مین عالی یا اور وقت اور پہر سجدہ کیا پس سنا مینی اونکو کہ وہ کہتی تہی
مانند اوس چیز کی کہ خبر دی تہی اونکو اوس شخص نی کہنی درخت کی سی روایت کی ہیہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر ہیہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر
کیی ہیہ الفاظ وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داود اور کہا ترمذی نی ہیہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اوسنی آیۃ سجدے کی
جو سورہ ص مین ہی پڑہی ہوگی اور حضرتؐ نی بہی وہی آیۃ پڑہی یا سورہ سجدہ پڑہی ۱۲ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیھا وسجد من کان
معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبھتہ وقال یکفینی
ھذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ بعد قتل کافرا متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ وھو
امیۃ بن خلف روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سورہ نجم پہر سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون
لوگون نی کہ تہی ساتہہ اونکی مگر ایک بوڑہا تہا قریش مین سی لی اون نی مٹہی کنکریون سی یا مٹی سی پس اوٹہایا اوسکو طرف پیشانی اپنی
کے اور کہا کافی ہی مجکو یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پس تحقیق دیکہا مینی اوسکو بعد اس قصہ کے کہ مارا گیا کافر روایت کی ہیہ بخاری اور
مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین کہ وہ بوڑہا امیۃ بن خلف تہا **ف** اوسنی ازراہ تکبر کی یہہ حرکت کی اور یہہ قصہ فتح

مکہ

لکہ کی پہلی کاہی ۱۲ع ح + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِی صٓ وَقَالَ سَجَدَھَا دَاوٗدُ تَوْبَۃً وَنَسْجُدُھَا شُکْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نی یعنی بیچ قضیہ کی کہ سورہ ص مین ونسی مذکور ہی واسطی توبہ کی اور کرتی ہین ہم وہ سجدہ واسطی شکرگذاری قبول توبہ اونکی کی روایت کی یہہ نسائی نی

بَابُ اَوْقَاتِ النَّہْیِ

یہہ باب ہی بیچ بیان اون وقتون کی کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین ف یہہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اونمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹہیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اون وقتون کو کہ نماز نفل اونمین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہماری مذہب مین تہی شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلی تین وقتون مین جائز نہین ادا نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہین جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہووی اونہین وقتون مین اور جائز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑہی جاوی آیۃ سجدی کی انہین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہی انکی ان وقتون سی اور جائز ہین یہہ دونون یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوۃ کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کی اور نفل ان وقتون مین ہی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہون گی چاہیی کہ توڑ ڈالی اور قضا کری وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کری عہدہ اوسکی سی برآتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی جائز ہی قضا اور نماز جنازہ کی جو حاضر ہووی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتہہ قصد تحیۃ کی ان وقتون مین آوی اور یا تاخیر کری قضا کو تاکہ ان وقتون مین ادا کری جائز نہین اسلیی کہ قصد کر کر ان وقتون مین پڑہنا موجب حدیث کی ممنوع ہی اور اسی طرح جائز ہی اون کی نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتون احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑہا جاوی ان وقتون مین اور کراہت ہماری نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کی اور اور علما کی کہ موافق اونکی ہین دن جمعہ کی وقت استوا کی جائز ہی اور مکہ معظمہ مین ہی جائز ہی سب اوقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہی اسلیی کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ اعلم ۱۲ ح ع +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَھَا فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصد کری ایک تمہارا اسبات کا کہ نماز پڑہی دیکہ نکلنی آفتاب کی اور نہ نزدیک ڈوبنی آفتاب کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی کنارہ آفتاب کا پس چہوڑ دو نماز کو یہان تلک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چہوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑہو نہ فرض اور نہ نفل یہان تلک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنی آفتاب کی اور نہ غائب ہونی آفتاب کے اسواسطی کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نہ قصد کری اس سے امام شافعی کہتی ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضا نماز قصد کر کر ان وقتون مین پڑہنی جائز نہین اور اگر اتفاقاً پڑہ لے جائز ہی +

اور بعض کہتے ہیں کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہے نماز سے ان وقتوں میں مطلق اور درمیان سینگوں شیطان کی یعنی دونوں جانبوں سر
اسکے کہ کھڑا رہتا ہے سامنے آفتاب کے تا نکلے درمیان دونوں جانبوں سر اسکے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستونکا اوسوقت میں نماز کو منع فرمایا
تا مشابہت ان کی سا تہہ نہووے + ح + وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَ
حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ
حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تین وقت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز
پڑھیں ہم اونمیں یا دفن کریں ہم اون میں مردوں اپنی کو یعنی نماز جنازہ کی پڑھیں والا دفن ہر وقت جائز ہے وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر
یہانتک کہ بلند ہو اور اوسوقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اوسوقت کہ میل کرے آفتاب
واسطے ڈوبنے کی یہانتک کہ ڈوبجاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى
تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کی یہانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بعد نیزہ کی اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نفی کامل نماز کی ہے اسلیے کہ ان دو وقتوں میں نماز مکروہ ہے نہ حرام + ح + وَعَنْ عَمْرِو
بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ
الشَّيْطَانِ خ　عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ
فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ
الشَّيْطَانِ خ　ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ
قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ
فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ
شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ
مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ
وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پس آیا میں بھی مدینہ میں پس داخل ہوا حضرتؐ کے پاس پس کہا میں نے
خبر دو مجکو وقت نماز کی سے پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پہر بند رہ نماز سے جسوقت کہ نکلے آفتاب یہانتک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب

نکلتا ہے

نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین اوسکو کافر یعنی آفتاب پرست پہر نماز پڑہ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اوسوقت کی مشہودہ ہی یعنی گواہی دیتی ہین فرشتی مصلی کی لیے اور حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی یہان تلک کہ چڑہ جاوی سایہ نیزہ برابر نہ پڑی زمین پر یعنے ٹہیک دوپہر ہو جاوی پہر بندرہ نماز سی اس لیے کہ تحقیق اوسوقت جہونکے جاتی ہی دوزخ مین جسوقت کہ پہری سایہ پس نماز پڑہ یعنی ظہر اور جو چاہے قسم نوافل سی اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی ہین فرشتی یہان تک کہ پڑہی تو نماز عصر کی پہر بندرہ نماز سی یہان تک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین طرف اوسکی کفار کہا عمرو بن عبسہ نی کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی سی فرمایا نہین تم سی کوئی شخص کہ نزدیک کری پانی وضو اپنی کا پس کلی کری یعنی بعد دہونی ہاتہون کی اور بسم اللہ کہنی اور نیت کرنیکی اور ناک مین پانی دی پہر جہاڑی ناک کو مگر کہ گرتی ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکیکی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اوسکیکی اور نتہنون اوسکیکی پہر جبکہ دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ تعالی نی مگر کہ گرتی ہین گناہ چہرہ اوسکیکی کنارون ڈاڑہی اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون ہاتہہ اپنی کہنیون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون ہاتہون اوسکیکی سر انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر مسح کرتا ہی سر اپنی کو مگر کہ گرتی ہین گناہ سر اوسکیکی طرفون بالون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون پاؤن اپنی ٹخنون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون پاؤن اوسکیکی سر انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پس اگر وہ کہڑا ہوا پہر نماز پڑہی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتہہ بزرگی کی یاد کیا اوسکو ساتہہ اوس بزرگی کی کہ وہ لایق اوسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطی اللہ کی مگر کہ پہرتا ہی نماز سی پاک ہو کر گناہ اپنی سی مانند ہیئت و سدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہ جاوی سایہ نیزہ پر یہہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کی ہوتی ہی کہ بڑی دنون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور اخیر عبارت سی ظاہر ہی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون بخشی جاتی ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشی جاتی ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر ۱۲ ع

وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِي لَهُ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کے سی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نی بہیجا اوسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہ کی پس کہا ان تینون نی کہہ اون سی سلام اور پوچہیہ اوسنی حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کریب نی پس گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پہنچایا مینی اونکو وہ پیغام کہ بہیجا تہا اونہون نی مجکو اوسکی لیے پس کہا حضرت عائشہ نی کہ پوچہہ ام سلمہ سی پس نکلا مین طرف اون تینون صحابیون کی پس پہر بہیجا اونہون نی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نی سنا مینے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے آپ ان دونوں رکعتوں سے پھر دیکھا میں نے حضرت صلعم کو کہ پڑھتے ہیں دو رکعتیں پھر داخل ہوئے حضرت
بیچ گھر کے پس سجدہ میں پڑھا یا ... میں سے پڑھ کر اندر مکان کے آئی پس بھیجا میں نے طرف ان کی لونڈی کو پس کہا میں نے کہہ تو واسطے ان کے کہتی ہے ام سلمہ
یا رسول اللہ سنا میں نے آپ کو کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتوں کو اور دیکھا میں نے آپ کو کہ پڑھتے ہیں یعنی کیا ہے یہ بھید ہے کہا اے بیٹی ابی امیہ کے
پوچھا تو نے دو رکعتوں بعد عصر کی اور تحقیق شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس کئی شخص عبدالقیس میں کے یعنی واسطے سیکھنے احکام دین کے
پس باز رکھا مجھ کو دو رکعتوں سے جو بعد ظہر کے ہیں پس یہ تھیں وہ دونوں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوال دو رکعتوں کا بعد
عصر کے یعنی حضرت پڑھتے تھے باوجود کہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب و حکایت تھا پس کریب نے یہ بات حضرت عائشہ سے
پوچھی انہوں نے حوالہ حضرت ام سلمہ کا اسلیے کیا کہ وہ خوب جانتی ہیں کہ انہوں نے تحقیق اسکو کیا تھا پھر کریب پاس اون کے تینوں صحابیوں کے
پاس سے جب انہوں نے یہ حوالہ کیا حضرت ام سلمہ پاس جا کر یہ پیام اونکو پہونچایا اور منع کرتے تھے ان دونوں رکعتوں سے یعنی
عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے مراد اونکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے وسکی ضمن میں بھی انکی ہی تھی یا بالخصوص انسے منع کیا ہو
اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت نے لونڈی سے فرمایا کہ ام سلمہ سے اوسکی سوال کا یہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کر کر فرمایا اور ابی امیہ
نام ام سلمہ کی باپ کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کی اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہے نماز
نفل پڑھنے پر اگر چہ سنتیں معمولی ہوں اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ نوافل وقتیہ فوت ہوں قضا کی جاوے انکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب
شافعیہ میں ہے اور حنفیہ کی نزدیک انکی وقت میں پڑھے غیر وقت میں اور تاویل اسمیں وہ یہ کرتے ہیں کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنتیں نہیں پڑھی ہوں اور بسبب ضرورت تعلیم کی نزدیک ہوں اس سبب سے قضا انکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو اتنا
ہی معلوم ہوا کہ حضرت نے بعد عصر کی سنتیں ظہر کی پڑھیں بسبب شغل جماعت عبدالقیس کے لیکن اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ہمیشہ
یہہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ سے صحیح بخاری میں آیا ہے کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ لیگیا حضرت کو اس عالم سے ترک نکیں حضرت
نے دو رکعتیں بعد عصر کی یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسیطرح کئی روایتیں آئی ہیں پس سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیثوں
صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہے اور جمہور علما بھی اسی پر ہیں اور حضرت عمر رض منع کرتے تھے اس سے اور مارتے تھے اس پر پس یہہ
خصائص حضرت کی سے تھا امت کو درست نہیں جیسا کہ آپ روزے وصال کے رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے + ح ع + +

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ
الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ
فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ
ابْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اون نے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کی دو رکعتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت
پس کہا اوس شخص نے تحقیق میں نے نہ پڑھی تھیں دو رکعتیں یعنی سنت کہ پہلے دو رکعتیں صبح کی ہیں پس پڑھتا ہوں میں اون کو اب پس

جیسے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا اسناد اس حدیث کی نہین متصل
اسواسطی کہ محمد بن ابراہیم نی نہین سنا قیس بن عمرو سی اور یہہ شرح السنہ کی اور نسخون مصابیح کی قیس بن قہد سی مانند اسکی **ف** تقدیر صلوٰۃ
الصبح رکعتین کے یہہ ہی بعد الصلوٰۃ الصبح رکعتین ورلفظ رکعتین جو مکرر ہی اسطی تاکید یعنی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبح کی دو ہی رکعت پڑہو بعد اسکی
اور نماز نہ پڑہو اور جیب ہے حضرت اسکو تقریر کہتی ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت کی سامنی ہوا اور حضرت نی اوسپہ سکوت فرمایا گویا راضی
ہوئی پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض سی نہ پڑہی جاوین بعد اوسکی قضا کری چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور
ابی یوسف کی قضا نہین ہی سنتون فجر کی نہ پہلی طلوع کی اور نہ بعد اوسکی لیکن اگر فرضون کی ساتہہ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتہہ
فرض کے پہلی زوال کی اور امام محمد نی کہا کہ قضا کیجاوین سنتین ہی بعد طلوع آفتاب کی وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کے یہہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتہہ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر یہہ قضا اونکی کی ساتہہ
تبعیہ فرض کے پس باقی رہی سوا اوسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی اور یہہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنی کی نہین اور اسیطرح
او سنتین ہی قضا کی جاوین بعد وقت کی تنہا اور یہہ قضا اونکیکی ساتہہ تبعیہ فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ع م **وعن**
جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا
طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اٰيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے جبیر بن مطعم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسیکو کہ طواف کری اس خانہ کعبہ کا
اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہی رات کو یا دنکو روایت کیے یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** عبد مناف کی بیٹون کو خانہ کعبہ کے
کاروبار کی خدمت تہی اونکو حضرت نی یہہ حکم فرمائی اور طواف کرنی مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا
اور سوا اسکی کسیکو خلاف نہین وہان نماز پڑہنی مین ہے کہ امام شافعی کی نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ
دو رکعتین طواف کے ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ
کا تمام شہرون کا سا ہی یہہ حرمت و کراہت کی اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سی کہ نماز پڑہی جسوقت چاہی یہہ ہی
کہ سوا اوقات مکروہہ کی جب چاہی پڑہی اس سی موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ اعلم ع م **وعن اَبِي**
هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی وقت دوپہر کی یہان تک کہ ڈہلی آفتاب
مگر دن جمعہ کی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ اون کی نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کی نماز پڑہنی درست
ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین درست اسلیے کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور یہہ حدیث ضعیف ہی انکا مقابلہ نہین کر سکتی
یا یہہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر ع م **وعن اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ اور روایت ہی ابو الخلیل سی وہ
نقل کی ابی قتادہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کروہ رکہتی نماز دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا

اور تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہی مین ہر روز دوپہر کو سوای دن جمعہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا کہ ابو الخلیل نہین ملا ابا قتادہ سی لہذا
یہہ اسناد اوسکی متصل نہین **الفصل الثالث** عن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الشمس تطلع ومعها قرن الشيطن فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت
قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات رواه مالك واحمد
والنسائي روایت ہی عبد الله صنابحی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی تحقیق آفتاب نکلتا ہی ساتھ اوسکی ہوتا ہی
سینگ شیطان کا پس جسوقت بلند ہوتا ہی جدا ہوجاتا ہی اوس سی پھر جسوقت دوپہر ہوتی ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کی شیطان پھر جب
ڈھلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی وس سی پھر جب جھکتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی وس سی شیطان پس جب غائب ہوجاتا ہی جدا ہوتا ہی
اوس سی اور منع کیا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی پڑھنی نماز کی سی ان وقتون مین یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹھیک دوپہر کو روایت
کی یہہ مالک اور احمد اور نسائی نی **ف** منع کیا نماز سی نماز خواہ حقیقۃً ہو یا حکماً مانند نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نی باوجودیکہ
یہہ حدیث روایت کی ہی اور یہہ قائل نہین ساتھ حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی اور کہا کہ نہین پایا مین اہل فضل کو مگر کوشش کرتی تھی اور
نماز پڑھتی تھی دوپہر مین ٭ س ٭ وعن ابي بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر فقال ان هذه صلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها
فمن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم اور روایت ہی ابی بصرہ غفاری سی کہا پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نماز عصر کی مخمص مین کہ نام
ایک جگہہ کا ہی پھر فرمایا تحقیق یہہ نماز لازم کی گئی تھی اون لوگون پر کہ تھی پہلی تمسی پس ضائع کیا اونہون نی اوسکو یعنی حق اوسکا ادا
نہ کیا اور مداومت نکی وس پر پس جو شخص کہ حفاظت کری اوس پر ہوگا واسطی اوسکی ثواب اوسکا دوہرا اور نہین نماز پیچھی اوسکی یہان تک کہ نکلی
شاہد اور شاہد ستارہ ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہہ عمل نیک ہی اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور
دوسرا ثواب بسبب محافظہ اوسکی برخلاف اگلون کی اور شاہد ستارہ کو اس لیی کہا کہ حاضر ہوتا ہی راتکو اور مقصود اس سے یہہ ہی کہ آفتاب
غروب ہو ٭ م ٭ وعن معاوية قال انكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رايناه
يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر رواه البخاري اور روایت ہی معویہ سی کہا تحقیق تم البتہ پڑھتی
ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہی ہم رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی پس نہین دیکھا ہمنی ونکو کہ نماز پڑھتی ہون یہہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا ان
دونون سی یعنی پڑھنی ان دو رکعت کی سی پیچھی عصر کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اور جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت یہہ دو رکعتین
پڑھا کرتی تھی اور یہان نفی کی تو مراد بیان یہہ ہی کہ باہر نہ پڑھتی ہونگی گھر مین پڑھتی ہونگی تاکہ لوگ سمجھین اونکی پیروی کرین لیکن کہ یہہ خاص حضرت
ہیکو پڑھنی درست تھین اور ونکو نہین اور کہا طحاوی نی کہ حضرت سی حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپ نی عصر کی بعد نماز پڑھنی سی منع فرمایا ہی
پھر صحابہ کا عمل بھی اسی پر رہا پس نہین لائق کسیکو کہ مخالفت کری اوسکی ٭ ع ٭ وعن ابي ذر قال وقد صعد على درجة الكعبة
من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا اونہون نی اور حالت مین کہ چڑہی اوپر زینہ کعبہ کی جس شخص نی کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو اور جسنی کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی نہین نماز بعد نماز صبح کی یہان تک کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کی یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہہ احمد اور رزین نی **ف** کعبہ کا دروازہ بلند ہی اوسپر چڑہنی کی لیی زینہ تہا چنانچہ اب ہی چوبی زینہ ہی بشکل منبر کی نزدیک زمزم کی سامنی کعبہ کی رکہا رہتا ہی جب داخل ہوتی ہی تو اوسکو لگا دیتی ہین آگی دروازہ کعبہ کی اور بعد داخل کی پہیر دیتی ہین کہتی ہین پس احتمال ہی کہ اوس وقت مین بہی اسیطرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابو ذر نی کہ نام اونکا جندب تہا زینہ پر چڑہ کر یہہ بات کہی تا لوگ بسبب پہچانی اونکی کی یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسیطرف کہ حضرت نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نی اور نہ اوٹہایا زمین نی کوئی راست گو زیادہ ابو ذر سی اور یہہ حدیث ضعیف ہی ع ح +

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان جماعت کی اور بزرگی اوسکی کی **ف** اختلاف کیا ہی علماء نی کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض ہی یا فرض کفایہ بعضون نی کہا کہ فرض عین ہی مگر بعد ہ یہہ قول امام احمد اور داود اور عطا اور ابو ثور کا ہی اور یہہ کہتے ہین کہ جو کوئی سنی بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اوسکی اور امام شافعی نی کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یاراون اونکی کی نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کی اور شیخ ابن الہمام نی نقل کیا کہ اکثر مشایخ ہمارے یہہ کہتی ہین کہ جماعت واجب ہی اور سنت اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ ثبوت اوسکا سنت سی ہی جیسی نماز عید کی اور بدائع مین لکہا ہی کہ واجب ہی اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کی حاضر ہونا مسجد مین جماعت کی لیی اور اگر نہ پاوی ایک مسجد مین واجب نہین پہرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوی تو اچہا ہی اور قدوری نی لکہا ہی کہ گہر مین جمع کری اہل و عیال کو اور گہر مین جماعت سی پڑہی اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلہ مین اختیار کری قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کری قریب کو اور اتفاق رکہتی ہین کہ جماعت بسبب عذر کی ساقط ہو جاتی ہی اور عذر بیماری ہی اور دونون طرف سی ہاتہہ پانون کٹی ہوئی اور فالج اور نہ دیکہنا اور بڑہاپا سی اور ضعف کہ اوس سی راہ نہ چل سکی اور اندہا اور بعضون نی کہا کہ مینہ اور کیچڑ اور بہت اندہیرا بالاتفاق عذر ہی قول صحیح مین ع ح +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلی کی سے ستائیس درجی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضی روایت مین پچیس درجہ آیا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اکثر روایتون مین پچیس درجہ آیا ہی سوای حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین ستائیس درجہ آیا ہی پس تطبیق آپس مین یہہ ہی کہ پہلی پچیس درجی کی وحی ہوئی ہوگی بعد اوسکی زیادتی کی گئی ازراہ فضل و انعام کی اور یہہ بہی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال عمل کی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ یہہ فضیلت خصوص ساتہہ جماعت کی مسجد مین ہی یا عام ہی بعضون نی کہا کہ خصوص ساتہہ جماعت کی مسجد مین ہی اور بعضون نی کہا عام ہی ع ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ

لَتَشْهِدُ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین یعنی کسی خادم کو ساتہہ جمع کرنی لکڑیون کی پس جمع کی جاوین لکڑیان پہر حکم کرون مین ساتہہ اذان کہنی کی نماز کی لیی یعنی نماز عشا کی لیی پس اذان دیجاوی اوسکی لیی پہر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کری لوگون کی پہر جاوون مین طرف اون لوگون کی کہ حاضر نہین ہوتی ہین نماز کی لیی یعنی بغیر عذر کی تا پکڑون مین اون کو اچانک اور ایک روایت مین ہی کہ جاوون مین طرف اون لوگون کی کہ نہین حاضر ہوتی نماز مین پس جلا دون مین اون پر گھراون کی اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوس کی ہاتہہ مین ہی اگر جانی ایک اون کا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتی جماعت مین یہہ کہ پاوی یعنی مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کہر کا ئین یا بکری کی اچہی البتہ حاضر ہون نماز عشا مین روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی مانند اسکی **ف** اس مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی امام کو بسبب عذر کی یہہ کہ خلیفہ پکڑی کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی لیی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ اہتمام کرنی عذاب دینی اون لوگون کی کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتی کہ حضرت نی بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اون کو عذاب دون اور اخیر حدیث مین بیان دون ہمتی اونکی کا کیا کہ ایسی امر خسیس دنیاوی مین حاضر ہوتی ہین اور واسطی ثواب آخرت کی اور حاصل کرنی قرب حق کی نہین آتی م ح ع

وعنہ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اوسنی ای رسول خدا تحقیق نہین ہی میری لیی کوئی کہینچنی والا کہ کہینچکر لیجاوی مجکو طرف مسجد کی پس پوچہا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ رخصت دین واسطی اوسکی پس نماز پڑہی اپنی گہر مین پس رخصت دی حضرت نی واسطی اوسکی پس جبکہ پیٹہہ پہیر کر چلا بلایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہی تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان بن مالک نی شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرت نی رخصت دی یہہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑہ لیا کری اوس سی معلوم ہوا کہ اندہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیی کہ وہ فضلای مہاجرین سے تہی لائق ترحال اونکی کی یہی تہا کہ عمل اولی پر کرین پس پہلی اجازت دی پہر رد کی بسبب وحی کی یا بسبب متغیر ہونی اجتہاد کی اور اوسمین کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتہہ سننی اذان کی م ع

وعن ابن عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کی کہ سردی تہی اور باد تہی پہر کہا یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنی مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی موذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہی خبردار ہو نماز پڑہو اپنی گہرون مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہہ بہی عذر ہی ترک جماعت کی لیی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچہا مینی ابو حنیفہ

سی حال جماعت کا کیچڑ مین پس کہا نہین درست رکہتا مین ترک اوسکا ح ع ‌ء **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَہُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَلَا یَاْتِیْہَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَاِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا عشا کی وقت کا ایک تمہاری کا اور قائم کیجاوی نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اوس سے اور تہی ابن عمر رکہا جاتا واسطی اون کی کہانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتی اوس سے اور تحقیق وہ سنتے قرأت امام کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ نماز پڑہنی والا بہوکا ہو جاتا ہی کہ نماز پڑہونگا تو دہیان کہانی ہی مین رہیگا تو وہان اولی یہی ہی کہ پہلی کہانیکو کہالی بشرطیکہ وقت بہی وسیع ہو ح ع ‌ء **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ہُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین پوری نماز ہوتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت مین کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی کو دونو خبیث یعنی حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہانا سامنی آوی اور خواہش رکہتا ہو اوسکی اور اسیطرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسیکی حکم مین ہے باقی اور چیزین یعنی انکو بہی روک کر نماز نہ پڑہی ایسی کہ حضور نماز مین فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑہ لی ح ع ‌ء **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہا ہیی کوئی نماز سوای نماز فرض کے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنی موذن کی سنت فجر کی بہی نہ پڑہی بلکہ شریک ہووے امام کی ساتہہ فرضون مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کہتی ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑہنی مین ایک رکعت بہی فرض کی ہاتہہ لگی تو سنت پڑہ لی بعد اوسکی شریک جماعت مین ہو تا ثواب سنتونکا بہی ہاتہہ سی نجاوی اور ثواب جماعت کا بہی لیکن صف سی الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑہی صف مین نہ پڑہی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونو رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوی سنتین ترک کری کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نے سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوہا وان طردتکم الخیل یعنی پڑہو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکی تمکو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چہوڑی نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک کہ روایت کیا ہی حسن نے امام ابی حنیفہ سی کہ اگر پڑہی انکو بیٹہکر بغیر عذر کی نہین جائز ہی ح ع ‌ء **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اِمْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پروانگی مانگی عورۃ ایک تمہاری کی طرف مسجد کی پس نہ منع کری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ یہ نہی محمول ہی کراہتہ تنزیہی پر اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی نکلنی عورتون کی طرف مسجد کی نماز کی لیی لیکن ہماری زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کی لیی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول

نے صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو حال پیدا کیا ہے عورتوں نے البتہ منع کرتے انکو جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ منع کیا عورتوں کو نکلنے سے مگر بڑھیوں کو جو پرانے کپڑوں میں ہوں کہتا ہوں مطلب یہ ہے کہ عورتیں بے بناؤ سنگار اور خوشبو کے مسجد میں جاویں تو جائز ہے اور جوانوں کو نہیں جانا اور اس وقت میں عورتوں کو تعلیم احکام دین کی مسجد میں جاتی تھیں اور اب حیا اس زمانہ میں لوگوں کا احکام دین کی مستورات بخوبی معلوم ہیں ۱۲ ع ۲۰ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت آئے ایک تم میں کی مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشاء کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بخور کہتے ہیں خوشبو دار چیز کے دھواں کو جیسے اگر وغیرہ کی اور خاص وقت عشاء کا ذکر اس لئے فرمایا کہ اس وقت اندھیرا ہوتا ہے خوف فتنہ کا اس میں زیادہ ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے ۱۲ ع ۲۰

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور گھر انکے بہتر ہیں واسطے انکی نماز کی روایت کی یہ ابو داؤد نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنی گھر میں سونے والے میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اسکی کوٹھری میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور زیادہ سبب ہے اسلئے کہ بنا کار اسکی پردہ پر ہے اسی لئے کہا گیا ہے نعم الصہر القبر یعنے اچھا سسرال قبر ہے ۱۲ ع ۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوٰى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق سنا میں محبوب اپنے سے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتے تھے نہیں قبول کیجاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے یہاں تک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکی **ف** یعنے سارا بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہے سارے بدن کو تاکہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہ لگائی ہے اسی جگہ کو دھووے اور اگر کپڑوں کو لگائی ہے بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اس جگہ سے کہ ارادہ کرے مسجد میں جانے کا اور نہیں تو نہیں کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر میں اسلئے کہ اس سے فتنہ اٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اسکی طرف لوگوں کی ۱۲ ع ۲۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر آنکھہ ہی زنا کرنیوالی ہی یعنی جو آنکھہ کہ نظر کری شہوت سی طرف عورت
بیگانہ کی وہ زنا کرنیوالی ہی اسلیی کہ زنا اوسکا دیکھنا ہی اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگاتی ہی پہر گذرتی ہی کسی مجلس مین
یعنی مردونکی مجلس مین وہ ایسی ہی کہ اپنی تئین ونکو دکھاوی یعنی وہ ایسی ویسی ہی یعنی زنا کرنیوالی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد
اور نسائی کی مانند اسکی **ف** یعنی اپنی خوشبو سی لوگونکو رغبت لاتی کہ اوسکو دیکھا اونکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہہ جو باعث
اوسکی ہوئی گویا ایسی زنا کیا ع **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى
الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ
الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ
وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن صبح کی پس جب سلام پہیرا فرمایا کیا
حاضر ہی فلانا یعنی نام اوسکا لیا عرض کیا صحابہ نی کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی کسیکا نام لیا عرض کی صحابہ نی کہ نہین فرمایا تحقیق یہہ دونو نمازین
یعنی فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر وہ اگر جانتی تم کہ کیا کچھ ثواب ہی ان دونو مین البتہ آتی تم ان دونو نمازون
کو اگرچہ چلتی گھٹنون پر یعنی افتان وخیزان و تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتونکی ہی یعنی ثواب وقرب کی مین و قرب مین ساتہہ اللہ کی
اور اگر جانتی تم کیا ثواب ہی اوسکا البتہ جلدی کرتی تم اوسمین یعنی کی لیی و تحقیق نماز آدمی کی ساتہہ ایک شخص کی ثواب زیادہ رکہتی ہی
نماز اوسکی سی اکیلی اور نماز اوسکی ساتہہ دو شخصون کی زیادہ ثواب رکہتی ہی نماز اوسکی سی ساتہہ ایک شخص کی و جسقدر زیادہ ہون سو وہ
زیادہ تر محبوب ہی طرف اللہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یہہ دونو نمازین منافقون پر ایسلیی بہاری ہوتی ہین کہ کسل اونمین
بہت ہوتا ہی اور ریا کو دخل کم ہی ع **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ
وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ
الْقَاصِيَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ جماعت کیی وی نہین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہی اون پر شیطان پس لازم کر اپنی جماعت
پس سوا اسکی نہین کہ کہاتا ہی بہیڑیا اوس بکری کو جو دور ہوتی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین
یعنی جنگل مین رہتی ہون اور جماعت نکرین تو شیطان ونپر غالب ہوتا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ
مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی اذان دینی والی کی یعنی اذان اور نہ منع کری اوسکو موذن کی تابعداری سی کوئی عذر کہا صحابہ
نی اور کیا ہی عذر کہا ڈرنا یعنی دشمن سی یا بیماری نہین قبول کیجاتی اوس سی نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑہی یعنی اگرچہ مسجد مین پڑہی روایت

کی یہ ابو داود اور دار قطنی نے **ف** کہا اصحاب نے کیا ہی عذر یعنی جب ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہی
انہون نے کہا ڈر یعنی ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو بیماری مفلس اور عذر اور بیان ہی
ہو چلی ہین کہ مینہ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کہانا موجود ہو یا حاجت استنجی کی ہو پس یہہ سب چیزین عذر مین اور اور عذر بہیاری ہی
یعنی ایسی بیماری کہ آپ نہ پہونچ سکی مسجد مین لذا فی شرح المنیۃ پس حاصل یہہ کہ جو کوئی اذان سنی اور یہ موذن کی تابعداری نکری یعنی جماعت
مین ملا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اوسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سے حاضر ہوا تو مقبول ہی وعدم قبول ہونی نماز کی یہہ ہین کہ ثواب
نہین پاتا وہ اوس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی جیسیکہ نماز زمین غصب کی گئی مین پڑہنی اور اسیطرح حج کرنا ساتہہ مال حرام
کی اور اتفاق ہی علمار کا اسپر کہ نہین رخصت ہی بیچ ترک جماعت کی کسیکو بی نا عذر کی بسبب حدیث کی اور اوسکی کہ پہلی گذری **وعن**

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ
اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی تہی جسوقت کہ قائم کیجاوی نماز اور پاوی ایک تمہارا
حاجت پاخانہ کی پس چاہیی کہ ابتدا کری ساتہہ پاخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی مالک اور ابو داود
اور نسائی نی مانند اوسکی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهُنَّ
لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ
فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهٗ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہیں
کہ نہین حلال ہی واسطی کسیکی یہہ کہ کری اونکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کری اپنی تئین کو ساتہہ دعا کی بدون اونکی یعنی بدون شریک
کرنی اونکی کی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق خیانت کی واسطی اونکی اور نہ نظر کری اندر کہ کسیکی پہلی اس سی کہ اذن مانگی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق
خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑہی اس حالت مین کہ بند کئی ہو پیشاب یا پاخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجی سی فارغ ہو روایت کی یہہ
ابو داود نے اور ترمذی نی مانند اوسکی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ
لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ تاخیر کرو نماز کو
یعنی اوسکی وقت سی واسطی کہانیکی اور نہ واسطی غیر اوسکی کی روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلی کہا لیا کری
اور نماز بعد پڑہی اور بیان فرمایا کہ نماز کو تاخیر نکرو واسطی طعام وغیرہ کی لیس تو یہہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنی مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم
ہی کہ تاخیر نکری اور وہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کہانا حاضر ہوا اور خواہش ہو اوسکی تو جب یہی چاہیی کہ پہلی کہانا لے
پس تعارض باقی نرہا دونو حدیثون مین ۴ ح ۴ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ
رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى
يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ

الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ ——— رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین اور اوصحابہ کو اوسحالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا نماز یا جماعت سی مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تہا نفاق اوسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکہتا تہا وہ بہی نہین باز رہتا تہا جماعت سی یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنیکی نرکہتا ہو وہ بہی باز رہتا تحقیق تہا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کی یہانتک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سکہائی ہمکو طریقی ہدایت کی اور تحقیق طریقون ہدایت کی سی ہی نماز پڑہنی یعنی جماعت سی اوس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اوسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن مسعود نی جس شخص کو خوش آوی یہہ کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی کل کو یعنی مسلمان پس چاہیی کہ محافظت کری ان پانچون نمازون پر اوس جگہہ کہ اذان دیجاوی واسطی اونکی یعنی جماعت سی ادا کری مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نی مقرر کئی واسطی نبی تمہاری کی طریقی ہدایت کی اور تحقیق یہہ نمازین پانچون جماعت سی پڑہنی طریقون ہدایت کی سی ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑہو اپنی گہرونمین یعنی اگرچہ جماعت سی پڑہو جیسا کہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنیوالا اپنی گہر مین البتہ چہوڑو گی سنت نبی اپنی کی اور اگر چہوڑو گی تم سنت نبی اپنی کی البتہ گمراہ ہوگی اور نہین کوئی شخص کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی واجبات اور آداب اوسکی بجالاوی پہر قصد کری طرف مسجد کی ان مساجد مین سی مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر قدم کی کہ قدم رکہتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکو بسبب اوس قدم کی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی بسبب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا جماعت سی مگر منافق ایسا کہ معلوم تہا نفاق اوسکا اور تحقیق تہا آدمی بیمار کہ لایا جاتا تہا نماز مین اوس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کی یعنی بسبب نہایت ضعف کی یہانتک کہ کہڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہہ مسلم نی ف سنن ہدی یعنی وہ طریقی کہ عمل کرنا اونپر موجب ہدایت اور پہنچنی کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالی کا ہو افعال حضرت کی دو طرح کی تہی ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی تہی اور ایک وہ کہ بطریق عادت کی کرتی جو بطریق عادت کی کرتی اونکو سنن زوائد کہتی ہین اور جو بطریق عبادت کی کرتی تہی اونکو سنن ہدی کہتی ہین پہر آگی سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہین کہ حضرت نی بطریق مواظبت کی ہین یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سی سنن موکدہ مراد ہین اور جو کہ جماعت کو واجب کہتی ہین اونکی بہی یہہ منافی نہین اسلیی کہ واجب بہی سنن ہدی مین داخل ہی لغۃ اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہی کہ سنا اللہ کی پکارنیوالی کو کہ پکارتا ہی طرف نماز کی پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہہ احمد اور طبرانی نی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنی جماعت کی مسجد مین اور یہہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنیوالا مراد ایک شخص تہا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تہا ع ح و مولانا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا اگر نہ ہوتیں گھر میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا
میں برپا کرنی نماز عشا کا اور حکم کرتا میں خادموں اپنے کو کہ جلادیں اوس چیز کو کہ بیچ گھروں کے ہیں ساتھ آگ کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنی
عورتیں اور بچے گھر میں ہوتے ہیں اور اون پر جماعت واجب نہیں اگرچہ گھر میں نہ ہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کی برپا کرنی کا اور صحابہ کو کہتا کہ
جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اونکو اور اونکے اسباب کو جلادیں اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ جسکی سزا یہہ ہوئی
کہ حضرت نے ارادہ اوسکے جلانے کا کیا ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ
فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے انہیں سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑھے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یہہ
نہی ہمارے مذہب میں اوسکے لیے ہے کہ وہ شخص منتظم نہو کسی اور جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا ہو چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ
چکا ہے تو نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کردے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہوجاوے تا متہم نہووے ساتھ
ترک جماعت کی اور اوراماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہوجاوے ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ** قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ
فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی شعثا سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اوس میں پس کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے تحقیق نافرمانی
کی ابو القاسم کی درود اللہ کا اونپر اور سلام روایت کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عثمان بن عفان رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پایا اوسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھرنے کا پس وہ منافق ہے روایت
کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی گنہگار ہے بسبب ترک کرنے جماعت کے مانند منافق کے ہوا ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا جسنے سنی اذان پس نہ جواب دیا اوسکو پس نہیں نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اوسکے
مگر عذر سے یعنی جو عذر رکھتا ہو یا مذکور ہوئے اگر اونکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** پس نہ جواب
دیا یعنی زبان سے جواب دیا اور مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ۱۲ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ**
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینے میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں ہوں اندھا
پس آیا پاتے ہو میرے لیے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہاں فرمایا پس حاضر
ہو اور نہ رخصت دی چھوڑنے جماعت کی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** سنتا ہے تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہے

ان کلموں کو خاص سلیقی کیا ان میں جس طلب کے ہیں ۱۲ ع + وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام درداسی کہ کہا آئی میرے ابو درداء یعنی خاوند میرے اور وہ غصے ہوئے پس کہا میں نے کس چیز نے غصے میں ڈالا تجکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ مگر تحقیق وہ نماز پڑھتی ہیں جماعت سی یعنی اور اب وسکو بھی ترک کرنے لگے ہیں روایت کی یہ بخاری نے + وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمٰنَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَیْمٰنَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلٰی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمٰنَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَیْمٰنَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئے طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تہا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفا کے کہ نام سلیمان کی ماں کا ہی پس کہا عمر نے واسطی اوسکی نہیں دیکہا میں نے سلیمان کو نماز صبح میں پس کہا ماں سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تہی نماز پڑہتی پس غلبہ کیا آنکہوں اوسکی نے یعنی نیند اوسکی نے پس کہا حضرت عمر نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں بہتر ہی طرف میری قیام کرنے میری سی رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سی پڑہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی ۱۲ ح + وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اون سی جماعت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر دو آدمی ہوویں ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی ۱۲ ح + وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِیْ رِوَایَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بلال بن عبداللہ بن عمر سی وہ نقل کرتے اپنے باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتوں کو اون کے حصے مسجدوں سی جبکہ پروانگی مانگیں تم سی مسجد کی جانے کی یعنی بسبب حاضر ہونے مسجدوں کی جو ثواب ونہیں ملتا ہی وسکے حاصل کرنے سی روکو نہیں یعنی نماز کے لیے مسجد میں جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہی اللہ کی البتہ منع کریں گے ہم اونکو پس کہا بلال کو عبداللہ نے کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی البتہ منع کرینگے ہم اون کو اور یہہ روایت سالم کی روایت کیا اون نے اپنے باپ سی کہا پہر متوجہ ہوئے بلال پر عبداللہ رضی اللہ عنہ کہا اوسکو برا کہنا نہیں سنا میں نے اونکو کہ برا کہا ہو اوسکو مانند وسکی کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اون کو روایت کی یہہ مسلم نے ف ظاہر یہہ ہی کہ عبداللہ غصے سلیقی ہوئے کہ اسطرح جواب دینے میں مقابلہ معلوم ہوتا تہا حدیث کا ساتہ رائے کے اگر

عند فساد وقت کا بیان کرتی اور کہتی کہ ہووقت مین مناسب نہین ہی عورتون کو نکلنا تو وہ منع نہوتی اور اسلیے اتباع کیا ہی ونکا علما نی بیچ منع کرنی نکلنی عورتون کی بیچ ہدایہ مین لکہا ہی کہ زینت کری امام عورتون کی ہماری زمانہ مین کہا ابن ہمام نی اسلیے کہ وہ منع کی گئی ہین حضور جماعات سی اور بدلی گذ ہی حکا ہی مظہر سی کہ یہہ نکلنا اونکا طرف مسجد کی نماز کی لیے ہماری زمانی مین مکروہ ہی ؛

ح ع ؛ **وعن** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَاتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی مجاہد سی اون نی نقل کی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس سی کہ آوین مسجدونمین پس کہا ایک بیٹی عبد اللہ بن عمر کی نی یعنی بلال نی ہم منع کرینگی اونکو پس کہا عبد اللہ نی مین حدیث بیان کرتا ہون تجکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی یہہ کہا مجاہد نی پس نہ بولی اوس سی عبد اللہ یہان تلک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سی واسطی ترک کرنی سنت کی ؛ ح ؛ **باب**

التسوية الصف باب ہی بیچ بیان برابر کرنی صف کی **ف** یعنی آپس مین ملکر کہڑی رہین درمیان مین چہدرا نہ رکہین اور آگی پیچہی ٹلکر نہ کہڑی رہین برابر کہڑی رہین اور اگر صفین لمبی ہون اسطرح کہڑی ہون کہ فرق درمیان مین برابر رہی

ح ؛ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہان تک کہ گویا برابر کرتی ساتہہ اونکی تیرون کو یہان تک کہ دیکہا تحقیق سمجہی ہم اوسی یعنی برابر کرنا صفون کا پہر نکلی ایکدن پس کہڑی ہوی یہان تک کہ قریب تہی کہ تکبیر کہین پس دیکہا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ اسکا صف سی پس کہا ای بندہ اللہ کی برابر کرو اپنی صفونکو یا خلاف ڈالی گا اللہ درمیان ذاتون تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** گویا برابر کرتی ساتہہ اونکی تیرونکو یہہ مثل ہی بیچ راستی اور ہمواری کی کہ تیر ولسی چیز ونکو ہموار اور سیدہا کرتی ہین یہان مبالغہ ہی کہ صفونکو ایسا سیدہا اور برابر کرتی کہ تیرونکو اون سی سیدہا کرسکین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عبارت محمول قلب پر ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ گویا برابر کرتی اونکو ساتہہ تیرون کی اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نی یہہ بیان کیا ہی کہ ادب ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگی اللہ اور رسول کی حکم کی ظاہر مین تو یہہ پہنچاوریگا طرف اختلاف قلوب کی پس باعث ہوگا کدورت کا پہر سرایت کریگی یہہ طرف ظاہر تمہاری کی پس واقع ہوگی درمیان تمہاری عداوت اس طرح کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ؛ ح ع ؛ **وعن** اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اور روایت ہی انس سی کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ منہ اپنی کی پس فرمایا سیدہی کرو

اپنی صفون کو اور آپس مین نزدیک کھڑی رہو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تم کو پیچھی پیٹھ اپنی کی سی یعنی نماز کی حالتمین بمکاشفہ سی مصلیون کا
حال معلوم کرتا ہون روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ بخاری اور مسلم کی یہہ ہی کہ پورا کرو صفونکو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیچھی پیٹھ اپنی کی
سی **ف** پورا کرو صفون کو یعنی جب تلک پہلی صف بھر نلی دوسری صف نہ قائم کرو ۶ ع ۶ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ متفق علیہ الا ان عند مسلم
من تمام الصلوۃ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو صفون اپنی کو پس تحقیق
برابر کرنا صفون کا تمام کرنی نماز مین سی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی لفظ من تمام الصلوۃ کا ہی **ف**
یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی اقیموا الصلوۃ یعنی پڑھو نماز ساتھہ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کی پس فرمایا کہ برابر کرنا صفونکا بھی
اوسمین سی ہی ۶ ع ۶ **وعن** ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ
ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی ہاتہہ اپنی ہماری مونڈہون پر نماز مین یعنی جس وقت ارادہ
کرتی نماز پڑہنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگی دل تمہاری چاہیی کہ متصل ہون میری تم مین سی صاحبان بلوغ
کی و عقل کے پہر وہ لوگ کہ قریب ہین ونکی کہا ابو مسعود نی پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور
نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکہو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کی تعلق عجیب اور
تاثیر غریب ہی کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسری کی کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ ٹہنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور
اسیطرح باطن کے ظاہر مین اب آگی ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کہڑی ہون صاحبان بلوغ کی اور عقل کی
تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اوسکی اور پہنچا دین امت کو پہر دوسرے صف مین وہ کہ قریب ونکی ہین یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہین
کہ اونکو مراہق کہتی ہین پہر تیسری صف مین کہ قریب اونکی ہین یعنی خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونونکی رکہتی ہین اور بعد انکی صف
عورتون کی کہڑی رہی وہ نہین ذکر کی الیکہ متعین ہین کہ بعد ان کی وہی ہین اور پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سبب اس
اختلاف و فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتی ۶ ع ۶ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثلثا وایاکم وھیشات
الاسواق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی چاہیی کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے
صاحب بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اون کی تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنی بازارون کی سی یعنی مسجدون مین شور
مانند شور بازارون کی نہ کرو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تین بار فرمایا یعنی اسحدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب
صفون کی چار ہوے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوی اور یہان مذکور ہوی ہی ۶ ع ۶ **وعن** ابی سعید الخدری قال
رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تأخرا فقال لھم تقدموا وأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم
لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکہی حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں اپنے میں تاخیر پس فرمایا واسطے ونکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کریں ساتھ تمہارے
وہ کہ ہوں پیچھے تمہارے ہمیشہ رہے گی ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا اونکو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
یاروں اپنے میں تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہیں ونکو فرمایا آگے بڑھو اور پہلی صف میں کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی
پیچھے میرے متصل کھڑے رہو تا افعال میرے دیکھو اور تمہارے متابعت وہ کریں کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں اسلیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلوں
کی کرتی ہے یعنی افعال ونکے دیکھتی ہیں اور اسی طرح وہ بھی کرتی ہیں اپنے متابعت باعتبار ظاہر کی ہے اور حقیقت میں سب تابع امام کے
ہیں + ع + وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ
مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہیں حلقے حلقے بنائے ہوئے
پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تمکو جماعتیں الگ الگ یعنی یوں نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت نا اتفاقی کی ہے پھر نکلے ہمپر یعنی
اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہیں صف باندھتے تم یعنی نماز میں مانند صف فرشتوں کی نزدیک پروردگار اپنے کی یعنی جسجگہ بندگی کی
لیے کھڑے ہوتے ہیں پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے اور کسطرح صف باندھتے ہیں فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کی فرمایا پورا کرتے ہیں پہلی
صفوں کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں صف میں روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا
اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردوں کی پہلی صف اور
بدترین صف مردوں کی پچھلی اور بہترین صف عورتوں کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتوں کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے
ف مراد بہتری سے کثرۃ ثواب کی ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردوں کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب
ہوتی ہیں اور عورتوں سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتی ہیں اور عورتونسے نزدیک اور عورتوں کی اول صف
بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردوں سے نزدیک ہوتے ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں پس مردونکو اول صف کی رغبت
کرنی چاہیے اور عورتوں کو پچھلی صف کی + ع + اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی یعنی آپسمیں خوب بھر کر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان
صفوں کی یعنی دو صفوں میں بہت فرق نرہے کہ ایک صف بیچ میں کھڑی ہو سکے اور برابر رکھو گردنیں یعنی کوئی تم میں سے بلند جگہہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر
جگہہ پر کھڑے رہو تا کہ گردنیں برابر رہیں پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطان کو داخل ہوتا
سے بیچ شگافوں صف کی گویا کہ وہ سیاہ بچے ہیں بکری کے روایت کی یہ ابو داود نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا کرو صف پہلی کو پہر اوسکو کہ نزدیک ہی وسکی پہر جو کچہہ ہو نقصان سو ہو
پچہلی صف مین روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ
یمشیہا یصل بہا صفا رواہ ابوداود اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اون لوگو نپر کہ قریب ہوتی ہین پہلی صفونکی اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف
اللہ کی اوس قدم سی کہ چلی اور ملاوی ساتہہ اوسکی صف کو یعنی اگر صف مین جگہہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کہڑا رہی روایت کی یہہ ابوداود نی
ف قریب ہوتی ہین پہلی صفون کی جب حضرت نی فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتہہ فضیلت دوسری صف کے بہی
کہ بعد صف اول کی اوسکو بہی فضیلت ہی و صفون کہ بعد اوسکی مین کرکی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر داہنی طرف والی صفونکی روایت کی یہہ ابوداود نی
ف لکہا ہی علما نی کہ کہڑی ہونا داہنی طرف امام کی اگرچہ دور رہو امام سی افضل ہی کہڑی ہونی سی بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر
بائین طرف خالی ہو نمازیون سی تو افضل ہی بائین طرف کہڑی ہونا داہنی جانب سی دونو طرفون کی رع **وعن** النعمان بن بشیر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوۃ فاذا استوینا کبر
رواہ ابوداود اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی یعنی ہاتہہ یا زبان سی ہماری صفون کو
جسوقت کہ کہڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریمہ کہتی روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا صفوفکم وعن یسارہ اعتدلوا سووا
صفوفکم رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی داہنی طرف
اپنی سیدہی کہڑی رہو اور برابر رکہو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتی سیدہی کہڑی ہو اور برابر رکہو صفین اپنی روایت کی یہہ ابوداود نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ
رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت نرم ہون
مونڈہی اونکی نماز مین روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اسکی معنی علما نی کئی طرح پر لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اگر صف مین کہڑا ہو اور حکم کری
اوسکو کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر برابر کہڑی ہونیکی لیی تو تکبر نکری اور کہنا مانی اوسکا اور دوسری یہ کہ اگر کوئی چاہی کہ صف مین آوی
تو منع نکری اوسکو خصوصا کہ جگہہ خالی ہو اور صف بہرنی کی لیی آوی اور تیسری یہہ کہ نرم کرنا مونڈہونکا کنایہ ہی سکون خشوع و وقار سی
یعنی نماز ساتہہ خاطر جمعی کی اور حضور دل اور وقار کی پڑہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی
کما اراکم من بین یدی رواہ ابوداود روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی جیسکہ دیکہتا ہون تمکو آگی اپنی سی یعنی

ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن ابی امامۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضان الصغار رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بہی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتی ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر یعنی اس بار بہی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور دوسری پر بہی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بہی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو اپنی صفون کو اور برابری کرو درمیان مونڈہون اپنی کی یعنی برابر جگہہ مین کہڑی ہوا ایک دوسری سی اونچا ہو کر نہ کہڑا ہی اور نرم ہو اگلی ہاتہون بہائیون اپنی کی یعنی اگر کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر صف مین برابر کری کہنا مانو اور بند کرو صف کی شگافون کو اسلیی کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی درمیان تمہاری مانند حذف کی یعنی چہوٹی بکری بہیڑ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہی اسکو عطف تلقین کہتی ہین یعنی پہلی صف کی لیی تو فرمایا دوسری کی لیی بہی یہی فرمائی اور حضرت نی جو چوتہی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اس سی معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سی ۔ ح ۔ **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابو داؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الی اخرہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو صفونکو اور برابری کرو درمیان مونڈہون کی اور بند کرو فرجونکو اور نرم ہو بیچ ہاتہون بہائیون اپنی کی اور نہ چہوڑو تم فرجی شیطان کی اور جسنی کہ ملائی صف یعنی خالی جگہہ مین جا کہڑا ہا ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ فضل اور رحمت اپنی کی اور جسنی توڑی صف توڑی اوسکو اللہ یعنی دور ڈالیگا مقام قرب سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کیا نسائی نی اس حدیث مین سی قول ونکا من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین من وصل کی اوپر کی عبارت نہین ہی **ف** نرم ہو بیچ ہاتون بہائیون اپنی کی یعنی ہاتونسی پکڑکر برابر کرین صف مین تو کہنا انو اونکا ۔ ع ۔ **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مین رکہو امام کو یعنی داہنی بائین طرف امام کی آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہی گی قوم کہ پیچھی ہٹتی رہی گی پہلی صف سی یہان تک کہ پیچھی ڈالی رکہی گا اونکو اللہ

دوزخ مین روایت کی یہہ ابو داود نی ف حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا آخر الامر اونکو دوزخین یا کریگا اونکو پیچہی رہنی والا دوزخین
حاصل یہہ کہ سبقت کرنی چاہیی تہی پہلی جماعت کی طرف اسنی جو اپنی کو ایسی ثواب سی محروم رکہا کہ پیچہی کہڑا رہا اوسکی بدلی مین یہہ سزا دیگا
ع + وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ
فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچہی صف کی
اکیلا پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی ف پہلی صف مین
جگہہ خالی تہی اور یہہ وہ شخص پیچہی کہڑا ہوا تہا اوسکو نماز پہیرنی کو فرمایا از راہ استحباب کی اسلیی کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک
نہین ہوتی اکیلی پڑہنی والی کی پیچہی صف کی اور تینون امامون کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلی پڑہنی چاہیی نہین کہ مکروہ ہی ع

باب الموقف

باب ہی بیچ بیان جگہہ کہڑی ہنی امام کی اور مقتدی کے

الفصل الاول

فصل ہی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا رات گذاری مینی بیچ گہر اپنی خالہ میمونہ کی پس کہڑی ہوئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنی لگی یعنی تہجد کی پس کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ میرا پیچہی پیٹہہ اپنی سی پس پہیرا
مجکو اسطرح یعنی ہاتہہ پکڑ کر پیچہی پیٹہہ اپنی سی طرف پہلو داہنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اس
حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سی اور دوسری یہہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کی داہنی طرف کہڑا ہو اور تیسرا یہہ
جائز ہی تہوڑا سا عمل نماز مین اور چوتہا یہہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگی ہو امام کی اسلیی کہ آنحضرت نی ابن عباس کو پیچہی سی پہیرا اور پانچوین
یہہ کہ جائز ہی امامت پیچہی اوسکی کہ نیت کری امامت کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچہی یا بائین طرف نماز پڑہی تو جائز ہی لیکن
برا ہی ع + وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ
بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر
سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تا کہ نماز پڑہین پس آیا مین یہان تک کہ کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ
میرا پہر پہیرا مجکو یہان تک کہ کہڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنی یعنی داہنا ہاتہہ پکڑ کر پیٹہہ کی پیچہی سی کہینچکر داہنی طرف کہڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر
پس کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پکڑی حضرت نی دونو ہاتہہ ہماری اکٹہی یعنی اپنی داہنی ہاتہہ سی بایان ہاتہہ
ایک کا پکڑا اور بائین ہاتہہ سی دایان ہاتہہ دوسری کا پہر ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کہڑا کیا ہمکو پیچہی اپنی روایت کی یہہ مسلم نی ف اس سی معلوم
ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کہڑا رہی اور اگر ایک سی زیادہ ہون تو پیچہی کہڑی ہون اور کہا قاضی نی کہ اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ
ہاتہہ سی ایکبار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسیطرح زیادہ بہی اگر فرق سی ہو ع + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے اور یتیم نے پیچھے گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہہ مسلم نے

ف ام سلیم نام ہے انس کی ماں کا اور یتیم اونکی دہا کی تھی بعضے کہتے ہیں کہ نام اوسکا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نام اوسکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردونکی صف آگے ہو عورتونکی صف سے

وعنه انّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم صلّى به وبامّه اوخالته قال فاقامني عن يمينه واقام المرأة خلفنا رواه مسلم

اور روایت ہے انہیں سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں اوسکی کے یعنی ام سلیم کے یا کہا خالہ اوسکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنی اپنی اور کھڑا کیا عورت کو یعنی اونکی ماں یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہہ مسلم نے

وعن ابي بكرة انّه انتهى الى النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم وهو راكع فركع قبل ان يصل الى الصّفّ ثمّ مشى الى الصّفّ فذكر ذلك للنّبيّ صلّى الله عليه وسلّم فقال زادك الله حرصا ولا تعد رواه البخاري

اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہہ کہ وہ پہنچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حالانکہ آپ رکوع میں تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہنچیں طرف صف کے یعنی شریک صف میں پہنچے ہی کہ نیت و تکبیر کر کے رکوع میں شریک ہو گئے تا رکعت ہاتھ سے نجاوے پھر چلے طرف صف کی پس ذکر کیا گیا یہہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پھر نکرنا اس طرح روایت کی یہہ بخاری نے **ف** چلے طرف صف کی یعنی ساتھ ایک قدم کے یا زیادہ جب تو ایسا یعنی پے در پے قدم اونکے ملگئے پھر ٹھہر کر پس ایک دو قدم چلنے میں نماز پھیرتے نہیں اور لیکن اولی یہہ ہے کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لاتعد میں تین قول آئے ہیں ایک تو ساتھ زبر ت کے اور پیش عین کی عود سے یعنی اس طرح پھر نکرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے عدو سے یعنی جلدی نکرنا چلنے میں طرف نماز کی بلکہ صبر کر یہانتک کہ صف میں پہنچے پھر شروع کر نماز اور تیسرا ساتھ پیش ت کے اور زیر عین کے اعادہ سے یعنی نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہے اور قول اول صحیح تر ہے از راہ عقل و نقل کے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ اکیلے کھڑے ہونا پیچھے صف کے باطل نہیں کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نے نماز پھیرنے کو نفرمایا لیکن کراہیت بلاشبہ ہے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن سمرة بن جندب قال امرنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اذا كنّا ثلثة ان يتقدّم منّا احدنا رواه الترمذي

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہہ کہ آگے ہووے ایک ہمارا یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو آدمیوں کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک امام ہو اور ایک مقتدی ہو ع

وعن عمّار انّه امّ النّاس بالمدائن وقام على دكّان يصلّي والنّاس اسفل منه فتقدّم حذيفة فاخذ على يديه فاتّبعه عمّار حتّى انزله حذيفة فلمّا فرغ عمّار من صلوته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول اذا امّ الرّجل القوم فلا يقم في مقام ارفع من مقامهم او نحو ذلك فقال عمّار لذلك اتّبعتك حين اخذت على يديّ رواه ابو داود

اور روایت ہے عمار سے یہہ کہ وہ امام ہوئے لوگوں کے شہر مدائن میں کہ قریب کوفہ کے ہے اور کھڑے ہوئے چبوترہ پر نماز پڑھتے اور مقتدی نیچے تھے اونسے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنی صف سے پکڑے دونوں ہاتھ عمار کے یعنی اور کھینچا اونکو نیچے تاکہ اوترکر برابر مقتدیوں کے کھڑے ہوں پس متابعت کی حذیفہ کی عمار نے یہانتک کہ اوتارا اونکو حذیفہ نے چبوترہ سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے اوسکے حذیفہ نے کیا نہیں سنا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہووے اس جگہہ کہ بلند ہو جگہہ مقتدیوں کی سے یا فرمایا

مانند اسکی پس کہا عمار نے اسلیے اتباع کیا مینے تمہارا جسوقت کہ پکڑی تمنے ہاتہہ میرے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** کہڑی ہوئی جبو تری پر
یعنی اکیلی کہڑی ہوئی پس اگر کہڑا ہووے امام ساتہہ بعضی مقتدیوں کی بلند جگہہ پر تو نہیں مکروہ اور اگر مقتدی وہنچی پر ہوں اور امام اکیلا نیچے کہڑا ہو
تو اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہہ نہیں مکروہ اسلیے کہ نہیں مشابہت ہوتی ہے ساتہہ اہل کتاب کی کیونکہ وہ کہڑا کرتے تہے امام اپنے کو
خاص کر بلند جگہہ پر پس وہ منع ہے واونکی مشابہت سے یہہ ہے ظاہر روایت مین یہہ بہی مکروہ ہے اسلیے کہ اسمین حقارت امام کی لازم آتی ہے اور بلندی کہ
جسپر اکیلی کہڑی ہونا امام کو مکروہ ہے مقدار اوسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ بقدر قد آدم کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر ہاتہہ کی ہے اور فتوی اسی پر ہے
کذا فی شرح المنیہ اور نماز پڑہتے یعنی عمار نماز پڑہتے کہڑی ہوے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا جیسا کہ ظاہر تر یہی ہے ورنہ یا مانند اسکی یعنی حذیفہ کو لفظ
حضرت کی بعینہ یاد نہ تہے اسلیے یہہ کہا کہ یہی لفظ فرمائی تہی یا مانند انکی اور اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مسئلہ عمار جانتے تہے اور حضرت
سے سنا تہا پس یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی حرکت کی جواب سکا یہہ ہے کہ شاید عمار یہہ بہول گئی ہوں گے جب تعرض کیا
حذیفہ نے یاد آیا اونکو **ع** **ح** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ
عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ
رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ
اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ
اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچہے گئے کس چیز یعنی کس لکڑی کا تہا منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سہل نے وہ
تہا جہاؤ بیشہ کی سے بنایا تہا اوسکو فلانی شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہڑے ہوے
اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور رکہا گیا یعنی مسجد مین بیچ نہہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کی اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کی لیے اور کہڑے
ہوئے لوگ پیچہے حضرت کی پس پڑہا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگوں نے پیچہے حضرت کی پہر اوٹہایا سر مبارک اپنا رکوع سے پہر ہٹ کر
پچہلے پانوں سجدہ کیا زمین پر پہر تشریف لے گئے منبر پر پہر پڑہا قرآن پہر رکوع کیا پہر اوٹہایا سر اپنا پہر ہٹے پچہلے پانوں یہاں تک کہ سجدہ کیا زمین پر
یہہ لفظ بخاری کی ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے مانند اسکی اور کہا راوی نے بیچ آخر اوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئے حضرت متوجہ ہوئے
لوگوں پر پس فرمایا اے لوگو نہیں کیا مینے یہہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری **ف** جہاؤ بیشہ کی سے یعنی ایک جنگل تہا نزدیک مدینہ
کے وہاں درخت بہت سے تہے وہاں کی جہاؤ کا منبر بنا تہا اور فلانی کا نام یاقوم رومی تہا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکہا ہے مظہر نے
کہ اوس منبر کی تین سیڑہیاں تہے پس پیچہے اوترنا اور سیڑہی آسان ہوتا تہا ساتہہ ایک یا دو قدم کی پس فعل کثیر نہیں لازم آتا تہا کہ اوس سے نماز باطل ہوتی
اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب و دور والے دیکہکر سیکہیں تو جائز ہے واسطے اوسکی اونچی جگہہ پر کہڑا ہونا اور یہہ لفظ
بخاری کی ہیں اشارہ کیا مؤلف نے ساتہہ اس عبارت کی اور عبارت ما بعد کی اسپر کہ یہہ حدیث پہلی فصل مین لانے چاہیے تہی لیکن یہاں جو ذکر کی
واسطے تابعداری صاحب مصابیح کی کہ ذکر کیا اونہوں نے اسکو حسان مین **ع** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ

سے انکی نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنی کے اور لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کی روایت کی یہہ ابو داود نے ف
حضرت نے رمضان شریف مین نماز نفل کی پڑہی بوریہ کا حجرہ بنا لیا تہا اوسمین چند شب نماز تراویح کی پڑہی اور لوگون نے اقتدا کیا ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِی مَالِکِ الاَشعَرِیِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُم بِصَلٰوۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلفَہُمُ الغِلمَانَ ثُمَّ صَلّٰی بِہِم فَذَکَرَ صَلٰوتَہٗ
ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا صَلٰوۃُ قَالَ عَبدُ الاَعلٰی لَا اَحسِبُہٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِی رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ
روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نخبر دون مین تمکو ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف
باندہی مردون کی اور کہڑا کیا پیچہے ونکی لڑکونکو پہر نماز پڑہائی اونکو بیان کیا ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پہر فرمایا آنحضرت نے اسطرح ہے
نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی ہے بیچ اس حدیث کا ہی ابو مالک سے نہین گمان کرتا مین ابو مالک کو مگر کہا امت میری یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سے
کہ فرمایا اسیطرح ہے نماز امت میری روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** معنی یہہ ہین کہ لائق ہے انکو یہہ کہ نماز پڑہین اسیطرح اور آگے پیچہے
اسیلیے ہوئی کہ نماز پڑہی سطرح نہین ہے حضرت کی متابعت ہین سے ع ح **وعن** قَیسِ بنِ عُبَادٍ قَالَ بَینَا اَنَا فِی المَسجِدِ فِی
الصَّفِّ المُقَدَّمِ فَجَبَذَنِی رَجُلٌ مِن خَلفِی جَبذَۃً فَنَحَّانِی وَقَامَ مَقَامِی فَوَاللّٰہِ مَا عَقَلتُ صَلٰوتِی فَلَمَّا انصَرَفَ فَ
اِذَا ہُوَ اُبَیُّ بنُ کَعبٍ فَقَالَ یَا فَتٰی لَا یَسُوءُکَ اللّٰہُ اِنَّ ہٰذَا عَہدٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ اِلَینَا اَن نَلِیَہٗ ثُمَّ استَقبَلَ القِبلَۃَ فَقَالَ ہَلَکَ اَہلُ العُقدِ وَرَبِّ الکَعبَۃِ ثَلٰثًا ثُمَّ
قَالَ وَاللّٰہِ مَا عَلَیہِم اٰسٰی وَلٰکِن اٰسٰی عَلٰی مَن اَضَلُّوا قُلتُ یَا اَبَا یَعقُوبَ مَا تَعنِی بِاَہلِ العُقدِ قَالَ الاُمَرَاءُ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہا اوسوقت کہ مین بیچ مسجد کی تہا پہلی صف مین پس کہینچا مجکو ایک شخص نے پیچہے میرے
کہینچنا پہر ایک طرف کیا مجکو اور کہڑا ہوا میری جگہہ پس قسم ہے اللہ کی نہین سمجہا مین نماز اپنی کو یعنی جانا مین نے کہ کسطرح پڑہتا ہون اور گئی خشوع میری
بسبب غصے کی کہ آیا مجکو کہینچنے سے مکان فضل سے وجود یکہ پہلی کہڑی ہوئی میری تہی پس جبکہ پہرا وہ شخص کہینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز کہان
وہ ابی بن کعب تہی پس کہا اونہون نے ای جوان غم زدا نکرے تجکو اللہ یعنی بسبب اس حرکت کے کی مینے ساتہہ تیری تحقیق یہہ وصیت ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف ہماری یہہ کہ نزدیک کہڑے ہووین ہم اونکے یعنی پس اسیطرح بعد اونکے اماموں کی ساتہہ کہڑے ہوتے ہین پہر سامنے ہوئے قبلہ کی پہر
کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہہ پہر کہا قسم ہے اللہ کی نہین سردارون پر غم کرتا مین لیکن غم کرتا ہون مین ان شخصون پر
کہ گمراہ کرتے ہین سردار انکو یعنی رعایا کہ متابعت کرتے ہین سردارون کی کہتا ہے قیس بن عباد کہ کہا مینے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد
رکہتے ہو تم ساتہہ اہل عقد کے کہا کہ امرا روایت کی یہہ نسائی نے **ف** یہہ کہ نزدیک کہڑے ہووین ہم یہہ اشارہ ہے اس حدیث پر لیلنی منکم
اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کہڑے ہووین میرے تم مین سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا نہ پایا اسلیے اونکو ہاں سے ہٹا دیا اور ہلاک
ہوئے اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگون کی کامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حق کہ رعایت صفوف کی نمازمین اور کہڑے ہونا
اوسمین وہین کے ہاتہہ مین ہے شاید کہ یہہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانہ کی امیرون پر کہ انتظام جماعت کا اچہی طرح نہین کرتے تہے لیکن تہا اونکی
بیچ خلافت حضرت عثمان رض کی ہوئی ہے پس شاید شکایت بعض حاکمون اون کی ہو واللہ اعلم ع ح **باب الامامۃ**
باب ہے بیچ بیان امامت کی یعنی والی امامت کی ہے کون ہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِی مَسعُودٍ

قال

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً
فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا
وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهِ روایت ہی ابی مسعود رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ہو قوم کا جو اونمین
بہت پڑہتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکی کہ عالم ہو ساتہہ احکام اور ارکان نماز کی اگرچہ تفصیل سی مسائل نجانتا ہو پس اگر ہون پڑہنی مین
برابر پس امامت کری زیادہ جاننی والا اونکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اوسکی کو بعد اسکی کہ خوب پڑہ سکی قرارة سو پس اگر ہون سنت کی جاننی
مین اور قرارة مین برابر پس امامت کری وہ کہ پہلا ہوا اونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلی ہجرت کرکر مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم قرارة اور ہجرت مین برابر پس
امامت کری بڑا اونکا عمر مین اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکی کی ورنہ بیٹھی بیچ گہر اوسکی کی مسند اوسکی پر مگر ساتہہ حکم اوسکی کی
روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ گہر اوسکی کی یعنی اگرچہ یہہ افضل ہوا اوس سی مگر ساتہہ اذن اسکی
ف کہا طیبی نی کہ مراد سنت سی حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تہا وہ بڑا فقیہ ہوتا تہا عہد صحابہ مین و مولی امام محمد کا اور ابو یوسف
کا اسی حدیث پر ہی اور اونکی نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہہ ہی کہ بہت علم والا
فقیہ مقدم ہی بڑی قاری پر اس لیئی کہ احتیاج قرارة کی ایک رکن مین ہی اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر اونکا
جواب وہ یہہ دیتی ہین کہ اوس زمانہ مین اقرا اعلم تہی اسلیئی کہ وہ سیکہتی تہی قران ساتہہ احکام کی اسی سبب سی مقدم کیا ہی اقرا کو حدیث مین اور ہماری
زمانی مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنی علم کو اور بڑی دلیل ہماری یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرض موت مین حضرت ابو بکر سی نماز پڑہوائی
کہ وہ اعلم تہی باوجودیکہ قاری ونسی زیادہ موجود تہی اور کہا ابن ملک نی کہ ہجرت منقطع ہی جلیئی ان دنون پس معتبر اوسکی جا ہی ہجرت معنوی ہی
یعنی ہجرت معاصی سی اسی لیئی فقہا نی بعد مساوات کی علم اور قرارة مین پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین اتنی ہی مراتب ذکر ہوئی
لیکن علما نی لکہا ہی کہ اگر سن مین بہی برابر ہون پس امامت کری خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہون اچہی چہرہ والا اونمین امامت کری
پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف تر نسب کا امامت کری پہر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین کسیمین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکرہ الشیخ
ابن الہمام اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکی کی اور نہ اوس جگہہ مین کہ وہ مالک ہو اوسکا جیسی دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ
پس پہل نکری امامت مین حاکم پر یا اوسکی نائب پر کہ ولایت مین ہی مثل امام اور خلفا اور حاکمون اوسکی کی خصوصاً عیدین اور جمعو نمین اور پہل
نکری امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتہہ اذن اونکی کی اسلیئی کہ یہہ باعث ہوتا ہی پست کرنی امر سلطنت کا اور باعث بغض اور ترک ملاقات و رنج
خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہوا جماعت کا اسی واسطی فتح ان چیزونکی منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف و فضل کی حجاج کے پیچہی
نماز پڑہتی تہی کہ بی شبہہ ظالم اور فاسق تہا ع ح ◆ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا
ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اونکا ایک اون مین کا اور بہت حقدار ہی اون کا ساتہہ امامت کی
اچہا پڑہا ہوا اونکا روایت کی یہہ مسلم نی ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی پس اس سی کم و زیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی
مقتدی اور کہا طیبی نی کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوئی بڑی عمر مین پس سیکہتی تہی علم دین پہلی پڑہنی قرآن کی اور

جو کہ بعد دنیا کی ہوئی یکھنی لگی قرآن جو ہوئی عمر میں پہلی سیکھنی علم دین کی پس نہیں تھا صحابہ میں قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انہی پس عبادات اور فقہ کا ہی کہ جو تعلق ہو ساتھ نماز صلوٰۃ کی پس تر اعلم رکھنی الاعمال ملا تسکا نہیں اولی ساتھ امامت کی اچھی قاری سی ع **وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ** اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کی ہے یعنی مصابیح میں یہاں مذکور تھی و منی یہاں کر کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دیں تمہاری لیے اچھے تمہارے اور امامت کریں تم میں سی جو خوب پڑھے ہوں تم میں سی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** محافظت اوقات نماز و روزے کی موذن کی ہاتھ ہوتی ہے اور اذان بلند جگہ پر کہتا ہے لوگوں کی گھر ان پر نظر پڑتی ہے پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز و روزے کی ہے کریگا اور نظر نامحرم سی ہے بچاوے گا ع **وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْهُ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کی حدیث کرتا یعنی حدیثیں حضرت کی بیان کرتا اور راوی باتیں کرتا پس آیا وقت نماز کا ایکدن کہا ابو عطیہ نی پس کہا ہم نی واسطے مالک کی کی ہو و نماز پڑھا کہا مالک نی واسطے ہمارے آگی کرو کسی شخص کو اپنی میں سی کہ نماز پڑھاوے تمکو اور خبر دونگا میں تمکو کہ کیوں نہیں نماز پڑھاتا میں سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے اونکی اور چاہیے کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص انہیں میں سے روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی مگر نسائی نی اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** یعنی وسنی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من زار آخر تک اور قصہ مالک کی آنی کا مسجد میں اور انکار کرنا امامت سی نہیں ذکر کیا اور مالک نی باوجود اذن کی انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنی کی ظاہر حدیث پر ع **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کریں لوگوں کی اور تھی وہ اندھی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اس کی کہ جائز ہی امامت اندھے کی بلا کراہت اور روایتیں فقہیہ بھی ہمارے مذہب میں آئی ہیں کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت اوسکی اور بعضوں نی کہا ہی اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولی ہی کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب اشباہ والنظائر میں ح **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ**

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں کہ نہیں بلند ہوتی نماز اونکی کانوں اون کی سی یعنی قبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہو مالک اپنی سی یہاں تک کہ پھر آوے یعنی طرف مالک اپنی کی اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذارے اس

صان

حالت مین کہ خاوند اوسکا ہو اوس سی خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ رکہتی ہون روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
غریب ہی ف غلام کی حکم مین داخل ہی لونڈی بہی یعنی اگر وہ بہاگی گی وسکا بہی یہی حال ہوگا اور عورت کی حق مین جو فرمایا یہہ جب
ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکی کی یا بی ادبی اوسکی کی یا کم اطاعت کرنی اوسکی کی اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت نہین
ہی گناہ بلکہ خاوند گناہگار رہوگا اور امام کی حق مین ابن ملک نی کہا ہی کہ یہہ گناہ جبہی ہوگا کہ لوگ اوس سی ناراض ہون بسبب بدعت اوسکی کی
یا فسق اوسکی کی یا جہل اوسکی کی اور اگر ایسی کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کی پس نہین اوسکی لیی یہہ حکم بلکہ اوس سی ناحق
ناراض ہونگی تو وہی گناہ گار ہونگی اور مراد امام سی امام عام ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع ◆ وعن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا تقبل منهم صلوتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل اتى الصلوة
دبارا والدبار ان یاتیها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابو داؤد
وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اونکی یعنی
ثواب نہین پاتی نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوی نماز کو پیچہی اور معنی پیچہی کی یہہ
ہین کہ آوی نماز کو بعد جاتی رہنی وقت اوسکی کی یعنی وقت مستحب کی اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجہی آزاد کو روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور ابن
ماجہ نی ف یعنی غلام کو آزاد کر کر بجبر خدمت لینی لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنی کو اوس سی چہپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہہ میرا غلام ہی
اور تصرف مالکونکا سا اوس پر کرنی لگا یا بردہ مول لیا اور شرعا بیع اوسکی نہوئی جیسی اسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتی ہین اور پہر
اوس پر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ فقہا نی لکہا ہی کہ اگر جماعت مسلمانون کی دار الاسلام سی دار الحرب مین جا کر بقہر و غلبہ کفار حربیون
کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چہوٹی خواہ بڑی بندی کر کر دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کی کفار حربی اور ملک کی کو
اسیطرح غلبہ کر کر لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنیوالی خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کی ہوتی ہین بیچنا اور ہبہ
کرنا اور ہبہ و صحبت کرنی بغیر نکاح کی اور سب تصرف مالکانہ ساتہہ انکی جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بہی وہی غلام کا سا حکم رکہتی ہی بشرطیکہ
مالک سی یا ذی رحم مالک سی نہ پیدا ہون ایسی پیدا ہونگی تو آزاد ہین پس سوا ان اقسام کی اور قسمین بردگی لکہکر بعضی قسمون مین اختلاف
کیا ہی اور بعضی کو لکہا ہی کہ شرعی بردی نہین ہوتی لیکن صحیح یہہ ہی کہ سوا ان دونون قسمون مذکورین کی شرعی بردی نہین ہوتی پس لایق
بہا ہوا اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیی اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوی ورنہ یہہ نکری کہ جسے نام لونڈی رکہا اوسی اگرچہ شرعی لونڈی
نہو وہی اندہا دہند مثل جانورون کی اوس سی صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اسیطرح اور تصرفات مالکانہ بہی نکری وسکی ساتہہ
و مولانا ◆ وعن سلامة بنت الحر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان
يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة
اور روایت ہی سلامہ بیٹی حر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ دفع کرینگی اہل مسجد کی
امامت کو نہین پاوینگی امام کو کہ نماز پڑہاوی انکو روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی اور ابن ماجہ نی ف یہہ کنایہ ہی ظہور جہل و فسق سی
آخر زمانہ مین کہ ایسی جاہل اور نا اہل پیدا ہونگی کہ کوئی لایق امامت کی نہین ہونی کا ہر کوئی اپنی نفس سی امامت کو دفع کریگا یعنی آپس مین ایک
دوسری کو کہیگا کہ تو پڑہا مین لایق امامت کی نہین وہ کہیگا تو پڑہا مین لایق اسکی نہین پس اگر اپنی سی افضل کو امام کری دبا اپنی سی امامت

ادن اپنی سلیقی وہ یعنی تک نہیں ہوگی وہ سر دیو افضل جانا دفع کیا ہی ع + وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ
علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علی کل
مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جہاد واجب ہی تمپر ساتھ ہر سردار کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز واجب ہی تمپر پیچھی ہر مسلمان کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ
اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ روایت کیا اسکو ابوداود نی ف جہاد واجب ہی یعنی فرض عین ہی بعضی
صورتمین اور فرض کفایہ ہی بعضی صورتمین اور امامت فاسق کی جائز ہی اگر فسق اوسکا حد کفر کو نہ پہنچی لیکن مکروہ ہی اور نیک بخت کی ہوتی ہوئی
فاسق کو امامت کرنی نہ چاہیی اور نماز جنازہ کی واجب یعنی فرض کفایہ ہی ع ح +

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن سلمۃ قال کنا بماء ممر الناس یمر بنا الرکبان نسألہم ما للناس ما للناس ما ہذا الرجل فیقولون
یزعم ان اللہ ارسلہ اوحی الیہ اوحی الیہ کذا فکنت احفظ ذلک الکلام فکانما یغری فی صدری
وکانت العرب تلوم باسلامہم الفتح فیقولون اترکوہ وقومہ فانہ ان ظہر علیہم فہو نبی صادق فلما کانت وقعۃ
الفتح بادر کل قوم باسلامہم وبدر ابی قومی باسلامہم فلما قدم قال جئتکم واللہ من عند النبی حقا فقال
صلوا صلوۃ کذا فی حین کذا وصلوۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن احدکم ولیؤمکم اکثرکم قرانا
فنظروا فلم یکن احد اکثر قرانا منی لما کنت اتلقی من الرکبان فقدمونی بین ایدیہم
وانا ابن ست او سبع سنین وکانت علی بردۃ کنت اذا سجدت تقلصت عنی فقالت امرأۃ
من الحی الا تغطون عنا است قارئکم فاشتروا فقطعوا لی قمیصا فما
فرحت بشیء فرحی بذلک القمیص رواہ البخاری اور روایت ہی عمرو بن سلمہ سی کہا تھی ہم رہتی کنارے کہ
پانی کی کہ تہا وہ گذرگاہ لوگوں کا گذرتی ہمپر قافلی پوچہتی ہم کیا ہی واسطی لوگوں کی کیا ہی واسطی لوگونکی یعنی دین اسلام کیا نکالا ہی کیا صفت ہی
اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہہ کہ اللہ نی بہیجا ہی اوسکو وحی کی ہی طرف اوسکی وحی کی ہی طرف
اوسکی اسطرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑہتی تہی اوسکو قافلی والی پس تہا میں یاد رکہتا تہا اوس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑہتی تہی اور حضرت کی اوصاف
کو کہ بیان کرتی پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میری سینہ میں یعنی خوب یاد رہتا اور تہی عرب یعنی سوای حضرت کی قوم کی اکثر عرب انتظار کرتی تہی
اسلام اپنی کی فتح ہونی مکہ کا یعنی کہتی تہی کہ اگر مکہ فتح ہو تو ہم مسلمان ہو جاوینگی پس کہتی چہوڑ دو اوسکو ساتہہ قوم اوسکی کہ قریش ہیں پس تحقیق وہ
اگر غالب ہوا اپنی قوم پر اور فتح کرے مکہ کو پس وہ نبی سچی ہیں یعنی سمجہی کہ باوجود اس ضعف کی غلبہ پر بغیر معجزہ کی متصور نہیں پس جبکہ ہوئی فتح جلدی کی
ہر قوم نی ساتہہ اسلام اپنی کی اور جلدی کی ساتہہ اسلام لانی میں باپ میری نی قوم میری پس جبکہ سفر سی پہرکر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سی آیا ہوں میں تمہاری
پاس قسم ہی اللہ کی نزدیک نبی برحق کی سی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نی پڑہو نماز ایسی فلانی وقت میں اور نماز ایسی فلانی وقت میں یعنی
کیفیت نمازونکی اور اوقات اونکی بیان فرمائی پس جبکہ آوی وقت نماز کا پس چاہیی کہ اذان دی ایک تمہارا اور امام ہو تم میں سی زیادہ جاننی والا
تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نی یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنی امام کی پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننی والا قرآن کو مجہسی سبب سیکہنی تہا میں سیکہتا قرآن قافلہ والوں

سی پس امام کیا اونہون نی مجکو آگی اپنی اور مین تہا چہہ برس کا یا سات برس کا اور تہی مجپر ایک چادر تہا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میری بدن سی یعنی اوپر کہل جاتی جو تڑ پس کہا ایک عورت نی قوم مین سی کیا نہین ڈہانکتی تم ہم سی شرمگاہ امام اپنی کی پس خرید کیا قوم نی کرتا پس بنایا میری لیی کرتا پس خوش ہوا مین ساتہہ کسی چیز کی مانند خوشی اپنی کی ساتہہ اوس کرتی کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سبب سلمہ ساتہہ زبر لام کی ہین مگر یہہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتہہ زیر لام کی ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ عمرو بن سلمہ بہی اپنی باپ کی ساتہہ حضرت پاس حاضر ہوا تہا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہی بیچ صحبت اوسکی کی کہ صحابی ہی یا نہین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین گیا اپنی باپ کے ساتہہ اور اسحدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نی اوپر جائز ہونی امامت لڑکی کی اور اونسی بیچ امامت لڑکی کی جمعہ مین دو قول ہین یعنی جواز و عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابوحنیفہ نی کہ نہین جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علماء حنیفہ نی نفل مین پس جائز کہی ہی مشائخ بلخ نی اور اسی پر عمل اونکا ہی اور مصر مین اور شام مین بہی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اوسکو غیر اونکی نی اور اسی پر عمل ہی علماء ماوراء النہر کا انتہی کہا زیلعی نی شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نی اسپر کہ اقتداء لڑکی کا جائز ہی ساتہہ قول عمرو بن سلمہ کی فقدمونی آخر تک اور ہماری نزدیک نہین جائز ہی بسبب قول ابن مسعود کی کہ نہ امامت کری وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہی کہ نہ امامت کری لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ لڑکا نفل پڑہتا ہی پس نہین جائز ہی کہ اقتدا کری اوسکا فرض ہونیوالا اور امامت عمرو کی نہین تہی ساتہہ فرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ لوگون نی اپنی اجتہاد سی اوسکو امام کیا تہا اسلیی اوسنی قرآن سیکہا تہا قافلہ سی اور عجب ہی شافعیہ سی یہہ کہ نہین پکڑتی ہین دلیل ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور اور بڑی بڑی صحابیون کی قول کو اور دلیل پکڑتی ہین لڑکی کی فعل کو ع + ح ++

وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدینة کان یؤمهم سالم مولی ابی حذیفة وفیهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جب آئی مہاجرین پہلی مدینہ مین تہی امام اونکی سالم مولی ابی حذیفہ کی اور اونمین تہی حضرت عمر اور ابوسلمہ بن عبدالاسد روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سالم غلام آزاد ابوحذیفہ کی قاری تہی نہایت بزرگ اور صحابی تہی قاریون مین گنی جاتی تہی چنانچہ حضرت نی حکم فرمایا تہا کہ لو قرآن کو چار سی اونمین ایک انکو بہی گنا اور وجہ انکی امام ہونی کی وجود موجود ہونی ایسی صحابہ کبار کی یہہ تہی کہ یہہ قاری خوب تہی یا کچہہ اور مصلحت ہو ع +

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رءوسهم شبرا رجل ام قوما وهم له کارهون وامراة باتت وزوجها علیها ساخط واخوان متصارمان رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطی اونکی نماز اونکی اوپر سر اونکی کی بالشت بہر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون یعنی بدوین ہون اور دوسری وہ عورت کہ رات گذاری اور خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنی حق اوسکی کی اور تیسری دو کہ دو بہائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ہون آپس مین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سی ع + ح +

باب ما علی الامام

باب ہی اوس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال ما صلیت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم صلوة من النبی صلی الله علیه وسلم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافة ان تفتن امه متفق علیه

روایت ہی انس سی کہا نہین نماز پڑہی مینی پیچہی کسی امام کی کبہی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور تحقیق
تہی حضرت البتہ سنتی رونا لڑکی کا پس ہلکی کرتی نماز ڈر اسکی سی کہ تشویش مین پڑی ماں اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی اول
جملہ اس حدیث کی یہہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تہی باوجود تمام و کمال کی اور مراد سبک سی یہہ ہی کہ قراءہ اور تسبیحات حد سی زیادہ
نہ پڑہتی تہی اور قراءۃ مین مد و شد بی محل نکرتی بلکہ قراءۃ اونکی بی تکلف ترتیل کی ساتہہ ہوتی تہی اور خاصیت تہی حضرت کی قراءۃ مین اگرچہ طویل
ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قراءۃ سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان آتا اور ہماری
مذہب مین یہہ ہے کہ نہین لائق ہی امام کو یہہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرۃ دلانیکا ہی لوگونکو
اور یہہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتہہ زیادتی کی تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کری اور یہہ بہی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کری قدر اقل
سنت سی قراءۃ مین و تسبیح مین واسطی ملال اونکی کی اور معنی اخیر جملہ کی یہہ ہین کہ تشویش مین پڑی ماں اوسکی اور جاتا رہی وقار و حضور نماز
کا بسبب رونی بچی کی کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکہتا ہو نماز مین شریک ہونیکا اور
وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع مین تا کہ وہ پالیوی رکعت اور بعضونی مکروہ کہا ہی اوسکا اور کہا کہ خوف رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہووی یہہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ امام اگر طویل کری رکوع کو واسطی شریک ہونی آنیوالی کی نہ واسطی نزدیکی
ڈہونڈہنی اللہ تعالی کی ساتہہ رکوع کی تو یہہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سی بڑی گناہ کا و لیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکی اسلیے کہ نہین نیت
کی ہی اوسنی ساتہہ اسکی عبادت غیر خدا کی اور بعضونی کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنیوالی کو تو نہین مضائقہ یہہ کہ طویل کری رکوع کو اور صحیح تر
یہہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور جو طویل کری رکوع کو واسطی قرب اللہ تعالی کی اور خلجان ہو اوسکی بیچ کسی چیز کا سواے اللہ تعالی کی پس نہین
مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب کہا گیا ہی مسئلۃ الریا اور احتیاط اسمین اولی ہی کذا فی
شرح المنیۃ ۰ ع **وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لادخل فی الصلوۃ وانا ارید
اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ
رواہ البخاری** اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین
اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنی نماز کا پہر سنتا ہون رونا لڑکی کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی بسبب اوس چیز کی کہ جانتا ہون مین شدۃ
فکر ماں اوسکی کی سبب رونی لڑکی کی روایت کی یہہ بخاری نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول
ما شاء متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہاوی ایک
تمہارا لوگونکو پس چاہیے کہ ہلکی کری نماز اسلیے کہ اونمین بیمار بہی ہوتا ہی و ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا
واسطی اپنی یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کری جسقدر چاہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اکیلا طویل کری جسقدر چاہی اور اسیطرح جبکہ لوگ
حضور قلب رکہنی والی ہون کہ درازگی سی گہبراتی نہون اور نہو اونمین کوئی ذکر کئی گئی اونمین سی تو بہی جسقدر چاہی دراز کرے ۰ ع
**وعن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لاتاخر
عن صلوۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ**

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نی یہہ کہ ایک شخص نی کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق مین پیچھی رہ جاتا ہون نماز صبح کی سی سبب فلانی شخص کی کہ لنبی پڑہتا ہی نماز ہمکو پس نہین دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنی کی کہ سخت غصہ مین ہون اونسی اوسدن پہر فرمایا تحقیق تم مین سی بعضی نفرت دلانی والی ہین یعنی لوگون کو جماعت سی سبب طویل کرنی نماز کی پس جو تم مین سی نماز پڑہائی لوگونکو پس چاہیی کہ ہلکی پڑہی سو اسطی کہ اونمین ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہا وینگی امام واسطی تمہاری پس اگر اچھی طرح نماز پڑہائی پس واسطی فائدہ تمہاری کی ہی یعنی اونکی لیی بھی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑہائی پس تمہاری لیی ثواب ہی اور اونپر وبال ہی روایت کی یہہ بخاری نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف تمہاری لیی ثواب ہی اس لیی کہ تمنی اچھی طرح پڑہی اور نیت جماعت کی کی اور اونپر وبال ہی سبب تقصیر کی یہہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر حاکم جب پیدا ہونگی اور امامت کرینگی اور اوسکی ادا کرنی مین رعایت احکام و آداب کی نہین کرینگی پس اوسوقت بین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑہین گی تو اونکو بھی فائدہ ہوگا والا تمہارا کچھ ضرر نہین بلکہ وبال اونہین پر ہوگا +

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا آخر وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تہی کہ جب امامت کری تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑہوا اونکو نماز روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نی کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجکو آگی اپنی پہر رکہا ہاتہہ اپنا بیچ سینی میری کی درمیان دونو چہاتیون میری کی پہر کہا پہیرہ پہر رکہا ہاتہہ پیٹہہ میری پر درمیان دونو مونڈہون میری کی پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیی کہ ہلکی پڑہاوی نماز اسلیی کہ اون مین بوڑہا بھی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین بیمار بھی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین ضعیف بھی ہوتا ہی اور تحقیق اون مین حاجت والا بھی ہوتا ہی پس جب نماز پڑہی ایک تمہارا اکیلا پس چاہیی کہ نماز پڑہی جس طرح چاہی ف پاتا ہون نفس اپنی مین ایک چیز یعنی عاجز ہی ادای حقوق امامت سی یا کچھہ اور وسوسی یا وقت امامت کی عجب و کبر پاتا ہون اوسکی دفع کی لیی حضرت نی ہاتہہ پہیرا اور دست مبارک کی برکت سی وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جسطرح چاہی پڑہی لیکن دراز پڑہنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموں کا حال برخلاف اسکی ہی

کہ لوگ نماز پڑھاتے ہیں تو نہایت دراز پڑھاتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو کفایت و سیر کرتے ہیں کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ۔ع۔ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہمارے ساتھ صافات کے روایت کی یہہ نسائی نے ف ان دونوں باتوں میں ظاہر میں منافات ہے جواب سکا یہہ دیا گیا ہے کہ حضرت کی قراءۃ میں یہہ خصوصیت تھی کہ بہت سی تھوڑی سی مانند پڑھتے تھے اور کوئی یہ بات نہیں حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نہ رہے ۔ع

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

باب ہے بیچ بیان اوسچیز کے کہ لازم ہے مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی وہ جسنے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہیں ہوا پیچھے آن کر ملا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے پیٹھ اپنی یہانتک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ ہم رکوع سے اوٹھکر حضرت کے ساتھ ہی سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرت سر رکھہ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے میں جاتے کہا مظہر نے اس میں دلالت ہے اسپر کہ سنت ہے مقتدی لوگ افعال صلوۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کریں اور اگر ایسی ڈھیل نہ کریں تو بھی جائز ہے مگر بیچ تکبیر احرام کے ضرور ہے کہ صبر کریں یہانتک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ متابعت کرنے کا طریق دو صورت سے واجب ہے یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اوسکے کرتا جاوے یہانتک کہ اگر اوٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہہ ہے کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اوٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لائق ہے یہہ کہ عود کرے اور یہہ دو رکوع اور دو سجدے نہیں ہونگے ۔ح۔ع

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جب ادا کر چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہمپر ساتھ مونہہ اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق میں امام تمہارا ہوں پس سبقت کرو مجھسے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ اوٹھنے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا مشاہدہ کے بطریق خرق عادۃ کے روایت کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے ولا الضالین پس کہو امین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن

حمدہ پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے مگر یہہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین **ف** پس کہو آمین اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ امام الحمد پڑہے او مقتدی سنین اور اخیر حدیث سے علوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہے او مقتدی ربنا جیسا کہ مذہب امام اعظم کا ہے ۰ع۰ح

وعن انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْہُ فَجُحِشَ شِقُّہُ الْاَیْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوۃً مِّنَ الصَّلَوٰتِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّیْنَا وَرَاءَہٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ قَوْلُہٗ اِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا ھُوَ فِیْ مَرَضِہِ الْقَدِیْمِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَہٗ قِیَامٌ لَمْ یَاْمُرْھُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰی اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرائے گئے اوس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونیکی نماز مین نرہی پہر نماز پڑہی ایک نماز نمازون مین سے یعنی فرض در نہی بیٹہے پس نماز پڑہی ہمنے پیچہے اون کے بیٹہے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوای اس کے نہین کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اوسکا پس جب نماز پڑہے کہڑے ہوکر پس تم بہی نماز پڑہو کہڑے ہوکر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اوٹہے رکوع سے پس اوٹہو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہے امام بیٹہہ کر پس نماز پڑہو بیٹہہ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمایا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑہے بیٹہہ کر پس پڑہو نماز بیٹہہ کر یہہ تہا حضرت کی پہلی مرض مین پہر نماز پڑہی پیچہے اسکی یعنی مرض الموت مین ایکدن پہلے انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہہ کر اور نماز پڑہی لوگون نے پیچہے اونکے کہڑے ہوکر نہین حکم کیا اونکو ساتہہ بیٹہنے کی اور سوای اسکے نہین کہ عمل کیا جاتا ہے ساتہہ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جو آخر ہو یعنی پچہلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا یہہ لفظ بخاری کے ہین اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتہہ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو مذکور ہوا یہہ شیخ ہے بخاری کا مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹہہ کر پڑہے تو مقتدی کہڑے ہوکر پڑہین اونکو بیٹہے پڑہنا درست نہین ۰ع۰

وعن عائشۃ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُہَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُّصَلِّیْ قَائِمًا وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَهُمَا یُسْمِعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے
بلال خبردار کرنی کو ساتھہ نماز کی پس فرمایا حکم کرو ابو بکر کو یہہ کہ نماز پڑہاوی لوگونکو پس نماز پڑہائی ابو بکر صدیق نی ان دنونمین یعنی سترہ نمازین
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی بیچ طبیعت اپنی کی کچہہ تخفیف پس اٹہی ہوئی چلائی جاتی تہی دو شخصونکی کندہونپر ہاتہہ ٹیکی ہوئی اور پاون
حضرت کی گہسٹتی تہی زمین مین یعنی بسبب ناطاقتی کی یہانتک کہ داخل ہوئی مسجد مین پس جب سنی ابو بکر نی آہٹ حضرت کی نی کی شروع کیا
ہٹنا یعنی تاکہ حضرت اپنی جگہہ کہڑی ہوویں پس اشارت کی طرف ابو بکر کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہ ہٹیں پس آئی حضرت
یہانتک کہ بیٹہی بائیں طرف ابو بکر صدیق کی پس تہی ابو بکر نماز پڑہتی کہڑی ہوئی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی
یعنی بسبب ناطاقتی کی اقتدا کرتی تہی ابو بکر رض ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ اقتدا کرتی تہی ساتہہ نماز ابو بکر کی روایت کی
یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت انہونکی ہی یہہ ہی کہ سناتی تہی ابو بکر لوگونکو تکبیر ف حکم کرو ابو بکر کو آخر تک شرح السنۃ
مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر رض افضل ہین لوگون مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی ہین ساتہہ خلافت
حضرت کی جیسا کہا صحابہ نی کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو واسطی دین ہماری کی پس کیا نہ پسند کرین ہم اون کو واسطی دنیا
اپنی کی اور مراد دو شخصون سی حضرت علی و عباس ہین اور اقتدا کرتی تہی ابو بکر آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تہی ابو بکر بہی ویسطرح کرتی
تہی اور جو فعل ابو بکر کرتی تہی اونکو دیکہہ کر اور لوگ بہی ویسطرح کرتی تہی اسلیی کہ حضرت بیٹہی تہی اور ابو بکر اونکی پہلو مین کہڑی تہی پس
معنی اقتدا کی یہہ ہین نہ یہہ کہ ابو بکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اونکی اسلیی کہ اقتدا کرنا ساتہہ مقتدی کی نہین جائز ہی بلکہ
امام حضرت تہی اور ابو بکر اور لوگ اقتدا اونکا کرتی تہی اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابو بکر کی نماز پڑہانی مین امام ہوئی
یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سی تہا یعنی اوروں کو اس طرح درست نہین ہی لیکن امام شافعی نی اسمین خلاف کیا ہی
اور اسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہی مرقاۃ مین مذکور ہی جو چاہی سو دیکہہ لی اور بعضون نی کہا ہی کہ احادیث سی یہہ معلوم نہین
ہوتا کہ حضرت ابو بکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابو بکر نی نماز نہ شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکہا ہی
کہ نماز پڑہی کہڑی ہوا پیچہی بیٹہی ہوئی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سو دونکو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنی تکبیرین
انتقالات کی پکار کر کہنی اسلیی کہ جو دور ہون امام سی وہ بہی سنین م ع • وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشٰی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہی سر اپنا پہلی امام کے یہہ کہ بدل ڈالی
اللہ تعالی سر اوسکا سر گدہی کا سا روایت کیا یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی کر دی اوسکو اللہ کم فہم مانند گدہی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی حیوانون مین
پس ہوگا یہہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیی کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب اشراط
الساعۃ کی لذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہی اوسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا اس سی
کہ کر دی اللہ صورت اوسکی گدہی کی سی اور کہا خطابی نی جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نی
کہ یہہ مسخ خاص ہی اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ اونہون
نی سفر کیا طرف دمشق کی واسطی طلب حدیث کی ایک شیخ سی کہ مشہور تہا اور سمین پس پڑہا اوس سی کچہہ لیکن وہ شیخ ڈالی رکہتا تہا درمیان

رہی اور درمیان اوسکی پردہ کہ نہیں معلوم ہوتا تہا منہ اوسکا پس جب دیر بہت ملازمت مین رہا اوسکی اور دیکہی اوسنی حرص اوسکی حدیث کہولدیا
واسطی اوسکی پردہ سین کہا منہ اوسکا گدہی کا سا پہر کہا اوس شیخ نی بیچ اے میری بیٹی ڈر سی کہ سبقت کری تو امام سی جسکی سنی مینی یہہ حدیث بعید
جانا مینی وقوع اوسکا پس سبقت کی مینی امام سی پس ہوگیا منہ میرا جیسا کہ دیکہتا تہی تو اور دیکہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ
ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی یا یہہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین • ع • **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن علیؓ و معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

روایت ہی حضرت علی رضہ اور معاذ بن جبل رض سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو
پس چاہیی کہ کری جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اقتدا کری امام کا اوسکی افعال مین اور
تقدیم اور تاخیر اوسپر نکری اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ موافقت کری امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر
اوسکی مین یعنی پس انتظار نکری رکوع کرنی امام کا طرف قیام کی جیسا کہ کرتی ہین عوام اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اوسپر
اہل علم کا اور نووی نی کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی پس تہا ترمذی کہ ارادہ کرتا تہا تقویت حدیث کا ساتہہ عمل اہل علم کی جیسا کہ کہا شیخ محی الدین
ابن عربی نی یہہ کہ پہنچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی اور جسکی لیی پڑہا جاوی
یہہ اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا مین پڑہتا اس کلمہ کو بعدد ردعدد روایت کئی گئی کی بغیر اسکی کہ نیت کرون مین واسطی کسیکی بالخصوص
پس حاضر ہوا مین ایک کہانی پر ساتہہ یارون کی اونمین ایک جوان تہا مشہور ساتہہ کشف کی پس ناگہان وہ کہانی مین رونی لگا پس پوچہا
مینی اوس سے سبب اوسکا پس کہا دیکہتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مینی دلمین ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکہتا ہون
مین اوسکو جنت مین کہا شیخ نی پس پہچانی مینی صحت اس حدیث کی ساتہہ صحت کشف اوسکی کی اور صحت کشف اوسکی کی ساتہہ صحت حدیث کی م •

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئا ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کی اور ہم سجدی مین ہون پس سجدہ کرو
اور نہ حساب مین رکہو اوسکو کچہہ اور جسنی پایا رکوع ساتہہ امام کی پس تحقیق پائی اوسنی رکعت نماز کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی
سجدی مین امام کی ساتہہ ملو تو اوسکو اوس رکعت سی کہ جسمین شریک ہوئی ہو نہ گنو کچہہ یعنی جیسی رکوع مین شریک ہونی سی وہ رکعت ہاتہہ لگ جاتی ہی
ویسی سجدی مین شریک ہونی سی رکعت ہاتہہ نہین لگتی اور اوسکی مابعد کی عبارۃ کی علما نی دو معنی کہی ہین ایک تو یہہ کہ رکعت سی مراد رکوع ہی
اور صلوۃ سی رکعت یعنی جسنی امام کو رکوع مین پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسری یہہ کہ جسنی پائی ایک رکعت نماز کی
پایا اوسنی نماز کو ساتہہ امام کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اوسکی م •

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسنی نماز پڑہی خدا کی لیی چالیس دن جماعت مین اسطرح سی کہ پاوی تکبیر اولی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سی

اور دوسری خلاصی نفاق سی روایت کی یہہ ترمذی نی ف پاوی تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ یعنی امام کی یہہ ہی تکبیر تحریمہ کہی اور علماء نی لکھا ہی کہ امام کی ثنا یعنی استفتاح تک شریک ہوجاوے تو بہی سی حکم میں ہی اور دوسرے خلاصی نفاق سی یعنی امن میں کہتا ہی اوسکو اللہ دنیا میں اس سی کی عمل کرے منافقوں کی سی یعنی ریا اور کسل نماز میں اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کی عملونکی اور آخرت میں امن دیگا اوس عذاب سی کہ عذاب پاوینگا ساتھہ اوسکی منافق اور گواہی دیجاویگی اسکی لیے کہ یہہ منافق نہیں ہی یعنی اس سبب سی کہ منافق جب کہڑی ہوتی ہیں نماز میں کہڑی ہوتی ہیں کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز میں پہلی سی آموجود ہوا اور تکبیر اولی میں شریک ہوا ع ح ٭

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ تعالی مثل اجر من صلاھا وحضرھا لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنی ساتھہ رعایت شرائط اور آداب و حضور دل کی پہر گیا یعنی مسجد میں پس پایا لوگونکو کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہیں دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت میں کم نہیں کرتا یہہ ثواب دینا اوسکو ثوابوں اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیوں کی ثواب میں سی کم ہوکر نہیں ملا کہ اونکی ثواب میں کمی ہوجاوے بلکہ اونہوں نی اجر اپنی فعل کا پایا اور اسنی ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنی کی اور یہہ ثواب جب پاویگا کہ قصدًا حاضر ہونی میں قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقًا کسی عذر سی رہ گیا اور اگر قصدًا نہ آیا اور پہر جماعت کی بعد آیا تو یہہ ثواب نہیں پاویگا ع ٭

وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ رواہ الترمذی و ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ صدقہ دے اسکو پس نماز پڑہی ساتہہ اسکی پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف پس دی یعنی احسان کری اسپر کہ اسکی ساتہہ نماز پڑہی تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو صدقہ دیا اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اکیلی کو جماعت بتانی سی دوبارہ جماعت ہونی سی ویسی ثواب بڑہی کا حاصل ہوتا ہی اور کہا مظہر نی کہ اسکا نام صدقہ اسلیئے کہا کہ تصدق کرتا ہی اوسپر چہبیس حصہ ثواب اسلیے کہ اگر اکیلی نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کی ستائیس نمازونکا ثواب ملتا ہی ع ٭ الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس فقلنا لا یا رسول اللہ وھم ینتظرونک فقال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب فقعد فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ والناس عکوف فی المسجد ینتظرون

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَّخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبید اللہ بن عبد اللہ سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی ہان پس کہا مینی کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نماز کو تشریف لائی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ ہان بہت بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نی پس کہا ہمنی کہ نہین یا رسول اللہ اور نماز کی انتظار کرتی ہین تمہارا پس فرمایا کہ رکہو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس کہا ہمنی پہر نہائی حضرت پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہی لوگون نی کہا ہمنی نہین نماز کی منتظر ہین آپ کی ای رسول خدا کی پس فرمایا کہ دہری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس بیٹہی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپکی یا رسول اللہ فرمایا رکہو میری لیی پانی لگن مین پس بیٹہی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپ کی یا رسول اللہ اور لوگ ٹہری ہوئی تہی مسجد مین منتظر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء کی لیی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابوبکر صدیق کی ساتہہ اس مضمون کی کہ نماز پڑہا وین لوگونکو پس آیا اونکی پاس پیغام پہنچانیوالا یعنی بلال پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین تم یہہ کہ نماز پڑہا دو لوگونکو پس کہا ابوبکر نی اور تہی وہ مرد نرم دل ای عمر نماز پڑہا دو تم لوگونکو یعنی مین متحمل حضرت کی جگہہ کہڑی ہونیکا نہین ہون تم پڑہاو پس کہا واسطی اون کی عمر نی تمہین لائق تر ہو ساتہہ اسکی پس نماز پڑہائی ابوبکر نی ان دنون مین یعنی ایام مرض مین کہ سترہ نمازین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی مزاج اپنی مین تخفیف اور نکلی حضرت نماز ظہر کی لیی تکیہ کیی ہوئی درمیان دو شخصون کی کہ ایک اون دونون مین سی تہی عباس اور ابوبکر نماز پڑہاتی تہی لوگونکو پس جب دیکہا حضرت کو ابوبکر نی ارادہ کیا کہ پیچہی ہٹین پس اشارہ کی طرف اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیچہی نہ ہٹین پس فرمایا اون دونون شخصون کو بٹہا دو مجکو طرف پہلو انکی کی پس بٹہا دیا اونکو طرف پہلو ابوبکر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور کہا عبید اللہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس گیا مین عبد اللہ ابن عباس کی پاس پس کہا مینی واسطی اونکی کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہاری وہ حدیث کہ بیان کی مجہسی عائشہ نی بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا ابن عباس نی کہ ہان بیان کر پس بیان کی مینی روبرو اونکی حدیث عائشہ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نی اوسمین سی کچہہ سوائی اسکی کہ اونہون نی کہا کیا نام بیان کیا ہی عائشہ نی واسطی تیری اوس شخص کا کہ تہی ساتہہ عباس کی کہا مینی نہین کہا ابن عباس نی کہ وہ علی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت عائشہ نی دوسری طرف کی آدمی کا نام جو نہ لیا تو

سبب یہہ تہا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تہا مثل عباس کی کہ ایک طرف مین ان کی بنوبت ملتی جاتی تہی کبہی حضرت علی کبہی اسامہ یا فضل بن عباس سی لیکر اور
روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ دوسری طرف ایک آدمی تہا ان میت سی تا شامل ہو سہو انکو بطریق احتمال کی واللہ اعلم ع ح • وعن ابی ھریرۃ
انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القراٰن فقد فاتہ خیر کثیر
رواہ مالک اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق وہ تہی کہتی کہ جس شخص نی پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی کہ گئی پڑہنی سورۂ
فاتحہ پس تحقیق دکیا اوس سی ثواب بہت روایت کی ہیہ مالک نی ف یعنی جسنی سورۂ فاتحہ نماز مین نہ پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب
اوس سی گیا یہہ نوع ایک شکل نا نکا ناقص ہی اور نکل طریق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین فرض نہیں ع ح •
وعنہ انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطٰن رواہ مالک
اور روایت ہی ونہین سی یہہ کہ کہا جو شخص کہ اوٹہاوی سر اپنی کو اور جہکاوی اوسکو یعنی رکوع وسجود مین پہلی امام کی پس سوای اسکی نہین کہ پیشانی
اوسکی بیچ ہاتہہ شیطان کی ہی روایت کی ہیہ مالک نی

باب من صلی صلوٰۃ مرتین

باب ہی بیچ بیان
حال اوس شخص کی کہ نماز پڑہی دوبار یعنی حقیقۃً یا صورۃً

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال کان معاذ بن
جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ روایت ہے
جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپنی قوم پاس پس نماز پڑہاتی اونکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف یعنی سنت عشا کی یا نفل حضرت کی ساتہہ پڑہیا تا فضیلت حاصل کرین ونکی ساتہہ کی نماز کی اور اونکی مسجد مین پڑہنی کی اور سیکہین ادب
اونسی پہر اپنی قوم مین انکو فرض اپنی پڑہتی ع ح • وعنہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء
ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وھی لہ نافلۃ رواہ اور روایت ہی ونہین سی کہ کہا تہی معاذ نماز پڑہتی ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر پہرتی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑہاتی اونکو عشا کی اور وہ واسطی ونکی نفل ہوتی روایت کی یہہ ف
نماز پڑہتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑہتی وسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی کہ نیت کرتی تہی معاذ اوس مین سنت
عشا کی یا نفل کی پہر پہرتی اپنی قوم کی طرف پس پڑہتی ساتہہ اونکی فرض عشا کی ورد وہ یعنی نماز دوبار پڑہتی ساتہہ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز
اوسکی لیی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جنہون نی کہ معنی یہہ کہی ہین کہ وہ یعنی عشا دوسری بار کی اوسکی لیی نافلہ ہوتی تہی اور
اوسکی قوم کی لیی فرض عشا کی ہوتی تہی ونکو سند لانی چاہیی حادثہ کی اونسی یہہ بات ہمسی اسلیی کہ نہین معلوم ہو سکتا یہہ بغیر کہنی اون کی
کی کیونکہ نیت دل سی ہوتی ہی چنانچہ ابن ہمام نی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سی بدعت ہی نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ
صحابہ سی اور باوجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی لہ نافلہ نہین ہی روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نی لکہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافعی سی ہی
بنا بر اجتہاد اونکی کی اور کتاب مشکوٰۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نی بیچ کسی طریق کی سنن سی یہہ لفظ نہین پایا
اور تورپشتی نی کہا کہ علماء حدیث نی کہا ہی کہ قول وہی لہ نافلہ غیر محفوظ ہی حدیث جابر مین ع و ح • یہہ خلاصہ انکی شرحون سی لکہا ہی
جو مفصل دیکہا چاہی وہان دیکہی اور نفل پڑہنی والی کی پیچہی فرض پڑہنی درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی باب القراءۃ
فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن یزید بن
الاسود قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما

تقضی صلوتہ وانحرف فاذا ھو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بھما فجیء بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہی یزید بن اسود سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ حج انکی یعنی حجۃ الوداع مین پس نماز پڑھی مین نی ساتھ اونکی نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑھ چکی نماز اپنی اور پھیری نماز سی پس ناگہان آنحضرت نی دیکھا دو شخصون کو بیٹھی ہوئی آخر قوم مین کہ نماز پڑھی تہی اونہون نی ساتھ حضرت کی فرمایا کہ لی آؤ ان دونون کو میری پاس پس لائی گئی وہ دونون کانپتا تہا گوشت مونڈہون اونکیکا یعنی حضرت کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نی باز رکہا تمکو نماز پڑہنی سی ہماری ساتھ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق تہی ہم نماز پڑھ چکی بیچ مکانون اپنی کی فرمایا پس کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اوس مین نماز جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیون کی پس تحقیق یہہ نماز تمہاری لیے نفل ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف یعنی یہہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہوئیگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے

الفصل الثالث

عن بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلوۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواہ مالک والنسائی روایت ہی بسر بن محجن سی وہ نقل کرتی ہین باپ سی کہ تحقیق وہ تہی بیچ مجلس مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اذان دی گئی نماز کی لیے پس کہڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر نماز پڑہی اور پہرے اور محجن بیٹھی ہوئی تہی جگہہ اپنی مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتھ لوگون کی کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہون مین مسلمان یا رسول اللہ لیکن تہا مین کہ تحقیق نماز پڑہی تہی مین نی بیچ اہل اپنی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی تو مسجد مین اور نماز پڑھ چکا ہو یعنی پہلی گہر مین پہر قائم کیجاوی نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگون کی اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہہ مالک اور نسائی نی وعن رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سال ابا ایوب الانصاری قال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوۃ ثم یاتی المسجد وتقام الصلوۃ فاصلی معھم فاجد فی نفسی شیئا من ذلک فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداود اور روایت ہی ایک شخص سی کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سی تہا یہہ کہ اوس نی پوچہا ابو ایوب انصاری سی کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنی مین بیچ گہر اپنی کی نماز پہر آتا ہی مسجد مین اور پڑہی جاتی نماز پس کیا پڑہون مین نماز ساتھ اونکی پس پاتا ہون مین دل اپنی مین ایک چیز اس سی یعنی خدشہ اور شبہ دل مین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنی سی کہ آیا بہتر ہی میری لیے یا برا پس کہا ابو ایوب نی پوچہا مین یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس یہہ واسطی اوسکی نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہہ مالک اور ابوداود نی ف یعنی دوبارہ پڑہنی سی ثواب فضیلت جماعت کی پاوےگا پس اس سی لیس شبہ نہ لاوے وعن یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوۃ

فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی یزید بن عامر سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز مین تہی پس بیٹہا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتہہ اونکی نماز مین پس جبکہ پہری نماز پہیرکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا مجکو بیٹہی ہوی پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان ای یزید کہ نماز نہ پڑہی تو نی کہا مینی ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ داخل ہو تو ساتہہ لوگون کی نماز اونکی مین کہا تحقیق تہا مین نماز پڑہ چکا گہر اپنی مین اور گمان کیا مین نی یہہ کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگون کو یعنی نماز پڑہتی پس نماز پڑہ ساتہہ اونکی اگرچہ تحقیق پڑہ چکا ہو ہوگی یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطی تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نے پوچہا اونسی پس کہا تحقیق مین نماز پڑہتا ہون بیچ گہر اپنی کی پہر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتہہ امام کی پس نماز پڑہون مین ساتہہ اونکی کہا اوسکو ہان کہا اوس شخص نی کونسی ٹہراؤن مین نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نی اور یہہ طرف تیری ہی یعنی یہہ مقرر کرنا تیری سپرد نہین ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ سپرد طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی ٹہرا دی اون دونو مین سی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہہ مالک نی

ف اسمین تائید ہی اونکی جو بعضی شافعیہ نی اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نی کہ فرض ایک ہی اون دونون مین سی غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل موافق قیاس کی بہی ہے اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتہہ ادای اول کی پس فرض وہی ہوی واللہ اعلم ؀ **وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہ کی سی کہ کہا آئی ہم ابن عمر کی پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑہتی تہی پس کہا مینی ابن عمر سی کیا نہین نماز پڑہتی تم ساتہہ اونکی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق نماز پڑہ چکا ہون مین اور تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ پڑہو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک قسم دوبار روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** بلاط نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نی مسجد سی باہر بنائی تہی لوگونکی لیے کہ اگر باتین اپنی کرنی منظور ہون وہان بیٹہکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوی اور نماز پڑہ چکا ہونا شاید ابن عمر نماز جماعت سی پڑہ چکی ہونگی یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑہنی چاہیی اسلیی یہہ فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثونکی کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑہنی پر تطبیق ان حدیثونمین یہہ ہی کہ یہہ حدیث اوس شخص کی حقمین ہی کہ پہلی جماعت سی پڑہ چکا ہو اور پہلی حدیثین اونکی حقمین ہین کہ تنہا پڑہی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سے یہہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑہو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑھے مضائقہ نہین تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہوجاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہے اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہے بنظر انکی اونہون نے بعضی نماز کو خاص کرلیا ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑہے اور اسکو نہ پڑہے چنانچہ حدیث آیندہ مین بھی تخصیص ہے ۱۲ع ۱۲ح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمر کہتے کہ جسنے نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اون دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑہے اون دونون کو روایت کی یہہ مالک نے ف یہہ موید ہے مذہب امام مالک رح کی کہ اونکے ہان ان دو نمازونکا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہے اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازونکا جایز ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑہی ہو یعنی وسکا یہہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہوگا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیے ۱۲ح

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

باب ہے بیچ بیان سنتونکے اور فضیلتون یعنی بزرگیون اونکے ف یعنی وہ نمازین کہ فرضونکے ساتھ پڑہی جاتی ہین زائد اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنی جنپر حضرت نے مداومت کی اور دوسرے غیر رواتب یعنی جنپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کی اور جانا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہہ سب الفاظ مترادف ہین معنی انکی ایک ہی ہین معنی انکی یہہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے انکی کرنیکو نکرنے پر اگرچہ ہے بعض سنون موکد تر بعض سے ۱۲ح ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہے واسطے اوسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اوسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ ام حبیبہ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوائے فرض کی مگر کہ بناتا ہے اللہ اوسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے اوسکے لیے گھر بہشت مین ف یہہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اونکو واجب کہا ہے اور حسن نے مغرب کے بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہے لیکن اس حدیث سے رد کیا ہے اونکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ۱۲ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑہی مینے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اوسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنی حضرت حفصہ کے حجرے مین کہ بہن ابن عمر کی تہین اور دو رکعتین پیچھے عشا کے

پڑھتے گھر میں کہا ابن حجر نے اور حدیث کی تخریج حفصہ سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز دو رکعتیں ہلکی جس وقت کہ نکلتی فجر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث نہیں منافی ہے اس حدیث کی جو آگے گذر چکی جسکی حال ہو چکا ہے تطبیق اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے چار رکعتیں ظہر کی پہلی یہ لکھا ہے ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث مستند شافعی کی ہے کہ ان کے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہیں اور ہمارے نزدیک چار رکعتیں ہیں اور اس میں بھی حدیثیں آئی ہیں حضرت علی اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اسحق کا اور شافعی اور احمد کہتے ہیں چار رکعتیں آئی ہیں لیکن ساتھ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت گھر میں چار رکعتیں پڑھتے ہونگے ازواج مطہرات نے دیکھا اور روایت کیا اور جب مسجد میں آئے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اوسکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور اسلئے کہ ابن عمر حجرے کے اندر نہ جاتے تھے سوائے ان وقتوں کے جن میں حضرت حفصہ نے خبر دی روایت کیں

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنی کچھ یہاں تک کہ پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کی اپس پڑھتے دو رکعتیں گھر اپنے میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہے جیسے ایک قول ہے سنت جمعہ کی مانند ظہر کی ہے اور گھر میں پڑھتے تھے اسلیے کہ نوافل گھر میں پڑھنی افضل ہیں اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے پہلے جمعہ کی چار رکعتیں اور بعد اسکے چار اور ایک روایت میں بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہیں چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک بھی یہی ہے ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلوں ونکی کا پس کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر میں پہلے ظہر کی چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کی یعنی فرض ظہر کے پھر داخل ہوتے یعنی گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کی نماز مغرب کے پھر داخل ہوتے یعنی اپنے گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگونکی عشا کی اور داخل ہوتے گھر میرے میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی کبھی نو رکعت اون میں وتر بھی ہوتی اور تھے نماز پڑھتے اکثر دیر تک کھڑے اور رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جس وقت کہ پڑھتے کھڑے ہو کر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جس وقت کہ پڑھتے بیٹھ کر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جس وقت نمودار ہوتی فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پھر نکلتے اپس پڑھتے ساتھ لوگوں کی نماز فجر کی **ف** اسمیں دلیل ہے اس پر کہ سنتیں گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور راتوں میں وتر بھی ہوتی ہے ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب میں روایتیں مختلف

تی ہیں چھہ بھی اور آٹھہ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتی کبھی کتنی اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی
حالت سے کہ کھڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تھی رکوع و سجود میں حالت قیام سے نہ یہہ کہ رکوع و سجود بیٹھہ کر کرتی تھی اور جب بیٹھہ کر پڑھتی رکوع و سجود بھی
اوسی حالت میں کرتی اور اسصورت میں رکوع و سجود کھڑی ہو کر کرنا بھی آیا ہے یعنی قراءۃ پڑھتی بیٹھہ کر پھر کھڑی ہوتی اور تھوڑی سی قراءۃ پڑھتی
پھر رکوع و سجود کرتی پس تین طرح پڑھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑی یا تمام بیٹھی یا قراءۃ بیٹھہ کر پڑھتی بعد از ان کھڑی ہوتی اور رکوع و سجود کرتی
اور اسطرح نہ تھی کہ قراءۃ کھڑی ہو کر پڑھیں اور پھر بیٹھہ کر رکوع و سجود کریں۔ **وعن** عائشۃ قالت لم یکن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی شیء من النوافل اشد تعاھدا منہ علی رکعتی الفجر متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف یعنی سنتیں فجر کی سب سے زیادہ موکد ہیں کہ سفر و حضر میں انکو حضرت نہ چھوڑتے اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بغیر عذر کے انکو بیٹھہ کر
پڑھنا درست نہیں ہے۔ **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا
رواہ مسلم اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور اوس چیز
سے کہ دنیا میں ہے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوس سے یہہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا
کی کہ اوسمیں بخل کرے اور راہ دین میں خرچ نہ کرے اوسمیں بھلائی کہاں ہے کہ اوس سے انکو بہتر کہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ سب سے زیادہ موکد
سنتیں فجر کی ہیں اور بعد انکے سنتیں مغرب کی اور بعد انکے سنتیں ظہر کی بعد کی اور بعد انکے سنتیں عشاء کی اور بعد ان سبہوں کے سنتیں ظہر کی پہلی کی
ہیں۔ **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل صلوۃ المغرب رکعتین قال فی الثالثۃ لمن
شاء کراھیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ
کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے یعنی دو رکعتیں فرمایا تیسری بار میں جو شخص کہ چاہے اطلب مکروہ جانتے اس بات کے
کہ ٹھیراویں اوسکو لوگ سنت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتیں اور تیسری
بار میں یہہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہہ اسلیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹھیرا لیں نہایت یہہ کہ مستحب ہیں اور اکثر فقہا منع کرتے ہیں انکو چنانچہ
تحقیق اسکی بیچ باب فضل اذان کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کی میں بھی مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالی ہے۔ **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا رواہ مسلم
وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ اوس
روایت مسلم کی یہہ ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے بعد اوسکے چار رکعت

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی
اربع رکعات قبل الظھر و اربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی و ابو داود
والنسائی و ابن ماجۃ روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنی مداومت
کرے اوپر چار رکعتوں کے پہلی ظہر کی اور چار پیچھے ظہر کی حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ پر یعنے مطلق یا ہمیشہ نہیں آگ میں رہنے کا

روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ دا کرے چار رکعت ظہر کی بعد
کی کو ساتھہ دو سلام کی اور کلام مین کہی ہیہ چار رکعتین سنتون کی دو کھتون ہمیت مین سوای انکی ظاہر یہہ کہ یہ چار سوا ئی اون دو کی ہین کذا
ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ دو رکعت انہین سی موکدہ مین اور دو مستحب ولی یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتھہ دو سلامون کی ع وعن
ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن
ابواب السماء رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار
رکعتین پہلی ظہر کی کہ نہین بیچ انکی سلام پہیرنا یعنی افضل یہی کہ آخر ہی سلام کو پہیرے درمیان مین نہ پہیرے کہولی جاتی ہین اونکی لیئی دروازے
آسمان کی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین سبب انکی انوار رحمت
لے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتین راتبہ ظہر کی ہین یا سوای اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتی ہین اور
مختار یہہ ہی کہ یہہ غیر رواتب کی ہین یعنی فی الزوال ع وعن عبد اللہ بن سائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظہر وقال انہا ساعۃ تفتح فیہا ابواب السماء فاحب ان یصعد
لی فیہا عمل صالح رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی چار رکعت پیچھی ڈہلنی آفتاب کی پہلی ظہر سی یعنی نماز فی الزوال اور فرماتی تحقیق یہہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہین اسمین دروازی آسمان
یعنی واسطے چڑہنی اعمال صالحین کی پس دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ چڑہے واسطی میری اسمین عمل نیک روایت کی یہہ ترمذی نی ف
اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک اسوقت مین کریں قبول ہے اور نماز افضل ہی اعمال مین پس ہوگا اوسکا افضل
ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا رواہ احمد و
الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ پڑہے پہلی عصر کی چار رکعت روا
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونی اس نماز کی ع وعن علی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملئکۃ المقربین ومن تبعہم
من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر کی
چار رکعتین فرق کرتی درمیان انکی ساتھہ سلام کرنی کی اوپر فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنی وجود مین مسلمان ہین سی کہ اسماء اور مومنین سی
ف مراد تسلیم سی یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتونکی بعد التحیات پڑہتی اور چار رکعت کی بعد سلام پہیرتی ع وعنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداود اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کی دو رکعتین روایت کی یہہ ابوداود نی ف عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی پس مصلی
کو اختیار ہی چاہی دو پڑہی چاہی چار لیکن چار افضل ہین ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ابی خثعم وسمعت محمد بن اسمعیل یقول
ہو منکر الحدیث وضعفہ جدا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی چھ رکعت

چهه رکعتین کہ نہ بولی درمیان اونکی ساتهہ کلام بد کی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کیسی اور سنا مینی محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہتی تھی کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اور ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتی ہین یہ نام اسکا ابن عباس سی منقول ہی اور حدیث سی یہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بہی داخل چهہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اونمین بہی دو داخل ہین کہا یہ طیبی نے پس پڑہی دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار الگ پڑہی چاہی دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کی چهہ رکعتین پڑہتی تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مینی اپنی پیاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کی چهہ رکعتین اور فرمایا کہ جو اوسی پڑہی بعد مغرب کی چهہ رکعتین بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہوون مانند جهاگ دریا کی روایت کی یہ طبرانی نی م ع ✣ اور حضرت مولانا اسحاق زاد اللہ شرفہ نی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہی کہ چهہ اوپر سوای سنتون مؤکدہ کی ہین واللہ اعلم وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہی بعد مغرب کی بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نی **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی ہی پس جسنی پڑہی یہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو کہا ایک جماعت علما کی نی کہ روایت کی گئین ہین اس نماز کی چار رکعتین بہی اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہین اسمین حدیثین بہت ح ✣ ع ✣ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی کبہی پہر آئی ہوون نزدیک میری مگر نماز پڑہتی چار رکعتین یا چهہ رکعتین روایت کیا یہہ ابو داؤد نی **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین مؤکدہ اور دو مستحب اور او ست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لیی ہی یا تنویع کی لیی ہی اور مشہور روایتون مین بعد عشا کی دو رکعتین آئی ہین اور بعضے روایتون مین چار بہی آئی ہین اور چهہ رکعتین سوا اس حدیث کی نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا کی چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتین لیلۃ القدر مین روا سعید بن منصور نی سننہ م ع ✣ ح ✣ و برہان شرح مواہب الرحمٰن وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد ساتہہ تسبیح ادبار النجوم کی دو رکعتین فجر کی پہلی کی ہین یعنے سنتین فجر کی اور مراد ساتہہ تسبیح ادبار السجود کی دو رکعتین مغرب کی بعد کی ہین روایت کی ترمذی نی **ف** یعنی سورۂ طور کے آخر مین جو آیا ہی وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتہہ تعریف رب اپنی کی جبکہ کہڑا ہووے تو اور کچہہ رات کو پس تعریف کر اوسکی اور وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سی یعنی تسبیح کرنی وقت پیٹہہ پہیرنے ستارونکی مراد

سنتیں فجر کی ہیں اور یہہ جو آیا ہی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف
پروردگار اپنی کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی ڈوبنی کی اور کچھہ رات کو پس پاکی بیان کر اوسکی اور پیچھی سجودکی پس سجودسی مراد اس آیۃ مین فرض
مغرب کی ہین اور ادبار السجود سی یعنی اتسبیح کرنی سی پیچھی سجودکی سنتین مغرب کی ہ ت ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی حضرت
عمر رضہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی چار رکعتین پہلی ظہر کی پیچھی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کے
حساب کیجاتی ہین وہ برابر کہی جاتی ہین یعنی فضیلت و ثواب مین ساتھہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد مین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت
کا سا ثواب ہوتا ہی ونکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اس وقت پہر پڑہی یہہ آیت پہرتی ہین سائی ہرچیز کی داہنی طرف سی اور
بائین طرف سی اور سجدہ کرتی ہوئی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** حضرت نی واسطی
ثبوت دلائلی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار
اوسکی حکم کی ہین ورنہ بات نہین کہ پیدا کیا جسکی لئی ہ ت ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہ کہا نہین چہوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی دو رکعتین پیچھی عصر کی نزدیک میری یعنی میری گہر مین کبھی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یہہ ہی کہ کہا
عائشہ نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چہوڑین حضرت نی یہہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی
ف یہہ دو رکعتین پڑہنی حضرت کی خصوصیات سی ہین کہ حضرت ہی کو پڑہنی جائز نہین اور کو عصر کی بعد نفل پڑہنی درست نہین کہ بہت حدیثو
اسکی منع مین وارد ہوئی ہین ہ ت ۔ **وعن** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی مختار بن فلفل سی کہ کہا پوچہا مینی انس بن مالک سی حال نفل کا پیچھی عصر کی پس کہا ہی حضرت عمر رضہ مارتی تہی اوسکی ہاتون کو کہ نیت
باندہتا نماز کی پیچھی نماز عصر کے یعنی منع کرتی تہی لوگون کو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین
پیچھی غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا مینی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دونون رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی
ہمکو نماز پڑہتی پس حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع کرتی ہمکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہ حکم فرمانا نہ منع فرمانا اس سی تقریر حضرت سی ثابت کی
یعنی حضرت نی روا رکہی اور خلفاء راشدین ان دونون رکعتون کی قائل نہین تہی پس قندا اونکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی منع کرتی ہین
اسلیی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی ہ ع ۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

اِبْتَدَرُوا السَّوَارِیَ فَرَکَعُوا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسِبُ اَنَّ الصَّلوٰۃَ قَدْ صُلِّیَتْ مِنْ کَثْرَۃِ مَنْ یُّصَلِّیْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینی والا واسطی نماز مغرب کی دوڑتی یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کی پس پڑہتی دو رکعت یہان تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکی بسبب کثرت اون لوگون کی کہ پڑہتی نماز دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گمان کرتی کہ فرض مغرب کی لوگ پڑہ چکی ہین اور اوسکی سنتین پڑہ رہی ہین اور کہا طیبی شافعی نی کہ اسحدیث مین دلیل ظاہر ہی اوپر ثبات ان دونون رکعتون کے انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی رح نی کہ نہین شک ہی کہ یہہ تہا نادر اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تہی واسطی نماز مغرب کی اجماعا اور لازم آتی ہی اس سی تاخیر مغرب کی بلکہ حرج اسکا وقت انہی سی نزدیک بعضی علما کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سی ایک وقت مین یا تہی یہہ نماز پہلی پہر چہوڑ دیا اوسکو جیسا کہ کہا بعضون نے ۔ **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَیْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِیَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ یَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلوٰةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا یَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سی کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کی پاس پس کہا مین کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سی کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلی نماز مغرب کی پس کہا عقبہ نی تحقیق تہی ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض ونکی پڑہتی یہہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کبہی کبہی کہا مین نی پس کس چیز نی منع کیا تجکو اب کہا شغل نی یا نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف مباح ہونی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سی ۱۲ ۔ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی مَسْجِدَ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰی فِیْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلوٰتَهُمْ رَاٰهُمْ یُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلوٰةُ الْبُیُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ قَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلوٰةِ فِی الْبُیُوْتِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبد الاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تہا انصار مین سی پس پڑہی اوسمین نماز مغرب یعنی فرض وسنت پس جب پڑہ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہی کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرون مین **ف** یہہ نوافل نماز گہرون کی ہی یعنی افضل ہی پڑہنا انکا گہرون مین اسلیی کہ دور تر ہی ریا سی اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گہرون مین برکت ہوتی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوسکی لیی ہی کہ ارادہ رکہتا ہی پہرنیکا طرف گہر ہی کی بخلاف اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ وہ پڑہی مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہی بالاتفاق جانا گیا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ نماز نفل سوای فرضون کی گہر مین ادا کری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہوا ہو تو خبر خصوصا سنت خرمذکور اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کری سنت سی واقع نہین ہوتین اور بعضون نی کہا ہی کہ گناہ گار ہوتا اور جمہور اسپر ہین کہ گناہ گار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیی ہی اور حاشیہ ہدایہ کیمین جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پہرنیکی گہر مین شغل مین آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی پس صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہہ ڈر نہین ہی تو افضل یہہ ہی کہ گہر مین جا کر پڑہی ۱۲ ۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطِیْلُ الْقِرَاءَةَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَ

اَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قراءۃ کو یعنی کبہی دونوں رکعتوں مین
پیچہے مغرب کی یہانتک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین پڑہتی
تہی یہہ معمول کسی سبب یا عذر سی ہی کہ گہر جانی سی مانع تہا مسجد مین پڑہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ عمل کیا جاوی بیان جواز کو یعنی اسلیئی پڑہین کہ لوگ
معلوم کرلین کہ جائز یون ہی ہی یا اعتکاف مین پڑہتی ہون اور احتمال ہی کہ گہر مین پڑہتی ہون اور گہر متصل مسجد کی تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی تہا
ابن عباس نے حضرت کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ درازگی قراءۃ کی ہی کبہی ہوئی ہو اسیلیئی کہ ثابت ہوا ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہتی تہی مرح مرح **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ
فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول تابعی سی کہ پہونچاتا ہی حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑہتی پیچہے مغرب کی پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کیجاتی ہی
نماز اوسکی علیین مین روایت کی یہہ مکحول نی بطریق ارسال کی **ف** بعد مغرب کی یعنی مغرب کی فرضون کی بعد یا سنتون کی بعد اور دو رکعتین
یعنے سنتین مغرب کی یا سوا اونکی اور چار رکعتین دو انمین سی سنت مغرب کی اور دو سوای اونکی یا چارون سوای سنتون کی پس یہہ دو یا چار
کہ سوای سنتون کی ہون انکو صلوۃ الاوابین کہتی ہین اور بلند کیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض سمیت علیین مین یہہ کنایہ ہی کمال
قبول ہونی اس نماز کی سی اور بہت ثواب سکی سی اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمین ارواحین مومنون کی جاتی ہین اور
عمل اونکی لکہی جاتی ہین ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ
مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی حذیفہ سی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس تہی حضرت فرماتی جلدی پڑہو دو رکعتین پیچہے مغرب کی یعنی سنتین اوسکی اسلیئی کہ تحقیق وہ
دونو اوٹہائی جاتی ہین ساتہہ فرضون کی روایت کیا ان دونون کو رزین نی اور روایت کی یہہ بیہقی نی زیادتی حذیفہ سی مانند اسکی شعب
الایمان مین **ف** اسلیئی کہ یہہ دونون رکعتین اوٹہائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑہو بغیر فاصلہ کی فرضون سی تا ملائکہ عمل لیجانیوالی منتظر
نہون اور ظاہر یہہ ہی کہ بعد اسکی پڑہنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہی پڑہنا اوسکا بعد فرضون کی منافی تعجیل کی نہین یا یون کہا جاہی کہ پڑہنا اوسکا
بعد دونون رکعتون کی منافی بعدیت کی نہین لیکن یہان ایک دغدغہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونون رکعتون کی پڑہنی کی گہر مین ثابت ہوئی ہی پس اگر
گہر دور ہو تو جلدی نہین ہوسکتی پس اس صورت مین کیا کری جواب یہہ ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ گہر اختیار کری کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم ۱۲ ح
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ
فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطا تابعی سی کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نی بہیجا اوسکو یعنی عمرو کو طرف سائب صحابی
کی کہ پوچہی ان سی اوس چیز سی کہ دیکہا اوس کو ان سی معاویہ نی نماز مین پس کہا سائب نی کہ ہان نماز پڑہی مینی ساتہہ معاویہ کی جمعہ کی

مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام نی کہڑا ہوا مین بیچ مقام اپنی کی یعنی جہان جمعہ پڑہا تہا پس نماز پڑہی مینی یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکی کہ فرق کرون مین فرض و سنت مین کچہہ پس جبکہ داخل ہوئی معاویہ گہر مین بہیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پہر نہ کرنا یہہ کام کہ کیا تو نی یعنی نماز نفل فرض کے جگہہ بغیر فرق کی نہ پڑہنا جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کے پس نہ ملا اوسکو ساتہہ اور نماز کی یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہان تک کہ بولی تو یا نکلی تو یعنی مسجد سی اسلیی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اوسکا یہہ ہی کہ نہ ملاوین ہم نماز کو ساتہہ نماز دوسری کی یہان تک کہ بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی یہہ بطور مثال کی فرمایا اسلیی کہ سوای جمعہ کے اور نماز کا بہی یہی حکم ہی کہ فرض کے ساتہہ نفلون کو ملا کر نہ پڑہی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث جو معاویہ نی ذکر کی اور مقصورہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ مسجد مین بنادیتی تہی واسطی نماز پڑہنی بادشاہ کی اور یہان تلک بولی تو یعنی کسی آدمی سی کلام کری تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہی فرق درمیان ذکر اللہ کرنی سی فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلی تو یعنی حقیقۃً نکل یا حکماً نکل کہ سرک جاوی فرضون کی جگہہ سی +ع+ **وعن** عطاء قال کان ابن عمر اذا صلّی الجمعۃ بمکۃ تقدّم فصلّی رکعتین ثمّ یتقدّم فیصلّی اربعًا واذا کان بالمدینۃ صلّی الجمعۃ ثمّ رجع الی بیتہٖ فصلّی رکعتین ولم یصلّ فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یفعلہ رواہ ابوداؤد وفی روایۃ الترمذی قال رأیتُ ابن عمر صلّی بعد الجمعۃ رکعتین ثمّ صلّی بعد ذلک اربعًا اور روایت ہی عطا سی کہ کہا تہی ابن عمر جسوقت کہ پڑہ چکتی نماز جمعہ مکہ مین آگی بڑہتی پہر پڑہتی دو رکعتین پہر آگی بڑہتی پڑہتی چار رکعتین اور جسوقت کہ ہوتی مدینہ مین پڑہتی نماز جمعہ پہر پہرتی طرف گہر اپنی کی پہر پڑہتی دو رکعتین اور نہ پڑہتی مسجد مین پس کہا گیا واسطی اونکی کہ کیون گہر مین پڑہتی ہو نہ مسجد مین پس کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہہ روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ کہا عطا نی دیکہا مین نی ابن عمر کو پڑہتی تہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی تہی پیچہی اوسکی چار رکعتین **ف** آگی بڑہ جانا بمنزلہ نکلنی کی تہا جیسا کہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکہا ہی علما نی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کی اسلیی تہا کہ گہر ابن عمر رضہ کا مدینہ مین نزدیک مسجد کی تہا وہان سبب سنت کی گہر مین پڑہتی اور مکہ مین مسافر تہی اور مکان حرم سی دور تہا پس آگی بڑہنی کو قایم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز کو مکہ مین یعنی چہہ رکعت اسلیی تہی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہی و سنت نزدیک ابو حنیفہ کی بعد جمعہ کی چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی کہ پڑہتی پیچہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی پیچہی اوسکی چار رکعتین یہہ لکہی ہین کہ پہلی دو پڑہا کرتی تہی بعد اوسکی چار پڑہنی لگی یعنی دو اور زیادہ کرلین و نہین دو رکعتونین اسلیی کہ ثابت ہوئی ہمین نزدیک اون کی حدیث انہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اول چار پہر دو +ح+ **باب صلوة اللیل** یہہ ہی بیچ بیان نماز رات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی مین حضرت سی روایتین مختلف آئی ہین جو قسم اونمین سی اختیار کرلی بزرگی اتباع کی پاوی گا اور اگر کبہی کسی طرح پڑہی کبہی کسی طرح بہت مناسب ہی اور موافق تر ہی ساتہہ سنت کی اور رکعتین اوسکی تیرہ ہی اور گیارہ بہی اور نو بہی اور سات بہی آئی ہین اور بعضی علما نی پانچ بہی کہی ہین اور تیرہ سی زیادہ ثابت نہین پس بعضون نی تمام کو سنت مہیت کہی ہین اور بعضون نی تعبیر اسکی بہت صحیح قول یہی ہی اور کبہی وتر ساتہہ ایک رکعت کے اور کبہی سات تین رکعتون کی اور بعضی روایتون مین عدد وتر کو داخل اوسکی گنا ہی اور بعضی مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر یا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کان النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یصلّی فیما بین ان یفرغ من صلوة العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃً یسلّم من کلّ رکعتین ویوتر بواحدۃٍ فیسجد السجدۃ

من ذلك قدر ما يقرأ احدكم خمسين اية قبل ان يرفع راسه فاذا سكت المؤذن من صلوة الفجر وتبين
له الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن للاقامة فيخرج
متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہوں نماز عشا سی فجر تک
گیارہ رکعتیں سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کے پہر کرتی سجدہ اس رکعت میں قدر اوسکی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتیں
پہلے اسی کہ اوٹہاتی سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی اوسکی فجر یعنی روشنی ہو لیتی کہڑی ہوتی
پس پڑہتی دو رکعتیں ہلکی یعنی سنتیں فجر کی پہر لیٹتی اوپر داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اذان دینی والا واسطی تکبیر کی
یعنی اذن چاہتا واسطی تکبیر کی پس نکلتی نماز کی لیئی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی وہ رکعت ملی
ہوئی ہوتی تہی ایک اور پہلے دوگانہ سی یہہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہی علیحدہ اور
سلام پہیرنا ہی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پہر سجدہ کرتی الخ ظاہر مراد یہہ ہی کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کی
کرتی یا یہہ مراد ہی کہ ایک سجدہ وتر کی سجدوں میں سی یا سب سجدی اوسکی بقدر کرتی تہی اور یہہ جو بعضی شہروں میں بعد وتر کی دو سجدہ کرتی ہیں
ساتہہ کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی بیچ ہے فضیلت اونکی واقع ہوئی ہی تو یہہ اصل اونکی حدیثوں سی ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں
اونہیں روایات فقہیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں ہے بلکہ تمام شہروں عرب کی میں اور ایک حدیث بیچ اوسکی روایت کی گئی ہی حکم کیا ہی ساتہہ
وضع ہونی اوسکی اور نہیں گیا ہی کوئی امام مذاہب اربعہ سی ساتہہ سنت ہونی اونکی نہ ساتہہ مستحب ہونی اونکی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتی ہی نہیں
اونکو اور بعضوں نی نقل کی ہی کراہت اونکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑہتی کہ اونمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی اور لیٹتی سنتوں کی بعد اسلیئی کہ سبب قیام
رات کی رنج اوٹہاتی تہی واسطی استراحت ہووی اور فرض بہ نشاط ادا ہوں پس مختار یہہ ہی کہ یہہ لیٹنا مستحب ہے ع ح ع + **وعنها**
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر فان كنت مستيقظة حدثني والا اضطجع رواه مسلم
اور روایت ہی اونہیں سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتی دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتی مجہہ سی اور
اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کی اور فرضوں
کی جائز ہی اور دلیل ہی اسپر کہ باتیں کرنی ساتہہ اہل کی مستحب ہیں انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت و فرض کے باطل کر دیتا ہی نماز کو
یا اوسکی ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہی لیکن ہاں اسمیں شبہہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرۃ کا ہوتا تہا اور کلام دنیا کا بلا شبہہ
خلاف اولی ہی ہمیشہ خصوصا دو نمازوں میں اسلیئی کہ حکمت بیچ مقرر ہونی سنت کی یہہ ہی کہ مستعد ہووی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کے اور
دور ہووی غفلت سی پہر داخل ہووی فرضوں میں ساتہہ کمال حضور کی اور لذۃ کی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی بعضی
علما نی اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول
ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا ان كانت لي الي حاجة كلمني مشعر ہی ساتہہ اسکی + **وعنها**
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الايمن متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہ چکتی دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتی داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی + **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث

عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات کو تیرہ رکعتین اونہین مین وتر بہی ہوتی اور دو رکعتین سنتین فجر کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تین رکعتین انمین سی وتر کی ہوتی تہین یہہ اسلیی کہا کہ افضل سبہون کی نزدیک یہی ہی اور ترمذی نی بہی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی ثم یصلی ثلثا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتین اور مسلم مین ثم اوتر بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو رات کی نماز کی کہین اور دو رکعتین سنت فجر کی ہی اونہین مین گنی گئین تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہہ غرض اصل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتین تہین مع وتر کی جیسا کہ اور روایتونمین آیا ہی ع + ح + **وعن** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مین حضرت عائشہ سی احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبہی سات رکعتین تہین اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوائی سنت فجر کی روایت کی بخاری نی **ف** سوائی دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ متعلق ساتہہ احدی عشرۃ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین معہ دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی ایک روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین بہی پڑہی ہین وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتین سنت فجر کو بہی اسی مین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہین ہی اس سی کہ ہون رکعتین حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب ہوتی انکہین حضرت کی اور سو جاتی تہجد اپنی سی پڑہتے دنکو بارہ رکعتین **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِیُصَلِّیَ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی رات کو کہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتون ہلکی ہلکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ مراد ساتہہ دو رکعتون کی دو رکعتین وضو کی ہین مستحب ہی اونمین تخفیف اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تہین اسلیی کہ وضو کی لیی نماز علیحدہ نہین ہے ع + **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلٰوۃَ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نی جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیند سی رات کو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کے روایت کی یہہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُہٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِی الْجَفْنَۃِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ لَمْ یُکْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُہٗ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَہٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ وَکَانَ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّذَکَرَ وَعَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا رات گذاری مینے یعنی رہا مین خورد سالی مین نزدیک خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلعم نزدیک
اونکی تہی یعنی ونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی تہوڑی دیر پہر سو رہی پس جب باقی
رہی تہائی رات پچہلی یا کچہہ کم یعنی کم تہائی سے اوٹہہ بیٹہی پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون اور
زمینکے اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبہی اندہیرا اور کبہی اوجالا کبہی گرمی کبہی جاڑا کبہی درازی کبہی کوتاہی البتہ نشانیان ہین واسطے عقلمندون
کی یہانتک تمام کی سورہ پہر کہڑی ہوئی طرف مشک کے پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالہ مین پہر کیا وضو اچہا درمیان دو وضوون کی یعنی
نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہنچی اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہوویں بلکہ بیچ کی درجہ کا اچہا وضو کیا جیسیکہ راوی کہتا ہی نہ بہتایت کی پانی
کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہونچانا پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی اور کہڑا ہوا مین یعنی سوتی سی یا طرف مشک کے اور وضو کیا
مینے یعنی مانند وضو حضرتؐ کی پہر کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرتؐ کی پس پکڑا کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سی داہنی طرف اپنی پس پوری
ہوئی نماز حضرتؐ کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہی اور سو رہی یہانتک کہ خراٹی لیی اور تہی حضرتؐ جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس آگاہ کیا حضرتؐ کو
بلال نے ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہونی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا اونکیکی
کہ درمیان سنت و فرض کی پڑہتی یہہ الفاظ یا الہی کردی میری دلمین نور یعنی نور ایمان و یقین اور میری آنکہون مین نور اور میری کانون
مین نور اور داہنی میری نور اور بائین میری نور اور اوپر میری نور اور نیچی میری نور اور آگی میری نور اور پیچہی میری نور اور کردان اور پیدا کر
واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضی نی اور کردان پٹہی میرمین نور اور گوشت میرمین نور
اور خون میرمین نور اور بالون میرمین نور اور جلد میرمین نور روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کی اور کردان میری
بائین نور اور بڑا کر واسطی میری نور اور بیچ ایک روایت مسلم کی یا الہی دی مجکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرۃ سی یا قبیلہ نصیحت سے یا بطریق اختلاط کی گہر کی لوگون سی
اور اس پوری ہوئی نماز حضرتؐ کی تیرہ رکعت یہہ تیرہ وترسمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین انسی پس یہہ مخالف ساتہہ حدیث عائشہؓ کی کہ کہا
دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین نہین پس نماز حضرتؐ کی مختلف تہی کبہی اسطرح کبہی اسطرح اور خراٹی لینی علامت ہین کشادگی دم آنیکی جگہہ کے
اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشایخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی ہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہین شیخ امام
شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اسکی ایک برکت ہوتی ہی اور
یہہ دعا درازہی اسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئی ہین ۱۲ ع ۱۲ **وعنہ** اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّأَ وَھُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ
السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْھِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ
ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ یَسْتَاکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیَقْرَأُ ھٰؤُلَاءِ
الْاٰیٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین سی کہ تحقیق وہ سوئی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین کی یہانتک کہ ختم کی سورۃ

پہر کہڑی ہوئی بس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ اوسکی کہڑی رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہرے اور سو لی یہانتک کہ خراٹا لیی پہر کیا یہہ یعنی
جو مذکور ہوا تین بار چہہ رکعتون مین پہر با راون تین بار مین سی مسواک بہی کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی یہہ آیتین پہر وتر پڑہی تین رکعتین روایت
کے یہہ مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی بہی
اسلیے کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر + ع + **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ
اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہون گا نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیکو آجکی رات پس پڑہین دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لمبی لمبی سی لمبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین ان دو رکعتون
کی پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین ان دونون سی
کہ پہلی انسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین ان دونون سی کہ پہلی انسی تہین پہر وتر پڑہی پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہہ مسلم
نے قول زید کا پہر پڑہین دو رکعتین اور وہ دونون کم تہین اونسی کہ پہلی تہین چار بار ہی اسیطرح صحیح مسلم مین ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے
اور کتاب موطا امام مالک کے مین اور سنن ابو داود مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین
نہین تو تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل نہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اوسمین تین قسم کی
حدیثین ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہین دوسرے افراد بخاری کہ فقط بخاری نی روایت کی ہین اور تیسری افراد مسلم
کہ فقط مسلم ہی نے روایت کی ہین پس یہہ عبارت یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم مین چار بار ہی اور کتاب حمیدی مین ہے اسیطرح اور
موطا اور سنن ابیداود اور جامع الاصول مین بہی اسیطرح مولف نی جو اس مبالغہ سی بیان کیا یہہ رد ہی صاحب مصابیح پر کہ اونی اسکو تین بار
ذکر کیا ہی کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین نہ ۱۳ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ
اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جب بڑہی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری ہوا بدن
مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ
عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى
تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین اون سورتونکو کہ اسمین ایک مانند دوسری کی ہین کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملاتے
درمیان اون کی پہر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل مین سی موافق جمع کی ابن مسعود کی اور جمع کرنی حضرت اسطرح کہ پڑہتی دو سورتین
ایک رکعت مین آخر اونہین سورتونکی یعنی دو اخیر کی بیس مین سے حم الدخان و عم یتساءلون تہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یہ سورتیں مانند دوسری کی ہیں یعنی درازی مین اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہیں اور معنی فصل کی باب القراءۃ مین معلوم ہوئے کہ موجب قول مشہور کے ابتدا اونکی سورۂ حجرات سی ہی تا آخر اور یہہ سورتیں کہ ایک مانند دوسری کی ہین موجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تہا انتہی نہیں اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابی داود کی مذکور ہی وہ اسطرح سی ہی کہ پڑہتی پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورۃ الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقہ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعہ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سال سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لااقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت مین اور عم یتسائلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داود نے یہہ ہے موافق جمع کرنے ابن مسعود کی انتہی اور ظاہر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کے تو یہہ کہ کہا جاوی کہ تقدیر یون ہی کہ آخر بیس سورتون کی حم الدخان اور عم مثل اوسکی ہی اور اذا الشمس کورت ہی اور عم یتسائلون اور عم مثل اوسکی ہی والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ پڑہا جاوی کلام اللہ مگر بطریق مرتب ہی باب اور چہوٹون کو درست ہی کہ پڑہین اخیر کی طرف سی واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز مین پڑہی غیر مرتب خلاف اولی ہے اور بعضون نی کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑہی تو دوسری مین کیا پڑہی کہا ابو حنیفہ نی کہ پہر پڑہی اور کہا شافعی نے کہ شروع کری اول سورۂ بقر سی مفلحون تک یہہ امام ابو حنیفہ سی ہی منقول ہی اور ظاہر یہی ہی + ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذيفة انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فكان يقول الله اكبر ثلثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثم رفع راسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه من السجود وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات قرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة رواه ابو داود روایت ہی حذیفہ سی یہ کہ اونسی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے راتکو پس تہی کہتے یعنی بعد نیت قلبی کی اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتی صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سبحانک اللہم پڑہتے پہر پڑہتے سورہ بقرہ پہر رکوع کیا پس تہا اندازہ رکوع اونکیکا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی پس تہی کہتی اپنی رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی پہر تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی میری رب ہی کی لیے سب تعریف ہی پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدی اونکیکی قریب قومہ اون کی کی پس تہی کہتی سجدی اپنی مین پاک ہی رب میرا بلند پہر اوٹہایا سر اپنا سجدی سی اور تہی بیٹہتی درمیان دونون سجدونکی قریب سجدی اپنی کی اور تہی کہتی یعنی جلسہ مین ای رب میری بخش واسطی میری ای رب میری بخش واسطی میرے پس پڑہین چار رکعتین پڑہین اونمین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** تہا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بہی مقدار معمولی سی دراز کیا نہ یہہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسے کہ نسائی کی حدیث عوف بن مالک کی سی روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہے

کہ دو بار کہتی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو ❊ ح ❊ ع ❊ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھہ دس آیتوں کی نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنے نہیں لکھا جاتا نام اوسکا صحیفۂ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتھہ سو آیتوں کی لکھا جاتا ہی فرمانبرداری کرنیوالوں سی اور جو کوئی قیام کری ساتھہ ہزار آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** قیام کری ساتھہ دس آیتوں کی یعنی پڑہی دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور ٹہیر ٹہیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہے اونکو دو رکعتوں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہ ہے کہ سوائے سورۂ فاتحہ کی دس آیتیں ہوں نہ کہ اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھہ پڑہنی فاتحہ کی کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اوسکی کہ دو درجہ قراءۃ نماز کی ہیں اور معنی قانتین کے ہیں مواظبت کرنے والے طاعت پر یا دراز کرنیوالی قیام کو عبادتمیں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مطلق ہے مقید نہیں ہے ساتھہ نماز کی اور نہ ساتھہ رات کی یعنے جب ہے کا ہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل ترک کی یعنے باب صلوۃ اللیل میں یعنے راتکو پڑہیگا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہے کہ قیام کرنا کنایہ ہے اس سے کہ یاد کری اون آیتوں کو اور ہمیشگی کری اوپر پڑہنی ونکی اور تفکر کری اونکی معنوں میں اور عمل کری موافق اونکی واللہ اعلم ❊ ع ❊ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتی ویسا پڑہتے لکہا ہے علما نے اگر تنہا ہوتے بلند آوازسی پڑہتی اور اگر کوئی پاس سوتا ہوتا پست آوازسی پڑہتی ❊ ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَدْرِ مَا یَسْمَعُہٗ مَنْ فِی الْحُجْرَۃِ وَهُوَ فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوسچیز کے کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور حضرت ہوتے حجرہ میں روایت کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی نہ بہت بلند آوازسی پڑہتے اور نہ چپکی پڑہتی کہ کوئی سنی نہیں بلکہ اس طرح پڑہتے جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قراءۃ کا ہی اور جب مسجد میں پڑہتے بہ نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتی ❊ ع ❊ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَۃً فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ وَیَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَکَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہا گزری ابوبکر رض پر کہ نماز پڑہتی تہی اوس حال میں کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر پر اور وہ پڑہتی تہی نماز در حالیکہ بلند کرنے والے تہی آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نے

ای ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا پست کئی آواز اپنی کہا ابوبکر نی تحقیق سناتا تہا مین اوسکو کہ مناجات کرتا تہا مین اوس سی یا رسول اللہ
یعنی مناجات کرتا تہا رب اپنی سی وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا
تہا بلند کئی ہوئی آواز اپنی پس کہا عمر نی ای رسول خدا کی جگاتا تہا مین سوتی ہوونکو کہ وقت عبادۃ کی بسبب کہ اپنی نیند کی جاگتی نہین
اور چاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تہا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچہہ اور فرمایا حضرت عمر کو
پست کر آواز اپنی کچہہ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی +٭
وعن اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ
اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابی ذر سی کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح تک ساتہہ ایک آیت کی اور آیت یہہ تہی اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی
تیری ہین اور اگر بخشی واسطی اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہی روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام روز
قیامت کی اپنی امت کی حق مین جناب باریتعالی مین عرض کرینگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت تہجد کی گویا بحسب حال اپنی امت کی یہہ آیت پڑہکر
یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام کی صبح تک بار بار یہی پڑہتی رہی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوۃ +م وعن
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پڑہ چکی ایک تمہارا دو رکعتین
سنت فجر کی پس چاہیی کہ لیٹ رہی کروٹ اپنی پر روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی تا راحت پاوی رنج شب بیداری سی اور نماز پڑہی
ساتہہ خوشی خاطر کی یہہ کہا ہی بعض علما ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ امر استحباب کی لیی ہی واسطی اوس شخص کی حق مین کہ تہجد پڑہی اور لائق ہی اسکو یہہ
لائق ہی کہ پوشیدہ کری یہہ فعل یعنی گہر مین کری نہ مسجد مین روبرو لوگون کی اور بچاوی اپنی کو نیند سی ایسا نہو کہ سو جاوی اور فرض بغیر طہارت کی
پڑہی یہہ کہا ہی سید زکریا نی کہ شائخ ہمارے سی ہین علم حدیث مین م ع + الفصل الثالث فصل تیسری عن مَسْرُوْقٍ
قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ
اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کونسا عمل تہا بہت محبوب
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کسوقت کہڑی ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کی لیی فرمایا حضرت عائشہ نی تہی کہڑی
ہوتی جب سنتی آواز مرغ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری وسیہ کرنیوالا اوسکا اور بعضی روایت
مین آیا ہی اگرچہ وہ قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت بولنی مرغ کی بعد آدہی رات کی ہی م ع + وعن اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تہی ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑہتی مگر کہ دیکہتی
اونکو اور نہ چاہین ہم یہہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی روایت کی یہہ نسائی نی ف یعنی ہر رات مین حضرت سوتی بہی تہی
اور نماز تہجد کی بہی پڑہتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوتی رہتی پس سوتی بہی دیکہتی ہم اور جاگتی بہی م ح + وعن
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِي

سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ حَتّٰی اَرٰی فِعْلَہٗ فَلَمَّا صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَھِیَ الْعَتَمَۃُ اضْطَجَعَ ھَوِیًّا مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ثُمَّ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاسْتَلَّ مِنْہُ سِوَاکًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَۃٍ عِنْدَہٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی قُلْتُ قَدْ صَلّٰی قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَفَعَلَ کَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب آنحضرتؐ کے سے کہا کہ کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا بعضے یاروں اپنے سے اوس حال میں کہ میں تھا سفر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کی البتہ دیکھوں گا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنے جب تہجد کے لیے اوٹھیں تا دیکھوں میں فعل حضرتؐ کا یعنی اور پھر میں بھی ویسے طرح کیا کروں پس جب کہ پڑھ چکے حضرتؐ نے نماز عشا کی اور اوسکو عتمہ بھی کہتے ہیں لیٹ رہے یعنی آرام کیا دیر تک راتمیں سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان میں پھر پڑھی یہہ آیت ہے رب میرے نہیں پیدا کیا تونے یہہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہانتک کہ پہنچے آخر آیت تک کہ وہ یہہ ہے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کی پس نکالی اوسمیں سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ میں چھاگل میں سے کہ نزدیک ونکے تھی یعنی مسواک تر کرنے کے لیے وضو کیلیے پس مسواک کی پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی یعنی ساتھ نئے وضو کی یا پہلے وضو کی یہانتک کہ کہا میں نے یعنی اپنے گمان میں تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ وسیچیز کی کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنی سوئے یہانتک کہ کہا میں نے تحقیق سوئے موافق اندازے وسیچیز کی کہ نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلے بار یعنے مسواک وغیرہ اور کہا مانند اوسیچیز کی کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑھی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کی روایت کی یہہ نسائی نے **ف** احتمال ہے کہ حضرتؐ نے اس رات میں یہ مذکورہ آیت لاتخلف المیعاد تک پڑھی ہو اور یہہ بھی احتمال ہے کہ سنے والے نے اسکے مابعد کی آیتیں نسنی ہوں پس اس سے تطبیق ہو جاوے گی اس حدیث میں اور اوسمیں جو کہ ابن عباسؓ سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرتؐ نے آخر سورہ تک تلاوت کی۔

وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِہٖ فَقَالَتْ وَمَا لَکُمْ وَصَلٰوتَہٗ کَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ یُصَلِّیْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَہٗ فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَۃً مُّفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے یعلی بن مملک سے یہہ کہ اونہوں نے پوچھا ام سلمہ سے کہ بی بی تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور نماز اونکی سے یعنی تہجد سے پس کہا ام سلمہؓ نے اور کیا ہے واسطے تمہارے ساتھ نماز اونکی کے یعنی کیا حاصل ہوگا تمہیں ساتھ بیان کرنے قراۃ اور نماز اونکی کے تم کہاں طاقت رکھتے ہو کہ اونکی مثل کر سکو تھے نماز پڑھتے پھر سو رہتے موافق اندازے اوسیچیز کی کہ نماز پڑھے تھے پھر نماز پڑھتے بقدر اوسکے کہ سوئے پھر سوتے بقدر اوسیچیز کی کہ نماز پڑھی یہانتک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہؓ نے قراۃ حضرتؐ کی پس ناگہاں وہ بیان کرتی تھیں قراۃ خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے

باب ما یقول اذا قام من اللیل

باب بیچ بیان اوسیچیز کی کہ کہتے تھے حضرتؐ جب کھڑے ہوتے رات کو نماز پڑھنے

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ
لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے
ہوتی رات کو کہ تہجد پڑہین کہتی یا الہی تیری ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا جو انکی بیچ ہین یعنی تو
محافظت تدبیر کرنیوالا امور انکا ہی ہمیشہ کہ اگر ایکدم بہی بہی تیرا انقطاع ہو تمام عالم برباد ہو جاوی اور تیری ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور
زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی ہی
حق یعنی ثابت موجود کہ کبہی معدوم نہین جیسا اور سوا تیری سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ہی مدد کرنیکی دنیا مین اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہے حق ہے
اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہین
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الہی واسطے تیری تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیری قبول کیے مینے اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین
اور تجہہ پر بہروسا کیا مینے سب امور اپنی مین اور تیری ہی طرف رجوع کی مینے سب احوال اپنی مین اور سونپے مینے سب امور اپنی تجکو اور ساتہہ مدد تیری کے
جہگڑا ہو مین دشمنان دین سے اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنے پیش کیا مینے امر اپنا طرف تیری تا فیصلہ کری درمیان میری اور مخالفون میرے کے
پس بخش میری لئے وہ گناہ کہ آگی کیے مین اور وہ گناہ کہ پیچہی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے مینے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مینے اور وہ گناہ
کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسے تو ہی ہی آگی کرنیوالا اور تو ہی ہی پیچہی کرنیوالا اور پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی
معبود سوا تیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین
پڑہتی تہی جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی ؀ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ
مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے
ہوتی رات کو شروع کرتے نماز اپنی یعنی تہجد پس کہتے یا الہی ای پروردگار جبرئیل ای میکائیل اور اسرافیل کی ای پیدا کرنیوالی آسمانون کے اور زمین
کی ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی اوس چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین یعنی امر دین مین جو ایام دنیا مین
اختلاف کرتی ہین فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اوس چیز
کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سے یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجہی اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت
ساتہہ توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کے روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفر لی او قال ثم دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاگی نیند سی رات کو پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اسطی اوسکی اوسکی لیی بادشاہی ہی اور اوسکی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ عبادہ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی پہر کہی ای رب میری بخش میری لیی یا فرمایا پہر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرتؐ نی خاص دعا رب اغفر لی پڑہنی کو فرمایا یا یہہ فرمایا کہ جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاوی دعا واسطی اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاوی گی نماز اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معنے تعار کی ہین جاگی نیند سی اور بعضون نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتہہ آواز کی جیسیکہ عادۃ ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی پس دوست کہا حضرتؐ نے یہہ کہ وہ آواز ساتہہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علما نی لکہا ہی کہ اس دعا کو کر اسوقت مین کرتی ہین درہم الکیس کہتی ہین یعنے جیسی کوئی اپنی کیسہ مین درہم رکہتا ہی اور جب چاہتا ہی لے لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی ؕ ع ؕ ح ؕ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الٰہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابو داود

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجہکو علم اور نہ پہیر دل میرا یعنی حق سی طرف باطل کے بعد اسکی کہ راہ دکہائی تو نی مجہکو اور بخش میری لیی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثبات ایمان پر تحقیق تو بخشنی والا ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علیٰ ذکر طاھرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سووی رات کو اوپر ذکر اللہ کی اوسحال مین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیی ہو پہر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی یعنی دنیا مین یا آخرۃ مین روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی وعن شریق الھوزنی قال دخلت علیٰ عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شیء ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وھلل اللہ عشرا ثم قال اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ عشرا ثم یفتتح الصلوٰۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی شریق ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی اونسی کہ ساتہہ کسچیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع

آتی تھی جبکہ اوٹھتی رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے پوچھی تو نے مجھ سی ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھسی وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی رسول خدا جب اوٹھتی رات
کو کہتی اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ
کہتی دس بار پھر کہتی دس بار یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا کی سی اور تنگی دن قیامت کی سی پھر شروع
کرتی نماز تہجد روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** محدثین کی نزدیک ایک سکو مسبعات عشر کہتی ہیں مقابل مسبعات عشر کی یعنی جیسی مشہور صوفیہ
رحمہم اللہ کی ہان ہی اور جیسی مسبعات سات سات بار پڑہتی ہیں اس حدیث میں ہات چیزیں دس دس بار پڑہنی فرمائیں ۱۲ ح ۱۲ بعبارۃ مولانا ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفخه ونفثه رواه الترمذي وابو داود والنسائي وزاد ابو داود بعد قوله غيرك ثم يقول لا اله الا الله ثلثا وفي آخر الحديث ثم يقرأ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی
ہوتی نماز کی لیی رات کو اللہ اکبر کہتی پھر کہتی پاک ہی تو یا الٰہی اور حمد کرتی ہیں ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہیں
کوئی معبود سوائی تیری پھر کہتی اللہ بہت بڑا ہی بڑا پھر کہتی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی ہوئی سی وسوسہ
اوسکی سی اور تکبر اوسکی سی کہ آدمی کو تکبر میں گرفتار کرتا ہی اور شعر سکہانی اوسکی سی یعنی بری شعر سکہانی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابو داؤد نی بعد قول غیرک کی یعنی پھر کہتی لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث میں یعنی بعد اعوذ کی یہہ ہی کہ پھر پڑہتی

وعن ربیعة بن كعب الاسلمي قال كنت ابيت عند حجرة النبي صلى الله عليه وسلم فكنت اسمعه اذا قام من الليل يقول سبحان رب العالمين الهوي ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوي رواه النسائي وللترمذي نحوه وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی سی کہ کہا تھا میں رات گذارتا نزدیک
حجری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تھا میں سنتا آواز حضرت کی جب کہڑی ہوتی رات کو یعنی نماز تہجد کی لیی کہتی دیر تک پاک ہی
پروردگار عالموں کا پھر کہتی دیر تک پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی روایت کی یہہ نسائی نی اور ترمذی
نی مانند اسکی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی

باب التحریض علی قیام اللیل

باب ہی بیچ بیان رغبت دلانی کے قیام رات پر **ف** قیام رات سی مراد ہی قائم ہونا ساتھ عبادۃ کی رات کو یعنی تہجد وغیرہ پڑہنی ۱۲ ع ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم اذا هو نام ثلث عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان **متفق عليه** روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جس وقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ
مارتا ہی ہر گرہ پر یعنی کہتا ہی بیچ دل سونیوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سی یا زبان سی

کھل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہی دوسری گرہ یعنی نجاست کی پس اگر نماز پڑہی کھلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت
او ربطالت کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس و راگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی ابن ملک نی کہ مراد ساتہہ گرہ کے گرہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی وسکو کسل پر اور کہا میرک نی کہ اختلاف کیا
گیا ہی بیچ اس گرہ کی بعضون نی کہا ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقۃ پر کہ حقیقۃ گرہ لگاتا ہی جیسیکہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہین اور رمودیہی
سکی ایک روایت کے مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوۃ سی سونے
والی کی تئین ساتہہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد وسکی سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ اسکی گرہ دلکی او مصمم کرنا وسکا ایک چیز
پر ہی یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سو یارہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل او متفکر او متحیر امر اپنی مین
او رکسلان یعنی نہین کرسکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اسلیے کہ مقید ہوتا ہی ساتہہ قید شیطان کی اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سے

ع + وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع
ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ

اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی رات کو یہان تک سوج گئی قدم اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسو اسطی کرتی
ہین یہہ آپ حال آنکہ بخشی گئی واسطی تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ پیچہی ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنیوالا روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو میری سب گناہ بخشدیے ہین تو پس کیا مین مشقت عبادۃ کی چہوڑ دون پس بندہ شکر گذار
نہون نہ بلکہ یہہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجہی عطا ہوئین ہین وسکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادۃ کرنی چاہیے تامین بندہ شکر گذار
ہوون حضرت علی رضی سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نی عبادت کی واسطی رغبت کی یعنی واسطی رغبت اور آرزو جنت او ثواب کی پس یہہ عبادۃ
سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی ڈر کی یعنی ڈر دوزخ و عذاب کی پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت
کی واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادون کی ہی ع + وعن ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رجل فقیل لہ ما زال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلوۃ قال ذلک رجل بال الشیطن فی اذنیہ
او قال فی اذنہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا
گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا طرف نماز کی فرمایا یہہ شخص ہی کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان وسکی یا فرمایا
بیچ دونون کانون وسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین اوٹہتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لیے یا نماز صبح کی لیے نہین اوٹہتا او شیطان
پیشاب کرنا بعضون نی تو کہا ہی کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سی منقول ہی کہ وہ سو رہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض او نہون نی خواب مین
دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس وہ پہاند کر گیا اور کہا اونکی کان مین اور حسن بصری سی منقول ہی کہ ارادہ الگ ایک کان
کو لوپا تا اوسکو تر او بعضی کہتی مین کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی سیکی عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو
پیشاب کردیتا ہی اوسپر ع + وعن ام سلمۃ قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فزعا
یقول سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجہ
لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ

کہا جاگی بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائی ہوئی فرماتی تہی سبحان اللہ کسقدر اوتاری گئی ہین آج کی رات مین خزانی اور کسقدر اوتاری گئی ہین
فتنے کون شخص ہے کہ جگاوی حجری والیون کو ارادہ کرتی تہی اس سی بیویان اپنی تاکہ نماز پڑہین یعنی تاکہ نماز پڑہ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون
عذاب و فتنہ سی کثر پہننی والیان کپڑی کی دنیا مین ننگی ہونگی آخرۃ مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جو خزانی کہ امت آنحضرت کو پہونچنے
مقدر تہی مثل مال غنیمت و ترکہ اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرحسی جو فتنہ مقدر تہی ہونی امت مین وہ حضرت کو پہلی ہی معلوم ہوئی اور اخیر حدیث کی یہہ
معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی پہنتی ہین اور آخرت مین عملون سی خالی ہونگی یا یہہ کہ پہنی ہوئی ہونگی کپڑی نیند کی یعنی بسبب نیند کی یاد خدا سی
غافل ہونگی اور آخرۃ مین درجون اور بزرگیون سی خالی ہونگی یا یہہ کہ بنا بر شہرت کی اور کبھی کی کپڑی پہنی ہوئی ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور
حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑی کا یا چپکا ہوا کہ بدن کا ... مولانا نی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد خزانون سی رحمت ہے اور فتنون سی
عذاب **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ
الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من
یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ یقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہی اور بلند ہی ہر رات بیچ طرف آسمان دنیا یعنی نیچے کی اوسوقت کہ باقی رہتی ہی
تہائی رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکاری مجکو پس قبول کرون مین واسطی اوسکی کون ہی مانگی پس دون مین واسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجسی پس بخشون مین
اوسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یہہ ہی کہ پہر کہولتا ہی دونون ہاتہہ یعنی لطف و رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہے
کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی صبح تک فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک وغیرہ نی یہہ لکہی
ہے کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہین اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین کہ رہی یہہ متشابہات سی ہے کہ علم اسکا اللہ ہی کو
ہے اور معنی دعا کی ہین پکارنا جیسا کہ کہی بندہ یا رب اسکی مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی و سوال کی معنی ہین
طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی وکبہی دعا و سوال ہر ایک بجای دوسری کی بہی واقع ہوتی ہین اور یہہ روایت منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ واقع
ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہے کہ جب گذرتی ہی آدہی رات یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہے
کہ یہہ نزول بعضی راتون مین اسطرح او بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض سی یعنی دلوی عبادۃ بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینی عوض کے
رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطاسی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفا عہد نکری یا نقص دی ثواب یعنی کون ہی کہ عمل کری دنیا مین بنظر امید ثواب کے آخرت
مین واسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی ادا حق اوسکی سی اور واسطی عادل کے کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتہہ ناقص کرنی اوسچیز کی کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ اور
بہت بڑہا دیتا ہی واسکو اور وصف کیا ذات پاک اپنی کو ساتہہ نفی ان دو صفتون کی اسلیے کہ مانع قرض دینی سی اکثر یہی دو صفتین ہوتے ہین فقیر ہونا یا ظالم
ہونا اور وہ ان دونون سی پاک ہی پس معنی یہہ ہوئی کہ جو کوئی کری بہلائی دنیا مین وہ پاویگا جزا کامل میری پاس عقبی مین **وعن** جابر قال سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسال اللہ فیھا خیرا
من امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر
سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق رات مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان اسحال مین کہ مانگی اوسمین اللہ سی بہلائی
امر دنیا کی سی اور آخرۃ کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب مین ہے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دیتا ہی حقیقۃً یا حکماً اور یہہ ساعت معین ہے یا مبہم

بعض کہتے ہیں کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ساعت آدہی رات کی ہی ہے ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود واحب الصیام الی اللہ صیام داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازون مین طرف اللہ کی نماز داود کی اور بہترین روزون مین طرف اللہ کی روزی داود کی ہین وہ سوتی آدہی رات اور قیام کرتی تہائی رات اور پہر سوتی چہٹی حصی رات کی مین اور روزہ رکہتی ایک دن اور افطار کرتی ایک دن روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسطرحکی نماز محبوب اسلیی ہی کہ جب پچہلی ثلث مین رات کو سویگا تو نشاط عبادت مین خوب ہوویگی اور روزہ اسطرح کی محبوب اسلیی ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہی ع **وعن** عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی اخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اہلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوۃ ثم صلی رکعتین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا ہی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شب اور زندہ رکہتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل بیبی کی یعنی صحبت کی ادا کرتی حاجت اپنی پہر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی اذان کی جنبی تو اوٹہتی اور ڈالتی اپنی پانی اور اگر نہ ہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لیی پہر پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہہ حدیث حضرت عائشہ سی مفصل روایت کی گئی ہی شمایل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشا کی آدہی رات تک پہر اوٹہتی سدس رابع وخامس مین یعنی چوتہی حصی اور پانچوین مین تہجد کی لیی پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر بچہونی پر آتی یعنی سونی کی لیی اسلیی کہ وہ مستحب ہے سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اسکی نماز صبح پر اور اسکی مابعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی انکو حاجت صحبت کرتی اہل بیبی سی پس جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہ ہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتین پڑہنی کی گہر مین انتہی اس حدیث سی واضح ہوگئی معنی حدیث اول کے اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت بعد صحبت کرنیکی وضو کرکی آرام کرتی ہونگی اور مراد پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت آدہی رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چہٹی حصی شب مین عشا تک جاگتی رہتی پہر دوسری اور تیسری سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی اور پانچوین سدس مین جاگتی یعنی پہر چہٹی سدس مین سوتی پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ہی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنہاۃ عن الاثم رواہ الترمذی روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑہنی اسلیی کہ وہ طریقہ اچہی لوگون کا ہی کہ پہلی تمہاری تہی اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاریکا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور باز رکہنی والا ہی گناہون سی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد اچہی لوگون سی انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمہین یہہ نماز بطریق اولی پڑہنی چاہیی اسلیی کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ اظہار زکوۃ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیہم الرجل اذا

قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین یعنی تین طرح کی لوگ ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکی
یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکہتا ہی طرف اونکی بہایت نظر عنایت و رحمت سی ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو کر رات کو نماز پڑہی یعنی تہجد کی ورد وسری
وہ قوم کہ صف درست کرین واسطی پڑہنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑائی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی یہہ
شرح السنہ مین **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ
مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار
کا بندہ سی درمیان رات پچہلی کی ہی پس اگر ہوسکی تجسی یہہ کہ ہو تو اون شخصون مین سی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو اوسوقت مین یعنی کوشش کر
اسکی کہ ہووی تو اونہین سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی **ف** نزدیک ہونا ربکا یعنی رضا
اوسکیکا اور درمیان رات پچہلی کی کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر سی ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹہنی کا ہوتا ہی تہجد کی لیی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرتؐ کی
اور مجذوب درگاہ کبریای کی ہین ابتدا ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین تہی اونکی دلمین لگا ایک نور توحیدکا اور کراہیت بت پرستی
اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوی ہی کہ لوگونکو توحید کیطرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ مین آئی اور خبر
آنحضرتؐ کی پوچہی آنحضرتؐ اون دنون مین ساتہہ حکم اللہ تعالی کی نظر اعدا دین کیسی پوشیدہ تہی اونہون نی پوچہا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا
ہی کہ راہ و روش تمہاری سی نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نی کہا ہان ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادی کا چہوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی
ہی ~ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی :: دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند :: اونہون نی کہا کہ پہر وہ کہان ملین گی کہا لوگون نی کہ آدہی رات کو نکلتا ہی
اور گرد اس خانہ کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پردہ مین چہپ رہی ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ
کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکیکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا کہ کون شخص ہی تو
اور دین تیرا کیا ہی حضرتؐ نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نی کہا مین بہی اس دین کو دوست رکہتا ہون
پس وہ ایمان لائی وہ تیسری یا چوتہی ہین دین مین پس حضرتؐ نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجہسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا
ہوگا میری پاس آنا پس بعد اوسکی عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئی اور حضرتؐ کی صحبت مین حاضر رہی اور کمال کو پہونچی **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ
فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا
فَصَلَّى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی
اوس عورۃ نی بہی پہر اگر عورۃ نجاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چہینٹی دئی اوسکی مونہہ پر پانی کی رحمت کری اللہ اوس
عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی بہی پہر اگر نہ جاگا خاوند چہینٹی دئی مونہہ اوسکی پر
پانی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور نسائی نی **ف** پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو ادا کی ہی اوسکا پڑہنا اور

چھینٹے دینے سے مراد یہہ ہے کہ سعی کرے اوسکی اوٹھانے مین واسطے طاعت رب کے جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ کہ مرد و عورۃ کو چاہیے کہ آپسمین مددگار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقون کو بھی آپسمین یہی چاہیے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جبر کرنا کسیکو خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ؛ ع ؛ **وعن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کونسی وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنی تہائی رات پچھلی ہے اور پیچھے فرض نمازون کے روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا یری ظاہرھا من باطنھا وباطنھا من ظاہرھا اعدھا اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ لمن اطاب الکلام اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت مین بالاخانے ہین ایسے کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی چیزین اونکی اندر اونکی سے اور اندر کی چیزین اونکی باہر اونکی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہے اونکو اللہ تعالی نے واسطے اوس شخص کے کہ نرم کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑہے نماز رات کو یعنی تہجد ایسے وقت کہ آدمی سوتے ہون یعنی اکثر آدمی سوتے ہون نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکی اور اوسکی روایت مین بجائے من لان الکلام کے لمن اطاب الکلام ہے معنی دونون کے ایک ہے ہین **ف** کہا ہے بعضون نے کہ ادنی درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہہ ہے کہ تین روزے ہر مہینے مین رکھے + ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کی کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل ہوا گویا بیچ سلک اونکی کہ جنکی حقمین کہا گیا ہے تارک اور ملعون اور اسحدیث مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کی اور اوس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کی نقصان سے بعد زیادتی کی پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسیلیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہووے زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہے ؛ ع ؛ **وعن** عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداود علیہ السلام من اللیل ساعۃ یوقظ فیھا اھلہ یقول یا ال داود قوموا فصلوا فان ھذہ ساعۃ یستجیب اللہ عز وجل فیھا الدعاء الا لساحر او عشار رواہ احمد اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے ایک وقت رات مین یعنی نصف اخیر مین کہ جگاتے اوسمین اہل اپنے کو کہتے اے آل داؤد کے کھڑے ہو پھر نماز پڑہو پس تحقیق یہہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹھے ہین اور لوگون سے مال اونکے ازراہ ظلم کے لیتے ہین جیسے یہان محصول لینے پر لوگ مقرر ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اس لیے کہ انسے ضرر پہونچتا ہے خلق کو اسی لیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہہ ہے

او تعظیم کرے امر الہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ۔ ع ✦ ✦ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہترین نماز بعد فرضون کی یعنی اور بعد سنتون معمولی اوسکی نماز درمیان رات کی ہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین حجت ہی واسطی ابی اسحق مروزی شافعی کی کہ مذہب نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سی اور کہا ہی اکثر علمانی کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہی واسطی صریح دلالت کرنی اسحدیث کی انتہی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہے اس جہت سی کہ اوسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سی اور سنن رواتب اس جہت سی افضل ہین کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑہنی کی ساتہہ فرضون کے اور متمم ہین فرضونکی پس کچہہ منافاۃ نہین یا یون کہا جاوی کہ نماز رات کی افضل ہی اسلیے کہ مشتمل ہی وتر کی کہ واجب ہی حضرت جنید بغدادی کو بعد انتقال کے کسی نی خواب مین دیکہا پوچہا کہ تمہاری رب نے کیا معاملہ کیا تمہاری ساتہہ او نہون نی کہا کہ جاتی رہین وہ باتین کہ معارف و حقائق مین کہتا تہا مین اور فنا ہوگئی اشارے کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ نہ دیا مجکو مگر چند رکعتون نی کہ درمیان شب کی پڑہتا تہا مین غرض دلالی طالبون کو اسکی کہ اہتمام و کوشش عبادت و ریاضت مین خوب کرے اور نہ اعتماد کرے نکات التصوف پر ۔ کار کن کار بگذر از گفتار ✦ کاندرین راہ کار دارد کار ۔ ع ✦ ح ✦ ومولانا ✦ **وعنہ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَنْہَاہُ مَا تَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پس جب صبح کرتا ہی چوری کرتا ہی فرمایا شتاب ہی کہ باز رکہی گی نماز اوسکی او سچیز سی کہ تو کہتا ہی روایت کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے اوسکی نماز اولت سی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب ہدایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکی باز رہی گا اس فعل بد سی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بری بات سی ۔ ع ✦ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگاوی آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑہی دونون نی یا فرمایا نماز پڑہی ہر ایک نی دو رکعتین اکہٹی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اہل سی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مرد نے اور اوسکی اہل نی دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی یا لفظ فصلے کا فرمایا یعنی ہر ایک نی دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہے پس لکہی جاتی ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کی مرد اور عورتین تیار کر رکہی ہی اللہ نی اون کی لیے مغفرت اور ثواب بڑا ✦ ع ✦ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کے اوٹہانی والی قرآن کی اور صاحب رات کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اوٹہانی والی قرآن کی یعنے جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین مرد لوا ہی اوسکی پر دو میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوون اوسکیکی مگر یہہ کہ نہین وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نی کہ مراد حفظ سی یہہ ہی کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا ہوتا ہی بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہو وی اور پہر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین لادین یعنی کچہہ فائدہ نہین اونکو اوس سے اور صاحب رات کی یعنی جو مداومت کرتی ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر اوسمین ﴿ع﴾ **وعن ابن عمر ان اباہ عمر بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوۃ ویقول لھم الصلوۃ ثم یتلو ھذہ الایۃ وامر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ باپ اونکی حضرت عمر بن خطاب نماز پڑہتی رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتی پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی و غیرہ کو نماز کی لیی فرماتی اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتی یہہ آیت اور حکم کر اہل اپنی لوگون اپنی کو ساتہہ نماز کی اور صبر کر اوسپر نہین مانگتی ہم تجہسی روزی ہمین روزی دیتی ہین تمکو اور آخرۃ واسطی پرہیزگارون کے ہی روایت کی یہہ مالک نی **ف** اور صبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوپر اوٹہانی مشقتوں نماز کی اور مشقتون اہل اپنی کی بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتہہ اونکی عبادت اللہ تعالی کی پر اور مدد ڈہونڈ ساتہہ اوسکی اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ رکہہ دل اپنا واسطی امر آخرۃ کی اسلیی کہ ہم قادر ہین بندون کی رزق دینی پر تجہسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کہ تو حاصل کرلی رزق اور وجہ معیشت اپنی کی اور اوروں کی سعی کری اور مشقت اوٹہاوی ایسی کہ باز رکہی نماز سی ہم رزق دیتی ہین تجکو جیسیکہ رزق دیتی ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطی متقیون کی ہی ﴿ع﴾

باب القصد فی العمل

باب ہی بیچ بیان میانہ روی کرنیکی عمل مین **ف** یعنی عمل نفل مین چاہیی کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نکری ﴿ع﴾

الفصل الاول

فصل پہلی

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشھر حتی نظن ان لا یصوم منہ شیئا ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منہ شیئا وکان لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ ولا نائما الا رایتہ رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینی مین سی یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہینگے اسمین سی کچہہ اور روزی رکہتی یعنی اکثر ایام اوسی مہینی مین سی یا اور مہینی مین سی یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہ افطار کرینگی اوسمین سی کچہہ اور نتہی کہ نہ چاہی تو یہہ کہ دیکہی اونکو رات مین نماز پڑہتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو اور نہ چاہی تو کہ دیکہی اونکو سوتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نتہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہو وین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوی اور نہ ہمیشہ افطار کرتی تہی تا تفریط یعنی کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینی مین کبہی روزی کہتی اور کبہی افطار کرتی اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی تمام شب نماز پڑہتی اور نہ تمام شب سوتی پس تہا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ﴿ع﴾ **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل متفق علیہ** اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت محبوب عملونکا نزدیک اللہ کی ہمیشہ کرنا عملونکا ہی اگرچہ کم ہون روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کہا مظہر نی کہ اسسبب سی حدیث کی براجانتی ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسیکہ براجانتی ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب مبدل نی ترک کی طاعت

بغیر ضرورت کی بس دشمنی کو یا کہ اعراض کیا عبادت سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی اسکا کہ محبوب ہو اور اُسکو حکم ہوں حاصل ہیں اعمال قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہی عمل کثیر سی ساتھ ترک رعایت اور محافظت کی ۴ ع **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ اور روایت ہے اُنہیں عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اعمال سی اسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرنی کی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں تنگ ہوتا یہاں تک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ لازم کرو نفسوں اپنی پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنی اسکی بلکہ اسقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کرسکو اسیلیے کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہاں تک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادت پر دیا جاتا ہی ترک نہیں کرتا اگرچہ تم ہلکا چھوڑ دو لیکن اللہ تعالی ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا لیکن جادہ متوسط کرتا ہمیشہ بہتر ہی ۵ ع **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ پڑھی نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ آخرت کو چاہیے کہ کوشش کری عبادت میں بقدر طاقت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت میں اور احتراز کری ملول ہو کر عبادت کرنی سی اور جب سست ہو اور نہ یہہ رہ عبادت سی در مشغول ہو کسی مباح چیز میں مثل کلام اور نیند وغیرہ سی اور قصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت میں تو وہ گنا جاتا ہی طاعت اسلیے کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیے کہ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت و ملامت کی حدیثیں بہت واقع ہوئی ہیں اسلیے کہ گراں ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان و شکستگی ہوتا ہی لیکن چاہیے کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتھ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی مانند کاہل چھوڑ دوں اور مراد طلبوں کی نہ ہو جاوی کہ تہوڑی سی عمل میں فی الحال تہک جاتی ہیں اور چھوڑ دیتی ہیں اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑھنا گراں معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اور مشق کی اور بہت عمل کی عادت ڈالی ہی سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کی پڑھنی آسان معلوم ہوتی ہیں ۶ ع ۷ ع **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگھی ایک تمہارا اور حال یہہ کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہی یہاں تک کہ جاتی رہی اوس سی نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑھتا ہی اونگھی ہوئی نہیں جانتا وہ چیز کہ کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرت کا پس بد دعا کری نفس اپنی کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفر لی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ بیٹھی اللہم اعفر لی ساتھ عین مہملہ اور فے کی کہ معنی اوسکی میں یا اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ بددعا ہوئی نفس پر اسلیے کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی ۸ ع **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدلجۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اس لیے کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تہوڑی عمل پر

اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھ آخیر رات کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** دین آسان ہے یعنی احکام دین کے اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہیں اپس سخت نہ پکڑو اونکو اپنی نفسوں پر بطور رہبانیت کی اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر واجب باتوں کو واجب کرتا ہے اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہے تو دین اوسپر غالب آتا ہے یعنی ادای حق اوسکی سے وہ عاجز ہوتا ہے پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب ہوا اور قاربوا کے معنی یہ ہیں کہ قریب ہو امر دین کی ساتھ سہولت کی اور نہ دور رہو اوس سے ساتھ سختی کر اور طیبی نے کہا ہے کہ قاربوا تاکید ہے سددوا کی پس جو معنی سددوا کی ہیں سو ہی قاربوا کی اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈو اور معنی حدیث کی یہ ہیں کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتوں میں اول روز میں اور آخر روز میں اور کچھ آخیر رات میں یہہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کا طرح طرح ✦ **وعن** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑھے تمام وظیفہ اپنی کی یا بعض وظیفہ کی پھر پڑھا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکھا جاتا ہے واسطے اوسکی گویا کہ پڑھا اوسکو رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد اذکار و نماز سے کہ رات کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہوگیا پھر اوسنے مابین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑھ لیا تو اوسکے لیے ثواب رات کی پڑھنی کا سا لکھا جاتا ہے اور ایسے ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہے کہ دن کو فوت ہوگیا اور رات کو پڑھ لیا تو دن کی پڑھنی کا سا ثواب لکھا جاتا ہے اور درست یہ ہے کہ اسمیں وظیفہ ایک وسعت کی ہے اور اسمیں جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہوجاتا ہے یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہیں اسلیے یہہ حدیث اوس باب میں لائے ✦ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہوکر پس اگر نہ ہوسکے پس بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہ ہوسکے پس پڑھ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کروٹ سے پڑھے قبلہ کیطرف منہہ کرکر اور اگر قبلہ کیطرف منہہ نہ کرسکے اور نہ کوئی قبلہ کیطرف منہہ پھیر دے تو جس طرف ہو جائز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہہ ہے کہ چت لیٹے رو بقبلہ ہوکر اور تکیہ وغیرہ مونڈھوں کی نیچے رکھکر سر اونچا کرلے اور اشاروں سے نماز پڑھے چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اوس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہے اور یہہ حدیث حضرت نے عمران سے فرمائی تھی اونکو باسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتی تھی پس وہ ونکی لیے چت نہیں ہوسکتی اسلیے کہ وہ معذور تھی اور یہہ حکم حضرت نے فرض نماز کا فرمایا ہے پس نفلوں میں یہہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا ✦ **وعنه** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اونہیں عمران سے کہ اونہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے ہوئے یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑھی کھڑے ہوکر پس وہ بہتر ہے اور جو کوئی پڑھے یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹھے ہوئی پس واسطے اوسکی آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطے اوسکی آدھا ثواب بیٹھے کا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث محمول ہے نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھہ کر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہیں اور اگر بعذر ہو تو قیام ساقط ہے پس کھڑے ہوکر پڑھنی افضل بیٹھکر پڑھنی سے نہوگی اور بیٹھکر پڑھنی والیکو آدھا ثواب کھڑے کا نہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے کہ روایا جاتا ہے کہ نماز نفل لیٹ کر

اور باوجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہیں پس کہی ہیں بعضی طرف اسکی کہ نہیں جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی کہ ثواب
سوار یا برابر ہی ثواب بیٹھہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بہی یہی ہی اور یہی صحیح اور اولی ہی واسطی ثابت ہونی اسکی کی حدیث
سی نزدیک مذہب ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہیں ہی کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث فرض نمازونمین ہی ایسا بیمار کی ہی کہ ممکن ہوا وسکو کھڑی ہوکر پڑہنا یا
بیٹھکر پڑہنا ساتھہ شدت و زیادتی کی مشقت مین شرح ہد **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاہرا وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم یتقلب
ساعۃ من اللیل یسأل اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ ذکرہ
النواوی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی روایت ہی ابی امامہ سی کہا سنا مین
نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا تیمم کرکر اور نجاستون سی پاک ہوکر یا
پاک کپڑہون سی ہوکر اور یاد کری اللہ کو یعنی زبان سی یادلسی یہان تلک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات مین اوس
حال مین کہ مانگی اللہ تعالی سی وسمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ بہلائی ذکر کی یہہ نواوی نی
کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عجب ربنا من رجلین رجل ثار عن وطائہ ولحافہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ فیقول
اللہ لملائکتہ انظروا الی عبدی ثار عن فراشہ ووطائہ من بین حبہ واہلہ
الی صلوتہ رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی ورجل غزا فی سبیل
اللہ فانہزم مع اصحابہ فعلم ما علیہ فی الانہزام وما لہ فی الرجوع
فرجع حتی ہریق دمہ فیقول اللہ لملائکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ
فیما عندی وشفقا مما عندی حتی ہریق دمہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹہا اپنی
نرم بچہونی اپنی سی اور لحاف اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ واسطی فرشتون اپنی کی دیکہو طرف بندی
میری کی کہ اوٹہا فرش اپنی سی اور نرم بچہونی اپنی سی محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی واسطی رغبت کرنیکی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میری
ہے یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس
بہاگا ساتہہ یارون اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہی بہاگنی مین یعنی بلا عذر بہاگنی مین اور جانا اوس ثواب کو کہ واسطی اوسکی ہی پہر آنی مین
پس پہرا اور لڑا یہان تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب فرشتون کو دیکہو طرف بندی میری کی یعنی نظر تعجب سی کہ پہرا واسطی رغبت
کرنیکی اوس چیز مین کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا خون اوسکا یعنی
شہید ہوا روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی یہہ چیزین بہت پیاری
ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سی اوٹہہ کر رغبت کی طرف عبادت رب اپنی کی جانا کہ یہہ کچہہ نفع نہین دیتی ہی اوسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ
نفع دیگی طاعت رب کے دنیا مین اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ عمل کرنا واسطی اللہ کے ساتہہ امید ثواب کی اوس عمل کی ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کی لیے عمل کری کچہہ غرض درنہو لیکن ہان اگر محض اسطی ثواب کے یا خوف عذاب کے کری کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سے تو عبادت ہی اوسکی چہوڑدی نہین صحیح ہوتی عبادۃ اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ کفر ہی ❊ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ ابن عمرو سی کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہونچی مجہی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹہی ہوئے یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کہڑی کی کہا راوی نی پس آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مینی اونکو نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ہاتہہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عبداللہ بن عمرو کہا مینی خبر دیا گیا تہا مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹہی ہوئے برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹہی ہوئی فرمایا کہ ہان اسیطرح سی ہی لیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سی روایت کیا یہہ مسلم نی **ف** عادت عرب کے ہی کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کے دیکہتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتہہ رکہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف ادب کی نہین بلکہ از راہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو عبداللہ نی ہاتہہ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکہا تعجب سےلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی ہین پہر بیٹہکر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ میری خصوصیات سی ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسیطرح پڑہون مجکو اور دوسرے قیاس نکرو اوپر اپنی اور دوسرون کو مجپر ❊ **وعن** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سالم بن ابی الجعد سی کہ کہا کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سی کاشکی مین نماز پڑہون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نی عیب پکڑا اوسپر پس کہا اوسنی سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دی ہمکو ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس آرام پکڑون مین یعنی ساتہہ عبادت رب اپنی کی اور مناجاۃ اوسکی اور لذۃ پڑہنی کلام اوسکی اور بعض حاضرین نے عیب اسلیے پکڑا کہ یہہ عبارۃ محتمل ہے دو معنون کی ایک یہہ کہ آرام پکڑون مین ساتہہ نماز کی اور دوسری یہہ کہ نماز سی آرام پکڑون یعنی نماز پڑہکر آرام سی ہوبیٹہون پس مراد اوسکی معنی اول تہی اور لوگ سمجہی دوسری معنی مراد ہین اور وہ خلاف اونکی ہین پس انہون نی مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سناکر حضرت نی ہی فرمایا ہی اے بلال راحت دے مجکو ساتہہ نماز کی یعنی مشغول ہونا اونکا نماز مین راحت تہا اونکی لیے اسلیے کہ دگنتی تہی سوای نماز کی اور اعمال دنیوی کو رنج اور آرام پکڑتی تہی ساتہہ نماز کی اسلیے کہ اوسمین مناجاۃ ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی آرام مجہی نماز مین آتا ہی ❊ **باب الوتر** باب ہی بیچ بیان نماز وتر کی **ف** اختلاف وتر مین درمیان علما کی دو باتون مین ہی اول یہہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتی ہین واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہی دوسرا اختلاف یہہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہکر سلام پہیرتی ہین اور اگر نہ پڑہین مکروہ ہی ❊ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات کی دو دو رکعت ہی پس جب ڈرے ایک تمہارا تمہوں سے ہونی صبح کی سی پڑہی ایک رکعت طاق کردیگی وسکی لیے اسکو
کہ نماز پڑہی ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد رح نے کہ رات
کو نفل پڑہی تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑہے اور ایک رکعت طاق کردی گی اوسکو کہ نماز پڑہی ہی کہا ابن ملک کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی
نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین نہین وہ نماز جفت ہی یہہ ایک رکعت اسکو طاق کردیگی اور یہہ حدیث حجت ہی واسطی شافعی کی اوس کے
نزدیک وتر کی ایک رکعت ہی انتہی اور کہا طحاوی حنفی نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق
کردیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین ہے حدیث مین دلالت سپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہی
کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیراسی یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لیے سپر اکتفا کیا جو چاہی وہ مین دیکہ
لی ﴿ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی ساتہہ دوگانہ کی پہلی
اوسکی یہہ معنی اسلیی کہی کہ تطبیق حاصل ہوجاوی سب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا آخر رات مین ہوتا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکہا ہی کہ یہہ
حدیث دلیل ہی سپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی اور اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین اوپر ہونی وتر کی تین رکعت آگی اوینگی ﴿ **وعن عائشة** قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ
فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات مین تیرہ رکعت وتر
پڑہتی ان مین سے ساتہہ پانچ رکعت کی نہ بیٹہتی کسی رکعت مین یعنی تشہد کی لیے مگر بیچ آخر اوسکیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز آنحضرتؐ کی
رات مین کئی طرح پر آئی ہی ایک وہ نہین سی یہہ ہی کہ آٹہہ رکعتین پڑہتی تہی ساتہہ چار سلام کی اور پانچ رکعتین پڑہتی تہی متصل ساتہہ نیت وتر کی ساتہہ
ایک تشہد کی اور ایک سلام کی اور یہہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتون کی ساتہہ ایک جلوس کے اور یہہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کی اور جو کہ قائل نہین
ہین اسکی تاویل عدم جلوس کے ساتہہ عدم سلام کی کرتی ہین یعنی سلام نہین پہیرتے تہی مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی لم یسلم الا فی آخرہن اور
بعضے یہہ تاویل کرتی ہین کہ جلوس دراز نہین کرتی تہی مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سی زیادہ ساتہہ ایک سلام کی جائز ہی باتفاق اور ہمارے
نزدیک جائز ہی آٹہہ رکعت تک بلا کراہیت اور زیادہ اس سی جائز ہی ساتہہ کراہت کی ۔ح ۔ مولانا ﴿ **وعن سعد بن هشام** قَالَ انْطَلَقْتُ
اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ
اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ
وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا
ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ

اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ
وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ہشام سی
کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ کی پس کہا مینی ای ماں مسلمانون کی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہین
پڑہا تونی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن یعنی جو کچہہ قرآن مین اچہی اخلاق و صفات
مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کیی تہی کہا مینی ای ماں مومنون کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات
اوسکی سی پس کہا تہی مین تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکیکا پس اوٹہاتا اونکو اللہ جب چاہتا یہہ کہ اوٹہا دی اونکو رات کو پس
مسواک کرتی یعنی پہلی وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی اون مین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اللہ کی اور
دعا مانگتی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور
تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتی سلام کہ سنا تی ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتی کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت
بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتی تہی
وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتون مین مانند کرنی اونکیکی پہلی صورت مین یعنی اوسی طرح بیٹہہ کر پڑہتی پس یہہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی
میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی اونکو نیند یا بیماری
یعنی مانع ہوتی کہڑی ہونی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا
ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون ساری مہینی
سوا رمضان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جب نماز پڑہتی حضرت اور اسیطرح اور عبادۃ کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا سبب
عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون ساری مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت ساری شعبان مین روزی
رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اونسی ہی کہ اکثر شعبان مین روزی رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتون کا بعد
وتر کی اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا
مشکل ہوا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا
ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسیکو انسی اور جمہور علما قائل ہین انکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی ان مین پس تطبیق
ان مین دو طرح سی دی ہے ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور نوافل ہین سوا ان دو رکعتون کی یعنی سوای ان دو رکعتون
کی اور نوافل بعد وترون کی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث
اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہے استحباب پہ نہ وجوب پہر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس حدیث
ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین اسیقدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہہ کر پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب
پڑہتی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہی کہ یہہ بر تقدیر ادا کرنی وتر کی ہی اول شب مین اور یہہ دونون حدیثین آخر باب مین آوینگی
اور حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وترون کی یہہ ہی پڑہنی صحیح ہی ہے
اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قایم مقام سنتون وتر کی ہین + ع + ع + مولانا + **وعن**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر
سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز اپنی بیچ رات کی وتر کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** امر اس مین استحباب کی لیے ہی وتر
اسکی اوپر انکو ہے جو جاگتے ہیں ۱۲ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواہ مسلم
اور روایت ہے انہیں سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھہ وتر کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی وتر
صبح سے پہلے پہلے پڑہ لیا کرو ہماری نزدیک یہہ امر وجوب کی لیے ہی و اگر رات کو وتر رہ جاوین تو قضا اونکی واجب ہے کہ دن کو پڑہ لی ۱۲ **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع
ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوٰۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل رواہ مسلم
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اوٹہو نگا آخر رات مین اس چاہیے کہ وتر پڑہ لی اول شب اور جو امید
رکہی وہ کہ اوٹہے گا آخر رات مین اس چاہیے کہ وتر پڑہے پچہلی رات کو اسلیے کہ نماز پچہلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنی حاضر ہوتی ہین فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات
اور یہہ یعنی وتر آخر رات کی بہتر ہین روایت کی یہہ مسلم نے **ف** وتر آخیر رات کی بہتر ہین اسلیے کہ ثواب اسوقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت
اور برکت کے اور واقع ہونے اونکی افضل وقت مین ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اول اللیل واوسطہ وآخرہ وانتہی وترہ الی السحر متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا ہر جز رات کی مین سے
وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین بہی و بیچ رات مین بہی و آخر رات مین بہی و آخر عمر مین ٹہیرا وتر پڑہنا حضرت کا سحر کی وقت مین کہ وہ پہنا
حصہ رات کا ہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلث صیام ثلثۃ ایام من کل شہر
ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتہہ تین باتون کی روزے رکہنے تین دن کی ہر مہینے مین اور پڑہنے دو رکعتین ضحی کی اور یہہ کہ پڑہوں مین وتر پہلے اس سے کہ سو رہون
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** روزے تین دنکے یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روزہ
اول مہینے مین اور ایک درمیان مہینے مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول مین اور بعضون نے کہا مطلق یعنی ساری
مہینے مین جب چاہے رکہہ لے اور دو رکعتین ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونیکی پڑہی جاتی مین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت اسیکو رکعات دنی درجہ
او نکا ہے اور اکثر اشراق کی یہہ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہ کو اول شب مین پڑہنے اسلیے فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتے تہے
حضرت کے حدیثون کی یاد کرنے اور تکرار کرنے اونکی مین سو اسمین رات بہت جاتی تہی خیرات مین اوٹہنا مشکل تہا اور اسسبب سے مشغول علم کی ضحی کی
بہی دو رکعتین پڑہنی کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہے اور عبادت سے ہر طرح ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن** غضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل ام فی آخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخرہ قلت اللہ
اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل ام فی آخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما
اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجہر بالقراءۃ ام یخفت قالت ربما جہر
وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ رواہ ابو داؤد

وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْفَصْلَ الْاٰخِیْرَ روایت ہی غضیف بن حارث سی کہ کہا مینی واسطی عائشہ کی کیا دیکہا تونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کرتی غسل کرنی جنابہ سی اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتی ہی تہا ذائقی تہی یا سورہتی اور جب تہجد کی لیی اوٹہتی نہاتی کہا حضرت عائشہ
نی اکثر اوقات نہاتی اول شب اور اکثر اوقات نہاتی آخر شب کہا مینی اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کی لیی ہی کہ جسنی کی امر دین مین وسعت کہا مینی
پہلے وتر پڑہتی اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نی اکثر پڑہتی وتر اول شب اور اکثر پڑہتے وتر آخر شب کہا مینی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف اللہ کی لیی کہ جسنی کردی
امر دین مین وسعت کہا مینی پکار کر پڑہتی تہی قراءۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نی اکثر پکار کر پڑہتی تہی اور اکثر آہستہ کہا مینی
اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کے کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابو داود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ اخیر
یعنی جسمین ذکر قراءۃ کا ہی **ف** لفظ اللہ اکبر غضیف نے از راہ تعجب و خوشی کی کہا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ
بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ لَمْ یَکُنْ
یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سے کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی
کہ ساتہہ کتنی رکعتون کے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی کہا حضرت عائشہ نی تہی وتر پڑہتی حضرت ساتہہ چار رکعت کی اور تین رکعت کی اور چہہ اور تین
اور آٹہہ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑہتی کم سات سی اور نہ زیادہ تیرہ سی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** ساتہہ چار رکعت کی اور تین کے یعنی
چار رکعت تہجد کی ہوتی تہین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کی اور پہلی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور
آٹہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کے اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی ہین اور نہین وتر پڑہتی تہی
کم سات سی یعنی غالباً الا یہ پانچ رکعتین بہی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سی زیادہ یعنی غالباً والا پندرہ رکعتین بہی ثابت ہوئی ہین م ع **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ
وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی
ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر حق ہی یعنی لازم ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہی کہ پڑہی وتر پانچ رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ
وتر پڑہی تین رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی ایک رکعت پس چاہیی کہ کری روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حق کی معنی نزدیک ثابت
اور واجب ابو حنیفہ کی معنی لیتی ہین جب امام شافعی لیتی ہین تو ثابت یعنی ثابت ہی سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری نے اور امام مالک نی
وتر تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہ نی اور ایک رکعت امام شافعی اور امام احمد نے م ع ح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَہْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہے حضرت علی رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو ای اہل قرآن کی روایت کی یہ ترمذی
اور ابو داود اور نسائی نی **ف** اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات و صفات مین اپنی نہین کوئی مثل اسکی اور یکتا ہی بیچ افعال اپنی کی نہین کوئی شریک اسکا
اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اسپر اور قبول کرتا ہی اسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہی اور مناسبت سی دوست رکہتا ہی عدد طاق کو
پس وتر بہی طاق ہی اسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی اور اسمین اشارہ اسپر بہی ہی کہ
دوست رکہتا ہے انقطاع کرنیوالی کو ماسوا اللہ سی اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوۃ کرنیوالے ہوی اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور
پڑہنی قرآنکی اسمین م ع ح **وعن** خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ

اللہ امدکم بصلوٰۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوٰۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سی کہ باہر نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہی نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹونسی وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہاری درمیان نماز عشا کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اوسکی مابین مین ہی جب چاہی پڑہ لی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانی کی لیی حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہی یہہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلی عشا سی پڑہنا اونکا جائز نہین ۱۲ ع **وعن** زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلاً اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سوجاوی غافل ہو کر وتر اپنی سی پس چاہیی کہ پڑہی جسوقت کہ صبح ہو روایت کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضا وتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہی اور ممکن ہے پڑہنا اوسکا یعنی اتنا وقت ہے کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کی پڑہی اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی اول پڑہی چاہی بعد ۱۲ ع

وعن عبد العزیز بن جریج قال سالنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایھا الکفرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین رواہ الترمذی وابوداؤد ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن ابزی ورواہ احمد عن ابی بن کعب والدارمی عن ابن عباس ولم یذکرا والمعوذتین اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سی کہ کہا پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی کہ کونسی سورۃ پڑہتی تہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نی کہ پڑہتی تہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی یہہ احمد نی ابی بن کعب سی اور دارمی نی نقل کی ابن عباس سی اور نہین ذکر کیا احمد و دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑہنی روایت کی ہی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیر کی روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ سی بہی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی یہ روایت منقول ہوئی اوسپر عمل علما نہین کرتی مین کہ اسکی سند مین کچہہ خلل ہی اور دوسری یہہ کہ جو ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ آخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سی دراز کرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی ۱۲ ع مع **وعن** الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی حضرت حسن بن علی رض سی کہ کہا سکہلائے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی کلمی کہ کہون مین اونکو بیچ قنوت وتر کی یا الہی ہدایت

کر مجھکو بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ ہدایت کیا تونی اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھہ مجھکو آفتون دنیا اور آخرت کی سی بیچ ضمن اون لوگون کی کہ عافیت دین کہا تونی اونکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ اون لوگون کی کہ کارسازی کی تونی اونکی اور برکت دی میری لیے وسیچیز مین کہ دی ہی تونی یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو برائی اوسچیز کی سی کہ مقدر کی تونی پس تحقیق تو حکم کرتا ہی جوچاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجہپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست کہا تونی اوسکو بابرکت ہی تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سی ہی خیر تیری دارین مین اور بلند ہی تو روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہون مین قنوت وتر مین یہان مطلق جو قنوت لوتر کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال مین پڑہنا مراد ہی جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر اضعف اخیر رمضان کی اور ہدایت کر یعنی ثابت رکھہ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کی یعنی پہونچنی کی اعلی مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اوسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک ذی عزت ہوتا ہی جیسیکہ حضرت ذکریا علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہہ سب امتحانات اللہ تعالی کی ہین غرض کہ لوگون کے ذلیل کرنیسے اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کی نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کی بعد ولا یعز من عادیت آیا ہی اور بعضی روایت مین بعد تعالیت کے استغفرک وتتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہی ہے کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہی اور لکہا ہی علماء نے کہ افضل یہہ ہے کہ دونون پڑہے اور کہا ابن ہمام نی کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسری یہہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑہی یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسری یہہ کہ قنوت سوا وتر کی اور نمازون مین پڑہی یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابوحنیفہ کہتی ہین کہ پہلی رکوع کی اور دونون سند پکڑتی ہین صحیح حدیثون سے لیکن دلیل ابوحنیفہ کی قوی ہی جوچاہی مرقات مین دیکہہ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہوویگا انشاء اللہ تعالی + ع + **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے وتر مین کہتی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار بلند کرتی تہی آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبدالرحمن ابن ابزی سی اون نی نقل کیا اپنی باپ سی کہ کہا کہتی حضرت جب سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسری بار مین **ف** دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بہی آیا ہی یعنی یون ہی سبحانک الملک القدوس رب الملائکۃ والروح + ع + **وعن** عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ آخر وتر اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ رضا تیری کی غضب تیری سی اور ساتھہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سی یعنی غضب وغیرہ سی نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجھہ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون تو ویسا ہی ہی جیسی تعریف کی تونی ذات اپنی کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دعا حضرت پڑہتے تہی

وتر کی تیسری رکعت مین بعد رکوع کی قومہ مین امام مالک اسکی قائل ہین اور بعضون نی کہا بعد سلام کی پڑہتی تہی اور بعضون نی کہا پہلی سلام کے التحیات
مین پڑہتی اور بعضون نی کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہتی تہی حضرت اسکو جب نماز سی ہی فارغ ہوتی اور جگہہ کہڑی اپنی بستر
اپنی پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہی ایک جماعت علما کی سی کہ توقیت نکری دعا قنوت مین یعنی ایک ہی دعا پڑہنی نہ مقرر کری اسلیی کہ مقرر کرنی
مین دعا زبان پر جاری ہوتی ہی بغیر حضور دل اور رغبت کی پس نہین حاصل ہوتا اوس سی مقصود اور رد علما نی کہا ہی کہ یہہ حکم ہی غیر اللہم انا نستعینک
کے ہی یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکی سوا اور دعا ونکو مقرر نکری کبہی کوئی پڑہی کبہی کوئی اسلیی کہ صحابہ نی اتفاق کیا ہی اللہم انا نستعینک
کی پڑہنی پر اور اگر سوا اسکی اور قنوت پڑہی تو بہی جائز ہی اور اسی طرح محیط مین اللہم اہدنا کو بہی مستثنی کیا ہی یعنی توقیت اوسکی بہی منع نہین اور
جو کوئی قنوت نیاد رکہتا ہو پڑہی ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو اللیث نی کہ تین بار پڑہی اللہم اغفر لی

+ع+ت+ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قیل لہ ہل لک فی امیر المؤمنین معاویۃ ما
اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ وفی روایۃ قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء
برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعہ فانہ قد صحب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطی اون کی کیا ہی واسطی تمہاری بیچ امیر المومنین معاویہ
کے یعنی کیا فتوی دیتی ہو اونکی اس فعل مین کہ نہین وتر پڑہتی مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچہا کیا اونہون نی تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا ابن ابی ملیکہ نی کہ وتر پڑہی معاویہ نی پیچہی عشا کی ایک رکعت اور نزدیک اونکی تہا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس
کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چہوڑ دی اونکو اسلیی کہ اونہون نی صحبت کہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی شاید اونہون نے دیکہی ہو حضرت
سے وہ چیز کہ نہین دیکہی اور نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ حضرت معاویہؓ نی ایک ہی رکعت پڑہی ہوگی اسلیی انکار کیا دیکہنی والی
نی کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑہتی ہین یہہ ایک رکعت کیون پڑہتی ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اونہون نی وتر کی ایک رکعت پڑہی ہوگی ملی ہوئی ساتہ
دوگانہ کی پہلی اوسکی پر اسصورت مین نکار ناظر اسلیی کیا کہ اکتفا کیا ہوگا اونہون نی وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو +ع+ **وعن** بریدۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم
یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابو داود اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی وتر حق ہی یعنی واجب ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سی یعنی ہماری تابعین سے وتر حق ہی پس جو
نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سے وتر حق ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہے
جیسا کہ حنفی کہتی ہین +۲۶+ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ
فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سو رہے وتر سی یا بہول جاوی اوسکو پس چاہیی کہ پڑہی یعنی قضا اوسکی جسوقت کہ یاد آوی یا جسوقت کہ جاگی روایت کے یہہ ترمذی اور ابوداود اور
ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی وجوب پر +ع+ **وعن** مالک بلغہ ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر
اواجب ہو فقال عبد اللہ قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد
علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا

اور روایت ہی مالک سی پہونچی اونکو یہہ بات کہ ایک شخص نی پوچہا ابن عمر سی حال وتر کا کہ کیا واجب ہی وہ یعنی یا سنت ہی کہا عبد اللہ نی تحقیق وتر پڑہا
ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی یعنی صحابہ نی پس شروع کیا اوس شخص نی تکرار کرتا تہا اوسی اور عبد اللہ کہتی تہی وتر پڑہا
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی روایت کی یہہ موطا مین **ف** اکتفا کیا ابن عمر نی ساتہہ دلیل کہ مدلول سی گویا کہ کہا
کہ وہ واجب ہی ساتہہ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اہل اسلام کی اور صریح واجب کہا احتیاطاً اسلیئی سنا نہ تہا حضرت سی اسمین کہہ اور
وہ شخص تکرار کرتا تہا واسطی طلب کی نی دو جواب صریح کی ✦ **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلٰثٍ
يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اونمین نو سورتین مفصل سی پڑہتی ہر رکعت
مین تین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہی کہ پڑہتی تہی
حضرت پہلی رکعت مین الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا
ورتبت اور قل ہو اللہ ✦ **وعن** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ
ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ
رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی مکہ مین اور آسمان پر تہا ابر پس ڈری صبح ہوجانی سی پس وتر پڑہا ایک رکعت
پہر کہل گیا ابر پس دیکہا یہہ کہ ہی رات پس دوگانہ کیا اوس رکعت کو ساتہہ ایک اور رکعت کی پہر پڑہتی گئی دو دو رکعتین پہر جبکہ خوف کیا صبح ہوجانیکا وتر
پڑہا ایک رکعت نقل کی یہہ مالک نی ✦ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا
فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ
وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی رات مین یا دنمین پس پڑہتی قرآن بیٹہی
ہوئی یعنی بسبب قراءۃ طویل کی پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سی قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑی ہوتی اور پڑہتی کہڑی کہڑی پہر رکوع کرتی پہر
سجدہ کرتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسطرح نماز پڑہنی جائز ہی بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان
اسکا باب السنن مین ہوچکا ہی اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتہہ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہہ کہا جاوی کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر
کا ہی ✦ **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی پیچہی وتر کی دو رکعتین روایت
کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی پڑہنی دو رکعتین ہلکی بیٹہی ہوئی **ف** شرح اسکی اوپر بیان ہوچکی ✦ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ
فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی وتر
ایک رکعت پہر پڑہتی دو رکعتین پڑہتی اون مین قرآن بیٹہی ہوئی پس جسوقت کہ ارادہ کرتی کہ رکوع کرین کہڑی ہوتی پہر رکوع کرتی روایت کی یہہ
ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن حجر نی کہ نہین منافی ہی یہہ پہلی حدیث کی اسلیئی کہ کبہی پڑہتی تہی اون کو بیٹہی ہوئی بعضی کہڑی ہونیکی اور کبہی

اتہی ہو جاتی وقت ارادہ رکوع کی ہی ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ
وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی
پہلی سونی کی یا تو خلاف افضل کی یا واسطی عدم اعتماد ہونی کی ساتہہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹھا رات کو نماز تہجد کیلیی تو بہتر
اور اگر نہ اوٹہا تو ہونگی یہہ دو رکعتین واسطی اوسکی یعنی حاصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لیی حاصل ہو جاتا ہی ان سی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ۔
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ
يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پڑہتی دو رکعتین پیچھی وتر کی بیٹہی ہوئی پڑہتی اون مین اذا زلزلت و قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہہ احمد نی

باب القنوت

باب ہی بیچ بیان قنوت کی **ف** قنوت کی کئی معنی آئی ہین طاعت کو بہی کہتی ہین و خشوع کو بہی اور قیام نماز کو بہی اور دعا کو بہی اور اس جگہہ
مراد دعا مخصوص ہی پس شافعیہ کی نزدیک دعا قنوت اللہم اہدنی آخر تک ہی جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک ہی کہ ثابت کیا
ہی وسکو ہماری علماء نی ساتہہ طرق صحیحہ کی طبرانی وغیرہ سی اور شیخ ابن ہمام اور ابو داؤد سی لائی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تہی مضر
پر آئی اونکی پاس جبرئیل اور اشارہ کیا ساتہہ سکوت کی کیا اور کہا ای محمد خدا تعالی نی تجکو برا کہنیوالا اور لعنت کرنیوالا نہین پیدا کیا ہی تجکو واسطی رحمت
عالمین کی بہیجا ہی پہر پڑہی یہہ آیت لیس لک من الامر شیء یعنی نہین تجکو کچہہ دخل بیچ مین بعد ازان جبرئیل نی سکہائی یہہ دعا اللہم انا نستعینک
آخر تک و شیخ جلال الدین سیوطی بہی سکو کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لائی ہین ساتہہ اختلاف بعض لفظونکی شرح ہدایہ

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ
أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ
الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ
وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ
الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت
ارادہ کرتی یہہ کہ بد دعا کرین کسیکو یا دعا دین کسیکو تو قنوت پڑہتی پیچہی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جسوقت کہ کہہ چکتی سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد یا الہی نجات دی ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو
اوس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب اپنا اونپر اسطرح کہ مسلط کر اونپر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کیوقت
مین بیچ مصر کی ہوا تہا پکار کر کہتی یہہ اور تہی کہتی بیچ بعضی نمازونکی یا الہی لعنت کر فلانیکو اور فلانیکو کہتی تہی یہہ واسطی قبائل عرب کے کہ کافر تہی یہانتک
کہ اوتارا اللہ نی یہہ آیت نہین واسطی تیری امر سی کچہہ آخر تک روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بعضی صحابی کہ گرفتار عذاب کی تہی کفار کی قید مین اونکی
نجات کیلیی حضرت دعا کرتی تہی و بعضی کفار قبائل عرب کیلیی بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بہائی خالد بن ولید کی کہ روز بدر کی
کافر تہی اونکو عبد اللہ بن جحش نی قید کیا پس آئی بہائی اونکی خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چہڑا کر مکی کو لیگئی وہان جاکر ولید مسلمان

ہوئی لوگون نے کہا کہ مسلمانون مین تہا تو پہلے فدیہ کی کیون نہ مسلمان ہوا تا مال بہی ہاتہہ لگتا اور اسلام بہی کہا خوش نہ آیا مجہی کہ لوگ کہین قید
پر صبر نکیا اور اسلام بے صبری سے لایا پس بہائیون نے اوسکو قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہی انکی نجات کی لیے پس وہ بہاگی
انکی ہاتہہ سی اور حضرت پاس حاضر ہوئی اور سلمہ بن ہشام بہائی ابوجہل کی قدیم الاسلام تہی انکو بہی کافرون نے مکہ مین قید کیا تہا اور عذاب دیتے تہے
وہ بہی انکی ہاتہہ سی بہاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئی اور عیاش بن ابی ربیعہ بہی بہائی تہی ابوجہل کی اخیافی یعنی مان کیطرف سی اور قدیم الاسلام تہے پہلے
ہجرت سی مسلمان ہوکر حبشہ مین ہجرۃ کرگئی پہر مدینہ مین آئی بعد ہجرۃ کی پس ابوجہل مدینہ مین آیا اور کہا کہ تیری مان نے قسم کہائی ہی کہ سایہ مین
نہین بیٹہیگی جب تک تجہے دیکہیگی نہین پس عیاش مان کی محبت سی اوسکی ساتہہ مکہ مین آئی ابوجہل نے اوسکو باندہا اور بند کیا پس بہاگی اور مدینہ مین
آئی آخر کو تبوک مین شہید ہوئی یہہ مثال اسکی تہی کہ حضرت قنوت مین مومنون کی لیے دعا کرتی تہی اور بددعا کی مثال یہہ ہی اللہم اشدد آخر تک اور
حضرت کی بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہی کہ ہڈیان مردار کی کہاتی تہی اور حاصل آیت کا یہہ ہی کہ حضرت کو بددعا کرنی سی اللہ تعالے
نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی اور کہا طیبی نے کہ جب اوترے کوئی حادثہ مانند آنی دشمن کے یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کے
یا ضرر ظاہر کی مسلمانون مین اور مانند انکی قنوت پڑہین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور یہہ حنفیون کی نزدیک بہی جائز ہی وقت اوترنی
حادثہ کی ع ۲ ✦ وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ
اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ
اُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عاصم احول سی کہا پوچہا مین
انس بن مالک سی حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کی تہی یا بعد رکوع کی کہا پہلے رکوع کی نہین قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے رکوع کی
یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بہر تحقیق بہیجی تہی حضرت نے کتنی لوگ کہا جاتا تہا انکو قرا کہ ستر شخص تہے پس شہید کئی گئی پس سبب اسکی قنوت پڑہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے رکوع کی مہینا بہر بددعا کرتی تہی اوپر قتل کرنیوالون قرا کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف حال قنوت کا
نماز میں یعنی صبح کی نماز میں یا وتر مین یا سب نمازون وقت ہونی حادثہ کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑہنا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ
ہوا ہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح کا اور بہیجی تہی یعنی طرف بعضی قبیلون کے واسطی تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنی آدمی کہ کہا جاتا تہا انکو قرا بسبب پڑہنے
اور یاد کرنی قرآن کے کہ ستر شخص تہے اہل صفہ سی غریب زاہد کہ رہتے تہی صفہ مسجد مین و سیکہتی تہی قرآن و علم اور باوجود اسکی تہی مدد کار مسلمانو کے
بسبب کمال شجاعت کے جب اوترتا اونپر حادثہ اور بعضی لکڑیان لا کر بیچتے تہی دن کو اور خریدتے ساتہہ اوسکی طعام فقراء اہل صفہ کی واسطے اور پڑہتی
قرآن کا بہی انکو بہیجا تہا حضرت نے طرف اہل نجد کی تاکہ دعوۃ کرین انکو طرف اسلام کی اور پڑہین اونپر قرآن پس جب اوترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک
موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کی قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی ایکنی اونمین سی مگر کعب بن زید انصاری
نے سو بہی اسطرح کہ ایک رمق اونمین باقی تہی اور اونہون نے گمان کیا کہ مرگئی پس وہ جیتی رہی یہانتک کہ دن خندق کی شہید ہوئی اور اونمین
سے ایک عامر بن فہیرہ تہی کہ نہ پایا گیا بدن اونکا انکو ملائکہ نے دفن کردیا پس اون پر حضرت نے بہت غم کیا انس کہتی تہی کہ ہمنی نہین دیکہا حضرت
کو کہ غمگین ہوئی ہون کسی کی لیے مانند غمگین ہونیکی اونپر اور حضرت اونکی قاتلون پر قنوت مین بددعا کرتی رہی مہینے بہر تک اور یہہ واقعہ سنہ
چار ہجری مین پیش ہوا ع ۲ ✦ الفصل الثانی فصل دوسری ✦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم شہرًا متتابعًا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصلوٰۃ الصبح اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ
من الرکعۃ الاخرۃ یدعو علی احیاء من بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن من
خلفہ رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا بہر متصل یعنے ہر روز بیچ
ظہر کے اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی اور نماز صبح کی جس وقت کہ کہہ چکتے لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر کی رکعت میں بددعا کرتے اوپر کتنے قبیلوں کے
بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچہے ہوتے انکے یعنی مقتدی روایت کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ قنوت فرضوں میں نہیں ہے ہر اوقات میں بلکہ جب پڑتی مسلمانوں پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن وغیر ذلک سے تو پڑہے ۔ع + **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرًا ثم ترکہ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے انس سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہی مہینا بہر یعنی بعد رکوع کے پہر چہوڑ دیا اوسکو یعنی فرضوں میں بالکل پڑہنی چہوڑ دی یا بعد رکوع کے پڑہنی چہوڑ دی
روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اکثر اہل علم اسی پر ہیں کہ نہیں ہے قنوت نماز صبح میں اور نہ اور نمازوں میں سوای ترک کی سند اونکی یہہ
حدیث ہے اور اور حدیثیں بہت ہیں کہ دلالت کرتی ہیں ترک قنوت پر چنانچہ مرقات میں تفصیل اسکی ہے جو چاہے دیکہہ لے اور مالک اور شافعیہ کہتے ہیں
کہ قنوت پڑہے نماز صبح میں ہمیشہ اور سب نمازوں میں پڑہے اگر واقع ہو کوئی حادثہ ۔ع + **وعن** ابی مالک الاشجعی قال قلت
لابی یا ابت انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی
ہہنا بالکوفۃ نحوًا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث رواہ الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق پڑہی تو نے نماز پیچہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے اور علیؓ کے پیچہے اس جگہہ یعنی کوفہ میں قریب پانچ برس کے کیا تہے وہ قنوت پڑہتے کہا اے
بیٹے میرے قنوت بدعت ہے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ابومالک نے اپنے باپ سے پوچہا کہ کیا حضرت اور خلفاء اربعہ
قنوت پڑہتے تہے صبح کی نماز میں اور اور نمازوں میں جیسے کہ اب بعض آدمی پڑہتے ہیں تو انہوں نے کہا اے بیٹے میرے یہہ جو لوگ پڑہتے ہیں اور مواظبت
اسپر کرتے ہیں بدعت ہے اور حضرتؐ نے اوسکو پڑہا نہ تہا سوا ایک مہینے کے بعد ازان ترک کیا جیسے کہ اوپر گذرا یہہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی اور شافعی
کہتے ہیں کہ روایتیں قنوت پڑہنے کی سب ضعیف ہیں لیکن ملا علی قاری نے خوب خوب جواب لیے ہیں اور خلفاء اربعہ سے کثیر روایتیں اسیطرح کے نقل کی
ہیں جو چاہے اونکی شرحیں اس مقام کو دیکہہ لے ۔ع + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** الحسن ان عمر بن الخطاب
جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لہم عشرین لیلۃ ولا یقنت بہم الا فی النصف
الباقی فاذا کانت العشر الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی رواہ ابوداؤد وسئل
انس بن مالک عن القنوت فقال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع وفی روایۃ قبل
الرکوع وبعدہ رواہ ابن ماجۃ ۔ روایت ہے حسن بصری سے یہہ کہ عمر بن خطاب نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر پس تہے ابی نماز پڑہاتے انکو
بیس راتوں کو اور نہ قنوت پڑہتے وتر میں ساتہ انکی مگر بیچ آدہے اخیر رمضان کی پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا پیچہے رہتے ابی پس پڑہتے نماز یعنی تراویح اپنے گہر
میں پس کہتے لوگ بہاگ گئے ابی روایت کی یہہ ابوداؤد نے اور پوچہے گئے انس بن مالک پڑہنی قنوت کی سے پس کہا قنوت پڑہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پیچہے رکوع کی اور ایک روایت میں ہے کہ قنوت پڑہی پہلی رکوع کی اور پیچہے اوسکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ح

کیا لوگوں نکو ابی پر کہ حفظ کیا تہا اونہوں نے تمام قرآن حضرت کی زمانہ میں اور بڑی قاری تہی کہ سید القرا کہلاتی تہی یعنی رمضان میں اونکو فرمایا تراویح میں امام ہووین لوگونکی اور لوگ اونکا اقتدا کریں اور یہہ دونوں حدیثیں حسن بصری کی دلیل ہیں شافعیہ کی لیے پہلی دلیل ہی سیر کہ قنوت نصف اخیر رمضان میں پڑہی اور مشایخ ہماری کہتی ہیں کہ حدیثیں قنوت پڑہنے کی وتر میں مطلق یعنی بغیر تخصیص رمضان کی بہت آئی ہیں پس عمل اونپر اولی اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑہی جاتی ہیں مخصوص ساتہہ رمضان کی نہیں پس قنوت بہی ہمیشہ پڑہنی چاہیی اور دوسری حدیث دلیل ہی اوپر ہونی قنوت کی بعد رکوع کی پس اوسکا جواب ہماری علما یہہ دیتی ہیں کہ حدیثیں بیچ قنوت پڑہنی کی پہلی رکوع کی بہت آئی ہیں اور عمل صحابہ کا بہی موافق اوسکی نقل کیا گیا ہی اور جو کہ بعد رکوع کی آئی ہیں تعداد اونکی تہوڑی ہیں نہ ہمیشہ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نے لکہا ہی کہ قنوت پڑہنا ابی کا شاید مقید تہا ساتہہ بددعا کرنیکی کفار پر اسلیی کہ ساتہہ سند صحیح کے حضرت عمر رض سی آیا ہی کہ سنت ہی جبکہ آدہا رمضان گذر چکی یہہ کہ لعنت کری کافروں پر وتر میں اور لوگوں نے مشابہت دی بدگمان ساتہہ غلام بہاگنی والی کی واسطی مکروہ جاننی اس فعل کی اونسی اور شاید کہ ابی بسبب علت کی گہر میں نماز پڑہتی تہی اور عذر یہہ تہا کہ اخیر دہی میں وہ خلوت اختیار کرتی تہی تاکہ حاصل ہووی کمال خلوت میں جو کہ نہ حاصل ہوتا تہا جلوۃ میں اور قنوت پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کی کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سی یہہ ہے کہ تہا یہہ ایک مہینہ فقط یعنی صبح میں ساتہہ دلیل اوس حدیث کی کہ صحیحین میں ہے عاصم احول سی چنانچہ اوپر گذر چکی اور ایک روایت میں پہلی رکوع کی یعنی وتر میں اور بعد اوسکی یعنی صبح میں وقت قنوت حادثہ کی اسی سے حاصل ہوجاتی ہی تطبیق حدیثوں میں واللہ اعلم

باب قیام شہر رمضان

باب ہی بیچ بیان قیام کرنی کی مہینی رمضان میں **ف** قیام سی مراد ہی جاگتی رہنا راتوں کو عبادۃ کی لیے یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہما کی لیے ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی زید بن ثابت رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریی کا پس نماز پڑہی اوسمیں یعنی نوافل سوای تراویح کی کئی راتیں یعنی رمضان میں یہاں تک کہ جمع ہوی حضرت کی پاس لوگ یعنی ایسی تہی حضرت نکلتی حجرہ سی اور نماز پڑہتی جماعت سے فرائض و تراویح یہاں تک کہ جمع ہوی یعنی بہت لوگ پہر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرت کی ایک رات بسبب اسکے کہ داخل ہوے حجرہ میں بعد پڑہنی فرضوں کے اور نہ نکلی طرف اونکی بعد تہوڑی دیر کی جیسیکہ عادت اونکی تہی اور گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت سو رہی پہر شروع کیا بعض اونکی نے کہنکارنا تاکہ نکلیں حضرت طرف اونکی یعنی نماز تراویح کی لیے جیسیکہ نکلتی تہی راتوں گذشتہ میں پس فرمایا حضرت نے یعنی حجرہ میں سی باہر نکلی اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہہ تمہاری وہ چیز کہ دیکہی میں کام تمہاری سی یعنی شدت حرص کی اوپر پڑہنی نماز تراویح کی جماعت سی یہاں تک کہ خوف کیا میں یہہ کہ فرض کیجاوی یعنی اگر میں ہمیشہ پڑہتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی تمپر اور اگر فرض کیجاتی تمپر تو نہ پڑہ سکتی اوسکو پس پڑہو نماز ای آدمیو اپنی گہروں میں اسلیی کہ تحقیق بہتر نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی گہر اوسکی میں سوای فرض کے کہ وہ جماعت سے مسجد میں افضل ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حضرت نے مسجد نبوی میں حجرہ بوریی کا اعتکاف کی لیے بنایا تہا اس سے معلوم ہوا

اور بنا نا حجرہ کا مسجد میں بوریے کا یا مانند اوسکے کا لیکن شرط یہہ ہی کہ نمازیونکی جگہہ زیادہ حاجت نہی سے والا حرام ہی اسلیے کہ زیادہ روکنی میں تنگی ہوگی مسلمانون پر لیکن وہ جگہہ ایسی ہو کہ احتیاج رکہتی ہون وہ سب لوگ اگرچہ کبہی کبہی ہو اور حرج جانتا ہی قرینہ سے کہ اگر لوگ بہت ہی ہونگی مسجد مین تو نہین محتاج ہونگی اوس جگہہ کے گہیر نے سے لیکن نہین حرام اور یہہ تفصیل خوب ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ حرام ہی تنگی کرنی لوگون پر بیچ مسجد حرام کی ایام حج مین اور اسمین بیان ہی مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہی اسپر کہ تراویح جماعت سے سنت ہی اور نفل نماز پڑہو گہرون مین کیونکہ بعید ہی ریا سے یہہ امر استحباب کی لیے ہی اور اسلیے کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی گہر اوسکی مین یہہ حکم عام ہی سب نفل اور سنتون کے لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہین مانند کسوف و استسقا اور عیدیں کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ مین اسطرح مسافرون کی اسلیے کہ اونکو یہہ کہان میسر ہی پس غنیمت جانین نماز اون مین قیاس کیا مینے اسکو اسپر کہ کہا ہی ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافرون کو افضل ہی نماز نفل سے واللہ اعلم ۱۲ ع وعن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی بیچ قیام رمضان کی یعنی تراویح کی بدون اسکی کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتہہ تاکید کی پس فرماتی جو شخص کہ قیام کری رمضان کا ساتہہ اعتقاد صحیح کی اور واسطی طلب ثواب کے لینے نہ واسطی دکہانی سنانی کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلی کیے ہین پس وفات کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی طرح پر تہا یعنی جو کوئی چاہتا واسطی ثواب کی لیطور خود پڑہتا جماعت مقرر نہ تہی پہر امر اسی طرح پر تہا بیچ خلافت ابی بکر کی اور تہا اول ابتداء خلافت حضرت عمر کی بیچ اسیطرح یعنی پہر اونہون نی حکم جماعت کا کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جو شخص کہ قیام کری یعنی شب بیداری کری رمضان مین ساتہہ عبادت کی یا مراد یہہ ہی کہ تراویح پڑہی ساتہہ اعتقاد صحیح کی یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکہتا ہو اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان کا باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہی ۱۲ ع وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلٰوتِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ پڑہی ایک تمہارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹہیراوی گہر اپنی کی لیے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل اور سنتین بلکہ فرض بہی گہر مین پڑہی پس تحقیق اللہ تعالیٰ کرنا ہی بیچ گہر اوسکی سبب نماز اوسکی بہلائی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بہلائی یعنی توفیق نیک بنا ہی گہر والون کو اور برکت دیتا ہے اون کی رزق اور عمرون مین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہی بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہی پڑہنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہی صحابہ کا اوسپر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائی گویا اشارہ ہی اسپر کہ رمضان مین بہی کچہہ نماز گہر مین پڑہنی چاہیے ۱۲ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا

قِیَامَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِیَامُ لَیْلَةٍ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّةَ الشَّهْرِ روایت ہی ابی ذر سی کہا روزی رکہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان مین پس قیام کیا ساتہہ ہماری کچہہ مہینی سی یعنی راتون کو ہماری ساتہہ نماز پڑہی سوای فرض کی یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتہہ ہماری یعنی تئیسوین رات مین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یا رسول اللہ کاشکی زیادہ کرتی ہماری لیی قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدہی رات سی زیادہ کرتی تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی فرض ساتہہ امام کی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکی لیی قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی وسکی لیی ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنی عشا اور فجر کی جماعت سی پس پڑہنا نوافل کا جہی تک خوب ہی کہ جب تک دل چاہی پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نی اہل بیت کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ ڈری ہم کہ فوت ہو ہمسی فلاح کہا راوی نی کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نی کہا سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینی مین یعنی اٹہائیسوین و انتیسوین شب روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی مگر یہہ کہ ترمذی نی نہین ذکر کیا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینی مین **ف** یہان تک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نی کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کی ہی یعنی انتیس دن کا مہینا یقینی ہی وسی پر حساب لگایا ہی جیسا کہ اثنا ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیی کہا کہ اوس سی قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب فلاح کا ہی اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کی ہو یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تہی اون مین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کی نزدیک لیلۃ القدر وہی ہی اسی لیی لوگون کو بہی جمع کیا ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچہونی پر یعنی اپنی نوبت کی دن نہ پایا تو ناگہان دیکہا مینی کہ وہ بقیع مین تہی پس فرمایا حضرت نی کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجہپر اور رسول اوسکا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تہا مینی یہہ کہ تم گئی ہو بعضی عورتون اپنی کی پاس پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی رات درمیان شعبان کی مین یعنی پندرہوین شب شعبان کی بیچ طرف آسمان دنیا کی یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہی

گناہ زیادہ گنتی بالوں ریوڑ بنی کلب کے سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ بخشتا ہی ان لوگوں کو کہ مستحق ہوچکی ہیں آگ کی یعنی مومنوں میں سی اور کہا ترمذی نی کہ سنا میں محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتی تہی اس حدیث کو **ف** بقیع نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ میں اور مفصل اس حدیث میں یہیں گذر چکا ہی اور روایت میں یا ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب پایا میں حضرت کو تو میں پاندہی میں اپنی پکڑی اپنی اور نکلی میں ڈہونڈہتی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس کہاں وہ سجدہ کر رہی تہی بقیع میں پس دراز کیا سجدہ یہاں تک کہ گمان کیا میں کہ حضرت نی وفات پائی پس جب سلام پہیرا التفات کیا طرف میری اور فرمایا کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجہہ اور رسول اوسکا یعنی تو نی یہہ جانا کہ میں تیری باری میں کسی اور پاس گیا اور اس جملہ میں ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کی لیے ہی اب آگی اوسکا حاصل حضرت عائشہ کی جواب کا یہہ ہے کہ نہیں گمان کیا میں یہہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکی نی مجہہ بلکہ گمان کیا میں کہ شاید حکم اللہ تعالی کی پاس سے آیا ہو یا اپنی کسی نکلی میری پاس سے واسطی کسی بیوی اپنی کی کہا ابن حجر نی کہ حضرت عائشہ اگر جواب میں نعم کہتی تو ہوتا کفر اسلیی اسطرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پہر حضرت نے اونکی تسلی کی لیی مذہ اپنی نکلنی کا بیان کیا کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت عام کی طرف آسمان دنیا کے شب برات میں اسلیی کہ وہ رات مبارک ہی اور بنی کلب ایک قبیلہ ہی عرب میں کہ اونکی ہان بکریان بہت ہوتی تہیں پس فرمایا کہ جتنی اون کی بال میں اونسی بہی زیادہ گناہ لوگوں کی بخشی جاتی ہیں پس حاصل یہہ کہ وقت وہ ترقی برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تہا میں چاہا کہ اپنی امت کے لیی دعا بخشش کے کروں اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں بالاتفاق جائز ہی اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیی مولف لایا کہ یہہ رات اس سبب یادہی فضیلت کی مانند مقدمہ قیام رمضان کی ہی + ع + **وعن** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی بہتر ہی نماز اوسکی سی اس مسجد میری میں یعنی مسجد نبوی میں مگر فرض کہ وہ مسجد ہی میں پڑہنی بہتر میں روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر میں نوافل پڑہنی وہانکی نماز پڑہنی سی بہی بہتر ہیں اسلیی کہ بعید ہی ریا سی یہہ حضرت نی اوسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان میں کر کر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہروں میں نماز پڑہو اور سند پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح میں یہہ ہے کہ اپنی گہروں میں تنہا پڑہیں اور حضرت نی جو پڑہیں مسجد میں بیان جواز کی لیی پڑہی اور متوکل تہی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور بعض مالکیہ وغیرہ اسپر ہیں کہ افضل سے پڑہنا اوسکا مسجد میں جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نی اور اور صحابہ نی بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل مسلمانوں کا اسلیی کہ وہ شعار دین سے اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ ہی کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اوسکی سبب سے کثرت جماعت میں ہوتی ہے اوسکو چاہیی کہ مسجد میں پڑہی اور اگر ایسا نہیں ہے تو بہتر ہی کہ گہر میں ادا کری کذا فی کتب الفقہ + ح +

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلٰوتِہِ الرَّھْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ

وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْھَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ
یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا مین ساتھہ عمر بن الخطاب کی ایک رات یعنی رمضان
مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تہی یعنی نفل پڑہتی تہی وسمین بعد عشا کی متفرق جیسا کہ بیان او س اجمال کا کیا کہ
پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز او سکی ایک قوم یعنی اکیلی پڑہتی تہی اور بعضی جماعت
سے پس کہا حضرت عمر نی تحقیق مین اگر جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر
یعنے اونکو امام سب کا کیا کہا عبدالرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر کی ساتھہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز امام اپنی کی یعنی ابی بن کعب
کی کہا عمر نی اچہی بدعت ہی یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتی ہو او غفلت کرتی ہو اوس سی بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی ہو اراده کرتی آخر
رات کا یعنی اس قول سی مراد اونکی یہہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی اول
رات روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اچہی بدعت ہی یہہ یعنی تقرر جماعت کا اچہی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ وہ حضرت سی ثابت
ہو چکی ہی کہ حضرت نی ساتھہ جماعت کی کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ خلفاء راشدین نی کیا سنت ہی پس معنی بدعت کے
یہان باعتبار لغت کے ہین نہ اصطلاح فقہا کی * * * **وعن** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ
وَتَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً وَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ
بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِکٌ
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہا دین لوگونکو رمضان مین یعنی انکو
گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک یا دو سو آیتون کی ہین یہان تک کہ تہی ہم سہارا دیتی عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کے
پس نہ تہی ہم پہرتی مگر بیچ قریب فجر کی روایت کی یہہ مالک نی **ف** ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہی یہہ
کہ باری باری سی پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات تراویح راتون مین اور ساتھہ گیارہ رکعت کی لکہا ہی علما نی کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کرتی تہی حضرت
عمر کی عہد مین ساتھہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتون مین قصد تشبہ کا ساتھہ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سے
گیارہ پڑہنے ثابت ہوئی ہین و انہون نی بہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار پائی ہون جیسیکہ حضرت سی ہی ایک روایت مین منقول ہی بیس
رکعت اور معنی فروع کے ہین اول اور سہارا دینی عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصا وقت ضعف کے * * * **وعن** الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَکْنَا
النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِیْ رَکَعَاتٍ
فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی اعرج سی کہ کہا نہین پایا
ہمنی لوگونکو مگر کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرونکو رمضان مین یعنی وتروں مین رمضان کی کہا اور تہا پڑہنی والا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہہ رکعتون مین پہر
جسوقت کہ پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتون مین جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مالک نی **ف** شاید کہ یہہ لعنت کے نماز نصف اخیر رمضان مین تہا اسلئے
کہ یہ اصل ہو جاتی ہی تطبیق جو مین اپنین منافی ہوتی او سحدیث کی کہ ثابت ہوتی ہی حضرت عمر کی سنت سے کہ آدہے رمضان کے بعد کہ یہہ لعنت
اونکی کافرون کو وتر مین اور شاید سبب لعنت کا یہہ تہا کہ جب کافرون نی تعظیم نکی اوس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نی یعنی رمضان
کی اور ہدایت نپائی کلام اللہ سی کہ آمین وہ نازل ہی مستحق ہوئی اسکی کہ بددعا کیجاوی اون پر اور نصف اخیر کی بددعا کرنی مین اشارہ ہے

اونکی زوال پر اور انتقال کرنی اونکی پر اچھی حال سی طرف بری حال کی او جاتا جب کہ نہین ٹہیرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تراویح مین
مدد معین لیکن کیا یہ بات ہوئی بدعت نہین اور یہی اسکی باع ہو صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین ۱۲ع **وعن** عبد اللہ
ابن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة
فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر رواہ مالک اور روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر سی کہ کہا سنا مینی اپنی
باپ کو کہتی تہی ہم پہرتی رمضان مین قیام یعنی نماز تراویح کی سی جلدی کرتی ہم خادمون کو کہانیکی واسطی خوف جاتی رہنی وقت سحر کی اور
بیچ اور روایت کی واسطی خوف ہو جانی فجر کی روایت کی یہہ مالک نی **وعن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال هل تدرین ما فی هذه اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت ما فیها یا رسول اللہ فقال
فیها ان یکتب کل مولود من بنی آدم فی هذه السنة وفیها ان یکتب کل هالک من بنی آدم فی
هذه السنة وفیها ترفع اعمالهم وفیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول اللہ ما من
احد یدخل الجنة الا برحمة اللہ تعالی فقال ما من احد یدخل الجنة الا برحمة اللہ تعالی ثلثا قلت
ولا انت یا رسول اللہ فوضع یده علی هامته فقال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منه برحمته
یقولها ثلث مرات رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا
جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی رات آدہی شعبان کی مین یعنی شب برات مین کہا عائشہ نی کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ
فرمایا اس رات مین یہہ ہوتا ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم مین سی اس برس مین اور اس رات مین لکھا جاتا ہی ہر مرنیوالا بنی آدم سی
اس برس مین اور اس رات مین پہونچائی جاتی ہین عمل آدمیون کی اور اس رات مین اوترتی ہین رزق اونکی پس کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ
نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت خدای تعالی کی پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ تعالی کی تین
بار فرمایا کہا مینی اور نہ تم ای رسول خدا کی یعنی تم بہی بغیر اوسکی رحمت کی بہشت مین نہین داخل ہونگی پس رکہا ہاتہہ اپنا حضرت نی اپنی سر پر پہر
فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونیکا مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اپنی فضل کرم سی اللہ ساتہہ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین بار روایت
کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور پہونچائی جاتی ہین عمل یعنی لکہی جاتی ہین
اعمال صالحہ کہ پہونچائی جاوینگی اس سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی نازل ہونی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی
کہ لکہی جاتی ہین اوسمین اجلین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عائشہ نی سنا کہ اعمال صالحہ
کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کہ نیکی سمجہین کہ داخل ہونا جنت مین ساتہہ تقدیر الہی اور فضل اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب
عمل کے پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اونکی سوال کا حضرت نی جواب دیا کہ سب اللہ کی رحمت سی داخل ہوتی ہین جنت مین اور نہین
معارض ہی اسکی قول اللہ تعالی کا وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون یعنی یہہ جنت وہ ہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم
کرتی اسلیے کہ عمل سبب ظاہری دخول جنت کا ہی اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کہا بعض علماء اوسکی یہہ کہ عمل بہی جملہ رحمت سی ہی بندی کے پس
پہر تقدیر پر نہین داخل ہوتا مگر ساتہہ رحمت محض کے اور بعضون نی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی اور تفاوت درجات
مین بسبب تفاوت اعمال کی ہی ۱۲ع ۴ح **وعن** ابی موسی الاشعری عن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات ادہی کی شعبان سی یعنی شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ رکہنی والیکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اوسکی روایت مین یہہ ہی مگر دو شخص کینہ رکہنی والا اور جان کو مار ڈالنی والا **ف** حاصل کہ یہہ ہی اللہ تعالی درگذر کرتا ہی بندون سے حقوق اپنی مگر کفر اور حق بندون کے کہ اونکو تاخیر دیتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کری اونکو اور کینہ رکہنی والیکو یعنی بے جہت شرعی بسبب نفس امارہ کی اور بعضی واہیون مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنی والیکو اور بعضی مین ازار لٹکانیوالیکو یعنی ٹخنون سی نیچی اور نافرمان ماباپ کیکو اور ہمیشہ شراب پینی والیکو اور بعضی مین زانیکو اور بعضی مین عشارکو یعنی محصول ظلم سی لینی والیکو اور ساحر اور کاہن اور عراف کو یعنی جو خبر غیب کی بتاوی اور صاحب طبلہ کو یعنی باجا بجانیوالیکو ع ح ✤ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات ادہی شعبان کی پس کہڑی ہو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکی کا یعنی پندرہوین کا اسواسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اوس رات مین وقت چہپنی آفتاب کی طرف آسمان نیچی کی پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والا ہے پس بخشون میں اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو ہی کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اوسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہان تک کہ نمودار ہو فجر **ف** اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمندونسی چنانچہ ہی کوئی کچہہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اوسکو اسیطرح اور سمجہہ لی اور اکثر سلف سے مانند عمر ابن خطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ وہ پڑہتی تہی یہہ دعا اللہم ان کنت کتبنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شعبان کی مین حدیث مین بہی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین کتابہ سی مراد کتابہ معلقہ ہی سلیبی کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب اللآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتہہ دس قل کی کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کے ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نی کہ یہہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس بار قل اور اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی بہی زیادہ کرتی ہین نہین آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا دی کوئی ساتہہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب اور احیاء وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی پڑی فتنون مین پڑی ہین یہان تک کہ لازم کی ہی بسبب اسکی کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتے ہین اوسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈری ہین اولیاء خسف سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند انکی جاہل اماموں مساجد کی نی جال واسطی

جمع ہونی عوام کی اور طلب کی ریاست و نمود کی اور حاصل کرنی فائدی کی پھر قائم رکھی اللہ تعالیٰ نی ائمہ ہدیٰ کو گذشتہ زمانے اونہون نی اوسکی باطل کرنے
مین سعی جاری رکھا امر اوسکا اور بالکل باطل ہوئی یہہ شہر دانی مسجد و شام کی بیچ اول سنہ آٹھ سو کی نہین کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری رح کہتی
مین کہ جاننا چاہئی کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور علما نی جو انکار کیا ہی اسکا سبب حدوث منکرات کی انکار کیا ہی حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر خرابی امر
مذکور ہوا نہ بھی جائز ہی اور کہا ہی بعضون نی کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سی ہوا اور وہ پہلی آتش پرست تھی پس جبکہ مسلمان ہوئی داخل
کیا اونہون نی اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالی کہ یہہ سنت و شعار دین سی ہی نہین چراغان جلانی لگی وس نماز کی وقت اور مقصود اونکو
عبادت اپنا آگ کا تہا اسواسطی کہ رکوع کرتی اور سجدہ کرتی ساتھ مسلمانون کی طرف اوس آگ کی نہ اللہ کی اور نہ شرع مین مستحب ہی زیادتی چراغان
کا جانب سی کسی جگہ اور یہہ جو کرتی ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہین جبل عرفات اور مشعر الحرام اور منیٰ مین پس وہ بھی اسی
قبیل سی ہی اور برا جانا ہی طرطوسی نی جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کی اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہہ بدعت بدہی کہتا
ہون یعنی ملا علی قاری رح کہتی ہین کہ رحمت کری اللہ تعالیٰ طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتھ اسکی اہل
حرمین شریفین کی یہی یہان تک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور غلامون کا اسقدر
کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عیدین مین اور مترتب ہوتی ہین اوسپر فساد بہت اور منکرات بنی ہی اور منہ کرتی ہین چراغان کی طرف
اور پیٹھ کرتی ہین بیت اللہ کی طرف اور کہڑی ہوتی ہین اوپر ہیئت آتش پرستون کی بیچ عین مطاف کی یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طواف
کرنیوالون پر مکان اور تشویش مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالون کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اوسوقت فنسال اللہ العفو
والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان ۱۲ ع

باب صلوٰۃ الضحیٰ

یہ باب ہی بیچ بیان نماز ضحیٰ کے

ف ضحوہ اور ضحیٰ لغت مین بہت چڑھنا دن کا ہی اور اسوقت کی نماز کو نماز ضحیٰ کہتی ہین اور ضحیٰ کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین
اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے ایک دو نیزہ کی وقت نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑھی تا قریب پہر کی ایک تو یہہ
وقت ضحیٰ کا ہی اسکو عرف مین اشراق کہتی ہین اور دوسرا وقت یہہ ہی کہ خوب گرمی ہو اور دہوپ مین پھیل جاوی یعنی کہ دوسرا پہر
شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحیٰ کہتی ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتی ہین اور عربی مین ضحوۃ صغریٰ اور ضحوۃ کبریٰ کہتی
ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث علی سی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتی تھی اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا کہ ظہر کی وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو
چار رکعت پڑھتی پس اس سی معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہین اور ادنیٰ درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی
ادنیٰ دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کی چار رکعت ہین ایسی کہ حدیثین اوسکی صحیحہ اور اخبار و آثار اوسمین اکثر ہین اور
حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت آئی ہین اور اکثر علما اوسکے استحباب کی ہین مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی
نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوٰۃ ضحیٰ کے بہت آئی ہین یہان تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبری نی کہ اخبار اس باب مین درجہ
تواتر معنوی کو پہنچی ہین اور قاضی ابو بکر نی کہا ہی کہ یہہ نماز کل انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی
حدیث ابو ہریرہ کی کہ صلوٰۃ ضحیٰ اکثر صلوٰۃ داود کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحیٰ ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتی
تھی اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین + مولانا + ع + + + +

الفصل الاول فصل پہلے **عن** اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَھَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوۃً قَطُّ اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَذٰلِکَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہر مین دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی آٹہہ رکعتین پس نہین دیکہی مین کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہوا اوس نماز سی لیکن پورا کرتی تہی رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ام ہانی بہن ہین حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ ہی اور آٹہہ رکعتین ساتہہ دو سلاموں کے یا چار سلاموں کی پڑہین اور ہلکی پڑہی یعنی سورۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑہین ۱۲ ع **وعن** مُعَاذَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ سی کہ کہا پوچہا مین نی حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتین پڑہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سے زیادہ یہہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہہ حدیث دونون وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوۃ صغری کو بہی اور ضحوۃ کبری کو بہی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیاء مین لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی بیچ ان کی والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ۱۲ ع ومولانا **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کے صدقہ پہر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی روایت کے یہہ مسلم نے **ف** یعنے صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سی اور لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو اوسپر از راہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنی انسے شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اسلیے کہ نماز عمل ہی تمام اعضای بدن کا پس قائم ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی کہ مداومت کری اسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہے دونو نماز ون پر یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سی اشراق ہی ۱۲ ع محمد **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّہٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِیْ غَیْرِ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق دیکہا اونہون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑہتی ہین وقت ضحی کی پس کہا تحقیق جانتی ہین یہہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سی کہ تحقیق نماز غیر اس وقت کے بہتر ہی یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنیوالوں کی طرف اللہ کے اوسوقت کہ گرم ہون بچے اونٹوں کی یعنی پاؤں اونکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** جانتے ہین لوگ یعنی زید نی انکار کیا اونپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور نہ صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتی ہین باوجود علم اپنی کی ساتہہ اسکی کہ نماز غیر اس وقت مین افضل ہی اور گرم ہون بچی اونٹون کی یعنی جسوقت شدۃ گرمی سی زمین گرم ہو جاوی کہ اونٹون کی بچون کی پاؤن جلنی لگین اوسوقت نماز چاشت کے پڑہنی

بہت ہی اور ایسی گرمی قریب نصف دوپہر دن کی نہیں ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل اسیلیی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین نماز پڑہنی
پڑہنی مگر جوکہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوة الاوابین معلوم ہوا اور اسحدیث سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۱۲ ہ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی الدرداء وابی ذر قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارک وتعالی انه قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النهار اکفک آخره رواه الترمذی ورواه ابو داؤد والدارمی عن نعیم بن همار الغطفانی واحمد عنهم اور روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سی کہ کہا دونو نی فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی درحالیکہ نقل کرنیوالی ہین جناب باری تعالی سی کہ وہ فرماتا ہی ای بنی آدم پڑہ خالص میری لیے چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اوسدن کی شام تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابو داؤد اور دارمی نی نعیم بن ہمار غطفانی سی اور احمد نی اون سب سی **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکہہ میری عبادت کی لیے اول روز مین فارغ رکہونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کی من کان لله کان الله له اور یہہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی ۱۲ ہ

وعن بریدة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی الانسان ثلثمائة وستون مفصلا فعلیه ان یتصدق عن کل مفصل منه بصدقة قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی الله قال النخاعة فی المسجد تدفنها والشیء تنحیه عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک رواه ابو داؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ آدمی مین تین سو ساٹہہ بند ہین پس آدمی پر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری بدلے ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت رکہی سکی اسکی ای نبی الله کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کردینا اوسکا یعنی یہہ بہی ایک صدقہ ہی اور دور کردینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ بہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوئی چیز صدقون مین سی اسقدر تین سو ساٹہہ کی پس دو رکعتین ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** لازم سی مراد تاکید ہی وجوب شرعی نہین کہ کسی نی واجب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کیکو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہی شرعا اور عقلا شکر ادا کرنا نعمتون پر اجمالا اور تفصیلا اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کی ۱۲ ہ مولانا

وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا من ذهب فی الجنة رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی الله اوسکی لیے محل سونیکا بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نی اپنی کتاب مین

وعن معاذ بن انس الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر رواه ابو داؤد اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ رہی اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سی کہ پڑہی نماز صبح کیسی یہان تک کہ پڑہی دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی بات مین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہین اوسکی لیے گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہون جہاگ دریا کی سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** جو شخص بیٹہا رہی الخ ملا علی قاری کی شرح سی ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ مشغول رہی ذکر و فکر مین اور راہ نیک کا مومنین مثل سکہنی سکہلانی علم کی اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنی بیت اللہ کے بعد فارغ ہونیکی نماز صبح سی یہان تک کہ پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اسکی بابین مین سوا کلام نیک کے نکری تو بخشی جاتی ہین صغیر گناہ اور احتمال ہی کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا رہی نماز کی جگہہ یہہ بطور تمثیل کی فرمایا ہی اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہی کامون مین ہی اور حضرت شیخ رحمہ نی لکہا ہی کہ مراد ضحی سی نماز اشراق کی ہی اور اور حدیثون مین ضحی سی احتمال اشراق اور چاشت دونونکا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا رہی اور اگر اوٹہہ کر خلوت مین جا کر مشغول عبادت مین ہو یہہ ثواب نہین پاوی گا اور بیچ وصیتون مشایخ کی مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریاء پاوی خلوۃ مین جاوی اور مشغول ہووی اور لکہا ہی علماء نی کہ اسوقت مین قبلہ رخ بیٹہنی کو ہاتہہ سی نہ دیوی اور اگر نیند آوی دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہی کہ عمل کر جزا اوسکی دنیا مین فی الحال ہے نور انیت باطن کی ہوتی ہی یہہ عمل ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ محافظت کری اوپر دو گانہ ضحی کی تو بخشی جاتی ہین اوسکی لیے گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّى الضُّحٰى ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِىْ اَبَوَاىَ مَا تَرَكْتُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ وہ پڑہتین تہین نماز ضحی کی آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کیی جاوین میری لیے ماں باپ میری نہ چہوڑون مین اس نماز کو روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعلیق بالمحال ہی ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز کی لذت مجہی ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماں باپ بہی زندہ ہون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و مداومت پر ۱۲ ع **وعن** اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہ چہوڑینگی اسکو یعنی کبہی اور چہوڑتی اوسکو یعنی کبہی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہینگے اس نماز کو روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے جیسیکہ عادت شریف تہی اداکرنی نوافل مین کہ ہمیشہ نکرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا نہ لازم ہو جاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تہا کہ ایک فعل حضرت کی التزام سی فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت اب التزام کرین مستحب ہے ۱۲ ح **وعن** مُوَرِّقِ الْعِجْلِىِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّى الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہی مورق عجلی سی کہ کہا کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑہتی ہو تم ضحی کی کہا نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا اور امر اون کا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کی اسیواسطی خوف فرض ہو جانیکی اور اصل نماز یہہ ثابت ہی حضرت سی بہت روایتون سی کہا ملا حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اولٰہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہی اور یہی مذہب ہے اکثر علماء اور مشایخ کا ۱۲ ع **باب التطوع** باب ہی بیچ بیان نماز نفل کے **ف**

الملاق تطوع کا اکثر غیر روایت پڑھنی غیر سنتون موکدہ پر آتا ہی شرح وہ اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نی ترجمہ مین لکھی ہے جو چاہی دیکھی **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال عند صلوۃ الفجر یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت
عملا ارجی عندی انی لم اتطھر طھورا فی ساعۃ من لیل او نھار الا صلیت بذلک الطھور
ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو وقت نماز فجر کی ای
بلال بیان کر روبرو میری بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نی اسلام مین یعنی کونسا عمل ہے تیری پاس کہ امید اوسکی ثواب کی بہت رکھتا ہی سلیے کہ
تحقیق سنی مینی آواز پاپوشون تیری کی آگی اپنی بہشت مین عرض کیا بلال نی کہ نہین کیا مینی کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میری اس
عمل سی کہ تحقیق مینی نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی میری لیے
یہہ کہ نماز پڑہون مین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** سنی مینی آواز یہہ ایک امر تہا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سی نیند
مین یا جاگتی مین یا دیکہا شب معراج مین اور آگی چلنا بلال کا ایسا تہا جیسی خادم چلتی ہین مخدومون کی آگی اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس
حدیث مین بیان ہی اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی پڑہتی مین کہ اوسکو شکر الوضو کہتی ہین شرح **وعن** جابر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم
بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک و
اسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت
تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی
ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری
او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان
ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سکہلاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کی جیسی سکہاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام تہا اسکی سکہانی کا فرماتی جب قصد کری ایک تمہارا کسی کام کا
پس چاہیے کہ پڑہی دو رکعتین سوای فرض کی پہر چاہیے کہ کہی یا الہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہی ساتہہ استعانت علم تیری کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون
تجہسے اوپر پانی خیر کی اور حاصل کرنی اوسکی بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجہی فضل تیرے سے بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنی ہر چیز پر اور نہین مین قادر
یعنی کسی چیز پر مگر ساتہہ قدرت تیری کی اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننی والا غیبونکا ہی یا الہی اگر تو جانتا ہی یہہ کام کہ مین قصد اوسکا رکہتا ہون
بہتر ہی میری لیے دین میری مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اوس جہان کے پس مہیا کر اوسکو میری لیے اور آسان
کر اوسکو میری لیے پہر برکت دے اوسمین میری لیے اور اگر جانتا ہی تو یہہ کہ کام برا ہی میری لیے دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا اسجہان
مین اور اوسجہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سے اور مہیا کر میری لیے بہلائی جہان ہووے پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی کہا راوی نی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ
ہذا الامر کے روایت کی یہہ بخاری نی **ف** قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی مین مانند سفر اور تجارۃ کی اور نکاح اور مانند اوسکی نہ مانند کہانی
اور پینی مقرری کے کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے مگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اوسمین باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نکیا جاوے

پہیرنی واجب اور مستحب کے اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی جو بات کہ اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی اور
پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سی بہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ دو رکعت جدی پڑہے
ساتہہ نیت استخارہ کی اور جسوقت چاہی پڑہی سوای اوقات مکروہہ کی اور سورۃ جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ
پڑہی اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کی لیی ہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی فی دینی و معاشی عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون
لفظونکی جگہہ عاجل امری و آجلہ فرمایا اور فضل یہہ ہی کہ دونون جملہ پڑہی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہی بطریق
عموم کی استخارہ کرنیوالی کی عبارت مین ہی مر خاص کو جو مثل ہذا السفر و ہذا الاقامۃ اور مانند انکیکی اور جائز ہی کہ ہذا الامر کہی اور پہر نام حاجت کا
لیوی اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہی اللہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی ای اللہ پسند کر میری لیی اور
اختیار کر میری لیی یعنی جو مناسب جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی اور حضرت انس رضی روایت ہی کہ فرمایا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لیی سات بار پہر دیکہہ کہ جو کچہہ کہ تیری دل مین القا ہو اوس مین جرأت
کر کہ وہی بہتری ہی ع و ح بغرا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علیٍّ قال حدَّثنی ابو بکرٍ وصدق ابو بکرٍ قال
سمعتُ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم یقولُ ما من رجلٍ یُذنبُ ذنبًا ثمَّ یقومُ فیتطہَّرُ ثمَّ یصلّی ثمَّ یستغفرُ اللہَ
الّا غفرَ اللہُ لہُ ثمَّ قرأ والَّذینَ اِذا فعلوا فاحشۃً اوظلموا انفسہم ذکروا اللہَ فاستغفروا
لذنوبہم رواہُ الترمذیُّ وابنُ ماجۃَ الّا انَّ ابنَ ماجۃَ لم یذکرِ الآیۃَ
روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین
کوئی شخص کہ گناہ کری گناہ کرنا پہر کہڑا ہو پس وضو کری پہر نماز پڑہی پہر بخشش چاہی گناہون کی اللہ سی مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو پہر پڑہی یہہ
آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنی کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہین اپنی جانون پر یعنی صغیرہ گناہ
کرتی ہین مانند بوسہ لینی اجنبی عورۃ یا لڑکے کی اور مساس کرنی کی اور نظر حرام کرنی کی اور مانند انکیکی یاد کرتی ہین اللہ کو یعنی عذاب اوسکیکو پس طلب
بخشش کے کرتی ہین اپنی گناہون کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کی آیۃ **ف** سچ کہا ابو بکر نی یہہ
جملہ معترضہ ہی بیان کیا اوسکو حضرت علی رضی نی واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونی ابو بکر کی اور وہ ایسی سچی تہی جنکا نام حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی صدیق رکہا تہا اور آیا ہی کہ عادۃ حضرت علی رضی کی یہہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث یہانتک کہ قسم دیتی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی مینی یون
حضرت سی سنا ولیکن جب حضرت ابو بکر بہی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم کی اور پس وضو کری اور غسل افضل ہی اور ساتہہ ٹہنڈی پانی کی افضل ہی اور
پہر نماز پڑہی یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتی ہین اور پہر بخشش چاہی مراد بخشش چاہنی سے
یہہ کہ توبہ کری ساتہہ ندامت کی اور اوس گناہ کو چہوڑ دی اور قصد کری کہ آیندہ کبہی نہ کرونگا اور تدارک کری حقوق کا اگر اسکی ذمہ پر کسیکی
حق ہون اور پڑہی حضرت نی آیۃ بطور سند کی کہ اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی اور بعد لفظ لذنوبہم کی یون ہی ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم
یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ونعم اجر العاملین یعنی اور کون
ہے کہ بخشی گناہون کو بغیر خدا کی اور ہمیشہ نہین رہتی اوسچیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتی ہین یعنی ہمیشگی
نہین کرتے بری فعل اپنی پر جان بوجہکر بلکہ بسبب صادر ہوئے گناہ کی توبہ کر ڈالتے ہین یہہ گروہ ہے

جزا اونکی بخشش سے پروردگار اونکی کی طرف سی اور باغ مین کہ چلتی ہین اونکی نیچی نہرین ہمیشہ رہنگی اونمین ۔ لفظ والذین کہ پہلی آیۃ مین ہی مبتدا ہی اور لفظ اولئک کہ دوسری آیۃ مین ہی خبر اوسکی ہی سمجھنی والا مطلب اسکا سمجھہ لیگا اور جو تفصیل اس مقام کو دیکھا چاہی کسی تفسیر مین دیکھی ۔ ع **وعن حُذَیفَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمرٌ صَلّٰی رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ** اور روایت ہی خدیفہ سے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی اونکو کوئی مصیبت نماز پڑھتی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنے جب حضرتکو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتی واسطی خلاصی غم کی اور واسطی بجالانی حکم الٰہی کی کہ فرمایا ہی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی ای ایمان والو مدد چاہو ساتہ صبر اور نماز کی اور لکہا ہی علمانی کہ حکمت اوسمین یہہ ہی کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادتمین تو کہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دلپر ہونا دنیا کا او رہونا اوسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونی اوسکیسی اور نہ خوش ہوتا ہی ہونیسی جیسکہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ۔ ع **وعن بُرَیدَۃَ قَالَ اَصبَحَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقتَنِی اِلَی الجَنَّۃِ مَا دَخَلتُ الجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعتُ خَشخَشَتَکَ اَمَامِی قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا اَذَّنتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیتُ رَکعَتَینِ وَمَا اَصَابَنِی حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأتُ عِندَہٗ وَرَاَیتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکعَتَینِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِہِمَا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بلایا بلال کو یعنے بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتہہ کس چیز کی پہل کی تو نی مجہی طرف بہشت کی نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبہی مگر سنی مینی آواز پاپوش تیری کی آگی اپنی کہا بلال نے یارسول اللہ نہین اذان دی مینی کبہی مگر کہ پڑہی مینی دو رکعتین اور نہین پہنچا مجکو بی وضو ہونا کبہی مگر کہ وضو کیا مینے اوسی وقت اور اختیار کیا مینی یہہ کہ اللہ کی لیی مجہپر ہین دو رکعتین یعنی لازم کین مینی اپنی پر دو رکعتین اور مواظبت کی اونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب انہین دو چیزون کی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی حضرت نی بلال کو آگی اپنی دیکہا بطور خادمون کے سبب اوسکا پوچہا کہ کونسا عمل تو نی کیا ہی کہ اوسکی سبب سے ساتہہ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سی مراد یہہ ہی اور ظاہر معنی اسکی یعنی درست نہین اس لیی کہ کسی نبی کو بہی یہہ رتبہ نہین ہو سکتا کہ حضرت پر سبقت لیجاوی پہ جای کوئی امتی اور سبب انہین دونو چیزونکی یعنی ہمیشہ باوضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہین ۔ ع ؛ **وعن عَبدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی اَوفٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن کَانَت لَہٗ حَاجَۃٌ اِلَی اللّٰہِ اَو اِلٰی اَحَدٍ مِّن بَنِی اٰدَمَ فَلیَتَوَضَّأ فَلیُحسِنِ الوُضُوءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکعَتَینِ ثُمَّ لِیُثنِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ سُبحَانَ اللّٰہِ رَبِّ العَرشِ العَظِیمِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ اَسئَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغفِرَتِکَ وَالغَنِیمَۃَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِن کُلِّ اِثمٍ لَا تَدَع لِی ذَنبًا اِلَّا غَفَرتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیتَہَا یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ** اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کی یا طرف کسی بنی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیی کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کی پہر پڑہی دو رکعتین پہر تعریف کری اللہ تعالی پر اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہی اللہ

پروردگار عرش بڑیکا اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی سوال کرتا ہون مین تجہسی عمل کر سبب اوترنی رحمت تیری کی ہون
اور مانگتا ہون عمل کر حاصل اور لازم ہو بسبب اونکی بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لیی کوئی گناہ مگر کہ بخش دی
تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی فکر مگر کہ کہول دی اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو ای بہت رحم کرنیوالی سب رحم
کرنیوالونسی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** افضل یہہ ہے کہ اوسمین درود التحیات کا پڑہی اور
اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتی ہین اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتی کی صبح کو حاجت اپنی کی لیی بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ جو کوئی صبح کو جاوی ہفتی کی دن بیچ طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکی پس مین ضامن ہون واسطی روا ہونی اوسکی کی اور حاجت اگر
حافظہ درست ہونیکی ہو تو اوسکی لیی صلوۃ الحافظہ پڑہی جو کہ حصن حصین مین مذکور ہی اور اس عاجز نی اوسکی شرح ہندیمین ساری روایت بتفصیل لکہی
ہے جو چاہی اوسمین دیکہہ لے

صلوۃ التسبیح

یہہ بیان ہی صلوۃ تسبیح کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ
اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ
وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَاِذَا
فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ
مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي
سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا
عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اَرْبَعِ
رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ
جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَرَوَى
التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی عباس ابن عبد المطلب کے
ای عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دونمین تجکو کیا نہ خبر دونمین تجکو کیا نہ کرونمین تجکو ساحب دس خصلتون کا جو وقت کرے تو یہہ بخشی اللہ
تیری لیی گناہ تیری پہلی اور پچہلی اور پرانی اور نئی چوک کر اور جانکر چہوٹی اور بڑی چہپی اور ظاہر یہہ کہ نماز پڑہ تو چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین سورہ
فاتحہ اور کوئی سورۃ پس جبکہ پڑہ چکی تو قرارۃ پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کر پس
کہہ ان کلمونکو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی
پہر جہک تو سجدہ مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر سجدے سی کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمونکو دس بار پہر اوٹہا
تو سر اپنا سجدہ سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس نماز کی ہر دن مین
ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکی ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین اور روایت کے ترمذی نے

لی رفع ہی مانند اسکی **ف** کیا نہ کرون مین تجکو حساب دس خصلتونکا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوسسے دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین مذکور ہوئی بخشی جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہین سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوٰۃ مین سی لفظ عشر خصال کا بعد لفظ وعلانیتہ کی اور اصول مین موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین ہی ہی اسیلیے طیبی نے لکھا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہی کہ مراد دس خصلتون سی یہہ ہون اول چار رکعت پڑھنی اور دوسری فاتحہ پڑھنی اور تیسری ضم سورہ کرنی اور چوتھی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اونکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدہ مین آٹھوین دس بار کہنا اونکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسہ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑھنی الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص پڑھنی آئی ہین اور یہہ تسبیحات قعدون مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رح نی لکھا ہی امام احمد سے کہ پڑہی صلوٰۃ التسبیح مین پہلی سلام کی یہہ دعا اللہم انی اسالک توفیق اہل الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم حتی اخافک اللہم انی اسالک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق بہ رضاک وحتی اناصحک بالتوبۃ خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن ظن بک سبحان خالق النور انتہی اور عبدالعزیز بن داود رح نی لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پر صلوٰۃ التسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکھی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی ایسی مثل صلوٰۃ التسبیح کی اور اکثر امامون و بزرگونکا اسپر عمل رہا ہی و مستحب پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین محتاج سجدہ سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سوسی زیادہ ہوجائینگی اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیے یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبداللہ ابن عباس کا اسی پر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اسمین سورتین جو مذکور ہوئین ٭ ع ٭ ع ٭ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کے اعمال اوسکی سی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئے نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مفلح ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنی ثواب سی اور زیانکار ہوا یعنی بسبب واقع ہونی عذاب کے پس اگر ناقص ہوئے نماز فرض مین سے کچھہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتونکو دیکھو کیا ہی واسطی بندہ میری کے کچھہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال مین پس پورے کیجاینگی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئے فرضون مین سی یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پہر زکوٰۃ مانند اسکی پہر لیجاوینگی اعمال اسی طور پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی یہہ احمد نی ایک شخص سے **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اللہ کے

حقوق مین سی پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سی پہلی خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلاً اگر روزے فرض مین کچھ نقصان ہوا
ہوگا تو روزی نفل سی اوسی پورا کردینگی اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کردینگی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل
یا عمرہ سی پورا کرینگی اور اگر کسی کا حق اسپر ہوگا تو اوسکے اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حقدار کو دینگی اسیطرح حال ور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت
مین ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ۱۲ ح ۱۲ ح ۱۲ **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ
وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کی اللہ تعالے
واسطی بندی کی بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سی کہ پڑہی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سی ہی اور عنایت اللہ تعالی کی بندی پر اوسمین زیادہ
ہی اور عملون سی اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہی اوپر سر بندی کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کا اثر نیکی کا ہی جب تک کہ ہوتا ہی
نماز ابنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتھ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سی یعنی قرآن یعنی جیسی قرآن پڑہنی سی قرب
الہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **باب صلوۃ السفر** باب ہی بیچ نماز سفر
کے **ف** کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہی بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو ولیکن ہماری نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت مسافر پر دو
رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نی ارادہ سفر کا کیا حج کی لیی تو ظہر مدینہ مین پوری
پڑہی پھر جب نکلی اور ذی الحلیفہ مین پہونچی کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس ہی مدینہ سی ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑہین مذہب امام اعظم
اور شافعی کا بھی یہی ہی کہ مسافر شرعی جب نکلی شہر کی مکانات سی قصر کری ۱۲ ع **وعن** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب
خزاعی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اور حال مین کہ ہم تہی بہت ایسی کہ نہ تہی کبہی اور بہت امن
مین تہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنون مین صحابہ بیشمار تہی اور بامن تہی کفار سی یہہ سلیی کہا کہ
مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سی نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ ہر حال سفر مین قصر کرنا چاہیی چنانچہ حدیث
آیندہ مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی ۱۲ ح **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ
تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ
مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ
فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی عمر ابن خطاب کی سوای اسکے نہین کہ
فرمایا اللہ تعالی نی یہہ کہ کم پڑہو نماز اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئی پس تحقیق امن مین ہین ۱۲

اب رہا یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہہ ہی قصر کی کہا عمر نی تعجب کیا مینی اوس چیز سی کہ تعجب کیا تو نی اوس سے پس پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا احسان ہی کہ احسان کیا اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی تمہر پس قبول کرو صدقہ اوسکا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** الفاظ آیۃ کی جو مذکور ہوئی اوپر سی یون ہی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ اخر تک اور پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ مین قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہی کہ اکثر مسافرونکو خوف ہوتا ہی خصوصًا اوس زمانی مین کہ کافر درپی ایذا مسلمانون کی تہی اور یہہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کی لئی ہی پس موید ہی قول ابو حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے اور اتمام اسائۃ یعنی پورا پڑہنا اوسکا برا ہی **شرع** **وعن** انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیئا قال اقمنا بہا عشرا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سی طرف مکہ کی یعنی حجۃ الوداع مین پس تہے نماز پڑہتی دو دو رکعتین یعنی چار کی دو پڑہتی یہانتک کہ پہر آئی ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطی انس کی کیا ٹہہری تہی تم مکہ مین کچہہ یعنی ایک مدۃ کہا ٹہہری تہی ہم مکہ مین دس دن روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دس دن یون ہوئی کہ چوتہی ذی الحجہ کو داخل ہوئی تہی اور چودہوین کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کی ہوئی پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہین ہوتا یہہ حدیث ظاہر مین منافی ہی مذہب شافعی کی کہ اونکی ہان اگر اقامت کری چار دن تو واجب ہوتا ہی پورا پڑہنا نماز کا تفصیل اسکی آگی مذکور ہووی گی **شرع** **وعن** ابن عباس قال سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفرا فاقام تسعۃ عشر یوما یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین مکۃ تسعۃ عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلک صلینا اربعا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک سفر پس ٹہہری اونیس ۱۹ دن نماز پڑہتی تہی دو دو رکعتین کہا ابن عباس نے پس ہم نماز پڑہتی ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کی کہ درمیان ہماری اور درمیان مکہ کی ہی اونیس ۱۹ دن یعنی جب قامت کرتی ہین ایک منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کی اونیس ۱۹ دن تو دو دو رکعت پڑہتی ہین پس جس وقت کہ ٹہہرتی ہین زیادہ اس سے تو پڑہتی ہین چار رکعت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پس ٹہہری اونیس ۱۹ دن یعنی ٹہہری سے اونیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا رکہتی تہی آج کل مین اور ابن عباس نے یہہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کری اونیس ۱۹ دن تو قصر کری اور زیادہ رہی تو پوری پڑہی اس بات مین سفر مین ابن عباس اور انکا یہہ مذہب نہین جانا چاہی کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس سے نیت اقامت کی کری تو نماز پوری پڑہی اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کری تو قصر ہی کری اور اگر بغیر نیت اقامت کی برسون رہے تو ہی قصر کری اور یہہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا یہہ طحاوی نی اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمر سی لائی ہین کہ وہ آذربیجان مین چہہ مہینی رہے کہ ارادہ آج کل چلنی کا کرتی تہی اور نماز مسافرانہ پڑہتی تہی اور اور صحابہ بہی اونکی ساتہہ تہی اور انس بہی ساتہہ عبد الملک بیٹی مروان کی دو مہینی شام مین رہے دو دو ہی رکعت پڑہتی رہی اور مذہب شافعی مین یہہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کرے سوای دو دن آنی اور کوچ کرنی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہوجاتا ہی اور چار رکعت پڑہی اور اگر بغیر نیت اقامت کی ساتہہ قصد چلنی آج کل کے زیادہ اٹہارہ ۱۸ دن سے ٹہہری تو پوری پڑہی نماز قول معتمد اونکی ہان یہی ہی **شرع** **وعن** حفص بن عاصم قال صحبت ابن عمر فی طریق مکۃ فصلی لنا الظہر رکعتین ثم جاء رحلہ وجلس فرای ناسا قیاما فقال ما یصنع ہؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت صلوتی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حفص بن
عاصم سی کہ کہا رفاقت کی مینی ابن عمر کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئی ڈیری اپنی مین اور بیٹہی پس دیکہا لوگونکو کہڑے
ہوئی پس کہا کیا کرتی ہین یہہ کہا مینی نفلین پڑہتی ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہنی والا پوری پڑہتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہہ محل ادا کرنے
نوافل کا ہوتا پورا پڑہنا فرضونکا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر کئی گئی تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل سے صحبت
رکہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہے نہ زیادہ کرتی سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مینی ابوبکر اور عمر اور عثمان سے اسیطرح یعنی وہ بہی سفر
مین زیادہ دو رکعت سی نہ پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہے اوسکی لیی کہ اختیار کیا ہی ہم
کہ نفل نہ پڑہی سفر مین اور حکم سنن روا تب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان ظہر کی اور عصر کی جس وقت کہ ہوتی سفر مین اور جمع
کرتی درمیان مغرب اور عشار کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیون کا کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور
عصر کے درست ہی خواہ ظہر کی وقت مین عصر کو پڑہ لی یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسیطرح مغرب اور عشار مین یعنی مغرب کے وقت مین عشار پڑہ لی یا عشار کی وقت مین
مغرب اور حنفیون کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑہتی اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہوئین اور حقیقت
مین دو نمازین اپنی وقت مین اسیطرح مغرب اور عشار مین کہ تاخیر کرتی مغرب کو اور اول وقت پڑہتی عشار کو ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلٰوةَ
اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتی سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اونکو اشارہ کرتا پڑہتی سفر مین سواری پر نماز شب کے سوای فرض
کی اور وتر بہی پڑہتی اپنی سواری پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز پڑہتی سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے
مونہہ قبلہ کیطرف کرتی جیسیکہ انس کے حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتی یعنی رکوع وسجود اشارہ سی کرتی اور اشارہ سجود کا پست تر اشارہ رکوع سی کرتی اور اس
حدیث مین دو حکم مذکور ہوئی ایک تو یہہ کہ سواری پر نفل پڑہنی جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام
آئی ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سواری اونکیکو اور امام ابوحنیفہ سی روایت ہے کہ مستحب ہے اوترنا سنت فجر کی لیی اور ایک روایت مین واجب ہے
اور اسی لیی جائز نہین ہی ادا کرنا اونکا بیٹہی ہوئی بغیر عذر کی اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب وہم مین خوف ہلاک کا نفس
یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑنیکا یا راہ بہول جانی کا یا جانور سرکش ہو کہ اوس پر سوار نہو سکی بعد اوترنیکی یا مصلی بڈہا اور ضعیف
ہو کہ سوار آپ نہو سکی اور نہ کسیکو پاوی کہ سوار کردی اوسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوس پر ممکن نہو یا عذر منہہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز
ہے اور ضرورتین مستثنی ہین قواعد شرع سی کذا فی شرح الہدایۃ اور کہا طحاوی نی کہ وجہ پڑہنی وترون کی سواری پر ہماری نزدیک یہہ ہے کہ شاید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر سواری پر پہلی حکم کرنی اور تاکید کرنی وترون کی پہر جب تاکید کی بعد اوسکی اور نہ رخصت دی بیچ ترک اوسکیکے
اوترکر پڑہتی ہون چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمر سے کہ وہ نماز پڑہتی تہی یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑہتی تہی زمین پر اور کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسی طرح کرتی تہی اور امام محمد نے اپنی موطا مین بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائی ہین کہ وہ اوترتی تہی وترون کی لیے اور زمین پر

کہا ہی کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑہا ہو سواری پر جائز نہیں اور دوسرا یہہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتہہ شرط سفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے اسیطرح ہی اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہہ ہے کہ شرط کیا گیا ہی ہونا مصلے کا باہر شہر کی مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کی ہو جائز نہیں اوسکو نفل پڑہنی سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک محمد کی جائز ہین لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچہہ مضائقہ نہیں اوسکا اور بعد ازان اختلاف کیا ہی بیچ اوسکے کہ کتنی دور شہر سے پہونچ لی تو نماز سواری پر جائز ہی بعضون نی دو فرسخ کہی ہین بعضون نی تین فرسخ بعضون نی کہا ایک کوس اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی بعد جدا ہونی کی گہرون شہر کی سی جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہی + م ع + ح +

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سب یہہ تحقیق کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کم رکعتین پڑہین اور پوری بہی پڑہین روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنے چار کی دو بہی پڑہین ہین اور پوری چار بہی عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جائز ہی قصر بہی اور پورا پڑہنا بہی سفر مین اور ابو حنیفہ کی نزدیک نہین جائز ہی پورا پڑہنا بلکہ گنہگار ہوتا ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحیی ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہو سکتی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچتی ہی اور حضرت سے اتمام وجود مین نہین آیا اور دارقطنی اور بیہقی وغیرہما نی جو جائز ہونی قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہی اور دارقطنی نی کہا ہی کہ اسناد اوسکی صحیح ہی پس تقدیر صحت اوسکی کی حمل کی جاویگی اوائل امر پر یعنی یہہ بات ابتدا مین تہی پہر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم م ع + ح + بدا ایک معنی اس حدیث کی یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ قصر کیا حضرت نی یعنی اون نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑہی یعنی وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بہی ہوا اور اتمام بہی یہہ توجیہ خوب ہی کہ اوس تکلف نہین کرنا پڑتا + مولانا +

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاضر ہوا مین ساتہہ اون کی فتح مکہ مین پس رہی وہ مکہ مین اٹہارہ شب نماز نہین پڑہتی تہی مگر دو رکعتین فرماتی ای اہل شہر کی پڑہو تم چار رکعتین اسلیے کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اٹہارہ شب رہی اور قصد سفر کا رکہتی تہی کہ آج چلین کل چلین اسلیے تہی دونون قصر پڑہتی رہی اور فرماتی یعنی بعد سلام پہیرنی کی مقیم مقتدیون کو خطاب کرکر کہ تم چار پوری پڑہو اسطرح کہدینا مستحب ہی امام کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کری مسافر کا تو چار رکعتین پڑہی اور متابعت امام کی کری باقی نمازین اور مسافر جو اقتدا کری مقیم کا تو متابعت اوسکی کری کہ چار رکعتین پڑہی م ع + ح +

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت

ہیں ہی کہ کہا ابن عمر نی نماز پڑہی مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر میں اور سفر میں پس پڑہیں مینی ساتہہ حضرتؐ کی شہر میں ظہر کی چار رکعتیں
اور بعد اونکی دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑہیں مینی نماز ساتہہ اونکی سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پیچہی اون کی دو رکعتیں یعنی سنت اور عصر کے
دو رکعتیں اور نہ پڑہی پیچہی اوسکی کچھہ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتی تہی شہر میں اور سفر میں
اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی اور پڑہتی پیچہی اوسکی دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ قصر چار ر
کعت میں ہی تین میں نہیں اور وتر دن کی ہیں یعنی جیسی نماز وتر وتر رات کی ہی یہہ نماز وتر دن کی ہی اور اسمین تقویت ہی قول ابی حنیفہ
کی کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتہہ ایک سلام کی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتیں مؤکدہ سفر میں بہی پڑہی
مانند حضر کی انتہی اور معتمد ہماری مذہب میں یہہ ہی کہ پڑہی انکو منزل میں اور چہوڑ دی انکو راہ میں ۱۲ع + **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ
ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ
الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۱۲ع اور روایت ہی معاذ بن جبل سی
کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلی اس سی کہ کوچ کریں جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور اگر کوچ کرتی
پہلی ڈہلنی دوپہر کی دیر کرتی ظہر کو یہان تک کہ اوترتی واسطی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتہہ عصر کی پڑہتی اور مغرب میں کرتی مانند اسکی جب ڈوبتا آفتاب
پہلی کوچ کرنیکی جمع کرتی درمیان مغرب اور عشا کی اور اگر کوچ کرتی پہلی غائب ہونی آفتاب کی دیر کرتی مغرب کو یہان تک کہ اوترتی عشا کی لیے پہر
جمع کرتی درمیان دونون نمازون کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اس حدیث سی شافعیہ نی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہی
بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی کہ اونکی نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازونکا جائز ہی اور حنفیہ کہتی ہیں کہ کہا ابوداود نی کہ نہیں ہی یہہ تقدیم وقت
کی کوئی حدیث قوی پس کہنا ابوداود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہونی پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہی ابن مسعود سی کہ نہیں دیکہا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں اور بتقدیر تعارض کی راجح ہی حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی
کی اور بسبب ہونیکے گروہ بڑی احتیاط والی تہی ۱۲ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ
يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی شہر سی مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہہ کہ نفل
پڑہیں سامنی کرتی قبلہ کی اونٹنی اپنی پہر تکبیر کہتی پہر پڑہتی نماز جسطرف متوجہ کرتی اونکو سواری اونکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** امام شافعی کے
نزدیک اس صورت میں منہ قبلہ کیطرف کرنا شرط ہی اور ہماری نزدیک نفلون میں شرط نہیں اور فرضون میں شرط ہی یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہوئے فرض
سواری پر پڑہی تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضروری ہی ۱۲ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کسی کام کی پس آیا میں اور حضرتؐ نماز
پڑہتی تہی اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتی تہی سجدہ پست تر رکوع سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنے رکوع وسجدہ

دونوں شانوں سے ملا کر نہیں ہیں سجدہ کی لمبی زیادہ جھکتی اور رکوع کی لمبی کرے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال صلّی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بمنًی رکعتین وابو بکرٍ بعدہٗ وعمر بعد ابی بکرٍ وعثمان صدرًا من خلافتہٖ ثمّ انّ عثمان صلّی بعد اربعًا فکان ابن عمر اذا صلّی مع الامام صلّی اربعًا واذا صلّاھا وحدہٗ صلّی رکعتین متّفق علیہ

روایت ہی ابن عمر سی کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے بھی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نے بھی بعد ابی بکر کے دو رکعتیں اور حضرت عثمان نے بھی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمان نے پیچھے چار رکعتیں پس تھے ابن عمر جب پڑھتے نماز ساتھ امام کے یعنی ساتھ حضرت عثمان کے پڑھتے چار رکعتیں اور جب پڑھتے اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتے دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم حج کو آتے اور منا میں پہنچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ پڑھتے اور حضرت عثمان رض سے اوائل خلافت میں قریب چھ برس کے مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اس کے چار پڑھنے لگے وجہیں اس کی لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہو گئے تھے مکہ میں چنانچہ احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نے منی میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے اس پر انکار کیا پس کہا انہوں نے اے لوگو میں متاہل یعنی قبیلہ دار ہوں مکہ میں اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہووے ایک شہر میں پس پڑھے نماز مقیم کیسی اور لوگوں کے انکار کرنے میں اوپر دلیل ہے اس کی کہ حضرت پوری نماز نہیں پڑھتے تھے سفر میں ورنہ لازم ہے والا لوگ انکار کاہے کو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور ان میں سے بعضے احکام دین کے مفصل نہیں جانتے تھے اور ان کو دکھانے کے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتیں ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں یا آخر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کے ہو گئے تھے کہ ان کے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے ۞ ۞ ۞

وعن عائشۃ قالت فرضت الصّلوٰۃ رکعتین ثمّ ھاجر رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ففرضت اربعًا وترکت صلوٰۃ السّفر علی الفریضۃ الاولٰی قال الزّھریّ فقلت لعروۃ ما بال عائشۃ تتمّ قال تاوّلت کما تاوّل عثمان متّفق علیہ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنے اول دو رکعتیں فرض ہوئیں سفر اور حضر میں پھر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئیں چار شہر میں اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پر کہا زہری نے کہا میں نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے عائشہ کا کہ پوری پڑھتی ہیں نماز سفر میں کہا دلیل پکڑتی ہیں جیسی دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر میں رخصت نہیں بعد اس کے شروع ہوئی چار رکعت کی بلکہ اصل مشروع دو رکعتیں ہیں پس عزیمت یعنی لازم ہیں نہ رخصت اور یہ مؤید مذہب حنفیہ کی ہے پس اگر پوری چار پڑھیگا اور پہلی قعدہ میں بیٹھے گا تو مسیئی ہوگا یعنی برا کریگا اور ہو دینگی دو رکعتیں نفل اور اگر نہ بیٹھے گا پہلی قعدہ میں کہ سلام وہ قعدہ اخیرہ ہی ہے باطل ہوگا فرض اس کا اور دلیل پکڑتی ہیں جیسی دلیل پکڑی حضرت عثمان نے یعنی قول بیچ دلیل پکڑنے عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ ہے کہ یہ قصر اور اتمام دونوں جائز کہتے تھے جیسا کہ کہا گیا ۞ ۞

وعن ابن عبّاسٍ قال فرض اللّٰہ الصّلوٰۃ علٰی لسان نبیّکم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی الحضر اربعًا وفی السّفر رکعتین وفی الخوف رکعۃً رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ڈر کی حالت میں ایک رکعت روایت کی یہ مسلم نے

ف اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صریح ہے ہماری مذہب کی کہ سفر میں دو ہی پڑھنی چاہییں اور خوف میں ایک رکعت عمل کیا ہے ظاہر اس کے پر ایک جماعت نے سلف میں سے کہ ان میں سے حسن بصری اور اسحق بھی ہیں اور کہا جمہور علما نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہے بیچ عدد رکعات کے اور تاویل کی انہوں نے اس حدیث کی یہ ہے کہ مراد

یہہ ہی کہ یہ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہی اور دوسری رکعت تنہا جبکہ آئی ہی حدیثوں صحیحہ مین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف مین انہی اور چار رکعتین بیچ شہر کی اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑہی کہ امام کی ساتھہ دو رکعتین پڑہی اور باقی اکیلی تفصیل اسکی صلوۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالی ❊ **وعن** ابن عمر قالا سنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سی کہ کہا دونون نی مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مقرر کین حضرت نی قصر ثابت ہی کتاب اللہ سے پس مراد یہہ ہی کہ حضرت نی واضح کیا ساتھہ قول اور فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ مین ہی اور نہین ناقص یعنی سفر مین مشروع ہی دو رکعتین نہ یہہ کہ پہلی چار تہین اب دو رکعتین کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھہ سنت کی یا سنت ہی سنتون اسلام سی پس یہہ منافی وجوب کے نہین ❊ **وعن** مالک بلغہ ان ابن عباس کان یقصر الصلوۃ فی مثل ما یکون بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سے پہنچی انکو یہہ بات کہ ابن عباس تھے قصر کرتی نماز بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور عسفان کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہہ موطا مین **ف** چار برید سولہ فرسخ کی ہوتی ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کی ہوئی اگر منزل بارہ کوس کے ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوئین اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تین مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہوون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حد ابن عباس نی اپنی اجتہاد سے مقرر کی تہی بعد ازین جاننا چاہیی کہ بعضی علما نی کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جسمین قصر واقع ہوا ہی متفاوت ہین بعضی قریب اور بعضی بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کے سے صحابہ اور تابعین اور انکی بعد کی علما انکی تعیین مین اجتہاد اور استنباط کر کر مختلف ہوئی ہین امام شافعی نی حد سفر کی ایک روز اور رات ایک روایت مین دو روز کہی کذا ذکر فی الہدایۃ اور حاوی کہ انکی مذہب مین سے اوسمین تعیین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا ہی یہی ہے اور امام ابو حنیفہ نی تین منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹی دنون مین قافلہ صبح کو چلی تو بعد دوپہر کی منزل پر پہنچ جاوی اور امام ابو یوسف نی دو روز اور اکثر تیسری دنکا کہا ہے اور اصحاب ظواہر نی مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ❊ **وعن** البراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر رواہ ابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی براء سی کہ کہا رفاقت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مینے حضرت کو کہ چھوڑ دین ہون دو رکعتین جس وقت کہ ڈہلی آفتاب پہلی ظہر کے روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** شاید کہ یہہ دو رکعتین شکر الوضوء تہین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو پر کرتی تہی ❊ **وعن** نافع قال ان عبد اللہ ابن عمر کان یری ابنہ عبید اللہ یتنفل فی السفر ولا ینکر علیہ رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق تہی ابن عمر دیکہتی تہی اپنی بیٹی عبید اللہ کو نفلین پڑہتی سفر مین

یعنی انکا کرنا اوسپر روایت کی بہ مالک نی **ف** شاید کہ یہہ سنن روایت یعنی معمولی پڑہتی ہونگی یا اور نفل پڑہتی ہون گی بیچ وقت وسیع کی باوجود اعتقاد اسکی کہ جائز ہی تک انکا یہہ حمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر پڑہنی نفلون کی بیچ تنگ وقت کی یا بیچ فراخ وقت کی اوپر گمان التزام کرنیکی وظائف مین جیسی کہ حالت سفر مین ہی باوجودیکہ امر ایسا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی لکہتا ہی مسافر کی لیے ثواب اوس عمل کا کہ کرتا تہا حضر یعنی گہر مین قسم عبادات سی اور اسیطرح مریض اور شیخ ضعیف کی لیے الا نماز بہتر چیز ہی اور منع اوسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی اللہ تعالی نی ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنی کیا دیکہا تو نی اوسکو کہ منع کرتا ہی بندیکو جب نماز پڑہتا ہی ۲ ع ۲

باب الجمعة

باب ہی بیچ بیان جمعہ کی **ف** جمعہ لغت فصیح مین ساتہہ پیش میم کی اور میم کی ہی اور ساتہہ سکون میم کی بہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی جمع اور پوری کی گئی ہی اسمین اور بعضون نی کہا ہی کہ جمعہ اسلیے کہتی ہین کہ اسدن مین حضرت آدم جمع ہوئی ساتہہ حوا کی زمین مین اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتہہ زبر عین کی کہتی تہی ۲ ع ۲

الفصل الاول

فصل پہلی

عن اَبِی هُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَیْدَ اَنَّھُمْ وَذَکَرَ نَحْوَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْہُ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پیچہی آنی والی ہین یعنی دنیا مین اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے یعنی شرف و مرتبہ مین سوای اسکی کہ اہل کتاب دیے گئی ہین کتاب پہلی ہمسی اور دیگئی ہم کتاب پیچہی اونکی پہر یہہ وہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اوپر مراد رکہتی تہی حضرت ساتہہ اسکی دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہون نی اسمین پس راہ دکہائی ہمکو اللہ تعالی نی واسطی اسدن کی یعنی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاری واسطی ہمارے اسمین یعنی بیچ اختیار کرنی اسدن کے واسطی عبادت کے تابع ہین یہود نی اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کی کل کو کہ ہفتہ ہی اور نصاری نے کل کی بعد کو یعنی اتوار کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ کہا ہم پیچہی آنیوالی ہین پہلی ہونگی دن قیامت کے اور ہم ہونگی پہلے اون لوگونکی کہ داخل ہونگی بہشت مین سوای اسکی کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکی آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابوہریرہ اور حذیفہ سی ہی کہ کہا دونو نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر حدیث کے ہم پیچہی آنیوالی ہین اہل دنیا مین سے اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کی ایسی پیچہی آنیوالی ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطی اونکی پہلی مخلوقات کے یعنی حساب کی لیے اور جنت مین داخل ہونیکی لیے **ف** دیگئی ہم کتاب بعد اونکی حقیقت مین یہہ سبب ہے موجب فضل ہماری کا ہی اسلیے کہ کتاب ہماری ناسخ پہلی کی ہی پس اسسے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الآخرون ہی واسطی بیان فضل کے ہی اور اس اختلاف کیا جان کہ شارحین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتہہ فرض کرنی اللہ تعالی کی روز جمعہ کو یہود و نصاری پر اور اختلاف کرنی اونکی اوسمین کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی فرض کیا اون پر عبادت کو روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا اونکو ساتہہ جمع ہونی کی اوسمین عبادت کی لیے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سی معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی اونہون نی امر الہی کی اور سرکشی کی اوس مین جیسیکہ عادت اون کی تہی اور اختیار کیا یہود نی ہفتے کی دن کو اور نصاری نی اختیار کیا اتوار کو اور اونہون نی دلیلین نکالین اپنی طرف سی چنانچہ آگی مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد

فرض کرنی سی یہہ ہے کہ حکم ہوا اونکو ساتھہ نکالنی اسدن کی ساتھہ رای ور اجتہاد اپنی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نی فرض کیا ہی تمہارا ئی علم مین ایک دن
کہ فارغ ہوا وسمین واسطی فکر اور ذکر اور عبادت کی دریافت کرو اوسکو اپنی اجتہاد سی اور یہہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالی کی طرف سی انکی لیی کہ آیا حق دریافت
کرتی ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نی ہفتہ کو اور کہا کہ یہہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنی سی پس ہمکو بھی چاہیی کہ فارغ ہو دین
کاروبار دنیا سی و مشغول ہو دین عبادۃ پروردگار مین اور نصارا نی تعین کیا اتوار کو واسطی کہ اللہ تعالی نی ابتدا کی اوسمین پیدایش کی پس چاہیہ
ہو وہ مبدا کمالات و نعمتوں کا ہی کہ اوسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتھہ فیض پہونچانی اور انعام کرنیکی پس وہ لایق تعظیم اور عبادت کی ہی
دونون نی خطا کی اور نہ پایا جو کچہہ کہ علم الہی مین تھا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی راہ صواب سی پس او کہا انی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نی
اوسدن کو بیان ہی دونون وجہین بیان کی ہین ور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نی حکم کیا اس امت کو ساتھہ عبادت کی روز جمعہ مین ساتھہ
قول اپنی کی یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اونکو حکم بجالانی کی اور گمراہ نہ کیا ساتھہ انکار اور
سرکشی اور دلیلین نکالنی کی جیسیکہ عادت اس امت نیک کی ہی اور لوگ واسطی ہماری تابع ہین کیونکہ ہر گاہ کہ تھا دن جمعہ کا مبدا اور دورا انسان کا اور
اول ایام اوسکا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متبوع اور عبادت کرنیوالی بیچ دو دنون کی کہ بعد اوسکی ہین تابع اور یہہ حدیث
دلالت کہتی ہی اسپر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعا ولیکن زبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہوا ہی ق ح م ع + **وعن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق ادم وفیہ ادخل
الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کا کہ نکلا اوس مین آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیی گئی آدم یعنی
تمام ہوئی پیدایش اونکی اور اوسمین داخل کیی گئی بہشت مین اور اوسمین نکالی گئی بہشت سی اور نہین قایم ہوگی قیامت مگر دن جمعہ کی روایت
کی یہہ مسلم نی **ف** نکلا اوسمین آفتاب مراد یہہ ہی کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیی کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اوسمین آفتاب نکلی اور روز
جمعہ مین حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئی اس سی فضیلت اوسکی معلوم ہوئی یہہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین فضیلت جمعہ کی
اسلیی ہی کہ نکلنا اونکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہونی حسنات بیشمار کا اونسی ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی
سبب پہونچنی اونکیکی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا اوسمین وعدی حق تعالی کی متقیون
کیلیی ظاہر ہونگے اور مراد قایم ہونی قیامت سی یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کی لیی ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطی بعث و نشر کی ہوگا اور کہا طیبی نی
کہ کہا بعضوں نے کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضوں نی کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہہ اوس صورت مین ہی کہ جب
مطلق چھوڑا جاوی یعنی بہترین ایامون کا عرفہ ہی اور بہترین دن کا جمعہ ہی اور اوسوقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی یا
بہترین دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہی اور جب اتفاق ہووی دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتھہ تو ہوگا افضل
دنوں کا مطلق اسروز عمل اوسمین افضل اور حج ہوگا اوسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجونسی کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نی کہ جمعہ محبوب تر ہی
طرف اللہ تعالی کی حج نفل سی اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہی مرفوعا کہ جمعہ حج المساکین ہے + ح ہ ع + **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ
ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وھی ساعۃ خفیفۃ وفی روایۃ لہما

قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَۃِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُہَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّی یَسْاَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ ٭ اور روایت ہی اونہین سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بیچ دن جمعہ کی ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان وسحال یہ کہ سوال کری اللہ تعالی سے
اوسمین خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو خیر یعنی دعا اوس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی یہہ کہ کہا
حضرت نی کہ وہ ساعت ہی بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان
کہ کہڑا ہو نماز کی لیے یعنی مستعد ہو نماز کا مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی وسکو بہلائی **ف** ایک ساعت ہی یعنی پوشیدہ اور حکمت وسکی اخفا مین
یہہ ہی کہ تا مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن بامید اسکی کہ دعا اور عبادت ونکی وسمین واقع ہو اور کہا جزری نی اوقات قبولیت کی جو آئی ہین وہ یہہ
ہی اس ساعت مین بہت امید ہی قبولیت کی انتہی اور دیتا ہی اوسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اوسکی لیے کہ آخرت مین تو اب
دیگا اور لفظ قائم یصلی کی معنی یہہ ہین کہ ملازمت ومواظبت کرتا ہو نماز پر مراد یہہ ہی کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہہ تاویلات
اسلیے کی گئین تا موافقت ہو جاوی سب روایات مین وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ ٭ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سی کہتی تہی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرماتی تہی بیچ شان ساعت جمعہ کی کہ وہ ہی درمیان اسکی کہ بیٹہی امام منبر پر یہان تک کہ پڑہی جاوی نماز روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ساعت
قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کی کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہی اسمین علما کو اختلاف ہی کہ کونسی ساعت ہی بعضون نی کہا ہی کہ وہ ساعت
مبہم ہی مانند شب قدر کی یا اسم اعظم کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہی کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہی کسی مین
بیچ مین ہوتی ہی کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہی اور اکثر اسپر ہین کہ وہ ساعت معین ومعلوم ہی لیکن اسمین بہی اختلاف ہی کہ کونسی ہی اسمین
پینتیس قول ہین ایک یہہ کہ جسوقت کہ موذن دن جمعہ کی نماز صبح کیلیے اذان دی دوسرا یہہ کہ طلوع ہونی فجر کی سی طلوع ہونی آفتاب تک اور
تیسرا وقت عصر سی غروب ہونی آفتاب تک چوتہا درمیان ونکلنی امام کی منبر سی کہنی تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکلنی آفتاب کے چہٹا وقت
نکلنی آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسرے کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنی کی اسلیے کہ ساعت کہنٹی کو کہتی ہین اور اوسکا حساب دوپہر سی شروع ہوتا
ہی آٹہوان وقت زوال سی یہانتک کہ سایہ ہو آدہی ہاتہہ نوان زوال سی یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتہہ دسوان بعد زوال یعنی آفتاب کی ایک بالشت ایک ہاتہہ تک گیا رہوان
عین وقت زوال کے بارہوان اوسوقت کہ موذن اذان کہتا ہی جمعہ کیلیے تیرہوان وقت زوال سی یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودہوان زوال سی
تا وقت نکلنی امام کے نماز سی پندرہوان زوال سی غروب آفتاب تک سولہوان درمیان چڑہنی امام کی منبر پر تا قائم ہونی نماز کی سترہوان وقت پہرانی امام کے نماز سی
اٹہارہوان درمیان چڑہنی امام کی منبر پر ادای نماز تک انیسوان درمیان اذان کے ادای نماز تک بیسوان درمیان بیٹہنی امام کی منبر پر تا تمام ہونی نماز کی
اکیسوان اوسوقت سی کہ حرام ہوتی ہی بیع تا حلال ہونی بیع کی یعنی وقت اذان سی جب تک کہ نماز ہو چکی بائیسوان قریب اذان کی تئیسوان
اوسوقت سی کہ شروع کری امام خطبہ کو یہانتک کہ تمام کری چوبیسوان اوسوقت کہ چڑہی خطیب منبر پر اور شروع کری خطبہ پچیسوان وقت بیٹہنی کے
درمیان دونون خطبون کے چہبیسوان وقت اترنی امام کی منبر سی ستائیسوان اوسوقت کہ تکبیر کہی جاوی یہان تک کہ کہڑا ہو امام مصلی پر اٹہائیسوان
وقت تکبیر سی تمام ہونی نماز تک انتیسوان اوسوقت کہ ادا کری نماز جمعہ کی تیسوان نماز عصر سی غروب ہونی آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے
بتیسوان بعد نماز عصر کی تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کی مطلقا چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کی پینتیسوان اوسوقت کہ غروب

ہوونگی آفتاب ورآیا ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوۃ متعین کرلی تہی خادمون کی کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت
روز جمعہ کی اور خبر کرین تاذکر اور دعا کرین وسمین اور پوچہا گیا بلقینی سی کہ کیونکر دعا کری خطبہ کی حالت مین اوسوقت تو حکم ہی چپ رہنی کا پس
جواب دیا کہ نہین ہی شرط دعا سی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اوسکا ساتہہ دل اپنی کی کافی ہی اور کہا شافعی نی پہنچا ہی مجکو یہہ کہ دعا قبول کی جاتی ہی شب
جمعہ مین ہی واللہ اعلم ۱۲ ح م ع ۱۲ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنِ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ کَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ کَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبَ کَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ کَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِیَ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ کَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ وَکَیْفَ تَکُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِهٖ صَدَقَ کَعْبٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کی پس ملا مین کعب احبار سی پس بیٹہا مین ساتہہ اونکی پس بیان کیا روبروی میری توریت مین سی اور مین نی بیان کی حدیث روبرو اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ اون حدیثون کی جو حدیث کی مینی اونکو حضرت سی یہہ کہ کہا مینی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کہ نکلا ہی اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیے گئی آدم اور اوسمین اوتاری گئی جنت سی اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ مین اوتری دنیا کی اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اوسمین یعنی اور جمعہ مین وفات ہوئی اونکی اور اوسیدن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائی ہوئی یعنی وہ منتظر ہی قائم ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونی قیامت کی سوای جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل اوس سی کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہوجاوی اور جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگی اللہ سی کچہہ مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ چیز کہا کعب نی یہہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کی ایک دن ہی پس کہا مینی نہ بلکہ یہہ دن ہر ہفتہ مین

ان کی نزدیک ہے تو نے سچ کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا میں عبداللہ بن سلام سے پس خبر دی میں نے اونکو اپنی مجلس
کی ساتھ کعب احبار کی اور خبر دی میں نے اوس حدیث کی کہ بیان کی میں نے اونسے یعنی یہہ حال دن جمعہ کی پہر کہا میں نے واسطے عبداللہ کی کہ کہا کعب نے یہہ ہر سال میں
ایک دن ہی کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پہر کہا میں نے اونکو پہر پڑہی کعب نے توریت پہر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے پس کہا عبداللہ بن
سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پہر کہا عبداللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں کونسی ساعت ہے وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے خبر دو مجکو ساتہہ اوس
ساعت کے اور نہ بخیلی کرو مجہہ پر کہا عبداللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے کیونکر کہا میں نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی
اور حال یہہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق میں کہ نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو وسمیں یعنی اور اوس وقت
نماز پڑہی جاتی نہیں سلیے کہ مکروہ ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹہی ایک بیٹہک کی جگہہ میں منتظر
نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے یعنی حکماً یہانتک کہ نماز پڑہی یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے مقرر یونہیں فرمایا ہی حضرت نے کہا عبداللہ نے پس یہہ
وہ مراد ساتہہ نماز کی یہہ انتظار ہے یعنی اور دعا کے خطرہ میں ہو سکتا ہی پس اگر اوسوقت دعا کرے مستجاب ہی روایت کی یہہ مالک نے اور ابوداود اور ترمذی
اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب **ف** یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب سلیے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کی درمیان
صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اسوقت میں حضور اور ڈر رکہتے ہیں تو انسان کو بطریق اولی چاہیے کہ ہو مشغول کرمولی امین اور ڈرانیوالا
ہوا ان چیزونسے کہ درپیش آنیوالی ہیں اور اسحدیث میں بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امی ہونیکی خبر دی اوس چیز کی کہ پوشیدہ تہی بڑی عالم
اہل کتاب کی پرینی دشت سے ان سکو علم تہا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑی دانشمند تہی یہود کی پایا انہوں نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہیں
ہوئے حضرت پاس پہر اسلام لائی حضرت عمر کی خلافت میں اور عبداللہ بن سلام صحابی ہیں وہ بہی یہود کے عالموں میں سے تہی مومن ہوئے **وعن** انسؓ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈہونڈو اوس ساعت کو کہ امید ہی قبولیت دعا کی وسمیں
بیچ دن جمعہ کے پیچہے عصر کی غائب ہونی آفتاب تک روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ
فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَ
قَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمہارے میں سے دن جمعہ کا اوسمیں پیدا کیے گئے آدم اور اوسمیں قبض کی گئی روح اونکی اور اوسمیں ہوگا پہونکنا صور کا یعنی نفخہ
دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردونکے ہوگا اور اسمیں ہے نفخہ مرنیکا یعنی پہلا نفخہ کہ اوس سے سب مر جاوینگی پس بہت بہیجو مجہہ پر درود اوس دن میں سلیے کہ تحقیق
درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجہہ پر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کی کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اس حال میں کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا راوی
نے مراد رکہتے تہی صحابہ ساتہہ لفظ ارمت کے بلیت یعنی بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیے ہیں زمین پر بدن انبیاء کے یعنی
زمین نہیں فنا کرتی بدن انبیا کے روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** بہتر دنون تمہارے میں سے دن جمعہ کا
اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کی اور بہت بہیجو درود مجہہ پر وسمیں سلیے کہ درود افضل عبادات سے ہی اور اسدن میں ہر نیکی کا ثواب

ستر درجہ ہوتا ہی پس اسمین پڑھنا اوسکا اولی ہی اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بہیجنی کی دن جمعہ مین اور شب جمعہ مین وارد ہوئی ہین عجب نعمت ہے غافل ہونا اس سے بیجا ہی اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ زندہ ہین انبیا قبرون مین یہہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسیکو اسمین خلاف نہین کہ حیات انکو وہان حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسیکہ شہدا کو ہی اور سوا انکی اور اموات بہی سنتی ہین سلام اور کلام اور عرض ہوتے ہین اعمال قرابا انکی بعض ایام مین ۱۲ح ﴿وعن﴾ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سی اوسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کری اللہ سی ساتھ خیر کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سی مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین معلوم کیجاتی مگر حدیث موسی بن عبیدہ کیسی اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی **ف** دن موعود اہ یعنی سورہ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی خبر دی ہے اوسکی آنیکی اور وعدہ کیا ہی مومنونسی بعد آنی اوسیکی نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر ہوتی ہین مومن اوسمین ہر طرف سی اور حاضر ہوتی ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اوسکو اور حدیثین ۱۲ح

﴿الفصل الثالث﴾ فصل تیسری

﴿عن﴾ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنون مین اور بڑا ہے دنون مین نزدیک اللہ کی اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کی دن عید قربان اور دن عید الفطر کیسی اوسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو اور اوتارا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو طرف زمین کے اور اوسمین وفات دے اللہ تعالی نی آدم کو اور اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچہہ مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو جب تک نہ مانگی حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہین مقبول اور اوسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ باؤ اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتی ہین دن جمعہ سی یعنی اسلیے کہ قیامت اوسمین ہوتی ہی مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سی یہہ کہ ایک شخص انصار مین سی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو ہمکو دن جمعہ کیسی کہ کیا ہی اوسمین بہلائی سی فرمایا

اسمیں پانچ چیزیں ہیں اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور دن عید فطر کیسی اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہی یا افضل ہی جمعہ سی لیکن صحیح حدیث رزین کی ہی کہ افضل دنوں میں دن عرفہ کا ہی اور اسمیں پانچ یا تین میں یہ حصر لیسی نہیں ہی کہ پانچ ہی باتیں ہوئی ہیں اور کچھ نہیں ہوتا للا و بعضی چیزیں بزرگ قدر ہیں مثل زیارت باریتعالی کی جنت میں وغیر ذلک اسمیں ہوئی ہیں ۔

وعن ابی ہریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیء سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ رواہ احمد ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اس چیز کی نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطے کہ اسمیں خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہیں اور اوسدن میں نفخہ ہوگا منہ کا یعنی نفخہ پہلا کہ اوس سے سب لوگ مر جاوینگے اور زندہ ہونگا یعنی دوسرا نفخہ کہ اوس سے سب جی اوٹھینگے اور اوسمیں ہوگا پکڑنا سخت یعنی دار وگیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتوں کی جمعہ سی ایک ساعت یعنی جمعہ کی آخر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اللہ سی اوس ساعت میں قبول کیجاتی ہی دعا اوسکی نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اسلیے ہوا کہ ایسی امور بڑی اسمیں جمع ہوئی ہیں کہ دنیا میں نہیں ہوئے یعنی مجموعہ ان کا ایک میں موجود ہیں قطع نظر کر کے کہ یہ جمعیت ہی ۔

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملئکۃ وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منہا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو درود مجہپر دن جمعہ کی اسلیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی سامنے ہوتی ہیں اوسمیں فرشتی اور تحقیق کوئی نہیں بہیجتا درود مجہپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ساتھہ مکاشفہ کے یا بواسطہ ملائکہ کی یہانتک کہ فارغ ہوتا ہی اوس سے کہا ابو درداء نے کہ کہا میں نے اور بعد مرنیکی بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر کہانا بدنوں انبیا کا پس نبی اللہ کی زندہ ہیں یعنی حقیقۃ مثل زندگانی دنیا کی روزی دیے جاتی ہیں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباس کی کہ اونہوں نے کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسیکہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی کی کہ اونہوں نے کہا کہ شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی تو نہیں منافی ہی اطلاق مشہود کا اسجگہہ جمعہ پر اوس اعتبار کہ یعنی باعتبار حاضر ہونی ملائکہ کی اسمیں اور باوجود اسکی احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث میں پہیرے طرف اکثار صلوۃ کی کہ سمجہا گیا اکثروا سی وہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ہمیشہ پس اسمیں نہیں کہ فضل دن ہی بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ طویل ہو مدۃ ابتدا شروع سی یہاں تک کہ فارغ ہو اوس سے یعنی سب درود اسکی کی عرض ہوتی ہیں کہ اسکی ابو درداء نے بطریق استفہام کی کلام مذکور عنہ کیا بگمان اسکی کہ یہہ حکم خاص ساتہہ حالت ظاہری ہی کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانے بدنوں اونکی ہی پس نہیں فرق ہی واسطے اونکی بیچ دونوں حالتوں کی یعنی حالت زندگانی اور مرنیکی اسلیے کہا گیا ہی اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار اور رزق دیے جاتے ہیں یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہی کہ انبیا کو رزق حسی بہی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہی جیسا کہ ارواح شہدا کی حق میں آیا ہی کہ کہاتی ہیں میوی جنت کی پس انبیا تو اشرف ہیں اونکی لیے کیوں نہ یہہ بات ہو ۔

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ احمد

والترمذی وقال ہٰذا حدیث غریب لیس اسنادہ بمتصل اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہی اوسکو اللہ فتنہ قبر کیسی یعنی سوال قبر اور عذاب وسکی سی روایت
کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور نہین سنداسکی متصل **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مری دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی اور آویگا دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسپر ہوگی مہر شہیدون
کی انتہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مرتا ہی دن جمعہ کی لکہا جاتا ہی اوسکی لیی اجر شہید کا اور بچایا
جاتا ہی فتنہ قبر کی سی اور اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورة کہ مری شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا
جاتا ہی عذاب قبر اور فتنہ قبر کی سی اور ملتا ہی اللہ سی اوسحال مین کہ نہین حساب اوسپر آویگا دن قیامت کی اوسحال مین کہ ساتہہ اوسکی گواہ ہونگی
کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی یا مہر ہوگی یعنی شہید ونکی کذا ذکرہ السیوطی اور جسکی قبض روح اللہ تعالی اسدن مین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطی
سعادت اور بہلائی آخرة اوسکیکی ٭ع٭ع **وعن** ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ وعندہ یہودی
فقال لو نزلت ہٰذہ الآیۃ علینا لاتخذناہا عیدا فقال ابن عباس فانہا نزلت فی یوم عیدین
فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وقال ہٰذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس ہی
یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت آجکی دن پورا کیا مینی واسطی تمہاری دین تمہارا آخر آیۃ تک اور نزدیک ابن عباس کی ایک یہودی تہا پس کہا اوسنی
اگر اوترتی یہہ آیۃ ہمپر البتہ ٹہیراتی ہم اوسکو یعنی اوسدن کو کہ جسمین یہہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نی تحقیق یہہ آیۃ اوتری بیچ دن دو عیدون
کی بیچ دن جمعہ کی اور دن عرفہ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** روز عرفہ کی حجۃ الوداع مین یہہ آیۃ اوتری
الیوم آخر تک کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ آجکی دن پورا کیا مینی دین تمہارا اور تمام کی مینی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینی واسطی تمہاری اسلام کو از روی
دین کی پس ایک روز ابن عباس نی یہہ آیت پڑہی اور اونکی پاس ایک یہودی تہا اوسنی کہا کہ اگر ہمپر یہہ آیت اوترتی اوسکی دن کو کہ جسمین یہہ اوتری
عید ٹہیراتی بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کی یعنی عجب ہی کہ تمنی عید نہ ٹہیرایا اوسدن کو ابن عباس نی کہا کہ یہہ اوتری ہی اوسدن مین کہ
جسمین دو عیدین ہین یعنی اللہ تعالی نی اوسکو ازراہ فضل و احسان کی دو عیدونکی دن مین اوتارا یعنی اسکی لیی ہمنی اپنی طرفسی عید اسلیی کہ حجۃ الوداع
دن جمعہ کی تہا اونہین یہہ اوتری پس ہمین حاجت عید ٹہیرانیکی کیا ہی اللہ کی طرفسی وہ دن عید کا ہی ٭ع٭ع **وعن** انس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان
قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازہر رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتی یا الٰہی برکت دی ہماری لیی امین طاعت اور عبادت کی
مین بیچ مہینی رجب و شعبان کی اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نی اور تہی فرماتی رات جمعہ کی رات روشن اور دن جمعہ کا دن ہی
چمکتا روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اوسکی روزونکی اور تراویح
کی اور نورانیۃ شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی بالذات یا بسبب عبادت کی ہی کہ ہوتی ہی امین ٭ع٭ع **باب وجوبہا** باب ہی
بیچ بیان واجب ہونی جمعہ کی یعنی فرض ہونی اوسکی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہی کہ ثابت ہوا کتاب و سنت اجماع سی کافر ہوتا
ہی منکر اوسکا اور مراد ساتہہ ذکر کی اس آیت مین فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی ٭ع٭ع **الفصل الاول** فصل پہلی

عن ابن عمر و ابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم
روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ کہا اون دونون نی کہ سنا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوپر لکڑیون یعنی زینی منبر اپنی کی البتہ باز رہین قوم چہوڑنی اپنی سی جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون اونکی پہر البتہ ہوجاوینگی غافلون سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ان دو امر مین ایک امر مقرر ہونیوالا ہی یا تو چہوڑنا جمعہ کا یا مہر کرنا دلون پر اگر چہوڑینگے جمعہ مہر نہین کیجائیگی اور اگر چہوڑینگی مہر کیجائیگی اونکی دلون پر اور مہر کرنا دلونپر کنایہ ہی اس سی کی نہایت غفلت ڈالیگا دلونپر اور باز رہیگا قبول کرنی نصیحت کیسی ہو ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان ابن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ روایت ہی ابی الجعد ضمیری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑدی تین جمعہ بسبب سستی کی ساتہہ اونکی مہر کریگا اللہ اوسکی دلپر روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی یہہ مالک نی صفوان بن سلیم سی اور احمد نی ابی قتادہ سی **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑدی جمعہ کو بے عذر پس چاہیی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر نہ پاوی آدہا دینار روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی کی درکا ہو تو ایک دینار چہہ روپی کا ہوا اور اس تصدق کرنیسی بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہین جاتا رہتا بلکہ تخفیف اوسکی گناہ مین ہوجاتی ہی ہ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے جمعہ واجب ہے اوسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہہ کے کہ درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار پہونچنی آواز کی ہو یعنی اگر شہر مین کوئی پکاری تو وہان آواز پہونچی اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہی کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہون اوسپر لازم ہی اوسپر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سنی آواز اور اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بسبب درمیان مین ہونی زراعت یا چراگاہ کی پس نہین جمعہ اوسپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پس لازم ہے اوسپر جمعہ انتہی اور فتوی امام محمد ہی کی قول پر ہی ہ ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اہلہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اوس شخص پر کہ جگہہ دی اوسکو رات طرف اہل اوسکی کی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث ہی اسناد اوسکی ضعیف ہے **ف** یعنی جمعہ واجب ہی اوسپر کہ ہو درمیان وطن اوسکی اور درمیان اوس جگہہ کی کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنی جمعہ کے ممکن ہو پہر آنا اپنی وطن کو پہلی شب کے کہ رات بہی گہر مین کری م ع **وعن** طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک

اَوِامْرَأَةٍ اَوْصَبِيٍّ اَوْمَرِيْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ وَائِلٍ
اور روایت ہی طارق بن شہاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جمعہ حق ہی واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر واجب نہین
غلام پر کہ کسی کی ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہہ ابو داودنی اور شرح السنۃ مین ساتھہ لفظ مصابیح کی ایک شخص قوم بنی وائل کی
سی **ف** جمعہ حق ہی یعنی ثابت ہی فرضیت اوسکی ساتھہ کتاب و سنت کی اور واجب ہے یعنی فرض موکد ہی اور جماعت جمعہ مین فرض ہی بغیر جماعت
کی جمعہ درست نہین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ کتنی لوگ ہون جماعت مین جنسی جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک تین ہون
سوای امام کی اور ابو یوسف کی نزدیک دو ہون سوای امام کی اور امام شافعی کی نزدیک چالیس آدمی کامل چاہیین اور غلام اور کی تصرف مین
ہوتا ہی اسلیے جمعہ اوس سی ساقط ہوا اور عورۃ پر فرض نہین بسبب اسکی کہ حق خاوند کی اوسکی ذمہ متعلق ہین اور اکثر امام ہوتا ہی مردونکا جمعہ مین
اور لڑکا بسبب نابالغ ہونیکی غیر مکلف ہے اسپر اسلیے فرض نہین اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کی فرض نہین اور بیماری سے مراد
وہ بیماری ہے کہ بسبب اوسکی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ مین اور دیوانہ لڑکون کی حکم مین داخل ہی اور مسافر اور اندہی اور لنگڑی پر بھی جمعہ فرض نہین
یہہ اور حدیثون سی ثابت ہوا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ بوڑہا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کی حکم مین ہی واسطی اوسکی جمعہ واجب نہین اور مقعد یعنی جو چل نسکی
اوسپر بھی واجب نہین اور واجب نہین مریض یعنی بیمار داری کرنیوالی پر بھی اگر اوسکی جانی سی بیمار ضائع ہو وی ۱ھ +

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ
رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی
فرمایا واسطی اون لوگون کی کہ پیچھی رہتی ہین جمعہ سی البتہ تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین ایک شخص کو کہ نماز پڑہا وی لوگون کو پھر جلا دون
مین گہر اون لوگونکی کہ پیچھی رہجاتی ہین جمعہ سی یعنی بغیر ضرورۃ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین بڑا وعید ہی تارک جمعہ کی لیے غور کرین لوگ اور
جمعہ کو کبھی ترک نکرین + **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا
فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباس
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ چہوڑی جمعہ کو بغیر ضرورۃ کی لکہا جاتا ہی منافق بیچ کتاب کی کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی
اور بیچ بعض روایات کی ہی جو شخص چہوڑی تین جمعہ یعنی اوسکا یہہ حال ہی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** بغیر ضرورۃ کی ضرورۃ یہہ ہی کہ خوف ہو
ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتون مین ترک کریگا تو منافق نہین لکہا جائیگا اور اگر اس طرح کی عذر نہونگی اور
ترک کریگا تو منافق لکہا جائیگا اور بیچ کتاب کی کہ نہین مٹائی جاتی یعنی نامۂ اعمال مین جو اصل یہہ کہ حکم ساتہہ نفاق اوسکی کی ہمیشہ ثابت ہی یہان تک
کہ بخشدی اسکو اللہ تعالی یا بخشدی خیال تو کری آدمی کیا وعید شدید ہی ترک جمعہ پر عیاذا باللہ منہ ۱ھ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ
فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی اوسپر فرض ہے اوسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کی مگر بیمار یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہین فرض اونپر جو
کوئی بی پرواہ ہو نماز جمعہ سی ساتہہ کہیلنے کی یا سوداگری کی بی پرواہ ہوتا ہی اوس سے یعنی عنایت نہین فرماتا اوسپر اللہ بی پرواہ اعراض کیا روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی جو کوئی کہیل یا تجارت
مین مشغول ہا او نماز جمعہ ترک کی دوست اللہ بی پرواہ ہوتا اوسے اوسپر نہین کرتا ۱ھ **باب التنظيف والتبكير** یہہ بیان ہی پاکی اور سویرے جانی کی جمعہ کے لیے

ف مراد پاکی اوسکی یہہ ہیں پاک کرنا بدنکا ہی ساتہہ نہانی کی اور لبین لوانی اور ناخون کتروانی اور زیر ناف کی بال لینی اور بغلون کی بال
دور کرنیکی اور پاک کرنا کپڑونکا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہہ سب واسطی جمعہ کی سنت ہیں اور تفصیل اسکی باب السواک مین بیچ بیان فطرۃ کی گذر چکی ہی
اور سویری جانی سی یہہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی لیی جاوی اور اگر اول وقت مین جاوی افضل ہی چنانچہ امام غزالی نی بعض سلف سی نقل کیا
ہی کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کی لیی جاتی تہی واسطی جلدی کرنیکی طرف عبادۃ کی اور مسجد شریف نبوی مین عادۃ لوگون نی یہہ پکڑی ہی کہ
سویری آکر صف اول مین جگہہ روکنی کیلیی ڈہیل جاتی ہین بیٹہتی نہین اس فعل پر بعضی علما نی کلام کیا ہی کہ اگر بیٹہہ کر ذکر و فکر مین مشغول
ہوان تو بہتر ہی اور یون ہین پہلی سی جگہہ کا روک لینا اچہا نہین کہ اور لوگ اوسمین تنگ ہوونگی انتہی اس سی معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد
مین اینٹین رکہہ کر چلی جاتی ہین اور گہرون مین کہانا پینی وغیرہ کی لیی یہہ خوب نہین

الفصل الاول

فصل پہلی عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر
ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب
لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری
روایت ہی سلمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہاوی جو شخص دن جمعہ کی اور پاکی حاصل کری جسقدر کہ ہوسکی پاکی اور لگاوی تیل
اپنی تیل مین سی یا ملی خوشبو اپنی گہر کی بی تکلف اور لگاوی خوشبو گہر اپنی مین سی پہر نکلی طرف مسجد کی پس فرق کری درمیان دو شخصون کی پہر نماز
پڑہی جو کہ مقدر کی گئی واسطی اوسکی یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پہر چپ رہی جبکہ خطبہ پڑہی امام بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ کہ درمیان اوسکی
اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوتی ہین یعنی گذری ہوئی جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری نی ف پاکی حاصل کری یعنی لبین لواوی اور ناخون کتروادی
اور بال زیر ناف کی لی اور بغلون کی بال دور کری اور کپڑی پاک کری اور نہ فرق کری دو شخصون مین یعنی اگر مسجد مین بیٹہی ہون باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپسمین محبت رکہتی
ہوان انکی درمیان مین نہ بیٹہی یا نہ فرق کری دو شخصون کی جگہہ ہو درمیان مین انکی پس انکو ایذا ہوویگی اور اگر درمیان مین جگہہ ہو مضائقہ نہین یا مراد یہہ ہی کہ
نہ فرق کری ساتہہ قدم رکہنی کی یعنی چیر پہاڑ کر آگی جانیکا ارادہ نرکہی بلکہ جہان جگہہ پاوی وہین بیٹہہ جاوی اور اگر بغیر فرق کرنی اور قدم رکہنی کی صف اول
مین پہنچ سکی بہتر ہی یہہ حکم اوس صورتکا ہی کہ آگی جگہہ خالی نہین لیکن جانتا ہی کہ جاوینگا تو لوگ بخوشی جگہہ کر دینگی اور اگر آگی سہولت ہو تو چیر پہاڑ
کر آگی جانا درست ہی اسلیی کہ قصور اونکا ہی کیونکہ جماعت پہلی اور حقیقت مین اسحدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اول وقت جانیکی تا ضرورت فرق کرنی
اور پہلانگنی لوگون کی نہ پڑی ہرج مرج ہو در مختار وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی
الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ
الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو
شخص کہ نہایا پہر آیا جمعہ مین پس نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر تہی واسطی اوسکی پہر چپ رہا یہان تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنی خطبہ سی پہر نماز پڑہی ساتہہ
اوسکی بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کی روایت کی یہہ مسلم نی
ف یہہ زیادتی اسلیی ہی کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہی پس جمعہ سی جمعہ تک سات دن ہوئی ہین اور تین دن اور زیادہ ہوئی تا دس
پورا ہوجاوی مرع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی
الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پہر آیا جمعہ مین
اور سنا خطبہ یعنی آگی قریب تہا اور چپ رہا یعنی اگر دور رہا بخشی جاتی ہین واسکی لیی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ
تین دن کے اور جسنی چہوا کنکریونکو اپنی تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسنی چہوا کنکریون کو یعنی برابر کیا اونکو سجدہ کی لیی یکبار سی زیادہ
نماز مین اور بعضون نی کہا چہونی سی یہہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کی کہیلا اون سی اور بیہودہ کیا لغو کی معنی ہین کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو
مشابہ لغو کی کیا اسلیی کہ مانع ہی سننی خطبہ کی سی ۱۲ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ
يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَ
يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹہیرتی ہین
فرشتی دروازہ مسجد پر لکہتی ہین ول آنیوالی کو پہر اوسکی بعد اول آنیوالی کو اور مثال اوس شخص کے کہ اول وقت گیا جمعہ کی لیی مانند مثال اوس شخص کے کہ
بہیجتا ہی اونٹ قربانی کی لیی مکہ مین کہ بہت ثواب لیتا ہی پہر مثال اوسکی کہ بعد اوسکی آتا ہی مانند مثال اوس شخص کے کہ بہیجتا ہی گائین مکہ مین قربانی کی لیی
پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ بہیجی دنبہ پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ تصدق کری مرغی پہر انڈا پہر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کے لیی
لپیٹتی ہین وہ دفتر اپنی اور سنتی ہین خطبہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی ساعت یعنی صبح سی یا طلوع آفتاب سی یا وقت زوال کی اور
یہہ خوب ہی اور یہہ ملائکہ سوای حفظہ یعنی اعمال لکہنی والون کی ہین ۱۲ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہی تو واسطی پاس بیٹہنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپ رہ اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہی پس تحقیق
تو نی بہی لغو کیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تو نی بہی لغو کیا اسلیی کہ کلام کیا وقت خطبہ کی اس سی معلوم ہوا کہ کلام وقت خطبہ کے
ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف اور نہی منکر کی ہو اسلیی کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ چپ رہنا
اسوقت واجب ہی نزدیک اکثر علماء کی اور امام ابو حنیفہ بہی اونہین مین ہین و بعضون کی نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی اون مین سی ہین اور
مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب و استحباب و مذہب حنفی مین وقت نکلنی امام کی بہی خطبہ کے
لیی شروع نماز تک کلام دونو حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز و کراہت پر اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ
نہین کلام کرنیکا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد اوترنی کی منبر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی اسلیی کہ کراہت بسبب اسکی ہوتی ہی کہ کلام کرنی
مین خطبہ نہین سن سکتا اور یہہ مقام سننی کی ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزون کی یہہ حدیث ہی
اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی بہی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجہ ہی ہماری لیی اور واجب ہی تقلید اوسکی اور لکہا ہی
علماء نی کہ خطبہ کیوقت قضا نماز پڑہنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علماء نی اوسکی حق مین کہ دور بیٹہا ہو ایسا کہ خطبہ نہ سنتا ہو مختار
یہی ہی کہ اوسکو بہی واجب ہے چپ رہنا اور حرام ہی خطبہ کی وقت کہانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چہینک کا اور جواب دینا
سلام کا اور لکہا ہی در مختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین بہی اور درود دل مین پڑہی تاکہ خلل
خطبہ سننی مین نہ آوی وہو الصواب اور اسیطرح حمد کری وقت چہینک کے دل مین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتہہ اشارہ ہاتہہ یا آنکہہ کی

نماز وغیرہ میں ہوشیار ہے اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کی یہہ ہے کہ عنوان باب متقضی ہے سویرے جانیکا کہ موجب بیداری اور نماز کا ہے اور جسوقت اس شخص نے کسیکو نصیحت کی اچھی بات کیوقت خطبہ امام کی تو اسنے لغو صادر ہوا تو ثواب سویرے جانیکا اسی وقت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نکرے جس سے ثواب جاتا رہے یہہ ہوئے مولانا * وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَفْسِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اوٹھادے کوئی تم میں سے بھائی اپنے کو دن جمعہ کی پھر قصد کرے طرف جگہہ اوسکی کے پس بیٹھے وہ اوسمیں لیکن کہے کشادہ کرو جگہہ کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حرام ہے کسیکو ہٹا کر اوسکی جگہہ پر بیٹھنا بدون اوسکی رضا کے لیکن رضا حقیقۃً ہونہ از راہ خوف و حیا کے اور اگر کسیکو پہلے بھیجدے تا اسکے لیے جگہہ روک رکھے تو پہلے اوسکو اوٹھانا حرام ہوتا ہے اسلیے کہ مسجد دنیا و مافیہا اونکا مستحق اسسبب سے نہیں کہ نہیں ہوتا بلکہ جسکو بیچا ہے تو اوس جگہہ کا جسمیں بیٹھا ہے وہ ہوتا ہے سبب پہلے جا بیٹھنے کے اوسمیں اگرچہ نیت رکھتا تھا کہ یہہ جگہہ بھیجنے والے کے لیے ہے بلکہ مکروہ ہے اوسکو اوٹھنا اپنی جگہہ سے اور ایثار کرنا بھیجنے والے کا اگرچہ وہ شخص کہ جسکے لیے یہہ اوٹھتا ہے کم اوس سے فضیلت میں ہے اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہیں مکروہ ہے پس اوٹھنا مکروہ اسلیے ہے کہ ایثار عبادات میں بالاتفاق مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ایثار کرنیوالونکی فضیلت بیان کی ہے اس آیت میں وَالَّذِيْنَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ تو مراد اوس سے ایثار حظوظ نفس میں ہے اور معنی ایثار کے ہیں غیر کے حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہہ ہے کہ خادم بعضی ظالمونکے جامع مسجدون میں جاتے ہیں اور فقیرون کو اوٹھا دیتے ہیں اور دہکے دیتے ہیں اور مارتے ہیں چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا نہیں دیکھتا تو ظلم انکا اے مولانا کہا اونہون نے انکی عبادت کا تو یہہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہے اور کشادہ کرو جگہہ کو یہہ کہنا جب ہوتا ہے کہ جگہہ قابل فراخی کی ہو ورنہ تنگ نکرے کسی کو بلکہ پڑھے نماز جہان جگہہ پاوے اگرچہ دروازۂ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہہ ہے کہ اسمیں رغبت دلانی سویرے جانیکی ہے تا حاجت کسیکی اوٹھانے کی نپڑے ** ع **

الفصل الثانی

فصل دوسری * عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعہ کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اوسکے پاس پھر آوے جمعہ میں اور نہ پھلانگے گردن لوگونکی پھر نماز پڑھے اوسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اوسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اوسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اوس چیز کے کہ درمیان اس جمعہ کے اور درمیان اوس جمعہ کے کہ پہلے اوس سے ہے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** اچھے کپڑونسے مراد سفید کپڑے ہیں کہ پسند تھے حضرت کو ** ع ** * وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے پھر سویرے جاوے اور اول سے خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے

وسکی بدلے ہر قدم کی عمل برس وزکا ثواب روزہ وسکیکا اور قیام اوسکیکا یعنی ہر قدم پر ثواب یک برس کی روزہ کا اور قیام راتوں وسکی کا لکھا جاتا ہے
روایت کیے یہہ ترمذی ور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نہلاوے یعنی اپنی عورۃ کو مراد یہہ ہے کہ صحبت کری ہوی سے اور باعث اوسکی غسل
کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ دُہلاوی کپڑی اپنی یا سر دہووی خطمی وغیرہ سی اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر یہ ہوئی کہ اس سی خطرہ زنا کا دلمین نہین آتا اور حضور
نماز مین خوب ہوتا ہی اور لفظ لم یرکب کی قید کا فائدہ یہہ ہی کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہہ تاکیدا فرمایا کہ لفظ مشی عام تہا خواہ تمام راہ پیادہ
چلے یا تہوڑی دور پیر سوار ہولی ۱۲ ع ۱۲ مولانا **وعن** عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مہنتہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ
مالک عن یحیی بن سعید اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قباحت اوپر ایک
تمہارے کی اگر مقدور رکہو یہہ کہ بناوی دو کپڑی واسطی دن جمعہ کی سوای کپڑی کاروبار اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی مالک نی
یحیی بن سعید سی **ف** کپڑی کاروبار کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گہر مین پہنی رہتا ہی کہ اوس سی کاروبار گہر کا ہی کرتا ہی واس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑا
جمعہ اور عید کی لیی بنا رکہی منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کی بہی دو کپڑی تہی کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتی تہی ۱۲ ح ۱۲ **وعن** سمرۃ بن
جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل
لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلہا رواہ ابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہو وقت خطبہ کی اور نزدیک ہو امام سی پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہی یعنی پہلاپیون کی حلقوں سی بلا عذر
یہان تک کہ پیچہی ہیکا پیچ داخل ہونی بہشت کی اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** آمدن غیبت لاای اسیر کی طلب کی علی امور
اور ارادہ ذکر آدنی اونکی کا سہ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۔۔ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ۱۲ **وعن** معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا
الی جہنم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ پہلانگی لوگون کی گردنون پر بیچ دن جمعہ کی بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور
کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا سید نی کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کی کہا ہے اسلیے کہ انس باپ معاذ کی نہ روایت ہی اور نہ صحبت ہی بلکہ صواب
عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہی جیسکہ ترمذی مین ہی و بنایا جاویگا پل وسکو بدلہ مثل فعل وسکی کا یعنی جیسی لوگون کو گذرگاہ اپنا کیا تہا اسکو
بہی گذرگاہ لوگونکا کرینگی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ
والامام یخطب رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی معاذ بن انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گوٹ مارنی سی دن
جمعہ کی وس حالمین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** گوٹ مارنا اس نشست کو کہتی ہین کہ زانوؤن ملاکر بیٹہی اور یہہ کپڑی
کی یا ہاتہ کی ساتہ اس طرح کی بیٹہنی سی منع فرمایا اسلیے کی نیند آجاتی ہی پس خطبہ نہین سن سکتا اور قریب ہی کہ وضو ٹوٹ جاتی یعنی اکثر گر پڑتا ہی پہلو پر پس ٹوٹ جاتا
ہی وضو ۱۲ ع ۱۲ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول
من مجلسہ ذلک رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اونگہ ایک تمہارا دن جمعہ کی پس چاہیے کہ پہر جاوے
مکان اپنے سے وہ جگہ یعنی جس جگہ بیٹہا ہو وہانسی پہر کر اور جگہہ بیٹہی کہ اوس سے غلبہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل ۲ ع عن نافعٍ قال سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعده ویجلس
فیه قیل لنافعٍ فی الجمعة قال فی الجمعة وغیرها متفق علیه روایت ہی نافع سی
کہا سنا مینی ابن عمر سی کہتی تہی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوٹہاوی کوئی کسیکو جگہہ اوسکی سی اور بیٹہہ جاوی وسمین کہا گیا
نافع کی کہ یہہ منع جمعہ مین ہی کہا جمعہ مین وسوای جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** یہہ بات منع ہی سبکی کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان
کو لیکن سمین جمعہ او غیر جمعہ برابر ہی ۱۲ ع ۲ **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها بلغو فذلک حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء
اعطاه وان شاء منعه ورجل حضرها بانصات وسکوت ولم یتخط رقبة مسلم ولم یوذ احدا فهی کفارة
الی الجمعة التی تلیها وزیادة ثلثة ایام وذلک بان الله یقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها
رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہوتی ہین جمعہ مین تین
طرحکی آدمی ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ بیفائدہ کلام کرنیکی یا فعل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی مین اوس نصیبہ اوسکا ہی حاضر ہونی جمعہ سی
یعنی ثواب جمعہ سی محروم ہی اور وبال لغو کا نصیبہ اوسکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین واسطی دعا کی یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت
خطبہ مین جس کا باز رکہی ہی حاصل خطبہ کی سننی سی کمال اوسکی سی پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سی اگر چاہی دی اوسکو یعنی بسبب وسعت
کرم اپنی کی اور اگر چاہی نہ دی اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتھ چپ بیٹھنی کی یعنی خطبہ سننی کی لیے چپ ہوا نزدیک اور ساتھ چپ بیٹھنی
کی یعنی چپ ہوا دور اور نہ پہلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اوس جمعہ تک کہ متصل ہی اوسکی یعنی پہلا جمعہ
اور تین دن زیادہ اور یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کری ایک نیکی پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی روایت کی یہہ ابو داود
نی **ف** اور اگر چاہی نہ دی اوسکو یعنی بسبب سزا اس فعل بد کی کہ باز رہا سننی خطبہ کی سی بسبب کرنی دعا کی اور یہہ مکروہ ہی ہماری نزدیک اور
حرام ہی اوروں کی نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتھ صیغہ مضارع کی آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتھ فقرون آیندہ کی اور
نہ ایذا دی کسیکو مانند اوٹہا دینی کی جگہہ اوسکی سی یا بیٹھنی کی بعض اعضا اوسکی یا متصل اوسکی پر بغیر مرضی اوسکی سی یا لہسن پیاز کی بو سی ۔
ع ۲ **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تکلم یوم الجمعة والامام یخطب فهو
کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول له انصت لیس له جمعة رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کلام کری دن جمعہ کی اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدہی کی ہی اوٹہاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ
کہی واسطی اوسکی کہ چپ رہ نہین واسطی اوسکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہہ احمد نی **ف** مانند گدہی کی ہی یعنی حال اوسکا مانند حال گدہی کی
ہی کہ اوٹہاتا ہی کتابین پیٹھہ پر یہہ کتابیں ہی علم کی سی اور نہ فائدہ اوٹہاتی ہی ساتھ علم کی باوجود رنج و مشقت اوٹہانیکی حاصل کرنی اوسکی مین
اور جو اوس کلام لغو والیکو کہی چپ رہ نہین اوسکو ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونی لغو کی اوس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی مین گذرا اور یہہ
جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا حضرت سی دن جمعہ کے حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سی
ہماری لیی پس وہاں حضرت نی ہاتھہ اپنی اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سی کلام کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا
ہی پس احتمال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کی ہو اور احتمال اوسکی نسخ کا بہی ہی یا خصائص حضرت کی سے ہو ۔ ح ۔ ع ۔

وعن عبيد بن السباق مرسلاً قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع
يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله عيداً فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره
ان يمس منه وعليكم بالسواك رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلاً
اور روایت ہی عبید بن سباق سی بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک جمعہ کی جمعوں مین سے اے گروہ مسلمانوں کی
تحقیق یہہ دن ہی کہ ٹہیرایا اوسکو اللہ نی عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اوسکی پاس خوشبو پس نہین ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ لگاوی اوسمین سے اور لازم ہی تمکو
استعمال کرو مسواک کا روایت کیا یہہ مالک نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عبید سی اور اوسی نقل کی ابن عباس سے متصل **ف** عید یعنی دن خوشی
اور زینت کرنیکا واسطی فقرا اور مساکین کے اور اولیا و صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت و ستہرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ
جسمین خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر نی کہ افضل خوشبو ہی مشک کے کہ اوسمین گلاب ملا ہوا سلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر استعمال خوشبوی مشک کا کرتی تہی اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوی کہ یہہ وہان بولتی ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصاً دن
جمعہ کے سنت موکدہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہہ کہ بعضی مسلمان مرد توہم کرتی تہی یہہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتوں کی ہی پس نفی کی گناہ کو
جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا مروہ کی واجب ہی یا رکن اور لازم ہی تمکو استعمال کرو
مسواک کا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک وضو اور غسل کے م ع + وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حقاً على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء
له طيب رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانوں پر
یہہ کہ نہاویں دن جمعہ کی اور لگاوی ایک اونکا خوشبوی اہل بیت سی اپنی اگر نہ پاوی اپنی پاس تو پانی واسطی اوسکی خوشبو لی ہی روایت کی یہہ احمد اور
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہی **ف** خوشبوی اہل بیت کی اسلیے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکہتی ہین گویا یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اگر اس پاس
خوشبو نہو بیوی سی مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ ملی پانی ہی نہالی کہ پانی منزلہ
خوشبو کی ہی اسلیے کہ سبب ستہرائی کا ہی اور بد بو اوس سی جاتی رہتی ہی اور یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہی مذہب امام مالک کے
کہ اونکی نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر سنت موکدہ ہونی کی اسلیے کہ اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ واجب نہین
اور کہا ہی علما نی کہ ترک کرنا اوسکا مکروہ ہی م ع م ح +

باب الخطبة والصلوة

باب ہی بیچ بیان خطبہ کی اور نماز جمعہ کے **ف**
خطبہ کہتی ہین اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی اور شرع مین خطبہ کہتی ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور تشہد تین اور درود
اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ مین اور ادنی مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ
ہی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اوسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتی ہین کہ ضرور ہی ذکر طویل
کہ اوسکو خطبہ کہتی ہین عرف مین اور تسبیح و تحمید کو خطبہ نہین کہتی اور شافعی کہتی ہین جائز نہین جب تک کہ نہ پڑہی دو خطبی اور دلیلین دونوں کی فقہ
کی کتابون مین مذکور ہین م ح +

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي
الجمعة حين تميل الشمس رواه البخاري روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑہتی جمعہ کے جس وقت
کہ ڈہلتا آفتاب روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈہلتی ہی پڑہتی اور بہت گرمی مین ٹہنڈی وقت پڑہتے

بیان اور حدیث انس میں کی آنا ہے شرح وعن سھل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ متفق علیہ

اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

ف قیلولہ کہتے ہیں استراحت کرنیکو دوپہر میں خواہ سووے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعہ کے لیے قیلولہ اور

کھانے میں مشغول نہ ہوتے تھے بلکہ بعد نماز کے یہہ کام کرتے تھے شرح وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد

بکر بالصلوٰۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰۃ یعنی الجمعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری نے

وعن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عھد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء

رواہ البخاری اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا تھی اذان دن جمعہ کی اول وہی اذان کی جس وقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر اور عمر کے پس جبکہ خلیفہ ہوئے حضرت عثمان اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی آذان تیسری اوپر زوراء کے روایت کی یہہ

بخاری نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سنت یہہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو آذان کہی جاتی اور آذان اول کہ

بعد آنے وقت کے کہتے ہیں نہ تھی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہیئات لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت

کے زمانے میں لوگ کم تھے اور قریب قریب ہی تھے مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت میں حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہیں مسجد سے اور اپنے کاروبار

میں مشغول رہتے ہیں مناسب جانا کہ جب وقت آوے نماز کا آذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آویں اور خطبہ میں حاضر ہوں پس مراد تیسری آذان سے یہی آذان

اول ہے سکو تیسری آذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے سلیے کہ تیسرے ہے اون دو آذانوں کے کہ حضرت کے زمانے میں تھیں یعنی پہلی آذان خطبہ کے وقت

کے ہوتی اور دوسرے آذان تکبیر ہوتی اور تیسری یہہ ہے جو اول کہی جاتی ہے پس یہہ آذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقرر کی وہ ہی سنت ہوئی بدعت نہیں سلیے کہ فعل خلفا

کا بھی سنت ہے اور وقت پڑھنے سنتوں کے جو ایک اور آذان کہتے ہیں یہہ نہ حضرت کے زمانے میں تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے زمانے میں تھی نہ تابعین

کے زمانے میں اور رواج اسپر عمل ہے اکثر اسلام کے شہروں میں معلوم نہیں کہ کسنے یہہ نکالی ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ جب پہلی آذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام

ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز میں واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہہ کا ہے بیچ بازار مدینہ کے شرح وعن جابر بن

سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرأ القرآن ویذکر الناس فکانت

صلوٰتہ قصدا وخطبتہ قصدا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونو

کے پڑھتے تھے یعنی خطبوں میں قرآن اور نصیحت کرتے تھے لوگوں کو اور ذکر کرتے اون چیزوں کا کہ باعث خوف اور امید کے ہیں پس تھی نماز آپکی اوسط درجہ کی

اور خطبہ بھی آپکا اوسط یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہہ مسلم نے ف بیٹھتے درمیان دونوں خطبوں کے اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہہ پر اور

صحت کو نہیں پہنچی دعا کرنی حضرت سے اس جلسہ میں اور یہہ جلسہ سنت ہے نہ واجب شرح وعن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول ان طول صلوٰۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقھہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا

الخطبۃ وان من البیان سحرا رواہ مسلم اور روایت ہے عمار سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق

لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہہ علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہے روایت کی یہہ مسلم نے

ف خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز مین خداوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جسمین توجہ رب کی طرف ہو اسکو دراز کرے اور جسمین توجہ خلق کیطرف ہو اوسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سی یہہ ہے کہ موافق سنت کی ہو نہ کم اوس سی اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے اسحدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہی گویا یہہ دلیلین ہین کوتاہی خطبکی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھہ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہی اون میں کہ مائل کر دیتا ہی ایک جانب جیسیکہ سحر کو تاثیر ہی پس اسمین تعریف بہی ہی بیان کے اور مذمت ہے یعنی اگر حق کیطرف ہے اچہا ہی اور اگر باطل کی طرف ہے برا ہی ۱۲ ع ح **وعن** جابرٍ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرّت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کہاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتی یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتیں آنکھین اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ اونکا یہان تک کہ گویا ڈرانی والی ہین لشکر سی کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہی کہ وقت صبح میں اور وقت شام میں لشکر تمپر آوی اور لوٹی اور فرماتی حضرت کہ بہیجا گیا ہون میں ساتھہ قیامت کی مانند اون کی اور ملاتی دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کے اور انگلی اوسکے بیچ کی اونکی روایت کیا ہے یہہ مسلم نی **ف** سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی انوار جلال جبار اعلی کی اور بسبب دیکہنی تقصیرات امت مرحومہ کے اور بلند ہوتی آواز بسبب ترقی غم کی یا اسلیے کہ لوگونکی کانون تک آواز پہونچی اور تاثیر کرے دلونکی اون میں اور سخت ہوتا غصہ بسبب افعال امت کی اور حاصل یہہ کہ جیسی ڈرانیوالا بلند کرتا ہی آواز اور سرخ کرتا ہی آنکہین اور سخت غصہ ہوتا ہی لوگونکی تغافل پر ایسی ہی حال حضرت کا تہا وقت خطبہ کی بسبب غفلت امت کے اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ جیسی بیچ کی انگلی تہوڑی سی بڑہی ہوئی ہی شہادت کی انگلی سی ایسی ہی میں اسکے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہے مجہسی اور جلدی آنیوالی ہی جیسی میرے تئین ۱۲ ع ح **وعن** یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس آیت مین بیان سوال جواب دوزخیون اور مالک کا ہی کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگی مالک کو کہ داروغہ دوزخکا ہی ای مالک ور دگار سی عرض کرکہ ہمین مار ڈالی تاہم اس عذاب سی خلاص ہون جواب اسکا آگی مذکور ہی کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہہ آرزو مین تمہاری باطل ہین تم ٹہیرنی والی ہو آگ مین کہ ہمیشہ ہوگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت پڑہتی تہی ڈرانی کی لیی ۱۲ ع ح **وعن** ام ہشام بنت حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجید الا عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤہا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کیسی کہ کہا نہین سیکہی مینی سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی یہہ سورہ ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑہتی لوگون کی آگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ساری سورہ ق پڑہنی حضرت سی خطبہ مین ثابت نہین ہوئے پس ظاہر یہہ ہی کہ ہر جمعہ مین بعض سورہ پڑہتی ہونگی یعنی تہوڑی کہ سین تہوڑے کسین پس ساری سورہ اونہونے یاد کی تمام معلوم نہین اللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن** عمرو بن حریثٍ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ یوم الجمعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا اور تہی حضرت کی سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چہوڑے تہی دونون سرے اوسکی درمیان دونون مونڈہون اپنی کی دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث ضعیف مین آیا کہ نماز پڑہنی عمامہ کر

بہتر ہی شرماؤ کی نسبت کہ بغیر عمامہ کے ہوں اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کی اور عمامہ سیاہ باندہنا اور لٹکانا
دونوں سروں کا بیچ دو شانوں کی موندہوں کی سنت ہی نبی کی اور میرک نے کہا کہ یہہ خطبہ حضرت کی مرض موت میں تہا اور کہا زیلعی نے کہ سنت
ہی پہننا سیاہ کپڑے کا اور صاحب مدخل نے لکہا ہی کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہہ کا تہا اور نقل کیا ہی سیوطی نے باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ
اور تابعین سے یعنی انس بن مالک اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری
اور سعید بن جبیر وغیرہم اہل ان ہی ہیں اور لکہا ہی نووی نے کہ جائز ہی باندہنا عمامہ کا ساتہہ چہوڑنے شملہ کی اور بغیر چہوڑنے اوسکی کی اور
نہیں کراہت بیچ کسی ان دونوں میں سے ش **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت میں کہ وہ خطبہ پڑہتے تہی جسوقت آوی ایک تمہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو چاہیے کہ
پڑہی دو رکعتیں اور ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** شافعیہ نے حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اونکی نزدیک واجب ہی اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور
ایسی ہی امام احمد کی نزدیک ہی اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑتی ہیں وہ اوپر تاکید وجوب اوسکی کی وقت خطبہ کی ہی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک
حنفیہ کی جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کی واجب نہیں تو وقت خطبہ کی بطریق اولی نہوگی اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسی پر
ہیں جمہور صحابہ اور تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ مراد خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑہا چاہتا ہو
نہ یہہ کہ بالفعل پڑہتا ہو یہہ تاویل کرتی ہیں بسبب قرینوں اور حدیثوں صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر حرمت نماز کی بیچ وقت خطبہ کی چنانچہ
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلی امام پس نہیں درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ وہ مکروہ رکہتی تہی
نماز اور کلام کو بعد نکلنی امام کی ایسی قول صحابی کا بہی حجت ہی اور واجب ہی تقلید اوسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اوسکی کوئی اور چیز سنت
سی اور یہہ جو صحیحین میں حدیث جابر سے ساتہہ طرق متعددہ کی آیا ہی کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی پس فرمایا
حضرت نے کہ کیا نماز پڑہی ہی تو نے ای فلانی اوسنی کہا نہیں پڑہی ہی تب فرمایا پڑہ دو رکعت اور ہلکی پڑہ تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ یہہ واقعہ پہلی منع
ہونی نماز سی وقت خطبہ کی تہا یا دینا مخصوص اوسی شخص کو تہا اور بعضی کہتی ہیں کہ یہہ قصہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تہا اور شیخ ابن ہمام نے
لکہا ہی کہ معارضہ اس حدیث کا ساتہہ اور حدیثوں کی لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تک فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز کو
بلکہ واقع میں یوہیں ہی چنانچہ دارقطنی نے روایت کیا ہی کہ فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر دو رکعت پہر آنحضرت چپ رہی خطبہ
سی یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سی متن **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ
رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سی ساتہہ امام کی پس پائی اوسنی نماز روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہہ حکم عام ہی سب نمازوں کی لیی خصوصیت
جمعہ کی نہیں چنانچہ باب علی الماموم کی پہلی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ اور شرح اوسکی بہی وہاں بیان
ہو چکی ہی ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہی اسکو ساتہہ جمعہ کی بقرینہ حدیث آیندہ کی بیچ اخیر باب کی اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ جو کوئی پاوی امام کو دن جمعہ
کی ادا کری ساتہہ اوسکی جو ہاتہہ لگی اور بنا کری اوسپر جمعہ کو دلیل اسکی یہہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا
یعنی جو کچہہ پاؤ ساتہہ امام کی ادا کرو اور جو رہ جاوی پورا کرو اوسکو پس اگر پاوی امام کو التحیات میں یا سجدہ سہو میں بنا کری تو اوسپر جمعہ

کو

نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی اور امام محمد کہتے ہین کہ اگر پاوے ساتہہ امام کی اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اوسپر جمعہ اور اگر کم پاوے بنا کرے اوسپر ظہر کی انتہی اور مراد اکثر رکعت دوسری کی پانیسے پانا اوسکا رکوع مین یعنی اگر رکوع مین بہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اوٹہانے کی اکثر پایا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہی کہ شیخین کی دلیل یہی حدیث مطلق ہی انتہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابو داود روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی دو خطبہ تہی بیٹہتے جب چڑہتے منبر پر یہانتک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نے یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن پہر اوٹہتے پس خطبہ پڑہتے پہر بیٹہتے اور نہ کلام کرتے پہر کہڑے ہوتے پس خطبہ پڑہتے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جب چڑہتے منبر پر کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی خطبہ پڑہنا منبر پر اور پہر بیٹہتے یعنی تہوڑی سی دیر کہا ابن حجر نے کہ اولی یہہ ہی کہ بقدر سورہ اخلاص کے بیٹہے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچہہ پڑہتے اور پہر کہڑے ہوتے پس خطبہ پڑہتے شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اشد مکروہ ہی اور تعریف کرنی بادشاہون کی ساتہہ اوس چیز کی کہ نہوا اون مین اسلیے کہ اسمین ملانا جاتا ہی کا ساتہہ گناہ کے یعنی جہوٹ کی ہوتا ہی انتہی اور کہا ہی بعضی اماموں ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کی بادشاہ کو عادل وہ ہوتا ہی [illegible] یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دونون خطبون کی درمیانی جلسہ مین حضرت کلام نکرتے تہی اوس کلام نکرنیکی شرح حضرت شیخ نے تو یہی لکہی ہی جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی قاری نے شرح طیبی سی نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑہنا قرآن کا واسطے روایت ابن حبان کی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے بیچ بیٹہنے اپنی کی کتاب اللہ اور کہا بعضون نے کہ اولی پڑہنا سورہ اخلاص کا ہی انتہی اس حضرت شیخ رح کو شاید یہہ روایت نہ پہنچی ہوگی واللہ اعلم

وعن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذي وقال هذا حديث لا نعرفه الا من حديث محمد بن الفضل وهو ضعيف ذاهب الحديث روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے منبر پر سامنے کرتے ہم اونکی موہنہ اپنے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سی اور وہ ضعیف ہی بہلا دینے والا حدیث کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگون کو یہہ کہ موہنہ خطیب کیطرف کرکے بیٹہین خطبہ سننے کی لیے اور خطیب بہی اونکی طرف موہنہ کرے اور جب خطیب منبر پر بیٹہے تو سلام نکرے لوگون پر ہمارے نزدیک خلاف ہی امام شافعی اور احمد کا مذہب

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك انه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه اكثر من الفي صلوة رواه مسلم روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کہڑے ہوکر پہر بیٹہتے پہر اوٹہ کہڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کہڑے ہوکر پس جو شخص کہ خبر دے تجکو یہہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹہکر پس تحقیق وہ شخص جہوٹا ہی پس قسم ہی اللہ کی نمازین پڑہی ہین مین نے ساتہہ حضرت کی زیادہ دو ہزار نمازون سی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑہی ہین فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اس لیے کہ اداے جمعہ بعد آنیکی مدینہ مین پڑہا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعون کی ہوتی ہین و مقصود جابر کا بیان کرنا اکثر صحبت کا ہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہوا ساتہہ تلوار کی مانند مکے کی اوسمین خطبہ پڑہے ساتہہ تلوار کی اور جس شہر کی لوگ بخوشی مسلمان ہوئی مانند مدینے کے اوسمین خطبہ بغیر تلوار کی پڑہے اور منہاج مین لکہا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلی خطبہ کی آہستہ پڑہے

وعن کعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ وہ داخل ہوئی مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سی تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹہی ہوئی پس کہا ابن عجرہ نی دیکہو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑہتا ہی بیٹہی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اور جسوقت دیکہتی ہین سوداگری یا کہیل دوڑتی ہین طرف اوسکی اور چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی یعنی خطبہ مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی کہ ناگاہ قافلہ شام سی آیا اور ایام قحط کی تہی مدینہ والونپر بڑی تکلیف تہی پس حاجت بقدر وقت ہوئی اور دیکہنی قافلہ کی لیئی ہر کسی نکلگئی مگر بارہ صحابی نہ گئی پس آیت مذکورہ اوتری اسمین یہہ ہی کہ چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کہڑی ہوئی خطبہ پڑہتی تہی اور کہڑی ہوکر خطبہ پڑہنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہماری نزدیک سنت ہی شرطوں صحت ادای جمعہ کی سی ایک تو وقت ہی پس بعد وقت کی صحیح نہین بخلاف اور نمازون کی اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی جماعۃ پس نہین جائز ہی پہلی زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہین جائز ابتدا داخل ہونی وقت عصر کے ہی مگر امام مالک کی نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی ہی یہہ ہی کہ وقت مین ہو پہلی وقت کی نہین جائز اور یہہ کہ ہو روبرو جماعت کی یعنی اگر کہڑین تین آدمی تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی غصہ و سختی کرنی اوسپر کہ ارتکاب کری حرام کا یا مکروہ کا اسلیئی کہ ارتکاب کرنا خلاف اوس چیز کا کہ مداومت کی وسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی ہی خبث باطن کے ٭ وعن عمارة بن رويبة انه راى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزيد على ان يقول بيده هكذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہ اونہون نی دیکہا بشر بیٹی مروان کیکو منبر پر اوٹہاتا تہا دونون ہاتہہ اپنی یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نی برا کری اللہ تعالیٰ ان دونون ہاتونکا تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتی اسپر کہ اشارہ کرین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نی ساتہہ اونگلی شہادت اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے وقت خطبہ کی اشارہ ایک اونگلی سی کرتی تہی واسطی خطاب کرنی کی لوگون کو اور واسطی عبرت لانی کی اونکو اور سننی خطبہ کی اور تامل کرنی کی اوسمین ٭ وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا اصحاب کو بیٹہہ جاؤ پس سنا یہہ ابن مسعود نی پس بیٹہہ گئی اوپر دروازی مسجد کے پس دیکہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ ای عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ حضرت نی دیکہا کسیکو حاضرین مین سے کہ کہڑا ہوا نماز پڑہتی کی لیئی پس حکم کیا اوسکو بیٹہنی کا واسطی حرام ہونی نماز کی منبر پر ہوئی پروقت بیٹہنی امام کی منبر پر سب علما کی نزدیک ٭ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك من الجمعة ركعة فليصل اليها اخرى ومن فاتته الركعتان فليصل اربعا او قال الظهر رواه الدارقطني اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیی

ملا وی ساتہہ اوسکی دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ ملین وسکو دونون رکعت پس چاہیی کہ پڑہی چار رکعت یا فرمایا پڑہی ظہر کو روایت کی یہہ دارقطنی نی
ف کہا نووی نی کہ یہہ حدیث خالی ضعف سی نہیں ہی اور برتقدیر ثبوت اسکی معنی یہہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سے بالکل کچہہ ہاتہہ نہ لگی تو وہ چار رکعت
ظہر کی پڑہ لی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابوہریرہ کی مین کہ آخر فصل اول مین ہی گذر چکا ہی + ح + **باب صلوة الخوف**
باب ہی بیچ بیان نماز خوف کی **ف** یعنی اسمین احکام اوس نماز کی مذکور ہین کہ پڑہی جاوی وقت خوف کی کفار سی اور نماز خوف کی ثابت ہی کتاب
وسنت سی اور اتفاق ہی اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کی بہی ثابت ہی و بعضون نی کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی
کی زمانہ مین تہی اور بعضی اماموں کی نزدیک مثل امام مالک کی مخصوص ہے حالت سفر مین اور ہماری نزدیک جائز ہی سفر مین بہی اور حضر مین بہی اور نماز خوف
کی روایت کی گیی ہی کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان و مکان کی چنانچہ بعضون نی کہا ہی سولہ طرح پر آئی ہی و بعضون نی کہا کم اس سے اور
بعضون نے کہا زیادہ اس سی پہر اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوة الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علما مین بیچ ترجیح کی
ہی کسینی کسی طرحکو ترجیح دیا ہی اور کسینی کسی طرحکو چنانچہ امام ابوحنیفہ نی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہی اور عمل کیا ہی وسپر کہ ثابت ہی صحاح ستہ
مین اور بیہقی نی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چار جگہہ پڑہی ہی ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے
معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تہی اور فقہا نی جو حضر مین جائز کہی ہی قیاس کی ہی اسپر ع + ح + **الفصل الاول** فصل پہلی

عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم بن عبداللہ بن عمر سی باپ اپنی سی یعنی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پس مقابلہ کیا ہمنی دشمن کا پس صف باندہی ہمنی واسطی اونکی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہانی تہی واسطی ہماری پس کہڑی ہوئی ایک جماعت ساتہہ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اون لوگون کی کہ ساتہہ تہی حضرت کی اور کیی دو سجدی پہر پہری جماعت یعنی جنہون نی حضرت کی ساتہہ نماز پڑہی تہی جگہہ دوسری
جماعت کی کہ نہین نماز پڑہی تہی اور آئی وہ لوگ کہ نماز نہین پڑہی تہی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اونکی ایک رکوع اور سجدی کیی دو
سجدی پہر سلام پہیرا پہر کہڑی ہوئی ہر ایک اون مین سی پس رکوع کیا واسطی ذات اپنی کی ایک رکوع اور کیی دو سجدی اور روایت کیے نافع نی مانند اسکی اور زیادہ کیا
پس اگر ہو خوف زیادہ اس سے یعنی اس خوف سی کہ جسمین نماز جماعت سی پڑہ سکین اور بطرح مذکور کے یعنی عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑہو پیادہ کہڑی
قدموں اپنی پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نی نہین گمان کرتا مین ابن عمر
کو کہ ذکر کیا ہو یہہ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** نجد کہتی ہین زمین بلند کو اور مراد

یہاں خبر جنازہ کی نماز میں اور اس حدیث میں دلالت ہی اسپر کہ وہ بہی تعدد جماعتوں کا یعنی کئی بار جماعتیں کرنی میں حضور صاحب کے لوگ حاضر ہوں اور
دلالت ہی کہ فرض نہیں جائز پیچھے نفل پڑہنی والی کی واسطے حنفیہ کے دو بار پڑہاتی دو نو جماعتوں کو اور یہہ حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونی
جماعت کے کہ ایسی حالت میں بہی جماعت نہ چھوڑی اور کہا ابن ہمام نی کہ نماز خوف اوپر طرح مذکور کی جب لازم ہوتی ہی کہ جہگڑیں قوم نماز پڑہنی
میں پیچھے امام کی اور جب کہ جہگڑیں پس افضل یہہ ہی کہ نماز پڑہاوی امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پہر کہڑی ہووے
ہر ایک اون میں سے اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ دوسری جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اور
گئی مقابل دشمن کی پہر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نی علما ہماری سی اور کہا ابن ملک
نی اسیطرح کہا ہی بعضوں نی اور اسپر عمل کیا ہی ابو حنیفہ رح نی لیکن حدیث نہیں دلالت کرتی اسپر بلکہ ہی یہہ اسیطرح لیکن کہا ابن ہمام نے
کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی بعض وجہ پر کہ گئی میں ابو حنیفہ طرف اوسکی اور وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے امام
کی اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اوسکے کی کہ گئی میں طرف اوسکی ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابو حنیفہ سی ذکر
کیا ہی اوسکو امام محمد نی کتاب الآثار میں اور ظاہر یہہ ہی کہ اسمیں عقل کو دخل نہیں پس موقوف اسمیں مانند مرفوع کی ہی پہر مذہب حنفی میں یہہ ہی کہ
جماعت پہلی تمام کری نماز اپنی بغیر قراءۃ کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کری ساتہہ قراءۃ کے مانند مسبوق کی اور یہہ کب ہی کہ جب امام
مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑہی ساتہہ ہر ایک جماعت کی دو رکعتیں اور مغرب سفر میں اور حضر میں پڑہی ساتہہ پہلی
جماعت کی دو رکعتیں اور ساتہہ دوسری کی ایک رکعت اور قدموں اپنی پر اسمیں اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی رکوع
و سجود کری ایسی حالت میں اور مذہب ابو حنیفہ میں فاسد کرتا ہی نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لیے
کہ نہیں مجال عقل کو اسمیں پس یہہ حکم مرفوع میں ہی ۶۔ع **وعن** يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلى مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلوة الخوف ان طائفة صفت معه وطائفة
وجاه العدو فصلى بالتي معه ركعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا
فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الاخرى فصلى بهم الركعة التي بقيت من صلوته ثم ثبت
جالسا واتموا لانفسهم ثم سلم بهم متفق عليه واخرج البخاري بطريق اخر عن القاسم عن صالح بن خوات عن سهل
ابن ابي حثمة عن النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی یزید بن رومان سی اوسنی نقل کی صالح بن خوات سی
اوسنی نقل کی اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کی یہہ کہ تحقیق ایک جماعت نی صف
باندہی ساتہہ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑہی حضرت نی ایک رکعت ساتہہ اوس جماعت کی کہ ساتہہ تہی حضرت ص
کی پہر رہی کہڑی اور پوری پڑہی اوس جماعت نی واسطی اپنی پہر پہری وہ اور صف باندہی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ میں
دشمن کے کہڑی تہی پس پڑہی ساتہہ اونکی ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سی پہر رہی بیٹہی ہوئی یعنی جب التحیات میں بیٹہی اور پوری کی
اونہوں نی واسطی اپنی یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات میں شریک ہو گئی پہر سلام پہیرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اونکی روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور روایت کی بخاری نی ساتہہ اور طریق کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم نی صالح بن خوات سی اوسنی نقل کی سہل بن ابی حثمہ سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **ف** اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اسلیے کہ قاسم بن محمد نی روایت

کی ہی حدیث صلوٰة الخوف کی صالح بن خوات سی اوسنی سہل بن ابی حثمہ سی جنبیکہ اوگی کی روایت مین ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سن پانچ ہجری مین ہوا کہ بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سی اور ادا کی یہہ نماز اور یعنی جنگ کی پہری اور ذات الرقاع اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ مسلمان ننگی پاؤن تہی اور پاؤن مین سوراخ پڑگئی تہی اور ناخون ٹوٹ گئی تہی پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتہڑی لپیٹ لیی تہی اور یہہ ایک او بلو ہی طور ون صلوٰة الخوف کی سی اسمین بہی ہر جماعت نی ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثناء نماز آنحضرتؐ کی نہ یہہ کہ قضا کی دوسکی بعد تمام کرنی نماز آنحضرت کی اور پہلی صورت مین بعد تمام کرنی نماز حضرت کی پڑہتی دوسری اسپر عمل کیا ہی امام شافعی او امام مالک نی ہو ع ح

وعن جابر قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرة ظلیلة ترکناها لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرة فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترطه فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتهدده اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغمد السیف وعلقه قال فنودی بالصلوة فصلی بطائفة رکعتین ثم تاخروا وصلی بالطائفة الاخری رکعتین قال فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان متفق علیه

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ جب پہونچی ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نی تہی ہم جبکہ گذرتی درخت سایہ دار پر چہوڑ دیتی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا استراحت فرماوین جیسا کہ مین پس اسیطرح کیا ہمنی ذات الرقاع مین اور اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کی نیچی استراحت کی لیی کہا جابر نی پس آیا ایک شخص مشرکون مین سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تہی درخت مین پس لے تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرتؐ سوتی تہی یا غافل تہی اوس سے پہر کہینچی میان سی وہ پس کہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ڈرتی ہو تم مجہسی فرمایا حضرتؐ نی نہین یعنی تجہسی مین کیون ڈرون کہ نہ میری رب کی سوای نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون بچاویگا تمکو مجہسی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ بچاویگا مجکو تجہسے کہا جابر نی پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی پس میان مین کی اوسنی تلوار اور لٹکا دیا اوسکو کہا جابر نی پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑہی نماز ساتہہ ایک جماعت کی دو رکعتین پہر پیچہی ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کی اور پڑہی حضرتؐ نی نماز ساتہہ جماعت دوسری کی دو رکعت کہا جابر نی پس ہوئین واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطی لوگون کی دو دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تہی اور صبر کرتی تہی کفار کی ایذا اون پر اور حلم کرتے تہی اونکی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واقدی نی کہ جب اوس مشرک نی یہہ ارادہ کیا تو اوسکی پیٹہہ مین درد ہونی لگا پس چہوٹی تلوار اوسکی ہاتہہ سی اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اوسکی بہت مخلوق نی اور ابو عوانہ نی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہہ کہ نہین لڑونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرتؐ نی نہ سزا دی اوسکو واسطی تالیف قلب کی یا کسی اور سبب سی پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر کی اور کہا مظہر نی یہہ روایت مخالف ہی پہلی روایت کے باوجودیکہ جگہہ ایک ہی اور یہہ سبب اختلاف ناقلونکی تہی پس حمل کی جاوینگی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوس جگہہ مین دو بار ایک بار تو جیسیکہ روایت کی سہل نی اور دوسری بار جیسی روایت کی جابر نی پس حمل کیجاویگی اول نماز صبح پر اور یہہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کیجاویگی تعدد غزوہ پر اور حضرت نی جو چار رکعتین پڑہین اور قوم نی

دو دو واسکی لیئی وہ بہین علماء کی بیان کی ہین اون مین سی صحیح اور صواب یہہ ہی کہ یہہ پہلی اوتری آیۃ قصر کی تہا یا یہہ موضع اقامۃ کی تہا اور یہی مذہب امام اعظم رح کا ہی اور مراد اس قول سی کی واسطی لوگون کی دو دو رکعتین یہہ ہی کہ امام کی ساتہہ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا ٭ ع ٭ **وعنہ** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین سی کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز خوف کی پس کین ہمنی پیچہی حضرت کی دو صفین اور دشمن تہی درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کی پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تکبیر کہی ہمنی اکٹھی یعنی دونون صفوں نے پہر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنی اکٹھے یعنے قراءۃ کی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہمنے اکٹھے پہر جہکی حضرت واسطی سجدی کی ساتہہ اوس صف کی کہ پاس تہی حضرت کی اور کہڑی رہی یعنی قومہ مین صف پچہلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کرچکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کہڑی ہولی یعنے حضرت کی ساتہہ وہ صف کہ پاس تہی حضرت کی جہکی صف اخیر کی واسطی سجدی کی پہر کہڑی ہولی لوگ صف اخیر کی یعنی سجدی سی پہر آگی بڑہی صف اخیر کی یعنی وہ کہڑی ہوگئی جا بجا صف اول کی اور پیچہی ہٹی صف پہلی پہر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی قیام کیا اور پڑہی فاتحہ اور سورۃ پہر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنی اکٹھی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہمنی اکٹھی پہر جہکی واسطی سجدی کی اور جہکی وہ صف کہ نزدیک ہو گئی تہی وہ کہ تہی پیچہی رکعت پہلی مین اور کہڑی رہی صف پچہلی یعنی جو کہ آگی تہی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کی پس جبکہ کرچکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتہہ اوس صف کی کہ نزدیک تہی حضرت کی جہکی صف پچہلی واسطی سجدہ کی پہر سجدہ کیا پہر سلام پہیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور سلام پہیرا ہمنی اکٹھی یعنی بعد پڑہنی التحیات کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ اور طور ہی صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکہتی اوسطرح پڑہتی یہان دشمن سامنی تہا جانب قبلہ کی سب ایک جگہہ مقابل کہڑی رہی احتیاج پہچنی جماعت کے اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہی اور وقت سجدی کی ایک جماعت کہڑی رہی اور دوسری سجدی مین گئی جیسا کہ مذکور ہوا اور یہہ نماز عسفان مین پڑہی حضرت نے ٭ ع ٭ ح ٭

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الظُّہْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَۃٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ساتہہ لوگون کی نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑہائی ایک جماعت کو دو رکعتین پہر سلام پہیرا پہر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑہائی انکو دو رکعتین پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین **ف** بطن نخل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی اور یہہ حدیث بموجب مذہب شافعی کی تو محمول ہے اسپر کہ حضرت نی قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور بعد اوسکی

دو رکعت نفل پڑہیں کر اونکی ہان نفل پڑہنی والیکی پیچھی پڑہنا فرض کا درست ہی اور موجب قواعد مذہب ہماری کی نہایت مشکل ہی اسلیے کہ اگر حمل کیجاوی
سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑہنی والیکا ساتھہ نفل پڑہنی والی کی اور یہہ درست نہیں ہماری ہان پس نہیں حمل کر سکتی اسپر فعل حضرت کا
اور اگر حمل کیجاوی حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہی وسکی سلام پہیرنا ہر دوگانہ پر یا ایسی کچہہ نہیں بنی مگر یہہ کہ کہیں کہ یہہ مخصوصیات آنحضرت کی سی ہی
اور آپ پر قوم نی پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کی اور اختیار کیا ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ امر اسی وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑہی
جاتی تہی واللہ تعالیٰ اعلم ہدع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ
فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ
اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ
فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوتری درمیان ضجنان کی اور عسفان کے پس کہا مشرکون نی یعنی آپسمین کہ واسطی مسلمانون کی
ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اونکی باپون اونکی سی اور بیٹون اونکی سی اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنی کا یعنی قتال کا پہر کرو اونپر
حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم کیا حضرت کو یہہ کہ تقسیم کریں اپنی یارونکو دو جماعتین پس نماز پڑہاوین ایک جماعت
کو اور کہڑی رہی جماعت دوسری پیچہی اونکی اور چاہئی کہ لیوین یعنی ساتھ لی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنی پس واسطی اونکی یعنی ہر جماعت کی
ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مین مکہ
اور مدینہ کی اور عسفان نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی **باب صلوۃ العیدین** باب ہی بیچ بیان نماز دونون عیدونکی +
ف یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید مشتق ہی عود سی یعنی پہرنیکی اسکا نام عید اسلیے ہوا کہ آتی ہی ہر برس میں اور بعضون نی کہا عید اسلیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ
عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتہہ مغفرۃ اور رحمۃ کی چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید
لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک
الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہیں عید اوسکی لیے کہ پہنی نئی کپڑی عید اوسکی لیے ہی کہ امن مین ہو وعید سی یعنی بری
کامون سی باز رہی تا لائق رحمت و مغفرۃ اللہ تعالیٰ کی ہو اور امن مین ہو عذاب وسکی سی و نہیں عید اوسکی لیے کہ خوشبو کری ساتہہ عود کی عید ہی اوسی
توبہ کرنیوالی کی لیے کہ پہر گناہ نکری نہیں عید اوسکی لیے کہ زینت کری ساتہہ زینت دنیا کی عید اوسکی لیے ہی کہ توشہ راہ آخرۃ کا تقوی کو کری نہیں عید اوسکی لیے کہ
سواری سواریون پر عید اوسکیلیے ہے کہ چہوڑی گناہ نہیں عید اوسکی لیے کہ بچہاوی فرش عید اوسکی لیے ہی کہ گذر جاوی پل صراط سی اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علماء
کی سنت موکدہ ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک واجب ہے ہدع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ
مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ
يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کی پس اول چیز کہ شروع کرتی ساتہہ اوسکی نماز تہی یعنی ابتدا کرتی نماز سی پہر بعد خطبہ کے پہرتے نماز سی کہڑی ہوتے

ساتھ سنی لڑکوں کی اور لوگ بیٹھے ہوئے صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتے اونکو اور وصیت کرتے اونکو اور حکم فرماتے اونکو اور اگر چاہتے یہہ کہ بھیجیں لشکر یعنی جہاد کی لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماویں ساتھہ ایک چیز کی یعنی لوگوں کی امور میں سے اور اونکی مصلحتوں میں سے حکم فرماتے ساتھہ اوسکی پھر پھرتے یعنی طرف گھر اپنی کے نقل کی اوسکو بخاری نے اور مسلم نے **ف** عیدگاہ مدینہ کی باہر شہر کی ہے کہتے ہیں کہ مسافت حجرہ شریف سے وہاں تک ہزار قدم کی ہے نہایت دو خلیفہ متبرک ہی اور اب گرد اوسکی چہار دیواری بنادی ہی شرح السنۃ میں لکھا ہی کہ نکلنا امام نماز کی لیے یعنی عیدگاہ میں مگر بسبب عذر کی نماز پڑھی مسجد شہر کی میں اور لکھا ابن ہمام نے سنت ہی یہہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کی اور خلیفہ کر جاوی کسیکو کہ نماز پڑھا دی ضعیفوں کو شہر میں اور کہا ابن حجر نے کہ کلام ہی مسجد مکہ اور بیت المقدس کی ہی اسلیے کہ ان دونوں جگہوں میں سب نماز پڑھتے افضل ہیں واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کی اور بسبب بزرگی ان مسجدوں کی اور کشادہ ہونی یعنی زمین کی اسلیے کہ حضرت کی زمانہ شریف میں منبر تھا عیدگاہ میں بعد ازاں جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور تک پہونچے کی اور نصیحت کرتے اونکو یعنی زہد اختیار کرنے کی دنیا میں اور رغبت کرنے کی آخرت میں اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اسدن بہت خوشی کر کر غافل نہو ویں طاعت سے اور نہ پڑیں گناہ میں جیسے کہ حال اسوقت کی لوگوں کا ہی اور وصیت کرتے اونکو یعنی ساتھہ تقوی کی اور ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بچے شرک سے اور اوسط یہہ ہی کہ فرمانبرداری کرے حکموں کی اور بچے ممنوع باتوں سے اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ حضور ہو ساتھہ اللہ کی اور بری غرض ہو ماسوی اللہ سے اور حکم کرتے یعنی احکام فطرہ کی بیان کرتے عید الفطر میں اور احکام قربانی کی بیان کرتے عید قربان میں اور یہہ کلام کرنا حضرت کا واسطے فہمیدہ نہ تھا کہ جو منع ہی بلکہ یہہ واجبات اسلام سے تھا ع ح **وعن** جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں عیدوں کی نہ ایکبار نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان وتکبیر کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** شرح السنۃ میں لکھا ہی کہ اسی پر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نماز میں اور نہ اور نوافل میں اور زمانہ میں آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ع ح **وعن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑھتے دونوں عیدوں کی پہلی خطبہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے تھا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہی پہلی پڑھنا خطبہ کا جائز نہیں اور اگر خطبہ پہلی پڑھا ہی کسی نے تو نماز جائز ہی سب علماء کی نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلی پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس بہت برا جانا صحابہ نے ع ح **وسئل** ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد فقال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب لم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين الى آذانهن وحلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته متفق عليه اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تھی تم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید میں کہا ہاں نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہیں ذکر کیا ابن عباس نے یعنی نہ بیان کرنی کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئی حضرت عورتوں کی پاس یعنی بعد خطبہ کی اور ساتھہ حضرت کی بلال تھی پس نصیحت کی اونکو اور یاد دلائی احکام دین کی اور ثواب عذاب آخرت کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ صدقہ کی یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یوں ہیں للہ دینی کی لیے فرمایا پس دیکھا میں نے عورتوں کو کہ دراز کیں ہاتھہ طرف اپنی کانوں کی اور اپنی گلوں کی یعنی تاکہ زیور اوتاریں دیویں یعنی زیور کانوں کا اور گلوں کا بلال

کہ اونکی کپڑی مین ڈالتی جاتی تہین تاکہ دیوین فقیرونکو پہر چلی حضرتؐ اور بلال طرف گہر حضرت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عورتین بہی حضرتؐ کی حکم سی عیدگاہ مین حاضر ہوتی تہین اونکو حضرت نی علیحدہ پند و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونیکی اچہی طرح سنتی نہین تہین **وعن** ابن عباسٍ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلہما ولا بعدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین دن فطر کی دو رکعتین نہ پڑہی نماز پہلی اونکی اور نہ پیچہی اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ یہہ نفی محمول ہی عیدگاہ پر دلیل حدیث ابی سعید خدری کی کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتی پہلی عید کی پہر جب پہرتی طرف مکان اپنی کی پڑہتی دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نفل پڑہنی پہلی نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گہر مین بہی پڑہنی مکروہ ہی اور عیدگاہ مین بہی اور بعد نماز کی عیدگاہ مین پڑہنی مکروہ ہین اور گہر مین جائز ہین انتہی مع شرح **وعن** ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم وتعتزل الحیض عن مصلاہن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا متفق علیہ اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا حکم کی گئین ہم یہہ کہ نکالین ہم حائض عورتونکو یعنی بالغون کو یا حیض والیونکو دن دونون عیدون کی اور پردہ والیونکو تاکہ سب عورتین حاضر ہوں جماعت مسلمین کے مین اور دعا اونکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی سی کہا ایک عورت نی یا رسول اللہ کسیکی پاس ہم مین سی نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اوڑہادے اوسکو ساتہہ والی اوسکی چادر اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا خطابی نی کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونیکا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑہین وہ جنکو عذر نہین اور پہونچے برکت دعا کی عذر والیونکو اور سمیہ رغبت دلائی لوگونکو بیچ حاضر ہونی کی نمازون مین اور مجلسوں ذکر کی مین اور نزدیک ہونی صلحا کی تاکہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور حاضر ہونا عورتونکا عیدگاہ مین نہین مستحب ہماری زمانہ مین بسبب ظاہر ہونی فساد کی اور توجیہ کی ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ ابتدا اسلام مین اوس زمانی مین کہ مسلمان کم تہی چاہا حضرتؐ نی کہ بہت معلوم ہوں مسلمان بسبب اونکی تاکہ دشمن ڈرین انتہی اب حاجت عورتونکی نکلنی کی نرہی اسلئی کہ مسلمان بہت ہین اور اوڑہادوی چادر اپنی یعنی جو عورت کہ چادر رکہتی ہو وہ عاریت دیوی ایک چادر دوسری عورتکو کہ اوسکی پاس چادر نہو یا مراد یہہ ہی کہ کہ اپنی چادر کا اوسکو اوڑہادوی اور دو عورتین ایک جگہہ بیٹہین مع شرح **وعن** عائشۃ قالت ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا ابا بکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وہذا عیدنا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی دو چہوکریان تہین یعنی انصار کی لڑکیون مین سی بیچ دنون منا کی یعنی جن دنون مین حاجی منا مین رہتی ہین کہ وہ روز عید اضحی کا اور ایام تشریق کی ہین بجاتی تہین دف اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلی پہلی الفاظ کی یا زیادہ اون کہ گاتی تہین وہ اشعار کہ کہی تہی انصار نی دن بعاث کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانکی ہوئی تہی کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابو بکر نی پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ اپنا اور فرمایا چہوڑ دو انکو ای ابو بکر اسلئی کہ تحقیق یہہ دن عید کی ہین یعنی خوشی کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو بکر تحقیق واسطے

ہر قوم کی عید ہی اور یہہ عید ہی ہماری روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لفظ تغنیان کو بتاکید تدفعان کی ہی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ
اچہلتی کودتی نہین اور بجاتی تہین دف اسکی بجانی مین دو قول ہین بعضی مباح کہتی ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضی حرام کہتی ہین مطلق اور صحیح یہہ ہی کہ نکاح
مین اور ولیمہ مین اور بیچ شادیون کی کہ اونکی حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور یہہ فرق کیا ہی علمانی اور دف مین کہ جہانجہ دار ہو اور اوسمین کہ
جہانجہ دار نہو یعنی جو جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانجہ دار کو مباح لیکن بغیر جہانجہ بجانا بہی اختلاف کیا ہی اور گاتی تہین یعنی گاتی تہین اشعار لڑائی
اور شجاعت انصار کی کہ اونہون نی کہی تہی جنگ بعاث کی لڑائی پر پڑہتی تہی جیسیکہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کی کہتی ہین اپنی شجاعت اور فخر کی کہتی
مین اور بعاث نام ایک جگہہ کا ہی دو کوس مدینہ سی یہہ دو لڑکیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ اونمین تمام وصف لڑائی کی اور شجاعت کی تہی کہ اوسکی ذکر کرنی سی
مرد بہی مردمی کی اور رغبت لاتی تہی مومنون کو جہاد اور کفار پر ذکر حسن اور بری باتونکا اونمین نہ تہا جو حرام ہی ذکر کرنا اونکا کیا مقدور تہا کہ روبرو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی لیت گاتین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کی آیا ہی لیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہین اور گانا سب
اونکا نہ تہا کہ یہہ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف ہون اور سمین اور شوق لاوین فاحشا و خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ گاتی
تہین جیسیکہ لڑکیان گہر مین کچہہ گایا کرتی ہین اور ڈانٹا اونکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر نی آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر کی
اور مزمار کہتی ہین باجی کو کہ بجاتی ہین اوسکو گانیوالی مانند نی اور دف و رباب کی مانند اونکی اور مزمار شیطان اسکو اسلیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی لگو لہو و لعب
مین اور باز رکہتا ہی یاد خدا سی اور واسطی ہر قوم کی ہی یعنی کل امتونکی اور قومون باطلہ کی عید ہی جیسی نو روز کی واسطی مجوس غیرہم کی اور کہا ہی علما ہماری
نی کہ مشابہت کرنی ساتہہ اونکی اوس دن مین کفر ہی اور مشابہت یہہ ہی کہ اس دن مین بناوٹ کری اور بازار کی لڑائی اور مینڈہی لگائی اور لہو اور غنا کری
بطور تعظیم اوس دن کی اور جاننا چاہیے کہ ساتہہ اس حدیث کی کہ سند پکڑی ہی اہل سماع نی ساتہہ مباح ہونی راگ کی اور سننی اوسکی ساتہہ ساز کی اور جو
کچہہ کہ اس حدیث سی ساتہہ نظر انصاف کی بی آمیزش تعصب کے سمجہا جاتا ہی یہہ ہی کہ ابوبکر صدیق رض نی انکار کیا گانی اور دف بجانی کا اور منع کیا اور ڈانٹا
اور جس واسطی کہ مقرر تہا اونکی نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہون نی کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس واسطی ہی
کہ نہ جانا حضرت نی اوسکو بسبب نیند کی یا غفلت کی اور ڈانٹا ابوبکر نی کہ روبرو کہا حضرت نی اوس دن تہوڑا سا گانا حاصل یہہ کہ ابوبکر رض کو اس فرق اور تفصیل
کا علم نہ تہا اسلیے منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونی تہوڑی سی گانی کی بیچ روز عید کی اور سوا اوسکی اون جگہون مین کہ مباح ہے اونمین
خوشی کرنی اور اسمین شک نہین کہ یہہ بیچ جگہہ مخصوص کے اور بر وجہ مخصوص کی ہی اسی اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف نی کہ اسمین دلیل
ہے اوپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اسپر یا کثرت اسپر مکروہ ہی کہونیوالی ہی عدالت کو اور مٹانی
والی ہی مروة کو اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اسمین جہانجہ اور بعض وقت بنا اور پڑہنا
ایسی شعرونکا کہ اونمین کسیکی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہی واسطی
قول علیہ السلام کی کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہہ اوسکی قبیل کفر سی ہی اور داخل ہے ملاہی مین بجانا ڈہول
کا اور مارنا لکڑیکا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانیکی اور اگر سنی ناگہان پس نہین گناہ اوسپر اور واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب کوشش کری یہانتک
کہ نہ سنی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ لین انگلیان کانون مین یعنی وقت سننی کی اور پڑہنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق
اور شراب و لڑکی کا ہو مکروہ ہی الخ الخ **ف** حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اونہون نی ترجمہ بخاری کی مین بیچ شرح
اسی حدیث کی یہہ مسئلہ خوب مفصل لکہا ہے تہوڑا سا مضمون اوسکا یہان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہو وہ یہہ ہی کہ اس حدیث

سی ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوای عید اور مانند اوسکیکی یعنی نکاح وغیرہ مین اسلیے کہ ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کی ہین وہ خوب جانتی تہی احکام دین کے اونہون نی گانیکو مزمار شیطان کہا اور حضرت نی اونکو منع فرمایا کہ اسطرح نکہہ یہہ مزمار شیطان و حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کرکہ آج عید ہی یعنی حکم منع سی اسقدر لہو اور سرور آجکا مستثنی اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی ساتہہ آواز خوش کی گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتہہ سننی اوسکیکی مقید نہوی اور ابوبکر کو رغبت دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتہہ جائز ہونی اسکی اشارہ فرمائی پس متمسک نہین ہی اسمین اوپر اباحت سماع اور غنا کی مطلق جیسیکہ بعضی تکلف کہتی ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلی اور پچہلی کی صحابہ اور تابعین وغیرہم سی اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اوسکی تہی حتی کہ کہا ہی اونہون نی کہ مراد بیچ آیۃ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی غنا ہی اور تہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی تہی اسپر اور اسیطرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کی کہ مراد آواز شیطان سی غنا ہی نزدیک ابن عباس اور مجاہد کی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ منع کرتی تہی گانیسی اور سننی اوسکی سی اور حضرت امیر المومنین علی رضی سی منقول ہی کہ جو کوئی مرجاوی اور اوسکی لیی گانے ہو پس مت نماز پڑہو اوسپر اور ابی امامہ سی آیا ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت بیچو گانیوالیون کو اور مت خریدکرو اونکو اور نہ تعلیم دو اونکو اور بیچ مثل اسکیکی نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اوسی سبب سے بعضون نی کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونی غنا کی دلالت کرتی ہین پہلی حرام ہونی اوسکی سی تہین بعد ازان منسوخ کی گئین ساتہہ اس آیۃ کی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ کہا غنا اوگاتا ہی نفاق کو جیسیکہ اوگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سی یہہ لفظ آیا ہی جیسیکہ اوگاتا ہی پانی کہیتی کو اور انس سی یہہ لفظ آئی ہین کہ غنا اور لہو اوگاتی ہین نفاق کو دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور ابو ہریرہ سی آیا ہی کہ محبت غنا کی اوگاتی ہی نفاق دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہا فضیل ابن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہائی کہ اہل فتوی اور امانت اور پیشوا دین کی ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اسکیکی بہت تشدید و تغلیظ کی ہی اور قول صحیح تر اور مشہور تر چار دن اماموںسی یہہ ہی کہ یہہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا ہی آیا ہی اور نقل کیا ہی قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور فقہا سی اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سی اور بغوی نے معالم مین کہا ہی غنا حرام ہی سب دینون مین اور قرطبی نی کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونی اسکی کی اسلیے کہ یہہ قبیلہ لہو و لعب سی ہی کہ مذموم ہی وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سی پس جائز ہی تہوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند انکی مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اوسکیکی گئی ہین اور جاننا چاہیی کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتی ہین اوسکو معنی کہ تشا سا مین ساتہہ صنعت غنا کی اور اختیار کرتی ہین شعر نرم کرنیوالی دل کی اور گاتی ہین ساتہہ سرون نرم کرنیوالی دل کی کہ شورش پیدا کرتی ہین نفسون مین اور خوش کرتی ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال اوسکیکی واسطی خوش کرنی دلون کی اور اوٹہانی بوجہون کی اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کی اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کی اور بیچ راہون جہاد کی اور بیچ وصف جہاد کی مانند حدا اور نصب اور رکبانی کی اور مانند گالی عورتون کی واسطی تسکین لڑکون کے اور مانند انکیکی مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش و محرمات سے بلکہ مستحب ہے کہ موجب نشاط کا ہی اوپر اعمال کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی ان علمائی کہ قائل ہین اباحت غنا کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علما محدثین اور علما دین سے کہ صاحب زہد اور تقوی کی ہین اور کہا ہی کہ ائمہ اور بعضی اکابر سی جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئی ہین محمول ہین اوس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کی یہہ بات کہی اسلیی کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوی درمیان قول و فعل کی کہ ائمہ اربعہ سی بہی سننا غنا کا اور خوش رکہنا اوسکا منقول ہی اور قول

اور بعض مشایخ طریقت اگلی اور پچھلون کی ہی مختلف ہین بسبب اسکی سماع کی اکثر شیوخ متقدمین سی جماعت کی کہ اوستاد طریقت کی اور رہنمای حق کی ہین طریقہ اجتناب کا ہی اور پچھلا متاخرین کی روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتدای وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کی ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتی تہی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانیکی اونکی کانمین پہنچی پہرگئی اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجہسی ہوئی جو مین آئی گاہ اوسکے سزا مین ساتہہ اس بلاکی مبتلا ہوا مین ہرچند اپنی نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نپائی جب گہر مین آئی تو تحقیق اس امر کی بعد تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویردار خرید تہا فرمایا یہی امر تہا کہ بسبب شومی اوسکی گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم رضہ کیسی ہی کرامت اسکی معلوم ہوتی ہی اور پوچہی گئی شبلی غنا سی کہا کہ ایا حق ہی وہ کہا لوگون نی سنا کیا نہین بعد حق کی مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی یہ کراہت اوسکی یہہ کہ ہی اوسمین شورش طبع اور اوٹہنا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کی اور عزت نفس کی اور خوشی اوسکی عقل کی اور دناءۃ اور مشغول ہونا ساتہہ ذکر خدا کے خوشتر اور سالم تر ہی اوس سے کیونکہ ایمان لایا ہی ساتہہ خدا کی اور دن آخرۃ کی اور شیخ ابو الحسن شاذلی سی کہ امام اور حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہین آیا ہی کہ فرمایا جو کہ سماع کرتی ہین اور کہانا ظالمون کا کہاتی ہین اونمین شعبہ یہود کا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی سماعون للکذب اکالون للسحت اور امام غزالی نی لکہا ہی کہ سماع کئی قسم پر ہی ایک حرام محض وہ جوانون کی لیی ہی کہ غالب ہوتی ہی اونپر شہوۃ دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اونکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلون اونکی پر صفات بدسی اور دوسری مکروہ وہ اوس شخص کی لیی ہی کہ کرلی اوسکو عادۃ اکثر اوقات مین بطریق لہو کی اور تیسری مباح وہ اوسکی لیی ہی کہ نہ حظ ہو واسطی اوسکی مگر لذت اوٹہانا ساتہہ آواز خوش کی اور جو تہی مندوب وہ اوسکی لیی ہی کہ غالب ہوا اوسپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت دی اوسکو سماع سوای صفات نیک کے اور بزرگوار مشایخ چشتیہ کی سماع سنتی تہی لیکن باحتیاط اور شرایط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون مین سنتی تہی کہ وجود اغیار اور نامحرمون سی خالی ہوتا تہا اور حضرت شیخ المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہ ہی سنتی تہی لیکن انکی مجلس مین مزامیر اور آلات نہی اور یارون کو اوس سی منع فرماتی حاصل کلام یہہ کہ متقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قائل ساتہہ سماع کی ہین یہہ ہی کہ سماع اہل کی لیی مباح ہی اور بیان کیی ہین شرایط اور آداب اوسکی اور معین کیی ہین اہل اوسکی اور حقیقت حال یہی جو کچہہ نقل اقوال سی سمجہا جاتی ہی یہہ ہی کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتہہ غیر مشروع کی ہی کہ غنا کی ساتہہ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتہہ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اوسکی آواز خوش ہی ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ مین بہی مفاسد مین مصالح ہی بہن اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہی حتی کہ بعضونکو شہود اسمین خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اوسپر دور ہی طریقہ اتباع اکابر سلف سی اور شاید کہ بسبب عادت کرنی اوسکی لذت اوسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتہہ فریب دینی نفس و شیطان کی طاعت شرعی اونکی نظر مین سبک ہو اور قصور و فتور راہ پاوی نعوذ باللہ پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کی یعنی ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سی ہو اور حضور نا اہل ہو یا بنیۃ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کی ہو کر سماع سنتی ہین اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فریب کہا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سی محروم رہتی ہین وہ ہی گرفتار مکر نفس اور شیطان کی ہین کہ اونکو فریب دیکر صراط مستقیم سی پہیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقہ دین سی دور تر پڑتی ہین اور رفتہ رفتہ نماز سی سوای نشست و برخاست کی کچہہ نصیب اونکو نہین ہوتا اور وہ ہی ساتہہ ریا اور تکلف کی اور خوف برا کہنی خلایق سے کرتے ہین کاشکی یہہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز روزہ خشک کر کر دین تو سلامت رکہتی تو یہ تشبیہ جگہہ پیروی پیر کا ہی کہ جو کچہہ اونہون نی کیا ہی بی سند نہو گا ہم ہی اتباع اونکا کرتی ہین یہہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نی جو کیا ہی بغلبہ حال اور بیخودی کی کیا ہی اور کبہی کبہی کیا ہی واسطے

مصلحت وقت کی اور ساتھہ اچھی نیتونکی اور جلوتومین ساہی ور طریقہ نہین ٹھیرایا اور تعصب نکرتی تہی اور اجتماع خاص ساتھہ کیفیت مخصوص کی نکرتی
وہ ذوق و حال کہان وہ مصلحت اور نیت کہان نری اسباب کی تقلید کرتی ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامی چند ٭ حاشا انکو پیرون کے
ساتھہ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی رٹ جانکر کرتی ہین بغیر الہیت کی اونکی حق مین صادق ہی یہہ آیت انہم
الفوا اباءہم ضالین فہم علی اثارہم یہرعون حاصل یہہ کہ جو کچھہ کہ شائع ہوا ہی اس زمانی اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ ستانی
دکہانی کی اور حب جاہ اور شہرہ کی کرتی ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانیوالی مانند گویونکی ساتھہ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد تسہیر
اہل سمع اور توجہہ لوگونکی اور بعضی ساتھہ غرض حاصل کرنی نقدی کی یا طعام کی آتی ہین حاشا کہ ہو طریقہ پہلی زمانی مین اور کسی بزرگ سی نہین جاری
ہوا ان کور دلون نی اون بزرگون کو اپنی مانند سمجہا ہی کہ نقل اونکی بطور نقالونکی کرتی ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتی ہین معاذ اللہ یہہ
کیا معیشت ہی کاش نام فقر کا اپنی پر رکہتی اور لباس فقیری پہنتی شرعا اور دیانۃ تعدیر اونکی واجب ہی تعظیم اسلیے کہ تعظیم کرنی مین
گویا مدد اور رغبت دلانی ہی اونکو اس عمل پر کہ ہوتی ہین اپنی دلون مین اور قوی ہوتی ہین اسپر اور عجب تر یہہ ہی کہ ان باتونکو مشائخ کے
حسون مین قربت جانتی ہین عیاذا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء الحمد للہ تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا **وعن**
انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلہن وترا
رواہ البخاری ع اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عیدگاہ کو دن عید الفطر کی یہانتک کہ کہاتی کتنی
کہجورین اور کہاتی کہجورین طاق روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جلدی فطار عید کو اسلیے کرتی تا مخالف ہو پہلی دنون کی جیسی رمضان
مین نہ افطار کرنا واجب ہی ویسی اسدن مین افطار کرنا واجب ہی اور کہجورین طاق کہاتی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سی زیادہ اور رعایت
طاق کی ہر امر مین خوب ہی ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو اور کہجور ونپر افطار اسلیے کرتی کہ وہی اسوقت موجود
ہوتی تہین اور بعضون نی کہا کہ حکمت کہجورون کی کہانی مین یہہ تہی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصا وقت
خلو معدہ کی پس بسبب روزونکی کہ ضعف ہو جاتا تہا انسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضائی ایمان کی ہی لکہا ہی علمانی کہ جو کوئی خواب
مین کہی شیرینی کہاتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ حلاوت ایمان وسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دلکو پس اسلیے فطار شیرینی سی افضل ہی
ح ٭ ع **وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری**
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی تشریف لیجاتی اور راہ سی اور آتی اور راہ سی اور حکمت اس فعل مین یہہ تہی کہ تا گواہی عبادت کے دین دونون راہین اور رہنی والی اون کی
جن انس اور اور کتنی ہی وجہین لکہی ہین جو جاہی او شرحونمین دیکہہ لی اور حق یہہ ہی کہ یہہ سب احتمالات مین ہر ایک نی موجب سمجہہ اپنی کی
کہا ہی سر اسکی اللہ جانی یا رسول اوسکا ٭ ح ٭ **وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال**
ان اول ما نبدء بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا
ومن ذبح قبل ان نصلی فانما ھو شاۃ لحم عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء متفق علیہ
اور روایت ہی برا سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول وہ چیز کہ شروع کرین ہم جسسی اسدن
اپنی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نی کیا یہہ یعنی تقدیم نماز او خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہنچا سنت ہماری کو

اوس شخص نے کہ ذبح کیا پہلی نماز عید سے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اوسکو واسطے اہل اپنے کی نہیں ہے قربانی سے کچھ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہہ ہے کہ اول نماز پڑھے پہر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث میں وقت قربانی کا مذکور ہے اس پر اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہیں جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونی فجر سے دن عید قربان کی پہر نزدیک شافعیہ کی وقت اوسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزہ کی اور گذر جاتا ہے بعد اوسکی وقت بقدر دو رکعتوں اور دو خطبوں ہلکی کی پہر اگر ذبح کرے بعد اوسکی جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑہی امام یا نہ پڑہی پس اگر ذبح کرے پہلے اسکی نہیں جائز برابر ہے کہ شہر میں ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اونکی وقت قربانی کا تا غروب ہونی آفتاب تیرہوین تاریخ کی اور قربانی اونکی نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کی قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہے بیچ حق شہر والون کی اور بیچ حق گانوؤں والون کی بعد طلوع ہونی فجر کی اور رہتا ہے وقت اوسکا بارہوین تاریخ کی آخر تک ۱۲ ع ﴿ **وعن** جندب بن عبد الله البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليذبح مكانها اخرى ومن لم يذبح حتى صلينا فليذبح على اسم الله متفق عليه

اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلی نماز عید کی اسے چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اوسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نکی یہان تک کہ نماز پڑہی ہمنے اسے چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کی یعنی یہہ درست ہے قربانی اوسکی اور ثواب اوسکا ملتا ہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ﴿ **وعن** البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فانما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمين متفق عليه

اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلی نماز کی پس سوا اسکی نہیں کہ ذبح کرتا ہے واسطی نفس اپنی کی یعنی اپنی کہانیکی لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچہے نماز کی پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اوسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی اونکی طریقہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونی حدیثون صحیحہ کی کیون مخالفت کی جمہور کے کہ کہا برابر ہے کہ امام پڑہی نماز یا نہ پڑہی جیسا کہ اوپر مذہب اونکا مذکور ہوا ۱۲ ع ﴿ **وعن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذبح وينحر بالمصلى رواه البخاري ﴾ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں روایت کی یہہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائیں و بہینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکی سوا قربانی درست نہیں اور سوای اونٹ کی اور جانورونکی حلال کرنیکو ذبح کہتے ہیں اور اونٹ کی حلال کرنیکو نحر کہتے ہیں اور طور نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کہڑا کرتے ہیں اور نیزہ اوسکی سینہ میں مارتے ہیں اوس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے ۱۲ ح و مولانا ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الاضحى ويوم الفطر رواه ابو داود ﴾ روایت ہے انس سے کہ تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والونکو دو دن تہے کہ کہیلتے تہے اون میں اور خوشیان کرتے تہے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہین یہہ دو دن عرض کیا صحابہ نے تہے ہم کہیلتے ان دونون میں جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ بدلا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے بدلے ان دونون کے بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** وہ دو دن تہے کہ کہیلتے تہے اونمین ایک دن تہا نو روز کا ہے کہ اوسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل میں اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوسدن

تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہی پس ان دونون مین ہوا معتدل ہوتی ہی اور رات دن برابر ہوتی مین حکمائی ان دونون کو اختیار کیا تہا خوشی کی لیے پس یہی رسم لوگون مین چلی آتی تہی حتی کہ جب مسلمان ہوئی ابتدا مین بحسب عادۃ کی اوسیطرح خوشی کرتی تہی حضرت نی اوسکی حقیقت پوچہی صحابہؓ نی عرض کیا کہ قدیم سی یہہ رسم چلی آتی ہی اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی تمہین عوض اونکی دو دن عیدونکی عطا فرمائی ہین ومنین خوشی کرنی چاہیی گویا اشارہ ہی اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیی کہ عبادت کی وقت کری پس اس حدیث مین نہی ہی لہو لعب سی اور نیز اور اشارہ خفی اسپر ہی کہ کچہہ لہو اور خوشی کہ جس مین فحش و منکر نا طریقہ دین سی نہو اگر عیدین مین کری تو جائز ہی اور اسمین نہی ہی تعظیم عید دن مشرکین کیلیی اور اونکی رسمونکی برتنی سی اور خوشی کرنی سی اون مین اور نہی ہی حاضر ہونی سی اونکی عیدون مین حتی کہ بعضی علمائی حکم کفر کا کیا ہی کہا ابو حفص کبیر حنفی نی کہ جو کوئی تحفہ بہیجی نوروز کو انڈا طرف مشرک کی واسطی تعظیم اسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہی اور نابود ہوتی ہین اعمال اوسکی اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور حنفی نی کہ جو کوئی خریدی اسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہی غیر اسکی مین یعنی جیسی یہان کہیلین وغیرہ دوالی مین لیتی ہین یا تحفہ بہیجی اسدن مین کسیکو پس اگر ارادہ کری ساتہہ اسکی تعظیم اوسدنکا جیسیکہ تعظیم کرتی ہین اوسکی کافر پس کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کری ساتہہ خریدنی کی تنعم کا اور ساتہہ ہدیہ بہیجنی کی محبت کا بحسب عادۃ کی تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہی کہ مشابہت کافرون کی ساتہہ ہوتی ہی پس احتراز کری اس سی بہی اور دن عاشورا کی اگر اظہار خوشی کا کری تو مشابہت ہوتی ہی ساتہہ خوارج کی اور اگر اوسدن ظاہر کری علامتین غم کے تو مشابہت ہوتی ہی روافض کی ساتہہ ان دونون باتون سی بچی اور شریک ہوتی ہین روافض مجوسیون کی بسبب تعظیم کرنی نوروزکی اور سبب یہہ بیان کرتی ہین کہ اسدن مین قتل کیی گئی ہین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور ٹہیری خلافت حضرت علیؓ کو ÷ ح ÷ ع ÷ **ف۲** اور فتاوی ذخیرہ مین ہی کہ جو کوئی نکلی ہولی یا دوالی کی دیکہنی کی لیی وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اسمین اعلان کفر کا ہوتا ہی پس گویا کہ اسنی مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کی اور موافقت کرنی ساتہہ اونکی جیسیکہ بعضی مسلمان کرتی ہین موجب کفر کی ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ متفق ہین مشایخ ہماری اسپر کہ جسنی اعتقاد کیا امر کفار کو اچہا پس وہ کافر ہی انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچہا جانی کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہی کہ یہہ کلام معنوی ہی یا کہی کہ یہہ کلام ہی کہ معنی اسکی صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہی تو اچہا جاننی والا ہی اوسکا کافر ہوتا ہی کذا فی الظہیریۃ اور بزاز الفتاوی مین ہی کہ جو کوئی رسوم ہندوون کو اچہا جانی کافر ہوتا ہی اور عمدۃ الاسلام مین ہی کہ جو کوئی رسمین کافرون کی کری جیسیکہ نئی کہر مین ہیلن اور گہوڑی سرخ و زرد رنگی یا مندہین وار باندہی یا گرہ سبز باندہی کافر ہوتا ہی ✽ **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتَّى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ✽ اور روایت ہی بریدہؓ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتی تہی دن فطر کی یعنی نماز کیلیی یہانتک کہ کہاتی کچہہ اور نہ کہاتی دن عید قربانکی یہانتک کہ نماز پڑہتی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ✽

ف سبب اسکا کہ تشریف لیجانیکا روز عید کی اوپر مذکور ہو چکا ہی اور عید قربانکو بعد نماز کی کہاتی واسطی رفاقت فقرا کی اسلیی کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتی جب کہاتی پس حضرت بہی اونکی پیچہی تناول فرماتی ✽ **وعن** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سی اونہون نقل کی اپنی باپ سی اونہون نقل کی کثیر کی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکبیر کہی بیچ نماز دونون عیدونکی پہلی رکعت مین سات تکبیرین پہلی قراءۃ کی اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین پہلی قراءۃ کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ✽ **ف** یعنی سات تکبیرین پہلی رکعت مین سوائی تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہیں پہلی قراءۃ کی اور پانچ دوسری رکعت مین سوائی تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کی پہلی قراءۃ کی اور عمل کیا ہی اسپر شافعی نی اور یہہ مسئلہ آگی مفصل لکہا جاوی گا انشاء اللہ تعالی ✽

وعن جعفر بن محمد مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کبروا فی العیدین والاستسقاء سبعا وخمسا وصلوا قبل الخطبۃ وجہروا بالقراءۃ رواہ الشافعی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضہ تکبیر کہتی دونون عیدون مین اور نماز استسقا مین سات اور پانچ اور نماز پڑہتی پہلی خطبہ سی یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑہتی قراءۃ روایت کی یہہ شافعی نی **ف** جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹی امام محمد باقر کی بیٹی علی یعنی امام زین العابدین بیٹی امام حسین بن علی رضہ کی اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ تکبیرین کہتی اسی پر عمل ہی شافعی کا

وعن سعید بن العاص قال سالت ابا موسی وحذیفۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق رواہ ابوداود اور روایت ہی سعید بن العاص سی کہ کہا پوچہا مینی ابوموسی اور حذیفہ سی کہ کس طرح تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان اور عید الفطر مین سو کہا ابوموسی نی تہی تکبیر کہتی چار مانند تکبیر کہنی اونکی جنازی پر پس کہا حذیفہ نی سچ کہا ابوموسی نی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جیسی چار تکبیرین جنازی کی نماز مین کہتی اسی طرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید مین کہتی اور پہلی رکعت مین کہتی چار تکبیرین پہلی قراءۃ سی تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین بہی قراءۃ سی چار تکبیرین کہتی تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اسلیئی اختلاف ہوا اماموں مین تینوں اماموں کی نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین لیکن نزدیک مالک اور احمد کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کی ہین اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کی اور نزدیک شافعی کی پہلی رکعت مین بہی سات ہین سوای تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین بہی پانچ سوای تکبیر قیام کی اور ہماری نزدیک تین اول رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعی نی جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباس کا ہی اور محدثین کہتی ہین کہ سندا اونکی ہین اونکی صحت و ضعف مین اور اونکی سندون مین کلام بہت ہی یہان بخوف درازگی کی نہین ذکر کیا جاتا اور ہماری علما نی کہا ہی کہ جب حدیثین مختلف آئین ہمنی کم کو اختیار کیا اسلیئی کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کی ہین پس اختیار کرنا کم کا اولی ہی کذا فی الہدایہ ۱۲ح

وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نوول یوم العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابوداود اور روایت ہی براء سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیئی گئی دن عید کی کمان پس خطبہ کہا اوسپر روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جیسی عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتی ہین ویسی ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا

وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی اور روایت ہی عطا سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت خطبہ فرماتی تکیہ کرتی برچہی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کہڑی ہوتی روایت کی یہہ شافعی نی

وعن جابر قال شہدت الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدا بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلوۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دن عید کی پس شروع کی نماز پہلی خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کی پس جب ادا کر چکی نماز کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی تکیہ کیی ہوئی بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب اور رغبت دلائی اونکو اوپر بندگی اللہ کی اور تشریف لی گئی طرف عورتون کی

اور ساتھ انکے بلال تھے پس حکم کیا انکو ساتھ تقوی اللہ کی اور نصیحت کی انکو اور یاد دلایا انکو ثواب و عذاب روایت کی یہ نسائی نے **ف**
اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہے یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کی یا تکیہ کرے آدمی پر ۱۲ ع **وعن**
ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی
نے **ف** سبب اسکا پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور جب جاوے عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ میں پس صاحبین کے نزدیک دونوں عیدوں میں کہے
اور امام اعظم کے نزدیک عید الفطر میں چپکے کہے اور عید قربان میں پکار کر کہے ۱۲ ع **وعنہ** انہ اصابہم مطر فی یوم عید فصلی بہم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے انہیں سے
یہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی انکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف**
یعنے حضرت نماز عید کی جنگل میں پڑھتے تھے مگر جب مینہ برستا ہوتا تو مسجد میں پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اسکا جنگل میں ہے اور عذر ہو تو
مسجد میں پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی یہ ہے کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام میں چنانچہ ان ایام میں عمل اسی پر ہے اور اسی طرح مدینہ منورہ
میں بھی مسجد نبوی میں پڑھتے ہیں ۱۲ ع م **وعن** ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم
وھو بنجران عجل الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی اور روایت ہے ابی حویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لکھا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تھے نجران میں یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگوں کو یعنی خطبہ میں روایت کی یہ شافعی نے
ف نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہاں کا عامل کر کر عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنوں میں عمر انکی سترہ برس کی تھی اور انکو حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے
اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اسلیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے میں مشغول ہوں اور عید فطر میں تاخیر کو فرمایا اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا
کرلیں ۱۲ **وعن** ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا
اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ابی عمیر بن انس سے نقل کی اپنے چچاؤں سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتے تھے یہ کہ انہوں نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابہ کو یہ کہ افطار کریں اور جب صبح کریں جاویں طرف عیدگاہ اپنی کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنے تیسویں شب کو
اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اونسے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا چاند حضرت نے حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا کہ نماز کل
پڑھیں اسلیے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا نہ رہا تھا چنانچہ ایک روایت میں صریح آیا ہے انہم قدموا آخر النہار اور اسی پر عمل ہے امام
اعظم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہے جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے وقت زوال تک شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر پیش آوے کچھ عذر
کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھیں اسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر
نہ پڑھیں بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے
عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہے لیکن برا ہے ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** ابن جریج قال
اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سالتہ

یعنی عطاء بعد حین عن ذٰلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شیء لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم روایت ہی ابن جریج سی کہ کہا خبر دی مجکو عطاء نی ابن عباس سی اور جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا دونون نی نہ تہی اذان دیجاتی دن عید کی اور نہ دن عید قربان کی پہر پوچہا مین اوسکی یعنی عطاء سی بعد مدت کی یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطاء نی کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہہ کہ نہین اذان ہی واسطی نماز کی دن عید فطر کی جسوقت کہ نکلی امام اور نہ بعد نکلنی اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچہہ اور نہین آواز اوس دن اور نہ تکبیر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جریج نی عطاء سی دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچہی یا احتیاطًا بعینہ وہی مسئلہ پوچہا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ کافی ہی یہی پر دوسری عید کو قیاس کر لیگا اور نہ پکارنا کہ کہیں الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکی اور نہ کچہہ اور یہہ تاکید ہی لا نداء کی اور اسکی بعد پہر تاکید ہی لا نداء ولا اقامۃ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ لفظ لا نداء اول سی آخر تک تاکید ہی پہلی جملہ کی اور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوی نداء کی ساتہہ اذان کی اسلیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہہ کہ پکارا جاوی الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دونو قولون مین تعارض ہو تطبیق انمین یون کیجاوی کہ حضرت شیخ نی جو نفی لکہی تو عیدگاہ مین کہنی کی بطریق التزام کی کہنی کی نفی کی اور ملا علی نی جو مستحب لکہا ہی تو خارج عیدگاہ کی اور کبہی کبہی کے کہنی کو واللہ تعالیٰ اعلم و مولانا **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحٰی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس وھم جلوس فی مصلاھم فان کانت لہ حاجۃ ببعث ذکرہ للناس او کانت لہ حاجۃ بغیر ذٰلک امرھم بھا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذٰلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰۃ فلما رایت ذٰلک منہ قلت این الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تاتون بخیر مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نکلتی دن عید قربان کی اور دن عید فطر کی پس شروع کرتی نماز پہر جسوقت پڑہ چکتی اپنی نماز کہڑی ہوتی یعنی خطبہ کی لیے پہر متوجہ ہوتی طرف لوگونکی اور لوگ بیٹہی ہوتی بیچ جگہہ نماز اپنی کی پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بہیجنی لشکر کی ذکر کرتی اوسکا روبرو لوگونکی اور بہیجنی یا ہوتی اونکو حاجت سوا اوسکی کام کی یعنی مسلمانونکی فائدہ کی بات کی حکم فرماتی اونکو ساتہہ اوسکی اور آنحضرت فرماتی یعنی خطبہ مین لٹہ واللہ او بہین لکہ تصدق کرنیوالی عورتین پہر پہرتی حضرت یعنی مکانکو ہمیشہ رہا امر اسیطرح یعنی نماز پہلی خطبہ کی پڑہا کرتی تہی اور خطبہ زمین پر پڑہتی نہ منبر پر چارون خلفا کی زمانہ مین اور بعد اونکی یہانتک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کیطرف سی پس نکلا مین ہاتہہ مین ہاتہہ پکڑی ہوئی مروان کی یہانتک کہ آئی ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سی پس ناگہان مروان کہینچتا تہا مجکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ وہ کہینچتا تہا مجکو طرف منبر کی یعنی تا خطبہ پہلی نماز سی پڑہی اور مین کہینچتا تہا اوسکو طرف نماز کی یعنی تا نماز پہلی خطبہ سی پڑہی پس جب دیکہا مین یہہ اوس سی کہا مین کہان ہی ابتدا کرنا ساتہہ نماز کی یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفاء کا تہا پس کہا مروان نی مت جہگڑ ای ابو سعید تحقیق چہوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی یعنی پہلی پڑہنا نماز کا چہوڑ دیا مینی واسطی مصلحت کے کہ وہ مصلحت یہہ ہی کہ اگر نماز پہلی پڑہتی تو لوگ انتظار خطبہ کا نکرتے

کہا

کہا مینی یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین لاؤگی تم بہتر اوس چیز سی کہ جانتا ہون مین کہی مینی یہہ بات تین بار پھر
پھرا ابو سعید یعنی جماعت مین شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ دو تین بار فرماتے تاکید کی لیی یا اشارہ
ہے طرف تین حالتون کی یعنی ایکدو واسطی دنیا اپنی کی اور ایکدو واسطی موت اپنی کی اور ایکدو واسطی آخرۃ اپنی کی اور محاصر کہتی ہین اسکو
کہ چیز دو شخص کیسین ہاتہہ پکڑی ہوئی اسطرح کہ ہاتہہ ہر ایک کا نزدیک کرلے دوسری کی ہو اور مروان سنہ دو ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا نہین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بہی پیدا ہوا حضرت کی زمانہ مین اسی سبب سے جامع الاصول والی نی اوسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نی
کہا کہ تابعی تہا گہر اوسکا عیدگاہ کی پاس تہا اوسنی منبر بنایا تا خطبہ اوسپر پڑہا جاوی جیسیکہ وہ سنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ
اول منبر عیدگاہ مین مروان نی بنوایا اور یہہ بہی احتمال ہے ہی کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ پہرا مروان طرف منبر کی تا خطبہ پڑہی اور یہ سنی بات ابو سعید
نی کہ نماز پہلی خطبہ کی پڑہنی چاہیی اور عیدین کی نماز یون ہی کہ دو رکعتین پڑہے اول تکبیر تحریمہ کہی پہر سبحانک اللہم پڑہی پہر تین تکبیرین کہی ہر بار ہاتہہ
کانون تک اوٹہاوی اور ان تکبیرون کی ہاتہہ چہوڑ دی کہی بعد ہر تین تسبیح کی پہر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورہ فاتحہ پڑہی اور ایک سورہ اور ساتھہ
اوسکی پڑہی اور مستحب ہیہ ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتیک حدیث الغاشیہ پڑہی پہر رکوع و سجدہ کری جب دوسری رکعت شروع
کری تو ابتدا کری ساتہہ قراءۃ کی پہر تین تکبیرین کہی بطور سابق اور چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور بعد اوسکی دو خطبے پڑہی اس عید کی خطبہ مین
تعلیم کری لوگون کو احکام فطرہ کی اور عید الضحی مین تعلیم کری احکام قربانی کی اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہی کہ عرفہ کی فجر سی تا عصر تیرہوین کی تکبیر
کہے ایکبار ہر فرض پڑہنی والا بعد پڑہنی فرض کی اور تکبیر یون کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد + ع + ح مولہ لعفی +

بَابٌ فِی الْاُضْحِیَۃِ

باب ہی بیچ بیان قربانی کی **ف** قربانی کرنی واجب ہی حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب
ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کی سنت موکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کی مین بہی یہی ہی + ح + **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ
وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دو دنبون ابلق سینگدار کی یعنی دراز تہی سینگ اونکی
تہی ذبح کیا اونکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نی دیکہا مینی حضرت کو کہ کہڑی ہوئی تہی قدم اپنا اوپر پہلو اونکی
اور کہتی تہی بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مستحب ہے کہ قربانی اپنی ہاتہہ سی ذبح کری جو کہ جانتا ہو اور آداب ذبح کی اور حاضر
رہی وقت ذبح کی اور اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہی ہماری نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہی پہلی نزدیک رفاقی بسم اللہ
اکبر میں اشارہ ہی سیر کہ لفظ واللہ کہنا واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہی وقت ذبح کی درود پڑہنا نزدیک جمہور کی سوای شافعی کی کہ اونکی
نزدیک سنت ہی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ
وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ ہَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَہَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ
فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ لانی
دنبی سینگدار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پاؤن سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی

میں یعنی آنکہوں کی گرد سیاہی ہو پہر لایا گیا آنحضرتؐ کی پاس دنبہ تاکہ قربانی کریں ساتہہ اوسکی فرمایا ای عائشہ لی آؤ تو چہری پہر فرمایا تیز کر اسکو ساتہہ پتہر کی پس تیز کی میں نی پہر لیا اوسکو اور پکڑا دنبی کو پس لٹایا اوسکو پہر ارادہ کیا ذبح اوسکی کا پہر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہوں ساتہہ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمدؐ سی اور آل محمدؐ سی اور امت محمدؐ سی پہر قربانی کی ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیز کرنا اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چہری کا سامنی جانور کی کہ ذبح کیا چاہتا ہی اوسکو اسلیے کہ حضرت عمرؓ نی مارا ساتہہ دُرّے کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی یہہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسری جانور کی اور حضرت نی جو اس طرح کہا کہ ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہی ثواب میں امت کو نہ یہہ کہ قربانی سبکی طرف سی کی اسلیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سی درست نہیں ٭ ع ٭ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضأن رواه مسلم اور روایت ہی جابرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہہ کہ دشوار پڑی تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بہیڑ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شرح اس حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان اوسکا یہہ جب حنفیہ کی یہہ ہی کہ مسنہ اونٹوں میں وہ ہی کہ پوری پانچ برس کا ہو کر چہٹی میں شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس میں وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسری میں شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ بہیڑ میں وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسری میں شروع ہوا ہو لیکن ان سب قسم میں مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیے مگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہیں کہ چہہ مہینی سی زیادہ ہو اور برس روز سی کم اور کہا بعضوں نی کہ یہہ اوس صورت میں درست ہے کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ میں ملا دی تو مشتبہ ہو دیکہنی والی پر دور سی کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چہوٹا اور دبلا ہو درست نہیں اور حدیث کی ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچی یا قیمت اسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہیں تو نہیں لیکن فقہا کی نزدیک یہہ محمول ہی استحباب پر یعنی مستحب یوں ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچی تو جذعہ نکری اور اگر بہم نہ پہونچی تو کری لیکن اگر میسر ہوتی ہوئی بہی جذعہ کریگا تو درست ہی ٭ ع ٭ **وعن** عقبة بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاه غنما یقسمها علی صحابته ضحایا فبقی عتود فذکره لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح به انت وفی روایة قلت یا رسول اللہ اصابنی جذع قال ضح به متفق علیه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اونکو ریوڑ بکریوں کا کہ بانٹین اونکو درمیان صحابیوں آنحضرتؐ کی بطور قربانی کی پس باقی رہا بعد تقسیم کی ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اوسکو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا قربانی کر ساتہہ اوسکی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ پہونچا مجہکو ایک بچہ دنبی کا فرمایا قربانی کر ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتود کہتی ہیں بکری کی بچہ کو کہ قوی ہو اور برس دن کا ہوا ہمیں دلیل ہی اوپر جائز ہونی قربانی کی ساتہہ بکری کی بچہ کی کہ برس دنکا ہو اور یہی مذہب ہمارا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ عتود بکری کی بچی کو کہتی ہیں جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو اس صورت میں یہہ حکم مخصوص ساتہہ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہیں درست اور جذعہ دنبی کا بچہ جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو ٭ ع ٭ **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواه البخاری اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ میں روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معنی ذبح اور نحر کی باب صلوة العیدین کی پہلی فصل کی آخر میں بیان ہو چکی ہیں وفضل ہی کرنا قربانی کا عیدگاہ میں ٭ ع ٭ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة رواه مسلم وابو داود واللفظ له اور روایت ہی جابرؓ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گائی سات کی طرف سی کفایت کرتی ہی اور اونٹ بہی سات کی طرف سی روایت کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ہیں ابو داود کی ٭ ٭

وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من اظفاره رواه مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ آوی اول دہا بقرعید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس دور کری بال اپنی اور ناخون اپنی ذرا بہی اور بیچ ایک روایت کے پس لیوی بال اور نہ ترشواوی ناخون اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکہی چاند بقرعید کا اور ارادہ کری قربانی کا پس لیوی بال اپنی اور نہ ناخون اپنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والون کی ساتہہ اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی **ع**

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ عمل نیک وسمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دس دنونسی کہ دہا بقرعید کا ہی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ بیچ غیر ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنون کی اعمال سی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ بہی ان دنون کی اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہہ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی پس پہرا نہی ساتہہ کسی چیز کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اگر ایسا جہاد ہو کہ جان ومال سب ہان کام آوی البتہ افضل اور محبوب تر ہی ان دنون کی اعمال سی اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنی ان دنون مین بہت محبوب ہین سوائی اعمال رمضان کی اور دنون کے اعمال سی یا یہہ کہ رمضان شریف کی اعمال احب ہین باعتبار فرض روزی اور لیلۃ القدر ہونیکی اوسمین اور اعمال اس دہہ کی احب ہین باعتبار ہونی عرفہ کی اور افعال حج کی اسمین **ع** مولانا

الفصل الثاني

فصل دوسری عن جابر قال ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجوئين فلما وجههما قال اني وجهت وجهي للذي فطر السموت والارض على ملة ابراهيم حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد وامته بسم الله والله اكبر ثم ذبح رواه احمد وابو داود وابن ماجة والدارمي وفي رواية لاحمد وابي داود والترمذي ذبح بيده وقال بسم الله والله اكبر اللهم هذا عني وعمن لم يضح من امتي روایت ہی جابر سی کہا ذبح کرنی چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن ذبح کی یعنی عید قربان کی دو دنبی سینگ والی خصی پس جبکہ رو بقبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کی ہون درحالیکہ وہ توحید کرنیوالی ہین اور نہین ہین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اور ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانونسی ہون یا الہی یہہ قربانی تیری ہی عطا سی ہی اور خالص تیری ہی رضا کی لیے ہی قبول کر محمد سی اور امت اوسکی سی ساتہہ نام اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کیا روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کی یہہ ہے کہ

ذبح کیا حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یا الٰہی یہہ میری طرف سے ہے اور اوسکی طرف سے ہے کہ نہین قربانی کی امت میری مین سے **ف**
مراد خصی سے وہ ہے کہ بیضے اوسکی کوٹ کر شہوت کہو دی تہی یہہ اخل نقصان کی نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہے اور نزدیک
مین منہ کو اسی اختلاف کیا ہے علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوۃ کی کسکی شریعت پر عبادۃ کرتی تہی بعضون نے کہا ہے حضرت ابراہیمؑ
کے شریعت پر بعضون نے کہا حضرت موسیٰ عم کی شریعت پر بعضون نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہہ ہے کہ کسیکی شریعت پر نہین
عبادۃ کرتی تہی بلکہ موافق اپنی فہم والہام کی کرتی تہی ایمان اللہ پر رکہتی تہی اور نہین عبادت کی بت کی کبہی جماع اور عبادۃ اونکی غیر معلوم ہے بہرحال
مہربانی امت اونکی سے یہہ مشارکۃ یا تو محمول ثواب پر ہے یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کی مین امت کو بہی شریک کیا یا محمول حقیقۃ پر ہے
لیکن معصوم ہوتا ہے یہہ خصائص حضرتؐ کی سے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنی ہاتہہ سے اگر قادر ہو اور سوا اسکے عورۃ ہو تو ع **وعن** حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي
بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي
عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہے حنش سے کہ کہا دیکہا مین نے حضرت علی کو
کہ قربانی کرتی تہی دو دنبی پس کہا مین نے واسطی اونکی کیا ہے یعنی کافی تو ایک دنبہ ہی ہے قربانی مین دو کیون کرتی ہو پس فرمایا حضرت علیؓ
نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تہی مجکو یہہ کہ قربانی کرون اونکی طرف سے یعنی بعد وفات اونکی پس مین قربانی کرتا ہون
اونکی طرف سے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** حضرت علی یا تو سوا قربانی اپنی کی دو دنبہ قربانی کرتی ہونگے
حضرتؐ کی طرف سے تب بیشک حضرت دو کرتی تہی حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتی ہون اور ایک حضرتؐ کے طرف سے اور ظاہر یہہ ہے کہ ہمیشہ کرتی ہونگے
کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضی علما جائز نہین کہتی کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکہتا ہون
یہہ کہ صدقہ دیا جاوے میت کیطرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اوسکی طرف سے تو نہ کہاوے اوس سے کچہہ اور صدقہ دے بالکل ع
وعن عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا
مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى
قَوْلِهِ وَالْأُذُنَ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خوب دیکہین ہم قربانی کی آنکہہ اور کان کو کہ اوس مین
ایسا نقصان نہو کہ بسبب اوسکے قربانی درست نہو اور یہہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اوس جانور کی کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پیچہلی طرف سے اور نہ اوس
جانور کو کہ اوسکی کان چری ہوئی ہون دراز یا پہٹی ہوئی ہون گول روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی
روایت ابن ماجہ کی تا قول اونکی والاذن **ف** نہین جائز نزدیک شافعی کی قربانی کرنی ساتھ اوس بکری کی کہ کٹا ہو تہوڑا سا کان ہی اوسکا اور نزدیک
ابی حنیفہ کی جائز ہے اگر کٹا ہو کم آدہی سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہے شافعی نے حدیث پر جو کچہہ کہ ابو حنیفہ نے کہا ہے وہ خوب بات ہے سلیکہ حاصل ہو جاتی ہے
ساتھ اوسکی تطبیق درمیان حدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مین نے حضرت علی سے کہ فرماتی تہی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے عضبا قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہے عضبا اذن کہا کہ وہ کٹا ہوا ہو جسکا آدہا کان یا آدہی سے زیادہ انتہی
اور حاصل مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ نہین جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹی کی سب کان ہو یا اکثر یعنی آدہی سی زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہو اوسمین خلاف ہے
اور نہین جائز ہے وہ کہ جسکی کان خلقی نہون اور دم کٹا اور ناک کٹا اور چکی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہے انمین بہی جو کچہہ اعتبار کیا جاتا ہے کان مین

برئ

یعنے آدہی سی کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہی اور نہیں تو نہیں اور نہیں جائز وہ کہ خشک ہوں تہن اوسکی اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکہہ کی روشنی بالکل
جاتی رہی یا اکثر جاتی رہی اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکی جگہہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گہاس نہ کہا سکی
اور نہ بن دانت والا کہ گہاس نہ کہا سکی اور نہ نجاست خوار اور جائز ہی وہ کہ پہٹ جاوی کان اوسکا طول میں یا جانب منہ اوسکی سی در لٹکتا ہوا یا
پیچہا ہوا پیچہی اوسکی سی پس نہی حدیث میں تنزیہی ہی ۱۲ ع **وعنه** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ
بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہیں سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ قربانی کریں
ہم ساتہہ سینگ ٹوٹی کی اور کان کٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مذہب بوحنیفہ کی میں جائز ہی قربانی ساتہہ اوس جانور کی کہ سینگ
ہوں یا ٹوٹی ہوں یا خول ونکا اوتر گیا ہو پس حدیث میں نہی تنزیہی ہی ۱۲ ع **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا
وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا
جانور لائق قربانی کی نہیں پس اشارہ کیا ساتہہ انگلیوں ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا چار طرح کی جانور لائق قربانی کی نہیں ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن
اوسکا یعنی چل نہ سکی اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنی ایک آنکہہ سی بالکل نہ دکہائی دی سکی یا آدہی سی زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار
کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی چر کر گہاس نہ کہا سکی اور چوتہا دبلا کہ نہو گودا ہڈیوں میں روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ
اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتی ساتہہ دنبی سینگ دار فربہ کی دیکہتا تہا سیاہی میں
یعنی آنکہوں کی گرد سیاہی تہی اور کہاتا تہا سیاہی میں یعنی منہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی میں یعنی پاؤں بہی سیاہ تہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتہہ جانور فربہ کامل کی یہاں تک کہ قربانی کرنی ساتہہ بکری فربہ کی افضل ہی
دو بکریوں دبلی سی اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سی مگر یہہ ہو گوشت برا یعنی اگر بہت گوشت ہو اونکا گوشت برا ہو تو افضل نہیں ۱۲ **وعن**
مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مجاشع سی کہ بنی سلیم میں سی تہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی تحقیق جذعہ یعنی دنبہ چہہ
مہینہ کا زیادہ چہہ مہینی سی کفایت کرتا ہی اوس چیز سی کہ کفایت کری اوس سی ثنی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ
دنبہ کی مانند قربانی کرنی ساتہہ بکری کی کہ برس لگی زیادہ موٹی بکریوں میں وہی کہ برس دن لگا کر دوسرے میں لگی اور بیل کا ثنی میں وہی کہ دو برس پورا کر کے تیسری میں لگی اور اونٹ
میں وہ ہے کہ پانچ برس پورا کر کے چہٹی میں لگی ۱۲ مولانا **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہی ہی قربانی
میں جذعہ دنبہ سی یعنی بچہ چہہ مہینی کا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** تعریف حضرت نی جذعہ کی تاکہ جانیں لوگ کہ جائز ہی قربانی ساتہہ اوسکی یعنی جذعہ دنبہ کی
قربانی ساتہہ اوسکی برخلاف جذاع بکری کی ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس آئی عید قربان اپس شریک ہوئی ہم گائی مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** اسحق بن راہویہ نی عمل کیا ہی اس پر اور انکی نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کی لیی جائز ہی اور اور علما کی نزدیک منسوخ ہی ساتہہ اس حدیث کی کہ اوپر گذری کہ گائی سات کی طرف سی اور اونٹ بہی سات کی طرف سی ہی ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا ابن آدم نی کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتہہ سینگون کی اور بالون اور کہرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب الہی مین پہلی اسسے کہ گری زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنی ذبح کی پس خوش کرو ساتہہ اسکی اپنی نفس کو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا زین العرب نی کہ شرح یہہ ہی کہ افضل عبادتون مین دن عید کی بہانا خون قربانی کا ہی اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسی کہ تہی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بدلا اوسکی ہر عضو کا اور سواری ہو اوسکی پل صراط پر اور اپنی خوش کرو اپنی جیب کا تا کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اوسکو اور دیتا ہی اوسپر ثواب بہت ایس جائز ہی کہ ہوں نفس تمہاری ساتہہ قربانی کی خوش کراہت کرنیوالی واسطی اوسکی ہی ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ تعالی کی عبادت کرنی اوسمین دن ذیحجہ کی سی برابر کیی جاتی ہین روزی ہر دن کی اون مین سی ساتہہ روزون برس دن کی اور قیام ہر شب کا اونمین سی برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اسناد اس حدیث کی ضعیف ہی **ف** یعنے عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہی عبادت کیسی اور دنون مین جو عبادت کہ خصوصا قربانی کرنی کہ افضل وو محبوب تر اور عملون سی ہی اور روزی ہر دن کی اون مین سی یعنی اول ذیحجہ سی عرفہ تک اور اس عشرہ کی افضل ہونی کا بیان پہلی فصل کی اخیر مین گذر چکا ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتہہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کی پس نتجاوز کیا نماز پڑھنی سی اور فارغ ہونی نماز اپنی کی سی اور سلام پھیرنی سی یعنی نتجاوز کیا نماز سی طرف خطبہ کی پس ناگہان
دیکہا گوشت قربانیونکا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلی اسسی کہ فارغ ہوون نماز اپنی سی پس فرمایا جسنی کہ ذبح کیا پہلی اسی کہ نماز پڑہی یا فرمایا نماز پڑہین ہم پس چاہیے
کہ ذبح کری جگہہ اوسکی اور اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جندب نی کہ نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عید قربان کی پہر خطبہ فرمایا پہر ذبح کیا اور فرمایا
جو ذبح کری پہلی اسسی کہ نماز پڑہی یا فرمایا پہلی اس سی کہ نماز پڑہین ہم پس چاہیے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی اور جسنی کہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کری ساتہہ نام اللہ کی
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال بلغني عن علي بن ابي طالب مثله** اور روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی کہا کہ قربانی کی دو دن ہین پیچہی دن نحر کی روایت کی یہہ مالک
نی اور کہا پہنچا مجکو علی بن ابی طالب سی مانند اسکی **ف** اسی پر عمل ہی امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا انہون نی تمام ہوتا ہی وقت
قربانی کا دن تیسری بارہوین تاریخ کی اور کہا شافعی نی تیرہوین تک اور یہہ حدیث حجت ہی ونپر شرع **وعن ابن عمر قال اقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي رواه الترمذي** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا رہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتی تہی یعنی ہر سال روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی دلیل ہی واجب ہونی اوسکی
پر **وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحي
قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل
شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة رواه احمد وابن ماجة**
اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہاری باپ
ابراہیم کا اوپر سلام ہو جبو عرض کیا صحابہ نی پس کیا ثواب ہی واسطی ہماری آمین ای رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی ہی یعنی گائی اور بکری
کی قربانی کرنی مین کہ اونکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نی پس صوف ای رسول خدا کی یعنی دنبی اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہی
فرمایا بدلی ہر بال کی پشم مین سی ایک نیکی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی

باب العتيرة

باب عتیرۃ کی بیان مین یعنی عتیرۃ کی احکام
بیان ہون گی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع
ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة
في رجب متفق عليه** روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابوہریرہ
نی فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے ہان ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب مین روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی جاہلیت مین اور مسلمان بہی کیا کرتی تہی ابتدا اسلام
مین واسطی اللہ تعالی کی پہر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اوس سی واسطی مشابہت کفار کی اور عتیرہ کہتی ہین بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول
دہہ مین تقرب حاصل کرتی تہی ساتہہ اوسکی اہل جاہلیت اور مسلمان بہی ابتدا اسلام مین اسی کا فرمانون کی لیی کرتی تہی اور مسلمان اللہ تعالی
کی لیی پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ اسی لیی تہی کہ وہ اپنی بتونکی لیی ذبح کرتی تہی اور اگر اللہ تعالی کی لیی کری جائز ہی انتہی ظاہر یہہ
ہی کہ یہہ نہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستون کی شرع **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن مخنف بن سليم
قال كنا وقوفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل**

اهل بيت في كل عام أضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية رواه الترمذي
وأبو داود والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب ضعيف الإسناد
وقال أبو داود والعتيرة منسوخة اور روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے ہم ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے عرفات میں بیچ حجۃ الوداع کے پس سنا میں حضرت کو فرماتے تھے اے لوگو تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ
کیا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ وہ وہی ہے کہ نام رکھتے ہو اوسکا رجبیہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابوداود نے عتیرہ منسوخ ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الله بن
عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت بيوم الأضحى عيدا جعله الله لهذه الأمة
قال له رجل يا رسول الله أرأيت إن لم أجد إلا منيحة أنثى أفأضحي بها قال لا ولكن خذ
من شعرك وأظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام أضحيتك عند
الله رواه أبو داود والنسائي روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا میں بیچ دن عید
قربان کی یعنی بیچ اوس دن کے اوسکو عید مقرر کیا ہے اوسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کی عرض کیا واسطے حضرت کی ایک شخص نے اے رسول خدا
کی خبر دو مجھکو اگر نہ پاؤں میں مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کروں میں اوسکو فرمایا نہیں لیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخون اپنے اور کترو لبیں اپنی اور
مونڈ تو بال زیر ناف اپنے کے پس یہہ ہے پوری قربانی تیری نزدیک خدا کے یعنی ثواب قربانی کا ساملیگا روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی
نے **ف** منیحہ مشتق ہے منح سے معنی عطا کی عرب میں عادت تھی کہ اونٹنی دودھ والی محتاجوں کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور
بچوں اوسکی کے فائدہ اوٹھاویں وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پہیر دیں اوسکو منیحہ کہتے تھے پس وس شخص کے پاس اسطرح کا جانور
تھا اوسنے اجازت اوسکی قربانی کرنیکی چاہی حضرت نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکی پاس کوئی چیز سوا اوسکی نہ تھی کہ انتفاع اوٹھاتا ساتھ اوسکی یہہ
ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسلیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگ
دست پر بھی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے
نزدیک سنت موکدہ ہے ۱۲ ع ۱۲

باب صلوة الخسوف

اب ہے بیچ بیان نماز خسوف کے **ف** مشہور لغت میں یہہ ہے کہ
خسوف کہتے ہیں چاندگہن کو اور کسوف کہتے ہیں سورج گہن کو اور اسباب میں سب یقین سورج گہن ہی کی آئی ہیں سوای دوسرے حدیث کی کہ وہ
محتمل ہے چاندگہن کو بھی اور بعضی نے کہا کہ کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضوں نے لفظ کسوف کا دونوں جاے استعمال کیا ہے چاندگہن میں
اور سورج گہن میں بھی اور بعضوں نے اسیطرح لفظ خسوف کو دونوں جاے استعمال کیا ہے اور نماز سورج گہن کے سنت ہے نزدیک جمہور علماء کے بلا
خلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن کے دو رکعت ہیں جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاندگہن میں جماعت نہیں ہر ایک جدا جدا پڑہے اور نزدیک
شافعی کے دونوں ساتھ جماعت و خطبہ کے ہیں ۱۲ ع ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشة قالت إن
الشمس خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلوة جامعة فتقدم
فصلى أربع ركعات في ركعتين وأربع سجدات قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت
سجودا قط كان أطول منه متفق عليه روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق سورج گہنا بیچ زمانہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے بعد ہجرہ کی پس بہیجا ایک پکارنیوالیکو کہ پکاری نماز جمع کرنیوالی ہی پس آگی بڑہی حضرت پس پڑہی نماز چار رکوع کئی
دو رکعت میں اور چار سجدی کئی کہا عائشہ نی نہیں رکوع کیا میں نی کوئی رکوع کبہی اور نہ سجدہ کیا میں نی کوئی سجدہ کبہی کہ ہو دراز تر اوس رکوع اور سجود کی
کہ نماز خسوف میں کیا میں نی یعنی یہہ سب سی دراز تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنت ہی پکارنا اس نماز میں اسطرح الصلوٰۃ جامعۃ
خصوصًا جبکہ لوگ جمع نہوئی ہوں اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ پڑہی جاوی یہہ نماز جماعت سی مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور نہ پڑہی جاوی وقت
مکروہہ میں اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کئی اور دو دو سجدی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہر رکعت میں ایک
ایک ہی رکوع ہی مثل اور نمازوں کی دلیل اونکی کئی حدیثیں ہیں کہ اونسی ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی بہی وارد
ہوئی ہی اور جہاں قول و فعل جمع ہوتی ہیں تو قول کو مقدم رکہتی ہیں فعل پر ۱۲ ع **وعنها** قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ کہا پکار کر پڑہی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی نماز خسوف میں یعنی چاندگہن میں قراءۃ اپنی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ
مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ
فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ
قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ
مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور لوگوں نی ساتہہ اونکی پس کہڑی ہوئی کہڑا ہونا دراز قریب پڑہنی سورہ البقرہ کی یعنی اتنی دیر کہڑی رہی کہ اوتنی میں
سورہ البقرہ پڑہ سکیں پہر رکوع کیا رکوع دراز پہر اوٹہی پس کہڑی ہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کہڑی رہنا کم تہا کہڑی رہنی پہلی سی پہر رکوع کیا رکوع دراز
اور وہ رکوع کم تہا پہلی رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پہر رکوع کیا رکوع دراز او
وہ تہا کم پہلی رکوع سی پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پہر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تہا پہلی رکوع سی پہر
اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر پہری نماز سی یعنی بعد التحیات سلام کی اوس حال میں کہ تحقیق روشن ہوا تہا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں خدا
کی سی نہیں گہتی یہہ دونوں واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکی پس جب کہ دیکہو تم یہہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نی ای رسول خدا کی دیکہا

ہٹتے انکو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کی کہ یہ ہی اپنی نماز کی جگہ پھر دیکھا ہم نے آپکو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی میں نے بہشت جس
جگہ دیکھا تم نے مجھکو آگے بڑھتے ہوئے پس قصد کیا میں نے لینے خوشہ انگور کا اور تمیں سے اور اگر لیتا میں اسکو البتہ کہاتے تم اوس میں سے جب تک کہ رہتی دنیا اور
دیکھا میں نے دوزخ کو یعنی جگہ دیکھا تم نے مجھکو پیچھے ہٹے اور سوف دوزخ جب سامنے لائی گئی تھی پرے امیں کہ ہو پہنچی مجھکو گرمی اوسکی پس نہیں دیکھی
میں نے مانند آج کے دن کی کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھیں میں نے اکثر رہنی والیں اوسکی عورتیں پس کہا صحابہ نے ساتھ کس سبب
کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر اونکی کے کہا کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہیں خاوند کا اور کفران کرتی ہیں احسان کا
اگر نیکی کرے تو طرف ایک کی اون میں سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہیں دیکھی میں نے تجھ سے نیکی کبھی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے یعنی یہ نشانیاں ہیں اوس کے یہ پیدا کی گئی ہیں تابعدار خدا تعالی کی
نہیں انکو قدرت کسی کی نفع او ضرر کی اور نہیں قدرت اپنی سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیوں نے انکو معبود ٹھیرایا ہے آگے اسکی دفع
فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کے ہوتی ہیں مانند مرنے کسی بزرگ کی اور ضرر عام کے یعنی قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا
حضرت نے کہ یہ سب باطل ہیں اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑھو گہن کے اور وقت کراہیت نماز کا ہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح وتہلیل وتکبیر
واستغفار وغیرہ اور دعا اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اسلیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور کہاتے تم جب تک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کہاتے
اوسکی جگہ اور دانہ پیدا ہو جاتا جیسیکہ خاصیت میوون جنت کی ہے اور سبب لینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس میوہ کو یہ تھا کہ اگر لیتے اور اسکو
اور دیکھتے اسکو لوگ ایمان بالغیب نہ رہتا ۱۲ ع **وعن** عائشة نحو حديث ابن عباس وقالت ثم سجد فأطال السجود
ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر آيتان من
آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال
يا أمة محمد والله ما من أحد أغير من الله أن يزني عبده أو تزني أمته يا أمة محمد والله لو تعلمون
ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے مانند حدیث
ابن عباس کی اور کہا حضرت عائشہ رضی نے پھر سجدہ کیا پس لمبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنی ارادہ
کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگوں کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے نہیں گہن ہوتے
واسطے مرنے کسیکے اور نہ پیدا ہونے کسیکے پس جب دیکھو تم یہ پس مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمد کی قسم ہے اللہ
نہیں کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یعنی
ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس روایت میں دراز کر
سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزیں کہ آگے مذکور ہیں زیادہ ہیں اور غیرت کی معنی اصل میں ہیں مکروہ
جاننا شرکت غیر کو اپنی حق میں اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اسکو
اشد ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے اپنی غلام اور لونڈی کی ۱۲ ع **وعن** أبي موسى قال خسفت
الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى أن تكون الساعة فأتى المسجد فصلى بأطول قيام
وركوع وسجود ما رأيته قط يفعله وقال هذه الآيات التي يرسل الله لا تكون لموت أحد ولا لحياته ولكن يخوف الله بها عباده

فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا گہا سورج پس کہڑی ہوئی
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گہبرائی ہوئی ڈرتی تہی ہوئی قیامت کی سے پس آئی مسجد مین پس نماز پڑہی ساتہہ بہت دراز قیام اور رکوع کی اور سجود کی
نہین دیکہا مینے حضرت کو کبہی کرتی ہون مانند اسکی اور فرمایا یہہ نشانیان ہین کہ بہیجتا ہی اللہ نہین ہوتین سبب کسیکی مرنیکی اور نہ کسیکی پیدا ہونی
کے ولیکن ڈراتا ہی اللہ ساتہہ ان نشانیون کی اپنی بندون کو پس جب دیکہو تم کچہہ ان نشانیون مین سی پس ڈرو خدا سی اور پناہ ڈہونڈہو
طرف ذکر خدا کی اور دعا و استغفار اسکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈرتی تہی ہوئی قیامت کی سے یہہ راوی نے
کو یا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈری حضرت مانند ڈرنی اوس شخص کی کہ ڈرتا ہو ہونی قیامت کے سے ورنہ حضرت جانتی تہی کہ جب تک مین لوگون
مین ہون تب تلک قیامت نہین آئی کی اور حضرت ڈرتی تہی وقت ظاہر ہونی آیات کی مانند خسوف اور زلزلون اور ہوا اور آگ کی واسطی
شفقت کے اوپر زمین کی رہنی والون کی کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوی اونپر اور فرمایا یہہ نشانیان یعنی کسوف اور زلزلی اور آگ اور ہوا ڈراتا
ہے اللہ تعالیٰ بندون کو کہ دیکہو مین قادر ہون تغیر حالت پر اور چہین لینی نعمت پر اور ونا اپنی بلا پر اعاذنا اللہ منہا ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ
انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہنا
آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس دن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگون کو چہہ رکوع ساتہہ
چار سجدون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادہ تہی حضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئے تہی سنہ ۸ آٹھہ ہجری مین اور سنہ
دس مین حالت شیر خوارگی مین وفات پائی عمر اونکی اٹہارہ مہینی کے تہی یا کچہہ زیادہ پس اونکی وفات کی وقت لوگون نی کہا کہ گہنا آفتاب کا
سبب ہوا اونکی وفات کا اور چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی یعنی دو رکعت پڑہین کہ ہر رکعت مین تین تین رکوع اور دو دو سجدی کیے اور
حدیثون مین رکوع کرنی اس نماز مین مختلف آئی ہین پس امام اعظم نی ترجیح دی ہی اون حدیثون کو کہ جنمین ایک رکوع آیا ہی اسلیے کہ وہ اصل ہے
اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسا کہ اوپر گذرا اور اور حدیثین مضطرب ہین اور امام شافعی نی ترجیح دی ہے
دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کی یہہ ہی کہ جب گہن دیر تک رہی جائز ہی کہ کری ہر رکعت مین تین رکوع
یا پانچ یا چار رکوع ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ
فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِیٍّ مِّثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑہائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوس وقت کہ گہنا آفتاب آٹہہ رکوع بیچ چار سجدون کی یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدی کیے اور روایت ہی حضرت علی
سی مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت علی نی بہی روایت کی کہ حضرت نے اس طرح ادا کی یا اون سی بہی آیا ہی کہ اسطرح ادا کی
ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْہُمٍ لِّیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُہَا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ وَہُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوۃِ رَافِعٌ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُہَلِّلُ وَیُکَبِّرُ
وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْہَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْہَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تہا مین تیر اندازی کرتا ساتہہ تیرون اپنی کی مدینہ مین بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ گہنا
پس پہینک دئی مینی تیر پہر کہا مینی یعنی دل مین قسم اللہ کی البتہ دیکہونگا مین طرف اوس چیز کی کہ پیدا ہوئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ گہنی
آفتاب کی یعنی دیکہون حضرتؐ کو کہ کیا کرتی ہین اسوقت کہا عبدالرحمن نی پس آیا مین حضرتؐ کی پاس اور حضرت کہڑی تہی نماز مین اوٹہائی ہوئی تہی دونون
ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا کہتی تہی سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتی یہان تک کہ جاتا رہا اندہیرا آفتاب سی پس جب جاتا رہا اندہیرا
پڑہین دو سورتین اور نماز پڑہی دو رکعت یعنی دو رکعتین پڑہین اور اون دو سورتین پڑہین روایت کی یہہ مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی عبدالرحمن بن سمرہ سی اور ایسا ہی
شرح السنۃ مین عبدالرحمن سی اور بیچ نسخون مصابیح کی جابر بن سمرہ سی **ف** کہڑی ہوئی تہی نماز مین یعنی نماز کی ہیئت پر کہڑی تہی قبلہ کیطرف موہنہ
کیی ہوئی اور لوگ پیچہی صف باندہی ہوئی تہی یا نماز معنی دعا کی ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہوتا کسی ڈہب سی کہ حضرتؐ اوٹہائی ہون ہاتہہ اپنی
نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کی اور حدیثین کہ بیچ لمبی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوئی ہین ویسہی راوی ہی کہ بعضون نی روایت
کیی ہین تین اور بعضون نی چار اور بعضون نی پانچ اور اضطراب ہوتا ہی موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا ۱۲ ع

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ آزاد کرنی بردی کی بیچ گہنی آفتاب کی روایت
کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَہٗ صَوْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب
سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ سورج گہن کے نہین سنتی تہی ہم حضرتؐ کی آواز روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑہی مذہب ابوحنیفہ اور
شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہی اور اور کئی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ اون سی پکار کر پڑہنا ثابت ہوتا ہی پس کہا ابن ہمام نی جب تعارض
ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکی پڑہنی کی اسلیی کہ اصل دن کی نماز مین چپکی پڑہنا ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَۃُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِیْلَ لَہٗ تَسْجُدُ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَۃً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَہَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا کہا گیا واسطی
ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت صفیہ رض پس گری سجدہ کرتی ہوئی یا نماز پڑہی پس کہا گیا واسطی
اونکی سجدہ کرتی ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیکہو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی
ہی جاتی رہنی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی روایت کی یہہ ترمذیؒ ابوداود نی **ف** لوگون نی ابن عباس سی پوچہا کہ اسوقت تم بلا سبب
کیون سجدہ کرتی ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہی اونہون نی اوسکا جواب دیا کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکہو تم کوئی نشانی نشانیون اوترنی
بلاؤن اور سختیون کے سی کہ ڈراتا ہی خدا تعالی ساتہہ اونکی بندون کو اور کونسی نشانی بزرگ تر اور سخت تر اور ڈرانی والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج
مطہرات کی سی اسلیی کہ اونکو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتہہ حضرت کی تہی اور کرنہ تہی پس اون کی حیات
سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کے تہی اور انتقال اون کا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق

ہی ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونی برکت اونکی تا کہ دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑہو اور بعضون نی کہا مراد فقط سجدہ ہی ہی اور کہا طیبی نی کہ لفظ آیت مطلق ہی اس کا ارادہ کیا جاوی ساتھ اوسکی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ سجدی کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند چلنی باد تند اور زلزلی کی اور سوا انکی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر بہی اسلیی کہ آیا ہی جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑہتی انتہی کہا ابن ہمام نی کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کی پڑہنا نماز کا اچہا ہی اور ابن عباس سی ہی کہ انہون نی نماز پڑہی زلزلہ کی لیی بصرہ مین شرح شرعہ

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی بن كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ بسورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول ثم ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها رواه ابو داود

روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نی صحابہ کو پس پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سی اور رکوع کیی پانچ اور سجدی کیی دو پہر کہڑی ہوئی دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سی پہر رکوع کیی پانچ اور سجدی کیی دو پہر بیٹہی وہ جیسیکہ تہی یعنی ہمیشہ نماز سامنی قبلہ کی دعا مانگتی یہان تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس رواه ابو داود وفي رواية النسائي ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلوتنا يركع ويسجد وله في اخرى ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما مستعجلا الى المسجد وقد انكسفت الشمس فصلى حتى انجلت ثم قال ان اهل الجاهلية كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا ينخسفان الا لموت عظيم من عظماء اهل الارض وان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحيوته ولكنهما خليقتان من خلقه يحدث الله في خلقه ما شاء فايهما انخسفت فصلوا حتى تنجلي او يحدث الله امرا رواه النسائي

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شروع کی حضرت نی نماز پڑہنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑہن جب کہلا کہ نہ کہلا آفتاب دو دو رکعت پڑہن اسیطرح پڑہتی رہی گہن تک اور مانگتی تہی اللہ تعالی سی یہہ دعا کہ روشن کردی آفتاب یا پوچہتی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑہ چکتی دو رکعت پوچہتی کہ کیا کہل گیا گہن اترا رہی یہہ یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز اوسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کی رکوع کرتی تہی اور سجدہ کرتی تہی اور بیچ اور روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز جلدی کرتی ہوئی طرف مسجد کی اور اس حال مین کہ تحقیق گہا تہا آفتاب پس نماز پڑہی یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب پہر کہا تحقیق اہل جاہلیت کی تہی کہتی کہ تحقیق سورج اور چاند نہین گہتی مگر واسطی مرنی بڑی کی بڑی سردارون اہل زمین کی سی اور حال یہہ ہی کہ سورج اور چاند نہین گہتی واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکی لیکن یہہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سی پیدا کرتا ہی اللہ بیچ مخلوقات اپنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور اندہیرا پس کوئی سا اون دونون مین سی گہی پس نماز پڑہو یہان تک کہ روشن ہو یا پیدا کری اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی نے

ف مانند نماز ہماری کی یعنی کئی کئی رکوع نکیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کے اور یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی اور مانند اسکے اور حدیثین بہت آئی ہین ۱۲ ش ع ۔

باب فی سجود الشکر

یہ باب ہی بیچ بیان سجدہ شکر کی ف اختلاف کیا ہی علمانی بیچ سجدہ تنہا کی باہر نماز کی کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہی یا نہین بعضون نی کہا بدعت ہی اور حرام اور شرع مین اوسکی کچھ اصل نہین اور اسی پر سی کہی حرمت دونون سجدونکی بعد وترکی اور نزدیک بعضون کی جائز اور مشروع ساتھ کراہیت کی ہی اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہی ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کی ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین کچھ خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجاۃ کا بعد از نماز کی ظاہر کلام اکثر علما کا یہہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونی نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہی اور قول امام محمد کا بھی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک اور ابوحنیفہ کی مکروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نعمتیں اللہ تعالے کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اونکی ادای شکر سی ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نعمتون سے نعمتیں نئی پیدا ہونیوالی ہین کہ کبھی کبھی واقع ہوتی ہین مانند اولاد یا مال وجود اور لوازم اوسکی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہونچنی خبر قتل ابوجہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی وقت سننی خبر قتل مسیلمہ کذاب کی اور حضرت علی رضی نی وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کی اور کعب بن مالک نی وقت بشارت قبول توبہ کی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی عجیب قصہ ہی اونکا ۱۲ مع وهذا الباب خال عن الفصل الاول والثالث اور یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اونکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نی بجای لفظ سرور کی بشر بہ یعنی آتا حضرت کو کوئی امر کہ خوشی کیجاتی اس سبب اوسکی گرتی سجدہ کرتی ہوی واسطی شکر کی واسطی اللہ تعالی کی نقل کی اسکو ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا توربشتی نی گئی ہی ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہی اور جواب نی سجدہ شکر [illegible] اور مخالفت کی ہی [illegible] علمانی اور کہا مراد ساتھ سجود کی نماز ہی اور دلیل اونکی اس تاویل مین یہہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھین وقت چاشت کی دو رکعتین جس وقت کہ خوشخبری دی گئی فتح کی یا آنکے سر ابوجہل کی سر کی اور کہا ابوحنیفہ نی اگر لازم کری بندہ سجدہ کو نزدیک ہر نعمت نئی آنیوالیکی تو البتہ نہ خالی ہووی سجدی سی پلک مارنی بہر اسلیے کہ کوئی ساعت نعمت سی خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی ہی کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت ہی پس اس صورت مین بڑا حرج ہی غرض کہ اسلیے اونکی نزدیک یہہ سجدہ سنت نہین ۱۲ مع ۔

وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ اور روایت ہی ابی جعفر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو لوگون مین سی پس گری سجدہ کرتی ہوی روایت کی یہہ دارقطنی نی بطریق ارسال کی اور شرح السنۃ مین موافق لفظ مصابیح کی ف نغاش اور نغاشی کہتی ہین اوس شخص کو کہ قد اوسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقہ اور ضعیف الحرکہ ہو پس ایسی شخص کو حضرت نی دیکھکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نی کہ سنت ہی جبکہ دیکھی مبتلای بلا کو سجدہ شکر کا کری اللہ کی لیی اوپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نی اوسکو اوس بلا سی اور چاہیی کہ پوشیدہ کری سجدہ تا دل رنجیدہ نہو اور جب دیکھی فاسق کو ظاہر کری سجدہ تاکہ وہ باز آوی اور توبہ کری انتہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح سی کہ اونہون نے دیکھا ایک دنیادار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک ۔ ع ۔

وعن سعد بن ابي وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريبا من عزوراء نزل ثم رفع يديه فدعا الله ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا قال اني سألت ربي وشفعت لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت راسي فسألت ربي لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت راسي فسألت ربي لامتي فاعطاني الثلث الآخر فخررت ساجدا لربي (شکرا) رواه احمد وابو داود

روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی سی ارادہ رکہتی تہی ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچی ہم نزدیک عزوزا کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کی اتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونٹنی سی پہر اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی پہر دعا مانگی اللہ سی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس تہیری سجدی میں دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس تہیری دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی فرمایا تحقیق میں دعا کی رب اپنی سی اور شفاعت کی میں واسطی امت اپنی کی میں واسطی بخشش گناہوں انکی اور عیوب اور رفع درجوں انکی پس دی مجھکو تہائی امت یعنی دی مجھکو مغفرۃ تہائی انکی پہر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کو پہر اوٹہایا میں سر اپنا پہر مانگی میں رب اپنی سی رضا اور مغفرۃ اوسکی واسطی امت اپنی کی پس دی مجھکو اور تہائی امت میرے پہر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کو پہر اوٹہایا میں سر اپنا پس سوال کیا میں نی واسطی امت اپنی کی پس دی مجھکو تہائی اخیر پس گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** اول بار میں مغفرۃ سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ بہلائی کی طرف جلدی کرتی ہیں اور پوری کرتی ہیں عمل اور دوسری بار میں مغفرۃ مقتصدین یعنی اوسط کی درجہ والوں کی ہوئی اور تیسری بار میں جو کہ ظلم کرتی ہیں اپنی اوپر یعنی گنہگار اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کئی ہی آیات اور حدیثیں بیچ حق گناہ کبیرہ کرنیوالوں کی وارد ہوئی ہیں کہ قیامت میں انکو عذاب ہووےگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی انکو عذاب نہیں ہوگی کا جواب اسکا یہہ کہ مراد ساتہہ اس دعا و شفاعت اور دینی مغفرۃ کی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و شفاعت سی اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند انکی عذابوں دنیا کی سی کہ اور امتوں پر واقع ہوئی تہی پس امن عذاب آخرۃ سی مراد نہیں ہی اور وہ جو بعض کرتی ہیں ہووےگا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد یہہ ہی کہ حضرت کی دعا سی امن ہوا ہمیشہ کی عذاب سی کہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گی اور حضرت کی شفاعت سے نکلیں گے دوزخ سی مرجع

باب صلوٰۃ الاستسقا

باب بیچ بیان نماز استسقا کی **ف** استسقا کی معنی ہیں پانی چاہنا اور شرع میں نماز یا دعا سی مینہ کی کرنی قحط سالی میں ساتہہ کیفیت مخصوصہ کے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه

روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لوگوں کی طرف عیدگاہ کی واسطی طلب مینہ کی اپنی نماز پڑہی ساتہہ صحابہ کی دو رکعت پکار کر پڑہی ان دونوں میں قراءۃ اور سامنی ہوئی قبلہ کی

دعا کرتی تھی اور اوٹھائی دونون ہاتھ اپنے یعنی دعا کی لیے اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی اصل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کی نزدیک دو رکعت پڑھی مانند اور نمازون کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک استسقا مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتی ہین کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز اونمین مذکور نہین فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہونچا ہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی نے استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نکرتی اور نہ علم ہونا اونکو باوجود عموم بلوی کی قریب زمانہ نبوۃ کی بعید ہی اور ترک وسکا باوجود حضور دسکیکی بعید تر ہی اور لکھا ہی علما نے کہ مراد ساتھہ قول امام ابو حنیفہ کی الصلوۃ فی الاستسقاء یہہ ہی کہ جماعت اور خطبہ اور خصوصیات ویسین سنت اور شرط نہین اگر ہر کوئی نماز اکیلا پڑھی اور دعا اور عاجزی و استغفار کری بہتر ہی اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کی مذہب صاحبین پر ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی یہہ نماز حضرت سے اور فضل یہہ ہی کہ پڑھی پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ یا ہل اتاک اور غرض چادر پھیرنی سی فال نکالنی ہی ساتھہ پھرنی حال کی کہ جیسی چادر پھیری ہی ایسی ہی بدلی قحط کے ارزانی ہوا اور مینہ برسی اور طور چادر پھیرنی کا یہہ ہی کہ دونون ہاتھہ پیٹھ کے پیچھی لیجا کر پکڑی ساتھہ داہنی ہاتھہ کے نیچے کا کونا بائین جانب کا اور ساتھہ بائین ہاتھہ کی نیچے کا کونا داہنی طرف کا اور پھیری دونون ہاتھہ اپنی پیچھی پیٹھہ اپنی کی اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہوا داہنی ہاتھہ کا داہنی مونڈھی پر اور کونا پکڑا ہوا بائین ہاتھہ کا بائین مونڈھی پر پس جب کریگا یون تو ہو جایگا داہنا کونا بائان اور بایان داہان اور اوپر کا نیچی اور نیچی کا اوپر اور سہیلی نے لکھا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھہ کا تھا اور عرض اوسکا دو ہاتھہ اور بالشت کا تھا ؏ ؏ **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اوٹھاتی تھی دونون ہاتھہ اپنی بیچ کسی چیز کی دعا اپنی سی مگر استسقا مین پس تحقیق اوٹھاتی تھی یہان تک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اوٹھاتی تھی یعنی بہت اوٹھاتی تھی کہ اونچی ہو جاتے اور سفیدی بغلون کی معلوم ہونی لگتی مگر استسقا مین اسقدر اوٹھاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوڑھی ہوتی لیکن مطلق دعا مین ہاتھہ اوٹھانی کی نفی نہین ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتھون کی اوٹھانیکا دعا مین اور لکھا ہی علما نے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اوٹھانا ہاتھونکا ہی بلند تر ہو ؏ ؏ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء رواہ مسلم اور روایت ہی انہین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتھہ پشت دونون ہاتھون اپنی کی طرف آسمان کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لکھا ہی علما نے کہ یہہ بھی بطریق فال نکالنی کے تھا ساتھہ بدلنی حال کے جیسکہ چادر پھیرنی مین تھا اور اشارہ ہی سیر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کی ہو اور ڈالی جو کہ اوسمین ہی یعنی مینہ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری دفع بلا کا مثل قحط وغیرہ سی پس کری پشت ہاتھونکی طرف آسمانکی دعا مین اور جو کوئی مانگی نعمت اللہ تعالی سی پس چاہیے کہ کری ہتھیلیان طرف آسمانکی ؏ ؏ **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللہم صیبا نافعا رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت دیکھتی مینہ فرماتی یا الہی برسا خوب مینہ نفع دینی والا روایت کی یہہ بخاری نے **وعن** انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا ہمکو مینہ اوسحالت مین کہ تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نی پس اوتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کپڑا اپنا یعنی سر پر سی یا بیٹہہ پر سی یہان تک کہ پہنچا حضرت کو مینہ پس کہا ہمنی یا رسول اللہ کسو اسطی کیا آپ نی یہہ فرمایا اسو اسطی کہ نیا آیا ہوا ہی پروردگار اپنی کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نیا اور تازا ہوا ہی ساتہہ حکم رب اپنی کی ور آلودہ نہین ہوا ہی ساتہہ حرام عالم کثیف کی اور گنہگارون کی ہاتہہ نہین پہنچی ہین اوس تک پس متبرک ہی اور سنت ہی دعا کرنی وقت اوترنی مینہ کی کہ قبول ہوتی ہی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن زید سی کہ کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس استسقا کیا اور پہیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنی کیا قبلہ کی پس گردانا داہنا کونا اوسکا اوپر بائین مونڈہی اپنی کی اور گردانا بائیان کونا اوسکا اوپر دائین مونڈہی اپنی کی پہر دعا کی اللہ تعالی سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ۱۲ ع

وعنه أَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی اونہین عبداللہ سی کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوپر چادر تہی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہہ کہ لیوین نیچی کی جانب اوسکی پس کرین اوسکو اوپر کی جانب یعنی جیسکہ معمول تہا چادر پہیرنیکا پس جبکہ بہاری ہوئی اولٹ لی چادر اوپر دونون مونڈہون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** یعنے جب نیچی کی طرف اوپر کرنی اوسطرح مذکور کی دشوار ہوئی داہنا آنچل بائین کندہی پر کرلیا اور بائیان دائین پر اور چادر دوسری خطبہ مین پہیری کہ محل اوسکا وہی ہی ۱۲ ع

وعن عُمَيْرٍ مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عمیر سی کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تہا یہہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تہی نزدیک احجار الزیت کی قریب زورا کی کہڑی ہوئی دعا مانگتی تہی استسقا کرتی تہی اوٹہائی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی طرف مونہہ اپنی کی نہین اونچا کرتی تہی اونکو سر اپنی سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکی **ف** احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مین یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین دہکینی گویا روغن زیتون اونپر ملا ہوا ہی اور زورا ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ مین اور طرف مونہہ اپنی کی یعنی کبہی یون بہی دعا کرتی تہی پس منافی نہین ہی اوسکی کہ اوپر گذرا کہ ہتیلیان زمین کی طرف ہوتے تہین اور نہین اونچا کرتی سر سی یہہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کہ گذری انس سی کہ مبالغہ کرتی تہی حضرت ہاتہہ اوٹہانی مین اوسلی کہ استسقا اسلیی کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبہی اسطرح یا بالعکس ۱۲ ع

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کی لیی اوسحالت مین کہ ترک کیی ہوئی تہی زینت تواضع کیی ہوئی یعنی ظاہر مین عاجزی کیی ہوئی یعنی باطن مین زاری کرنیوالی یعنی بہت مانگنی والی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** ترک کیی ہوئی زینت اسطرح تشریف لیجاتی اوسلی کہ اظہار اپنی محتاجگی کی ۱۲ ع

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ
رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ وہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی وہ اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی کہ صحابی
ہین کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت استسقا کرتی کہتی یا الہی پلا پانی اپنی بندونکو اور اپنی جانورونکو اور پہیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز
کر اپنی شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی یہہ مالک و ابوداود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوَاكِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ
عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی ہاتہہ پس کہتی یا الہی
پلا ہمکو مینہہ کہ فریاد رسی کری اور اچہا ہو انجام اوسکا ارزانی کری نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نی پس چہا گیا اون پر
ابر روایت کی یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ
فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ
عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ ثُمَّ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ
وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ
ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأَى
سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا شکایت کی لوگون نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہونی مینہہ
کی پس حکم کیا ساتہہ رکہنی منبر کی پس رکہا گیا منبر واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سی ایک دنکا کہ نکلین اوسمین کہا
حضرت عائشہ نی پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹہی منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پہر فرمایا تحقیق
تمنی شکایت کی یعنی اللہ و رسول سی قحط ہونی کی بیچ شہرون اپنی کی اور دیر لگنی مینہہ کی وقت مقرر اوسکی کی تمسی اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نی یہہ
کہ مانگو اوس سی اور وعدہ کیا ہی تمسی یہہ کہ قبول کریگا واسطی تمہاری پہر فرمایا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا بخشنی والا مہربان
مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الہی تو ہی معبود نہین کوئی معبود سوای تیری تو بی پرواہی اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر
مینہہ اور گردان تو اوس چیز کو کہ اوتاری تونی یعنی مینہہ سبب قوۃ کا اور پہونچنی کا یعنی اوسکی سبب سی خوب مطالب کو پہونچین اور خوب فائدہ اوٹہاوین
ایک مدت دراز تک پہر اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پس نہ چہوڑا ہاتہہ اوٹہانا یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پہر پہیری طرف لوگون کی پیٹہہ اپنی اور الٹی یا کہا پہیری چادر اپنی اور وہ اوٹہائی ہوئی تہی دونون ہاتہہ اپنی پہر منہہ کیا طرف لوگون کے

اور اوتری پہر نماز پڑہی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے ابر پہر گرجا اور چمکی بجلی پہر برسا مینہہ ساتہہ حکم خدا کی پس نہ آئی اپنی مسجد
مین یہان تک کہ بہی نالی پس جب دیکہی جلدی اونکی طرف سایہ کے یعنی مکانون کی مینہہ سی بچنے کی لیے ہنسی یہان تک کہ ظاہر ہوئین
کچلیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مین بندہ ہون اللہ کا اور رسول اوسکا
روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بیٹہی منبر پر کہا مالک نی اور شافعی اور احمد نی کہ سنت ہی یہہ کہ پڑہی بعد نماز کی دو خطبی اور شروع
کری اونکو ساتہہ استغفار کی مانند تکبیر کی عیدین مین اور کہا ابو حنیفہ اور احمد نی کہ نہین خطبی واسطی اوسکی فقط دعا ہی اور استغفار اور
کہا ابن ہمام نی کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نی اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ سی ایک حدیث کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی خطبہ تمہارا سا نہین پڑہا عیدگاہ مین جا کر لیکن ہمیشہ دعا و زاری اور تکبیر کرتی رہی اور نماز پڑہی دو رکعت جیسیکہ پڑہتی
تہی عیدین مین انتہی شرح * یہہ روایت مرقات مین ساری مذکور ہی جو چاہی دیکہہ لی **وعن** انس ان عمر بن الخطاب
كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك
بنبينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون رواه البخاري اور روایت ہی انس سے
یہہ کہ حضرت عمر بیٹی خطاب کی تہی جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتی ساتہہ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کی پس کہتی یا الہی تحقیق تہی ہم
وسیلہ کرتی طرف تیری ساتہہ نبی اپنی کی پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتی ہین طرف تیری ساتہہ چچا نبی اپنی کی پس پلا ہمکو کہا
انس نی پس مینہہ برسایا جاتا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر رضا اور دعا کرتی ساتہہ وسیلہ
عباس کا پکڑتی تو عباس کہتی خداوندا اس امت پیغمبر تیری کی نی وسیلہ پکڑا ہی خداوندا اس بڑہاپی میرہ کو اور امت اپنی کو محروم نہ کر اونکی
شرمندہ نکر پس مینہہ برستا شرح * **وعن** ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج نبي
من الانبياء بالناس يستسقي فاذا هو بنملة رافعة بعض قوائمها الى السماء فقال ارجعوا فقد استجيب
لكم من اجل هذه النملة رواه الدارقطني اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نکلا ایک
نبی انبیا مین سی ساتہہ لوگون کی واسطی استسقا کی پس ناگہان نبی نی دیکہا چیونٹی کو کہ اوٹہائی ہوئی ہی بعضی پاؤن اپنی کو طرف
آسمان کی پس کہا اوس نبی نی پہر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کی نقل کی یہہ دار قطنی نی **ف** کہا
گیا ہی یہہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تہی اور اسمین اظہار عظمت الہی اور قدرت اوسکی کا ہی اور بیان رحمت اوسکی کا ہی تمام مخلوقات
پر اور بیان ہی اسکا کہ علم اوسکا گہیری ہوئی ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہی اور روایت کیا
گیا ہی کہ وہ چیونٹی یہہ دعا کرتی تہی اللهم انا خلق من خلقك لا غنى بنا عن رزقك فلا تهلكنا بذنوب بني آدم * شرح **باب ف**
اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکہا ہی جیسیکہ عادت مولف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور متممات پہلی باب کی اور ایک
نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنی باب بیچ بیان ہواؤن کی شرح

الفصل الاول

پس پہلے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرت بالصبا واهلكت
عاد بالدبور متفق عليه روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد دیا گیا مین ساتہہ پروا ہوا کی
اور ہلاک کیی گئی عاد ساتہہ پچہوا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب محاصرہ کیا کفار نی مدینہ کو دن خندق کی تو چلی ہوا

پورا نہایت تند کر اوکہیڑ ڈالی خیمہ اونکی اور اوندہا دین ہانڈیان اونکی اور ماری مونہہ پر کنکر او مٹی اور ڈالا اللہ تعالی نی اون کی دلمین رعب اور اونکی
شکست ہوئے اور بہاگی یہہ بات اللہ تعالی کی فضل سی ہوئی اور معجزہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ سارا قصہ سورہ احزاب کی تفسیر مین
مذکور ہی اور قوم عاد کی بارہ بارہ گز کی قدتہی پس بہیجا ہوا جہلی اونسی دی مارا اونکو زمین پر اسطرح کہ پہوٹ گئی سر اونکی اور پہیٹ گئی پیٹ اونکی
اور آنتین نکل پڑین پس مقصود حضرت کو اس سی یہہ تہا کہ ہوا تابعدار اللہ کی ہی کبہی آتی ہی واسطی مدد کی اور کبہی آتی ہی واسطی ہلاک کرنی ایک
قوم کی م ع + وعن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا حتى ارى منه لهواته
انما كان يتبسم فكان اذا راى غيما او ريحا عرف في وجهه متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستی ہوئی یہان تک کہ دیکہون مین اونسی کوے اونکیکو تہی مگر تبسم فرماتی پس تہی جسوقت دیکہتی ابر یا باد پہچانا جاتا
تغیر بیچ چہرہ اونکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جب حضرت ابر یا ہوا دیکہتی غمگین ہوتی اور پہچانا جاتا اثر اوسکا چہرہ مبارک
اونکی پر بسبب خوف اسکی کہ مبادا اس سی کچہہ ضرر لوگون کو ہو غرض مقصود یہہ ہی کہ آنحضرت بیچ شہود یعنی دیکہنی جلال حق کی ہمیشہ خائف و غمگین رہتی اور
ہرگز بیغم اور فارغ نہوتی اور جب ہوا دیکہتی زیادہ فکرمند و متردد ہوتی م ح + وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا عصفت الريح قال اللهم اني اسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها
وشر ما فيها وشر ما ارسلت به واذا تخيلت السماء تغير لونه وخرج ودخل واقبل وادبر
فاذا مطرت سري عنه فعرفت ذلك عائشة فسألته فقال لعله يا عائشة كما قال قوم
عاد فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا وفي رواية
يقول اذا راى المطر رحمة متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
شدت کی چلتی باد کہتی ... میں مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی کہ اسکی ذات مین ہی اور بہلائی اوسچیز کی کہ اوسمین ہی یعنی منافع اسکی اور بہلائی
اوسچیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا واسطی اوسکی یعنی مدد اوسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز کی سی کہ اسمین ہے یعنی ضرر اسکی اور
برائی اوسچیز کی سی کہ بہیجی گئی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی باعث عذاب نہو اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتی گہر سی باہر اور جاتی
اندر اور آتی اور پہر جاتی یعنی بسبب گہبراہٹ کی ایک جا ٹہیرتی نتہی پس جسوقت کہ مینہ برسنی لگتا جاتا رہتا خوف و اضطراب حضرت سی پس معلوم کیا
یہہ یعنی تغیر عائشہ نی پس پوچہا حضرت سی سبب اوسکا پس فرمایا حضرت نی شاید کہ یہہ ابر ای عائشہ مانند اوسکی ہو کہ کہا قوم عاد نی اوسکی حق مین هذا
عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین حال اونکا مذکور ہی پس جب دیکہا قوم عاد نی اوسکو ابر سامنی آیا اون کی نالون کی کہا اوس قوم نی یہہ ابر ہی برسی
گا ہمپر اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فاذا مطرت سری عنہ کی یہہ ہی کہ فرماتی جسوقت دیکہتی مینہ کو گردانتی اس مینہ کو سبب رحمت کا روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بعد لفظ ممطرنا کی اللہ تعالی نی رد کیا اون کی آرزو کو بل ہو ما استعجلتم الخ یعنی یہہ ابر نہین بلکہ یہہ وہ عذاب ہے
جسکی تم جلدی کرتی تہی ہوا ہی جسمین دکہہ کی مار ہی اوکہاڑ ماری ہر چیز کو اپنی رب کی حکم سی پہر کل کو رہگئی کوئی نظر نہین آتا سوای اون کی گہرون
کے یون ہین سزا دیتی ہین ہم گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیۃ کا پس حاصل حدیث کا یہہ کہ جب حضرت ابر کو دیکہتی تو ڈرتی کہ مبادا قوم عاد
نے جیسی ابر دیکہکر جانا تہا کہ مینہ برسی گا اور پہر اون پر مینہ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہوگئی چنانچہ یہہ قصہ سورہ احقاف
مین مذکور ہی ویسی ہی ہمپر بہی یہہ ابر باعث عذاب کا نہو م ع + وعن ابن عمر قال قال رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ــــــــ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانے غیب کے پانچ ہیں پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ
نزدیک اوسکے علم قیامت کا ہے اور اوتارتا ہے مینہ آخر آیۃ تک روایت کی یہہ بخاری نے **ف** خزانے غیب کے پانچ ہیں نہیں اطلاع رکھتا کوئی انکی سوائے
اللہ کی کہ بیان اونکا اس آیت میں ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان
اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ کے پاس ہے علم قیامت کی ہونیکا اور اوتارتی مینہ کا اور وہ جانتا ہے جو کچھہ رحموں میں ہے یعنی بیٹا ہے یا بیٹی ہے گورا ہے یا کالا ہے
بوڑھا ہے یا جوان ہے وغیرہ ذالک اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا میں بہلائی یا برائی اور آخرۃ میں ثواب ملیگا یا عذاب اور نہیں
جانتا کوئی نفس کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے پس یہہ پانچ چیزیں ہیں کہ کلیات انکی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کی اور کبھی
اطلاع ہوتی ہے بعضی برگزیدہ بندوں کو جزئیات بعض انکی کی شرع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَۃَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے قحط شدید یہہ کہ نہ برسائی جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہہ ہے کہ برسائی جاؤ تم اور
برسائی جاؤ اور نہ اگاوی زمین کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کہا قاضی نے کہ معنی یہہ ہیں کہ نہیں ہے قحط شدید یہہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ یہہ ہے کہ برسے
مینہ اور یہہ سخت ہے کہ حاصل نہونا شدۃ کا بعد توقع بہلائی کے اور ظہور اسباب اسکے بدتر ہے اوس چیز سے کہ یاس حاصل ہو پہلے سے شرع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ
تَعَالٰی تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْہَا وَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ خَیْرِہَا وَعُوْذُوْا بِہٖ مِنْ شَرِّہَا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے باو رحمت اللہ کی سے ہے لاتی ہے رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اوسکو یعنی بسبب ضرر پہنچنے کی اوس سے اور مانگو اللہ سے بہلائی
اوسکی اور پناہ مانگو اللہ سے برائی باد کی سے روایت کی یہہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** باوجود عذاب
کافروں پر لاتی ہے یہہ بہی واقع میں رحمت ہے سبب اسکی کہ مومن اونکی ایذارسانی سے بچتی ہیں شرع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا
لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّیْحَ فَاِنَّہَا مَامُوْرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ
بِاَہْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ــــــــ اور روایت ہے ابن عباس
سے یہہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ لعنت کرو باد کو اس لئے کہ وہ امر کی گئی ہے یعنی ساتھہ رحمت کی یا عذاب کی اور
تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہے کسی چیز کو کہ نہو وہ قابل لعنت کی پہرتی ہے لعنت کہنے والے پر روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہا امام غزالی
رحمہ اللہ نے کہ تین چیزیں باعث لعنت کی ہیں کفر اور بدعت اور فسق اور سوا ان میں ایک بات کے نہیں پائی جاتی انمیں سے شرع **وعن** اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَکْرَہُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہٰذِہِ
الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْہَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ہٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْہَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی بن کعب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باد کو پس جس وقت کہ دیکھو تم اوسکو کہ ناخوش رکھتے ہو یعنی جب اوسکا سبب سے گرمی یا سردی اوسکی کی ایذا پاؤ بسبب
سختی اوسکی کی پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجہہ سے بہلائی اوس باد کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اوس میں ہے اور بہلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہو ساتھہ اوسکی اور

پناہ مانگتی ہین ساتھ تیری کے برائی اس باد کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اوسمین ہے اور برائی اوس چیز کیسی کہ امر کی گئی ہی ساتھ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن ابن عباس قال ما هبت ريح قط الا جثى النبي صلى الله عليه وسلم على ركبتيه وقال اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها عذابا اللهم اجعلها رياحا ولا تجعلها ريحا قال ابن عباس في كتاب الله تعالى انا ارسلنا عليهم ريحا صرصرا وارسلنا عليهم الريح العقيم وارسلنا الرياح لواقح وان يرسل الرياح مبشرات رواه الشافعي والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی ابن عباس سے کہا نہیں چلے باد کبھی مگر کہ بیٹھتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو یعنی از راہ تواضع کی واسطے بعد کی اور از راہ خوف کی امت پر اور واسطے تعلیم دینے کی کہ وہ بھی یون ہی کیا کرین اور کہتی یا اللہ گردان اسکو رحمت اور نہ گردان اسکو عذاب الہی گردان تو اسکو ریاح اور نہ گردان تو اسکو ریح کہا ابن عباس نے کہ بیچ کتاب اللہ کے واقع ہوا ہے تحقیق بھیجی ہمنی اوپر انکے باد تند و تیز بھیجی ہمنی اوپر انکے باد بانجھ یعنی جو کہ بار ور نہین کرتی تھی درختونکو اور بھیجین ہمنی بادین میوہ لانی والیان اور یہہ بھیجتا ہی بادین خوشخبری دینی والیان یعنی مینہ کی نقل کی یہہ شافعی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** جانا چاہیے کہ مشہور یہہ ہے کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب مین استعمال کیا جاتا ہی جیسیکہ پہلی دو آیتونمین آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کی مستعمل ہوتا ہی بیچ رحمت کے جیسیکہ اخیر دو آیتونمین آیا ہی اسی واسطے ذکر کی یہہ روایت ابن عباس کی آئی ہی اوسمین ریاحا اور ریحا سی یہہ مراد ہی اور ابو جعفر طحاوی نی انکار اسکا کیا ہی اسی کہ کلام اللہ مین آیا ہی وجرین بہم بریح طیبۃ اور بعضی حدیثونمین بھی استعمال مفرد کا بیچ خیر کے آیا ہی جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین کہ الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نی توجیہ حدیث یہہ کی ہی کہ جب بادین بہت ہوتی ہین ابر و مینہ لاتی ہین اور کھیتیان بڑہتی ہین اور ایک ہو مین یہہ باتین کم ہوتی ہین اس لیے حضرت نی دعا کی کہ گردان اسکو ریاح اور نہ گردان ریح واللہ اعلم۔

وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ابصر ناشئا من السماء تعني السحاب ترك عمله واستقبله وقال اللهم اني اعوذ بك من شر ما فيه فان كشفه الله حمد الله وان مطرت قال اللهم سقيا نافعا رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة والشافعي واللفظ له اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ دیکھتی ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان سی یعنی ابر چھوڑ دیتی کام یعنی مباح اور سامنی ہوتی ابر کی اور کہتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ اوسمین ہے پس اگر کھولدیتا اوسکو اللہ تعریف کرتے اللہ کی اور اگر برستا مینہ کہتی یا الہی ہو پانی نفع دینی والا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نی اور لفظ واسطی شافعی کی ہین

وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت سنتی آواز گرجنی کی اور معلوم کرتی گرنا بجلی کا کہتی یا الہی نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنی کی اور عافیت مین رکھ ہمکو یعنی نہ مار ہمکو ساتھ عافیت کی پہلی اس سے یعنی پہلی اوترنی عذاب کے نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الله بن الزبير انه كان اذا سمع الرعد ترك الحديث وقال سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته رواه مالك روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے یہہ کہ وہ تھی جب سنتی آواز گرجنی کی چھوڑ دیتی بات کرنی اور کہتی پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہی رعد ساتھ تعریف اوسکی کی اور فرشتی خوف اوسکی سی نقل کی یہہ مالک نی **ف** رعد نام فرشتی کا ہی کہ بادل ہانکتا ہے گرجنا آواز تسبیح اوسکی ہی اور آیا ہی ابن عباس سے کہ تھی ہم حضرت عمر کی ساتھ سفر مین پس پہنچا ہمکو گرجنا اور بجلی چمکی اور سردی پس کہا ہمکو کعب نے جو کوئی کہی جسوقت کہ سنی گرجنی کو سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تین بار عافیت دیا جاتا ہی اوس سی پس کہا ہمنی یہہ پس عافیت دیئے گئی ہم ہر نوع سی الحمد للہ اولا

واخرا و ظاہرا و باطنا تمام ہوا ربع اول صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح



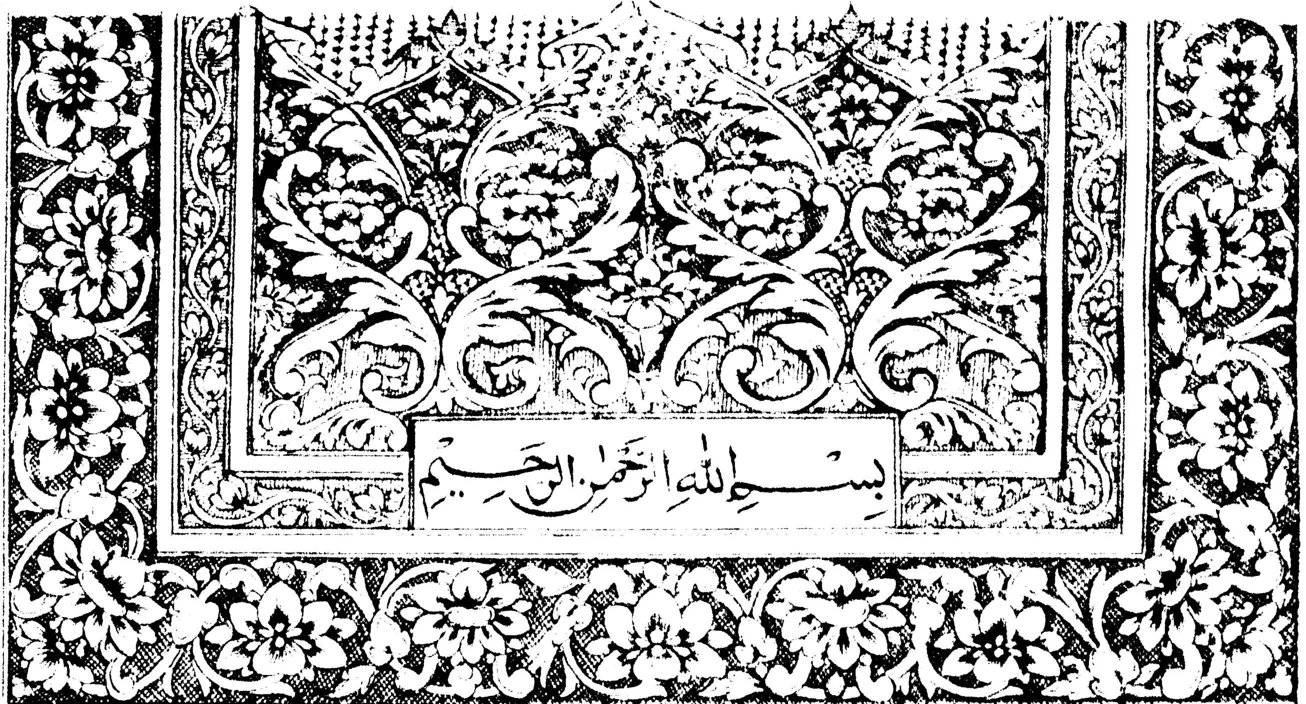
الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی علی من کان حدیثه فی مشکوة صدور الصحابة کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف مظاهر
حق ترجمة مشکوة المصابیح للعالم الکامل تذکرة المتقدمین تکملة المتاخرین الذی اشار الیه بالبنان نائب

ربع ثانی مظاہر حق

رسول الرحمن رجعت الیه رکائب الاستفتاء والاستفسار وانتهت الی جنابه ریاسة الحدیث والتفقه فی الافتاء ونقلیه
طبیب القلوب القاسیة جلیته بجمع المجموع الدانیة والقاصیة مولانا المولوی محمد قطب الدین الدهلوی دامت برکاته

در مطبع هاشمی واقع میرٹھ باهتمام محمد هاشم علی طبع گردید



کتاب الجنائز کتاب بیچ بیان جنازونکی **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھہ زیر جیم کی اور زبر جیم کی یعنی میت کی کہ تخت پر ہو اور ساتھہ زیر کی فصیح تر ہی اور بعضون نی کہا کہ جنازہ ساتھہ زبر جیم کی یعنی میت کی اور زیر سی یعنی تخت کی کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتی ہین اور بعضون نی بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کی زیر سی میت کو کہتی ہین اور جیم کی زبر سی تخت کو کہتی ہین شروع شرح **باب عِیَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ** باب ہی بیچ بیان پوچھنی بیمار کی اور ثواب بیماری کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہلاؤ بہوکی کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چہڑاؤ قیدی کو یعنی دشمن کی ہاتھہ سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ سب امر واسطی وجوب علی الکفایہ کی ہین پس اگر ایک بجالاوی ساقط ہوتا ہی گناہ اورونکی ذمہ سی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بہی بجا نہ لاوی سب گنہگار ہونگی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ بہوکیکو کہلانا سنت ہی اگر خود اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہنچی اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہنچی اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلا ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بہی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اوسکا نہو + **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چہینک والیکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بہی حقوق اسلام سی ہی چنانچہ آگی حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہی اس لیی کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی ادای واجب کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازی کی اور اہل بدعت مستثنی ہین اسسی یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھی نہ اونکی جنازی کی ساتھہ جاوی اور قبول کرنا دعوت کا یعنی اگر کوئی بلاوی مدد کرنیکی لیی تو قبول کری اور جاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی لیی بلاوی تو حاضر ہووی بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا از راہ مفاخرت اور نام ونمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور اگلی علما مکروہ رکہتی تہی اوسکو اور جواب دینا چہینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہی

اوسکی جواب مین کہی یرحمک اللہ لکہا ہی شرح السنۃ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک ہی ور بد ہی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوی نیک ساتہہ بشاشت اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا ۱۲ شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سی پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیے یا ضیافت کی لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہی تجہی سی خیر خواہی کر واسطی اوسکی اور جسوقت چہینکے پہر الحمد للہ کہی پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جسوقت مرجاوی ساتہہ جا اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نجاوی کچہہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ اونمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج پہیر پہیر کر نازل ہوتی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ ۱۲ شرح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْھَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیز کا اور منع فرمایا سات چیزونسی حکم کیا ہمکو ساتہہ عیادت بیمار کی اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینے چہینکنی والیکی اور جواب دینی سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی اور سچا کرنی قسم کہانیوالیکی اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہننی انگوٹہی سونیکی سی اور پہننی ریشم کیسی اور اطلس کی سی اور لاہی کیسی اور استعمال کرنی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کیسی اور ایک روایت مین ہی پینی سی چاندیکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوسمین دنیا مین نہ پیویگا اوسمین بیچ آخرتکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچا کرنی قسم کہانیوالیکی یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنی قسم اوسکیکی اور اوسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کہاوی کہ مین تجسی جدا نہین ہونیکا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکی کرنی پر پس کرتا کہ اوسکی قسم ٹوٹی نہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوی کہ تجہی خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کہ کری وہ کام واسطی تعظیم نام پروردگار کی اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی نقل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبہی ہوتی ہی مدد ساتہہ قول کی اور کبہی ساتہہ فعل کی اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتی ہین کہ روئی بہری ہوتی ہے اوسمین اور اوسکو زین پر ڈالکر بیٹہتی ہین اوسکو نمد زین کہتی ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کی حریر و دیبا وغیرہ سی بنانی ہین پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑیکا ہی کہ ریشم اور کتان سی بنا جاتا ہی منسوب ہوا قس کی کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنی چاندیکی باسن سی منع فرمایا اور یہی حکم سونیکی باسن کا ہی بلکہ اس سی بہی زیادہ گناہ ہی اوسکا

استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردونکو منع ہین سوای پاسن چاندی کی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اونکا درست
نہین اور نہ ہوی گا اوسین آخرۃ مین ظاہر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ وہ پینی کا نہین آخرۃ مین مدت عذاب اپنی تک یا فی وقت موقف اور حساب
کی یا جنت مین ایک مدت تک نہین پینی کا پہر ہوی گا اور ایسی ہی مراد پہننی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبس فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة
اور ایسی ہی پینی شراب سی اس حدیث مین من شرب بها فی الدنیا لم یشرب بها فی الآخرة ۔ ع ۔ ع ۔ ح وعن ثوبان قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع رواه مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی تحقیق مسلمان جس وقت پوچہتا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی
بیچ میوہ خوری بہشت کی یہان تک کہ پہری روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب جانی کی اوسکی طرف عیادۃ بیمار کی لائق جنت اور میوی خوری
اوسکی کی ہوتا ہی ۔ ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی یقول یوم القیمة یا ابن آدم مرضت
فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودك وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته
لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العلمین قال اما علمت انه استطعمك
عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندی یا ابن آدم استسقیتك فلم تسقنی قال یا رب کیف
اسقیك وانت رب العلمین قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقیته وجدت ذلك عندی رواه مسلم اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی تحقیق الله تعالی فرماوی گا دن قیامت کی ای بیتی
آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی
اور پاک ہی بیماری سی فرماوی گا الله تعالی کیا نجانا تونی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار رہوا پس پوچہا تونی اوسکو کیا نہ
جانا تونی یہہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضا میری ای بیتی آدم کی کہانا مانگا مینی تجسی پس نہ کہلایا تونی مجکو کہیگا
ای رب میری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا الله تعالی کیا نہ جانا تونی یہہ کہ
کہانا مانگا تہا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک
میری ای بیتی آدم کی پانی مانگا مینی تجسی پس نہ پلایا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی
تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تہا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پلاتا
اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کی یہہ مسلم نی ف عیادۃ مریض کی نہین الله تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادۃ کرتا پاتا مجکو نزدیک اوسکی اور نہ کہلانی
اور پلانی کی جگہہ فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میری اس سی معلوم ہوا کہ عیادۃ افضل ہی کہلانی اور پلانی سی ۔ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی الله
علیه وسلم دخل علی اعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لا باس طهور ان شاء الله فقال له لا باس طهور ان
شاء الله قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیره القبور فقال النبی صلی الله علیه وسلم فنعم اذا رواه البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی الله علیه وسلم تشریف لیگئی ایک گنوار کی پاس واسطی پوچہنی حال بیماری اوسکی اور تہی حضرت جب جاتی بیمار کی
پوچہنی اوسکو فرماتی نہین کچہہ ڈر یعنی غم کہا اس بیماری سی کہ پاک کرنیوالی ہی بیماری یعنی گناہون سی اگر چاہی الله پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین
کچہہ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی الله کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑہی بڑی پر بلاویگی یہہ تپ اوسکو قبرون مین

یعنی مار ڈالینگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نے پس ہان اسیطرحسی ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی یہی کہ ادنی ادنی کی خبر بہی لیا کرین اور ہان اسیطرحسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ منع کیا تو اب بیمار کیا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو نی انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویگا جسطرح تو کہتا ہی ایسلیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نی کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تہا لیکن بیوقوف اوجہتہ گنوار تہا بسبب شدت درد کی بیتاب ہو کر اسطرح کہہ بیٹہا تہا

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی پہیرتی اوسپر داہنا ہاتہہ اپنا پہر فرماتی دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چہوڑی کسی بیماری کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعنها قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنی سی یعنی جب کوئے عضو دکہتا کسیکا یا ہوتا پہوڑا یا زخم کہتی نبی صلی اللہ علیہ سلم اشارہ کر کر ساتہہ اونگلی اپنی کی برکت حاصل کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی ہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارے کی کہتی ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتی اور رکہتی اوسکو خاک پر پہر رکہتی اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سبب اسرار الہی سی بیچ علاج پہوڑون اور زخمون کی اس سبب کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نی از راہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی بیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکہا ہی حکما نی کہ مسافر کو چاہی کہ یہہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تہوڑی سی پانیکی باسن مین ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سی پس ایسلیے حضرت یہہ فعل کرتی ہون اور اور بہی شارحین نی وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہوئی رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز ہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبانکا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کی ہون مگر ایک منتر بچہو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکی معلوم نہین شرح

وعنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا جہانتک پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماری میں کہ وفات کیے گئی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تہی حضرت دم کرتی اور پہیرتی مین ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتون پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اونکی بدن

مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یون ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے تھی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے اوسپر معوذات

ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور یہی معتمد ہے بات ہے اور بعضون نے کہا قل یا ہی آمین نقل ہے اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھہ پہیرنیکا نہین ہے پس احتمال ہے کہ پہیرتی ہونگی حضرت لیکن ذکر اس کا نہین کیا کہ دم کرنے سے پہیرنا اونکا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بہی ہے کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو کبہی اور اکتفا کرتی ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہے اور اولی یہی ہے کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ کلام اللہ کا پڑہنا مریض پر اور دم کرنا سنت ہے ع ع

وعن عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذہب اللہ ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتی تہی اوسکو اپنی بدن مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ عزت اللہ کی اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی سے یعنی درد کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مین نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تہی مجہہ کو نقل کی یہہ مسلم نے

وعن ابی سعید الخدری ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار ہے تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتھہ نام خدا کے افسون پڑہتا ہون تجہہ پر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجہکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکہہ حسد کرنیوالیکی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجپر نقل کی یہہ مسلم نے

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ان اباکما کان یعوذ بہا اسمعیل واسحق رواہ البخاری وفی اکثر نسخ المصابیح بہما علی لفظ التثنیۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسن اور حضرت حسین رضہ کو ساتھہ اس دعا کی پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی ہر شیطان کی سے اور ہر جانور زہریلی مار ڈالنی والی کی سے اور ہر آنکہہ نظر لگانیوالی کی سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تہی ساتھہ ان کلمات کے اسمعیل و اسحق کو روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ بہما کا ساتھہ ضمیر تثنیہ کی ہے

ف مراد کلمات اللہ تعالی کی سے یا معلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑہ جانیوالیکی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹنے سے مرے نہین اوسکو سامہ کہتی ہین مانند بچہو اور زنبور کی اور کبہی حشرات الارض کو بہی ہوام کہتی ہین اور ساتھہ ضمیر تثنیہ کی کہ پہرتی ہے طرف دو کلمون کی کہ جسمین داخل ہوا ہی لیکن یہہ تکلف ہے سلیمی کہا ہے طیبی نے کہ یہہ سبب سہو لکہنے والی کی ہے صحیح ساتھہ ضمیر مفرد کی ہے ع ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی بہلائیکا ہو جاتا ہی وہ مصیبت زدہ واسطی حصول بہلائی کی نقل کی یہہ
بخاری نے **ف** مصیبت کہتی ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر کی نہین ہی بلکہ کبہی بسبب مہربانی کی ہی ہوتی ہی کہ گناہ جہڑتے
ہین اوس سے اگر صبر کری اور راضی رہی اور یہہ علامت مہر کی ہی اور اگر جزع فزع کری اور خفا ہووی علامت قہر کی ہی ۱۲ ح **وعن** أبي سعيد
الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا أذى ولا غم
حتى الشوكة يشاكها إلا كفر الله بها من خطاياه متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا چبہایا جاتا ہی اسکو
کہ جہاڑتا ہی اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کی آپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہہ
ہے کہ ہم امر آئندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور قصد کرنی اوسکی رنج کہینچی اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کسیطرحکا رنج مسلمان
کو پہنچی باعث جہڑنی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ۱۲ ع **وعن** عبد الله بن مسعود قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم
وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله إنك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
أجل إني أوعك كما يوعك رجلان منكم قال فقلت ذلك لأن لك أجرين فقال أجل ثم قال
ما من مسلم يصيبه أذى من مرض فما سواه إلا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة
ورقها متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخار مین تہی پس لگایا مینی اونکو ہاتہہ
اپنا پہر کہا مینی ای رسول خدا کی آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان تحقیق مجہی بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود
نی پس کہا مینی یہہ اسواسطی کہ ہو واسطی تمہاری دگنا ثواب پس فرمایا کہ ہان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ عادا اوسکی گرد و کرتا ہی
اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشة قالت ما رأيت أحدا الوجع
عليه أشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بیماری
اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماریسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنها** قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين
حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی اونہین عائشہ سے
کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میری کی اور تہوڑی میری کی پس نہین مکروہ جانتی ہین سختی موت کی واسطی کسیکی کبہی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حالمین کہ ٹکیہ لگی ہوئی تہی مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی
پس نہین مکروہ جانتی ہین الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جانا
مینے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی واسطے حضرت کو بطریق
اولی ہونی ۱۲ ع **وعن** كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح
تصرعها مرة وتعدلها أخرى حتى يأتيه أجله ومثل المنافق كمثل الأرزة المجذية التي لا يصيبها شيء حتى يكون
انجعافها مرة واحدة متفق عليه اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل
ٹہنی نرو تازہ کہیتی کی ہی جہکاتی ہین اوسکو بادین گرادیتی ہین بادین اوسکو کبہی اور سیدہا کر دیتی ہین کبہی یہانتک کہ آتی ہی اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی

اور دیتا ہی مارنا ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدہا اور درست کردیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہنچتے اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤ کی نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اوسکا ایکدفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کی ایکبارگی ہی کہ پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سی یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کی اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بلا یا اِن مصیبتین تاکہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ؛ ش ع ؛

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل کھیتی کی ہی ہمیشہ رہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچتی ہے اوسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکھاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہنچتی ہی دنیا مین تاکہ اوسکا عذاب عقبی مین ہو ش ع ؛

وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پہر فرمایا کیا ہی واسطی تیری کانپتی ہی کہا اوسنی تپ ہی نہ برکت دی اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی دور کرتی ہی بھٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابو درداء سی آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جہاڑتی ہی گناہ ایک برس کی ش ع ؛

وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له بمثل ما كان يعمل مقيما صحيحا رواه البخاري اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور قوت نہوتی ہی اوس سی بسبب اوسکی نوافل و اوراد لکھا جاتا ہی واسطی اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نی

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا پاتا ہی اور طاعون کہتی ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نی کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ جسم پر جاتی ہین بدن پر زخم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کی اور گرد اون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ہوع ش ع ؛

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہید پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سی تیسرا ڈوبنی والا اور دون اشیا کی چوتہا دیوار یا چہت کی نیچی دبنی والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈوبنی والا مراد ہی یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹہا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور حکمی ہین یعنی اونکو بہی ثواب شہید کا ملتا ہی جانا چاہیے کہ شہید حکمی کہ وارد ہوئی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نی پانچ تک بہی مین چند کو ہوئی اور اور یہہ مین ذات الجنب والا اور جو جل کر مری اور عورت جو مری ساتہہ جمع کی یعنی پیٹ سی بچہ کر یا باکرہ اور عورت کہ

مری حمل سی جنتی تک یا دو چہتانی تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر گر کر مری سواری پر سی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی
کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنی والا گڑہی مین اور جسکو کہا جاوین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون
اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مر جاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مر جاوی بچہونون پر اور حضرت
علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ از راہ ظلم کی پہر مر جاوی قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوی ظلم سی پہر مر جاوی اوسی مارنی سی پس وہ
شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور حبابہ بن ابجر سی روایت
ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا شہید مومنین مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کہڑا ہو طرف امام ظالم کی پس کری اوسکو امر بالمعروف
اور منع کری اوسکو منکر سی پس مار ڈالی وہ امیر اوسکو اور ابی موسی سی ہی کہ جسکو علل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کاٹنی سی زہریلی جانور کی پس وہ شہید ہے
اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چہپایا محبت کو پہر مر گیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دوران
سر ہو کشتی مین اور قی آوی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی نی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنی
صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جسنی کہی دن مین پچیس بار
یہہ دعا اللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ پہر مر جاوی اپنی بستر پر دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جسنی نماز چاشت
کی اور روزی رکہی تین دن کی مہینی مین اور نہ چہوڑی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور اور شہید ہی مین جنگل بانی والا
ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مرتی طلب علم مین اور مراد طلب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی مین
اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاوی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی
کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لیی پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی ہو کر بعد زخمی ہونیکی فایدہ اوٹہاوی شہید ہی اور ایسی ہی جب ہی اگر
مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور غریق یعنی جسکی گلی مین پانی پہنس گیا اور دم گہٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی
دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہو تا ہی اچہا ہو کی
اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی
کہ موذن للہ اذان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہو اپنی خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جسنی درود
بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر
سو بار لکہتا ہی اللہ درمیان دونو انکہون اوسکی کی براءة یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہیدان
کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی تعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی
ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسپر شام تک پہر اگر مر جاتا ہی اوس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی
اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نی ایکشخص کو کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی پڑہ اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہی کہ
سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس
یا مکہ یا مدینہ مین شہید ہی یا مری دماغ کی بیماری سی اور جسکو پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا ہو اور جو مری بلا پر شہید ہی اور مقالید السموات
والارض آخر تک کی فضیلت اوسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مرتی نوی برس کا ہو کر یا شیب زدہ یا مرتی اور یا باپ

اوسکی اوس سے راضی ہون اور ہووین نیکبخت کہ جاری اور خاوند اوسی راضی ہوا اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی
مذکری سب نیک کمتر یا جلنی کی واسطی مسلمان صنف کی شہید ہی شرح بزوطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن عائشة قالت سألت**
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فأخبرني أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء وإن الله جعله رحمة للمؤمنين
فليس من أحد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل أجر
شهيد رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کی پس خبر دی مجہکو یہہ
کہ عذاب ہے بہیجتا ہی اوسکو اللہ اوپر جنکی اوپر چاہی اور تحقیق اللہ نی کردا ہی اوسکو رحمت واسطی مومنون کی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین اور سبب نہین کوئی
کہ ہووی طاعون یعنی اوسکی شہر مین پہر ٹہہرا رہی بیچ شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہے کی لیئی ٹہہرا رہا نہ اور غرض کی لیی جانتا
ہے یہہ کہ نہین پہنچی گی اوسکو مگر وہ جو کہ لکہی ہی اللہ نی واسطی اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی مانند ثواب شہید کی روایت کی یہہ بخاری نی **وعن**
أسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز أرسل على طائفة من بني إسرائيل أو على من
كان قبلكم فإذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه
متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل
سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تہی تم سی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوسمین
اور جسوقت کہ ہووی ایک زمین مین اور ہو تم اوسمین پس نہ نکلو بہاگ کر اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سی مراد وہ مین
کہ جنکو کہا گیا تہا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نی فرمایا اللہ تعالی نی فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نی پس بہیجا اللہ نی اون پر طاعون
پس مرگئی ایک ساعت مین اون مین سی چوبیس ہزار بڑی بوڑہی اون کی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکہا ہی اور جانا وہان پہلی منع ہی کہ نفس کو ہلاکت
مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بہاگے نہین اس لیی کہ تقدیر سی بہاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووی وہان جاوی نہین اور اگر کہین پہلی سی تہا اور
وہان وبا آگئی بہاگی نہین جو کوئی بہاگی گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوائی وبا کی اور بعضی جگہون مین بہاگنا آیا ہی جیسی کوئی ایک گہر
مین ہو اور زلزلہ آوی یا آگ لگ جاوی یا دیوار شہر کی نیچی بیٹہا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بہاگنا وہان سی شرح شرح **وعن أنس**
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال الله سبحانه وتعالى إذا ابتليت عبدي بحبيبتيه ثم صبر عوضته منهما
الجنة يريد عينيه رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جو وقت
کہ مبتلا کرتا ہون مین بندی اپنی کو ساتہہ دو پیاریون اوسکی کی پہر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتی ہین حضرت
دو پیاریون سی آنکہین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکی عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرون گا بہشت
مین ساتہہ نجات پانی ہو دگی یا منازل مخصوصہ دونگا اوسمین پس جو مبتلا ہووی اسمین اوسکو چاہی کہ صبر کری اور ظاہر و باطن مین برا نجانی اوسکو اور
جانی کہ اندہا ہونا از رہ غضب الہی کی نہین ہے بلکہ واسطہ دور کرنے گناہون کی اور بلند ہونی درجات کی اور بچانیکی بد نظری ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہ
ہوگئی تو فرماتی تہی کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تہا اب حاصل ہوئی ہی شرح شرح **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن علي قال**
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي
وإن عاده عشية إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة رواه

الجنۃ رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی نہین کوئی مسلمان کہ عیادہ کرے مسلمان
کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلی پہلی مگر کہ دعا کرتی ہین اوسکی لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادہ کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا
کرتی ہین اوسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اوسکی باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے وعن زید بن ارقم قال عادنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کی کہ تہا آنکہون
میرے مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادہ کرنی آنکہون کے دکہنی مین اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ تین بیماریان ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے
صاحب انکا درد والا یعنی جسکی آنکہہ دکہتی ہو اور داڑہ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر مین لکہی ہے اب ان دونو حدیثون مین تعارض ہوا تطبیق ان مین یون
دیجاوے کہ نہ عیادہ کری ان کی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اوسکی بیمار اور گران ہو اوسپر آنا اوسکا پس محتاج ہوگا طرف کہولنی آنکہہ کے درد مین او محتاج ہوگا طرف کلام کرنی کے
داڑہ کی درد مین اور اس سے بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹہنی کی اچہی ہیات پر ساتہہ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہو اوسکو پس نہین
مضائقہ عیادہ کا حاصل یہہ کہ روایت متن کے محمول ہے صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر ۱۲ مولانا عبد العزیز رحمہ وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابو داود
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے پس اچہا وضو کرے یعنی پورا اور عیادہ کرے بہائی اپنے مسلمان کی اللہ کے واسطے تو اوسکے دور کیا جاتا ہے
دوزخ سے مقدار ساٹہہ برس کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادہ کی لیے سنت ہے اور حکمت وضو کی شاید یہی فرمایا کہ عیادہ عبادۃ ہے اور وضو
سے عبادہ کامل وافضل ہوجاتی ہے اور اسے دعا جو مریض کے واسطے کرے گا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا شفي الا ان يكون قد حضر اجله رواه ابو داود والترمذي
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچہے بیمار مسلمان کو پہر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش
بزرگ سے یہہ کہ شفا دے تجہکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہہ کہ حاضر ہو اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہو روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے وعنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعلمهم من الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقولوا بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا يعرف الا من حديث ابراهيم بن اسمعيل وهو يضعف في الحديث اور روایت ہی اونہین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی
سکہلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے اور واسطے سب دردون کے یہہ کہ کہین بیمار ساتہہ نام اللہ بزرگ کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنے والی کی یعنی ابلنی والی کی اور
برائی گرمی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بن اسمعیل کی سے اور ضعیف گنا جاتا ہی حدیث مین ف اسکو ذکر کیا کہ خون جوش مارے
رگ مین پناہ مانگا اوس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہی بیماری پیدا ہوتی ہی کئی طرح کی امراض سے نقل کی یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے
روایت کی ہے اور یعنی جیسے ہی اسکی بیچ دعوات مین ۱۲ وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتكى منكم شيئا او
اشتكاه اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض اغفر لنا
حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع فيبرأ رواه ابو داود روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا
سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو کوئی بیمار ہو تم مین سے کچہہ یا بیمار ہو بہائی اوسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان مین ہے یعنی رحمت اوسکی یا امر اوسکا یا
بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہے کہ عبادہ کیا جاتا ہی آسمان مین جیسا کہ عبادت کیا جاتا ہی زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنی سب نقصانون سے حکم تیرا
نافذ ہی آسمان مین اور زمین مین جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہے پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہماری لیے گناہ ہمارے بڑے اور چہوٹی تو ہے

پروردگار پاکیزہ ونکا یعنی محبت اونکا سا ازل کر رحمت یعنی رحمت عظیم اپنی رحمت مین سی یعنی جو کہ پہیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سی
اس بیماری پر پس اچہا ہو جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر
ہے بخلاف زمین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص بعض بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام
سب پر ہی بسبب قول اللہ تعالی کی جسمین وسعت کل شی او مراد پاکیزہ ہونی سی مومن مین پاک شرک سی باتہی جو کہ ہی مین بری افعال و اقوال سی ۸
ع: **وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف**
عبدك ينكأ لك عدوا او يمشي لك الى جنازة رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
جس وقت آوی آدمی عیادت کو اپنی مریض کی پس چاہیئی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو تا پہنچاوی واسطی تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخم
کری و قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازی کی یعنی نماز کی لئی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن علي بن زيد عن امية انها سألت**
عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله وعن قوله ومن يعمل سوءا
يجز به فقالت ما سألني عنها احد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
هذه معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة حتى البضاعة يضعها في يد
قميصه فيفقدها فيفزع لها حتى ان العبد ليخرج من ذنوبه كما يخرج التبر الاحمر من الكير
رواه الترمذي اور روایت ہی علی بن زید تابعی سی کہ نقل کی امیہ سی یہہ کہ اوسنی پوچہی عائشہ سی معنی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہاری
دلون مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب کریگا تم سی ساتہہ اوسکی اللہ اور پوچہی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا
ساتہہ اوسکی یعنی دنیا مین یا عقبی مین اب کہا حضرت عائشہ نی نہین پوچہا کسی نی اس مسئلہ کو جبسی کہ پوچہا تہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا
یہہ محاسبہ و جزا کہ مذکور ہی ان دونو آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندی پر ساتہہ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی اور رنج سی یہانتک کہ کوئی چیز
مال مین سی رکہتا ہی اوسکو بیچ آستین کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پس غمگین ہوتا ہی بسبب نہ پانی اوسکی کی دور کی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی
ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہون سی جیسا کہ نکلتا ہی بہٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنیکی آگ مین نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچہنی معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کئی جاتی ہین دلون کی خطرون اور بری
اندیشون پر اور دوسری آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دئی جاتی ہین ہر عمل پر تہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوئی کہ کیا کرین
اسلیئی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس پوچہی حضرت عائشہ سی مطالب ان آیتون کا پوچہا اونہون نی جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی آیتون کی یہہ
نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اونکی کی دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ او جزا سی
مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ از راہ عتاب اونکی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سی او معنی عتاب کی یہہ مین کہ
ایک شخص اپنی دوست پر غصہ کری ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کی کہ ہو جاوی اوس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ع ح **وعن ابي موسى**
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا نكبة فما فوقها او دونها الا بذنب
وما يعفو الله عنه اكثر وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو تہوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اوس سی یا کم اوس سی

اور سبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینی کی اون پر دنیا او ر آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سی کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پڑہی
حضرت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب اوس چیز کی کہ کمایا ہاتہون تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت
سے یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مصیبت سی یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کی ہے
یہہ خاص ہی گنہگارون کی لیی اور غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت واسطی بلند ہونی درجون اونکی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین
نقل ہی کہ ایک بزرگ کی انگلی میں کچھ چوٹ لگی وہ روتی تہی اور کہتی تہی آہ کیا گناہ کیا ہی مین کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی ع ع ع ؛ **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الی اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادۃ سی پہر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اوس
عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ تعین ہی ساتہہ اوسکی یعنی نیکی لکہنی کی لیی لکہہ واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جسوقت
کہ تہا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملاون اوسکی اپنی طرف یعنی مری **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل
فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت کہ
مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتہ نیکی لکہنی والی کی لکہہ واسطی اوسکی اچہا عمل اوسکا جو کہ تہا کرتا یعنی
پہلی اس بیماری کی پس اگر شفا دی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی اوسکو پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سے اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور
رحم کرتا ہی اوسکو نقل کی یہہ دونو حدیثین بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید
والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک
وابوداود والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین سات ہین سوای مارے جانیکی راہ خدا
مین جو وبا مین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استسقا رہو یا دست آوین
وغیرہ ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری بیچ پیٹ یا بالک کے شہید ہی روایت
کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات مین بلکہ زیادہ ہین سے سیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری
مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پہلو کی نزدیک دل و سینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم کٹتا ہی اور تپ اور کہانسی رہتی ہی ؛
ع ؛ **وعن** سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل
علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتی
یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا
حدیث حسن صحیح اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان آدمیون مین سخت تر ہی اون کی بلا
لی یعنی محنت و مصیبت کی فرمایا سب سی زیادہ مصیبت انبیا پر ہوتی ہی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہوا انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس

اگر ہوتا ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اوسکی اور اگر ہوتی ہی اوسکی دین مین نرمی ہلکی ہو کم کیجاتی ہی اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت درپی اولاد اسیطرح سی یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اسکی یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطی اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلا ء بلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت پاتی ہین ساتہہ بلا کی جیسکہ اور لوگ لذت پاتی ہین ساتہہ نعمتون کی اور پہر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی وہ بہی بلا مین بہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت درپی الیکی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ بہی لائق اسکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تا وہ بی صبری نکری اور دین سی نکل جاوی بسبب نہ قوی ہونی ایمان کی ۱۲ ع ح **وعن عائشۃ** قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رأیت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی و النسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جبسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا مینی کہ بہلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ۱۲ ع **وعنہا** قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بالموت وعندہ قدح فیه ماء وهو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجهه ثم یقول اللهم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی اور وہ ڈالتی تہی اپنا ہاتہہ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** پانی میں ہاتہہ بہگو کر پہیرتی تہی واسطی دفع کرنی گرمی موت کی اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نی لکہی ہین ایک اون مین سے یہہ ہی کہ یہہ سختی واسطی تسلی امت کی تہی کہ جب وہ ہین کی نسل ہونی روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگی اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۱۲ ح **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل له العقوبة فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنه بذنبه حتی یوافیه به یوم القیامة رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ بندی اپنی کی بہلائیکا جلدی دیتا ہی واسطی اوسکی سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنی کی برائیکا بند رکہتا ہی اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکی کی یہانتک کہ پوری سزا دیگا اوسکو بسبب گناہ کی دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ دنیا مین سزا دیتا ہی اسلیی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم ہر نوع گذر جاتی ہی اور دوسری کی سزا دین پر موقوف رکہتا ہی اسلیی کہ عذاب وہانکا شدید ہی ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضاء ومن سخط فله السخط رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی جزا ساتہہ بڑی بلا کی ہی اور تحقیق اللہ عز وجل جوقت کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہہ بلا کی پس واسطی اوسکی رضا ہی یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سی پس واسطی اوسکی غصہ ہی اللہ کیطرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جب دوست رکہتا ہی مبتلا کرتا ہے

ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو یہہ شق نہین ذکر کی اس لیی کہ سمجھی جاتی ہی سیاق سی کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل

اسکا یہہ کہ رضا اور غضہ بندیکا علامت رضا اور غضہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتی تہی کہ کسطرح معلوم ہو رضا او رغضہ اللہ

تعالی کا بندی سی جواب دیتی تہی کہ اگر بندہ خدا ای رضی ہی خدا ہی اوس سے رضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا ہی اوس سی ناراض ہی ۞ **وعن**

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰی

یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتی ہی بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمانکو بیچ ذات اوسکی کی اور مال

اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی یہانتک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی یعنی بعد مرنی کی اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین

بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ۞ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِیِّ

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا

بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نے نقل کی اوسکی دادا سی یعنی اپنی باپ سی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطی اوسکی اللہ کی طرف سی ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا

اوس مرتبہ کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال اوس کی مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہنچاتا

ہے اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر

کرنی کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا تہ ۞ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ

حَتّٰی یَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا

ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی ننانوین بلامین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین اوسکو بلامین واقع ہوتا

بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بی اندازہ مین

ہے کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر نادر خلاصی پائی اون سی پڑتا ہی بڑہاپی مین کہ درد بی دوا اور بلا بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی

سے ہنین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کا فر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ صبر اپر اللہ کی حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ

نی اوس کی لیی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ رضی ہو ساتہہ قضا

میری کی پس ڈہونڈہی رب سوا میری خیال کرنا چاہیی کہ کیا غضب ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اسپر کہ رضی بقضا ہو اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر

والشکر والرضا ۞ ع برح ۞ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ

یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرین گی اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی ہی بلاؤن سے

وہ آرزو کرین گی دن قیامت کی اوسوقت کہ دیی جاوین گی مبتلا بلا ثواب بہت کاشکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتہہ

قبضیوں کی یعنی ثواب ملتا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ
لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ
اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ
ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابوداود روایت ہی عامر رامی سی کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیماریوں
کا پس فرمایا تحقیق مومن جو وقت پہنچتی ہی اوسکو بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ عز وجل اوس بیماری ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطی گذری ہوئی
گناہون اوسکی کی اور نصیحت ہوتی ہی واسطی اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جس وقت بیمار
ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندہا اوسکو مالک اوس کی نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نی کہ کسواسطی باندہا اوسکو
اور کیون چہوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبہی پس فرمایا حضرت نی اوٹہہ کہڑا ہو ہم مین سی پس نہین
تو ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** تحقیق مومن یعنی جب مومن بیماری سی اچہا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہ ہوئی
ہوئی تہی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہ سی اور منافق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی اونٹ کو باندہا اور پہر چہوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ
کیون باندہا اوسکو اور کیون چہوڑا یعنی منافق متنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ
گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی قال اللہ تعالی اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہین تو ہم مین سی یعنی اہل طاعت
بیماری ہی نہین ہی ایسی کہ نہین مبتلا ہوا بیماری مین بلاؤن مین ہو **وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ داخل
ہو تم بیمار پر یعنی خبر لو بیمار کی پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکے یعنی کہو کہ غم نہ کہا کچہہ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیی
کہ یہہ نہین پہیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف**
کہا ہی بعضون نی مستحب ہی مریض کی لیی مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سی منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کی اور
کہا ہی بعضون نی کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطی ملائکہ کی اور اسیطرح مستحب ہی پہننا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح
پہننا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہی **وعن سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ**
بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو کہ مار ڈالی اوس کی نی اپنی پیٹ کی بیماری سی مثل استسقا کی اور دستون وغیرہ بیماری کی نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر
کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** اس لیی کہ بسبب سختی اس مرض کی جہڑ جاتی ہین گناہ اور وہ
شہید مرتا ہی جیسیکہ اوپر گذر چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی لیی بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوی
دین کی یعنی حقوق آدمیون کی واللہ تعالی اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن انس قال کان غلام یہودی**
یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ

فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے

کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادۃ کرتی ہنی اوسکی پس بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی پہر کہا واسطی اوسکی مسلمان ہو تو پس دیکہا لڑکی نی طرف باپ اپنی کی اور وہ تہا پاس اوسکی پس کہا باپ اوسکی نے اطاعت کر ابوالقاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی تہی تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سی یعنی بسبب سلام لانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی سر کی پاس بیٹہنا مستوب ہے عیادت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سی اور جائز ہی عیادۃ اوسکی اور کتاب جنائز میں لکہا ہی کہ نہیں مضایقہ ساتہہ عیادۃ یہودی کے اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ عیادۃ مجوسی کے اور فاسق کی بہی عیادۃ کرنی مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ کچہہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتی ہین سلام لانا لڑکی کا صحیح ہی اور لکہا ہے علمانی کہ نام اوس لڑکی کا عبدالقدوس تہا ۱۲ منہ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادۃ کری بیمار کی پکارتا ہی پکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سی خوش ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہووی چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سی ایک مرتبہ اتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کی لیی پیادہ پا جانا افضل ہی ۱۲ منہ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نی ای ابوالحسن کنیت حضرت علی کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبح کی شکر خدا کا اچہی ہونیوالی بیماری سی یعنی شکر ہی کہ آج اچہی ہین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی یہہ ہین کہ قریب صحت ہین یہہ انہون نی موافق گمان اپنی کی کہا یا بطریق فال نیک کی ادب یہی ہی کہ جو لوگ حال بیمار کا پوچہی اسیطرح جواب نیک دی ۱۲ شرح **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ** قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سی کہ کہا کہا واسطی میری ابن عباس نی آیا نہ دکہلاؤن مین تجکو ایک عورۃ اہل بہشت مین سی کہا مینی ہان کہا یہہ عورۃ کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی حالت بیخودی مین پس دعا کر واسطی میری پس فرمایا اگر چاہی تو صبر کر اور تیری لیی ہی بہشت اور اگر چاہی تو دعا کرون مین اللہ سی یہہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورۃ نی صبر کرونگی پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی پس دعا کیجی اللہ سی یہہ کہ نہ کہلا کرین بدن میرا پس دعا کی حضرت نی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اوس عورۃ کا سعیرہ تہا یا شقیرہ یا سکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا

ساتھ صبر کی فضل ہے عافیت سی لیکن بہ نسبت بعض فرد کی یعنی اوسکی لیے کہ معطل کری مرض نفع رسانی مسلمانون کیسی اور دلالت کرتاہی اسپر کہ جو از
دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھہ حدیث ابی داؤد کی کہ کہا صحابہ نی کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالی نی نہین پیدا
کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکہی ہی اسکی دوا سوا بڑہاپی کی اور دوا کرنی منافی توکل کی نہین اس لیے کہ یہ بہین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نی ہی دوا کی ہے
حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کی ہے بلکہ کیا حضرت ابوبکر نی فضیلت ہی ؛ ع ؛ وعن
یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ مات
ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من
سیئاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت
یعنی اچانک یعنی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک شخص نی مبارک ہو واسطی اسکی مرگیا اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واے تجھکو کس چیز نی معلوم کرایا تجھکو یعنی نہ تعجب کر یہ خوبی اگر تحقیق اللہ تعالی مبتلا کرتا اوسکو ساتھہ بیماری کی پس
دور کرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی وعن شداد بن اوس والصنابحی انھما دخلا علی رجل
مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیئات
وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا انا ابتلیت
عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک
وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح رواہ احمد
اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سی یہہ کہ داخل ہوی دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتی تہی اوسکی پس کہا دونو نی اوسکو کسطرح صبح کی تونی
کہا صبح کی مینی ساتھہ نعمت کی یعنی نعمت رضا و تسلیم قضا کی اور حال خوش رکہتا ہون کہا شداد نی خوشوقت ہو ساتھہ جبر کی کفارہ ہونی اور دور ہونی خطاؤن
کے اسلیے کہ تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون
مین سی پس تعریف کرتا ہی میری اوپر بلا کرنی میری کی اوسکو پس تحقیق وہ کہڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سی کہ جہان بیمار پڑا تہا پاک ہو کر گناہ سے مونند
مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو ماں اوسکی نی پاک گناہ سی اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مین قید کیا بندی اپنی کو اور آزمایا اوسکو پس
جاری رکہو اور لکہو واسطی اوسکی وہ عمل کہ تہی تم جاری کرتی اور لکہتی واسطی اوسکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد نی وعن عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ
اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ رواہ احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بہت ہوتی ہین گناہ بندے کے
اور نہین ہوتی واسطی اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑی اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھہ غم کی تاکہ جہاڑی گناہون کو اوس بندی سی بسبب غم کی
نقل کی یہہ احمد نی ف ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نی ؛ ع ؛ وعن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیھا رواہ مالک واحمد
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ پیٹہا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ
بیٹہے پاس بیمار کی پس جسوقت بیٹہتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت مین نقل کی یہہ مالک و احمد نی وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار ولیستقبل جریتہ فیقول
بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث
فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ثوبان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیی کہ بجہاوی
اوسکو اپنی سی ساتہہ پانی کی پس چاہیی کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کہڑا ہو سامنی بہاؤ پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یا الہی شفا دی
بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کرا دی اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دی مجکو اور یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور ماری اوس مین
تین غوطی تین دن پس اگر نہ اچہا ہوا تین دن مین پس پانچ دن پس اگر نہ اچہا ہو پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچہا ہو سات دن مین پس نو دن پس
تحقیق نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سی ساتہہ حکم اللہ عز وجل کی یعنی بعد اس عمل کی باقی نہ رہیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ
ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکہتی ہی کہ تین غوطی تین روز مین ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہہ علاج مخصوص
ہی ساتہہ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپ کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لائق ہی مریض کو اسکی
لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نی پس غوطہ مارا پانی مین جب ہوئی تپ کی پس لگ گئی حرارت اندر
بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہو جاوی پس جب اچہا ہوا ایک بات نہ ہی حکایت کی اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہہ نہ سمجہا کہ اس
ہلاکہ مین سبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم ہر طرح کی تپ کی لیی نہین ہی ثبت شرح ؛ وعن ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبہا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبہا فانہا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ
ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہہ اسکو اسلیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پس شکر
گزاری چاہیی نہ کہ ناشکری لکہا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ بلا مین بہی شکر کرنا چاہیی جیسا کہ نعمت مین اسلیی کہ بلا نازل کرنی مین بہی مہربانی منعم کی ہی ثبت شرح ؛
وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ھی ناری اسلطہا علی عبدی المؤمن
فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشخبری ہو تجہکو کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا مین تا کہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ احمد
اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سی مگر وارد اسکا
ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلی اوس داخل ہونیکی جیسا کہ ہو سکتا ہی اوس سی یعنی عذاب جو سبب داخل ہونیکی
ہوگا اوس سی امن مین رہیگا اوسکی بدلی یہان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیی کہ پلصراط دوزخ پر کہڑا ہوگا اوسپر سی سب لوگ گزرینگی
لیکن مومن کی ساتہہ قید کامل کی لگانی چاہیی یعنی یہہ بات مومن کامل کی لیی ہوتی ہی یہہ اس لیی کہا کہ بعضی گنہگار مومن عذاب دیی جاوینگی
ساتہہ آگ کی پس وہ اس قید سی نکل جاوینگی ثبت مولانا ؛ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ
وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ

فِي عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِي رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالتا ہون مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی بیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی بیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشتا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات پاتا ہی مقصود یہہ کہ تعب اور بیماری اور بلا دور کرتی ہین گناہون کو شرح ÷ **وَعَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادة کی ہمنی اونکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نی اونپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطی بیماری کی اسلیے کہ مین نی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیماری سبب بخشنی گناہ کا اور سوای اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیے کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوة یعنی جوانی مین اسواسطی کہ لکہا جاتا ہی واسطی بندیکی ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی جیسا کہ لکہا جاتا تہا اوسکی لیے پہلی بیمار ہونیکی پس باز رکہا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری نی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی ایام جوانی کے حالت صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیماری مین بہی بہت لکہتی ہین اور بڑہاپی کی حالت صحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین بہی کم لکہتی ہین کاشکے جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکہتی شرح ÷ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادة کرتی تہی کسی مریض کی مگر بعد تین دن کی نقل کے یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جمہور علما اسپر ہین کہ عیادة مقید ساتہہ کسی زمانی کی نہین جب چاہی کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہی شرح ÷ **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو دعا کری تیری لیے ہو اسطی کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتونکی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مانند دعا ملائکہ کی ہی اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کی ساتہہ بہت ہوتی ہی بسبب بخشی کی گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنی کی اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنی کی شرح ÷ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سی ہی کم بیٹہنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بہت ہوئی غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹہہ کہڑی ہو میری پاس سے نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کی پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہر مین بہت تہی چنانچہ اونمین حضرت عمر بہی تہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکہون مین تمہاری لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر رض نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمہاری پاس قران موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف

کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکہا دین واسطے تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھہ کہڑے ہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری ومسلم مین ہے رافضی اس سے یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھہ لکہتے حضرت عمر رض نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکہا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کی ہے پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کی لکھنے کا تو مقدور نہ تہا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دنکے کہ نہ تہے حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ رض بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس کے حاضر رہتے تہے پس اگر مصلحت دیکہتے حضرت بیچ لکھنے کی خلافت وغیرہ کی مقدمہ مین تو ضرور لکہتے اوسکو علاوہ اسکی اکتفا کیا حضرت نے خلافت کی مقدمہ مین ساتھہ ایسی چیز کی کہ قریب نص جلی کی تہی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگونکی لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نے سبہون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنیکی ابی بکر رض سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کی کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا کسیکو حضرت ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹہا ہوا تہا اونکے پاس دیکہتے تہے ہمکو یعنی اور باوجود اسکے مجہے امام نکیا اور ابوبکر اونمین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین لا یخافون لومۃ لائم اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بہر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کی لیے گہوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اوسپر حضرت علی رض اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیقۃ خلافت اونکی کے ؛ ع ؛

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانیکی ہے کہ درمیان دو دوہ دوہنے اونٹنی کی ہوتا ہے روایت سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوٹہے جلدی اوٹہہ کہڑا ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دوہا کرتے تین بار کر کر دوہتے ہین ایکبار دوہا پہر ذرا ٹہہر گئے اور بچہ کو تہنون سے لگا دیا تا دودہ خوب اوترے پہر دوہا پس دو بار دوہنے کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہہ ہے کہ عیادۃ کی لیے جاوے تو اسقدر ٹہیرے نا بیمار تکلیف نپاوے ایکشخص لکہتے ہین کہ ہم سہل تستری کی عیادۃ کو گئے اونکی مرض الموت مین پس بیٹہے ہم اونکے پاس اور اونکے پیٹ مین درد تہا پہر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہمارے لیے اونہون نے کہا یا الہی سکہا اونکو نیت عیادۃ کرنے مریض کی غرض کہ اونہون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیے بیمار کے پاس جب اوسکی عیادۃ کی لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹہنے کو دوست رکہتا ہے بسبب یارانی کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنی ہے یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹہنا افضل نہین ؛ ع ؛

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکے کس چیز کو کہانیکو دل چاہتا ہے تیرا کہا اوس نے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کہانیکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بہیج دیوے طرف بہائی اپنے کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تمہین سے چیز کی پس چاہیے کہ کہلا دے اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہہ

ہی ہی کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضی بیمار ونکو کہانا اوس چیزکا کہ دل چاہی اگر تہوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ علم جو فرمایا کلی نہین حسنرتی بن یعنی سکی ایی نہین بعضون کی لیی ہی اور طیبی نی کہا کہ یہہ مبنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع نہو وی اوسکی لیی فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو بہاح ۃ **وعن عبد الله بن عمرو قال توفي رجل بالمدينة ممن ولد بها فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ليته مات بغير مولده قالوا ولم ذاك يا رسول الله قال ان الرجل اذا مات بغير مولده قيس له من مولده الى منقطع اثره في الجنة رواه النسائي وابن ماجة** اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص نی مدینہ مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی الله علیہ وسلم نی پہر فرمایا کاشکی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدایش اپنی کی سو عرض کیا صحابہ نی اور کسواسطی یہہ اے رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنی مین ناپا جاتا ہی واسطی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی انش قدم اوسکی کی جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہی اوتنا جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ شرع ۃ و مولانا ۃ **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت غربة شهادة رواه ابن ماجة** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی مرنا مسافرت مین شہادت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات مريضا مات شهيدا ووقي فتنة القبر وغدي وريح عليه برزقه من الجنة رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری بیمار ہو کر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت مین سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مرابطا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین تصحیف کرکر لکہا یا ہی بلی مریضا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیی لکہا ہی میرک نی اپنی نسخہ کی حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پہر اوسکی نیچی لکہا ہی لذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ما جاء من مات مرابطا مات شہیدا پہر بعضون نی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نی مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال اور کہا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ الفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۃ ع **وعن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم الى ربنا عز وجل في الذين يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا ويقول المتوفون اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا فيقول ربنا انظروا الى جراحتهم فان اشبهت جراحهم جراح المقتولين فانهم منهم ومعهم فاذا جراحهم قد اشبهت جراحهم رواه احمد والنسائي** اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا جہگڑینگی شہید اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچہونون پر یعنی گہرون مین مری ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنی پروردگار عز وجل کی بیچ حق ان لوگون کی کہ مری مین طاعون یعنی وبا سی پس کہینگی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون ساتہہ ہماری مرتبہ ہماری مین بیان مشابہت کا یہہ ہی کہ قتل کیی گئی جیسی قتل کیی گئی ہم اور کہینگی وہ کہ وفات دیی گئی بہائی ہماری ہین

یعنی مانند بیماری ہین مرگ اپنی بچھونون پر جیسی مری ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ ہون زخم اون کی زخم ماری گیون
کے پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتہہ اونکی ہین ثواب مین اور ساتہہ اونکی ہین یعنی حشر ومرتبہ مین پس دیکھین گی تو ناگہان زخم اونکی مشابہ ہونگے
زخمون انکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** قتل کیی گئی ہین جیسی ہم قتل کیی گئی یعنی جیسی ہم زخمی ہوکر کفار کی ہاتہہ سی مری ویسیہی یہہ بہی جنات
کی ہاتہہ سی زخمی ہوکر مری لکھاہی علمانی کہ اہل طاعون کو کبہی ایسا معلوم ہوتاہی کہ کسی نی اون کو نیزی سی مارا اسی لیی طاعون نام ہوا الطعن سے معنی نیزہ
مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو طاعون سی مرا شہیدون مین سی ہی اور ساتہہ ہی اونکی ؂ ح ؂ ع ؂ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہاگنی والا بیماری طاعون یعنی وباکی سی مانند بہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کے
سے اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ مشابہہ دی گناہ کبیرہ ہونی مین انتہی اور اگر اعتقاد
کرے کہ اگر نہ بہاگونگا تو ضرور مرجاونگا اور اگر بہاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتاہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون
مین ثواب شہید کا ہوتاہی اگرچہ نہ مری ؂ ع ؂ ح

باب تمنی الموت وذکرہ

باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد
کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکے
ساتہہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کی اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی او محبت اسکی سی اور پہنچنی کی ملک آخرۃ او نعمتون
اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکہے
اور عمل کرے مقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کری اور مقدم رکہی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد کرنا موت کا بغیر عمل کی کچہہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ
قلب کا ہوتاہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتہہ غفلت کی نسأل اللہ العافیۃ ؂ ح ؂

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما
مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو
کرے ایک تمہارا مرنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے
اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات انقطع املہ وانہ
لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کرے ساتہہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جس وقت مرتاہی
منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتاہی ؂ ع ؂
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان
لا بد فاعلا فلیقل اللہم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کی کہ پہونچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر

ہے ضرر آرزو کرنی والا موت کی بس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیے یعنی مرنی سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے
لیے یعنی جینے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نووی و داؤدی نی کہا ہے مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے
اور نقل کی ہی اس ابی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ ہم سی اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا میں اس لیے کہ
ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سی بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اونہوں نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم میں ہی کہ جسنی مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ ہوئے
شہادۃ اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اس لیے کہ بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ نی دعا کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ
مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ اور زندگی ہمنی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ
زیادہ ہوں طاعت سی اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر ہی جینے سے ۔ع۔ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ
فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ الْمَوْتُ بُشِّرَ
بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ
لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ
قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکھی اللہ
کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت
عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیوں میں سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتی ہیں مرنیکو فرمایا نہیں ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبر
دیا جاتا ہی ساتھہ راضی ہونی خدا کی اور سے اور بزرگ کرنی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری طرف
اوسکی اوس چیز سی کہ آگے اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکھتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات
اوسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھہ عذاب خدا کی یعنی قبر میں اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ کے
پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سی کہ آگے اوسکی ہی پس ناخوش رکھتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اوسکے
ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی ہی اور موت پہلی ملاقات اللہ کے
ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہیں ہی بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے
اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکی پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنی ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو
دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت
موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ ہی سمجھیں نہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لیس
الامر کذلک کی یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سی موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب
رضای حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تمکث و رموت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے
موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی دوست رکہتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکہتا ہی موت کو اس لیی کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات
خدا کی اور نہین متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمین دلالت ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی ۞ ع ۞ ح **وعن ابی قتادۃ انہ**
کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا
یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ
والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس
سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اوروں کو راحت ہوتی ہی پس فرمایا
بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی
ہین شر اوسکی سی بندی اللہ شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رنج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کی
اوٹہاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سے اسی لیی کہا مسروق نی کہ نہین رشک
لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ رکہا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی
دنیا سی اور کہا ابو درداء نی دوست رکہتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطے
کفارہ گناہون کی اور دوست رکہتا ہون فقر کو تواضع کی لیی واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین
کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چہٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون
وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی گناہ و ظلم کی حال ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکہتا ہی اوسکو خدا تعالی پس اٹہا
لیتا ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچہہ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اوسکی کی مینہہ نہین برستا جب مرا مینہہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین
پر اور راحت پائی بہون نی ۞ ع ۞ ح **وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی**
فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت
فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی
کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مونڈہا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی پہر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ
کا اور تہی ابن عمر کہتی جس وقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی
کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ بمنکبی ساتہہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور
ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف آخرت
کے پس نہ ٹہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتہہ لذتون اوسکی کی اور یکسو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتہہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہو دیگا
اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتہہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول
ہو اوسمین ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتہہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکہتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا آخر

یاد دلانا ہی اس لیی کہ مسافر تو کبہی سکونت ہی ٹہرا لیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ جہین سکونت کرتا اور جس وقت کہ شام کری تو انتظار نکر یعنی ہو دی موت شام صبح سامنی تیری اور بلکہ کرتا رہ اور جلدی کر عمل کرنی مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک ت غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہے موقوف لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا او غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین بقدر عمل ہو سکی کرنا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکیگا او غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکی تا ثواب بعد موت کی پاوی ت غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی اینہمہ بندار ای کہ ایام جوانی جاوداں باشد شرح **وعن** جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل موته بثلثة ایام یقول لا یموتن احدکم الا وهو یحسن الظن بالله رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تین دن پہلی وفات اونکی سی کہ فرماتی تہی نمری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکہتا ہو گمان ساتہہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی امید وار کرم او ر مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کری وعدی کریم کی پر کہا ہی علماء نی کہ نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب ہو اور جب مرگ کی قریب ہو تو امید غالب ہو اور یہہ ہی لکہا ہی کہ مراد ساتہہ نیک رکہنی گمان کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچہی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچہا ہو گمان تمہارا ساتہہ خدا کی نزدیک موت کی اس لیی کہ جسکی عمل بری ہون گی پہلی موت کے برا ہوگا گمان اوسکا نزدیک موت کی اور یہہ ہی لکہا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکہی اور خدمت مولی کری اور نظر اوسکی عطا پر رکہی نہ امید جہوٹی کہ باز رکہی عمل سی اور باعث ہووی گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچہا رکہتا ہون گمان اپنا ساتہہ پروردگار اپنی کی جہوٹ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچہا رکہتا ساتہہ پروردگار کی اچہی کرتا عمل شرح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئتم انبأتكم ما اول ما یقول الله للمؤمنین یوم القیمة وما اول ما یقولون له قلنا نعم یا رسول الله قال ان الله یقول للمؤمنین هل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواه فی شرح السنة وابو نعیم فی الحلیة روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور اوس چیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمنی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکہتی تہی تم ملاقات میری کو کہینگی ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکہا تمنی ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکہتی تہی ہم درگذر کرنی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطی تمہاری بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین ف احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ ہی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سی رویت ہو اور بعد لفظ لم کی کہا ابن ملک نی لای سبب ذلک یعنی کیون گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقای یعنی کیون دوست رکہا تمنی ملنا میرا شرح **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا ذکر هاذم اللذات الموت رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کرو یاد کہودنی والے لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف صحیح یہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سی یعنی قطع کرنی والیکی اور

بعضون نی دال ہملہ سی یعنی ڈالنی والیکی جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی او دنیا مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کر توشہ آخرۃ ہی اور زیادہ کیی نسائی نی یہہ الفاظ فانہ لایذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کہ کم کر دیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تہوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب رغبتی اور فانی جاننی دسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تہوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ۲ ع ؛ وعن ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لایق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہیی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجالاتی ہین ہم اوامر دنواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین لیکن جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا بس چاہیی کہ محافظت کری سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد کری موت کو اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جو کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کی یعنی نہ استعمال کری اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکا دی سر کو سوا خدا کی اور کسیکی لیی بس جیسی دیہان جہک جہک کر سلام کرتی ہین بُرا ہی اور نہ بلند کری سر کو از راہ تکبر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکہ اور کان کو گناہ سی بچاوی کہ زبان سی غیبت اور جہوٹ وغیرہ نہ بولی اور آنکہ سی نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکہی اور کان سے کسے کی غیبت اور جہوٹ نقل کہانی وغیرہ کی نہ سنی اور محافظت کری پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزین نہ کہاوی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتہہ اور دل کی اون کو بہی گناہ سی بچاوی کہ ستر سی حرام کاری نکری اور پاؤن سی گناہ کی جگہہ مین مانند میلے اور تماشی اور ناچ رنگ کی نجاوی اور ہاتہہ سی کسی کو ماری نہین اور کسی کا مال چوری وغیرہ کر کی لی اور نہ ہاتہہ لگاوی نامحرم کو اور دل مین نیت بُرا اور بری خطری اور یاد غیر خدا کی نرکہی اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ ہو خاک ہو نگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اوسمین اور چہوڑ دیتا ہی لذات وشہوات اوسکی جیسیکہ آگی فرمایا ومن اراد الاخرۃ الخ یعنی جو کوئی آخرۃ کی ثواب کو اور نعمتون اوسکی کو چاہتا ہی تو چہوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اس لیی کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور یہ وجہ کمال کی دیانت کا تو یارکی لیی ہے یعنی اولیاکی لیی اور کہا نووی نی کہ مستحب ہے بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ۲ ع ؛ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مومن کی حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرۃ کو پہنچتا ہی ۲ ع ؛ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن

يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن
مرتا ہی ساتہہ پسینی پیشانی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نسائی نی **ف** بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سی کہ اوسکے
سبب گناہ جہڑتی ہین اور درجی بلند ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اوٹہاتا ہی مومن طلب حلال مین اور
ریاضت کرتا ہی عبادت مین تادم مرگ اور بعضون نی کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کی علامت بہلائی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
یہہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کی سوای عرق پیشانی کی واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن خالد سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین اور
رزین نی کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطی کافر کی ہی اور رحمت ہی مومن کی لیی **ف** پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانیون
غضب الہی سی ہی بندی پر اسلیی کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکہا ہی علما نی کہ یہہ بات کافر
کے لیی ہی اور اونکی لیی کہ اچہی طریقہ پر نہین ہین جیسا کہ آگی کی روایت مین آیا ہی حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کی لیی نیک ہی اور برون کی
لیی برا ۱۲ ح **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ
قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ
فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان
پر اور وہ تہا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نی کس طرح پاتا ہی تو اپنی کو یعنی کس طرح اپنی دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امیدوار رحمت خدا کا
یا ترسناک اوسکی غضب سی کہا امید رکہتا ہون اللہ تعالی سی ای رسول خدا کی یعنی پاتا ہون اپنی کو امیدوار اوسکی رحمت کا اور باوجود اسکے
تحقیق مین ڈرتا ہون اپنی گناہون سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی خوف و امید بندی کی دل مین بیچ مانند اسوقت
کے مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکہتا ہی یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکہتا ہی اوسکو اوس سبب سے کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سی نقل کے
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** بیچ مانند اسوقت کی مراد یہہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکی مین پہر
مراد اسوقت سی وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کی وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہوا ون مین حکما جیسی وقت لڑائی کا اور
قصاص کا اور مانند اونکی ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی
یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند
جگہہ کو کہ اوسپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکہتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہو لیتا
ہے جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوئی موت مین کچہہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کی

کرتا ہی پس مرتی وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہو گی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا ہی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ آرزو
موت کی بسبب بی صبری اور تنگدلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی او محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی او نیک بختی سی الخ منع جو
فرمایا آرزو کرنی موت کی سی یہہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی مکروہ اسلیے کہ وہ خود آنیوالی ہی چندروز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت
کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعة الآخرة یعنی دنیا کہیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگی ؛ ع ؛ ح ؛ وعن ابی امامة قال
جلسنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء
فقال یالیتنی مت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد
ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنة فما طال عمرک وحسن من عملک
فهو خیر لک رواه احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا انہون ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی الله علیہ وسلم
کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرة کی پس روئی سعد بن ابی وقاص بہت روئی پہر کہا ای
کاشکی مین مرجاتا یعنی لڑکپن ہی مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرة سی نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو
کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیے پس جسقدر کہ دراز ہو گی عمر تیری اور اچہا ہوگا عمل تیرا پس وہ
بہتر ہی تیری لیے نقل کی یہہ احمد نی **ف** کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی یعنی بعد میری تو آرزو کرنی موت کی کچہہ وجہہ ہو سکتی ہی میری ہوتی
ہوئی کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکہنا جمال باکمال میرا کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنی کی درجات اور
نعمتین وہان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر نظر کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچہا کہ مومن کو جینا
بہتر یا مرنا کہا بیچ زمانہ نبوت کی جینا بہتر تہا اور بعد اونکی مرنا بہتر او آخیر جملہ کی بعد دوسرا شق تردید کی محذوف ہی وہ یہہ ہی وان کنت خلقت للنار فلا خیر
فی موتک ولا تحسن الاسراع الیه یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیے پس نہین بہلائی مرنی مین اور نہین اچہی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ؛
ع ؛ وعن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول لا یتمنین احدکم الموت لتمنیته ولقد رایتنی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما املک درهما وان فی جانب بیتی الآن لاربعین الف درهم قال ثم اتی بکفنه فلما راه بکی وقال ولکن
حمزة لم یوجد له کفن الا بردة ملحاء اذا جعلت علی راسه قلصت عن قدمیه واذا جعلت علی قدمیه
قلصت عن راسه حتی مدت علی راسه وجعل علی قدمیه الاذخر رواه احمد والترمذی الا انه لم یذکر
ثم اتی بکفنه الی اخره اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس اوس
حال مین کہ داغ لیے تہی اونہون نی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی
کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی او تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین ساتہہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونی
گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نی پہر لایا گیا خباب کی پاس کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکہا اوسکو روئی او کہا اگرچہ جائز ہی
یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطی اوسکی کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی او کہل جاتی قدمون سی اور
جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کہینچی گئی اونکی سر پر اور رکہی گئی اونکی پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا ثم آتی تمنیتہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کی اول ہی ایذا دی گئی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینی سی منع ہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیے فرمایا تہا کہ وہ اعتقاد کرتے تہے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچہہ مضایقہ نہین اسکا یا تہی محمول ہی اسپر کہ نہو اوسکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کی کہ جسکی لیے داغ کہاتی تہی یا بسبب خوف تونگری کی کہ اسکی سبب سے آخرکو گناہ مین گرفتار ہو جاوین اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ مابعد کا وتقدیر اسکی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹی عبد المطلب کے سید الشہدا چچا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اذخر نام ایک گہاس ہی خوشبودار چہتون کی تختون پر بچہاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر فضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسی بڑی صحابی نے اپنی حال پر ۱۲ ع ؛

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت موت کا لکہا ہی علمانے کہ علامت موت کی یہہ ہی کہ پاؤن سست ہو جاتی ہین کہ اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہوسکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہو جاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہہ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی اور سورہ یٰسین کا پڑہنا اور دعا خیر کرنی اور پڑہنا یٰس کا اور مانند اسکی کی ہی جیسیکہ حدیثون مین مذکور ہین ۱۲ ح ؛

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنے کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تلقین کی معنی ہین سمجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی تاوہ بہی سنکر پڑہی حکم نکرے اوسکو پڑہنی کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹہے اور جمہور علما کی نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ۱۲ ع ؛ **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ کی پاس پس کہو بہلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنویع کی لیے ہی اور کہو بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیے اچہی اور بیمار کی لیے شفا کی اور میت کی لیے مغفرۃ کی ۱۲ ع ؛ **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی اونہین ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دے واسطے میری بہتر اوس سے اوسچیز سے کہ مجہسے جاتی رہی مگر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطے اوسکی بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان

بہتر ہوگا ابو سلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر مینی کہی یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نی مجہی عوض مین ابو سلمہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیۃ مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہے طرف ہماری عاریۃ ہین مالک وہی ہی اور اوسی سی ابتدا ہماری ہی اور اوسکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل مین یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی اوسکو آسان ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑہنی ساتہہ جزع و فزع کی کچہہ مفید نہین اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑہنی کا کہان ہے کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی جواب یہہ کہ اسکی پڑہنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور ساتہہ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین اور جب مر ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مینی یہہ حدیث حضرت سی سنے تہی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرت کی سامنی مری تو بقصد بجالانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی چاہا مینی کہ یہی کلمات پڑہون پہر اپنی دل مین خیال کیا مینی کہ ابو سلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالی بدلی اوسکی خاوند میرا کریگا بعد ازان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرۃ کرکر مکی سی مدینہ مین گئی تہی اون مین سی سب سے پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرۃ کرکر حضرت پاس حاضر ہوئی تہی اور یہہ حضرت کی بہائی تہی رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹی ہی ہی پہر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کی مینی یہی کلمات پڑہے اوسکی سبب سی حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ۱۲ ع

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پہرا گئین تہین آنکہین اوسکی پس بند کیا آنکہون اونکی کو پہر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائی لوگ اہل اوسکی سی یعنی اسلیے کہ سمجہی کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسون پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین اوس چیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نی یا الہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اسکا بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکی کی کہ باقی ہین بیچ باقی رہی ہوئی لوگون کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوسکی اے پروردگار عالمون کی اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکی لیے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تحقیق روح الخ یہہ علۃ ہی اغماض یعنی آنکہین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینی آنکہون کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی ہی اوسکی ساتہہ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکہین کہلے رکہنی مین ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیی گئی ڈہانکی گئی ساتہہ چادر یمن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا ہووی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد یہہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دینی جانیکی بقدر گناہون کی اور اول ظاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکی اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نہتہا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دلسی ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دلسی دونوسی کہنا افضل ہی ۱۲ ع

وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا سورۃ یس علی موتاکم رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورہ یس اپنی مردون پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مراد مردون سی قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنی مین یہہ ہی کہ آنا قریب المرگ لذت اوٹہاوی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد حقیقی مردی ہون پہر انکی گہر مین پڑہی پہلی دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک اوسکی یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورہ یس مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی بقدر گنتی تمام حروف اوسکیکے ۱۲ ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ مولانا

وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مہاجرین مین سی اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کئی گئی بعد انکی دفن کی وہ مقبرہ ٹہیرا اور حضرت نے دست مبارک سی پتہر اوٹہا کر انکی قبر پر کہا نشان کی لیی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سے اور رونا اوسپر آنسو دلسی جائز ہی ۱۲ ع

وعنہا قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی اونہین عائشہ کی کہا تحقیق ابو بکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہو چکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

وعن حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث بہ الموت فاذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اھلہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادہ کرتی تہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتہہ مرنی انکیکے یعنی تاکہ آؤنگا اور نماز انپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کی پس تحقیق نہین لائق واسطی مردی مسلمان کی یہہ کہ روک رکہا جاوی درمیان لوگون اوسکیکے نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہا وینگی اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیی فرمایا کہ جلد دفن کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان

اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو تم اپنی قریب المرگ کو یہہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیسا سکہلانا اسکا تندرستونکو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** روایت کی ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک وفات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شی قدیر ؂ ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٌ فَمَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ ارْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہی اوسکی پاس فرشتی پس جسوقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی یعنی بہشت مین اور ساتہہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی پہر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکی یعنی بعد کہلوانی فرشتون کی باہلی زمین کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتی ہین کون ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیجاتی ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہو اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو ای جان بد کہ تہی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ پانی گرم کی اور پیپ کی اور ساتہہ ور عذابون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ نکلتی ہی یعنی ساتہہ کراہت کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اوسکیکی پس کہلوائی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پہر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کہولی جاوینگی تیری لیی دروازی آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی آسمان سی پہر پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر تر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کی اور عذاب کی حاضر دونون ہوتی ہین پہر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے

انپا کام کرتی ہین اور اگر بدکار دیکھتی ہین فرشتی عذاب کی اپنا کام کرتی ہین اور مراد صالح سی یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالیٰ کی اور حقوق
اوسکی بندون کی اور فاسق مسکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہی تاکہ رہی وہ درمیان خوف و رجا کی اور پھر آتی ہی طرف قبر
کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اہل اسافلین مین بخلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوی کھاتی ہی جنت مین جہان چاہتی
ہے اور جگہہ پکڑتی ہی طرف قندیلون کی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتہہ ہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور
نماز پڑہتا ہی اور چین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونی دولہی کی اور دیکہتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بحسب مقام اور مرتبی اپنی پس امور حکم
اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سی ہی پس مومن مشکل نجانی اونکو ۔ع ۔ **وعنہ** ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسک قال ویقول
اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلی الله علیك وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم یقول انطلقوا به الی آخر
الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول اهل السماء روح خبیثة جاءت من قبل الارض
فیقال انطلقوا بها الی آخر الاجل قال ابو هریرة فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم ریطة کانت علیه علی انفه
هکذا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی
ہین اوسکو دو فرشتی لیجا رہتی ہین اوسکو کہا حماد نی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نی یا ابوہریرہ نی خوشبوئی اوس روح کا
اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہی اوس سی بو مشک کی اسطرح ایسی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنی تہی یاد نرہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین
اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سی بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتی ہین رحمت بہیجی اللہ تجہپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکہتی تہی تو اوسکو پس
لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکیکی یعنی عرش پروردگار اوسکیکی پھر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نی
اور تحقیق کافر جس وقت کہ نکلتی ہی روح اوسکی کہا حماد نی اور ذکر کیا حضرت نی یا ابوہریرہ نی بدبو اوسکیکا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان
روح ناپاک آئی زمین کیطرف سی پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابوہریرہ نی پس کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر
پتلی کو نہ چادر کا کہ تہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک
پہر ہمارے پاس آتا ہی اور مراد اجل سی نہایت برزخ ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان مرنی اور قیامت کی ہی اور اسطرح سی یعنی ابوہریرہ
نے چادر ناک پر رکہکر بتائی کہ اسطرح سی حضرت رکہی تہی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلئی
کونہ چادر کا رکہا ۔ع ۔ح ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائکة الرحمة بحریرة بیضاء
فیقولون اخرجی راضیة مرضیا عنك الی روح الله وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسك حتی
انه لیناوله بعضهم بعضا حتی یأتوا به ابواب السماء فیقولون ما اطیب هذه الریح التی جاءتکم من الارض فیأتون به ارواح
المؤمنین فلهم اشد فرحا به من احدکم بغائبه یقدم علیه فیسألونه ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فیقولون دعوه
فانه کان فی غم الدنیا فیقول قد مات اما اتاکم فیقولون قد ذهب به الی امه الهاویة وان الکافر اذا احتضر
اتته ملائکة العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطة مسخوطا علیك الی عذاب الله عز وجل
فتخرج کانتن ریح جیفة حتی یأتون به الی باب الارض فیقولون ما انتن هذه الریح حتی یأتون به ارواح

الْکُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہیں روحکو نکل تو اوسحالمیں کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجسے طرف
رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہیں غضبناک پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے
ہیں اوس روحکو بعضے فرشتے بعضوں سے یعنی ہاتھوں ہاتھ لیجاتے ہیں ازراہ تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ لاتے ہیں اوسکو دروازوں آسمان پر پس کہتے
ہیں فرشتے آپسمیں کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سے پھر لاتے ہیں اوسکو طرف ارواح مومنوں کی یعنی جہاں اونکی ارواحیں رہتی ہیں
علیین میں یا جنت میں یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بحسب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آنے اوس روحکے ایک تہا ایسے
ساتھہ غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکے گہر کے لوگ اوس سے نہایت خوش ہوتے ہیں اسیطرح سے اس
مومن کی روح جانے سے اور روحیں خوش ہوتی ہے پہر پوچہتے ہیں ارواحیں مومنونکی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے کیا فلانے نے یعنی کیا
حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی نام لیکر پوچہتے ہیں احوال اون اشخاص کا کہ دنیا میں اونکو چہوڑ کر مری ہے پس کہتے ہیں ارواحیں آپس میں
چہوڑ دو اسکو اس لیے کہ یہہ تہی غم دنیا میں یعنی جب راحت پاوےگی تب پوچہنا پس کہتی ہے یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا
کہ تم احوال پوچہتے ہو کیا نہیں آیا تمہارے پاس پس کہتے ہیں وہ روحیں کہ تحقیق لیگئی اوسکو طرف ماں اوسکی کے آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر
جسوقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہیں اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پہر کہتے ہیں فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش
اور ناخوشی کی گئی تجہپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کے یہانتک کہ لاتے ہیں اوسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہیں فرشتے
کیا بری ہے یہہ بو یہانتک کہ لاتے ہیں اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد ونسائی نے **ف** ریشمی کپڑے جو لاتے ہیں شاید روحکو اوسمیں
لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہیں ناخوش ہوویں سنکر اور دعا کریں اونکے لیے ساتھہ استقامت کے یا گناہ
کرتے ہیں تاکہ غمگین ہوویں اوسپر اور بخشش مانگیں اوسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے طرف دروازے آسمان زمین والیکی
کہ پہلا آسمان ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھہ دروازے زمین پس رکہی جاتی ہے طرف اسفل
السافلین کے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہتے ہیں کہ یہی صواب ہے بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہے بیچ گہراؤ
جہنم کی ۔ ع ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى
الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ
فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ
الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ
مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا
اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ
مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے
ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تہا وہ پس بیٹہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹہے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور تہے پرند یعنی

سر جھکا کر جیسی بیٹھی ہو اور دامین بائین نہ دیکھتی تھی اور حضرت کی ہاتھہ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتی تھی اور خط کھینچتی تھی ساتھہ اوسکی زمین مین یعنی جیسے
متفکر کرتی ہین پہر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھہ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ
منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب موت کی پہنچتا ہی تو اوترتی ہین طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن ہوتی ہین
منہہ اونکی مثل آفتاب کی ساتھ اونکی کفن ہوتا ہی کفنون مین یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی سی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر و نکا
یہانتک کہ بیٹھتی ہین سامنی اوسکی جہانتک پہنچی نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتی ہین بسبب کمال ادب کی منتظر ہوتی ہین روح نکلنی کی پہر آتی ہین ملک الموت
علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتی ہین نزدیک سر اوسکی کی پس کہتی ہین اے جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سی اور خوشنودی اوسکی کی فرمایا حضرت
نی پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سی یعنی بسہولۃ و نرمی پس لیتی ہی اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو
ملک الموت نہین چہوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کی ہاتہہ مین ایک پلک مارتی یعنی بسبب اشتیاق کی جلدی سی اوسکو لیلیتی ہین یہانتک
کہ لیتی ہین اوسکو وہ فرشتی اور رکہتی ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روح سی خوشبو مانند بہترین خوشبویون
مشک کی کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدایش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی
جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بہی بڑی سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق نہین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر
نکلنے سی پہلی ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی ہی دشواری سی ہی واللہ اعلم ۱۲ مولانا **قال**

فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ

فرمایا حضرت نی پس لیکر چڑہتی ہین فرشتی اوس جانکو
پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتھہ اوس جانکی کسی جماعت پر فرشتون سی یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہین مگر کہتی ہین کون ہی
یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بن فلانا نیک یعنی اوسکی روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتھہ بہترین ناموں یعنی وصفون اور لقبون
اوسکی کہ کہتی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتھہ اونکی دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لیکر پہنچتی ہین اوسکو آسمان دنیا تلک پیچھے
پہلے تک پہر کہلواتی ہین فرشتی دروازہ اوسکی لیے پس کہولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اوسکا اونکی لیے پس ساتھہ ہوتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقرب
خدا کی کہ اوس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکی یہان تک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین آسمان تلک پس فرماتا ہی اللہ تعالی
عز وجل لکہو یعنی ثابت رکہو نامہ اعمال بندی میری کا علیین مین اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکی کی کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق
ہو ساتھہ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واسطی سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مینی زمین ہی سی پیدا کیا ہی اونکو یعنی بدون بنی آدم کیکو اور اسی مین

پهر بهیجتا هون اونکو یعنی بدنون اور ارواح اونکیکو اور اوسی سی نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نی پس پهر ڈالی جاتی هی روح اوسکی اوسکی بدن
مین پهر آتی هین اوسکی پاس دو فرشتی یعنی منکر نکیر پس بٹهلاتی هین اوسکو پهر کهتی هین اوسکو کون هی رب تیرا پس کهتا هی رب میرا الله هی پهر کهتی هین اوسکو کیا هی
دین تیرا پس کهتا هی دین میرا اسلام هی پهر کهتی هین اوسکو کون هی یهه شخص که بهیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی الله علیه وسلم پس کهتا هی وه رسول الله کی هین صلی الله علیه
وسلم پهر کهتی هین فرشتی اوسکو کس سبب سی جانا تونی یعنی رسول هونا اونکا پس کهتا هی پڑهی مینی کتاب الله اور ایمان لایا مین ساتهه اوسکی اور سچ جانا مینی یعنی
دل سی پس اوس سی رسول هونا حضرت کا معلوم هوا پهر پکارتا هی پکارنیوالا آسمان سی یعنی زبانی الله تعالی کی یهه که سچا هی بنده میرا پس بچهاؤ اوسکی لیے
بچهونی بهشت کی اور پهناؤ اوسکو لباس بهشت کی اور کهولدو اوسکی لیی دروازه طرف بهشت کی فرمایا حضرت نی پس آتی هی اوسکو هوا اوسکی
اور خوشبو پهر کشادگی کیجاتی هی اوسکی لیی قبر اوسکی مین بقدر پهنچنی نگاه اوسکیکی **ف** اور ایک روایت مین آیا هی که عرش تک روحکو لیجاتی هین اور
اسمین آیا که ساتوین آسمان تک لیجاتی هین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی هوں اور بعضی ساتوین آسمان تک علیین نام ایک جگهه کا هی ساتوین
آسمان پر که اوسمین نامه اعمال نیکونکی رهتی هین اور کون هی یهه شخص شاید که بعضونسی یون پوچهتی هون اور بعضون سی اسطرح که کون هی نبی تیرا جیسا
که اور روایت مین آیا هی ۲ مولانا ش ع ؛ **قال** ویأتیه رجل حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح فیقول ابشر بالذی یسرك هذا
یومك الذی کنت توعد فیقول له من انت فوجهك الوجه یجیء بالخیر فیقول انا عملك الصالح فیقول رب اقم الساعة رب اقم
الساعة حتی ارجع الی اهلی ومالی فرمایا حضرت نی اور آتا هی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچهی کپڑی پهنی خوشبودار پس کهتا هی
خوش وقت هو ساتهه اوس چیز کی که خوش کری تجکو یعنی وه نعمتین تیری لیی مهیا هین که نه کسی آنکهه نی دیکهین نه کسی کان نی سنین یهه وه دن هی که وعده
دیا جاتا تها تو یعنی دنیا مین پس کهتا هی میت اوسکو کون هی تو پس چهره تیرا کامل هی حسن و جمال مین لاتا هی بهلائیکو اور خوشخبری دیتا هی اوسکی
پس کهتا هی وه شخص که مین هون عمل نیک تیرا که ایسی صورت پکڑ آیا هون پس کهتا هی میت ای پروردگار میری قایم کر قیامت ای پروردگار میری
قایم کر قیامت تاکه جاؤن مین طرف اهل و مال اپنی کی **ف** مراد اهل سی حور عین اور خادم هین اور مال سی محل اور باغ جنت کی اور اور چیزین انکی
از قسم مال سی هین یا مراد اهل سی قرابتی مومن هین اور مال سی حور و قصور وغیره ش ع ؛ **قال** وان العبد الکافر اذا کان فی انقطاع من الدنیا
واقبال من الاخرة نزل الیه من السماء ملئکة سود الوجوه معهم المسوح فیجلسون منه مد البصر ثم یجیء ملك
الموت حتی یجلس عند راسه فیقول ایتها النفس الخبیثة اخرجی الی سخط من الله قال فتفرق فی جسده فینتزعها کما ینزع
السفود من الصوف المبلول فیاخذها فاذا اخذها لم یدعوها فی یده طرفة عین حتی یجعلوها فی تلك المسوح ویخرج
منها کانتن ریح جیفة وجدت علی وجه الارض فیصعدون بها فلا یمرون بها علی ملأ من الملئکة الا قالوا ما هذا الروح
الخبیث فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التی کان یسمی بها فی الدنیا حتی ینتهی به الی السماء الدنیا فیستفتح له فلا
یفتح له ثم قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط
فیقول الله عزوجل اکتبوا کتابه فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن یشرك بالله فکانما خر من السماء فتخطفه
الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق فتعاد روحه فی جسده ویأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك
فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما دینك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما هذا الرجل الذی بعث
فیکم فیقول هاه هاه لا ادری فینادی مناد من السماء ان کذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الی النار

فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ

فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ کافر جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرت کی اوترتی ہیں اوسکی طرف آسمان سے فرشتے بیچ عذاب کی کالے ہیں منہ اونکے ہوتی ہیں ٹاٹ پس بیٹھتی ہیں روبرو اوسکی یہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکی کی پس کہتا ہے ای جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہے خوف کیمی ہی نکلنی کے سبب سے عذاب کی کہ دیکھتی ہے بخلاف روح مومن کے کہ وہ جلد نکل آتی ہے خوشی کی سبب دیکھنے انوار و آثار کرم کی پس کہینچتا ہے ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتہہ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے سفود اون صوف تر کر وقت کھینچنی کے اوس سفود سے اون صوف میں سے کچہ اوسکو لگ گیا ہے یعنی اسطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انہا درکرنے ساتہہ سختی اور روح کے تو ایسا حال ہوتا ہے جیسے اوسکی نکل آتی ہے تو زمین سی کہ جیسے پس لیتا ہے ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہیں چھوڑتی فرشتی روح کو اوسکی ہاتھ میں قدر جھپکنے آنکہ کی یہانتک کہ رکھتی ہیں اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور نکلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کی کہ پائی جاوے روی زمین پر پس لیکر چڑہتی ہیں اوسکو پس نہیں گذرتی ساتہہ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون میں سے مگر کہ کہتی ہیں فرشتی کون ہے یہہ روح ناپاک پس کہتی ہیں فرشتی لانی والی یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہے ذکر کرتی ہیں ساتہہ بدترین صفتون اوسکی جو کہ تہا ذکر کیا جاتا ساتہہ اونکی دنیا میں یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہے اوسکی لیے دروازہ آسمان کا پس نہیں کہولا جاتا واسطی اوسکی پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کی لیے یہہ آیت نہیں کہولی جاتی واسطی کافرون کی دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازون سے اور نہ داخل ہونگی بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنی جیسی یہہ امر نہیں ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت میں ہی نہیں ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہیں پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکہو نامہ اعمال اسکا سجین میں کہ نام ایک جگہہ کا ہے نیچی ساتوین آسمان کی کہ نیچی کی زمین ہے پس پہینکی جاتی ہے روح اوسکی پہینکنی کر پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتہہ اللہ کی پس گویا گرا آسمان سے منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک میں پڑا پس اوچک لیتی ہیں اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہے یا پہینک دیتی ہے اوسکو باو بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بدن اوسکی میں اور آتی ہیں اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹہاتی ہیں اوسکو پھر کہتی ہیں واسطی اوسکی کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا ہوں پھر کہتی ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتی ہیں واسطی اوسکی کون ہے یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم میں پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان کی طرف سے یہہ کہ جہوٹا ہے پس بچھاؤ اوسکی لیے بچھونا آگ کا اور کہولو واسطی اوسکی دروازہ طرف دوزخ کی پھر آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ملکر ادہر اودہر نکل آتی ہیں قبر میں پسلیان اوسکے

ف سجین ایک جگہہ ہے گہرا دوزخ میں ساتوین زمین کی نیچی اوسمیں نامہ اعمال دوزخیونکی رکھی جاتی ہیں اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہے بیچ مکان دور کی اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اوسکو گمراہی میں اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیہ یعنی دوسری سند ہے نزدیک اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کافرونکو اسطرح بہینچتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کی لیے بلکہ اکابر موحدین کی لیے یعنی اولیاء اللہ کی لیے ضغطہ قبر کا یعنی بہینچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہے جیسی ماں مشتاق والی اپنی بچہ کو گلی لگاتی ہے ٭ ع ٭ ح ٭ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری

کپڑی ہینی بدبو کہتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھہ اوس چیز کی کہ نا خوش کری تجکو یہہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تہا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا پہر کہتا ہی مردہ ای پروردگار میری نہ قایم کر قیامت کو ﴿ **وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور بیچ ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی طرف سی یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھہ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتھہ رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب فرشتی کہ درمیان آسمان و زمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان دنیا کی دروازون مین سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح اوسکی ہماری طرفسی نقل کیے یہہ احمد نی **ف** ساتھہ رگونکی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سی نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کہینچکر نکالتی ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتھہ ﴿ ع ﴾ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ** روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہہ اوسکو میری طرف سی سلام پس کہا کعب نے بخشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہا ام بشر نی ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ قالب جانورون سبز کی کہاوین گی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا ام بشر نی پس یہہ وہ ہی یعنی وہ یہہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکہی جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی کتاب بعث و نشور میں **ف** عبد الرحمن بزرگ تابعین سے ہیں اور انکی باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی ہیں اور براء بن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تہین اونہون نی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ فلانیکو میری طرفسی سلام کہنا اگر ملی فلانی سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہوا اوسنی براء کا یا بشر کا پسر کعب نے کہا بخشی تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتی ہین کہ جہان کسی سی ایسی بات سنتی ہین کہ کہنی نہ چاہیی ہتی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو بہیجا مین اور سلام و پیام کسیکا پہنچا مین یعنی مین اپنی ہی حالمین گرفتار ہون گا کہ اپنی ہی خبر ہوگی چہ جای خبر اورونکی اور اسیطرح سب کی سب اپنی حالت مین گرفتار ہونگی حاصل یہہ کہ وہان کون آہین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچاوی اور وہ پہر جواب دیوی آگی اس عذر کا جواب دیا ام بشر نی کہ تو اون مین سی نہین ہی کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سی ہی کہ جن کی حق مین حضرت نی ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہون گی چرینگی

جنت مین اور کہا دین گی میوی وہانکی اور پیوین گی پانی وہانکی اور جگہ پکڑینگی سونیکی قندیلونمین نیچی عرش کی ۱۲ ترجمہ ؛ **وعنه** عن ابيه انه كان يحدث انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما نسمة المؤمن طائر تعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله في جسده يوم يبعثه رواه مالك والنسائي والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبدالرحمن سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ وہ حدیث کرتی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کی میوہ کہاتی ہی بیچ درختون بہشت کی یہان تک کہ پہیر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکیکی اوس دن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کی بدن کے ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہدیتی ہین احتیاط کی لئی پس اسمین ہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کی لئی ہی ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی ترجمہ ؛ **وعن** محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت فقلت اقرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبداللہ کی پاس اور وہ تہی قریب مرنیکی پس کہا مین کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام یہہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب غسل المیت وتکفینه

باب ہے بیچ بیان غسل میت کی اور کفن اوسکیکی **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر بعضی نہلادین گی سبکی ذمہ سی فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار ہونگی اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی ترجمہ ؛

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه وفي رواية اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها وقالت فضفرنا شعرها ثلاثة قرون فالقيناها خلفها متفق عليه روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب یعنے اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانیکی اور بیری کی یعنی پانی مین بیری جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سی پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اونکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نی تہہ بند اپنا پہر فرمایا بدن سی لگا دو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کی نیچی رکہہ دو واسطے برکت کی یعنی لگا رہی اور ایک روایت مین ہی غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی داہنی طرف سی اور اعضا وضو اوسکی سی اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہین ہمنی بالون اونکی کی تین چوٹیان پہر ڈالا ہمنی اونکو اونکی پیچہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کی لئی نہ تخییر کی لئی اسلئی کہ اگر پاک ہو جاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سی اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے پانچ بار ورنہ سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکرہ القاضی وابن الملک وغیرہما اولی یہہ ہی کہ دو بار تو بیری کی پتون کی پانی سی نہلاوی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سی اور ابو داود مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نی غسل سیکہا تہا ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی بیری کی پتون سی دو بار اور تیسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام نی

کہ مراد یہہ ہی اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانی
اور خشک کرنی بدن کی بدن کو لگا وی اور لکھا ہی علما نی کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگی تو مشک قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور بیر کی پتّونسی میل خوب دور ہوتی ہی
اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سی جانور موذی اور تہبند حضرت نی صاحبزادی کی لیی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو
پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈہنی ساتہہ لباس صالحین کے بعد موت کی جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کی کپڑونسی
زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکی داہنی طرفسی یعنی داہنی ہاتہہ اور پہلو اور پاونسی ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کی لیی ہی پس اعضاء وضو
کی پہلی دہونی چاہئین گی پہر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک سنت نہین ہی اور حسب
کہا ہی بعضی علما نی یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتونکو اور تالوکو اور دونون کلّونکو اندر سی اور نتہنون کو اور اسپر عمل ہی لوگونکا
اب اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاون بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین کہ پہلی جب اور اعضا وضو کی دہوے پاؤن بہی دہو دے اور نہ دہووی پہلی
ہاتہہ میت کے بلکہ شروع کری منہہ سی بخلاف جنبی کی اس لیی کہ جنبی ہاتہہ پاک کرتا ہی اور اعضا دہونیکی لیی اور میت نہلایا جاتا ہی اور اوسکی ہاتہہ سی اوسکی تو
کے دہونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال عورت کی کہلی ہی رہنی دی گوندہی نہین ۲ ع ۲ وعن عائشة قالت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه اور روایت
ہے عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیی گئی بیچ تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کی ہی ہوئی روئی کی نہ تہا اونمین کرتا سیا ہوا
اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور نہ تہا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کی کفن مین نہ
تہی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑونمین نہ تہی بلکہ سوای تین کپڑونکی تہی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑی کفن کی پانچ ہی لیکن صحیح اول
ہی معنی ہین اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ نہی حضرت کی کفن کی مگر تین کپڑی اور اسی پر مرتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اسمین کہ آیا مستحب ہی یہہ کہ ہون کفن
مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہی کہ تین لفافہ ہون نہ ہون اونمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نی کہ تین
کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوش کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ سیا ہوا
قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو بیان کفنی کہتی ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ۲ ت ۲ ع ۲ وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ کفن دیوی ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو
کفن مردونکو اپنی کو اسلیی کہ وہ ملاقات کرتی ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پورا ہو اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کی پس اچہی سی یہہ
مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین از راہ ناموری اور تکبر کی کہ وہ ناشدہ حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور
کہا توربشتی نی کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال
کے ۲ ع ۲ ح ۲ وعن عبد الله بن عباس قال ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيمة
ملبيا متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گردن توڑ دی
اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کی ہوئی پس مرگیا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غسل دو اسکو ساتہہ پانی

اور بیری کی اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون مین اور نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کی لبیک کہتا ہوا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مر جاوی تو کفن ہی اوسکی لباس مین بطور لباس محرم کی دی اور خوشبوئی
نہ لگاوی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نی کہ اس محرم کو دو کپڑون مین
کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوای اون کپڑونکی اور کپڑا نرکہتا تہا اور خوشبو لگانی اور سر ڈھانکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لیی تہا نہ سبکی لیی
واللہ اعلم ع وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کے
اس اور سکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہی اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانه
ینبت الشعر ویجلو البصر رواه ابو داود والترمذی وروی ابن ماجة الی موتاکم روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پہنو تم سفید کپڑی اسواسطی کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑون مین اپنی مردونکو اور بہتر ہی سرمون تمہاری مین اثمد اسلیی
کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کی بالونکو اور روشن کرتا ہی بینائیکو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ موتاکم تک **ف**
کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اولی سفید ہی اور مضائقہ نہین بردعینی چادرون کا اور کتان کا واسطی کفن مردون
کے اور جائز ہی عورتونکی لیی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن ہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور اثمد
کہتے ہین سرمہ کو جسکو یہان لوگ لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوتی وقت لگاوی واسطی اتباع حضرت کی اور اسوقت خوب تاثیر کرتا
ہی ع وعن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانه یسلب سلبا سریعا رواه ابو داود
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چہینا جاتا ہی چہینا جانا جلد
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جلدی بگڑ جاتا اور خراب ہو جاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن
مین اور مستحب اور خوب ہی اوسطی درجہ کا ہی ع وعن ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها رواه ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری
سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو پہر کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹہایا جاتا ہی اون کپڑونمین
کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ظاہرا اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اس حدیث پر پہنی اور مراد اس
سے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑون مین اوٹھیگا لیکن یہہ ہی مشکل اس لیی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہینگی لوگ ننگی بدن اور ننگے
پاؤن پس معنی اسکی علما نی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اوپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی بہی کہتی ہین
اسلیے کہ جیسے کپڑی بدن سی لگی رہتی ہین ویسیہی عمل ہی متعلق بدن سے ہوتی ہین چنانچہ اول آیۃ ثیابک فطہر کے ہی بعضون نی یہہ کی ہی کہ اعمال
اپنی پس درست کر اور ابو سعید نی جو نئی کپڑی پہنی واسطی ستہرائی اور طہارت کی پہنی تہی اور اسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث بہی حضرت کی اونکو یاد
آگئی بیان کر دی نہ یہہ کہ نئی کپڑی پہننی کی سند کی لیی بیان کی اور یا یہہ کہ قبر دنی اوٹہین کی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہون کی ع
ع وعن عبادة بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلة وخیر الاضحیة الکبش الاقرن رواه ابو داود ورواه
الترمذی وابن ماجة عن ابی امامة اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر

کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی امامہ سے **ف** حلہ ہی یعنی بہتر
کفن لنگی اور چادر ہی اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر کفنا
نکری بلکہ دو کپڑی بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہین اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سینگونکا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اس لیے
اسکو بہتر فرمایا ۱۲ع ۞ ح ۞ **وعن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا**
بدمائهم وثيابهم رواه ابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق شہداء
احد کی یہہ کہ اوتارا جاوی اونسی لوہا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کئی جاوین خون
سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خون مین بہری ہون نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی **ف** امام شافعی کی نزدیک غسل ہے شہید
کی لیی اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ۞ ع ۞ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن سعد بن**
ابراهيم عن ابيه ان عبد الرحمن بن عوف اتي بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب بن عمير وهو خير مني كفن في بردة ان غطي رأسه
بدت رجلاه وان غطي رجلاه بدا رأسه واراه قال وقتل حمزة وهو خير مني ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط او قال اعطينا من الدنيا
ما اعطينا ولقد خشينا ان تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام رواه البخاري روایت
ہے سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبدالرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ تہی روزہ دار پس کہا کہ ماری گئی
مصعب بن عمیر اور وہ تہی بہتر مجہسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پانون اونکی اور اگر ڈہانکی جاتی تہی پانون
کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پہر سر ڈہانک دیا اور پاؤن پر اذخر کہدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم
راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہہ بہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ تہی بہتر مجہسی یعنی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا جیسکہ اوپر مذکور ہوا پہر
کشادہ کی گئی واسطی ہمارے دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی او تحقیق ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہو دی ثواب نیکیون
ہماری کا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پہر شروع کیا رونا یعنی سبب اسکی کہ جو مذکور ہوا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عبدالرحمن
عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے
تہی جب مسلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کمر مین باندہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو
کہ دیکہو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتہ ایمان کی دیکہا مینی اسکو کہ مین کہ ماں باپ اسکی اسکو اچہی سی اچہا کہانا کہلاتی
تہے اور دیکہا مینی کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کی مین آپ تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہداء فرمایا اور اہل بدر و شہدائے احد سی ہین ڈرتی ہین ہم یعنی ڈرتی تہی اس سے کہ داخل ہو جاوین اون لوگون
مین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی **من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلاها مذموما مدحورا** یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہے
دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی اوسکی دنیا مین وہ چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم پہر گردانتی ہین ہم اوسکی لیی دوزخ داخل
ہوگا اوسمین برا کیا گیا راندہ ہوا اسبکہ اونپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہو جاؤن والا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو
ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائے اسکی کچہہ اوسپر انعام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم نہ جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطے
اوسکے کہ چاہتی ہین نہ واسطے ہر چاہنی والیکی حاصل یہہ کہ آیت بیچ حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف

غالب نہ آوے کہ بسبب اس دہشت کے ہم بھی کہیں انہیں میں نہ ہوں اور چھوڑ دیا کہنا باوجود شدت احتیاج کے کہ ڈرے اس سے بھی ایسی کہ جب
خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے اپنی نفس کو طرف لذتوں کی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہووے سنت ہے
ع ؛ ح ؛ **وعن جابر قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابى بعد ما ادخل حفرته فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه**
فنفث فيه من ريقه والبسه قميصه قال وكان كسا عباسا قميصا متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن ابی کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر میں پھر حکم فرمایا اوسکے نکالنے کا یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اوسکو حضرت نے اپنے
گھٹنوں پر پس ڈالا منہہ اوسکے میں آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبد اللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** عبد اللہ بن ابی رئیس تھا منافقوں کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے روز بدر کے
بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسیکا اونکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اونکے عبد اللہ بن ابی نے کہ یہہ بھی دراز قد تھا
کرتا اپنا اونکو پہنایا پس حضرت نے کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرنے کے بدلا و تا نہ لگی رہے منافق کا احسان اونپر نرہ جاوے اور اوسمین ایک اشکال
وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره یعنی دعا نہ کر کسی پر منافقوں میں سے کہ مر گیا ہے
اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبد اللہ کی گور پر تشریف لیگئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکے منہہ میں ڈالا جواب اسکا علماء نے یہہ لکھا
ہے کہ یہہ واقعہ پہلے اوترنے آیۃ کے تھا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکے بیٹے کی کہ وہ مومن
تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکھہ لے ح **ف** جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کر دے اسطرح کہ چت
لٹادے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنی اوسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ پس جب مرے تو باندہ دے کلا اوسکا تا منہہ بند ہو جاوے اور کوئی جانور منہہ میں نگھس جاوے اور بند کر دے آنکھیں اوسکی
اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کریں نہلانے کا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر دے پھر اوسکو لٹاوے اور کپڑے اوتارے اور
ستر اوسکا ڈہانک دے ایک کپڑے سے کہ لمبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کروادے بغیر کلی اور ناک میں پانی دینے کے اور نہلادے
ایسے پانی سے کہ جوش کئے ہوں اوسمیں بیری کے پتے یا اشنان اگر بہم پہنچیں ورنہ خالص پانی سے اور دہووے سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتھہ خطمی کے اور
اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہووے اور لٹادے پہلے بائیں کروٹ پھر نہلادے یہانتک کہ پہنچے پانی اوس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پھر
داہنی کروٹ لٹا کر نہلادے اسیطرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک پہنچے پھر بٹھادے مردہ کو اور ملے پیٹ اوسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھہ تو دہو
ڈالے اور پھر کرے غسل اور وضو نکروادے اور پونچھے اوسکے بدن کو کپڑے سے اور لگادے حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا
کو لگادے کہ سجدہ میں زمین کو لگتے ہیں یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکرے بالوں اور ڈاڑہی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اوسکے اور نہ ختنہ کرے
جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفنادے اور کفن مسنون مرد کے لیے یہہ ہے کہ کفنی ہو مونڈہوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک
اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہے کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی لمبی ہو دو ہاتہہ کی اور
چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتہہ کا لمبا اور چوڑا اوسکا بغلوں کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہوں جیسے مرد کے
کفن میں مذکور ہوئے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اوسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک
ہی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دہونی دے کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفنادے یوں کہ اول لفافہ

یعنے پوٹ کی چادر پہیلاوی پہر اوسپر ازار یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا دی اور ہاتہہ دونون طرف پہیلا دی سینہ پر نرکہی پہر لپیٹی ازار بائین طرف اوسکیسی پہر داہنی طرف سے پہر لفافہ کو یون ہین لپیٹی اور عورت کو پہنا دی کفنی اور اوسکی بالونکو دو حصی کرکر اوسکی سینہ پر اوپر کفنی کی ڈالی پہر اوڑہنی اوڑہا وی پہر ازار لپیٹی پہر لفافہ پہر سینہ بند سکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانون کی طرف سی کفن باندہ دیا جاوی اگر خوف ہو کہل جانیکا تو یہہ بحر اور بحر شرح ملتقی اور جلنی

باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا

باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتہہ جنازہ کی اور نماز پڑہنی اوسکی **ف** جنازہ کی ساتہہ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہی کہ جنازہ کی پیچہی چلی اور پیادہ کو آگی بہی چلنا روا ہی او پیچہی بہی لیکن پیچہی چلنا افضل ہے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑہ لین کی سبکی ذمہ سی فرضیت ساقط ہو جائیگی والا سب گنہگار ہونگی اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازہ کا آگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کی پیٹہہ پر چڑہا ہو لوگون کی کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹہہ کی پیچہی رکہا ہو اور اگر بغیر نہلائی دفن کر دیا جاوی اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو ساقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوی قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیوین اور نماز پڑہین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کی نماز پڑہی او بغیر قبر کہودنی نکالکر غسل دیا پہر کر پڑہین نماز ہ ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذالک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائی ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لیے بہیجا او اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بدی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلدی کرو ساتہہ جنازہ کی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوی اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی سے کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہی حال اوس میت کا اچہا پس جلدی لیجاو اوسکو تا کہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہی تو بہی جلدی لیجاو تاکہ بہنکو بریکو اپنی گردنونسی ہ ع ہ **وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلھا یاویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری** روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاتا ہی جنازہ پس اوٹہاتی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کی اور اگر ہوتا ہی بدبخت کہتا ہی اپنی لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوائے آدمی کی اور اگر سنی آدمی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوی **ف** مومن جلدی چلنی کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتین جنت کی دیکہتا ہی اور بدبخت بسبب دیکہنی عذاب کے واویلا کرتا ہی او میت کلام حقیقۃً کرتا ہی اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی ہی جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لیے ہ ع ہ **وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ** اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازہ کو پس کہڑی ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتہہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹہی یہانتک کہ رکہا جاوی جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر رکہا جاوی یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑی

ہو جاؤ واسطی تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکی کے یا بسبب ہول موت کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہوکر اور ڈر کر اوٹھہ کھڑا ہی اور جب تک رکھا نہ جاوی زمین پر بیٹھی نہیں بلکہ کندہا دینی کی لیی ساتھہ ہی اور کہا بعض علماء ہماری نی کہ جب ارادہ کری جنازی کی ساتھہ جانیکا تو اوٹھہ کر کھڑی رہنا مکروہ ہی اکثر کی نزدیک اور بعضون نی کہا کہ اختیار رکھتا ہی چاہی کھڑا رہی چاہی بیٹھا رہی اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہین اور کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتھہ حدیث حضرت علی رض کی کہ آگی آتی ہی ٭ع٭ **وعن** جابر قال مرت جنازة فقام لها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فقلنا يا رسول الله انها يهودية فقال ان الموت فزع فاذا رايتم الجنازة فقوموا متفق عليه اور روایت ہی جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھہ کھڑی ہوئی اوسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئی ہم ساتھہ اونکی پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لیی اوٹھیں پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جای گہبراہٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکھو جنازہ اوٹھہ کھڑی ہو یعنی اگرچہ کافر ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علي رض قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة رواه مسلم وفي رواية مالك وابي داود قام في الجنازة ثم قعد بعد اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا دیکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی ہوئی تو کھڑے ہوئی ہم اور بیٹھی پس بیٹھی ہم یعنی بیچ دیکھنی جنازی کی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہہ ہی کہ کھڑی ہوئی جنازی کے لیے پہر بیٹھی پیچہی اسکی **ف** پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کھڑی ہوئی حضرت جنازی کو دیکھکر ہم بھی کھڑی ہوئی اور جب گذر گیا اور غایب ہوا نظر سی بیٹھی حضرت اور ہم بھی بیٹھی دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑی ہواکئی پہر بیٹھی رہتی اور نہ اوٹھتی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑی ہو جانا ساتھہ فعل اخیر کی یعنی یہہ حکم پہلی تہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بہی یہی دونون معنی ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین ٭ت٭ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی ساتھہ جنازہ مسلمانکی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطی طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتھہ اوسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکی سی پس تحقیق وہ پہرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی ہر قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازہ پر پہر پہر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پہرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط کہتی ہین دینار کی بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سی مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈہیر بڑا ٭ع٭ **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي اليوم الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر اربع تكبيرات متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچائی خبر نجاشی کے مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتھہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پہر صف باندہی ساتھہ اونکی اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا اول دین نصاری پر تہا پہر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کرکر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نی وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازی کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز نہ پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیی کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکہا ہی کہ

کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انہی اور بعضون نی کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کی پہر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی اور اسحدیث سی شافعی یہہ نکالتی ہین کہ نماز جنازہ کی غایب پر جایز ہی اور حنیفہ کی نزدیک نہین جائز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہو اسلیئی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپہ کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل تہی ہٹادئی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نی کہ کہولا گیا سر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسألناه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها رواه مسلم** اور روایت ہی عبد الرحمن ابن ابی لیلی سی کہ کہا تہی زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنے اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانچ تکبیرین کہتی یعنی کبہی کبہی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علما کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ بہی منقول ہین لیکن لکہا ہی علما نی کہ آخر الامر حضرت سی چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کی قایل نہون تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا ۞ ح ۞ ع ۞ **وعن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة رواه البخاري** اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابن عباس کی جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی مینی سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا امام ابو حنیفہ نی کہ مراد سنت سی یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوی مکان ثنا کی تو قایم ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورہ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑہی ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رضہ نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہی پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہوئی ۞ ع ۞ **وعن عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم** اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہی حضرت کی کہ وہ فرماتی تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانیکی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہونسی ساتہہ طرح طرح کی مغفرتونکی اور پاکیزہ کر اسکو گناہونسی جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑی سفیدکو میل سی اور بدلدی اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکیسے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکیسے

اور بی بی بہتر بی اسکیسی اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسی یا کہا عذاب دوزخ کی سی اور ایک روایت مین ہی
کر بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی متحیر ہونیسی نوشتون کی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نی کہ جب سنی یہہ دعا حضرت سی اوس میت کی لیی مین
تو رشک لیگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میری لیی یہہ دعا کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بی بی بہتر بی
اسکیسی یعنی حور عین اور عورتون دنیا مین سی بہی بہت اشکال رکہا کر عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور وںسی بسبب نماز روزی اپنی کی جواب
کہ داد وہ ہو ا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکہا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت لی پکار کر پڑہی تعلیم کی لیی اور یہہ دعا کی اسنے
اور ترمذی نی ہی روایت کی ہی اور بخاری نی لکہا ہی کہ دعا مین جو میت کی لیی وارد ہوئی ہین یہہ سب ہونسی صحیح تر ہی ہذا ع **وعن**
أبي سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة لما توفي سعد بن أبي وقاص قالت ادخلوا به المسجد حتى أصلي عليه فأنكر
ذلك عليها فقالت والله لقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد سهيل وأخيه رواه مسلم ۔ روایت
ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی یہہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نی داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین انپر
پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نی قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر دونون
بیٹون بیضا کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نام سہیل کی بہائی کا سہل تہا اور بیضا انکی ماں کا نام ہی اور نماز
جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب اس حدیث کی کہ اسمین ذکر ہی
انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نی اسواسطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کی ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان
نماز جنازہ پڑہتی تہی اور ابو داود مین منع کی حدیث ہی موجود ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے
اوسکی اور حضرت عائشہ نی جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نی نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہہ برستا تہا یا معتکف تہی چنانچہ ایک روایت
مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف ہی اسلیی مسجد مین پڑہی ہذا ع **وعن** سمرة بن جندب قال صليت وراء رسول الله
صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها متفق عليه ۔ روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازہ ایک عورت کی کہ مرگئی تہی بیچ نفاس کی پس کہڑی ہوئی بیچمین اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف شافعی کہتی ہین کہ عورت کی کولہون کی سامنی کہڑا ہووی نماز پڑہنی کی لیی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند انکی ہی بیچ حق
نماز عورت کی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنی سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
کہا شیخ ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونیکی نہین اسلیی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہی اعضا کی اسلیی کہ اوپر
اوسکی سر اور ہاتہہ ہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پاؤن اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون اور طرف
کولون کی راوی نی بسبب نزدیک ہونی دونون چیزون کی اسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور عینی نی کہا کہ
روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی یہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولون کی سامنی ہذا ع **وعن** ابن عباس أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم مر بقبر دفن ليلا فقال متى دفن هذا قالوا البارحة قال أفلا آذنتموني قالوا دفناه في ظلمة الليل فكرهنا أن نوقظك فقام
فصففنا خلفه فصلى عليه متفق عليه ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک قبر پر کہ
دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنی مجکو عرض کیا

مجتبائی

صحابی کو دفن کیا ہمنی اسکو بیچ اندہیری رات کی پس مکروہ جانا ہمنی جگانا آپکا پہر کہڑی ہوئی حضرت پس صف باندہی ہمنی پیچہی حضرت کی پس نماز پڑہی اوسپر نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تہا ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک عورت ہی کالی جہاڑو دیتی تہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچہا احوال اوس عورت کیسی یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی نا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابوہریرہ نی پس گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی یہہ کہ جسکی لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تہی پس فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بہری ہوئی ہین تاریکی سی مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو واسطی مردونکی بسبب نماز میری کی اور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی مسلم کی **ف** یا تہا ایک جوان یہہ شک راوی ہی کہ عورت جہاڑو دیتی تہی یا جوان دیتا تہا اور یہہ قبرین مراد اسنی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تہا نماز پڑہنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جایز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مشروع ہے خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون اور ابراہیم نخعی اور ابوحنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہی اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابوحنیفہ کی نزدیک ایک شرط یہہ ہی کہ اگر پہٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پہٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سی کم کا ہو تو جانی کہ نہین پہٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانی کہ پہٹ گیا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کیسی ہے کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لیے پڑہتی تہی اور کو مطلق نہین درست ۱۲ ع ح **وعن** كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسی کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سی یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہی قریب مکی کی پس کہا ابن عباس نی اے کریب دیکہہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لیے کہا کریب نی پہر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہوگئی تہی اوسکی لیے پس خبر دی مینی اونکو پہر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مری پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتی ہون ساتہہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہی اوسپر ایک جماعت مسلمانونکی کہ پہنچین سو کو سب شفاعت کرین واسطی اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہووی پہر ازراہ

فضل وکرم کی اپنی بندونکی حال پر چالیس کی جمع مونیکی ہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عدد ونسی کثرت ہو وہی نہ عدد خاص

ع ت ث **وعن** انسٍ قال مَرُّوا بِجنازةٍ فاثنوا علیها خیرًا فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وجبت ثم مرّوا باُخری فاثنوا علیها شرًّا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنیتم علیه خیرًا فوجبت له الجنة وهذا اثنیتم علیه شرًّا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض متفق علیه وفی روایةٍ المؤمنون شهداء الله فی الارض اور روایت ہی انس سی کہا گذری صحابہ ایک جنازی پر پس تعریف کی اوسپر بہلائیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پہر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نی وہ شخص کہ تعریف کی تمنی اوسپر بہلائیکی پس واجب ہوئی اوسکی لیی بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنی برائی کا پس واجب ہوئی اوسکی لیی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونی اوس چیز کی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مرا اوس حالت پر اور کہا مظہر نی کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت ساتہہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی پہلی کی لیی اور خوف ہی دوزخ کا دوسری کی لیی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخکا کیا تو سبب اسکی کہ مطلع کر دیا ہو اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عرب نی کہ ذکر کرنا کسیکو ساتہہ بہلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ علامت ہی اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور بدبختونکا ہی کہ وہ بسبب مدخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی فاجر کسی سبب سی اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کری کچہہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کی ہو یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگونسی کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہہ معنی نہین ہین کہ جو کچہہ کہین صحابہ اور مومن بیچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون ہی ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنی اونکیلے اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اونکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لیی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ بہلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخکا اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ برائی کی ع ث ت **وعن** عمر رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلمٍ شهد له اربعة بخیرٍ ادخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاری اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطی اوسکی چار شخص ساتہہ بہلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بہی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دین تو بہی داخل کریگا کہا ہمنی اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بہی پہر نہ پوچہا ہمنی اوسی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی سبب فضل اپنی کی اور بہلائی اوسکی اور کبہی یہہ بہی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطی سچ کرنی گمان مومنون کی بیچ ہونی اوسکی صالح چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ع ت ث **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبّوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدّموا رواه البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مردونکو اسلیی کہ تحقیق وہ پہونچی ساتہہ جزا اوس چیز کی کہ آگی

بہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ برا کہو یعنی لعن وطعن اور گالیان وغیرہ مُردونکو اگرچہ ہون فاجر وکافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقیناً معلوم ہو تو مضائقہ نہین مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کی اسلیے کہ جیسا اونہون نی کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کام تہی تو ثواب ملا اونکو برا کہنا نچاہیی اور اگر بد کام تہی شاید کہ اللہ تعالی نی بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہین اونکی برا کہنی مین کیا فائدہ ؟ ع ؟ ح ؟ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایہم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدہما قدمہ فی اللحد وقال انا شہید علی ہؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنہم بدمائہم ولم یصل علیہم ولم یغسلوا رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جمع کرتی دو شخصونکو شہداء احد مین سی بیچ ایک کپڑی کی پہر فرماتی تہی کونسی کو انمین سی زیادہ قرآن یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطی حضرت کی طرف ایک کی اونمین سی آگی کرتی اوسکو قبر مین یعنی جانب قبلہ کی گویا وہ امام ہونا بسبب قاری ہونیکی اور فرماتی کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کی کہ یہ راہ خدا مین ماری گئی ہین اور حکم فرمایا ساتہہ دفن کرنی اونکی خون سمیت اور نہ نماز پڑہی اونپر اور نہ نہلائی گئی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کپڑی کی وہان قلت تہی واسطی ضرورت کی ایک ایک کپڑی مین دو دو دفن کئی اور اس حدیث سی معلوم ہوا شہید اگی نہ غسل ہی نہ نماز پہر غسل دینی پر تو اتفاق ہی سب اماموںکا اور نماز نہ پڑہنی مین اختلاف ہی امام شافعی کہتی ہین کہ نہ پڑہی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ پڑہی سند اونکی بہت حدیثین ہین ؟ ح ؟ **وعن** جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفرس معرور فرکبہ حین انصرف من جنازۃ ابن الدحداح ونحن نمشی حولہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گہوڑا ننگی پیٹہہ کا پس سوار ہوتی اوسپر اوس وقت کہ پہری جنازی ابن دحداح کی سی اور ہم چلتی تہی گرد حضرت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جاتی وقت سوار نہ ہوتی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتی ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پہرتی ہوئی سوار ہوئی پس اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ پہرتی ہوی سوار ہونا مکروہ نہین ؟ ح ؟ ت ؟

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفہا وامامہا وعن یمینہا وعن یسارہا قریبا منہا والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ رواہ ابو داود وفی روایۃ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ وفی المصابیح عن المغیرۃ بن زیاد روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ چلی پیچہی جنازی کی اور آگی اوسکی اور داہنی اوسکی اور بائین اوسکی پاس پاس اوسکی اور کچا بچا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور دعا کیجاوی واسطے ان باپ اوسکی کی ساتہہ بخشش اور رحمت کی یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہ ابو داود نی اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ فرمایا سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ جسطرف چاہی جنازی کی چلی اور لڑکا کہ مر جاوی نماز جنازی کی پڑہی جاوی اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سی ہی **ف** سوار چلی پیچہی جنازی کی یہہ یا تو محمول ہی غالب پر یا بیان جواز پر اور پیادہ کو پیچہی چلنا افضل ہماری نزدیک ہے اور آگی چلنا افضل ہی شافعی کی نزدیک اور داہنی بائین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنی مین فضل یہہ ہی کہ پاس رہی تا مدد کا ہی اوٹہانی مین جنازی کی اور کچا بچا جو نکل پڑی تو ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نماز جب اوسپر پڑہی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکی مانند آواز کرنیکی یا حرکت کرنی عضو کی اور پہر مر جاوی اور امام احمد کی نزدیک نماز پڑہی جاوی اوسپر جبکہ چار مہینی اور دس دن کی بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنی کی آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نی کہ معتبر اسمین یہہ ہی کہ اکثر اوسکا نکل چکی اور وہ

زندہ ہو یعنی اگر دو ہی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو تو نماز پڑہی جاوی اور کم مین نہین اور دعا کیجاوی واسطی مان باپ کی اخر مستحب ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور واسطی لڑکیکی جنازی پر پڑہی اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجای سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی خطا سے مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکی پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد کی لکہا ہی علمانی کہ یہ تحریف ہی معلوم نہین کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی ایسی کہ پایا نہین گیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرہ بن شعبہ سی ۞ ع ۞ ح ۞ وعن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي وأهل الحديث كأنهم يرونه مرسلا اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم نی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتی ہی آگی جنازہ کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہین اسحدیث کو مرسل **ف** یہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک آگی چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچہی چلنا افضل ہی اور پیچہی چلنی مین فائدہ یہ ہی کہ عبرت پکڑتی ہین لوگ جنازہ کو دیکہہ کر اور مستعد رہتی ہین کندہا دینی کی لیی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازہ کی ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دل مین اور اہل حدیث اسحدیث کو مرسل جانتی ہین کہ راوی نے اسکا زہری سے یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہی اور وہ صحابی ہین ۞ ع ۞ ح ۞ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة قال الترمذي وأبو ماجد الراوي رجل مجهول اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچہی اوسکی چلین اور نہین تابع کرتا وہ پیچہی لوگونکی یعنی نہین ہوتا ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سی یعنی ثواب ساتہہ رہنی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی کہا ترمذی نی ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مؤید ہی ہمارے مذہب کے کہ پیچہی چلنا جنازہ کی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کی لیی کرتی ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سی پیچہی ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین ایسی کہ اون تک راوی اچہی ہین ۞ ع ۞ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة وحملها ثلاث مرار فقد قضى ما عليه من حقها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد روي في شرح السنة أن النبي صلى الله عليه وسلم حمل جنازة سعد بن معاذ بين العمودين اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہووی جنازہ کی اور اٹہاوی اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اسپر تہا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازہ کی **ف** تین بار یعنی مدد کری اوٹہانی والون جنازہ کی راہ مین پہر چہوڑ دی تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوی تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازہ کی جاوی اور مددگار رہی

ہو جانیمین وہ جس طرح اوٹہانی مین ادا ہو جاتا ہو کیونکہ حضورؐ نے صبت اور دین وغیرہ کی ادا ہو جاتی ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازہ کی یہہ مذہب شافعی ہی کہ اوٹہاوین جنازہ کو تین آدمی اسطرح کہ کہڑا ہو ایک تو آگی جنازہ کی درمیان دونون لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈونکی اور دو آدمی پیچھی اوسکی ہر ایک اون دو نمین سے رکہی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹہانی جنازہ کی کری پہر مضایقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل نزدیک ابوحنیفہ کی ترجیح ہی یعنی اوٹہاوین اوسکو چار آدمی اور رکہین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سے اور احتمال ہی کہ اوٹہانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کی یا قلت اوٹہانیوالونکی ۞

ع ۞ ح ۞ **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب رواه الترمذي وابن ماجة وروى أبو داود نحوه قال الترمذي وقد روي عن ثوبان موقوفا اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک جنازہ کی پس دیکہا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم کہ تحقیق فرشتی خدا کی اپنی قدمون پر ہین اور تم اوپر پیٹہہ جانورونکی ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی مانند اسکی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی موقوف **ف** اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچھی جنازہ کی اور اس سی مطلق سوار ہوکر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ وہ معذور کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچہہ اور عذر رکہتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازہ کی سوار ہوکر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر معذور کی حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہین لیکن یہہ بہی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلیے کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دی سکتی ۞

ع ۞ ح ۞ **وعن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی جنازی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جیسیکہ حدیث ابن عباس کی مین گذرا یا جنازی پر بعد از نماز کی یا پہلی نماز کے بقصد تبرک کی پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچہہ کہ اسمین ثابت ہوا ہی قول ابن عباس سے کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز جنازی مین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کے یعنے اس قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ۞ ح ۞ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء رواه أبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیی دعا یعنی کسیکی دکہانی سنانی کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى على الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن أبي إبراهيم الأشهلي عن أبيه وانتهت روايته عند قوله وأنثانا وفي رواية أبي داود فأحيه على الإيمان وتوفه على الإسلام وفي آخره ولا تضلنا بعده

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتی نماز جنازی پر فرماتی یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے

اور مردون ہماری کی اور حاضر ہمارے کی اور غایب ہمارے کی اور چھوٹون ہمارے کی اور بڑون ہمارے کی اور مردون ہمارے کی اور عورتون ہماری کی یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھی تو ہم مین سی پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سی پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اوسکی یعنی ثواب کہ بسبب مصیبت اوسکی کی ہمکو حاصل ہوا ہی اوس سے محروم کر اور نہ فتنی مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ اُنثانا تک اور بیچ روایت ابی داؤد کی پس زندہ رکھ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکی یہہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھی اوسکی **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا نماز پڑھی ساتھہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص پر مسلمانون مین سی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تھی یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری کی ہی یعنی اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنیوالا ہے ساتھہ قرآن کی کہ وہ امن دینی والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی عذاب اوسکیسی اور عذاب آگ کیسی اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندونکی ساتھہ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکی اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حبل کی کئی معنی ملا علی قاری نی نقل کئی ہین اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ خلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتھہ قرآن کی تھا پس لفظ حبل سی مراد قرآن ہی جیسیکہ اس آیۃ مین واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوار سی امان ہی اور اضافۃ اسمین بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھہ اوسکی باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کا ۱۲ ش ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکی سی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اسلیے کہ وقت ذکر کرنی صالحین کی اوترتی ہی رحمت اور یہہ امر استحباب کی لیے ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکیسی یہہ امر وجوب کے لیے ہی یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نی کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سی اسلیے کہ زندہ سے بخشوانا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کی کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہی کہ کہا علمانی کہ جب دیکھی نہلانی والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکی اور خوشبو آنیکی اوسمین سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکھی اوسمین بُری چیز مثلاً بو آنی ہوا اوسمین سے یا کالا ہو جاوی منہہ یا بدن یا بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْ** نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوُهٗ مَعَ زِيَادَةٍ وَفِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ اور روایت ہی نافع سی کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی مینی ساتھہ انس بن مالک کے اوپر جنازی کی ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر کی پس کھڑی ہوئی مقابل سر اوسکی کے پھر لائی لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سی پس کہا

باحمزہ کی کنیت ہی انس کی نماز پڑہی اس جنازی پر پس کہڑی ہوئی مقابل درمیان تخت کی پس کہا دا علی اوسکی علاء بن زیاد نی کہ اسیطرح سی دیکہا
تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر بیچ جگہہ کہڑی ہوئی تیری اوس عورت سی اور کہڑی ہوئی
مردسی جگہہ کہڑی ہوئی تیری کی مردسی یعنی حضرت کو دیکہا تو نی کہ کہڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل درمیان کے
کہا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتہہ زیادتی کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کہڑی ہوئی نزدیک کولی
عورت کی **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الرحمٰن بن ابي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية فمرّ عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما انها من اهل الارض اي من اهل الذمة فقالا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له انها جنازة يهودي فقال أليست نفسا متفق عليه روایت ہی
عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سی کہ کہا ہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذرا گیا اونپر ایک جنازہ پس کہڑی ہوگئی دونو
پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمیندار وںسی ہی یعنی ذمیوں سی پس کہا دونوں صحابیوں نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا
اون پاس جنازہ پس کہڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا کیا نہین ہی یہہ جاندار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ بندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیوں سی یعنی زمینداروں سی مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونی
اونکی کے یا بسبب اسکی کہ مسلمانوں نی مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین یہہ جاندار کہ ساتہہ موت اسکی کی ڈری اور عبرۃ پکڑی حاصل
یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیی اوٹہہ کہڑا ہوا مین اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ منسوخ ہوا اوٹہہ کہڑا ہونا ساتہہ روایت حضرت علی رضہ کی پس
شاید کہ اون دو صحابیوں کو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو شرع ❊ **وعن** عبادة بن الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من اليهود فقال له انا هكذا نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وبشر بن رافع الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتی ساتہہ جنازی کی نہ بیٹہتی یہانتک
کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہودیوں سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتی
ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی نہ رہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت
کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہین
قوی **وعن** علي رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد ذلك وامرنا بالجلوس رواه احمد
اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ کہڑی ہوجانیکی وقت دیکہنی جنازی کی پہر بیٹہتی پیچہی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتہہ
بیٹہنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ظاہر اس حدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہی کہڑی ہو جانا بعد اسکی ❊ ع ❊ **وعن** محمد بن سيرين قال ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن أليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال نعم ثم جلس رواه النسائي اور روایت ہی محمد بن
سیرین سی کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نی

ف یہہ نسائی نی نقل کی پہر جبتی ہوئی کہڑی ہوئی ان نی ابن عباس نی کہا ابن عباس نی کہا دیکہکر جنازہ یہود کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوے تہا نہین
یعنی پہلی اسطرح تہا کہ حضرت جنازہ کو دیکہکر اوسکی کہڑی ہوتی تہی بعد ازان بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس کہڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخ نہ
پہنچا تہا اسلیئی انکار کیا ۱۲ ع ❊ **وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان الحسن بن علي كان جالسا فمر عليه بجنازة فقام الناس حتى جاوزت الجنازة فقال الحسن انما مرت بجنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على طريقها جالسا وكره ان تعلو راسه جنازة يهودي فقام رواه النسائي** اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
یعنی محمد باقر سی یہہ کہ حسن بن علی تہی بیٹہی ہوئی پس گذرا گیا اونپر جنازہ پس کہڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تہا یہان تک کہ گذر گیا
جنازہ پس کہا حسن نی سوا اسکی نہین کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی راہ کی بیٹہی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند
ہو سر اونکی سی جنازہ یہودیکا پس کہڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی حضرت کی سبب کہڑی ہونی کا جنازہ یہود کی کہڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا کہ
نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہودیکا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نی لوگونکی کہڑی ہونی پر جنازہ کی لیی برعکس پہلی انکار کی کہ ابن عباس پر کیا
تہا سبب کہڑی ہونیکی پس شاید کہ یہہ بہی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کہڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تہا پہر منسوخ
ہوا اور سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی کبہی بسبب دہشت کی ہوتی اور کبہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبہی واسطی ناخوش رکہنی اسکی کہ جنازہ
بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیئی کہ امام محمد باقر نہین تہی حضرت حسن کی زمانہ مین ۱۲ ع ح ❊ **وعن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مرت بك جنازة يهودي او نصراني او مسلم فقوموا لها فلستم لها تقومون انما تقومون لمن معها من الملائكة رواه احمد** روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت
کہ گذری تجپر جنازہ یہود یکا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کہڑی ہو جاؤ اوسکی لیی پس نہین تم اوسکی لیی کہڑی ہوتی سوا اسکی نہین کہ کہڑی ہوتی
ہو واسطی اونکی کہ ساتہہ جنازہ کی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد نی **ف** سبب کہڑی ہونیکی مختلف ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین
ہو چکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اوپر گذر گیا ❊ **وعن مالك بن هبيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلثة صفوف من المسلمين الا اوجب فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف لهذا الحديث رواه ابو داود وفي رواية الترمذي قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه** اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور
مغفرت اوسکی لئی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین بموجب حدیث کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت
ترمذی کی یون ہی کہ کہا راوی نی تہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگونکو اوسپر کرتی
لوگونکی تین حصہ یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور
روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین
واجب اللہ پر کچہہ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافاۃ ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب ہونا

اور زیادہ فضل وسعدی اوسکی ہے پس یہہ واجب وغیرہ ہی اور منع جو ہی وا ب لذاتہ ہی نہ یہہ اور کرمانی نی لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین سب صفونسی افضل پچہلی
صف ہی واسطی تواضع کی اور سوائے جنازہ کی اور نمازونمین اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کری میت کی لیی بعد نماز جنازہ کی اسلیی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی ساتہہ
زیادتی کی نماز جنازہ مین ؛ح ؛ع ؛ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا
وَاَنْتَ هَدَیْتَهَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ✦
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز جنازہ مین یہہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہی تونی پیدا کیا اسکو
اور تونی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تو نی قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے ساتہہ باطن اسکیکے اور ظاہر اسکیکی اور آئی ہین ہم شفاعت کرنیوالی پس
بخش اسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ
یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ
کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابو ہریرہ کو کہ کہتی تہی یعنی نماز مین یا الہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی **ف**
کہا ابن حجر نی کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفت کاشفہ ہی لفظ صبی کی اسلیی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا
ہی بعضی علمائی کہ نہین مراد ہی ساتہہ عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی نزا ع بسبب غم وحسرت اور دہشت اور ضغطہ کی اور یہہ
سبکو ہوئیگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکرہ السیوطی اور علمائی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہوئیگا اسلیی کہ
عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کی واللہ اعلم ؛ع ؛ح ؛ **وعن** الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ یَقْرَءُ الْحَسَنُ عَلَی الطِّفْلِ فَاتِحَةَ
الْكِتَابِ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی نقل کی
حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کی کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازی لڑکیکی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی بجگہہ سبحانک اللہم کی اور کہتی
یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی گردان اسکو ہماری لیی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ آگی بہیجی آدمی منفعت کی
لیی اور فرط وہ شخص کہ لشکر کی آگی جا کر سرانجام آب ودانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لیی او یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت
ہماری کا ہو کہ شفاعت کری اور ذخر وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی ؛ع ؛ح ؛ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ وَلَا یُوْرَثُ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہووی کسیکا اور نہ وارث
کیا جاوی کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووی نشانی زندگی کی جبیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا ولا یورث **وعن** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْمَ
الْاِمَامُ فَوْقَ شَیْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ یَعْنِیْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی فِیْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت
ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ بہی اوسکی ہون یعنی
نیچے اوس سی ہون روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنازہ کی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اونچی
تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث ہی مخصوص نہین لیکن محل اوسکا کہ باب
مین لائی ہین گو کہ درد حدیث کا اوسمین تہا شاید کہ لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازی مین اسطرح کرتی ہون پس منع کی گئی اس سے

فصل پہلے **الفصل الاول** بیچ بیان دفن کرنی مردونکی **باب دفن المیت** ۱۲۸۸ اسلام ۵۰۲۵ ع

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد بن ابی وقاص قال فی مرضه الذی هلک فیه الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی کی کہ وفات ہوئی اوسمین بنا دو واسطے دفن کی میری لحد اور کہڑی کر دو مجہہ پر کچی اینٹین کہڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لحد کہتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتی ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہو اور خوف دہ جانیکا ہو تو شق کری یعنی جیسی یہان قبرین بنتی ہین اور کہڑی کر دو مجہہ پر کچی اینٹین یعنی اینٹونسی اوس کا داک کر بند کر دینا اور لکہا ہی علمانی کہ حضرت کی قبر کا داک نو اینٹونسی بند ہوا تہا ۱۲ ع **وعن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم قطیفة حمراء رواه مسلم** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شقران جیلی آنحضرت کی نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکہہ دیا تہا اور کہا شقران نی کہ مکروہ جانا مینی یہہ کہ استعمال کری اسکو کوئی بعد حضرت کی اور کہا بعضی علمونین کہ یہہ رکہنا لوئیکا خصائص آنحضرت سے تہا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جہگڑی حضرت علی اور حضرت عباس شقران سی بسبب کہنی اوسکی قبر مین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنی مٹی کی اور علمانی مکروہ رکہا ہی کپڑا بچہانا مردی کی نیچی اس لئی کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ۱۲ ع ح **وعن سفیان التمار انه رأی قبر النبی صلی الله علیه وسلم مسنما رواه البخاری** اور روایت ہی سفیان کہجور بیچنی والیسی یہہ کہ دیکہی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث کی اور اور حدیثون صحیح کے اسی بطور کوہان کی بنانا قبر کا افضل ہی اور مسطح بنانی سی اور امام شافعی نی کہا مسطح افضل ہی ۱۲ ع **وعن ابی الهیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سویته رواه مسلم** اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سی کہ کہا فرمایا مجہکو حضرت علی نی کیا نہ بہیجون مین تجکو اوپر اوس کام کی کہ بہیجا مجکو اوسپہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چہوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمانی کہ تصویر رکہنی حرام ہی اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہی بیٹہنا روبرو اوسکی اور برابر کر دی یعنی پست کر دی ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہی کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کی ہی جو کہ سنت ہی ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علمانی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کی اور مکروہ ہی زیادہ اس سی اور مستحب ہے ڈہا دینا زیادہ کا ۱۲ ع ح **وعن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیه وان یقعد علیه رواه مسلم** اور روایت ہے جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹہنی سی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ نہی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سی کری خواہ قبر کی اوپر گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈہا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نی کہ بنا محتمل ہی دونو چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتہر وغیرہ سی بنا دی خواہ خیمہ وغیرہ کہڑا کری منع دونون ہین کیونکہ کچہہ فائدہ نہین پہر کہا تورپشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا

یہہ بہی سبب ہے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی ہنی کافر کہ سایہ کرتی تہی میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹہنی سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی یہین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا بیٹہنی سی یہہ مراد ہی کہ غم کی مارے قبر ہی پر بیٹہا رہی جیسی یہان بعضی آدمی فقیر ہو بیٹہتی ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ۴ ع ﴿ وعن اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ روایت ہی ابی مرثد غنوی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیٹہو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو طرف قبرون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی بیٹہنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی ہین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مُردی مدفون ہوئی ہین تو اونکو روندتی ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کی لیی یعنی قبر کہودنیکی لیی یا دفن کرنیکی لیی قبر دن پر پاون رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پاون قبرون مین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین ثابت سنت سی اور معہود سنت سی نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکی کہڑی ہو کر جیسیکہ کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کی طرف بقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبر کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی والا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی جنازیکا اگر سامنی رکہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بہی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس رکہدیتی ہین اور یہہ اونکی طرف نماز پڑہتی ہین ۴ ع ۵ اگر کوئی کہی کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سی معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی بہی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سی پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی بہی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآن کی داخل ہی دعا مین اسلیی کہ وہ بہی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ۴ مولانا ﴿ وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹہی ایک تمہارا انگارہ پر کہ جلاوی کپڑی اوسکی پس پہنچی انگارا طرف بدن اوسکی کی بہتر ہے واسطے اوسکی اس سی کہ بیٹہہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹہہ جاوی اور وہ کپڑیکو جلا کر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹہنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے

الفصل الثانی فصل دوسری

﴿ عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ﴾ روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جونسا اونمین سی آوی پہلی کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلی آوی لحد کہودی حضرت کی لیی اور اگر شق والا پہلے آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی لیکن شق بہی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کہودا کرتی ۴ ح ﴿ وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﴾ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ احمد نے جریر بن
عبد اللہ سے **ف** علماء نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر تر یہہ ہے کہ لحد واسطے ہمارے ہے یعنی جماعت انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے
غیر ہمارے کے ۔ع۔ **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا
الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى
ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا اور روایت ہے ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احد کے کہ
کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کردو دو کو اور تین کو ایک
قبر میں اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اوسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اونمیں قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور
روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کے یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبریں یہہ
امر وجوب کے لیے ہے اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اس لیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہے میت درندوں سے
اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سرا انگلیوں کی کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہے اور بے ضرورت نہیں درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اوسکو آگے کرو تو اسمیں اشارہ
ہے طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی میں بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہے ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے
پس جب جمع ہوں کئی جنازے تو چاہے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سبکو رکھکر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے میں چاہے آگے
پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول میں رکھے قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑا ہو ۔ع۔ ح۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے جابر سے کہا جبکہ
ہوا دن احد کا لائیں پھوپی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کریں اونکو مقبرہ ہمارے میں پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیر دو
شہیدوں کو طرف جگہہ شہید ہونے اونکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہیں
ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدوں میں سے تھا لائی میری پھوپھی میرے
باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان میں کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہاں مارے گئے ہیں وہیں دفن کرو اور اسمیں
جو کوئی مرے ایک شہر میں نقل نکیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا یہہ بعض علماء ہمارے نے اور ازہار میں لکھا ہے کہ یہہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم نقل
کرنے مردوں کے اور یہہ صحیح ہے نقله السید اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہداء کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اونکے
بعد دفن اونکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کو اور
بے ضرورت روا نہیں اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کریں یعنی لیجاویں اوسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک
تو مضایقہ نہیں اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہیں اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اوس شہر کے کہ مرا ہے اوسمیں حضرت عائشہ رض
کے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے مکہ سے وہاں مر گئے پھر جنازہ اونکا لائے مکہ میں پس جب حضرت عائشہ اونکی زیارت کو آئیں تو کہا
اگر میں تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی میں اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہاں مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے

درست نہین ہی کہودنا قبر کا بیچ تہوڑی مدت کی اور نہ بہت کی مگر بعذر اور عذر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی تہی یا بلیلوی اوسکو شفیع اور کتنی ہی
صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئی اور وہانسی نقل نہ کئی گیے اور اگر مالک نے مین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور زراعت کری پہنچتا ہی اوسکو
اور یہہ ہی عذر ہی کہ لحد مین مال کیکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین ہی کہودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متفق ہین مشایخ اسپر کہ
اگر ایک عورۃ کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر نہ تہی پہر بی صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش نہین
رکہتا کہ نقل کری پس جائز رکہنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نی یعنی اپنی کسی کتاب مین سوای ہدایہ کی کہ جب مر جاوی
کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسری شہر کی اسلیی کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور اگر بغیر
غسل کی یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوی تو نکالا نجاوی بالاتفاق اور دفن کیا جاوی گہر مین کہ رہتا تہا اوسمین اسلیی کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ
وسلامہ علیہم کا ہی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن ابن عباسٍ قال سُلَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم من قِبَلِ رأسه رواه الشافعي**
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرفسی روایت کی یہہ شافعی
نے **ف** صورت اسکی یون تہی کہ رکہا گیا جنازہ پائنتی قبر کی پہر نکالی گئی حضرت سر کی طرفسی اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی ہان یونہین
رکہتے ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہا کر رکہا جاوی قبر مین اور حضرت اسیطرح مردی
کو رکہتی تہی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تہی کہ جانب
قبلہ سی اوتارتی اسلیی کہ قبر شریف دیوارسی ملی ہوئی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرفسی یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی چنانچہ
ابوداودنی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئی قبر مین جانب قبلہ سی اور سرانیسی نہین نکالی گئی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی ہی
روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ۞ ع ۞ ح ۞ **وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل قبرًا
ليلًا فأُسْرِجَ له بسراجٍ فأخذ من قِبَل القبلة وقال رحمك الله إن كنتَ لأوّاهًا تلّاءً للقرآن رواه الترمذي وقال في شرح السنة إسناده
ضعيف** ——— اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کی دفن
کرنیکی لیی پس روشن کیا گیا حضرت کی لیی چراغ پس لیا حضرت نی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کری تجکو اللہ تحقیق تہا تو بہت رونیوالا
بسبب خوف خدا کی اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزون کی سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نی
اور کہا شرح السنہ مین اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت
سے ہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکی
ہان قبلہ کی طرفسی اوتارنا میت کو سنت ہی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أدخل الميتَ القبرَ قال
بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وفي رواية وعلى سنة رسول الله رواه أحمد والترمذي وابن ماجه وروى أبو داود
الثانية** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ داخل کرتی میت کو قبر مین کہتی۔ رکہتا ہون مین
ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی روایت کی یہہ احمد نی اور
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداود نی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجای ملۃ کی ۞ **وعن
جعفر بن محمد عن أبيه مرسلًا أن النبي صلى الله عليه وسلم حثى على الميت ثلث حثيات بيديه جميعًا وأنه**

رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ

اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹے محمد کی نے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالین میت پر تین لپین ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کی اکٹھا کر کر اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کی اور رکھی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی لیے نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نے ساتھہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتے تھے ساتھہ پہلی لپ کے منہا خلقنٰکم اور ساتھہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتھہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہے واسطے اوسکی کہ حاضر ہو میت کی ساتھہ قبر پر یہہ کہ لپ بہر کر ڈالی مٹی قبر مین بعد بٹاؤ کی اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بہی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تہیلی نیکیونکی پلہ مین پس جہک گیا وہ پس کہولا مینے تہیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹی مٹی کی تہی جو کہ ڈالی تہی مینے ایک مسلمانکی قبر مین ذکرہ فی المواہب ۱۲ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَأَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکہا جاوے اونپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** گچ کرنیسے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہے اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہے اور مکروہ ہے لکہنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال نہون اور اجتناب نکرین اونپر حیوان اور کہا ہے بعضے عالمون ہمارے نے کہ اسیطرح مکروہ ہے لکہنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہ پر اور اسیطرح مکروہ ہے پتہر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکہہ کر کہڑا کرنا اور بعضون نے کہا ہے کہ نام میت کا خصوصاً صالح کا لکہنا جائز ہے تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کی ۱۲ ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِہٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَۃٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی رِجْلَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پانی چہڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تہا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتھہ مشک کی شروع کیا چہڑکنا سر کی طرف سے یہانتک کہ پہنچا دو پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِہٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ یَّاْتِیَہٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ حَمْلَھَا فَقَامَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَیْہِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِیْ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ ذِرَاعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَسَرَ عَنْھُمَا ثُمَّ حَمَلَھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَاْسِہٖ وَقَالَ اُعَلِّمُ بِھَا قَبْرَ اَخِیْ وَاَدْفِنُ اِلَیْہِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَھْلِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتہر یعنی بڑا پتہر تا علامت کے لیے رکہا جاوے پس نہ اوٹہا سکا وہ شخص اوس پتہر کو پہر کہڑے ہوئے طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑہائین دونون ہاتہونکی کہا مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کہولا اونسے دونون کو پہر اوٹہایا اوسکو پس رکہا اوسکو سرہانے قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینے ساتہہ اسکی اپنے بہائی کی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اونکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرے سے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائے دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب نہ حاضر ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بہائی ہین حضرت کے دودہ شریک اسلام لائے ہین بعد تیرہ

آدمیونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مری ہین مہاجرون مین سے اور انکی پاس اول دفن کیے گئی حضرت ابرہیم صاحبزادی حضرت کی اور لکھا ہی ازہارین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکہی جاوی قبر پر نشانی پہچانکی لیے اور ایک جا گاڑی جاوین اقربا ہ ع باح **وعن القاسم بن محمد قال دخلت على عائشة فقلت يا اماه اكشفي لي عن قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت لي عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء رواه ابو داود** اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مینی ای اماں میری کہولدو میری لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دو نو یارون اونکی یعنی حضرت ابوبکر وعمر کی پس کہولدین میری لیے تینون قبرین نہ تہین بہت بلند اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بلکہ بلند بالشت بالشت بہر تہین بچھے ہوئی تہین کنکریان سرخ میدان کی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجری مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تہا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتہہ زیارت کی ہوتی پردہ اوٹہا کر اندر جاتی ہ ع باح ؛ **وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة وزاد في اخره كان على رؤوسنا الطير** اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہد چکی تہی پس بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرد اونکی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکی یہہ کہ گویا ہماری سرونپر تہی پرندی جانور یعنی نہایت چپ و سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی **ف** یہہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ دراز ہی اس سے **وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه مالك وابو داود وابن ماجة** اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا توڑنا مردہ کی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسا کہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی ہ ع ؛

الفصل الثالث

عن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرايت عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها رواه البخاري روایت ہی انس سی کہ کہا حاضر تہا مین وسوقت کہ بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پہر فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ صحبت کی ہو عورۃ اپنی سی آجکی رات پس کہا ابو طلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوتر انکی قبر مین پس اوتری قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کیا ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نی کسی عورۃ سی صحبت کی ہی یا نہین پس کہا حضرت عثمان نی کہ نہین صحبت کی مینی یعنی پس معلوم ہوا کہ انہون نی اپنی کسی لونڈی یا اور بیبی سی صحبت کی تہی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نی یہہ اسلیئے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرت نی چاہا کہ جسنی عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کری اور ابو طلحہ اجنبی نی جو اوتارا یہہ خصوصیات انکیلیے تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کے

کہا ابن ہمام نی کہ نہ داخل کری کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالی اوسکو کوئی سوای مرد و نکی اسلیے کہ چہونا اجنبی کا عورت کو ساتہہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی وقت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی بس جب مرجاوی عورۃ اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کریں اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پہر اگر ہوں خنیث پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سببسے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوسکو دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما لکہتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانوں سی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نی کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچہہ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ؛ ع ؛ مولانا ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تہی جسوقت کہ مرون مین پس نہو ساتہہ میری کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجہپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کہڑی رہو گرد قبر میری یعنی واسطی دعا ثابت رہنی وغیرہ کی بقدر اوسچیز کی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہاری اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کیکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ آگ عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتہہ میت کی لیجاتی تہی واسطی فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلاوین قبر اوسکا مین آوی اس سی منع فرمایا پس جیسی یہان بعضی جنازونکی ساتہہ اگر سوز مین اگر جلاتی جاتی ہین یا مشعلین اور پنج شاخی بلا ضرورت جلاتی ہین یا گلزار والی آگ لیی ساتہہ رہنی ہین منع ہی اور بسبب تمہاری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار تمہار یکی چنانچہ حدیث ابی داود کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کسی کہڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی اپنی کی اور مانگو اسکی لیی ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچہا جاتا ہی ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکہو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکی کی اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکیکے ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکیکے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکہو یعنی تاخیر کرو میت کی دفن کرنی مین بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب اوسکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی دعا سی انتہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار بخشے ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو

کوئی داخل ہو مقابر مین پہر پڑہی فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پہر کہی کہ مینے گردانا ثواب اسچیز کا کہ پڑہی مینے کلام تیری سے واسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سے تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی لیی طرف اللہ تعالی کی اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکی کی پہر رکہا مینے سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکہا مینے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنای بیٹہی ہین پس کہا مینے قایم ہوئی قیامت کہا اونہون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بہائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب وسکا پس ہم بانٹتی ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یس ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اونسے اور ہوتی ہین واسطی اوسکی نیکیان بقدر گنتی مردونکی کہ اوسمین ہین اور لکہا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہنچنے ثواب قرآن کی واسطی میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کی اور علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہنچتا ہی اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہی انتہی ع پہر جو کچہہ کہ امام شافعی سند لائے ہین سیوطی نے کئے جواب اوسکی لکہکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکہہ لی ✽ **وعن ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت شعر وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ + من الدھر حتی قیل لن یتصدعا + فلما تفرقنا کانی ومالکا + لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا + ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شھدتک ما زرتک رواہ الترمذی** اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کیے گئے مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج کی لیی آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی انکی تہی پس کہا اور تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا نہی انسمین مدت مدید زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنے کی نہین گذاری ہمنے ایک رات اکٹہی پہر کہا حضرت عائشہ نے قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی ایسی کہ نقل کرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سے اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑہی مثال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ بیتین متمیم بن نویرہ نے کہین تہین بیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر کی خلافت مین مار ڈالا تہا معنی بیتونکی یہہ ہی کہ متمیم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنی تصرف مین رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اونکو نعمان نے مارا اونکی قتل کا ہی قصہ عجیب ہی مقامات حریری مین مذکور ہی پس متمیم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت کہنی والی رہتی تہی اور جدا نہتی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص و ہمنشینی ایک ت سے رکہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت دراز سے کہتی تہے کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پہر متمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک ایک رات بہی ساتہہ رہی تہی یعنی وہ مدت دراز نے بود یا خوابی اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ آتی کہ حضرت نے لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کیکو ولیکن از بسکہ تجہی مرتی ہوئی نہ دیکہا تہا زیارت تیری قبر کی کی تا قایم مقام ملاقات کی ہو ✽ ع ✽ ح ✽ ✽

وعن ابی رافع قال سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدا ورش علی قبرہ ماء رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ مین سی سرکی طرف سی اور چہڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف یہہ سند ہی امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہوچکا ہی شرع ۞ **وعن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل راسہ ثلاثا رواہ ابن ماجة** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازی پر پہر آئی نزدیک قبر کی پڑی مٹی اوسپر سرکی طرف سی تین لپین مٹی کی روایت کے یہہ ابن ماجہ نی ۞ **وعن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب ہذا القبر او لا تؤذہ رواہ احمد** اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کی ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی ف شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانی سی ایسی کہ آمین حقارت اوسکی لازم آتی ہی شرح ۞

باب البکاء علی المیت

باب ہی رونیکا میت پر ف رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلاوی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی با فراط کری جیسکہ عادت اہل جاہلیت کی ہی اور اصل نثار اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تعزیت کی لیے نکال اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت اور حق یتیمون مین سی بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا ہی کہ عادت نہتی کہ میت کی لیے سوای وقت نماز جنازہ کی جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہہ سب بدعت ہین نہتی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی ایسی کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین غمگین بیٹہی اور لوگ آتی تہی تعزیت کی لیے لیکن اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعدد جمع کرتی ہین نہتی اور بہت علما متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین ایسی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سی فارغ ہوکر پہرین تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو ہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ ہی حق فی الرحمة ۞ شرح سفر السعادت ف۲ تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچہی بات ہی اور وقت تعزیت کا بعد ہی تین دن تک ہے اور مکروہ ہی بعد اوسکی مگر یہہ کہ ہو غایب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی سی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکہی اونمین جزع فزع شدید اور اگر دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہوٹو نکو اور بڑونکو مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالی میت ترکو اور درگذر کری اوس سی اور ڈہانکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دی تجکو اوسکی مرنی پر اور بہتر ین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اوسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مر جاوی اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کری بہت دی اللہ تجکو اور اچہی دی تسلی تجہی اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہی اچہی دی اللہ تسلی تجہی اور بخشی میت تیری کو اور یون نہ کہی کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ کم کری لوگ تیری اور شہرون عجم کبین جو رسم ہی کہ بچہونی بچہاتی ہین اور کہڑی رہتی ہین راہ پر بہت بری رسم ہی اور بیٹہنا مصیبت کی لیے تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہے

مردونکی لیے سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑنی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہین مضایقہ سیاہ کپڑی پہننی عورتونکو اور کالا کرنا مونہہ اور ہاتہونکا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور بکہیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبر پر رسوم جاہلیت سے ہی اور باطل غرور اور نہین مضائقہ یہہ کہ کہانا پکا کر بہیجا جاوے اہل میت کی لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسری دن ؛ عالمگیری **ف** جو کچہہ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کہ فرش بچہاتی ہین اور خیمی کپڑی کرتی ہین اور خوشبوئی بانٹتی ہین اور مانند اسکی یہہ سب امور بدعت اور رسمی اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکہا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی اسمین مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اتارنیکی لیے تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبوہی بلکہ اسلیے ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام و مصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین ؛ شیخ الاسلام **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہی **عن** اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور وہ تہا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اونکا اور سونگہا اونکو یعنی رکہی ناک اور مونہہ اونکی مونہہ پر جیسی کوئی سونگہتا ہی بو پہر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس ہوئین دونو آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتی ہم باوجود اسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کی ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابوسیف کا نام براتہا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی خاوند کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور پیار کیا اور روئی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرمایا کہ رحمت سے یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا اوسکا ہی نہ کہ بسبب بے صبری کی جیسا کہ تونی خیال کیا اور دل غمگین ہے اسمین اشارا ہی اسکی طرف جو غمگین نہووے پس بسبب سنگدلی کی ہی اور یہ خوبی نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکیسے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہہ ہے کہ دیوی ہر ذی حق کو حق اوسکا ؛ ع ؛ **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ

فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نی
کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس بہیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بہیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کی لیی ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی
لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہونی میں جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتہہ مدت معین کے
ہے یعنی زندگی تیری بیٹی کی ہی اتنی ہی مقدر ہی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہیی پہر بہیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف
حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کہڑی ہوئی حضرت اور تہی ساتہہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور
زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سی پس اوٹہایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود میں دیا تو اسکو اور روح اوسکی حرکت کرتی تہی
یعنی جان کنی کی حالت تہی پس بہنی لگیں دونو آنکہیں حضرت کی پہر کہا سعد نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نی
اپنی بندونکی دلون میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے بندون میں سے مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکی حرام ہیں اور حضرت شاید بہول کر روئی پس آگاہ کیا حضرت نی اوسکو کہ رونا آنسو ولنی نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ
رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہہ پیٹنا ع ✽ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَّهٗ
فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَاشِیَةٍ فَقَالَ
قَدْ قُضِیَ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَکَی النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَی الْقَوْمُ بُکَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ
لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا بیمار ہوئی سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تہی اونکو یعنی انکو معلوم نہیں
کہ کیا بیمار تہی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کرنیکو ساتہہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کی اور عبد اللہ بن مسعود کے
پس جب گئے اونکی پاس پایا اونکو بیہوشی میں پس فرمایا حضرت نی کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نی کہ نہیں یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی از راہ مہربانی کی اور پہر پس جبکہ دیکہا صحابہ نی رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پہر فرمایا کیا نہیں سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہیں عذاب
کرتا ساتہہ آنسوؤن آنکہونکی اور نہ ساتہہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتہہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی یا رحم کرتا ہی یعنی اگر
زبان سی کلمات ناشکری کی یا بی ادبی کی جناب الہی میں بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لایق رحمت و ثواب کے
ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب رونی
لوگون اوسکیکی یعنی آواز بلند کر کر رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل میں آویگی انشاء اللہ تعالی ✽ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں اہل طریقہ ہمارے سی وہ شخص کہ پیٹی رخسارے
اور پہاڑی گریبان اور پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہیں جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** پیٹی رخسارے اور پہاڑی گریبان اسیکی حکم میں ہی کہ وہ پگڑی پہینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ع وَعَنْ
اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِیْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ یُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوئی ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورۃ ام عبد اللہ نی کہ چلاکر رونی ہتی پہر ہوش مین آئی ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تونی اور حال یہہ کہ حدیث کرتی ہتی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ منڈوائی بال سرکی یعنی مصیبت مین اور چلاکر رووی اور پہاڑی کپڑی اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی ہتی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیی اس لیے کہ حضرت بیزار ہوتی ہین ع **وعن** اَبِی مَالِکِ الاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلی مرنی اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی موقف مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جانتا ہی اونکو آدمی اپنی مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگونکی نسب مین یعنی عیب کرنا لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تہا فلانی کا دادا برا تہا ان دونو چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام کی یعنی کو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسریکو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی توقع مینہہ کی کرنی بسبب ستارونکی یعنی فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنی فلانی ستاریکی یہہ حرام ہی واجب یہہ ہے کہ کہی برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچہی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلا کہی بڑا شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت ابہل سی کہ ہند مین اوسکو مومیر کہتی ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت اثر کرتی ہی اور جلدی ٹہرکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ۱۲ ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی ہتی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سی یعنی نوحہ مت کر والا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نی ایک طرف ہو مجہسی اس لیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پہر کہا گیا کہ اوسکو کہ تحقیق یہہ ہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پایا نزدیک دروازہ کی دربانکو یعنے جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دردازونپر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا مینی آپکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین ہی اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پہر پشیمان ہوئی غافل ہتی اس قول سی کہ کسینی کہا ہی کہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملتا ہو ہوتا ہی کہ ابتدا مصیبت مین کری والا اخیر کو تو اپہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بہلائیونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبان کا اور بکہیرنا بالون کا اور

مونڈنا بالونکا اور نوچنا بالونکا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور سبہی اوسکام کرنی کہ دلالت بی صبری پر کرین ۞ ع **وعن ابی هریرة قال**
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یموت لمسلم ثلثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مرتین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطی کہولنی قسم کی
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی کلام اللہ مین فرمایا ہی وان منکم الا واردہا تقدیر اوسکی یون ہی وان منکم واللہ الا واردہا
یعنے نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی یعنی پل صراط اوسپر کہڑا ہوگا اور سب
اوسپر سی گذرینگی بد ایذا پاوینگی اور نیک کچہہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اوسیقدر کہ یہہ
قسم سچ ہو جاوی یعنی فقط گذری پل صراط پر سی ہو ویگا اس قسم کی سچ ہونیکی لیی اور عذاب نہین پانیکا عرب کہا کرتی ہین کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنے
قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکی عہدہ سوگند سی برآون اوراسکی لیی ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہی ۞ ع ح ۞ **وعنه قال**
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنسوة من الانصار لا یموت لاحدٰکن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة
فقالت امرأة منهن او اثنان یا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم وفی روایة لهما
ثلثة لم یبلغوا الحنث اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطے
کسیکے تم مین سی تین فرزند پہر چاہیی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کی یعنی فرمایئی
کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ کیجئی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو بہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین
یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوینگی **ف** چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کر کر رضای الہی
پر شاکر رہی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کی یا شفاعت کراونکی کی اور فرمایا
دو مرین احتمال ہی کہ اوسیوقت وحی آگئی ہو اوسکی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت
مین قید غیر بالغ کی اسلیی لگائی کہ چہوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور اونکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور ملحق
انکی ہوتی ہین بخلاف بڑونکی ۞ ع ح **وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا**
قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین واسطے بندی مومن میرکی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکیکو اہل دنیا سی پہر
چاہی ثواب یعنے صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پیاری اوسکیکو یعنی فرزند یا باپ یا سوا انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہل
دنیا سی اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہونا
اوسکا سب افضل ہے ع ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلی الله**
علیه وسلم النائحة والمستمعة رواه ابوداؤد روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت روکی بیان
کر کر بہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سنی نوحہ کو اور راضی ہو اوسپر
۞ ع ۞ **وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجب للمؤمن ان اصابه خیر حمد الله وشکر**

وان اصابته مصیبة حمد الله وصبر فالمؤمن یؤجر فی کل امره حتی فی اللقمة یرفعها الی فی امرأته رواه
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب
ہی مومن کی لیی یعنی مومن کامل کی لیی کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی
پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہما کی یہانتک کہ بیچ لقمہ کی کہ اوٹھا کر دی اوسکو بیچ مونہہ بیوی اپنی کی روایت کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مباح چیزون مین اگر نیت خیر کری ثواب پاتا ہی پس بیوی کی مونہہ مین نوالہ دینی مین اگر یہ نیت کی کہ حق
اسکا میری ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی لیی اور واسطی خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ۔ ح ۔ **وعن** انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب یصعد منه عمله وباب ینزل منه رزقه فاذا مات
بکیا علیه فذلک قوله تعالی فما بکت علیهم السماء والارض رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مومن مگر واسطی اوسکی دو دروازی ہی ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوس سے عمل اوسکی اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتی ہی اوس سے
روزی اوسکی پس جب مرتا ہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالی کیسی پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین
روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اور بیچ جگہہ لکہنی اعمال کی لکہی جاتی ہین بعد لکہنی کی زمین مین اور ایک
دروازی سی رزق اوترتا ہی اور پہنچتا ہی جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونو دروازی روتی ہین اسلیی کہ ایک سے عمل نیک چڑہتی تہی
اور دوسری سی رزق اوترتا تہا کہ وہ ممد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہہ بات سمجہی جاتی ہی آیہ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین
کافرونکی حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتی ہین ۔ ح ۔ **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من کان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن کان له فرط من امتک
قال ومن کان له فرط یا موفقة فقالت فمن لم یکن له فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواه
الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطی
اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری مین سے داخل کریگا اوسکو اللہ سبب اون دونون کی بہشت مین پہر کہا عائشہ نی پس جو شخص کہ مرگیا
ہو واسطی اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی ای توفیق دی گئی پس کہا
حضرت عائشہ نی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطی اوسکی ایک بہی فرزند امت آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین
مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرط اوسکو کہتی ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر
منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لیی تیار کرتا ہی اور مراد یہان سے فرط سے وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مرجاوی اوسکو فرط اسلیی کہا کہ پہلی جاکر
درستی سامان بہشت کی کرتا ہی ماباپ کے لیی یعنی شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلائیونکی اور اچہی باتون کی پوچہنی کی حضرت نی
اس لقب سے مع فضائل و کمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی اونسی جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا
اسلیی کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتا ہی پس میرا اونسی جانا بڑی مصیبت ہوا آخر مین اس برابر کوئی مصیبت ہوئی نہین سکتی ۔ ح ۔ **وعن**
ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالی لملئکته قبضتم ولد عبدی فیقولون
نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول الله ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة وسموه بیت الحمد

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندی کا یعنی مومن کا فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابعدارون اوسکی کو قبض کی تمنی روح فرزند
بندی میری کی پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی قبض کیا تمنی میوہ دل اوسکی کا پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری
نی کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ بناؤ میری بندی کی لیی ایک گہر بہشت مین اور نام رکہو اوسکا
بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیی رکہا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی مین حمد وتسلیم کی کہ مصیبت مین کی ہی ح
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ
بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت
زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مرفوع
مگر حدیث علی بن عاصم راوی کیسی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نی محمد بن سوقہ سی ساتہہ اس اسناد کی موقوف ابن مسعود
پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسیکی مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہوا یا سوای اسکی پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہی
خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دی یا لکہہ بہیجی تو اوسکو بہی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنی پر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ باعث ہوا ہی
صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچہی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالی اوسکیکی ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن
حکم مرفوع مین ہی اور قوت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی
مسلمان کہ تعزیت کری بہائی اپنی کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسی دن قیامت کی سند اسکی حسن و مرفوع ہی
ع **وَعَنْ** أَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی اوس
عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگون جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ باز رکہتی ہی اونکو کہانا پکانیسی یعنی خبر جعفر
کے مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایون کو کہانا پکا کر
بہیجنا اہل میت کے لیی اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہا دین ایک رات و دن اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین
اور با اختلاف کیا ہی علما نی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کی اوس کہانیکو اور ابو القاسم نی کہا کہ مضائقہ نہین اوسکی لیی کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت
کی مین پہر جب پکایا جاوے اہل میت کی لیی کہانا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانیکی لیی تا ضعف ہو وی اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب
زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطی عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہی اس لیی کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت
کو واسطے اہل جمع ہوتی لوگون کی بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جریر سی کہ گنتی تہی ہم اوسکو نیاحت سی یعنی نوحہ کرنیسی اور اس سے صریح حرام

ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا عبرانی نی کہ مکروہ ہی کہنا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ یہہ جب ہی کہ نہو مال یتیم یا غایب کی سی اور اگر یتیم یا غایب کی مال مین ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ؛ ع ح ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ

روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کی جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عمرۃ بنت عبد الرحمن انہا قالت سمعت عائشۃ وذکر لہا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یہودیۃ یبکی علیہا فقال انہم لیبکون علیہا وانہا لتعذب فی قبرہا متفق علیہ

اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کیسی یہہ کہ کہا عمرہ نی کہ سنا مینی حضرت عائشہ سی اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکی یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی زندہ کی اوسپر کہتی تہین حضرت عائشہ بخشی اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچہہ کہ حضرت سی سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہین کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورۃ یہودیہ کی کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف بخشی اللہ یہہ کلمہ وہان بولتی ہین کہ کوئی ایکبات کہنی مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نی خاص اوس یہودیہ کی حق مین فرمایا تہا اور اور کفار بہی اوسیکی حکم مین ہین اور اوسکی لیی ہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونی اونکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار وملعون جیسا کہ حال کافرونکا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہین اور اوسکو عزیز رکہتی ہین اور مرحوم جانتی ہین پس حاصل حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نی بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونی زندون کی قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سی اور اور دلسنی ہی مقید بہی اور مطلق بہی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین جو علما نی اختلاف کیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ؛ ع ؛ ح

وعن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفیت بنت لعثمان بن عفان بمکۃ فجئنا لنشہدہا وحضرہا ابن عمر وابن عباس فانی لجالس بینہما فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان وہو مواجہہ الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء فاذا ہو برکب تحت ظل سمرۃ فقال اذہب فانظر من ہؤلاء الرکب فنظرت فاذا ہو صہیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ فرجعت الی صہیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین فلما ان اصیب عمر دخل صہیب یبکی یقول وا اخاہ واصاحباہ فقال عمر یا صہیب تبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ ولکن ان اللہ یزید

الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تا کہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی مین اور حاضر ہوئی اوسکی لیی ابن عمر اور ابن عباس بہی پس تحقیق مین بیٹہا ہوا تہا درمیان اون دونون کی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی واسطی عمرو بن عثمان کی کہ وہ سامنی ہتی نوکی کیا نہین منع کرتی تم یعنی اپنی اہل کو رونی سی یعنی ساتہہ آواز اور نوحہ کی سلیی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر پس کہا ابن عباس نی کہ تحقیق تہی حضرت عمر کہتی ہتی کچہہ اسمین سے یعنی اسمین عام ہی معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی ہی کہ جو ساتہہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی پہر حدیث کی ابن عباس نی پس کہا پہرتی ہم ساتہہ حضرت عمر کی مکہ سی یہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس ناگہان عمر ملی ساتہہ ایک قافلہ کی نیچی درخت کیکر کی پس کہا مجہکو جا تو پس دیکہہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکہا مینی پس ہتی وہ صہیب یعنی امیر وہ ہتی اور اور اونکی ہمراہی ہتی کہا ابن عباس نی پس خبر پہونچائی مینی اونکو پس کہا عمر نی بلا اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب زخمی کئی گئی عمر داخل ہوئی صہیب روتی ہوئی کہتی ہتی ای بہائی میری ای صاحب میری پس کہا حضرت عمر نی ای صہیب کیا روتا ہی تو مجہپر یعنی ساتہہ آواز اور بیان کرنیکی اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعض رونی اہل اوسکی کی اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتہہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نی پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر یعنی نہ مطلق رونی سی اور نہ بعض رونی سی ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نی کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ دوسری کا کہا ابن عباس نی نزدیک اسکی مضمون آیہ کا اور اللہ ہنساتا ہے اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نکہا ابن عمر نی کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زخمی کئی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور زخمی ہوئی محراب مسجد مین اور اونکو گہر مین اوٹہا لائی اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بہی ہتی وہ رونی لگی یہہ کہکر کہ ای بہائی میری ای صاحب میری اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ نوحہ ہو ایسی کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سی ہو اور یہہ ایسا نہ تہا اور اوسکو بہی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سے نہ بڑہ جاوی اور حضرت عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر سمجہی ایسی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف تعیین مراد مین ہے عمر اور ابن عمر کہتی ہین کہ عذاب بسبب نکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی روین یا نہ روین ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتہہ نوحہ کی بلکہ بعضی وصیت کر جاتی ہتی ساتہہ رونی اور نوحہ کی بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نی اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتہہ اس آیت کی ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکہا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکہی لگی اور کیون عذاب کرنی لگی اوسکو بسبب اوسکی آگی ابن عباس نی بہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کیطرف سی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندہ کی اللہ ہی نی پیدا کئی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پہر اوسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنی ہی مین دونون باتین ہوتی ہین

اگر بہائی مسلمان کو دیکہکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کی ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبہی خوب ہوتی ہین ثواب دیا
جاتا ہی اونپر آدمی اور کبہی بُری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن عباس کا قول جب نبی کا کہ ہنسنا اور رونا باختیار ہی اور جب اختیار ہی تو ثواب
وعذاب مین دخل ہی اور عجیب ہو رہا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نی یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جہگڑا جیسیکہ شان
اہل عرفان کی ہی ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ
جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ
فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ
اللهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر ماری جانی زید بن
حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ مین شہید ہوئی بیٹھی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکہتی
تہے سوراخ دروازی کی سی یعنی درزون دروازی سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا
اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کی پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر
فرمایا حضرت نی کہ منع کر اونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نی نمانا پہر آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا
عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی مونہہ مین مٹی پس کہا مینی یعنی عائشہ نی اوس
شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالاتا جو کچہہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تو نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اسسی کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود
واسطے نہ نفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل
کری تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہی اسکی سننی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز
نہین رہتین منع کرنیسی کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا ہوتی ع ح **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ
وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ
تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ
وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابو سلمہ کہ خاوند اول تہی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ تہی مسافر اور بیچ زمین
مسافرت کی البتہ رؤنگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تہی مین تحقیق تیاری کی
رونیکی اونپر ناگاہ آئی ایک عورۃ ارادہ رکہتی تہی کہ شریک ہو میری یعنی رونی مین پس سامنی آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ
کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر مین سی دو بار پس بند رہی مین رونیسی پس نہ روئی مین یعنی
جو رونا کہ بُرا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی
وغیرہ اور شاید کہ اونکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو باری یا تو یہہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوئی اور دوسری بار
جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یا دو باری مراد یہہ ہی کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سی طرف حبشہ کی کی اور دوسری بار جبکہ وہانسی ہجرۃ کر کر مدینہ مین

داخل ہوئی ع ؛ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؛ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن انکی عمرہ نی رونا اور یہہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی تھی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جس وقت کہ ہوش مین آئی یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نی کچھہ مگر کہا گیا واسطی میرے بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر کوئی مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب کہ عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نی **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوی کہ قریب مرگ کی پہنچی اوسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی تھی نہین کوئی میت کہ مری پس کھڑا ہو رونیوالا اونمین سے اور کہی ای پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ میت کی دو فرشتی کہ گھونسی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عذاب ہونی میت کی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ ذلک کی نہین بہرحال پکار کر رونی اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رائی عمر اور ابن عمر کی ہی ہے دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق تیسرا یہہ کہ عذاب واسطے حال کی ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوسپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتہا یہہ کہ خاص یہہ کافر کی حق مین ہے اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکے سی اور یہی مذہب بخاریکا ہی اور چہٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کر جاوی ساتھہ اسکی یعنی جو کہہ جاوی وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا دسکا عذاب ہوگا اسیسی کہ یہہ اوسیکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ نہ وصیت کری ساتھہ ترک اسکی کہ پس ہوگی وصیت اسکی نکرنیکے واجب کہ جانی حال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ آٹھوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتونکی کہ بیان کرکر روتی ہین اہل اوسپر اور وہ ہون بری شرعا جیسیکہ کہتی تہی اہل جاہلیت ای بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای یتیم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی نوان یہہ کہ مراد ساتھہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتھہ اوس چیزکی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسی کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کی قبر مین تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتھہ عذاب کے یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب برے رونے اہل وسکی کی اور جیسیکہ رنج ہوتا ہی بسبب برے اور گناہون اونکی کی اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر ورنہ محمول ہوگا رنج اوٹہانی پر برابر ہی کہ ہو نزع کی وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیۃ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ؛ ع ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ

يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین اونکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونی لگین اوسپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرتی اونکو یعنی اوپر بارکو اور ہانکتی مار کر اونکو یعنی اجنبیو نکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دی ای عمر کسواسطی کہ آنکہین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتین کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہین ایسا نہو کہ اس سی بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنی لگین پس حضرت نی حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر نی مارنا اونکو ساتہہ کوڑی اپنی کی پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی اور فرمایا آہستگی کر ای عمر پہر فرمایا عورتو تم دور رکہو اپنی کو آواز شیطان کیسی یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پہر فرمایا جو کچہہ کہ ہو آنکہہ سی یعنی آنسو اور دل سی یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سی ہی اور سبب رحمت کا ہے یعنی سینہ مین اوسکو یہہ چیزین اور جو ہوا ہاتہہ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** جو ہاتہہ سی یعنی مونہہ پیٹنا اور کپڑی پہاڑنی اور بال کہسوٹنی اور زبان سی یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتین کہنین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سی ہی یعنی اوسکی بہکانی سی ہی یا وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو ؛ ع ؛ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ أَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کی کہ کہا جب کہ مرحسن مثنی بیٹی حسن بیٹی علی کی کہڑا کیا عورت اونکی نی خیمہ اونکی قبر پر برس روز پہر اوٹہا لیا پہہ سنا آواز کرنیوالی کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تہا پس جواب دیا اوسکو دوسری ہاتف غیبی نی بلکہ ناامید ہوئی اور پہر گئی **ف** خیمہ کہڑا کیا اور آپ ہی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکا ہر روز تازہ ہوتا تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اوہنون نی کہڑا کیا اسلیئی کہ جمع ہون دوست ذکر کی لیئی اور قرأۃ قرآن کی لیئی اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی لیئی ع ؛ ح ؛ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ أَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی بریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکہا کئی شخصون کو کہ پہینک دی تہین اوہنون نی اپنی چادرین چلتی تہی کرتونمین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ بددعا کرون تمپر ایسی بددعا کہ پہر و تم طرف گہرون اپنی کی غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نی پس لیلین اون

شخصون نے اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تھی کہ چادر کرتی پرا وڑھتے
تھے اور رسم جاہلیت کی یہہ تھی کہ جب جنازہ کی ساتھہ چلتی تو چادر نہ اوڑھتی یہہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب اونے تغیر پر یعنی چادر
اوتار کر چلنے پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین جو برتتی ہیں ح ع **وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان تتبع جنازة معها رانة رواه احمد وابن ماجة** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھہ جایا جاوی اوس جنازہ کی کہ اوسکی ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کی یہہ احمد وابن ماجہ نے **ف** جنازہ کی ساتھہ چلنا سنت
ہی لیکن بسبب سا تھہ ہونی اس فعل بد کی ترک کری اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کری اور یہہ حدیث اصل مضبوط
ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونی فعل بد کی ترک کری اوسکو ح ع
**وعن ابي هريرة ان رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه وسلامه
شيئا يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم
اباه فياخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له** اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا مینی اوسپر کیا سنی تمنی دوست اپنی سی یعنی آنحضرت سی جنپر
ہون اللہ کی اون پر اور سلام اللہ کا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلون کو ہماری مردونکی طرف سی یعنی جو کہ جنس اولاد سی چھوٹی مرگئ
کہ آیا وہ کچھہ کام آوینگی کہا ابوہریرہ نے کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چھوٹی لڑکی مسلمانون کی جانور دریائی ہونگی
بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنی سی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ
مسلم واحمد نے اور لفظ بیچ روایت احمد کی **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پھر
نکل آتا ہی اوسکو ہندی مین جلاہا کہتی ہین اور دعموص اوس شخص کو بھی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون اور امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی
پھرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان چاہتی ہین نہین منع کئی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانب جیسے لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گھر مین جانی
سے اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی اور اسمین ذکر باپ کا کیا اس لیے کہ ذکر اوسکا ہوا ہوگا اور مان کو بھی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین
مان اور باپ دونو مذکور ہوئی ہین ح ع **وعن ابي سعيد قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم
كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن
امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله او اثنين فاعادتها
مرتين ثم قال واثنين واثنين واثنين رواه البخاري** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتھہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجی ہماری لیے اپنی طرف سے ایکدن کہ آن
حاضر ہون ہم آپکی پاس اوسدن مین تا سکھلائی ہمکو اوس چیز سی کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو و تم فلانی دن مین او رفلانی وقت
مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گھر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی یا اخیر کی جانب مکان کی یا جانب دکی پس جمع ہوئی عورتین پھر آئی
اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکھلایا اونکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت

کر آگی بہیجی ہون اپنی اولاد سی تین یعنی لڑکی یا لڑکیاں مگر کہ ہونگی اوسکی لیی پردہ آگ سی پس کہا ایک عورۃ نی اون مین سی ای رسول خدا کی فرمائی
یا دو بہیجی ہون پس دو بار کہی اوسنی یہہ بات پہر فرمایا حضرت نی یا دو بہیجی ہون یا دو یا دو یعنی جب بہی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی
وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لہما ثلثۃ الا ادخلہما اللہ الجنۃ بفضل
رحمتہ ایاہما فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط
لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد وروی ابن ماجۃ من قولہ والذی نفسی بیدہ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان یعنی ماں اور باپ کہ مرین اون دونوں کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتہہ
فضل رحمت اپنی کی اون دونوں کو پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ فرمائی یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائی یا ایک فرمایا ایک بہی پہر فرمایا
قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق کچا حمل کہ گرتا ہی البتہ کہینچیگا ماں اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کی جبکہ
صبر کری اور گنی ماں اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نقل کی یہہ احمد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی قول والذی نفسی بیدہ سی **ف** ساتہہ آنول نال کے
یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور ماں اوسکی کی ہی گویا آنول نال مانند رسی کی ہو جائیگی کہ کہینچیگا ساتہہ اوسکی اوسکو طرف بہشت
کے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکی ساتہہ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکی ساتہہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کچہہ ثواب
ہوگا ع ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث
کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء قدمت
واحدا قال وواحدا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگی بہیجی ہون تین بچے اولاد مین سے کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ
کو یعنی پہلی مری ہون اسکی مرنی سی ہونگی واسطی اوسکی پناہ مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نی آگی بہیجی میں نے دو فرمایا اور دو بہی کہا ابی بن
کعب نے کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی آگی بہیجا مینی ایک لڑکا فرمایا حضرت نی اور ایک بہی یعنی ایک سے بہی پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے وعن قرۃ المزنی ان رجلا کان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ومعہ ابن لہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحبہ فقال یا رسول اللہ احبک اللہ کما احبہ ففقدہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا یا رسول اللہ مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تحب ان لا تاتی
بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک فقال رجل یا رسول اللہ لہ خاصۃ ام لکلنا قال بل لکلکم
رواہ احمد اور روایت ہی قرہ مزنی سی کہ ایک شخص تہا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتہہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کیا دوست رکہتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتہہ ہی رہتا ہی کہا اوسنی یا رسول اللہ دوست رکہی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکہتا ہوں مین
اوسکو پہر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکہتا تو اوسکو کہ نہ آوی گا کسی دروازی پر دروازون بہشت کی سی
مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تا کہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتہہ اپنی جنت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول اللہ کیا اسکی
لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکی لیی پس فرمایا تم سبکے لیی نقل کی یہہ احمد نی وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان السقط

لَیُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْهِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّةَ فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى یُدْخِلَهُمَا
الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنی سی جبکہ داخل کریگا
پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ مین یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا ای کچی بچی جھگڑنیوالی پروردگار اپنی سی داخل کر ماں باپ اپنی کو بہشت
مین پس کھینچیگا اونکو ساتھ نال اپنی کی یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت مین روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ
ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی اگر صبر کری تو یعنی
بلا پر اور ثواب چاہی وقت صدمہ پہلی کی نہیں راضی ہوتا مین تیری لئی ثواب کا سوای بہشت کی یعنی اوسکی بدلی مین بہشت ہی مین داخل کرونگا روایت کی یہہ
ابن ماجہ نی **وعن** الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ یُّصَابُ بِمُصِیْبَةٍ فَیَذْكُرُهَا
وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِهَا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نہیں
کوئی مرد مسلمان اور عورت مسلمان پہنچائی جاوی مصیبت پھر یاد کرین اوسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہی واسطی اوسکی انا للہ وانا الیہ راجعون
مگر تازہ کردیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی نزدیک اوسکی ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کی جسدن پہنچایا گیا تہا وہ مصیبت
یعنی اور صبر کیا تہا اور یہہ روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوی تسمہ پاپوش ایک تمہاری کا پس چاہی کہ کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اسلئی کہ یہہ بہی مصیبتون سی ہی **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنی سی ادنی سی
ادنی مصیبت پہنچی تو بہی یہہ پڑہنا چاہیئے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہی حضرت نی یہہ آیہ وقت چراغ گل ہونیکی بہی ع **وعن** اُمِّ الدَّرْدَاءِ
قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِّنْ
بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا یَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ یَا رَبِّ
كَیْفَ یَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِیْهِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ام درداء سی کہ کہا سنا مینی ابو درداء سی کہ کہتی تہی سنا مینی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تبارک وتعالی نی
فرمایا حضرت عیسی کو ای عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچہی تیری ایک امت جسوقت کہ پہنچی گی اونکو وہ چیز کہ دوست رکہتی ہین یعنی کوئی نعمت شکر
کرینگی اللہ کا اور اگر پہنچی اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتی ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکہین گی اور صبر کرین گی اور حال یہہ کہ نہین ہی بردباری
اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری وعقل کہ جس سی ہوں یا کامل پس کہا حضرت عیسی نی ای رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطی اونکی حال آنکہ نہ بردباری ہی اور
نہ عقل فرمایا دونگا مین اونکو اپنی حلم مین سی اور علم مین سی روایت کی یہہ دونون بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سی صلحاء حضرت
کے امت کی ہین اور نہین ہی بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ بسبب مصیبت کی بردباری اور عقل جاتی رہین گے اور باوجود اسکی
صبر کرین گی اور امیدوار ثواب کی رہین گی یعنی یہہ دو صفتیں ایسی ہین کہ بسبب انکی آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنی سی باز رہتا ہی اور نفع
اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سی جانتا ہی پس باوجود نہونی اونکی کی صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو

کیونکہ صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہینگی فرمایا کہ رونیکا بھی حلم اور علم اپنا یعنی حلم اور علم اپنی پاس سے بلاکسب دینگا کہ بسبب اسکی صبر کرینگی اور امیدوار
ثواب کے رہینگی ع

باب زیارۃ القبور

باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرونکو یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم روایت ہی بریدہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تہا مینی تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس رکہو جبتک کہ خواہش ہو واسطی تمہاری اور منع کیا تہا مینی تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف منع کیا تہا مینی تمکو یعنی ابتداء اسلام مین حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تہا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تہا مبادا ایسی باتین قبرون پر کہ بین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکہا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہے سب علماء کی نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اوسمین بہت فائدہ ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہے کہ مردونکی لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتی ہتی اور سلام بہیجتی ہتی وہانکی مردون پر اور استغفار کرتی ہتی اونکی لیے اور علماء نی اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتونکی حق مین بہی باقی ہی یا اونکو بہی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوا حضرت کے مزار کی اور قبرونکی زیارت نکرین چنانچہ یہہ مسئلہ باب مواضع الصلوۃ مین بیچ فائدہ حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کے مفصل مع روایات فقہیہ کی لکہا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی اور کہا نووی نی کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطی یاد کرنی موت اور آخرت کی ہی پس اسکی لیے تو کافی ہی دیکہنا قبرونکا بغیر پہچاننی مردون اونکی کی دوسرے واسطی دعا وغیرہ کی پس وہ مسنون ہی ہر مسلمانکی لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکی لیے ہی پس وہ زیارت ہے اولیاء اللہ کی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکی لیے برزخ مین تصرفات اور برکات بی انگنت اور چوتہی واسطے ادا حق دوست اور قرابتی کی ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری ماں باپ کی یا ایک کی ہر جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور الفت کی لیے ہوتی ہی جیسا کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بہائی اپنی کی اور سلام کرتا ہی اوپر تو وہ پہچانتا ہی اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کی یہہ ہین کہ مونہہ قبر کی طرف اور پیٹہ قبلہ کی طرف کرکر سامنی میت کی مونہہ کی کہڑا ہووی اور سلام کری اور قبر کو ہاتہہ نلگاوی اور چومی نہین اوسکو اور جہکی نہین اور مونہہ خاک پر نملی کہ یہہ عادت نصاری کی کی ہی اور پڑہنا قرآن کا قبر کی پاس مکروہ نہین ہی مستحب ہے کہ وقت زیارت کی پڑہی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی ثواب اوسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دوشنبہ خصوصا اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کی لیے جاتی ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم اور ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دوشنبی اور زیادہ پہچانتا ہی اوسمین زیارت کرنیوالی کو اور دونون سی اور مکروہ ہی روندنا قبرونکا بغیر ضرورت کی اور مستحب ہے کہ صدقہ دیا جاوی میت کی طرف سے بعد مرنیکی سات دن تلک اور منع کیا تہا مینی کہانی گوشت قربانی کی سی یعنی ابتداء اسلام مین لوگ محتاج ہی قدرت و باقی نکی ہر کوئی نرکہتا تہا اسلیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمایا دیا تہا کہ تین دن سے زیادہ نرکہا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو صدقہ دیا کرین پہر جب فراخی کی اللہ تعالی نی لوگون پر دور ہوا احتیاج اونکو نہی اجازت دی حضرت نی کہ جتنی دنون تک چاہو رکہو اور منع کیا تہا مینی نبیذ سی نبیذ اسکو کہتی ہین

رکھیو یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتی ہین بعد ازان پیتی ہین یہہ حلال ہی جب تک کہ نشا کرنیوالی نہووی پس حضرت نی ابتدا اسلام مین فرمادیا تہا کہ نبیذ
مشک مین رکھی جایا کری اسلیی کہ مشک پتلی ہوتی ہی اوسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنیوالی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکہنی سی منع فرمایا تہا کہ
لاکہی باسنون وغیرہ مین نرکہی جاوی اسلیی کہ او باسنون مین بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر نشا کرنیوالی ہو جاتی ہی اور اون ایام مین شراب عنقریب
سے حرام ہوئی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ بہولی نتہی خوف ہوا کہ پہر نشی کی چیز نہ پینی لگین بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سی لازم
ہوا احتمال وسکی ارتکاب کا نرہا پہر باسن مین پینی کی بہی اجازت فرمادی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشی کو نپہنچی جیسیکہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا
یعنی نپیو کوئی نشی کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی ہی نہ باسن ۔ ش ع ح ۔ **وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا
فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر الموت رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبر مان اپنی کی اور روئی اور رولایا اون لوگون کو کہ گرد اونکی تہی پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی مینی پروردگار اپنی سی اسبات مین کہ بخشش
مانگون واسطی اوسکی پس نہ اذن دیا گیا بیچ اسکی اور پروانگی مانگی ہی مینی پروردگار اپنی سی بیچ اسکی کہ زیارت کرون مین قبر اونکی کی پس اذن دیا گیا
واسطی میری پس زیارت کرو قبرونکی اسلیی کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت کی مان کا نام آمنہ تہا حضرت جب
چہہ برس کی ہوئی تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اپنی ننہیال کی لوگونکی ملاقات کو واسطی پہر کر مکہ کو آتی تہین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہنچین
تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی ہی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچی تو روئی اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو کہ گرد حضرت کی تہی یعنی
حضرت اتنا روئی کہ رونی نی لوگون مین بہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتی دیکہہ کر رونی لگی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی والدہ کا کافر مرن
مذہب متقدمین کا تو یہی ہی لیکن متاخرین نی ثابت کیا ہی اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی دین پر تہی یا اونکو دعوۃ اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تہی اوسمین مرگئی یا زمانہ نبوۃ کی یا زندہ کیا اللہ تعالی نی اونکو حضرت کی دعا
سے پہر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہی لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح وتحسین کی ہی اوسکی یہہ بات
گویا متقدمین سے چہپی ہوئی تہی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نی متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نی اسمین رسالی تصنیف کئی ہین اور اسکو
دلیلونسی ثابت کیا ہی اور مخالفون کی شبہون کی جواب دئی ہین جو چاہی وہان دیکہہ لی اور صحیح یہہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ۔ ش ع ح
و مولانا **وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین
والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتی مسلمانونکو جبکہ نکلین طرف قبرونکی کہین سلام ہی تمپر ای گہر والو مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق ہم
اگر چاہی اللہ تعالی ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ سے اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت یعنی خلاصی مکروہات سی روایت کی یہہ مسلم
نے **ف** قبرونکی جگہہ کو حضرت نی گہر فرمایا اسلیی کہ رہتی ہین مردی اوسمین مانند زندونکی گہرون مین اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور
والمسلمین تاکید ہی من المومنین کے ش ع ۔ فصل دوسری

الفصل الثانی

**عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بقبور بالمدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذری نبی صلی

علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوئی اونپر ساتہہ منہہ اپنی کی اور فرمایا سلام ہی تمپر ای صاحب قبرون کی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلی پہنچی ہو ہمسی
اور ہم پیچہی سی آتی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** متوجہ ہوئی اون پر ساتہہ مونہہ اپنی کی اسمین دلالت ہے
اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنی مین میت پر یہہ کہ ہو منہہ سامنی منہہ میت کی اور دعا کرنی مین بہی اسیطرح رہی اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین
کا سوا ابن حجر کی کہ اونہون نی کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہہ کری اور کہا مظہر نی کہ زیارت میت کی مانند
ملاقات اوسکی کی ہی حالت حیات اوسکی مین منہہ کری سامنی منہہ اوسکی کی پہر اگر تہا زندگی مین کہ جب ملتا تہا اوس سے بیٹہتا تہا دور بسبب ہونی
اوسکی کی عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کہڑا رہی یا بیٹہی دور اوس سے اور اگر بیٹہتا تہا قریب اوس سے حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹہی
قریب اوسکی جب زیارت کری اوسکی اور جب زیارت کری پڑہی سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پہر دعا کری اوسکی لیی اور نہ ہاتہہ لگاوی
قبر کو اور نہ بوسہ دی اسپر اس لیی کہ یہہ عادت نصاری کیسی ہی ؛ ع ؛ مراد عظیم القدر سی یہہ ہی کہ وہ یا تو ناتی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما
کے یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف سی نکلتی آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کی پہر فرماتی سلام ہی تمپر ای قوم مومنین اور آئی تمہاری پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دیی جاتی
یعنے ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈہیل دیی گئی ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتہہ تمہاری ملنی والی ہین یا الہی
بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بقیع نام ایک جگہہ کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اسمین پہلی درخت
غرقد کی نام ایک درخت کا ہی بہت تہی اسمی اوسکو بقیع غرقد کہا ؛ ع ؛ **وعنها** قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکہتی ہتی اس سوال سی کہا کہو مین بیچ زیارت کرنی
قبرون کی فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گہرون کی مومنون مین سے اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ پہلی پہل کرنیوالون پر اور پیچہی رہنی
والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتہہ تمہاری البتہ ملنی والی ہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی کہ گذری اپنی بہائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تہا اوسکو دنیا مین پہر سلام کری اوسپر مگر کہ پہچانتا ہی
اوسکو اور جواب دیتا ہی اوسکو سلام کا ؛ ع ؛ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچاتی ہتی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اونمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اور لکہا
جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتہہ ماں باپ کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **وعن** ابن مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ

الآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون
کیسے پس زیارت کرو قبرونکی پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتا ہی دنیا سی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** بی رغبت
کرتا ہی دنیا سی کہ جسکا انجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرة کو کہ سوای اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جانا ہی اس سے
معلوم ہوا کہ قبرون مین جا کر نظر عبرت سی دیکھی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنی والا لذتون کا ہی اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ہے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ
احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نی کہ گئی ہین بعضی اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا
تہا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئی بیچ اجازت کی مرد و عورة اور کہا
بعضے عالمون نی سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نی زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیی واسطی کم صبر کرنی اونکی کی اور بہت جزع فزع
کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ
عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین داخل ہوتی اپنی گہر مین کہ اوسمین
مدفون تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضہ بہی مدفون تہی اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی یعنی اوتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور
کہتی مین یعنی اپنی دل مین سوای اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابو بکر اور دو نامحرم نہین ہین
پس جبکہ دفن کئی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی
ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطی حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت
کے مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سی کہا اگر رکہون مین آگ یا پاؤن
رکہون تیزی تلوار کی یہانتک کہ کٹ جاوی پاؤن میرا محبوب تر ہی طرف میری اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی کہ میری
نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنی لوگون کی کہ لوگ دیکہتی ہون اور ابن ابی الدنیا نی سلیم بن عنیز سے روایت
کی ہی کہ وہ گذری ایک مقبری پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تہا پس کہا لوگون نی اونکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان
اللہ قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سی جیسیکہ حیا کرتا ہون زندون سی انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوة بفضل و کرم خدا تعالی
کیسے صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین و لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ع ح ؛

كتاب الزكوة

کتاب ہے
بیچ بیان زکوة کی **ف** زکوة نماز کی ساتہہ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کی ان دونون
مین اور فرض کی گئی ہی زکوة دوسری سال ہجری مین پہلی رمضان کی اور نہین واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوة کی معنی ہین

بڑھنا اور پاک کرنا ہیں اس زکوٰۃ کو زکوٰۃ اس لیے کہتی ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنی حق غیر کی یعنی فقراء کی اوس سی اور بڑھتا
ہے ثواب دینی والی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہوں سی اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتی کہتی اس لیے کہ دلیل ہی دینی والی کی صدق پر بیچ دعوی صحت
ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری سال ہجری مین اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر
زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوی نہ دینی والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام
ہونی سال کی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی اسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار رہوتا ہی نزدیک موت کے
اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہی مسلمان ہر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہی اور فارغ ہو دین
سے اور حاجت اصلی سی اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ
نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذری اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور
درمیان مین نہو تو زکوٰۃ دینے آویگے اس لیے کہ یہہ بھی ساری ہی سال کے حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوٰۃ
قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سی اور پہنچی حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوٰۃ اور قرض مین یہہ ہی قید ہی کہ بندون
مین سی کوئی مطالبہ اوسکا کر سکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہین اسلیے کہ انہین مطالبہ بندون مین سی کسیکو
نہین پہنچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالی کیطرف سی وہ بھی مانع ہی وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر کا
مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوی یا شہر سی لیجادی اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ
نہین پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورۃ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی ورنہ نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع
ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا موجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو موجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون
نے کہا کہ مہر موجل مانع نہین ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکہنی والا ادا کا تو
مانع ہوتا ہی ورنہ نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی نہایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر
یہہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہہ اختلاف درمیان انکی مہر معجل
مین ہے اور بسبب مہر موجل کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مراد حاجت اصلی سی گہر ہی رہنے کا
اور کپڑی پہننے کی اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لیے اور اوزار اہل حرفہ کی لیے
پس مثلاً اگر ایک نی مکان لیا نیت تجارت سی اور پہر اوسمین رہنی لگا زکوٰۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی لی اور فارغ ہوا
رہنی سی اوسمین زکوٰۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجہہ لی آور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اونمین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ
اونمین واجب نہین آور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اوس سے یہہ ہے کہ مالک ہو اصل اوسچیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اوسچیز کا اور مال ضمار مین زکوٰۃ
نہین اسلیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہے اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتی ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نسکی وہ کئی قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا
رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کرکر جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی غصب کر لی اور گواہ
نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نی بطریق ڈنڈ کی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر پس اگر ان مالون مین
سے کوئی مال ہاتہہ لگی تو اوسمین زکوٰۃ پچہلی دنونکی نہین ہے بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کرکر بہول گیا وہ جب نکلی گا تو پچہلے دنونکے زکوٰۃ

دیوے گا اور بخلاف اس قرض کی کہ یعنی مدیون الاقرار کرتا ہو خواہ یعنی والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہوں اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوٰۃ دینے
آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کی ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑہی دس روپیہ سپیدہی کل کی یا ذہب کی
وصول ہوں تو پہلی دونکی زکوٰۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گہر کی پہننی کی بیچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گہر رہنی کا اور انکا
مول لینے والی کی ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوٰۃ پہلی دونکی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دو سو درہم کہ جسکی ساڑہی باون روپے ہیں سپیدہی
کل کی ہوتی ہین وصول ہو اور جو قرض ملے اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر
نصاب کے وصول ہو اور برس اوسپر گذر جاوے یعنی پہلی زکوٰۃ نہین دینے آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکی قبضہ مین رہا دیوے گا اور یہہ حکم اوسکی لیے ہے کہ پہلے
سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کی ہوگا پہلے مال کی ساتہہ اسکی بہی زکوٰۃ نکالے
گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوٰۃ کی یہہ ہے کہ دیتی وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہوں یا جسوقت زکوٰۃ نکالے مال مین سے اوسوقت
نیت کرلے اور اگر سارا مال صدقہ دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کے نیت سے نہ دے اور اگر تہوڑا سا مال دیکا
تو جتنا دیا ہے اوسکی زکوٰۃ امام محمد کی نزدیک ادا ہوجاویگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہونیکی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط
کرنی زکوٰۃ کی اور اگر غلام خریدا تجارت کی لیے پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہے اوس مین زکوٰۃ نہین
اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہو جاتا جبتک بیچی نہین جب بیچیگا تو اوسکی مول مین زکوٰۃ دینی آویگی
اور نصاب زکوٰۃ اوس قدر مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دو سو درہم کی قدر ہو
چنانچہ آگی سبکی نصاب مین حدیثوں مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والی اور نہ بڑہنی والی پہر نامی دو قسم
پر ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑہتا ہے اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑہتا
نہین لیکن صلاحیت رکہتا ہے بڑہنی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوائے حاجت اصلی کی پہر نصاب نامی کی ہونی سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے
اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ
دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے ع ۂ
ح ۂ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

الفصل الاول فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتٰبٍ فَادْعُهُمْ اِلَی الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہانکا کر کر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری
پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین پس اگر اونہوں نے مان لیا اسکو پس خبر دے اونکو
کہ اللہ نے فرض کین ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پہر اگر مانا اونہون نے اسکو پس خبردار کر اونکو اللہ نے فرض کی ہے اونپر زکوٰۃ لیجاوے
اونکے غنیوں سے یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہین اور دیجاوے اون کی فقیروں کو پہر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو یعنی اچہی مال اونکی سے یعنی

چاہئے کہ اچہا مال اونکا نہ لیجیو بلکہ اونکی مال کو نہین حصہ کبہی اچہا برا بیچ کا زکوة مین بیچ کا مال لیجیو اور بیچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی زکوة کی لینی
مین اور اور چیزون مین یعنی نہ لی وہ چیز کہ واجب نہین او سپر اور واسطی داد اوسکو زبان سی بد دعا کری ہو اسواسطی کہ نہین درمیان مظلوم کی اور درمیان قبول کرنی
اللہ کی اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل کتاب کی پاس وہان مشرک اور ذمی بہی ہتی مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تہا
اسلیی اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی لیکن یہہ جب ہی
کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ پہنچ جاوی اونکو دعوة پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ؛ ع ؛ **وعن ابی ھریرة** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذھب ولا فضة لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمة صفحت له
صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جھنم فیکوی بہا جنبه وجبینه وظھره کلما ردت اعیدت له فی یوم کان مقداره
خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة واما الی النار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی سونا رکہنی والا اور چاندی رکہنی والا کہ نہ ادا کری اوس سے حق اوسکا زکوة مگر جب ہوگا دن قیامت کا بنائی جاوینگی
واسطی اوسکے تختے آگ کی یعنی تختی سونے چاندی کی بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کئی جاوینگی کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کئی جاوینگی بیچ آگ دوزخ کی پس داغ
دی جاوینگی ساتہہ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پیٹہہ اوسکی جبکہ جدا کیی جاوینگی یعنی بدن سے اور ڈالی جاوینگی آگ مین پہر لائی
جاوینگے یعنی جبکہ ٹہنڈی ہو جاوینگی تو آگ مین ڈالی جاوینگی گرم کرنیکی لیی اور نکالکر پہر داغ دینگی ہمیشہ یونہین کرتی رہینگی اوس دن
مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندونکی پس دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف**
مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہہ گارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومن
کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کی معلوم ہوگا اور دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اسکی اور یہہ عذاب گناہ
ترک زکوة کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوة کا نہ
جہڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوة نہ دینی والی عذاب مین ہونگی اور
اور خلق حساب مین ؛ ع ؛ قیل یا رسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلبہا
یوم وردھا الا اذا کان یوم القیمة بطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطأه باخفافہا
وتعضه بافواھہا کلما مر علیه اولاھا رد علیه اخراھا فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری
سبیله اما الی الجنة واما الی النار کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوة نہ دی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین
کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اونمین سی حق اونکا یعنی زکوة نہ دی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی دن پانی پلانی اونکی کی مگر جسوقت کہ
ہوگا دن قیامت کا منہہ کی بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہونگی اونٹ کامل پر گنتی مین
اور شتابی مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اون مین سی ایک بچہ اونٹ کی کہ یعنی سب اونٹ اوسکی وہان موجود ہونگی حتی کہ سب بچی بہی ساتہہ ہونگے
اونکی اور اونٹ خوب فربہ ہونگی تا روندنی مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گی اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی اور کاٹینگی اوسکو ساتہہ دانتون اپنی کی
جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاوی گی اوسپر پچہلی جماعت یعنی اسطرحسی چلا جاویگا کہ ایک قطار کی پیچہی دوسری قطار اونٹونکی چلی گی
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف

دوہنا کل **ف** دودہ دوہنا ان پانی پلانی کی تیسری دن یا چوتھی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتی
تھی اور مالک اونٹون کی اونکو دودہ دوہ کر پلاتی تھی پس حق سے مراد اونٹونکا اگرچہ دینی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب یہہ بھی ہی کہ اونٹ
اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلادی پس یہہ بھی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہی
اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی بھی عذاب ہو برع برح ؛ **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ
وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا
جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا   فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہین مالک
بکریکا کہ نہ ادا کری اونسی حق اونکا مگر کہ جب ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اونمین سی کچھہ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری
کہ مڑی ہون سینگ اونکی اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبھون کی سینگ سلامت ہونگی تاخوب سینگ مارین مارین گی اوسکو ساتھہ
سینگون اپنی کی اور کچلین گے اوسکو ساتھہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت اوس دن مین کہ ہوگی مقدار
اوسکی پچاس ہزار برسکی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کی **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا
وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ
لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا
إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یارسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا فرمایا پس گہوڑی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیے سبب
گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیے پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیے سبب ثواب کے پس وہ گہوڑی کہ واسطی اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑا
اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا و فخر کی لیے اور واسطی دشمنی کی اہل اسلام سے پس یہہ گہوڑی اوسکی لیے سبب گناہ کی ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی
لیے پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی اور نہ گردنون اونکی پس وہ گہوڑی
اوسکی لیے پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیے موجب ثواب کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیے
بیچ چراگاہ کی اور سبزی کی پس نہین کہاتی ہین اوس چراگاہ سے یا سبزی سے کچھہ مگر لکھی جاتی ہین اوسکی لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کی کہ کہائی یعنی کہاس
وغیرہ اور لکھی جاتی ہین اوسکی لیے بمقدار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اسلیے کہ یہہ چیزین ہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین
توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی رسی بندہنی کو پہر دوڑتی ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکی لیے نیکیان بقدر گنتی نقش
قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین اور نہین گذرتا اون کو مالک اونکا نہر پر پس پیوین اوس سے اور نہین ارادہ رکہتا
تھا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نیکیان موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا **ف** یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکہتا تھا

بلکہ بغیر قصد اوسکی کی پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر کر پلاوی گا کیا کچہہ ثواب پاوےگا اور اوپر جو فرمایا پس گہوڑی الخ اسکو جواب بطلے اسلوب الحکیم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ مت پوچہہ حال نری جنو ر جب گہورون کا بلکہ پوچہہ وہ ہے اور جو کچہہ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر اون کی پالنی والے کو اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ کہ اوس سے پردہ ادمی کا ڈہکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکہتی ہین سوال کرنی سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کی لیی یعنی لوگون کی دکہانی کی لیی کہ دیکہین حشمت اسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہی اور واقع مین اب نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گہوڑا پالی اس نیت سی کہ اپنی سی ادنی پر فخر اپنا بیان کرینگا اور اسکی آگی دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچہی نیت سے باندہی کہ اللہ کی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کی لیی باندہی تا حاجتون شرع کی لیی سوار ہووی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چہپاوی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی ربطہا تغنیا و تعففا یعنی باندہے گہوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بچنی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کہیتی پر اور وقت جانی وہان کی اور اوسکی ضرورت کی کسی سی مانگنا نہ پڑی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سے یہہ مراد اسلیی لی کہ تا تکرار نہ لازم آوی کہ تیسری قسم مین راہ خدا سی جہاد مراد ہی اور نہ ہو لاحق اللہ کا یہ بیٹہون اونکی کی یعنی سوار ہوا اون پر اچہی کامون کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور گہوریون پر چہوڑنی کی لیی اور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوۃ اون کی ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبرگیری اون کی کی ساتہہ گہاس دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہہ اختلاف اسلیی ہے کہ ہماری نزدیک گہوڑون مین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پہر گہوڑون والا مختار ہے کہ ہر گہوڑی پیچہی ایک دینار دیوی یا قیمت مشخص کری اونکی اور ہر دوسو درہمون مین سی پانچ درہمین دی جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کی نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین ہے دلیل اونکی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گہوڑی مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی ہر گہوڑی سرکہ جنگل مین چری ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گہوڑی کی روایت کی گئی ہی حضرت عمر رض سی اور شافعی نی جو حدیث روایت کی ہی او سپر گہوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اوسپر اور ویسیہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطی اہل اسلام کی کہ جہاد کری اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہو کر جہاد کرین ؛ ع ؛ ح ؛ **قیل** یارسول اللہ فالحمر قال ما انزل علی فی الحمر شیء الا ہذہ الایۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ مسلم کہا گیا یارسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجہہ پر گدہونکی مقدمہ مین کچہہ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی بہلائی دیکہیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی برائی دیکہیگا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگی کو دیگا سواری کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنیکی لیی سوار ہونی کو دیگا گنہگار ہوگا ؛ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الایۃ رواہ البخاری ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ دیا اللہ نی مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہونگی دو نقطی سیاہ آنکہون پر بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دونو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دونو جبڑی اوسکی پہر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین حضرت آیت تک روایت کی یہہ

بیہ بخاری نی **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونگی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آیہ حضرت نی سند
کی لیی پڑہی کہ سنو اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون
ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اون
کے لیے بلکہ بُرا ہی اونکی لیی قریب ہے کہ طوق ڈالی جاوینگی او چیز کا کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامۃ کی یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردن
مین ؛ ع ؛ وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا
یوم القیمۃ اعظم ما یکون واسمنہ تطاہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخریہا ردت علیہ اولہا
حتی یقضی بین الناس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی اوسکی
اونٹ یا گائین یا بکری نہ دی حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوینگی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی ہونگی اور بہت
موٹی کچلینگے اوسکو ساتہہ پانون اپنی کی اور مارینگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرینگی آخر اون کی پہر لائی جاوینگی اوسپر پہلی اونکی
یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوۃ لینی والا یعنی امام کی طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پہری تمسی اس حالت
مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تمسی راضی جاوے ؛ ع ؛ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی
اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکی پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتی یا الٰہی رحمت بہیج فلانی
شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت میں
جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوۃ اپنی کہتی یا الٰہی رحمت بہیج اوسپر **ف** دعا کرنی کسیکی لیی ساتہہ لفظ صلوۃ کی تنہا
درست نہین سوای انبیا کی اور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوۃ بہیجی تو درست ہی پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بہیجتی تہی یہہ خصایص حضرت
کے سے ہی اور کو نہین درست ؛ مولانا ؛ وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ
فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ
کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ
واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل
صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عمر کو یعنی عامل کرکر زکوۃ لینی پر پس کہا
گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوۃ نہ دی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور عباس نی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکار کیا
نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر اسلیی کہ وہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسواسطے
کہ نہین ہے اوسپر زکوۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اور اسباب لڑائی کا

نسے اکی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری اال جانتی ہو اور عباس پس زکوۃ اوسکی مجہپر ہی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی پہر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی
کا مانند باپ اوسکی کی ہی یعنی پس عباس کو بجای باپ میری کی جان اور تعظیم اونکی کر اور اندا است دی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
بن جمیل پہلی منافق تہا پہر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعا کی کی کہ مجہی ثروت ہووی مین شکرگذاری کرونگا پس حضرت
نے اوسکی لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا ہی انکار کیا حضرت نی اوسپر از راہ زجر کی کلام
مذکور فرمایا اور غنی کیا اور اللہ رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس
چچا ہی حضرت کی اونکی زکوۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب اسکا یہہ تہا کہ حضرت نی اونسی دگنی زکوۃ لیلی تہی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی
مانگنے تہی اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوۃ حال کے ساتہہ اوسکی کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہی ۞ ح ۞ ع ۞

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا
قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ
رِجَالًا مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَاْتِیْ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ
اَبِیْهِ اَوْ بَیْتِ اُمِّهٖ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ
یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَةَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ
آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطی تمہارے ہی یعنی زکوۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میرے لیے
پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد وثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے
اوپر کامون کی اون کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک اون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیے ہی اور یہہ
تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کے گہر مین یا اپنی ماں کی گہر مین پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات
کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہائی ہوگا اوسکو اپنی
گردن پر یعنی رسوائی کی لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اوٹہائی حضرت
نے دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹہائی ہاتہہ پہر فرمایا یا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا حکم
جو تو نی فرمایا تہا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکو
لیے سبب عاملی کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کا ہیکو بہیجتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکی
لیے تحفہ بہیجتا تہا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی نہین جائز عامل
کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیے کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اسکی کہ چہوڑدی وہ کچہہ زکوۃ مین سی اور یہہ جائز نہین انتہی ۞ ع ۞ ح ۞

قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِیْهِ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ
اِلَی الْمَحْظُوْرِ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ یَکُوْنُ حُکْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ

اَمْ لَا فَهَلَّا فِي بَيْتِ اُمِّهِ الشَّكِّيَّة کہا خطابی نی اور بیچ قول اونکی کی کیون نہ بیٹھا بیچ گہر مان اپنی کی یا باپ اپنے کی پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف
اوسکی یا نہین دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی ساتہہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقد دوسری
یعنے مثل بیچ اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکہا جاوی کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس
پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنۃ مین **ف** پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کری نفع کو اور
گہر کرد بنا کہ رہی اوسمین گروی لینی والا بغیر کرایہ کی اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا وسپر اور فائدہ اوٹہاوی اوس سے بغیر عوض کی اور مثال دوسری
قاعدی کی یہہ ہی کہ نہ بیچی کسیکی ہاتہہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تاکہ قرض دی اوسکو بیچنی والا اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع
چیز کی ثمن مین سمجہہ لی پس یہہ نہین درست لیکن اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز
کی مول مین ادا کیا اور جہان دو عقد ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسری سی جدا کرین توبہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس
روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچا اور یہہ دونو قاعدی جو خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی
اسلیے کہ قواعد مقررہ سی ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیۃ اور دوسری قاعدہ
موافق مذہب مالک و احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکی سبب سے ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکہتی ہین پس نہین
وہ قائل اس قاعدہ کی اور اسسے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کی نزدیک بہی نہین
درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیی کہا کہ وہ قائل اس قاعدہ کی نہین بشرح ہ مولانا **وَعَنْ**
عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ
غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کرین
ہم تم مین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چہٹائی مین یا بڑائی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت
کی یعنے از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ
عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ
لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ
وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت
مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہو لدونگا مین اس فکر کو تمسی پس گئی عمر اور کہا ای نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہارے یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ
تعالی نی نہین فرض کی زکوۃ مگر اس لیی کہ پاک کری اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو
میراث واسطی اوس شخص کے کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خوشی کی کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوئے
پہر فرمایا حضرت نی واسطے عمر کے کیا نہ خبر دوں مین تمکو ساتہہ بہتر اوس چیز کی کہ جمع کرتا ہی آدمی وہ یہہ ہے عورت نیک بخت جبکہ دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور جب حکم کری اوسکو فرمان برداری کری
اوسکی اور جب غایب ہو اوس سے محافظت کری اوسکے روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** سارا آیت یون ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب
الیم یعنے جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتی راہ خدا مین پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی یعنی اونکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر داغے جاوینگے

اون کی

اون سی پیشانیان اور پہلو اور پشتین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیی کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجہی کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پہر حضرت عمر رضہ نی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی زکوٰۃ تو ایسی فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہو جاوی پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچہہ مضائقہ نہیں پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی صورۃ مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دی اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کری تو داخل اس وعید مین نہیں اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نی بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجہی یاد نہ رہا یا د مجہی اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نی میراث ایسی فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہاری پچہلون کی لیی کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوٰۃ اور نہ میراث پہر جبکہ بیان کیا حضرت نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہیں ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتی رہین اور دیکہا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوب صورت ایسی کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جبتک ساتہہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکہتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روا تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ وہ بازو ہوتی سی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنی نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ؀ ع ؀ ح **وعن** جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

اور روایت ہے جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہارے پاس چہوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگی زکوٰۃ لینی کو کہ دشمن کہی گئی ہین بحکم طبیعت کے لوگ اونکو دشمن رکہتے ہین اس لیی کہ مال لینی کو آتی ہین پس جسوقت آوی تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوشوقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اون کی روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکہو پس اگر زکوٰۃ لینی مین عدل کرین گی پس اپنی لیی کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینی والونکو اس لیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا اون کی ہی اور چاہیی کہ دعا کرین عامل تمہارے لیی روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** اگر ظلم کرین کی مراد یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا ورنہ اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی راضی کرنی مین حتی الامکان کرو اونکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈہیل اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ ساتہہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہے زکوٰۃ لینی والی کو کہ دعا کری زکوٰۃ دینی والی کی لیی ؀ ع **وعن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی یعنی گنوار دنہین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوٰۃ لینی والون مین سی آتی ہین ہمارے پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینی والون کو عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوٰۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنے راضی کرو اونکو اگرچہ تمہاری اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ؀ ع ؀ **وعن** بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا

اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنی یعنی پیغمبر خدا کو
کہ تحقیق زکوٰۃ لینی والی زیادتی کرتی ہین ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتی ہین کیا چھپاوین ہم اپنی مالون مین سی اوسقدر کہ زیادتی کرتی ہین فرمایا
کہ نہین روایت کی یہہ ابوداود نی ف حضرت نی چھپانی کی اجازت اس لیی نہ دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کی زیادتی جانتی تہی اور واقع مین
ایسا نہ تہا ؛ مولانا وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے عامل زکوٰۃ کی لینی پر ساتہہ حق کی مانند غازی کی ہی راہ خدا مین یہانتک کہ پہر آوی طرف گہر اپنی کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی ف
ساتہہ حق کی یعنی عامل ہوتا ہی واسطی طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونی نقل کی اپنی دادا سے اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں لیجاوے مکان مواشی کو زکوٰۃ لینی کی لیی اور نہ دور جاوی
مواشی والا اور نہ لیجاوی زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوٰۃ دینی والون
کی مکانون سی دور اوتری اور وہان مواشی منگا بہیجی زکوٰۃ لینی کی لیی اور جنب یہہ ہے کہ مواشی والا اپنی مکان سے دور جا رہی اور عامل تکلیف اوٹہا کر
وہان جاوی ان دونو باتون سی منع فرمایا اسلیی کہ پہلی بات مین رنج زکوٰۃ دینی والی کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوٰۃ لینی والی کو آگی اسکی جملہ تاکید اسکی
ہے حاصل یہہ کہ نہ زکوٰۃ دینی والا دور چلا جاوی اور نہ زکوٰۃ لینی والا دور جا اوتری بلکہ قریب زکوٰۃ دینی والون کی اوتری اور اون کی گہرون مین جاکر
نوبت بنوبت زکوٰۃ لی لیا کری ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا
فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی حاصل کری مال پس نہین زکوٰۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذری اوسپر برس روایت کی یہہ
ترمذی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نی موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر ف یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ہی
ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کی دینی فرض ہو اور درمیان برس کی کچہہ اور مال اوسکو ہاتہہ لگی اوسی جنس کا تو جب تک
اوسپر برس نگذری زکوٰۃ اوسمین واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کی نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیی اسپر برس گذری یا نہ
گذری مثلا ایک کے پاس اسی بکریان تہین گذری اون پر چہہ مہینی پہر ہاتہہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اوسی مال کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین
واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوٰۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کی وقت سی یا ارث کی وقت سی اور ابوحنیفہ اور
مالک کی نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچہی ہاتہہ لگا تابع اصل مال کی پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اسلیے
کہ نصاب بکریونکی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہی ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی
ہین سو صورۃ مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اوسمین دینگی پس حنفی اس حدیث کی معنی یہہ لیتی ہین کہ جو کوئی پاوی اور حاصل کری مال ابتدا تو
اوسپر زکوٰۃ نہین جبتک کہ برس نہ پورا ہو پس ایسی مال مستفاد مراد نہین ہے ؛ ع ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے علی رضی سی یہہ کہ حضرت عباس نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ شتابی ادا کرنی زکوٰۃ اپنی کی پہلی تمام ہونی برس کی پس اجازت دے

اونکو اسمین روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور دارمی نی **ف** ہماری نزدیک اور اکثر اماموں کی نزدیک پہلی گذرنی برس کی زکوۃ
دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۱۲ ع ؛ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ ابوداود والترمذی وقال فی اسنادہ
مقال لان المثنی بن الصباح ضعیف اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی
دادا سے یعنی عبداللہ سی کہ کہا اوسنی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی لیی مال ہو یعنی بقدر
نصاب کے پس چاہیی کہ سوداگری کری اوس مال کی اور نہ چھوڑی اوسکو بی تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتی دیتی مال تمام ہو جاوے
روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی بیچ اسناد اسکی گفتگو ہی اسلیی کہ مثنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی **ف** لڑکیکی مال
مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کی لڑکیکی مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض
نہین اسلیی کہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ اوٹھایا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصونسی ایک سونیوالیسی یہانتک کہ جاگی اور دوسری لڑکیسی یہانتک کہ بالغ ہو
اور تیسری دیوانیسی یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نی اور حاکم نی اسحدیث کی تصحیح بہی کی ہی ۱۲ ع ؛

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر
من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن
من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا رایت ان اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق متفق علیہ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئی ابوبکر بعد اونکی اور کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی عرب سے کہا عمر بن
خطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہون نی ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتی ہو تم لوگونسی یعنی اہل ایمان سی اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امر کیا
گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگونسی یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پہر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجہسی مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی اور
حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق نی قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے کہ فرق کری درمیان نماز و زکوۃ کی اسلیی کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی یعنی
جیسے نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی اگر نہ دینگی مجہکو بچہ بکری کا کہ تہی ادا کرتی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اوسنی نہ دینی اوسکی پر کہا
عمر نی پس قسم ہے اللہ کی نہ تہا امر کچہہ مگر کہ جانا مینی یہہ کہ اللہ نے کہول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتہہ الہام کی واسطی لڑنیکی پس جانا مینی ہی یعنی لڑنا حق ہی اسا
کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نی زکوۃ نہ دی حضرت ابوبکر نی اونکو کافر کہا یا تو اسلیی کہ
اونہون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سی کفر حقیقی ہوگا اسلیی کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہی یا اسلیی کافر کہا کہ اونہون نے انکار کیا زکوۃ کی
دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہوگا پس حضرت ابوبکر نی اونسی ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نی اول ظاہر حال اونکا دیکہکر اونکی کفر مین
تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتہہ ابی بکر کی اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابوبکر فرماتی ہین
اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین
اور ساتہہ حق اسلام کی یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچہہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگی اور حساب اوسکا

اسمیں یہی ہی یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی اور ظاہر کری اسلام کو ہم اوسکی بابت حکم اسلام کا کرینگی اور لڑنا اوس سے ترک کرینگی اور تفتیش نہین کرینگی باطن اوسکے کا کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال
باطن کا سپرد کرینگی علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اوسنی دل سی کلمہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کری درمیان نماز اور زکوٰۃ کی کہ وجوب نماز کا
قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑہی اور زکوٰۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کی یہہ طلب کرنی حق اللہ
کے صنعت اسکی نہین مراد ہیلی کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوٰۃ ہی ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دنکی ہون اور اگر بچی
ونکی ساتھ ہونگی تو اونمین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہی ایساہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہیی اور گائین مین مسنہ
دو برس کا ہوتا ہی اور اونٹین پانچ برس کا اور جو لوگ زکوٰۃ نہ دیتی اوس کی پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہوجانی اونکیکی اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کی یا واسطی
محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ کی اگر نہ دی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علی رضنی بہی منع کیا حضرت
ابو بکر رضکو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑی توقف کرنا چاہیی حضرت ابو بکر رضنی کہا کہ اگر سب لوگ
ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بہی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رض کی ہی ع ح ٭ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یکون کنز احدکم یوم القیمۃ شجاعا اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یطلبہ حتی یلقمہ اصابعہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگا گنج ایک تمہار یکا دن قیامت کے سانپ گنجا بہاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈہونڈہتا ہوگا
اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اونگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** گنج سی مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکہا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہین
سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کی معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ اونگلیان مالک مال کی یعنی کہ ہاتہہ سی مال کماکر جمع کرتا
اور زکوٰۃ نہ دی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک بطور لقمہ کی سانپ کے موہنہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا
جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کی سانپ وغیرہ سی اونگلیان اوسکی موہنہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی ٭ ع ٭ **وعن**
ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یؤدی زکوٰۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیمۃ فی عنقہ شجاعا ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب
اللہ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ الایۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوٰۃ مال اپنی کی مگر کردیگا اللہ یعنی لٹکادیگا
دن قیامت کی بیچ گردن اوسکیکی ایک سانپ پہر پڑہی ہمیہ مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین
ساتہہ اوسکی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکہی
گئی ہے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالا قط الا اھلکتہ رواہ الشافعی
والبخاری فی تاریخہ والحمیدی وزاد قال یکون قد وجب علیک صدقۃ فلا تخرجھا فیھلک الحرام الحلال وقد احتج
بہ من یری تعلق الزکوٰۃ بالعین ھکذا فی المنتقی وروی البیہقی فی شعب الایمان عن احمد بن حنبل باسنادہ الی عائشۃ
وقال احمد فی خالطت تفسیرہ ان الرجل یاخذ الزکوٰۃ وھو موسر او غنی وانما ھی للفقراء اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتی تہی نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبہی مگر ہلاک کردیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی نی اور بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اور حمیدی نی اور زیادہ
کیا حمیدی نی یعنی مراد اس حدیث کی نقل کی کہ بخاری نی کہا کہ واجب ہوتی ہی تجہپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہی اوس مال مین
پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا

ساتھہ عین کی نہ ذمہ پر اسیطرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھہ اسناد اپنی کی حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نی بیچ لفظ خالطت کی کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوۃ فقیر کی لیے ہی **ف** ہلاک کردیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہوجاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اوسمین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹھانی کی نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھہ عین کی یعنی امام شافعی اور امام کہتی ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھہ عین مال کی ہی نہ ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دی تو اوسی مال سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین پس یہہ بات اونہون نی لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظم کی نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہی تعلق اوسکا ساتھہ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کی دو بیان ہوئی ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دی اور زکوۃ مال مین ملی رہی اور دوسرا یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوۃ لی تو دونون صورتون مین مال زکوۃ ہلاک کردیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلی ہی معنون پر ہی **ش ع ح** مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمانی دلیلین جنہونکی ملا علی قاری نی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نی خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی اونکی شرحون مین دیکھہ لی

باب ما یجب فیہ الزکوۃ

باب بیچ بیان اوس چیز کی کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ **ف** اتفاق رکہتی ہین سب امام اوپر واجب ہونی زکوۃ کی چارپایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور بہینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکی اور جانورون مین زکوۃ نہین لیکن گھوڑی مین امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہے آگی تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتی ہین اوپر واجب ہونی زکوۃ کی سونی چاندی مین اور اوس چیز مین کہ تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کی اور ترکاریونکی اور میوون کی کہ برس دن تک نہ رہین اور اماموں کی نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کہجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ ہوجاوین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گہانس مین نہین ہے دلیل امام صاحب کے یہہ حدیث حضرت کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین اوسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کی بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہین اور زمین سے پیدا ہوئی چیزونمین جو عشر ہی اوسمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا ہوگا اور اور اموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بہر گذر جاوے **ش ح**

الفصل الاول

فصل پہلے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیچ کم پانچ وسق کی کھجور نمین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سی کم مین بیچ چاندی کی زکوۃ اور نہین بیچ کم کی پانچ راس اونٹونسی زکوۃ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب ہلی کی پانچ وسق اس حساب سے تیس من کے ہوئی بس تیس من کہجور دلمین دسوان حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون تو نہیں دسوان حصہ بموجب اس حدیث کی نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچھہ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دے مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسی بہر ہو تو ایک پیسی بہر دے اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنی وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نی تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت سے ہی کہ لوگ خرید و فروخت کرتی تھی ساتھہ وسقون کی اور قیمت ایک وسق کی چالیس درہم ہوتی تھی پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے یہی نصاب ہے زکوۃ چاندی کا اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین واجب دسواں حصہ ہو یا پانچ درہم دینی آتی ہین اور سوا درہم کی اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سی یا روپی کسی سکہ کی ہون تو اوس پر قیاس کرکے زکوۃ دی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم

تین ماشہ اور ایک تی اہر پانچوان حصہ رتیکا ہوتا ہی لیس دوسو درہم مین چاندی چہہ سو تیس ماشہ ہوئی ہی اور انپر زکوٰۃ کی پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چہہ رتی پس اگر روپی ہین اسے بارہ ماشی کی جیسی کلدار سیدہی کل کی اور ڈبل ودیتی دار تو چہہ سو تیس ماشکی ساڑہی باون روپی ہوئی انپر زکوٰۃ ہوا ایک روپیا بارہ ماشی کا اور پانچ آنی اور اگر روپی ہین ساڑہی گیارہ گیارہ ماشکی مثلا لکہنو وغیرہ کی تو چون روپی بارہ آنی چہہ پائی اور چہہ جز تئیس جز پائی کی ہین سے ہوئی انپر ایک روپیا ہی ساڑہی گیارہ ماشیکا اور پانچ آنی دس پائی اور بائیس جز پائی کیہین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعین زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماشہ ۴ رتی	زکوٰۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ رتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ حساب نصاب کے سمجہنی کی لیے لکہا گیا اور اگر روپی زیادہ ہون نصاب سے تو سیدہا حساب یہہ ہے کہ ڈہائی روپی سینکڑی کی حساب سے زکوٰۃ دیں اور نصاب سونیکی یہین نہین ذکر ہوئی نصاب اوسکی بیس مثقال ہی یعنی ہمارے یہان کی حساب سے ساڑہی سات تولہ بہر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ مین دی اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دیگی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کی پاس چہبیس روپی بہر چاندیکا زیور ہو اور چہبیس روپی کا سونیکا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو چہبیس روپی کا اسباب ہو تجارت کا اور سو چہبیس روپی ہون نقد تو بہی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ بتری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اوسکا بہی اندازہ کروا کر زکوٰۃ دی اگر حد نصاب کو پہنچی اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکہون روپی کا ہو مگر ان نیت تجارت کی ہو تو ہی ہوگا یہہ در مختار وغیرہ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِی عَبْدِهٖ وَلَا فِی فَرَسِهٖ وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ لَیْسَ فِی عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اوسکی اور نہ بیچ گہوڑی اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو گہوڑا اور غلام تجارت کی لیے نہون اونمین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جو گہوڑی اور گہوڑے یان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اونمین ہی زکوٰۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دی یا قیمت اوسکی تشخیص کرکر دوسو درہمون مین سے پانچ درہم دی اور فتاوی قاضی خان اور درمختار اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین ہی زکوٰۃ نہین **وعن** اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذِهٖ فَرِیْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْیُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا یُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى وَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰى سِتِّیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّیْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰى تِسْعِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ابوبکر رض نی لکہا اونکیلیے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کی نام ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہی یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمانون پر یعنی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتہہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی پس دیوے اوسکو اور جو سوال کیا جاوی زیادہ اوس سے پس نہ دی در چوبیس کے چو ہی

اونٹونکی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہنچین پچیس کو پینتیس ۳۵ تک پس اونمین ایک بوتی برس بھرکی مادہ پس جسوقت پہنچین چھتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہی بوتی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہنچین چھیالیس کو ساٹھہ تک پس اونمین ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جفت کرنی اونٹ کی پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھہ کو پچہتر تک پس اونمین ہے بوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چہتر کو نوی تک پس اونمین ہین دو بوتیان دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دی اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاوین پس وہ حدیث خلاف ہے اسکی جواب اسکا یہہ ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ لینی والی مذکور ہوی صحابہ تہی وہ ظالم نہ تہی اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینی والونکی تہی اور اس حدیث مین سوای صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس کچہہ منافات نہین ہے ع **فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ** اور جسوقت کہ پہنچین اکیانوین کو ایکسو بیس تک پس اونمین ہین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل جفت کرنی اونٹ کی اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین بوتی دو برس کی ہی اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوری کی **ف** کہا قاضی نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کی بعد تجاوز کرنیکی حد مذکور سی یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سرنو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نی کہ از سرنو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی دو حقی اور ایک بکری پہر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پہر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کی دلیل انکی یہہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سرنو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکی حضرت علی رضہ سی بہی منقول ہے اور واجب تو نہین مادہ ہی یا قیمت اوسکی بخلاف گاین اور بکری کی کہ اونمین نر اور مادہ برابر ہین ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ** اور وہ شخص کہ نہون ساتہہ اوسکی مگر چار اونٹ پس نہین اونمین زکوۃ واجب مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو اونمین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اسقدر ہے کہ چہتر تک مین یہہ پہنچ آتی ہی اور نہو نزدیک اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے تین برس کی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہہ اوسکی دو بکریان اگر میسر ہون اوسکو یا دیوی بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اوس پاس اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برس کی کہ چہیالیس سے ساٹہہ تک مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو اوس پاس تین برس کی اور ہو اوس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برس کی اور دیوی اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برس کی اور نہو اوس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برس کی

اور دیوی زکوٰة دینی والا دو بکریان یا بیس درہم اور جو شخص کہ ہوں اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہیں اونٹنی دو برس کی کہ جسکے پاس سے بیتالیس تک میں
دینی آتی ہی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس قبول کیجاے اوس سے تین برس کی اور دیوی اوسکو زکوٰة لینی والا بیس درہم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہوں اوس پاس
اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہیں اونٹنی دو برس کی اور ہو وہ اوسکی پاس اور ہے اوس پاس بن دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاے اوس سے بن دو برس کی اور دیوی زکوٰة دینی والا
ساتھہ اوسکی بیس درہم یا دو بکریان اور وہ شخص کہ ہوں اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا ہو نہیں اونٹنی برس روز کی کہ جسکے پاس سے پچیس تک میں دینی آتی ہی اور
نہیں ہے اوس پاس اور اوس پاس ہے دو برس کی پس قبول کیجاے اوس سے اور دیوے اوسکو زکوٰة لینی والا بیس درہم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اوسکی اونٹنی برس
روز کی قابل دینی کی اور ہو اوس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اوس سے اور نہیں ساتھہ اوسکی کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا **ف** قابل دینی کی کہا
ملک نے کہ اسکی معنوں میں تین احتمال ہیں یا تو یہہ کہ نہو اوسکی پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا ہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہی کالعدم ہی یا اوسط درجی کی نہو بلکہ
نہایت خوب ہو پھر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہو اور ہو اوس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکی ساتھہ کچھہ اور بہ
ونقصان کی لیی لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اونثہ کا جبر نقصان سن کا تہہ زیادتی سن کے ہو جاتا ہی ۱۲ ع **وَفِي صَدَقَةِ** الْغَنَمِ فِي
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ
أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ
الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوٰة بکریوں کی کہ
چرنیوالی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت زیادہ ہوں ایکسو بیس دوسو تک پس اونمیں دو بکریان
اور جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس اونمیں تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریان چرنیوالی آدمی
کی کم چالیس سے ایک ہی پس نہیں اونمیں زکوٰة مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کی دی اور نہ دیجاے زکوٰة میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی
ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوٰة لینی والا یعنی اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کیلیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور
متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھی واسطی خوف زکوٰة کی اور جو نصاب کہ ہو دو شریکوں میں پس وہ رجوع کرین آپسمیں ساتھہ برابری کی اور چاندی میں چالیسوں
حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں اوس پاس مگر ایکسو نوی درم پس نہیں اونمیں کچھہ زکوٰة مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کی دی نقل کی یہہ بخاری نی
ف چرنیوالی ہوں یعنی زکوٰة جانوروں میں بکری ہو یا گائیں یا اونٹ تب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس یعنی آدھی برس سے زیادہ جنگل میں چارہ چرنیوالی ہوں
اور اگر اکثر برس گھر ہی کھلانا پڑتا ہو تو اون جانوروں میں زکوٰة واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم میں کچھہ زکوٰة واجب نہیں جب چالیس
ہوں تو اونمیں ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگی تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب
زیادہ ہوں تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑھ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نی کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو
پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہہ کہنا ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیبدار ہو تو لیوی ایک وسط درجی کی اور نہ بوک
بوک یعنی کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچی لینی کی لیے ہوتا ہی اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہی اور نہ جمع
کیے جاوین الخ مذہب شافعی میں زکوٰة گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہی نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کے

بکریان اتنی ہونگی دو گلو نمین تو امام شافعی کی نزدیک دو بکریان لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ایک اور اگر دو شخصونکی اتنی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام
شافعی کی نزدیک ایک ہے بکری لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک دو لینگی پس معنے اس قول کی لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کے
لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دی واسطے کم کرنی زکوۃ کی یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگی تو دو بکریان آوینگی اور
ملا دیگا تو ایک دیگی پس یہہ نکری اور نہ جدا کری کہ مثلاً بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون میں ہون تو جدا کری واسطے ساقط کرنی زکوۃ کی اور نزدیک حنفیہ کے
یہہ نہی ساعی کی لیے ہے یعنی زکوۃ لینی والی کی لیے کہ متفرق کو جمع نکری مثلاً دو شخصونکی پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہو اور
جب دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس ہون دونون پاس تو اونکو جمع نکری زکوۃ لینی کی لیے اور نہ جدا کری اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون
مثلاً ایک شخص کے پاس ہے بکریان چالیس ایک جگہہ اور چالیس ایک جگہہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصاب مین اور نہ لیوی اونمین سے دو بکریان بلکہ لیوی ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک
کی ہی اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسری کی ایکسو ساٹھہ پس واجب
ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہووے پہلی پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر پھر زکوۃ لینی والا تو ایک ایک
بکری ہر ایک شریک سے لی لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ساتھہ برابری کی یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اوس بکری کی کہ دی ہی دوسرے شریک کے
کو جسکی ایکسو ساٹھہ ہین پھیری پس چالیس والی پر دو خمس پڑینگی موافق اوسکی حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصہ کے پس یہہ معنی ہین تراجعان بینہما
بالسویۃ کی مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون
او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ اوس چیز کی
کہ پانی پلایا آسمان نی اور چشمون نی یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کی پانی سی ساتھہ بیل کے یا اونٹ کے
اوسمین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پانی پلایا آسمان نی یعنی جس زمین مین مینہہ برساتون اور نہرونکا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ
پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اوس زمین کو کہتی ہین کہ پانی دیجاوے ساتھہ جانور کی اور جانور کہتی ہین ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہی بیچ
مین بطور نالا کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہی کھیتی وغیرہ مین اور بعضون نی کہا کہ عثری کہتی ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی ہمیشہ بسبب قریب
ہونی پانی کی ۱۲ ع ح **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن
جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور زخم پہنچانا اوسکا معاف ہے اور
کوئین کھودانی مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان کھودانی مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کری کسیکو یا تلف کری کوئی چیز یا مار ڈالی کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھہ اوسکی
کوئی کھینچنے والا یا ہانکنی والا اور ہو وی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچھہ ضمان یعنی بدلا نہین اور اگر اوسپر کوئی
سوار ہو یا اوسکی ساتھہ کوئی ہانکنی والا یا کھینچنی والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف
کری تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورونکی باندہنی کی کیون نہ باندہا اگرچہ حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ قیدین
اور حدیثون اور دلیلونسی نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگا دی کنوان کھودنیکی لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑی کھودانی والی پر یہہ ضمان
یعنی خون بہا نہین آئیگا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودی یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی
آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کی پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالی کی ہوگا

اور اسیطرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک جگہہ کہود کر سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کی نکالنی کی لیی اور عاقلہ کہتی ہین انکو کہ جو اوسکی ساتھہ ایک قاکی ہون نوکر ہون مثلاً سپاہی کی عاقلہ فوجکی سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہوون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سی مراد نزدیک ابو حنیفہ کی کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کی دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسبت مین ساتہہ سیاق حدیث کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سی پوچہا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کئی ہین زمین مین دن پیدائش اوسکی یہہ جاننا چاہیی کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی لائق پگہلانی اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور رانگ مانند اونکیلے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندہک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہوسکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتہرون کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اوسمین گذرنا برس کا شرط نہین اور امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی مین ہے اور چیز مین نہین ۱۲ ع ح ۔

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن علیٍّ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لابی داود عن الحارث الاعور عن علی قال زہیر احسبہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشر من کل اربعین درہما درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین فان زادت فثلث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فان لم تکن الا تسع وثلثون فلیس علیک فیہا شیء وفی البقر فی کل ثلثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء ۔

روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق معاف کی مینی زکوٰۃ گہوڑی . نہین ہے اور غلامون مین سے یعنی اگر تجارت کی لیی ہون تو زکوٰۃ اونمین نہین اور گہوڑون مین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہوچکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اور نہین بیچ ایکسو نوے کی کچہہ زکوٰۃ یعنی دوسو سے کم مین زکوٰۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین ہین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین حارث اعور سی کہ نقل کی حضرت علی سی کہا زہیر نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچہہ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسکی حساب پر اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر پس دو بکریان دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہولین چارسو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر اونتالیس پس نہین تمپر اونمین کچہہ اور بیچ گای کی ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین ایک گای دو برس کی اور نہین کام والون مین کچہہ

ف پس جو زیادہ ہو اوپر نصاب کے مذہب صاحبین کا یہ ہی کہ جسقدر دوسو درہم سی زیادہ ہو اوسکا حساب کرکر چالیسوان حصہ زکوٰۃ دیجیی اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ پہنچین تو اونمین زکوٰۃ نہین دو ہی سو کی زکوٰۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونیسی دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہے تاکہ تطبیق ہوجاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا اور نہین مین زیادہ برابر ہین چاہی بیل دے چاہی گای جیسا کہ آگی کی روایت مین آیا ہے جاننا چاہیی کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہے بخلاف اونٹون کی اسلیی کہ اونٹون مین مادہ افضل ہوتی ہی نہ گایون بکریون مین اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہولین

بیل یا گائین چالیس سے تو ان مین کچھہ نہین دینا آتا یہانتک ساٹھہ ہون جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کی بیل یا گائین دینی آوینگی پہر ہر چالیس
مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کی اور تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلا ستر ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے
ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دی اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کری انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو
ان مین کچھہ نہین دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی ہی دیجاویگی ساٹھہ تک جب
ساٹھہ ہون گی دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسوان
یا تیسوان حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھہ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین انکی یہی ہی اور بہینس کی زکوۃ ایسیہی ہے جیسی گای
کی اور بہیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہی اور نہین کام والون مین کچھہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلا بیل ہل چلانی مین یا کنوین کی پانی نکالنی مین یا لادنے
مین لگی رہین اگرچہ حد نصاب کو پہنچین زکوۃ انمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون اماموںکا یہی ہی لیکن امام مالک کے نزدیک
نہین ہے زکوۃ ہی ۱۲ ع ح **وعن معاذ** أن النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه إلى اليمن أمره أن يأخذ من البقر من كل ثلثين
تبيعا أو تبيعة ومن كل أربعين مسنة رواه أبو داود والترمذي والنسائي والدارمي اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی عامل کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گای برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے
ایک گای دو برس کی یعنی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن أنس** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المعتدي في الصدقة كمانعها رواه أبو داود والترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی
کرنیوالا زکوۃ لینی مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالے زکوۃ کی ہی یعنی جیسی گناہ زکوۃ نہ دینی مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینی مین ہے روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **وعن أبي سعيد الخدري** أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس في حب ولا تمر صدقة حتى يبلغ خمسة
أوسق رواه النسائي اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کہجور مین زکوۃ یہانتک کہ پہونچی پانچ
وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہوچکا ہی **وعن موسى بن طلحة** قال عندنا
كتاب معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إنما أمره أن يأخذ الصدقة من الحنطة والشعير والزبيب والتمر مرسل رواه في شرح السنة
اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اونکو
اسی مجکو یہہ کہ لیوین زکوۃ گیہون اور جو اور انگور اور کہجور مین سی یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوۃ
مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی اوس چیز مین کہ اوگی زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہماری نزدیک ہر چیز مین ہے کہ اوگی زمین مین قوت ہو
یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اسلیی کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر ہوتی تہین ۱۲ ح ع **وعن عتاب بن أسيد** أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
في زكوة الكروم إنها تخرص كما تخرص النخل ثم تؤدى زكوته زبيبا كما تؤدى زكوة النخل تمرا رواه الترمذي وأبو داود
اور روایت ہی عتاب بن اسید سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوۃ انگورونکی کہ تخمینہ کی کیی جاوین جیسیکہ تخمینہ کیجاتی ہین کہجورین پہر دیجاوے زکوۃ
اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسیکہ دیجاتی ہی زکوۃ کہجورون کی درحالیکہ کہجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی جبکہ پیدا
ہووے انگور اور کہجورون مین شیرینی تو اندازہ کری ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کہجورین جب خشک ہون گی تو کسقدر ہون گی جب خشک ہون تو دسوان
حصہ زکوۃ مین دے امام صاحب کی نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ۱۲ ع ح

وعن سهل بن أبي حثمة حدثت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فإن لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواه الترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی جسوقت کہ تخمینہ کرو یعنی کہجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چہوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چہوڑو تہائی پس چہوڑ دو چوتہائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یہہ خطاب ہے زکوۃ لینی والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوسمین سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چہوڑ دو از راہ احسان کی اوسپر تاوہ ہمسایونکو اور راہ گیرونکو کہلادی یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کی اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چہوڑا جاوی زکوۃ مین سے کچہہ اور تاویل حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ یہہ یہود خیبر کی حق مین فرمایا کہ حضرت نی مساقاۃ کی تہی اونسی اسپر کہ آدہی کہجورین وہ لین اور آدہی کہجورین حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنی والیکو کہ چہوڑ دی تہائی یا چوتہائی از راہ احسان کی اور تقسیم کری باقیکو آدہی حضرت کو دی اور آدہی اونکو ۱۲ع وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يبعث عبد الله ابن رواحة إلى يهود فيخرص النخل حين يطيب قبل أن يؤكل منه رواه أبو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتی عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس تخمینہ کرتی کہجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اونمین پہلی اسسے کہ ہوں لائق کہانیکی روایت کی یہہ ابو داؤد نی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة أزق زق رواه الترمذي وقال في إسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زکوۃ شہد کی کہ ہر دس مشکونمین ایک مشک ہے روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس بابمین بہت سی روایتین **ف** علما مین اختلاف ہے امام شافعی کی نزدیک شہد مین زکوۃ نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اوسمین دسوان حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین مین ہو اور دلیل اونکی یہہ حدیث ہی ما اخرجته الارض ففيه العشر اور جو شہد پہاڑمین ہو اوسمین بہی عشر ہے امام صاحب کی نزدیک ۱۲ح وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فإنكن أكثر أهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہی زینب بی بی عبداللہ بن مسعود کیسی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای گروہ عورتونکی نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنی زیورسی ہو اسلیئی کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہی ترک زکوۃ کی اور بد دینی کی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ زکوۃ زیور عورۃ کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک مطلق زیور مین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نی کہ نہین ہے زکوۃ اوس زیور مین کہ مباح ہی استعمال اوسکا بس جسکا استعمال حرام ہے اوسمین اونکی نزدیک بہی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سے حدیثین ع ۱۲ زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابون شافعی مذہب کی مین ہے جو چاہی دریافت دیکہہ لے وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن امرأتين أتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي أيديهما سواران من ذهب فقال لهما تؤديان زكوته قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أتحبان أن يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فأديا زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد رواه المثنى بن الصباح عن عمرو ابن شعيب نحو هذا والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اونکی ہاتہونمین دو کڑی تہی سونیکی پس فرمایا حضرت نی اون دونوںکو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونون نے کہ نہیں

فرمایا اونہون نے تو کیا دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اونہون نے کہ نہین فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی
سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ دونون
راوی اس حدیث کے ہین ضعیف کہے جاتے ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ **ف** یہہ حدیث ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ
زکوۃ زیور مین واجب ہے اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکہہ لے **وعن** أم سلمة قالت كنت ألبس
أوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله أكنز هو فقال ما بلغ أن تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز رواه مالك وأبو داود اور روایت
ہے ام سلمہ سے کہا تہی مین پہنتی وضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کہ دیجاوے زکوۃ اوسکی
یعنے حد نصاب کو پہنچے پہر زکوۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نے **ف** کیا گنج ہے یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہے مال جمع
کرنے پر اس آیۃ مین والذين يكنزون الذهب والفضة آخر آیۃ تک یہہ ہے اوسمین داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوۃ دی گئی تو وہ
داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوۃ کے جمع کرے ع ح **وعن** سمرة بن جندب أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يأمرنا أن نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع رواه أبو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہ حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوۃ اوس چیز کی تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داود نے **وعن**
ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقطع لبلال بن الحارث المزني معادن القبلية
وهي من ناحية الفرع فتلك المعادن لا تؤخذ منها إلا الزكوة إلى اليوم رواه أبو داود اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے
کہ اونہون نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے جانب فرع کی پہر
وہ کانین نہین لیجاتی اونسے مگر زکوۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** جاگیر کر دین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دینا جو کچہہ اونمین سے نکالین
اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بہی نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ
کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسے مگر زکوۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسکہ حکم کانونکا ہے اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا
ہے بسبب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بسبب ایک قول کی کانون مین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہے کہ اگر پاوے مشقت
محنت سے تو چالیسوان حصہ ہے ورنہ خمس ہے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ حاکمون کی
طرف سے از رو اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتہہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقاۃ مین جو چاہے دیکہہ لے ع ح **الفصل
الثالث** فصل تیسرے **عن** علي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس في الخضراوات صدقة ولا في العرايا صدقة ولا في أقل من خمسة أوسق
صدقة ولا في العوامل صدقة ولا في الجبهة صدقة قال الصقر الجبهة الخيل والبغال والعبيد رواه الدارقطني
روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوۃ اور نہ
کام کرنیوالے جانورون مین زکوۃ اور نہ جبہہ مین زکوۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گہوڑا ہے اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین کہ
بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اوس کہجور کی درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک
مین کر دیتا ہے کہجورین اوسکی تمام سال کو پس اونمین زکوۃ نہین ہے کیونکہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور
ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا ہے ع ح **وعن** طاوس أن معاذ بن جبل أتي بوقص البقر فقال لم يأمرني فيه النبي صلى الله عليه وسلم بشيء

رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص مالم یبلغ الفریضۃ اور روایت ہی طاوس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گاین کی بیچ
تا زکوۃ اوسکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی کچہہ زکوۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نی
اور کہا شافعی نی کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص ساتہہ زبر قاف کی وہ
جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا ہو خواہ درمیان دو فریضون کی انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گاین بیل تیس سے کم ہون انتیس و نین
زکوۃ نہین واجب مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہنچین انکو
یا مین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوۃ واجب ہی اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھہ ہون تو انمین زکوۃ واجب نہ
یا مین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹھہ سی بڑہین تو انمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوۃ ہی اسیطرح سی آگی ہر دہائی کی بعد
حکم متغیر ہوجاتا ہی درمیان دو دہائی کو انکی جتنی بیل گاین ہون انکو وقص کہتی ہین انمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول ہی یعنی تیس سے کم
اسلیے کہ معاذ پاس جو لائی تہی وہی تہی واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین امام صاحب کے نزدیک چالیس سے
ساٹھہ تک کے مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نی کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیے کہ طاوس
نہین ملا معاذ سی ہ ع ۔ مولانا باب صدقۃ الفطر باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کی الفصل الاول فصل
پہلی عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر و
الذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ فطر کی ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور
عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوی پہلی نکلنی لوگون کی طرف نماز کی روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت مؤکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس
اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہین اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہین کہ ثبوت اسکا دلیل
قطعی سی نہین پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکہتا ہو تنہا
اور اون لوگون کا کہ جنکا اوسپر فرض ہی اور زائد بہی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوا حاجت اصلی کی بقدر نصاب
یا اون چیزون کے کہ لائق اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اس قدر رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مرجاوی
پہلے فجر ہونیکی یا اسلام لاوی یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیے ہو اوسکی طرفسی صدقہ
فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کی لیے ہو اوسکی طرفسی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرف سے بہی واجب نہین مگر بعد انکی
اور اسکی اور چہوٹی فرزند کی طرفسی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکی مال مین سے دی اور فرزند بڑا دیوانہ
مانند اسکی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار کی طرفسی باپ پر اور بیوی کی طرفسی خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کی دیگا اوسکی اجازت سے تو ادا ہو جاویگا
اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اوسکی ما بعد کے لفظون سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نی لکہا ہی کہ واجب
ہوتا ہی اوسکا ہی اور ایک حدیث بہی روایت کی ہی جو چاہی ہدایہ مین یا مرقات مین دیکہہ لے اور پہلی نماز عید کی دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے
پہلے دیوے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلی دے تو بہی درست ہے اور تاخیر سی ساقط نہین ہوجاتا ہ ع ح ۔ ملتقی الابحر ۔ وعن ابی سعید الخدری قال

كنا نخرج زكوة الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعير او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبيب متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہم نکالتی صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور خشک سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ مراد طعام سی گیہوں ہیں اور ہمارے علما کہتی ہیں کہ مراد طعام سی غلہ ہی سوای گیہوں کی پس ہوگا عطف مابعد کا اسپر قبیلہ عطف خاص سی اوپر عام کی اور قروط اسکو کہتی ہیں کہ دہی کو کپڑی میں باندہ کر لٹکا دیتی ہیں اوسمیں سی پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہوں کی ہیں یعنی آدہی صاع دینی چاہئیں اور صاحبین کی نزدیک مانند جو کی یعنی ایک صاع چاہئے اور یہی روایت کیا ہی حسن نی امام صاحب سی ہی ۱۲ ع وملتقی ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال في اخر رمضان اخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع من قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوة روزوں اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ صدقہ ایک صاع کہجور سی یا جو سی یا آدہا صاع گیہوں سی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورت یا چہوٹا یا بڑا روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف امام اعظم رح بموجب اسی حدیث کی کہتی ہیں کہ گیہوں آدہی صاع دینی چاہئیں ۱۲ ع ۱۲

وعنه قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر طهرة الصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوة فطر کی واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بری سی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینوں کی روایت کی یہہ ابو داود نی ف یعنی فطرہ اسلیی واجب کیا ہی کہ سبب تقصیر و گناہ کی جو روزی میں خلل آجاوی اس سی وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کی ہوجاوی اور اسلیی واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بی پروا ہو جاویں سوال کرنی سی اوس دن اور زیادہ کیا ہی دارقطنی نی کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ مقبول ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقوں میں سی ح ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه او صاع من طعام رواه الترمذي روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ڈہنڈورا ہانکی کی کوچوں میں مکی کی خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہی ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چہوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں کی یا سوای اوسکی کہ انگور خشک ہوں یا سیر طعام سی یعنی اور غلہ سوای گیہوں کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف دو مد یعنی آدہا صاع اسلیی کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہی اور مد میں قریب سیر بہر کی اناج آتا ہی پس گیہوں دو سیر دی اور آٹا اور ستو گیہوں کی ہی مثل گیہوں کی ہیں کہ دو سیر دی ح ۱۲

وعن عبد الله بن ثعلبة او ثعلبة بن عبد الله بن ابي صعير عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح عن كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اعطاه رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بیٹی ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹی عبد اللہ بیٹی ابی صعیر کی سی کہ نقل کی باپ اپنی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صاع بر سی فرمایا قمح سی یعنی گیہوں ہر دو کیطرف سی کی آدہا آدہا صاع ہر ایک کیطرف سی ہو چہوٹی ہوں یا بڑی آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد ہوں یا عورت ہوں لیکن غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے اوسکو اللہ اور لیکن فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سی کہ دی روایت کی یہہ ابو داود نی ف مشکوة کی نسخوں میں نام راوی کا اسیطرح لکہا ہی اور صواب یہہ ہی عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہیں کہ غنی ہی فطرہ دی اور فقیر بہی غنی کا

مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہے اور یہہ بات غنی کی لیئے ہے ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت دلانیکی لیئے ہے ۱۲ ح

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہے اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اونکی کہ زکوٰۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی آدمی زکوٰۃ اپنی اصل کو یعنی باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اونکی اوپر کی بزرگ اونکی طرف سے ہون یا باپ کی طرف سے کسیکو انمین سے زکوٰۃ دینی درست نہین اور نہ دی زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نیچی کی اولاد کو دی اور خصم اور جورو کو زکوٰۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوٰۃ دی تو درست ہے اور باقی ناتی دارونکو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کی ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہے غیر دینی اپنی کو دینا اور بہتر ہی اس ترتیب سے دینا کہ پہلی بہن بہائیونکو دی پہر بعد انکی انکی اولاد کو پہر چچا اور پہپی کو پہر اولاد انکی پہر ماموں خالہ کو پہر انکی اولاد کو پہر جو ذوی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنی ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح سی حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سی دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بہی درست ہی لیکن بہتر یہی ہی کہ پہلی اپنی ناتی دارونکو دی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہین درست اور انہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین مالک اوسکیکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کیطرف سی ہون اونکو زکوٰۃ دینی درست ہی ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکی ہون اسیطرح سی داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی مان اور سوتیلی دادا اور سوتیلی ناتی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اسے کہتی ہین کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہین اور مواشی سوداگری کی اور بچی لینی کی یہہ بہی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسی کہتی ہین جو مال نہ بڑہتا ہو جیسی حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سی تو بہی زکوٰۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور باسن کام کی اور کتابین پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہی کی اور اوزار کاریگرونکی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوٰۃ کا آل ہاشمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسری حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکی غلام اور لونڈیونکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بہی زکوٰۃ کا مال لینا کہانا انکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوٰۃ کی ہین یعنی وقت دینی کی معلوم نہ تہا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہی یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہی پہر معلوم ہوا اونکا احوال تب زکوٰۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سی **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کی بنانی کی لیئے یا کفن میت کی لیئے یا ادائی دین میت کی لیئے درست نہین اگر کسینی دیا تو اوسپر زکوٰۃ ادا نہین ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کی فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین ہے یہی اور مسکین وہ ہی کہ جسکی پاس کچہہ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بہی ہی کہ عامل ہو حاکم کیطرف سے زکوٰۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوٰۃ کی وہ بہی ہین کہ جہاد کی لیئے یا حج کی لیئے چلین اور پیسا اونکی پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکی وطن مین مال بہت سا ہو اور اسیطرح مسافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکی وطن مین مال بہت سا ہو اور جسکی پاس ایکدنکا قوت ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین ۱۲ مولانا محمد اسحاق

الفصل الاول فصل پہلے عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہجور پر کہ راہ مین پڑی تہی پس
فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہہ کہ ہو کہجور زکوٰۃ کی البتہ کہاتا مین اوسکو یعنی واسطی تعظیم نعمت الہی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا
مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہی علمائی کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہی نہ
نفل اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی کہانا اوس چیز کا کہ پاوی راہ مین اور وہ چیز تہوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اوسکی نہین کریگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اولی
ہی تقی کو کہ بچی اوس چیز سی کہ شبہہ حرمت کا ہو اوس مین ہو ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا
فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کہجور کہجوروں زکوٰۃ کیسی ڈالی وہ کہجور اپنی موہنہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کر
دور کر تا پہینکدے اوسکو پہر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کہاتی صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کیا نہین جانتا
تو یہہ استعمال کیا جاتا ہی ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب کیونکہ تجہپر یہہ بات پوشیدہ ہی باوجود ظاہر ہونی اوسکی اور حضرت امام حسن کو
باوجود خورد سالی کی اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہی باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا
علماء ہمارے نی کہ حرام ہی ان باپ پر پہنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونی چاندیکا ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد المطلب
بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوا اسکی نہین کہ وہ میل ہین آدمیونکی اور وہ نہین حلال واسطی محمد کی اور
نہ اولاد محمد کی یعنی بنی ہاشم کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسی میل کی اوتارنیسی آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسی ہی اسکے دینی
سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگونکی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام تہی اور حضرت کی اولاد کو ہی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کی یا
محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ
سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ
فَاَكَلَ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائی جاتی طعام پوچہتی حال
طعام کیسی کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتی اپنی یاروں کو یعنی سوای بنی ہاشم کی کہاو اور آپ نہ کہاتی اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی
تو دراز کرتی ہاتہہ اپنا پس کہاتی ساتہہ یاروں اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صدقہ اوسمال کو کہتی ہین کہ فقیر کو دیا جاتا ہی بطریق مہربانی
کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی ثواب آخرۃ کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہی لینی والیکو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور ہدیہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک چیز ایکشخص کو دیوی از راہ تعظیم و تکریم اوسکیکی اور شان ہدیہ کی یہہ ہی ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا اوسمین نہ ہیچ دنیا کی نہ صدقہ کا ؛ ع ح
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدٰى السُّنَنِ اَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ
مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ
الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی
پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق آزادیکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کی سالنون سے پس فرمایا کیا
نہین دیکھی مینی ہانڈی کہ اوسمین گوشت ہے عرض کیا گھر کی لوگون نی کہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی ہی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ
نہین کہاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہنی بیچ بریرہ کی تین احکام یعنی بریرہ جو
لونڈی تہی آزاد حضرت عائشہ کی تہی بسبب اوسکی تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی نکاح میں
رہی کہ نام اوسکا مغیث تہا اور چاہی جدا ہو وے اور اس سے اسکو علما خیار عتق کہتی ہین کہ لونڈی جو کسیکی نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوی تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہی
اوسکی نکاح مین رہے چاہی نرہی امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسکو اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون
صورتون مین مختار رہی اور مغیث مذکور غلام تہا بریرہ نی بعد آزاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پہرتا تہا
اور دوسرا حکم بریرہ کی سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکی لیے ہے کہ جسنی آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تہی ایک یہودی کی اوسکو
مکاتب کر دیا تہا یعنی یہہ کہہ دیا تہا کہ اتنی درہم دے تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوے درہمونکی دینی سی تو حضرت عائشہ پاس آئی کہ اگر کچھہ دین تو ہی مالک کو دیکر آزاد
ہو جاؤن حضرت عائشہ نی فرمایا کہ اپنی مالکونسی کہہ اگر وہ تجہی بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسی جاکر یہہ کہا اونہون نی کہا کہ بیچتی ہین بشرطیکہ ولا
یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نی حضرت سی عرض کیا کہ یہود اس طرح کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتی ہین ولا اوسکو
ملتی ہے کہ آزاد کری تو ای عائشہ خرید او تو آزاد کر دلا اوسکی تیرے لیے ہو گی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم آخر حدیث مین سے حاصل ہوتا ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھہ
زکوٰۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کہ زکوٰۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہی اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی روا ہے ع ۚ **وعنہا**
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاري اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم قبول کرتی تحفہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہہ بخاری نی **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت
الى كراع لاجبت ولو اهدي الى ذراع لقبلت رواه البخاري اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اگر بلایا جاؤن طرف کراع کی البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بہیجا جاوی طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
کراع کہتی ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری یا کونکی کی ایک چیز حقیر ہی تو بہی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بہیجی بطریق تحفہ
کی تو وہ بہی قبول کرون اسمین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکہتی تہی ساتہہ خلق خدا کے اور اسمین رغبت دلائی اوپر قبول کرنی
تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بہیجی تو بہی قبول کری ع ۚ **وعنہ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي
يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق
عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مسکین
وہ کہ پہرتا ہی لوگونپر پہیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمی اور ایک کہجور یا دو کہجورین ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بی پروا کری اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ
وہ محتاج ہی یعنی بسبب نظاہر کرنی حال کی تا تصدق کیا جاوی اوسپر اور نہین اوٹہتا یعنی اپنی گہر سی تا مانگی لوگونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
نہین ہے مسکین جیسے کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہہ نہین ہے کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجہتی ہین کہ جسکی دروازی
پر جا کہڑا ہوا ایک آدہ لقمہ دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہہ ہے جو کہ ذکر کیا ۽ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثاني فصل دوسرا

عن
ابي رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال لابي رافع اصحبني كيما تصيبها

مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی آتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی رافع سے ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوۃ لینی کو پس کہا اوسنی ابو رافع کو ساتہہ ہو میری تاکہ پہونچی تو اوس زکوۃ میں سے پس کہا ابو رافع نے نہیں ہوتا میں ساتہہ یہانتک کہ آؤن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر پوچہون میں اونسی کہ ساتہہ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال واسطی ہمارے یعنی بنی ہاشم کی اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم میں سے ہی یعنی زکوۃ لینی کی حکم میں روایت کی ہیہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کی تہی حضرت نی اونکو زکوۃ کی مال لینی سی منع فرمایا کہ جیسی ہمکو زکوۃ لینی نہیں درست ویسی ہے تجکو بہی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کی غلاموںکو بہی زکوۃ کا مال لینا درست نہیں خواہ وہ غلام اونکی ملک میں ہون خواہ آزاد ہوگئی ہون ع ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں حلال ہے زکوۃ غنی کی لیے اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست کی کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنیکی روایت کی ہیہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی اور روایت کی احمد و نسائی اور ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے **ف** نہیں حلال ہی زکوۃ غنی کی لیے غنی تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذر جاوے اوسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکی پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہی باون روپے کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈہکنے کی اور نہ واسطی صاحب قوۃ الخ یعنی نہیں حلال ہے زکوۃ واسطی اوسکی کہ اعضا اوسکی صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانی پر بقدر اسکی کہ کفایت کری اوسکو اور عیال اوسکیکو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکی نزدیک حلال نہیں ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوۃ اوسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتی تہی صدقہ فقرا اصحاب کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتی اور اخیر تک وہیں عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہہ ہے کہ نہیں لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتہہ اس ذلت یعنی زکوۃ کی ع ح **وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ** قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّہُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَہُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْہَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْہَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبیداللہ بن عدی بن خیار سی کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نی کہ تحقیق وہ دونون آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت تہی حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتی تہی مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نی حضرت سی صدقہ میں سے پس وہ دونون کہتی ہین کہ بلند کی حضرت نی ہم میں نظر اور پست کی یعنی سر سے پاؤن تک ہمین دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون میں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطی غنی کی اور نہ واسطی قوی کی کہ قدرت رکہتا ہو کسب کے روایت کی ہیہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نی کیا اور احکام بیان فرمائی اور لوگونکو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کی نزدیک پہونچی اور معنی حدیث کی بموجب مذہب شافعی کی ہیہ ہین کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کہانا چاہو تو دون تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کی فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہیں لائق لینا زکوۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ع ح **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ** مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ

الصدقة لغنيٍّ الا لخمسة لغازٍ في سبيل الله او لعاملٍ عليها او لغارمٍ او لرجلٍ اشتراها بماله او لرجلٍ كان له جارٌ مسكينٌ فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغني رواه مالك وابو داود وفي رواية لابي داود وعن ابي سعيد او ابن السبيل روایت ہی عطا ابن یسار سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطی پانچ شخصونکی یعنی اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالا بیچ راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نرکہتا ہو دوسرا عامل زکوٰۃ کی لینی والا تیسرا تاوان بھرنیوالا لینی والا چوتہی اوسکی لیئی کہ خریدی چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنی کی کہ فقیر کو کسینی زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نی خرید لیا اوسکو درست ہی پانچوین اوسکی لیئی کہ ہی پاس اوسکی ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دیگئی فقیر کو پس تحفہ بہیجا فقیر نی واسطی غنی کی یعنی پس منع نہین اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہہ مالک نی اور ابو داؤد نی اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کی ابی سعید سی لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بہی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بھرنیوالی سی یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تو اوسکو بہی زکوٰۃ لینی درست ہی اور مراد اوس سی یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تہا اسنی آپسمین صلح کر دی اسکی لیئی وہ قرض اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا سبب اوسکی یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیئی کہ اوس حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کیلئی اور حدیث معاذ کی بہی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو فرمایا کہ لی انکی اغنیا سی اور انکی فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکی قوی ہی اور عامل کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیئی کہ عامل اجرت اپنی عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اوسمین برابر ہی اور تاوان بہرنیوالی کا مال کالعدم ہی کہ اوس سی زیادہ کا قرضدار ہی اور دوبارہ کا حکم بہی ظاہر ہی کہ اپنی محل مین پہونچ چکی اب ملک اوسکی ہی جسکی ہاتہ چاہی بیچی چاہی ہبہ کری ** وعن زياد بن الحارث الصدائي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا فاتاه رجل فقال اعطني من الصدقة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزاها ثمانية اجزاء فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك رواه ابو داود اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اونسی پس ذکر کی حارث نی حدیث لمبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوٰۃ مین سی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کی اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کی یعنی علما مجتہدین کی زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنی زکوٰۃ مین کہ کسکو دینی چاہیی یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ مین پس بیان کئی زکوٰۃ کی آٹھ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹھ مین سی دونگا مین تجکو روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ لینی پر چوتہی واسطی الفت دلونکی کہ ایمان سی پہرین اور پانچوین گردن چہڑانی مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چہٹی تاوان بھرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹھوین مسافرونکو اونہون کو اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین انما الصدقات للفقراء والمساكين آخر تک ٭

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زيد بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسال الذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان

روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نی دودہ پس اچہا لگا انکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سی کہ پلایا تہا انکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی انکو کہ گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان وہان کتنی اونٹ تہی اونٹون زکوٰۃ کیسی اور اونٹ والی پانی پلاتی تہی اونٹونکو پس دوہا اونہونی تہوڑا سا دودہ اونکا پہر ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ ہی وہ دودہ پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہ اپنا منہہ اپنی مین پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نی

اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہہ حضرت عمر رضہ نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوۃ کے مال مین سے کہ اسکے تئین دیا گیا
دیا ہو تو روا ہے کہانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تہا ۱۲ ح ۞

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

باب بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے درست ہے اوسکو **ف** کہا ہے علمانے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کہا مراد بقدر ستر ڈہکنے کی کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت رکہے ایکدن کا یا ستر ڈہکنے کو کپڑا نہ رکہتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچہہ نہ رکہتا ہو کہ قوت دنکا کرے اور قادر ہے کسب پر تو حلال ہے اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اتفاق رکہتے ہین علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ سوال کرنے اوسکے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے لیکن ساتہہ تین شرطون کے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسرے ایذا ندے اوسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بہی ان تینون شرطون مین سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل بوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچہہ بہی اسلیے کہ دنیا مانگا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کے اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی دنیا کی پس کچہہ نہ دیا جاوے از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ اپنی جہوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسے ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تہا اور اوسے سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو ندیتا تو بہی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پہیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہہ دیا جاوے بسبب بدزبانی اوسکی یا شر چغلخوری اوسکی تو حرام ہے اور اسیطرح اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسیکے پاس اور چاہے کہ ہاتہہ اوسکا چومے تا کچہہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے کہ ہاتہہ ندے اوسکو چومنے کے لیے ورنہ دینا چاہے اوس سایل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈہول دروازون پر بجاتا پہرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہے یہہ سب مسائل مطالب المؤمنین مین مذکور ہین ۱۲ شرح ۞

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اسأله فيها فقال اقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تہا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس حال مین کہ سوال کرتا تہا مین اوسنے ادای دین کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹہیرا رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتہہ اوس زکوۃ کے پہر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اوسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے مین یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچے مال کو کہ ادا کرے اوس سے مال ضمانت کا پہر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ کہ پہنچے اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران کی یعنی بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو سبب اوسکی زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہنچے اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہانتک کہ کہڑے ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے

کہنی والی ہون کر پہونچی فلانیکو حاجت تنگی پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچی درستی گذران کو یا حاجت روائی ہو گذران کی یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور
حاجت روائی ہو سبب اسکی زندگانی میں پس جو کچھ کہ سوا ان تین صورتونکی ہی سوال سی ای قبیصہ حرام ہی کہاتا ہی صاحب اوسکا حرام روایت کیا یہہ مسلم نی ف حمالہ
اوس مال کو کہتی ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آپا تہا سو اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطی اصلاح اونکی یعنی جماعت آپسمین لڑتی تہی اور خون ریزی
کرتی تہی ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اونپر لازم آئی تہین اپنی سر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین تین
شخصونکی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کی واسطی منع کرنیکی سوال کرنیسی اور سہل جاننی سی سوال کو ع **وعن ابي هريرة**
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص مانگی لوگونسی مال انکی یعنی یہہ مال جمع سے بہتایت کی لیے پس سوا اسکی نہین کہ مانگتا ہی
انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگی یا بہت مانگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بہتایت کی لیی یعنی تا مال زیادہ ہو نہ واسطی رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ
کا یعنی آگ دوزخکا مراد یہہ ہے کہ اوس مال کی سبب سے دوزخکی آگ مین عذاب دیا جاویگا اور کم مانگی یا بہت مانگی یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر
رکہتا ہی کم ہو یا بہت ع **وعن عبد الله بن عمر** قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي
يوم القيمة ليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه اور روایت ہے عبد الله بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی
ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگونسی یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اوس حالت مین کہ نہ ہوگی اوسکی منہہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی
قیامت کو آویگا ذلیل ہو کی آبرو یا حقیقةً یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کی اور فضیحت کرنیکی لوگونمین کہ یہہ مانگتا تہا دنیا مین
اوسکی سزا یہہ ملی ہی ع **وعن معاوية** قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تلحفوا في المسئلة فوالله لا يسألني احد
منكم شيئا فتخرج له مسئلته مني شيئا وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم اور روایت
ہے معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کرو مانگنی مین پس قسم ہے الله کی نہین مانگتا مجہسی کوئی تم مین سے کچہہ پس نکالی واسطی اوسکی
سوال کرنا اوسکا مجہسی کچہہ اوسحالمین کہ مین اوس چیز کی دینی کو مکروہ جانتا ہون پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی مینی روایت کی یہہ مسلم نی
ف یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہو کر ساتھہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہو کر اوس مال مین برکت نہین ہوتی ہی ع **وعن الزبير بن**
العوام قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه
خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخاري اور روایت ہی زبیر بن عوام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی
البتہ یہہ کہ لیوی ایک تمہارا رسی اپنی پہر لاوی ایک گٹہی لکڑیونکی اپنی پیٹہہ پر پس بیچی اوسکو پس رکہی الله بسبب اوسکی آبرو اوسکی کہ مانگنی سی جاتی تہی بہتر ہے
اوسکی لیی اس سے کہ مانگی لوگونسی دین اوسکو یا نہ دین نقل کی یہہ بخاری نی **وعن حكيم بن حزام** قال سألت رسول الله صلی الله عليه وسلم فاعطاني
ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف
نفس لم يبارك له فيه كان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا
رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا متفق عليه اور روایت ہی حکیم بن
حزام سے کہ کہا مانگا مینی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی یعنی کچہہ پس دیا مجکو پہر مانگا پس دیا مجکو پہر فرمایا مجکو ای حکیم تحقیق یہہ مال سبز و شیرین ہی یعنی خوش نما
ہی اور لذیذ دونین ہوتا ہے پس جو کوئی لی اوسکو ساتھہ بی پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کی برکت کیجاتی ہی اسکی لیی اوسمین اور جو لیوی اوسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی

اور اوسمین برکت نہین ہوتی اور ہوتا ہی اوسکا حال اوس شخص کی طرح جو کہاتا ہی اور نہین پیٹ بہرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتہہ اونچا یعنی دینی والا بہتر ہی نیچے ہاتہہ سے
یعنے جو کہ مانگی کچہہ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذاتکی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچہہ یعنی کسیسی کچہہ مانگونگا نہین بعد
سوال کرنیکی آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیاسی یعنی مرون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة و
السفلى هي السائلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تہی اور وہ ذکر کرتی
تہے صدقہ کا اور بچنی کا سوال سی ہاتہہ اونچا بہتر ہی ہاتہہ نیچی سی اور ہاتہہ اونچا وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچی ہاتہہ وہ ہی مانگنی والا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وعن ابي سعيد الخدري قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سالوه فاعطاهم
حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن
يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء هو خير واوسع من الصبر متفق عليه
اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ کہا تحقیق کتنی آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچہہ پس دیا اونکو پہر مانگا اونہون نے اونسے
پس دیا اونکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچہہ کہ تہا حضرت کی پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سی پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تمسی اور جو شخص بچی سوال
کرنیسی بچاتا ہی اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دنیسی اور محتاج نہین کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کر دیتا ہی
اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بی پروائی بی پروا کرتا ہی اوسکو اللہ یعنے جو بی پروا ہوتا لوگونکی مال سی اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل
غنی کر دیتا ہی اور جو صبر چاہتا ہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کے اللہ تعالی سی اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی
بخشش کہ وہ بہتر ہے اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کی سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عمر بن الخطاب قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت
غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی مجکو
دینا یعنی اجرت اونکی عمل کی کہ عامل ہوئی تہی زکوۃ کی پس کہتا مین دیجیی یہہ زیادہ محتاج کو مجسی پس فرمائی کہ لی اسکو پہر داخل کر اسکو اپنی مال مین یعنی اگر
محتاج ہو تو بہی اور صدقہ دی اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوی تیری پاس مالسی اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنی والا ہو پس لی اوسکو
اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کی نہ آتی ہو گی پس نہ پیچھی لگا اوسکی نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشغول ہو اوسکی طلب
مین اور منتظر اوسکا نہ رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لا رد ولا کد اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچہہ بغیر سوال طمع کی پس چاہیے کہ لیوے اوسکو
پس گویا کہ بہیجا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچہہ بازاری سی پس اوٹہایا اوسکو بنان حمال نے پس جبکہ آئی گہر مین دیکہی تہی روٹی کہلی ہوئی ٹہنڈی ہو چکی
پس حکم کیا اپنی لڑکیکو کچہہ دیوی ایک روٹی بنان کو پس دینی لگا لڑکی بنان کو پس انکار کیا اونہون نے اور چلی پس جب باہر نکلی بنان گہر کی حکم کیا امام نے لڑکیکو جا اوس پاس اور دی روٹی
پس اگر دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکی نے کہ پہلی کیون انکار کیا تہا اور پہر کیون لیلی پس پوچہا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تہا اور دیکہی مینے کچہہ
آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس نہ لیلی اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی ☆ **الفصل الثاني** فصل دوسرے

عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه
ومن شاء ترك الا ان يسال الرجل ذا سلطان او في امر لا يجد منه بدا رواه ابو داود والترمذي والنسائي

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اوسکی آدمی مونہہ اپنی کو یعنی بسبب سوال کی بے رونقی
ہی کو نمایاں کرتا مانند زخمی کرنی منہہ کی ہی پس جو شخص چاہی باقی رکہنا باقی رکہی اپنی منہہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سی اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص
چاہی نہ باقی رکہنا نہ باقی رکہی آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکی یہہ بہتر ہے سوال کرنی پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کری آدمی حاکم سی یا سوال کری ایسی
امر مین کہ ضروری ہے اوسکو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی **ف** حاکم سی اور بادشاہ سی کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہو پس مانگی اوس سی حق
اپنا دیویگا وہ اگر ہو گا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطا سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے
اور لینا اوس سے والا حلال ہی اور ضرورہی اوسکو یعنی ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کی چہٹکارا نہین ہو سکتا تو بہی سوال کرنا جائز ہی جیسیکہ کسیکا نقصان
ہوا ہو یا آفت آئی کہیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑی کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈہکنی کو کپڑا نہو خواہ بہوک کیطرف سی مضطر
ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کہائی اور کہا غزالی نی کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکہتا تہا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا ایسی کو
چاہیے کہ لوگونسی خرچ راہ مانگ کر حج ادا کری **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس وله ما يغنيه
جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش أو خدوش أو كدوح قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما أو قيمتها من الذهب
رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي ۔ اور روایت ہی عبد الله بن
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی لوگونسی اور واسطے اوسکی ہو وہ چیز کہ غنی کری اوسکو آویگا دن قیامت کی اور سوال اوسکا اوسکی منہہ
اوسکی خموش ہونگا خدوش ہو گا یا کدوح ہو گا کہا گیا ای رسول خدا کی کیا چیز غنی کرتی ہی اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اونکی سونی سی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضی عالمون نی کہ یہہ الفاظ متحد
المعانی ہین کہ حاصل ان سبکی معنونکا زخم ہی اور لفظ او شک راوی کا ہی کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نی یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضون نی کہا کہ متبائن ہین معنون مین
یعنی ہر ایک کے معنے جدا جدا ہین خدش کی معنی ہین پوست چہیلنا ساتہہ لکڑی کی اور خمش پوست چہیلنا ساتہہ ناخون کی اور کدح پوست چہیلنا دانتونسی [illegible]
اور یہہ تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہو گا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہو گا اور اگر اوسطکی درجہ کا سوال کریگا زخم بہی اوسطکی درجہ کا ہو گا
وعن سهل ابن الحنظلية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر من
النار قال النفيلي وهو أحد رواته في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسألة قال قدر ما يغديه
ويعشيه وقال في موضع آخر أن يكون له شبع يوم أو ليلة ويوم رواه أبو داود ۔ اور روایت ہی سہل بن
حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اور اوسکی پاس ہو اسقدر جو کہ غنی کری اوسکو سوا اسکی نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی جو کوئی
جمع کری مال مانگ کر بغیر ضرورت کی پس گویا کہ جمع کرتا ہی آگ دوزخ کی کہا نفیلی نی کہ ایک راوی ہی حدیث کی بیچ جگہہ کی اور روایت مین کہ پوچہا گیا حضرت سی اور کیا ہی حد غنا کی
نہ چاہیے ساتہہ اوسکی مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قدر اوس چیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نی بیچ اور جگہہ کے یعنی جواب حضرت کا دوسری
روایت کیا ہی کہ ہووے واسطی اوسکی بقدر پیٹ بہرائی دن کی یا رات و دن کی یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہہ روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** نفیلی
اوستاد ہین ابو داود کی اور کہی اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکی پاس قوت ایکروز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث
ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اوسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکا اور حدیث آیندہ مین چالیس
ہے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اس حدیث مین یہہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکہتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نی پہلی حدیث پر عمل

کیا ہی اور بعضون نی تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نی دوسری پر کہ جسکی پاس ایکروز کا کہانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکی نزدیک یہہ حدیث ناسخ ہی اور حدیث مذکور کی واللہ اعلم ۱۲ ع ح ❊ وعن عطاء بن يسار عن رجل من بني اسد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا رواه مالك وابو داود والنسائي اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تہا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی تم میں سے اور واسطی اوسکی ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی نقل کیے یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** بطریق الحاح کی یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کی کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہی لا يسألون الناس الحافا یعنی نہین مانگتی لوگونسی بطریق الحاح کی ۱۲ ع ❊ وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثري به ماله كان خموشا في وجهه يوم القيمة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذي اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کی یعنی جسکی پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست اعضا ہی ولیکن حلال ہے واسطی فقیر کی کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر نی اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کی کہ بہاری قرض رکہتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسی تاکہ بڑہاوے سبب مانگنی کی مال اپنا ہوگا سوال زخم منہہ اوسکی پر دن قیامت کے اور گرم پتہر کہا دیگا اوسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہی کم سوال کری اور جو کوئی چاہی زیادہ کری نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** زمین مین ڈالا یہہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سی کہ ایسا محتاج ہی کہ محتاجگی نی خاک مین ڈال کہا ہی اوٹہہ نہین سکتا اور خیر حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کی لیے ہی جیسی اس آیہ مین فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر انا اعتدنا للظالمين نارا یعنے جو چاہی مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے تیار کی ہی ظالمونکی لیے آگ ۱۲ ع ❊ وعن انس ان رجلا من الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال اما في بيتك شيء فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتني بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين او ثلثا قال رجل انا اخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ الدرهمين فاعطاهما الانصاري وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالآخر قدوما فائتني به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيء المسئلة نكتة في وجهك يوم القيمة ان المسئلة لا تصلح الا لثلثة لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع رواه ابو داود وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيمة اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مانگتا تہا کچہہ پس فرمایا حضرت نی کیا نہین تیری گہر مین کچہہ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑہتا ہون ہمین کچہہ اوسمین سے اور بچہاتا ہون ہمین کچہہ اوسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون میں اوسمین پانی فرمایا لاؤ اون دونوںکو پس لایا وہ حضرت کی پاس اون دونون کو پس لیا اون دونونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سی دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون اونکو دو درہمونکو پس دیئی وہ دونون اوس شخص کو پس لیئی حضرت نی دونون درہم پہر دیئی دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتہہ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال دے اوسکو طرف اہل اپنی کی اور خرید کر ساتہہ دوسری کی کلہاڑی پہر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کی پاس کلہاڑی پس مضبوط ہو لکڑی اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لکڑی اپنی ہاتہہ سے پہر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیونکو اور بیچ اور نہ دیکہون مین تجہکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ آ بلکہ اسکام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تہا

لکڑیاں اور بیچا تہا پہر آیا حضرت کی پاس دس درم لیکر پہنچا تہا دس درم کو پس خریدا ساتہہ بعض کے اونکے کپڑا اور ساتہہ بعض کے اوس میں سے غلہ پہر فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی یہہ بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ آوی اور ہو سوال کرنا نشان بر اہم منہہ تیرے کی دن قیامت کی تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصوں کی ایک
صاحب محتاج کی کہ زمین میں ڈال رکہا ہو یا واسطے قرضدار کی کہ قرض بہاری اور فضیحت کرنیوالا رکہتا ہو یا واسطے صاحب خون کی کہ درد پہنچاوے یعنی دیت دینے
بعض خون کی کہ آپ کیا تہا یا غیر نی کیا تہا اور اوسکی دیت کا یہہ ضامن ہوا اور مقدور اوسکی ادا کرنیکا نہیں رکہتا تو سوال کر کر ادا کری نقل کی یہہ ابو داود نی اور
نقل کی ابن ماجہ نی قول یوم القیامۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس
لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك الله له بالغنى اما بموت عاجل او غنى آجل رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پہہ ظاہر کیا اوسکو لوگوں پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی
اونسی نہیں روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جسنی عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچا دیگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب موت کی جلدی یا دولتمندی دیر کی
نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** لفظ عاجل بجملہ غنی عاجل کی حدیث سے ہی اکثر نسخوں مصابیح کی بیچ اور جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ
کو پہنچا دیگا بسبب دولتمندی جلد کی یعنی جلدی الدار کر دیگا اور سنن ابو داود اور ترمذی میں غنی آجل ہے یہی ہی اور یہہ صحیح ہی چنانچہ صاحب تصحیح نی
اسکے لکہی ہیں اور یہہ حدیث شاید کنایہ نکالی گئی ہی اس آیت سی ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی الله فهو حسبه یعنی جو کوئی
ڈرتا ہی اللہ تعالی سی کر دیتا ہی اللہ اوسکی لیے جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہیں رکہتا ہی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ
پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسي ان الفراسي قال قلت لرسول الله صلى
الله عليه وسلم اسأل يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا وان كنت لا بد فسل الصالحين رواه ابو داود
والنسائي روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نی کہا کہا میں نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ کسی سے کچہہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کی احتیاج
مانگنی کی پڑی تو پس مانگ نیک بختوں سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی اونکی پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہیں
خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتی چنانچہ اسلیے فقرا بغداد کی مانگتی تہی امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکہتی تہی کہ ایک بار اونکی گہر کی لوگونکو احتیاج
خمیر کی پڑی اونکی بیٹی کی گہر سی مانگ لیا اور وہ تہی قاضی اور حال اونکی صلاح وتقوی کا ہی یہہ تہا کہ گہر کی دروازی کی پاس سوتی تہی تاکوئی حاجت
والا نہ پہر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اسمیں شبہہ ہے پس گہر والونسی پوچہا اونہوں نی حال بیان کیا پس کہا اونکی
گہر والوں نی نہیں انکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچہا کہ فقیروں کو دیدیں کہا ہاں ولیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی کے پس لیا فقرا نی پہر ڈال دیا اونہوں نی دریا
میں بغیر حکم اونکی ٭ **وعن** ابن الساعدي قال استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت منها واديتها اليه امر لي بعمالة فقلت
انما عملت لله واجري على الله قال خذ ما اعطيت فاني قد عملت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فعملني فقلت مثل
قولك فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطيت شيئا من غير ان تسأله فكل وتصدق رواه ابو داود روایت ہی ابن ساعدی سی کہ کہا عامل
کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا میں اوس سے اور پہنچائی میں نی زکوۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطی میری ساتہہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا میں نی
نہیں کیا میں نی عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو جو چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا میں نی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس مجکو
مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا میں نی مانند کہنی تیری کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ دیا جاوی تو کچہہ بدون مانگنی کی پس کہا

اور صدقہ ہے یعنی جو کچھ کہ بچی تیری حاجت سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کی اگرچہ
ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبرگیران ہو انکا اور جو کہ انکی حکم میں ہیں بیت المال سی اور ظاہر احادیث سی اور اوس سے کہ
پہلے گذری ہے اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کی اور بغیر طمع کرنی اوسکیکی تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہہ
ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ۔ع ؛ **وعن** علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسأل الناس فقال
أفی ھذا الیوم وفی ھذا المکان تسأل من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہوں نی سنا
دن عرفہ کی ایکشخص کو کہ مانگتا ہی لوگونسی پس کہا حضرت علی رض نی کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھہ درہ کی نقل کی یہہ
رزین نی **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہے سوائے اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد میں
بہی سوال نکرنا چاہیی ۔ع ؛ **وعن** عمر قال تعلمن ایھا الناس أن الطمع فقر وأن الإیاس غنی وأن المرء إذا أیس من شیء استغنی
عنہ رواہ رزین اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا آدمیوں سی تونگری اور بی پروائی
ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سی بی پروا ہوتا ہی اوس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجودہ یا باعث
ہے محتاجگی کی اور ناامید ہونا تونگری ہی کہا سید ابو الحسن شاذلی نی جب طلب کیا گیا اونسی علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمہ میں ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سے
امید نرکہہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دے تجکو غیر اوسکی کہ قسمت میں کیا ہی تیری اور معنی طمع کے ہیں نظر رکہنا ایک مال پر کہ رشک ہوا اوسکی پہونچنی میں یعنے
پر خیال ہو کہ دیکہیں دیتا ہی یا نہیں دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہوا بحکم محبت وکرم کی بعین ہوا اوسکی دینی کا وہ طمع نہیں ۔ع ح ؛ **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی أن لا یسأل الناس شیئا فأتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان أنا فکان لا یسأل
أحدا شیئا رواہ أبو داود والنسائی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عہد کری ساتھہ میرے یہہ کہ نہ مانگے
آدمیونسی کچھہ پس ضامن ہوتا ہوں میں واسطے اوسکی لیے جنت کا پس کہا ثوبان نی کہ میں عہد کرتا ہوں کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تہا ثوبان کہ نہ مانگتا تہا کسی سی کچھہ یعنی اگرچہ تنگی
ہوتی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** ضامن ہوں میں بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمیں اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونی
نہ مانگنی والیکی اور مستثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیی کہ ضرورۃ مباح کردیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگی گا یہانتک کہ مرجاویگا تو مریگا گنہگار
۔ع ؛ **وعن** أبی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علی أن لا تسأل الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک
إن سقط منک حتی تنزل إلیہ فتأخذہ رواہ أحمد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حال یہہ کہ وہ
طلب شرط کی کرتی تہی مجہہ پر یہہ کہ نہ مانگ لوگونسی کچھہ کہا میں نی کہ ہاں یعنی شرط کی میں نی آپ سے اسپر فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سی کوڑا اپنا اگر گرپڑی تجسے
یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ کمال مبالغہ ہے سوال کی ترک میں کہ واقع میں یہہ مانگنا نہیں ہے اسلیی کہ اپنی
گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن از بسکہ نام مانگنی کا آیا مبالغہ اسکو بہی منع فرمایا

باب الانفاق وکراھیۃ الامساک

یہہ ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الأول

فصل پہلی **عن** أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل أحد ذھبا لسرنی أن لا تمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء إلا شیء أرصدہ لدین رواہ البخاری
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا میری لیی مانند پہاڑ احد کی سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ گذریں مجہہ پر تین راتیں
اور ہووی پاس میرے اوسمیں سے کچھہ کہ وہ چیز کہ رکہوں میں ادا دین کی لیے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اگر کوہ احد کی برابر میری پاس سونا ہوتا تو خوش

لگتا مجھکو کہ تین راتکی اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوسمین سے رکھتا مگر کچھہ ادای دین کی لیے رکھہ لیتا اسلیے کہ اداے دین مقدم ہی صدقہ پر اور باب کنز عوام خیرات کرنے
مین اور عمارتین بناتی ہین اور اونپر حقوق لوگونکی جو ہی ہوتی ہین اونکی طرف التفات بہی نہین کرتی اور اسمین بیان حضرت کی نہایت سخاوت کا ہی
اور رغبت ہے امت کو اسپر ع ج ؛ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه الا ملكان
ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا متفق عليه اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتی ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتی اوترتی ہین پس کہتا ہی ایک دیگا یا الہی
دی خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال اچہی سر خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دی یعنی دنیا مین مال دی یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الہی دی بخیل
کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بیمحل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اسماء قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت متفق عليه
اور روایت ہی اسماء کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرچ کر یعنی جس خرچنی سی اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ
تجہپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کی اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجہسی اوسپر آخرت مین اور نہ روک کچہہ فضیری مال کی حاجت
سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجہسی زیادتی اپنی اور دی جو ہو سکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور
ہوئی اور ایک معنی یہہ ہین کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکی لیے اور مت چہوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کے راہ مین اور دی جو ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر
اسلیے کہ وہ اللہ کی نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع ؛ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله
تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ
تعالی خرچ کر ای بیٹی آدم کی خرچ کرونگا مین تجہپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوی اموال عالیہ
عقبی مین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ دی لوگونکو جو کچھہ دیا ہی مینی تجہکو تاکہ دون مین تجہکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی وما انفقتم من شيء
فهو يخلفه یعنی جو کچھہ کہ خرچ کرتی ہو تم کسی چیز سی پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ع ؛ **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ابن آدم ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه مسلم
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی آدم کی خرچ کرنا تیرا مالکو زیادہ ہو حاجت سی بہتر ہی تیرے لیے یعنی دنیا و
آخرۃ مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہی تیری لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگونکی نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو اوپر قدر کفایت کی اور شروع کر
لینے بیچ خرچ کرنی اوس مالکی کہ زائد ہو حاجت تیری سی ساتہہ عیال اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوپر قدر کفایت کی یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رکہی
دی مال بقدر قوت کی بانسہ کہی ہوک در سوال سی اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کی یعنی بعضونکا قوت کم ہوتا ہی اور
بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضی دنونمین کچہہ ہوتا ہی اور بعضونمین کچہہ اور بعضی حالت مین کچہہ ہوتا ہی اور بعضی مین کچہہ اور عیال اپنی کی یعنی جنکا نفقہ
تجہپر لازم ہی پہل دینی مین اونہین سے کہ جب اونسی بچی تب بیگانونکو دی یہہ مکرر وہ مناجرین اور انکو دی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح
لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال یہہ ہے ہی کہ شاید حضرت نی اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ح ع ؛ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جنتان من حديد قد اضطرت ايديهما الى ثديهما وتراقيهما فجعل
المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت واخذت

كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال بخیل کا اور صدقہ دینی والی کا مانند حال دو شخصونکی ہی کہ ہون اونپر دو زرہین لوہی کی تحقیق ہٹائی گئی ہون ہاتہہ اونکی طرف چہاتی اونکیکی اور چنبر گردن اونکیکی یعنی بسبب تنگی زرہ ہونکی پس شروع کیا صدقہ دینی والی نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کہل جاتی ہی وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا مل جاتی ہین اور ہیچ جاتی ہر سب حلقی جگہہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی اسکی یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنی کا فراخ ہوتا ہی سینہ اوسکا بسبب اوسکی اور فرمانبرداری کرتی ہین اوسکے ہاتہہ اوسکی کہ دراز ہوتی ہین ساتہہ دینی کی اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتہہ اوسکی سمٹ جاتی ہین خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو ظلم سی پس تحقیق ظلم اندہیری ہوگی دن قیامت کے اور بچو بخیلی سی ایسی کہ بخیلی نی ہلاک کر دیا ہی اون لوگونکو کہ تہی پہلی تمسی باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی ظلم کی ہین رکہنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہہ اوسکی کی پس یہہ شامل ہی سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیری ہوگی کہا طیبی نے کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے اندہیریان ظالم پر نہین راہ پاویگا بسبب اونکی جبکہ مومن راہ پاوینگی کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگی اونکی یا مراد اندہیریون سی شدائد اور ہول قیامت کی ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بخل سی کہ وہ بہی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا ایسی بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی کا اور حلال جاننی حرام کا ایسی ہوتا ہی کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بہائیونکی سبب ہی اونکی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بہی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بہی ہوتا ہی کہ دشمن کے عورتونکو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہ اوکو آدمی حلال جانتا ہی ۞ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دو ایسی کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ قبول کری اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کی دن نہین حاجت مجہکو اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صدقہ دینی غنیمت جانو اب صدقہ دینی کو کہ قبول کرنیوالی بہت ہین دیکہو تو اب پائی ہوا ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کریگا بسبب اسکی کہ سب مالدار ہونگی یا دل غنی ہوگا بسبب اسکی کہ بی رغبت ہونگی دنیا سی اور راغب ہونگی آخرۃ کی یہہ بات اخیر زمانہ مین یعنی زمانہ حضرت امام مہدی کی ہوگی ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کری تو اوس وقت کہ تو تندرست ہو حرص رکہتا ہو جمع کرنی مالکی ڈرتا ہو فقر سی اور امید رکہتا ہو دولت کی اور نہ ڈہیل کر یہانتک کہ جو وقت پہنچی جان حلق مین کہی تو فلانیکی لیے اتنا اور فلانیکی لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطی فلانیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی صدقہ دی حالت تندرستی مین کہ اوس وقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سی کہ اگر دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکہتا ہی تونگری کی پس ایسی وقت مین دینا بڑا کام رکہتا ہی اور دینی مین ڈہیل کر یہانتک کہ جب حلق مین جان آوی کہنی لگی کہ فلانیکو اتنا دیا اور فلانیکو اتنا اور اوس وقت مال ہو گیا ہی فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہو گیا ہی حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی

اور جب وقت مرنیکا اجاوی اوسوقت وصیت کری یا اسدی تو بہت ثواب نہین ہم ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھی تہی کعبہ کی سایی مین پس جبکہ دیکہا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹی مین ہین قسم ہی پروردگار کعبی کی پس کہا مینی قربان ہون تمہاری باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالی مال کی مگر جس شخص نی کہ خرچ کیا ادہر اور ادہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنی جیسا کہ بیان کیا کہ آگی اپنی اور پیچہی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ابوذر صحابی نی غنی اختیار کیا تہا فقر کو غنا پر حضرت نی اونکی تسلی کی لیی یہہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت فقر کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاھِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سی نزدیک ہی لوگونسی یعنی سب دوست رکہتی ہین اوسکو دور ہی آگ سی اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کری جو کچہہ کہ واجب ہے اوسپر دور ہی اللہ سی دور ہی بہشت سی دور ہی لوگونسی نزدیک ہے آگ سی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کی عابد بخیل سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جاہل سخی سی مراد ہی ضد عابد یعنی جو کہ ادا کری فرائض نوافل اور مراد عابد سی وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کری برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْھَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کی ایک درہم بہتر ہی اوسکی لیی اللہ دینی سو درہم کسی وقت مرنی اپنی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی تندرستی مین تہوڑا اللہ دینا زیادہ ثواب رکہتا ہی بہت دینی سی مرتی وقت ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنی اپنی کی یا آزاد کرتا ہی یعنی بردہ وقت مرنیکی مانند اوس شخص کی ہی کہ تحفہ بہیجتا ہی یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بہر چکتا ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نی اور اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتی وقت اللہ دینی اور آزاد کرنی بردی کیمین ثواب کم ہوتا ہی جیسکہ کم ثواب ہوتا ہی ہدیہ پیٹ بہر چکنی کی دینی مین ایسی کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہی جیسکہ سخاوت کرنی وقت بہوک کی افضل ہی ہرع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو خصلتین نہین جمع ہوتی مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی لایق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اسمین نہین پائی جاتی یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتہہ اونکی اور اگر کبہی مقتضای طبیعت بشریکی بدخلقی یا بخل کری اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کری منافی کمال یا نکی نہین اور مراد بدخلقی سی یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کری نہ یہہ کہ جو لوگو نمین مشہور ہے جہکنا اور سہولت کرنی امور مین ایسی کہ بعض اللہ شاخون اسلام سی ہی ہرع ع **وعن**

أبي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان رکہنی والا نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہیں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سی وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سی نہ ادا کری
اور معنی منان کی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی ہین کاٹنی والا یعنی جو ناتا داروں سی انقطاع کری اور مسلمانون سی محبت
ترک کری ع **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر ما في الرجل شح هالع وجبن خالع رواه أبو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین خصلتوں کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی
نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وسنذكر** حديث أبي هريرة لا يجتمع الشح والإيمان في كتاب الجهاد إن شاء الله تعالى اور ذکر کرینگی ہم حدیث
ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشة
أن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم أينا أسرع بك لحوقا قال أطولكن يدا فأخذوا قصبة يذرعونها
فكانت سودة أطولهن يدا فعلمنا بعد إنما كانت طول يدها الصدقة وكانت أسرعنا لحوقا به زينب وكانت تحب
الصدقة رواه البخاري وفي رواية مسلم قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم أسرعكن لحوقا بي أطولكن يدا قالت فكن يتطاولن أيتهن أطول يدا
قالت فكانت أطولنا يدا زينب لأنها كانت تعمل بيدها وتصدق روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی ہم مین سی جلدی ساتہہ آپکی ملنی والی ہی یعنی بعد آپکی وفات کی کون ہم مین سے
پہلے مریگی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتہہ کی یعنی جو بہت دیتی ہی پہلی مریگی بعد ہی ایس لی کہ بانچ کہ ناپتی تہین وس سے اور تہین سودہ کہ بیوی تہین
حضرت کی لمبی ہاتہہ مین پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی کہ مراد لمبائی ہاتہہ سی صدقہ تہا اور تہین جلد ملنی والین ہم مین سے ساتہہ حضرت کی زینب اور تہین دوست
رکہتی تہین خیر اسکو نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم کی روایت مین یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلد تم مین سے ملنی والی
ساتہہ میری جو لمبی ہو تم مین سی ہاتہہ کی کہا حضرت عائشہ نی اور تہین بی بیان حضرت کی کہ ماپتی تہین آپسمین لنبان ہاتہون کی کہ کونسی اونمین
سی لمبی ہاتہہ کی ہی کہا عائشہ نی پس تہین ہم مین سے لمبی ہاتہہ کی زینب اسلئی کہ تہین وہ کام کرتین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور صدقہ دیتین **ف**
پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتہہ کو ظاہر پر حمل کیا تہا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتہہ دراز ہونی سی کثرت
صدقہ کی تہی یعنی لمبی ہاتہہ کی وہ ہی جو خیرات بہت کری اور آپ کی حضرت زینب باعث کرتی تہین چمڑہ رنگوانی ہاتہہ سی پہر بیچتین اور صدقہ دیتین قیمت اوسکی
ع **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رجل لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد
سارق فأصبحوا يتحدثون تصدق الليلة على سارق فقال اللهم لك الحمد على سارق لأتصدقن بصدقة فخرج
بصدقته فوضعها في يد زانية فأصبحوا يتحدثون تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية
لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد غني فأصبحوا يتحدثون
تصدق على غني فقال اللهم لك الحمد على سارق وزانية وغني فأتي فقيل له أما صدقتك على سارق فلعله أن
يستعف عن سرقته وأما الزانية فلعلها أن تستعف عن زناها وأما الغني فلعله يعتبر فينفق مما أعطاه الله متفق عليه ولفظه للبخاري

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہا ایک شخص نی یعنی بنی اسرائیل مین سی اپنی دلمین یا کسی اپنی یار سی
کہ البتہ دونگا مین کچہہ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تہی تاکہ دی کسی مستحق اوسکیکو پس دیا اوسکو چور کی ہاتہہ مین یعنی بغیر جانی
اسکی کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون نی اسحال مین کہ باتین کرتی تہی یعنی بطریق تعجب کی بسبب الہام الہی کی یا بسبب سننی کی
چور سی کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نی کہ یا اللہ تیری ہی لیی تعریف ہی اوپر دینی چور کی البتہ دونگا مین کچہہ صدقہ یعنی اور صدقہ
دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچی پس نکالی اوسنی خیرات اپنی پس دیا اوسکو بیچ ہاتہہ زنا کرنیوالی کی پس صبح کی لوگون
نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات زنا کرنیوالیکو پس کہا یا الہی تیری ہی لیی ہی تعریف اوپر خیرات کرنی زنا کرنیوالیکی البتہ خیرات کرونگا
مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور وہ خیرات غنی کی ہاتہہ مین پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الہی تیری ہی
لیی تعریف ہی اوپر خیرات کرنی چور کی اور زنا کرنیوالیکی اور دولتمند کی پس وہ کہا یا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطی اوسکی یعنی صدقہ تیری
سب مقبول ہوی ای پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سی نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چوری سی یعنی مطلق باز رہی یا جبتک کہ وہ مال
اکتفا کری اور اوپر زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنی سی اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑی اور خرچ کری اوسمین سی کہ دیا اوسکو اللہ نی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تہی کہ شکر ہی اللہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق
تعجب کی یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اس حدیث کی فہمانیسی ایہہ ہی کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پاویگا برح **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ
مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ
بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ
اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تہا بیچ جنگل کی زمین مین سی پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دی فلانی شخص کی باغکو پہر ایکطرف چلا ابر پس ڈالا پانی
اپنا پتہرونکی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نی اون نالیونمین سی یعنی جو کہ اوس زمین مین تہین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچہی چلا وہ شخص پانی کی
یعنی نالی مین سی پانی بہنی لگا اوسکی ساتہہ وہ شخص بہی چلا تا معلوم کری کہ جسکی باغمین پانی پہنچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تہا کہڑا ہوا اپنی باغمین
پہیرتا تہا پانی کو ساتہہ بیلچی اپنی کی پس کہا اوس شخص نی واسطی اوسکی ای بندی خدا کی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تہا ابر مین پس کہا باغ
والی نی پوچہنی والیکو ای بندی خدا کی کیون پوچہتا ہی مجہسی نام میرا پس کہا سو اسطی کہ سنی تہی مینی آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر کا ہی کہ کہتی تہی
وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تہی وہ کہتا تہا اوس ابر کو پانی دی فلانی کی باغکو واسطی نام تیری کی پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنی باغ مین بہلائی کہ جسکی سبب سی لائق
اس بزرگی کا ہوا کہا اب اسوقت کہ کہا اور پوچہا تونی یہہ تو کہتا ہون تجہسی کہ پس تحقیق مین دیکہتا ہون طرف اوس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہی باغ سی پس صدقہ
دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغمین تہائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانی دی فلانی شخص کی باغکو لفظ
فلان کر کنایہ کیا حضرت نی باغ والیکی نام سی جیسکہ آگی آتا ہی صریحا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تہا حضرت نی اسطرح فرمایا اور واسطی نام تیری کی یعنی کہتا ہون مین

فلانا واسطی نام مخصوص تیرکی اور بدل ہوسکی حاصل یہہ کہ ناقف نی نام لیا تہا اور سامع نی کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ مینی تیرا نام سنا تہا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع **وعنہ** اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی یہہ کہ تحقیق تین شخص ہی بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندہا پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی یہہ کہ آزماوی اونکو کہ شکر نعمت کا کرتی ہین یا نہین پس بہیجا طرف اونکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کی پاس پس کہا اوسی کونسی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑہی نی رنگ اچہا اور پوست بدنکا اچہا اور جاتی رہی مجہسی وہ چیز کہ گہنیاتی ہین مجہسی لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہی فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گہن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچہا اور پوست اچہا کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نی کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہہ کہ کوڑہی نی یا گنجی نی کہا ایک نے اونمین سی اونٹ اور کہا دوسری نی گائین یعنی شک فقط تعین مین ہے کہ اوسنی کیا کہا اور اوسنی کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اوسکو اونٹنی حاملہ پہر کہا فرشتی نی برکت دے اللہ تعالی تیری لیے اسمین فرمایا حضرت نی پہر آیا فرشتہ گنجی کی پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا بال اچہی اور دور ہوجاے مجہسی یہہ چیز کہ گہن کہاتی ہین مجہسی لوگ فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسکی سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچہی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیری کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ ایک کہا فرشتی نی برکت دے اللہ تجہکو اسمین فرمایا حضرت نے پہر آیا فرشتہ اندہی کی پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ کہ دی اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکہون مین ساتہہ اوسکی لوگونکو فرمایا حضرت نے پس پہیرا فرشتی نی اوسپر ہاتہہ پس عنایت کی اللہ نی اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیری کہا بکریان پس دیا گیا بکری بہت بچی دینی والی پس بچے دیے کوڑہی نی اور گنجی نی اونٹونکی اور گائونکی اور بچے دیے اندہی نی بکریونکی پس ہوا کوڑہی کی لیے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجی کی لیے ایک جنگل گائونکا اور اندہی کی لیے ایک جنگل بکریونکا **قال** ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ اِنَّہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا

فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا أَنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي
فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ
أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ
أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ
عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پہر فرشتہ آیا کوڑہی کی پاس بیچ صورت اپنی کی اور ہیئات اپنی کی یعنی جس صورت
و ہیئات مین پہلی اوس پاس آیا تہا اوسیطرح پہر آیا پس کہا اوس فرشتی نی کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجہسی اسباب سفر میرا مین پس نہین پہنچنا ہوسکتا
مجہکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھہ عنایت اللہ کی پہر بسبب تیری مانگتا ہون مین تجہسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دیا تجہکو رنگ اچہا اور جلد اچہی اور مال ایک
اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کی مقصود اپنی کو پس کہا کوڑہی نی حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجہی ایک اونٹ
نہین دیسکتا اوسنی یہہ بات جہوٹ کہی اوسکی ٹالنی کی لیی پس کہا فرشتی نی تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجہکو کیا نہ تہا تو کوڑہی کہ گہنیاتی تہی تجہسی
لوگ اور محتاج تہا پس دی تجہکو اللہ نی سب یہہ مال پس کہا کوڑہی نی سوا اسکی نہین کہ وارث کردیا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سی پس کہا اوس فرشتی
نی اگر ہی تو جہوٹا پس کردی تجہکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تہا تو یعنی کوڑہی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجی کی پاس بیچ صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کی کہ
کہا تہا کوڑہی کو اور جواب دیا گنجی نی جیسا جواب دیا کوڑہی نے پہر کہا فرشتی نی اگر ہی تو جہوٹا پس کردی تجہکو اللہ جیسا تہا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندہی کی پاس
بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کی پہر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میری پاس سے اسباب بیچ سفر میری کی پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجہسی آج مگر
ساتھہ عنایت اللہ کے پہر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجہسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجہکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے
سفر اپنی مین پس کہا اندہی نی تحقیق تہا مین اندہا پہر پہیر دی اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لی جو چاہی تو اور چہوڑ جو چاہی پس قسم ہی اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجہکو آج واسطی پہیرنی
اوس چیز کی کہ لی تو واسطی اللہ کے پہر کہا فرشتی نی رکہہ تو مال اپنا یعنی اپنی پاس پس سوا اسکی نہین کہ آزمایش کیی گئی تم یعنی امتحان کیا اللہ نی تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال
یاد ہی یا نہین اور شکر کرتی ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجہسی اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیری کی یعنی کوڑہی اور گنجی سی اللہ ناخوش ہوا بسبب
ناشکری اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہی یہہ کہنا کسیکی کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالی سی پہر تجہسی اور یہہ درست
نہین کہ کہی عرض کرتا ہون خدا سی اور تجہسی شرح **وعن** أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ
فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ام بجید سی کہ
کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کہڑا ہوتا ہی میری دروازی پر یعنی اور مانگتا ہی مجہسی یہانتک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین بیچ گہر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکی
ہاتہہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکے ہاتہہ مین اگرچہ ہو کہر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف**
مقصود مبالغہ ہی دینی مین یعنی کچہہ نہ کچہہ دیدی سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ۱۲ **وعن** مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ
الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ
فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أُطْعِمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً

لِمَا لَمْ تَعْطُوْہُ السَّائِلَ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی غلام آزاد حضرت عثمان کی سی کہا تحفہ بہیجا گیا ام سلمہ کو ایک
ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہاتا تہا اونکو گوشت پس کہا ام سلمہ نی لونڈی کو رکہدی اس گوشت کو گہر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرما
کرین اسکو پس رکہدیا لونڈی نی اوسکو گہر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنی والا پس کہڑا ہوا دروازی پر پس کہا ای گہر والو اللہ دو برکت دی اللہ تمکو پس کہا گہر والو
نی برکت دی اللہ تجکو یعنی یہہ جواب ہی سائل کو جیسی یہان کہتی ہین سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنی والا پہر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا
ای ام سلمہ تمہاری پاس کچہہ چیز ہی کہ کہاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نی کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وہ گوشت
پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتہر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ گوشت ہو گیا پتہر سفید بسبب نہ دینی تمہاری کی سائل کو نقل
کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی مرتبہ مین نزدیک خدا کی عرض کیا صحابہ نی کہ ہان
خبر دیجیی فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوی ساتہہ نام خدا کی اور نہ دیوی ساتہہ اوس کی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی سائل نی کہا دی مجکو واسطی اللہ کی اور باوجود اوسکی نہ دینی
تو وہ سب لوگون سی برا ہی مرتبہ مین اللہ کی نزدیک مگر جس صورۃ مین سائل مستحق نہوگا یا نہ ہوگا اوس پاس مال یا دینی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے ہوگا تو گنہگار نہوگا
تو نسکا نہ دینا وبال اور گناہ کا سبب ہوگا کہ سائل مستحق ہو اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ
لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ
حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ
هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّيْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت
ہی ابوذر سی کہ اونہون نی پروانگی مانگی حضرت عثمان سے انکی پاس پروانگی دی انکو اور تہی اونکی ہاتہہ مین لاٹہی اونکی پس کہا حضرت عثمان نی ای کعب یعنی وہ وہان حاضر تہی تحقیق
عبد الرحمن نی وفات پائی اور چہوڑ گئی مال بہت پس کیا کہتی ہو تم اوسکی حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکی کمال کی لیی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر ادا کرتی تہی
عبد الرحمن اوسمین حق اللہ کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ڈر اوسپر پس اوٹہائی ابوذر نی لاٹہی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا مین اگر ہو واسطی میری یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اوسکی قبول کیا جاوی مجسی یہہ کہ چہوڑ جاؤن مین پیچہی اوسمین سی چہہ
اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی ای عثمان تمنی ہی سنا ہی اسکو کہا یہہ کلام ابوذر نی تین بار کہا حضرت عثمان نی کہ ہان نقل کی یہہ احمد نی ف ابوذر غفاری
فقرا اور زہاد صحابہ سے تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجی سب دیدی اپنی غلبہ حال سی اوپر بہی کعب کی اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کیا
ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اوسکی قبول کیا جاوی اوسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اوسکی یہی کہ اوسکی قبول ہو اور لفظا ساتہہ ضعف ان کی معمول
ہی سبب یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاؤن ﴿﴾ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ
النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سی کہ کہا پڑہی
مینی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پہیرا حضرت نی پہر کہڑی ہوئی جلدی کرنیوالی پہر پہلانگتی ہوئی گردنین لوگونکی متوجہ ہوئی طرف بعضی حجرون
عورتونکی کی پس گہبرائی لوگ جلدی کرنی حضرت سی پہر نکلی حضرت اونپر پس دیکہا صحابہ نی تعجب کیا جلدی کرنی اونکی سی فرمایا یاد کی مینی ایک چیز سونی کی نزدیک

ہما ری تہی پس کروہ جانا ہنی یہہ کسوکی مجکو یعنی قریب اپنے سی پس حکم کیا یعنی بیت المال کو ساتہہ بانٹ دینی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی تہا مین چہوڑ آیا گہر مین ایک ٹکڑا سونیکا زکوۃ مین سی پس مکروہ جانا مین نی یہہ کہ رکہو رکہو نمین اوسکو **ف** اس سی معلوم ہوا کہ التفات کرنا سوا اللہ کی طرف متوجہ کو بہی بازر کہتا ہی تمام قرب سی یا یہہ تعلیم امت کیلیی تہا ۔ وعن عائشۃ انہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی فی مرضہ ستۃ دنانیر او سبعۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقہا فشغلنی وجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سالنی عنہا ما فعلت الستۃ او السبعۃ قالت لا واللہ لقد کان شغلنی وجعک فدعا بہا ثم وضعہا فی کفہ فقال ما ظن نبی اللہ لو لقی اللہ عز وجل وھذہ عندہ رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہوں نی کہا تہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میری پاس بیماری کے دنون مین چہہ اشرفیان یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بانٹ دون انکو پہر باز رکہا مجکو یعنی بانٹنی اوسکی سی بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی درست نہ پائی اونکی بانٹنی کی سبب بیماری حضرت کے پہر پوچہا مجسی حضرت نی حال اونکا کہ کیا ہوئین وی چہہ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نی نہین بانٹین مینی قسم ہی خدا کی تحقیق باز رکہا مجکو یعنی اونکی بانٹنی سی بیماری آپکی نی پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیوں کو پہر رکہا اونکو اپنی ہاتہہ مین پہر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کری اللہ عز وجل سی اور یہہ اشرفیان ہون پاس اوسکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی ہونا اونکا نبی کی پاس منافی ہی مقام نبوۃ کی شرح ۔ وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ھذا یا بلال قال شیئ ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری لہ غدا بخارا فی نار جہنم یوم القیمۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی بلال کی پاس اور نزدیک بلال کی ایک تودہ تہا کہجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہہ اے بلال کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا مینی اسکو کل کی یعنی اپنی حاجت کی لیی کہ زمانہ آیندہ مین پس فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہہ کہ دیکہی تو اسکی لیی کل کو بخار آگ دوزخ مین دن قیامت کے خرچ کر تو ای بلال اور نہ ڈر رکہنی صاحب عرش سی افلاس سے **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچی گا طرف تیری پس یہہ کنایہ ہی قریب ہونی اوسکی سی دوزخ سی حاصل یہہ کہ اسکی سبب سے قریب دوزخ کی ہوگا اور راحت حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سی نہ ڈر کہ جس قادر نی عرش عظیم کو پیدا کیا ہی وہ تجہے پہنچاویگا اور حضرت نی یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطی حاصل کرنی مقام کمال کی یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت بقدر ایک سال کا عیال کی لیی شرح ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سخاوت درخت ہی بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سی پس نہین چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سی پس نہ چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ مین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کی ہی مشابہت دی اوسکو درخت کی ساتہہ اسلیی کہ جیسی درخت بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی ہی سخاوت ہی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت کی سی شرح ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ صدقہ دینی کی یعنی موت یا بیماری سے پہلی دو اسلیی کہ تحقیق بلا نہین بڑہتی صدقہ سی یعنی صدقہ دینی سی بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہہ رزین نے باب

فضل الصدقۃ

باب ہی بیچ بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ اوس مال کو کہتی ہین کہ نکالی اوسکو آدمی اپنی مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی اور قربت حاصل کرنیکی لیی خواہ واجب ہو خواہ نفل ہو

الفصل الاول

فصل ہی **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خیرات کری برابر کہجور کی یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پالتا ہی اوسکو واسطی خیرات والیکی جیساکہ پالتا ہی ایک تمہارا بچہیری اپنی کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سی یعنی بوجہ شرعی کچہہ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتہہ لگا یا ہبہ کیا کسی نی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچہی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ نی نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تہا اور پہر بعد دیتا تہا تہائی اور تہائی اپنی خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا اونکی پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون یہہ کہ کچہہ بعد دونین پس بتا مجکو مستحق کہا اونہون نے حاصل کر مال حلال پہر دیکر تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوس بات مین شخص نی کہا اونہون نے نکل جب نکلے تو اوس شخص سے کہ رحم کری اوسپر دل تیرا دی اوسکو پس نکلا وہ دیکہا ایک اندہا بوڑہا دیا اوسکو پہر دوسرے دن اوسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اوسکی تہا یہہ کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینی اوسکو شراب خوار مین فلانی بدکار کی ساتہہ یہہ سنکر آیا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پہر دی اوسکو شیخ نی ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلی تو گہر سی اور اول جسپر تیری نظر پڑی اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکہا ایک رویت دار کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تہا پس ڈرا اوسکی دینی سی لیکن بموجب حکم شیخ کی لاچار اوسکو دی درہم پس جب اوسنی درہم پہر ا راہ اپنی سی اور ساتہہ چلا اوسکی غنی دینی والا یہانتک کہ دیکہا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کہنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سی اور چلا طرف شہر کے پہر داخل ہوا وہ غنی پیچہی اوسکی اوس کہنڈر مین پس نہ دیکہا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پہر پیچہی پیچہی گیا اوسکی غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنی یہہ کہ میری ساتہہ اولادی چہوٹی اور تہی وہ نہایت بہوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پہر دیکہا مینی یہہ کبوتر مرا ہوا لیلیا مینی اوسکو اونکی لیی پس جب مجہی یہہ فتوح ہاتہہ لگی تو پہینک دیا کبوتر جہانسی لیا تہا پس سمجہی وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچہی جا خرچ ہوتا ہی اور حرام بری جای اور قبول کرتا ہی ساتہہ داہنی ہاتہہ کی یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو داہنی ہاتہہ مین لینا اسلیی کہا کہ عادہ ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنی ہاتہہ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑہاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بہاری ہو میزان اعمال مین ۱۲

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندیکو بسبب معاف کرنیکی تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطی خدا کی مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہہ کہ دنیا مین ہی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا ہی باوجود قدرت رکہنی کی بدلا لینی پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرۃ مین ایک بزرگ سی منقول ہی کہ کوئی انعام برابر عفو کی نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطی امید ثواب کے

ہی اور کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرۃ مین ترع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ وللجنۃ ابواب فمن کان من اہل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فہل یدعی احد من تلک الابواب کلہا قال نعم وارجو ان تکون منہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خرچ کری دو دو چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی اور بہشت کی ہین کتنی ہی دروازی یعنی آٹھہ پیر جو ہوئے اہل نماز سی یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچہی طرح نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازی نماز کیسی یعنی جو خاص اہل نماز کی لیی ہی کہا جاویگا کہ اسی مین داخل ہو اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کیسی اور جو ہوگا اہل صدقہ سی یعنی بہت دیا ہوگا بلایا جاویگا دروازہ صدقہ کیسی جو کہ ہو اہل روزہ سی یعنی نفل روزی بہت رکہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریان سی یعنی باب الصیام کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابو بکر صدیق رضی نی کہ نہین ضرورۃ اوس شخص پر کہ بلایا جاوی ایک دروازی ان سب دروازون مین سے یہہ کہ بلایا جاوی سب دروازونسی یعنی کچہہ ضرورۃ تو ہی نہین کہ کوئی سب دروازونسی بلایا جاوی اگر ایک ہی دروازی سی بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہے حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننی کی پس پوچہتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازونسی ہی فرمایا کہ ہان اور امید رکہتا ہون مین کہ ہوویگا تو اونمین سے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دو چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپی یا دو غلام یا دو گہوڑی یا دو کپڑی وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی یعنی بلاوینگی داروغہ جنت کی سب دروازونسی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہی کہ جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کی معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار آدمی شراب طہور پہلی پہنچنی کی درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہی پیاس روزہ مین جو پیاسا رہا تہا اوسکی عوض اس دروازی سی داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتی تہی نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمین ساتہہ رحمت خدا کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگی اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینی والی اور عفو کرنیوالی گناہ لوگونکی اوسمین سے داخل ہونگی اور ایک دروازہ ہے کہ راضی برضا مولی اوسمین سے داخل ہونگی اور لفظ فہل یدعی کی اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کی اور ہوویگا تو اون مین سی یعنی ایسلیی کہ حضرت ابو بکر رض مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ؛ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے تم مین سے آجکی دن روزہ سی کہا ابو بکر صدیق نی کہ مین ہون روزہ سی فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہی آجکی دن ساتہہ جنازی کی کہا ابو بکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کہلایا تم مین سے آجکی دن مسکین کو کہا ابو بکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادہ کی بیمار کی آجکی دن کہا ابو بکر نی کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب بلا عذاب یا ان ہی کافی ہی سلوک داخل ہونیکی لیی یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازی سی چاہیگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا

بطور خیر دینی کی اپنی حال سے اور بقصد طلب کے نے سوال کی اور بعضی صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی
یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ﴿ع﴾ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء
المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے عورتوں مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے نہ باز رہے تم میں سے تحفہ بھیجنے یا صدقہ دینے سے ہمسائی کو بسبب حقیر جانکر اس چیز کو موجود ہو اوس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور بعضوں نے کہا
کہ یہہ خطاب اوس عورت کو ہے کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنے یہہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم میں سے اپنی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر
ہو بکری کا یہہ قابل بھیجنے اور بھیجانیکی اور تصدق کی نہیں ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو اسلیے
کیا کہ انکی مزاج میں غصہ اور یہہ دنیا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ﴿ع ح﴾ وعن جابر وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
معروف صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر اور حذیفہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہے صدقہ ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کی ہیں خواہ کہنی کی خواہ کرنیکی اور ہیں موافق مرضی اللہ کی انکا ثواب ایسا ہے جیسا اللہ دینی کا ﴿ع﴾
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنی بھائی سے ساتھ چہری خوش کی
نقل کی یہہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسیسے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچھا ہے ﴿ع﴾ وعن
ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ
ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یفعلہ قال فیامر بالخیر قالوا
فان لم یفعلہ قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے
ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ
تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے ہاتھوں کی کسب سے پس نفع پہنچاوے اپنے ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ
نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدنسے یا مالسے حاجتمند غمگین دادخواہ کی عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کی عرض کیا صحابہ
نے پس اگر یہہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئیں بدی اور اونکو برائی پہنچانی سے لوگونکو پس تحقیق یہہ اوسکی لیے صدقہ ہے یعنی اللہ دینے کا سا ثواب ہے ناکہ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہنچانی سے یعنے زبانسے یا ہاتھ وغیرہ سے کسیکو ایذا دے اور یہی مضمون کسی نے اسمیں کہا ہے مصرع مرا بخیر
تو امید نیست بد مرسان ﴿ع﴾ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس
علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین الاثنین صدقۃ ویعین الرجل علی دابتہ فیحمل علیہا
او یرفع علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ یخطوہا الی الصلوۃ صدقۃ ویمیط
الاذی عن الطریق صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدنمیں لازم ہے اوپر یعنی اوسکے
مقابلہ میں صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اوسمیں آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصونکے یہہ صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکے کہ سوار کر دے
اوسپر یا لادے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے

صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لازم ہی اوپر یعنی جوڑونکی پیدائش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین اونکی شکر مین صدقہ لازم ہی آدمی
پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہے کہ مال سے دے بلکہ یہہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ مین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل
وغیرہ سی کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکہتا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور اسیکی حکم مین ہے جانا طواف کی لیے اور عیادۃ کی لیے یا در جنازی کی لیے اور طلب علم اور
مانند اوسکی لیے اور موذی چیز مانند کانٹی اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ۔ ح ع ۔ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ وھلل اللہ وسبح
اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکۃ او عظما او امر بمعروف او نھی
عن منکر عدد تلک الستین والثلثمائۃ فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سی اوپر تین سو ساٹہہ جوڑونکی پس جو کوئی اللہ اکبر کہی اور حمد کری اللہ کی اور
لا الہ الا اللہ کہی اور سبحان اللہ کہی اور استغفار کری اللہ سے اور دور کری پتہر لوگونکی راہ سی یا دور کری راہ سی کانٹا یا ہڈی یا حکم کری ساتہہ نیک چیز کے
یا منع کری بری چیز سی کہی اور کری یہہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹہہ جوڑونکی پس تحقیق وہ چلتا ہی اوس دن اسحالت مین
کہ دور رکہا اپنی جانکو آگ سی نقل کے یہہ مسلم نی ف لفظ اوس دن مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہہ کام ہر روز کری تا کفارہ گناہونکا ہو ۔ ح **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل
تھلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا
شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ فیہ وزر فکذلک اذا
وضعھا فی الحلال کان لہ فیھا اجر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ
کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتہہ نیک بات کے
صدقہ ہی اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنی ایک تمہارے کی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنی سی صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ
وضع کری ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہو اوسکو اوسمین ثواب فرمایا خبر دو مجہکو اگر وضع کرتا شہوت کو حرام مین تو کیا ہوتا اوسپر اوسمین گناہ پس اسیطرح سی جسوقت
کہ وضع کری گا اوسکو حلال مین ہوگا اوسکی لیے اوسمین ثواب نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جیسی صدقہ دینی مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ
کی پڑہنی اور کرنیسی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سی اگرچہ بذاتہ عبادت وصدقہ نہین لیکن اسلئے اوسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی اور نفس حرام کیطرف
مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بہی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بچاکر رجوع حلال کیطرف کرتا ہی بموجب حکم الہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا
سا ۔ ع ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی
منحۃ تغدو باناء وتروح باخر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا صدقہ ہی اونٹنی بہت
دودہ والی عاریت دینی واسطی دودہ پینی کی اور اچہا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی جسکو دیتی ہی باسن بہرکر دودہ اور شام کو دیتی
ہے باسن بہر کر دودہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف عرب مین یہہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالی نی توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاج کو
عاریۃ دیتا ہی تا وہ حاجت روائی اپنی کری اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پہیر دیتا ہی اسکی حضرت نی تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہہ ۔ ح ۔
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان

اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کہیتی پہر کہاوی اوس سے آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے کہاوین مگر ہوتا ہی واسکی لیی صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہی اور جو کچھہ چورایا جاتا ہی اوس سی
واسکی لیی صدقہ ہی **ف** یعنی اسدینی کا ثواب پاتا ہی اور اسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کہایا جاوی مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب اسمین تسلی ہی اوسکی
لیی کہ صبر کری نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی ۱۲ ع **ف** اگر کوئی کہی کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہان نیت نہوئی جواب یہہ کہ منظور اصلی
کہیتی مین جیوہ نوع حیوان وانسان کی ہی مطلقاً ہیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان وانسان کسیی پس متعلق ہوئی نیت اجمالی ساتہہ اس فرد کی بہی اور نیت اجمالی
کافی ہی ثواب کے ہونیمین واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مولانا عبد العزیز وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَۃٍ
مُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْھَثُ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَآءِ
فَغُفِرَ لَھَا بِذٰلِکَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَھَآئِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشی گئی واسطی ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتے
پر کہ کہڑا تہا نزدیک کنوئین کے نکال رہا تہا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تہا کہ ہلاک کری اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندہا اوسکو ساتہہ
اوڑہنی اپنی کی پہر نکالا واسکی لیی پانی پس بخشی گئی واسطی اوسکی بسبب اس کام کی کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے بیچ احسان کرنیکی
جانورونپر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکی ہر صاحب جگر تر پر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی کہ ہر جانور کی کہلانی اور
پلانی مین ثواب ہوتا ہی سوا موذیات کی کہ جنکی لیی حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ اور بچہو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی یہہ کہ کبہی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کی ہی اللہ تعالی بخش دیتا
ہی یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ اَمْسَکَتْھَا حَتّٰی
مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَکُنْ تُطْعِمُھَا وَلَا تُرْسِلُھَا فَتَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کی کہ باندہ رکہا تہا اوسکو یہانتک کہ مر گئی مارے بہوک کی پس نہ تہی عورت کہ کہلاوے اوس کو اور نہ چہوڑتی
تہی بلی کو کہ کہاوی جانورون زمین کیسی یعنی چوہہ وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے
عقائد مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنْ
طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا ایک شخص
ٹہنی درخت کی پر کہ تہی اوپر راہ کی یعنی نہ ادہر نہ ادہر راہ کی پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تاکہ نہ ایذا دی انکو پس داخل کیا گیا بہشت میں
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پہر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سی داخل ہوا ۱۲ ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کی کہ کاٹا تہا اوسکو راہ پر سے تہا درخت ایذا
دیتا آدمیونکو نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی سکہلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتہہ اوسکی فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون
کی سے نقل کی یہہ مسلم نی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ

سلام او سکا یہہ ہی انسواں اسکا ہے باب علامات نبوۃ کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عبد اللہ بن سلام** قال
لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول
ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا
باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا
جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکہا مینی چہرہ حضرت کا معلوم کیا مینی یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جہوٹہ کا پس تہا اول
کلام یہہ کہ فرمایا ای آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام وعلیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ کہانا
یعنی بہوکونکو اور سلوک کرو ناتیداروں سی اور پڑہو نماز راتکو اس حالت مین کہ لوگ سوتی ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی یعنی عذاب سے نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام
وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بندگی کرو رحمان کی اور کہلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن انس** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفیٔ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق صدقہ کرنا البتہ
بجہا دیتا ہی غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہی مرنی بد کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بجہا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت سی رکہتا ہی۔
کہ کوئی بلا نہین آتا اور مرنے بد کو یعنی بُرحالت وقت مرنی یعنی وقت نزع کی وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سی کہ باعث کفر وکفران کی ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ
خاتمہ بخیر ہوتا ہی بیچ **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان
تفرغ من دلوک فی اناء اخیک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی
یعنی نیکیون مین سے یہہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بہائی اپنی سی ساتہہ کشادہ چہرہ کی اور یہہ کہ ڈالدی ڈول اپنی سی پانی بیچ باسن بہائی اپنی کی نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی نی **وعن ابی ذر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وامرک بالمعروف صدقۃ و
نہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ ونصرک الرجل الردیٔ البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم
عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسکرانا تیرا روبرو بہائی اپنی کی صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری
بات سے صدقہ ہی اور بتلادینا تیرا کسیکو بیچ زمین بی نشانکی واسطی تیری صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتی ہین وہ مین کسی راہ
بہولیکو راہ بتلادینی سی صدقی کا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہیکو یا کم سوجہہ کو تیری لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتہر کا اور کانٹی
کا اور ہڈی کا راہ سی تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنی سی بیچ ڈول بہائی اپنی کی تیری لیے صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** سبب ڈول سی ڈول مین پانی ڈالنی مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بہائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنی ڈول سی پانی دی اوسکو کیا کچہہ ثواب
پاویگا **وعن سعد بن عبادۃ** قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا
وقال ہذہ لام سعد رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری
ماں مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کی لیے فرمایا پانی پس کہودا سعد نی کنواں اور کہا یہہ کنواں صدقہ ہی واسطی ماں سعد کی نقل کی

پیئہ بو ہو اوداود نسائی نی **ف** پانی بہتر ہی ایسی کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا مین خصوصا اون شہرون گرم مین ۳ ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ
اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ
سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان پہناوی
کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگی پن کی پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کی سبز لباس سو نہین ہے اور جو مسلمان کہلاوی کسی مسلمان کو بہوک پر کہلاویگا اوسکو اللہ میون
بہشت کیسی اور جو مسلمان پلاوی کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی مین سے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** یعنی شراب
جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کی تغیر و تبدیل سی اور جسکی کیفیت سوا اوسکی کوئی نہین لے سکتا اور مراد اس سے یہہ ہی کہ نہایت نفیس ہے ایسلئی نفیس چیز پر مہر
کر دیتی ہین اور مہر اوسپر مشک کی ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی لیسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی
ہے ۳ ع **وعن** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ
اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی فاطمہ بیٹی قیس کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
مال مین البتہ حق ہی سوا زکوۃ کی پہر پڑہی حضرت نے ساری یہہ آیت نہین نیکی ہی کہ پہیرو موہنہ اپنی کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی **ف** یعنی زکوۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہیی سوا زکوۃ کی صدقہ نفل ہی مستحب ہے وہ بہی دیا کری اور وہ یہہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور
قرض مانگنی والیکو اور دریغ نکری عاریۃ مانگنی والیسی اسباب گہر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کری کیسکو پانی اور نمک اور آگ لینی سی کذا ذکرہ الطیبی
وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سی وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیونسی اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلونسی اور خرچ
کرنا مال کا بیچ آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یون ہے ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمساکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ یعنی ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچہلی پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر
اور دیا مال ساتہہ محبت اوسکی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنی مین اور قایم کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیۃ شاہد
ہی سند کی لیئی پڑہی اسواسطی کہ پہلی اول تو اللہ تعالی نی تعریف کی مومنونکی ساتہہ دینی مال کی اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتہہ قایم کرنی
نماز اور دینی زکوۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوای دینی زکوۃ کی ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی جو فرمایا تہا کہ مال مین حق ہی سوای زکوۃ کی
وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پہر صدقہ واجب ۳ ح ع **وعن** بُھَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْھَا قَالَتْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ
لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ
قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اوسکی نی یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ
نہین حلال منع کرنا اور نہ دینا کیسکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا کیسکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا ای نبی اللہ کے اور کیا
چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بہلائیکو بہتر ہے تیری لیی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک
سے نہ منع کری ایسی کہ لوگونکو احتیاج اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتی رہتی ہین اوسکو چندان قدر نہین رکہتا اور کلام یہہ کا جامع ہے سب بہلائیونکو یعنی
دی جو کچہہ چاہی تو اور جو ہو سکی بہلائی کر نہین حلال تجکو باز رکہنا اپنی کو اور اونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ
لایحل یعنی لا ینبغی کی ہی یعنی لایق نہین ہے منع کرنا ان چیزونسی ۲ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا

فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آباد
کری زمین مردہ یعنی کہیتی کری زمین افتادہ مین پس اوسکی لیی اوسمین یعنی اوسکی آباد کرنیمین ثواب ہے اور جو کچہ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکی حاصل مین سے
وہ اوسکی لیی صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی و شاکر ہو اوسپر نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ
مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی برا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ دیوی عاریۃ جانور دودہ کا یا قرض دیوی چاندی یعنی روپی وغیرہ یا راہ بتلاوی راہ بہولیکو یا اندہی کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکی لیی ثواب
مانند آزاد کرنی ایک بردہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ
لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ
فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا
عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ
ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ
ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ
وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جری سی کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتی ہین لوگ عقل
اوسکی سی یعنی عمل کرتی ہین موافق فرمانی اوسکی جیسا کہ راوی نی واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچہہ مگر عمل کرتی ہین لوگ اوسپر کہا مینی کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ہین رسول
خدا کی کہا راوی نی دو بار کہا مینی علیک السلام یعنی تجہپر سلام ای رسول خدا کی فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردی کی کہہ السلام
علیک یعنی سلام ہی تجہپر کہا مینی تم رسول خدا کی ہو پس فرمایا مین ہون رسول اسکا وہ اللہ کہ اگر پہونچی تجکو ضرر پس پکارے تو اوسکو دور کری ضرر کو تجسی اور اگر
پہونچی تجکو قحط سالی پہر پکارے تو اوسکو پیدا کری سبزہ زمین مین تیری لیی اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سی یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی
سی اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکارے تو اوسکو پہیر لاوی سواری تجہپر کہا جابر نی کہا مینی نصیحت کیجی مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نی پس نہ برا کہا مینی پیچہی
اسکی کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو برا کہنا کیسا حیوانات کو بہی نہین برا کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نی اور نہ
حقیر جان کسی چیز کو نیکی سی یعنی نیکی کوئی تجسی کری یا تو کسی سے کری اگرچہ تہوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کری تجسی نیکی کری اگرچہ تہوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر او
ہم یہہ تیری اتہہ سی نیکی ہو سکی کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بہائی اپنی سی اور حالانکہ تو ایسا ہو کر خوش ہو طرف اوسکی منہ تیرا یعنی تو ضع اور خوش کلامی کر اوس سے
تا کہ خوش ہو دل اوسکا سبب حسن خلق تیری کی اسلیی کہ تحقیق یہہ بہی نیکی سی ہے اور بلند کر ازار اپنی آدہی پنڈلی تک پس اگر نہ مانی تو پس ٹخنون تک درپیچ تو لٹکانی ازار کسیکی
اسلیی کہ لٹکانا ازار کا تکبر سی ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دی تجکو اور عار دلاوی تجکو ساتہہ اوس عیب کے کہ جانتا ہی تجمین پس نہ عار دلا تو اوسکو
ساتہہ اوس عیب کے کہ جانتا ہی تو اوسمین اسلیی کہ نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی ترمذی نی اس حدیث سے حدیث سلام کی یعنی سارا حدیث کا کہ
اوسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا تیری لیی ثواب اوسکا اور ہوگا وبال

اوسکا اوسپر **ف** جابر نی دو بار سلام علیک کہا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نی سنا نہین یا جواب نہین دیا اونکی ادب سکہانیکی لیی اور نہ کہہ علیک السلام کا دعا مردونکی ہی ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردونکی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسی کہ زندی پر کہتی ہین سے کہ سنت مردی کی لیی ہی السلام علیک ہے ایسی کہ ثابت ہوا ہے حضرت سی کہ جب زیارت مونی کو تشریف لیجاتی تو کہتی السلام علیکم پس معنی اسکی کہ علیک السلام مردونکی ہی یہہ ہین کہ دعا مردونکی تہی ایام جاہلیت مین اور بعضون نی کہا ہی کہ عرف عرب مین یہہ تہا کہ جب سلام کرتی قبر پر کہتی علیک السلام پس فرمایا حضرت نی کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف وعادت اونکی نہ یہہ مراد تہی حضرت کے کہ سلام کیا جاوے مردونپر اسطرح اتہی اور کہہ السلام علیک اس لیی کہ یہہ افضل ہے اور جابر نی جو کہا کہ بعد اسکی مینی کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیی تہی ورنہ جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول رہے ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہی ایسی کہ خطرہ آتا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکی برا نہ کہنی مین کچہہ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کی مین بہی اور جیسی پائجامہ ٹخنونسی نیچی کرنی منع ہی ویسیہی ہے کرتہ وغیرہ بہی ٹخنونسی نیچا کرنا منع ہی اور نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکر کیون وبال مین پڑتا ہی طیب بدبے رابدی ہہل بانسجرا اگر مردی احسن لے من ساہ اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نی یہی ساری روایت نقل کی ہی اور بعضے حواشی مین لکہا ہی کہ ترمذی نی یہی تمام حدیث روایت کی ہی لیکن الفاظ اوسکی اور ہین اسکتاب مین جو روایت ہی ساتہہ الفاظ ابی داؤد کی ہی ح ح

وعن عائشۃ انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منہا قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر کتفہا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اہلبیت یا اصحاب نی ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا باقی رہا اوسمین سے کہا حضرت عائشہ نی کہ نہین باقی رہا اوسمین سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کردی سوا شانہ کی فرمایا باقی رہی ہی سب سوا شانہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگونکو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچہہ گہر مین ہا فانی ہی آیہ مین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو کچہہ اللہ پاس ہے باقی ہی ح

وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ پہناوی کسی مسلمانکو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچہہ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سی جبتک ہو اوسپر اوس کپڑی مین سی ایک ٹکڑا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** یہہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ع

وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غیر محفوظ احد رواتہ ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنی ہاتہہ اپنی سی چہپاوی اوسکو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین حضرت کو فرمایا بائین ہاتہہ اپنی سی اور ایک وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس شکست پائی یاروں اوسکی نی پہر وہ سامنی ہوا دشمن کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہی **ف** داہنے ہاتہہ اپنی سی اسمین اشارہ ہی طرف ادب کے کہ داہنی ہاتہہ سی دی یا اوسکو دی کہ داہنی طرف ہو اوسکی اور چہپاوی اوسکو بائین ہاتہہ سی یعنی داہنی ہاتہہ سی دے تو بائین ہاتہہ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتہہ اسکی کمال مبالغہ ہا سے یہہ ہین کہ دائین طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرض کہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کی لیی اصلح چہپا کر دینی کا بڑا ثواب ہے

ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رءوسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر ثلثۃ یبغضہم

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ دوست رکہتا ہے انکو اللہ اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکہتا ہے انکو اللہ پس وہ شخص کہ دوست رکہتا ہے انکو اللہ سو ہیں ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اونسے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی دو مجہکو اور نہ مانگا اونسے واسطے قرابت کے یعنی یون نہ کہا کہ دو مجہکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہے پس نہ دیا اونہون نے اوسکو پس پیچہے اپنے چہوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اوسی دینے والے نے کہ وہ بہی قوم مین تہا اور آگے بڑہا پس دیا اوسکو چپکے سے نجانا دینے اوسکے کو مگر خدا نے اور اوسنے کہ دیا اوسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلی تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکی ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہی قوم پہر کہڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہے سامنے میرے روبرو اور پڑہنے لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتہہ سینہ اپنے کی یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکہتا ہے اونسے اللہ ایک تو بڈہا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچہہ اور ظلم کرے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے مانند اوسکی اور نہین ذکر کی نسائی نے یہہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ دشمن رکہتا ہے اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہے مجہسے دلالت کرتی ہے اول حدیث اوپر کہ یہہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہے اور آخر اوسکی اوپر دلالت کرتی ہے کہ یہہ کلام الہی سے ہے توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہے کہ بیان کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی سے جو کچہہ کہ واقع ہوتا ہے درمیان بندے کے اور درمیان اوسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور شیخ سے مراد یا تو بوڑہا ہے یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو بسبب کہ اس آیت منسوخہ مین ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونونکو ضرور یہہ سزا ہے اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہے اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنی ہے اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہے چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رضہ کو خواب مین دیکہا کہا نصیحت کیجیے مجہکو اے امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگرونکو فقیرون پر واسطے طلب ثواب کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سبکی لیے بری ہین لیکن ان تینون کی لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہے اسلیے دشمن خدا کے ہوئے

ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پہر پیدا کیے پہاڑ پس ٹہرایا پہاڑونکو زمین پر پس ٹہر گئی زمین

پس تعجب کیا فرشتوں نی سختی پہاڑ کیسی پہر کہا فرشتوں نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر پہاڑ سی فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پہاڑ کو
بہی توڑ ڈالتا ہی پہر عرض کیا فرشتوں نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہیکو بہی نرم کر دیتی ہی پہر عرض
کیا فرشتوں نی ای رب ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر آگ سی فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجہا دیتا ہی آگ کو بہی پہر عرض کیا فرشتوں نی ای پروردگار ہمارے
کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر پانی سی فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بہی خشک کر دیتی ہی پہر عرض کیا فرشتوں نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات
تیری سی کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھہ داہنی ہاتھہ اپنی کی چہپاتا ہی اوسکو بائین ہاتھہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا
اور اوس چیزونمین کہ اوپر اسکی مذکور ہوئین یہہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکہین
اور میری تعریف کرین اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجہی پس جب چہپا کر دیا تو مخالفت نفس کے اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نی کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہے
کہ اس سے حاصل ہوتی ہی رضا مولی اور رضا مولی سب سے بڑی چیز ہی شرح و ذکر حديث معاذ الصدقة تطفئ الخطيئة في كتاب الإيمان اور ذکر کی گئی حدیث
سعد کی قصہ میں جو کتاب الایمان میں **الفصل الثالث** عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم
ينفق من كل مال له زوجين في سبيل الله إلا استقبلته حجبة الجنة كلهم يدعوه إلى ما عنده
قلت وكيف ذلك قال إن كانت إبلا فبعيرين وإن كانت بقرة فبقرتين رواه النسائي روایت ہی ابی
ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کری ہر مال اپنی سی دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگی اوسکا
دربان بہشت کی ساری پکارینگی اوسکو طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی کس طرح سی ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دو دو اونٹ
اور اگر ہووین گائین تو دیوی دو گائین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ مین خرچ کری مانند جہاد اور حج اور طلب علم اور
مانند اونکی اور طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی اچہی نعمتین جنت کی باہر دروازی کی طرف بلاتی ہونگی دربان وہان کی وعن مرثد بن عبد الله
قال حدثني بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن ظل المؤمن يوم القيامة
صدقته رواه أحمد اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جیسی سائبان گرمی دہوپ سے بچاتا ہی ویسی ہی
صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ کو یا ثواب اوسکو بصورت سائبان کی بنا کر دینگی والیکی سر پر تا مین کی تا گرمی اوس دن
کی سے بچی ع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وسع على عياله في النفقة يوم عاشوراء
وسع الله عليه سائر سنته قال سفيان إنا قد جربناه فوجدناه كذلك رواه رزين
وروى البيهقي في شعب الإيمان عنه وعن أبي هريرة وأبي سعيد وجابر وضعفه اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کشادگی کری اپنی کنبی پہ خرچ کرنی مین دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوسپہ باقی سال اوسکی مین کہا
سفیان ثوری نی کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنی اسکا پس پایا ہمنی اسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نی **ف** بیہقی نی اسکو ضعیف کہکر یہہ بہی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے
قوت حاصل ہو جاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانی کی دن عاشورہ کی جو بعضون نی نقل کی ہی کچہہ اصل اوسکی نہین و اسیطرح اوس دن افعال جو دن عاشورہ کی

کرنی نقل کیی ہین انکی ہی کہہ اصل نہین سوا روزی کی اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیثون سی ع وعن ابی امامة قال قال ابو
ذر یا نبی اللہ ارأیت الصدقة ماھی قال اضعاف مضاعفة وعند اللہ المزید رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہا ابی ذر نی ای نبی خدا کی
خبر دو مجہکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک اللہ کی زیادہ ہی یہہ نقل کی ہی احمد نی ف کئی کئی حصی ہی حدیثون سی
معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ بہی ہی کہ اگر چاہی سات سو سی بہی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی
اللہ بڑہاتا ہی ثواب جسکی لیے چاہتا ہی ع ح

باب افضل الصدقة

باب ہے بیچ بیان بہترین صدقہ کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظھر غنی وابدأ بمن
تعول رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ
وہ ہی کہ ہو بی پروائی سی اور شروع کر ساتہہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی نری حکیم سی ف بی
پروائی سی یعنی صدقہ دیکر اور پہر غنا باقی رہی مطلق فقیر نہو جاوی یعنی قوت اہل و عیال کا رکہہ لی اور جو زیادہ اوس سے ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج و بہوکا
نرکہی جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتہہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہے کہ ضرور ہی صدقہ دینی والیکو کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے
اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچہہ پروا نکری جیسیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرت نی پوچہا کہ کیا باقی چہوڑا تو نی
اپنی عیال کی لیی عرض کیا کہ اللہ و رسول پس حضرت نی اونکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہی کر دی اور پہر مالدار رہی مفلس نہو جاوی جیسیکہ اوپر گذرا حاصل کلام یہہ کہ اگر توکل
حاصل ہو دیوی جو کچہہ چاہی و الا مقدم رکہی نفس و عیال کو اتنا ندی کہ آپ اور عیال بہوکی رہین ۶ ح ع وعن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقة علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقة متفق علیہ اور روایت ہی ابی
مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچہہ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون
پر اور اوسمین توقع رکہتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ یعنی ثواب صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ھریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبة ودینار تصدقت بہ علی
مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دینار ہی کہ خرچ کری تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کری تو اوسکو
بیچ آزاد کرنی بردی کی اور ایک دینار ہی کہ صدقہ دی تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کری تو اوسکو اپنی اہل پر بہت بڑی اون دینارون مین
از روی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نی اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نی وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ
فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر دینار کہ خرچ کری
اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اوسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کی لیی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو
اوپر یاروں اپنی کی اوس حال مین کہ وہ جہاد کرنی والی ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی خرچ کرنا ان تینون پر فضل ہی اور دون پر خرچ کرنی سی
ع وعن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمة انما ھم بنی فقال انفقی علیھم فلک اجر
ما انفقت علیھم متفق علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا

تو واسطی میرے ثواب ہی خرچ کرتی مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کی سوا اسکی نہین کہ وہ بیٹی میری ہین پس فرمایا خرچ کر اونپر پس تیری لیے ثواب ہے اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو اونپر
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہین اونسی کئی بچی ہوئی تہی عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے
نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کچہہ دیا کرتی تہین اوسکو پوچہا کہ مجہی ثواب ہوتا ہی اونکی دینی مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹونسی بیٹی سگی
ہونگی ابو سلمکی یا دریبونسی جو بچی تہی اونکی دینی کا حکم پوچہا اس صورت مین بیٹونسی سوتیلی بیٹی مراد ہونگی ۱۲ ع ح **وعن** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ
إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَسْئَلْهُ فَإِنْ
كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِيْ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
بِبَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ
قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ
مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی زینب بیوی
عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تصدق کرو ای گروہ عورتونکی اگرچہ ہو زیور دن تمہارے سے کہا زینب نی پس پہر کر آئی مین
یعنے حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مینی کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتہہ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ہے
ہمکو ساتہہ دینی صدقہ کی پس جا حضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق
کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کری مجہسی تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کری خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہاری کی کہا زینب نے پس کہا واسطی میرے عبد اللہ نی بلکہ
تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب پس گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہان ایک عورت انصار مین سے کہڑی تہی اوپر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت میری مانند حاجت اوسکی کی ہی یعنی
وہ بہی یہی پوچہنی کو آئی تہی کہ آیا خاوند اور اوسکی متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تہی اوپر ہیبت کہا پس نکلی
ہمپر بلال پس کہا ہمنی اونکو جا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازی پر پوچہتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ
دینا اونسی خاوندون اونکیکو اور یتیمونکو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ ضفی رہنے کے کہ اس مین ٭
بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئی بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہا حضرت سی وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نی ایک عورت ہی انصار مین سی اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نی بلال کو کونسی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون
ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اونکی دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینی کا نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ واسطی مسلم کی ہی **ف** ڈالی گئی تہی اوپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نی اپنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تہی کہ لوگ
اونسی ڈرتی تہی اور تعظیم کرتی تہی اونکی اس لیے کوئی جرأت نکرتا تہا یکایک داخل ہونیکی اون پاس اور یہہ ہیبت خداداد تہی کہ اللہ تعالی نی سبب عزت کا کیا تہا

اسکو یہہ کہ اپنی طرفسی بسبب بدخلقی کی تہی اور بلال نے اون عورتونکو بتادیا باوجودیکہ اونہون نی منع کیا تہا اسلیے کہ جب حضرت نی پوچہا تو واجب ہوا اونکو
بتادینا اور نہ دیوی آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوی بیوی زکوۃ اپنی خاوند اپنی کو نزدیک ابو حنیفہ کی اسلیے کہ دونون شریک ہوتی ہین
منافع مین عادۃ اور صاحبین کے نزدیک درست ہے بیوی کو کہ خاوند کی تئین زکوۃ دے پس امام ابو حنیفہ کی نزدیک اس حدیث مین صدقہ سی مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین
کی نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونو کو ہی ۔ع **وعن** ميمونة بنت الحارث انها اعتقت وليدة في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك متفق عليه
اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اونہون نی آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پہر ذکر کیا میمونہ نی
یہہ سو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموؤنکو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکہتی تہی خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بہی ہوتا اور صلہ رحم بہی ۔ع **وعن** عائشة قالت يا رسول الله ان لي جارين فالى
ايهما اهدي قال الى اقربهما منك بابا رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطی میرے ہین دو ہمسائی پس کسکو اون مین سے بہیجون تحفہ پہلی یا زیادہ کسکو بہیجون
فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسی جسکا دروازہ اونمین سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب
دروازی والیکو مقدم رکہی اور حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسیکو دی دوسرےکو نہ دی بلکہ مراد یہہ ہی کہ پہلی یا زیادہ اوسیکو بہیجی کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور
شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت رہتی ہی پس اوس سی سلوک و محبت کرنی
اولی ہی ۔ع **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت پکاوی تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنی کی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** خیال لذت کا نکری بلکہ بہت سا شوربا کری سالن مین اور ہمسایونکو بانٹی ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
ابي هريرة قال يا رسول الله اي الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والیکی اور پہلی دی اوسکو کہ لازم ہو تجپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بہت کوشش
کرنی کم مال والیکی یعنی افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کہینچی اور جو کہہ استطاعت اوسکی ہو دیوی اور اوپر حدیث مین گذرا تہا کہ صدقہ حالت غنا
کا افضل ہے تطبیق انمین یہہ ہے کہ فضیلت متفاوت ہے بحسب اشخاص اور قوۃ توکل و ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اونکی حق مین ہے کہ جو توکل کم رکہتی ہون اور یہہ اونکی حق مین ہے کہ جو توکل و یقین
کامل رکہتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ مقل کی یعنی کم مال والیکی غنی القلب ہے یعنی دل غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوی اوس حدیث کی افضل الصدقة ما كان عن ظهر
غنى حاصل یہہ کہ تصدق کرنا صابر و دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مال لالچی کی سی اگرچہ بہت ہو ۔ع **وعن** سلمان بن عامر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذي الرحم ثنتان صدقة وصلة رواه
احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی سلیمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ
ہے یعنے ایک ثواب صدقہ ہے کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی دار کا
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال عندي دينار قال انفقه
على نفسك قال عندي اخر قال انفقه على ولدك قال عندي اخر قال انفقه على اهلك قال عندي اخر قال انفقه على
خادمك قال عندي اخر قال انت اعلم رواه ابو داود والنسائي

اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا میرے پاس ایک دینار ہی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ
کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی
اہل یعنی بی بی اور مان باپ پر سوا بیٹون کے کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا کہ
تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** تو دانا تر ہی یعنی اوسکی مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانی
اوسیکو دی ؛ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر
الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یودی
حق اللہ فیہا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ پکڑی ہوئی ہی لگام گہوڑی اپنی کی
اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھہ کافرونکی ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس شخص کی کہ قریب ہو مرتبی مین شخص مذکور کی وہ شخص
کہ گوشہ پکڑا ہی بیچ چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اون مین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہو کر لوگونسی اور بکریونسی گذران اپنی کرتا ہی اور زکوۃ اونکی
ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو بہی
خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی **ف** ساتھہ بہترین آدمی کی یعنی اچھی لوگون مین سی ایک
یہہ بہی ہی یہہ ایسی کہا کہ غازی سب لوگونسی افضل نہین ہے اور اسیطرح بدترین آدمیونسی بہی یہہ مراد ہی کہ برون مین سی ایک یہہ بہی ہی ؛
ع ؛ **وعن** ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک
والنسائی وروی الترمذی وابو داود معناہ اور روایت ہی ام بجید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہیر دو مانگنی والیکو
اگرچہ ساتھہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی اور نقل کی ترمذی اور ابو داود نی معنی اسکی **ف** یہہ مبالغہ ہی یعنی پہیرنی سائل
کی ساتھہ ادنی ادنی چیز کی کہ میسر ہو یعنی جو کچہہ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیئی نہ پہیری پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی ایسی کہ کہر جلا ہوا
قابل انتفاع کی نہین ؛ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن
سأل باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی
تروا انکم قد کافأتموہ رواہ احمد وابو داود والنسائی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص پناہ
مانگی ساتھہ اللہ کی پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتھہ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کہانیکی لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی امر حسی یا شرعی مانع
اور جو شخص کہ کری طرف تمہاری احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنی کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطی محسن کے یہانتک
کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** جو شخص پناہ مانگی الخ یعنی جو شخص پناہ مانگی تمسی اور طلب کرتی دفع شر تمہاری کی یا شر غیر
تمہاری کی اور وقت پناہ مانگی کے کہی خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہہ کہ دفع کر مجسی شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطی تعظیم نام خدا تعالی کی اور احتمال
ہی کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ
گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکی احسان پس کہا اوسنی احسان کنندہ کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت
کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جسنی کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا البتہ ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیئے کہ اوسکی کہنی مین گویا اوسنی اپنی نفس کو عاجز جانا بدلا اتارنی میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا

ایکبار کہنا بمنزلہ شکر دعا کرنیکی ہوا اور عادت تہی ام المومنین عائشہ رضی کی کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سایل تو وہ بہی اوسیطرح دعا کرتیں اوسکی لیے پہر دیتیں اوسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون میں اوسکی لیے تو البتہ ہو حق اوسکا بسبب دعا کی میرے لیے زیادہ حق میرے سے اور بسبب صدقہ کی پس دعا کرتی ہون اوسکی لیے جبکہ وہ دعا کرتا ہی میری لیے تاکہ بدلا ادا کروں دعا اوسکی کا ساتہہ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ میرا ع **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابو داود** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتہہ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی نہ مانگو لوگونسے کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطی ذات خدا کے یا واسطی اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہی اسسے کہ مانگی جاوی ساتہہ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتہہ اوسکی جنت کو یا اسطرح مانگو کہ الہی ہم تجہسی بواسطہ ذات کریم تیری کی یہہ دخل کر تو ہمکو جنت میں ❊ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن انس قال کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب امواله الیه بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما نزلت هذه الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانها صدقۃ للہ تعالی ارجو برها وذخرها عند اللہ فضعها یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمها ابو طلحۃ فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه** روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ابو طلحہ بہت الدار مدینہ کی انصار میں قسم کہجور سی اور تہا بہت محبوب مالون اونکیسی طرف اونکی بیرحا کہ نام اونکی باغ کا تہا اور تہا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی کی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمیں اور پیتی پانی اوسمیں کا کہ اچہا تہا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکہتی ہو کہڑی ہوئی ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکہتی ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطی اللہ کے امید رکہتا ہون نیکی اوسکی یعنی بموجب آیۃ کریمہ کی اور امیدوار ہون ذخیرہ رکہنی اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکہو اسکو ای رسول خدا کی جہانچ کہلاوی تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیں خرچ فرمائیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی بیرحا مال ہی نفع دینی والا اور تحقیق سنا میں نے جو کہا تو نے اور تحقیق میں مناسب جانتا ہون یہہ کہ تقسیم کر دی اسکو اپنی قرابتیون میں یعنی محتاج قرابتیو نکو تا ثواب صدقہ کا بہی ہو اور صلہ رحم کا بہی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نے پہر تقسیم کیا اوس باغکو ابو طلحہ نے اپنی قرابتیونمیں اور چچا کی بیٹونمیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے اونکی اور ناتیدار مراد ہون ❊ ح **وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جائعا رواہ البیهقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہی کہ پیٹ بہرے ایک جگر بہوکیکا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہی یعنی نہ سانپ وغیرہ مستثنے ہیں یعنی کہلانا اونکا اچہا نہیں ❊ ع

باب

ف عادت شریف مولف کی یہین ترا باب سے ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کی اور ذکر کرتا ہی اوسمیں جو تتمات اور لحقات پہلی باب کے چنانچہ یہہ باب بہی ویسا ہی ہی اور بعضی نسخون میں یون ہی باب ما ینفقہ المرأۃ من مال زوجہا یعنی اس باب میں بیان ہی اوس چیز کا کہ خرچ کری عورت

اپنی خاوند کی مال میں سے ❊ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ
ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گہر کی
طعام میں سے اوسحال میں کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسکیکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمائی اور
مال کی اور واسطی داروغہ کی مانند اسی کی یعنی کہانا جسکی حوالہ ہی اوسکو بہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہی جیسی میاں بیوی کو نہیں کم کرتی بعض
اونکی ثواب بعض کیکو کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی اسپر کہ خاوند نی اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحاً یا دلالۃً اور بعضوں نے
کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادۃ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمونکو اذن دیدیتی ہیں یہہ کہ ضیافت کریں وہ مہمانونکی اور کہلاویں
سائل و مساکین و ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نی اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کریں م ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنی کی سی بغیر حکم اوسکیکی پس واسطی اوسکی ہی آدہا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بغیر اوسکی حکم کی مراد بغیر حکم اوسکیسی یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نی حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی
بالاجمال صریحاً یا دلالۃً یعنی تہوڑی چیز ہو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہیں کرتا جیسی یہاں فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہیں م ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ
الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوی
اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکیکی پورا بدون نقصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوی اوس چیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی اوسکی لیی
ساتہہ اوسکی ایک ہے دو تصدق کرنیوالونمیں کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمیں چار شرطیں ذکر ہوئیں ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسری پورا دینا اور
تیسرے خوشی سی دینا یہہ اسلیی کہا کہ بعضی داروغہ اور خادم خوشی سی نہیں دیتی جو کہ مالک لواتی ہیں اور چوتہی دینا اوسیکو جسکی لیی حکم کیا گیا ہی نہ اور مسکین کو اور
لفظ متصدقین ساتہہ صیغہ تثنیہ کی ہی یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ داروغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالی ہیں انمیں کا ایک یہہ بہی ہے ہی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتہہ صیغہ
جمع کی ہی یعنی داروغہ بہی ایک تصدق کرنیوالونمیں سے ہے حاصل یہہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچہہ مالک دینی کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر
دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکی لیی مالک نے حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی م ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہاں مر گئی اور گمان کرتا ہوں میں اوسکو کہ اگر بولتی کچہہ تصدق دیتی یا وصیت کرتی سو
دینی کی پس کیا ہی واسطی اوسکی ثواب اگر صدقہ دوں میں اوسکی طرف سی فرمایا ہاں ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ
ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور اسیطرح دعا و استغفار میت کی لیی مفید ہی مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے
مانند نماز و تلاوت قرآن کی اور مختار یہہ ہے کہ انکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبداللہ یافعی رح نی لکہا ہی کہ شیخ بزرگ عزالدین عبدالسلام کو بعد مرنیکی کسی نے خواب
میں دیکہا کہتی ہیں ہم دنیا میں حکم کرتی تہی ساتہہ نہ پہنچنی ثواب تلاوت قرآن کی اور اس عالم میں برخلاف اوسکی پایا میں ❊ ح **اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذي

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع کی نہیں کہ نہ خرچ کری عورت کچہہ گہر خاوند اپنی کی سی مگر ساتہہ اذن خاوند اپنی کی یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کری طعام بہی فرمایا یہہ نفیس تر ہی مالون ہمارے سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب اپنی چیز طعام سی تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہی یہہ کا بیکو درست ہوگا اور ظاہر میں اس حدیث مین اور اوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ انکو جو کوئی دیکہی گا تو کچہہ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلیئے کہ اونسی تطبیق معلوم ہو جاتی ہی ع

وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبي الله انا كل على ابائنا وابنائنا وازواجنا فما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تاكلنه وتهدينه رواه ابو داود

اور روایت ہی سعد سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنی احکام شریعت کی عورتونسی تو کہڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قد یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتونسی تہی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم بہار ہین اپنے باپون پر اور اپنی بیٹون پر اور اپنی خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے مالون انکیسی یعنی بغیر اونکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اوسکو اور بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد تازی مال سی یہہ کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودہ اور مانند اونکی اور بعضی میوہ کہ جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسے چیزون مین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہین کرتی پس اذن دلالۃ حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمین اذن و رضا ضرور چاہیے ہی ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان اقدد لحما فجاء مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطي طعامي بغير ان امره فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم

روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کیسی کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے کہ چیر دون گوشت کو یعنی سکہانیکی لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کہلایا مینی اوسکو اوسمین سے پس جانا یہہ صاحب میرے نی پس مارا مجکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو حضرت کی پس بلایا حضرت نی صاحب میرے کو پہر فرمایا کیون مارا تونی اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کی فرمایا ثواب درمیان تم دونو کی ہی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نی تہا مین غلام کسیکا پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنی کیسی کچہہ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اوسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونو کی ہی آدہون آدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ثواب درمیان تم دونو کی یعنی اگر امر کرتا تو دینی کا راضی ہوتا اور کہا طیبی نی کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تہا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک میں اپنی مولی کی علی الاطلاق بلکہ کردہ جانا حضرت نی مارنا غلام کو ایسی امر پر کہ مولی کی حق مین اچہا تہا پس رغبت دلائی مولی کو اوپر غنیمت جانی ثواب کو اور درگذر کری اوس سے غرض کہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تہی ابی اللحم کی لیے نہ تقریر یعنی جائز رکہنا فعل غلام کا ع

باب من لا يعود في الصدقة

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ پہیری صدقہ دیئی ہوئی اپنی کو یعنی حقیقۃً اور نہ صورۃً

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمر بن الخطاب قال حملت على فرس في سبيل الله فاضاعه الذي كان عنده فاردت ان اشتريه وظننت انه يبيعه برخص فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم فان العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه وفي رواية لا تعد في صدقتك فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه

روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مینی کسیکو گہوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گہوڑا نہ تہا مین نی اوسکو گہوڑا دیا پس ضایع کیا اوس نے کہ تہا گہوڑا اوس پاس

لیے بسبب بے غوری کے وبلا کر دیا پس چاہا مینی یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا مینی یہہ کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا مت خرید
کر اوسکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ مین اگرچہ دیوی تجکو وہ بدلی ایک درہم کی یعنی یہہ عود صورۃ ہی نہ حقیقۃً اسلیی کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند کتی کی ہی کہ
چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنی صدقہ مین یعنی اگرچہ صورۃ مین ہو اسلیی کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند چاٹنی والیکی ہے
اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب ڈہیلی ہو جانیکی اسلیی کہا کہ مین محسن اوسکا تہا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہی
کہا ابن ملک نے کہ گئی ہین بعضی عالم طرف اسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقے کا حرام ہی بموجب ظاہر اس حدیث کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہی
اسلیی کہ اسمین قبح لغیرہ ہی وہ یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستی مول کو بیچتا ہی صدقہ دینی والیکی ہاتہہ بسبب پہلی احسان اوسکیکے پس ہوتا ہی مانند
عود کرنیوالیکی اپنی صدقہ مین بیچ اوس مقدار کی کہ رعایت کیا گیا ہے ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ
أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ
آئی اونکی پاس ایک عورۃ پہر کہا اے رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تہی مینی اپنی ماکو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مر گئی یعنی پس آیا لونڈی اوسکو اور عود کر گئی
میری ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدیق کرنیکی اور پہیر دیا لونڈیکو تجپر میراث نی کہا عورۃ نی اے رسول اللہ کی تحقیق تہی ماں پر روزی
مہینہ بہر کی کیا روزی رکہون مین اوسکی طرف سی یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزی رکہہ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں میری نی نہین حج کیا ہے
کیا حج کرون مین اوسکی طرف سی فرمایا کہ ہاں حج کر اوسکی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہیر دیا میراث نی یہہ نسبت مجازی ہی یعنی پہیرا اوسکو اللہ نی تجپر بسبب
میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیری پاس ساتہہ وجہ حلال کی حاصل یہہ کہ صدقی مین عود کرنا جو منع ہی یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہے
اسلیی کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزی رکہہ یعنی حکما کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہی کہ روزہ رکہنا کسیکی طرف سے کسیکو درست نہین بلکہ وارث
فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو نری
مالی جیسی زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سی جیسی حج پس مالی مین نیابت جائز ہی حالت اختیار مین بہی اور
ضرورۃ مین بہی اسلیی کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہی بسبب ادا کرنی نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیی کہ مقصود
مشقت مین ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنیسی اور مرکب مین جائز ہی وقت عجز کی نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب
کرنا حالت قدرت مین بہی اسلیی کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور یہان حج کرنی برابر ہی کہ واجب ہوا تہا اوسپر یا نہین وصیت کی تہی اوسکو یا نہین وارث کو درست
ہی کہ مورث کی طرف سی حج کروادی یا آپ کری بغیر اذن اوسکیکی اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوا کتاب الزکوۃ ساتہہ مدد و توفیق اللہ تعالی کی
اب آگے اسکی ہی کتاب الصوم نسأل اللہ تمامہ بعون ع ح

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب ہے بیچ بیان روزی کی **ف** صوم کی معنی لغۃ مین ہین مطلق
بند رہنی کی اور شرع مین معنی اسکی ہین بند رہنا کہانی پینی اور جماع کرنیسی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سی غروب تک
ساتہہ نیت کی اور روزہ رکہنی والا اہل بہی ہو یعنی مسلمان بہی ہو اور پاک بہی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا
اسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لیی سب مین بڑی فائدہ اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی
اوسکی اور سب اعضا آنکہہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتی ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی کہ جب

بہوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتی مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہی نفس بہوکی ہوتی ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتی ہین مناسب اپنی کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہی کہ عضو اوسکی لیے پیدا ہوا ہی مثلاً آنکہہ دیکہنی کی لیے پیدا ہوئی ہین پس حالت بہوک مین کسی چیز کی دیکہنی کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بہری پر ہوتی ہی اسی طرح باقیکو سمجہہ لی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی اس سی دل صاف ہوجاتا ہی کدورتونسی اسلیے کہ کدورت دلکی بسبب فضول زبان اور آنکہہ اور اور اعضا کی ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکہنا بلاضرورت اور اور اعضاسی کام زیادہ حاجت سی کرتی اور روزہ داران چیزونسی امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کی اچہی کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتی ہین اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ سبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بہوک کا چکہتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بہوکا دیکہتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اوٹہاتا ہی کبہی وہ جو فقرا اوٹہاتی ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسیکہ منقول ہی بشر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑی مین پس پایا اونکو کہ بیٹہی ہوئی کانپتی تہی اور کپڑی اونکی لٹکتی تہی سہ پایہ پر پس کہا اونکو کہ ایسی وقت مین کپڑی اوتاری تمنی کہا ای بہائی فقرا بہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری اونکی کرون کپڑونکی طرف سے پس موافقت کرتا ہون اونکی ساتہہ اوٹہانی تکلیف جاڑی کی جیسیکہ وہ اوٹہاتی ہین اوہی اور اسلیے تہی کہتی بعضی اولیاء عارفین وقت کہانی ہر نوالہ کی اللہم لا تواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجسی ساتہہ حق بہوکونکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتی تہی طعام سی سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کی کہ اونکی پاس تہا تاکہ نہ بہول جاوین بہوکونکو اور مشابہ ہون ساتہہ اونکی تکلیف اوٹہانی مین بہہ ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کی شعبان کی مہینہ مین کہ اٹہارواں مہینا تہا ہجرت سے اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین فرض تہا پہلی اسکی کوئی روزہ اور بعضون نی کہا کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نی کہا کہ عاشوری کا تہا اور بعضون نی کہا ایام بیض کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہی سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضان کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کی باب یفسد الصوم مین لکہا ہی ولو اکل عمدا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کہاوی رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وہی باکانہ قتل کیا جاوے ؛ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہوتا ہی رمضان کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور ایک روایت مین ہی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی اور قید کیی جاتی ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہے کہولی جاتی ہین دروازے رحمت کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہولی جاتی ہین دروازی آسمانکی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ پی در پی رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑہتی ہین اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول ہوتی ہی اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامونکی کہ باعث دخول جنت کی ہین اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی یہہ کنایہ اس سے ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسی کامونسی کہ باعث داخل ہونی دوزخکی ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہی کبایرسی اور بخشی جاتی ہین اوسکی صغیرہ گناہ بسبب برکت روزیکی اور قید کیی جاتی ہین شیاطین یعنے زنجیرون مین باندہی جاتی ہین سرکش شیطانونین کی اور بعضونکی کہا کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتی ہین شیاطین لوگونکی بہکانی سی اور لوگ وسوسی اونکی نہین قبول کرتی اسلیے کہ بسبب روزے زیرکی جاتی رہتی ہی قوت حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوتکی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کی گناہونکے اور قوی ہوتی ہین قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہی طاعات کی جیسیکہ دیکہا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینونکی گناہ کم ہوتی ہین اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ ایک روایت مین آیا ہی بدلی فتحت ابواب السماء کی ہی اور باقی حدیث وہی ہی جو کہ مذکور ہوئی ؛ ع ح

وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین آٹہہ دروازی ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا ریان
نہ داخل ہونگی اوسمین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ریان کی معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی
جو چاہی وہانسی دیکہہ لے ٭ع وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له
ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر
ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی روزہ رکہا رمضان کا ایمان سی یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکہتا ہو فرضیت رمضان کا اور
واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکی ڈرسی اور نہ سنانی دکہانیکی لیی رکہا بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو کہ پہلی کیی گناہونسی اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان مین
ایمان سے اور واسطی طلب ثواب کے معاف ہونگی جو کہ پہلی کیی ہین گناہونسی اور جو کوئی کہڑا ہو شب قدر کو ایمانسی یعنی ایمان رکہتا ہوا وسکی ہونی پر اور
واسطی طلب ثواب کے بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو پہلی کیی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور کہڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتونمین تراویح
پڑہی اور تلاوت قران کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انکیکی اور عبادتین کری اور کہڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی
جاوینگی الخ کہا نووی نی کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جہاڑنیوالی گناہون صغائر کو مٹا ڈالتی ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتی ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین
ہوتی تو بسبب مکفرات کی بلند ہوتی ہین درجی جنتونمین ٭ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم
يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه
من اجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك
والصيام جنة فاذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه
احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکیکی سات سو چند تک فرمایا اللہ
تعالی نی مگر روزہ اسلیکی روزہ میری ہی لیی ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزا مین جانتا ہون آپسے دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر
اپنی کی چہوڑتا ہی خواہش اپنی اور کہانا اپنا میری لیی یعنی بسبب امر میری کی اور قصد رضا میری کی اور ثواب میری کی لیی اور روزہ دار کی لیی دو خوشیان
ہین ایک خوشی نزدیک فطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنی ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی
نزدیک اللہ کی بو مشک کے سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی شر شیطانونسی دنیا مین اور آگ دوزخ سی آخرتمین پس جب ہو دن روزی
ایک تمہاریکا پس نہ بات فحش کری اور نہ آواز بلند کری ساتہہ بیہودگی کی پس اگر برا کہی اوسکو کوئی یا ارادہ کری لڑنی اوسکیکا پس چاہیی کہ کہی تحقیق مین
شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہی اور اور زیادہ کیجاتی ہی سات
سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے ہی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی
لاکہہ نیکیان لکہی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بی نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ تعالی کی ایسی فضیلت روزیکی دو
سبب سے ہی ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگونسی بخلاف تمام عبادتونکی کہ وہ ایسی نہین تو مین پس ہوتا ہی یہہ خالص اللہ تعالی ہی کی لیی

ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتہہ اس لفظ کی فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہی اسلیے کہ روزیکی لیے صورت نہین
ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے
بہوک و پیاس پر اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتہہ اس لفظ کی یدع شہوتہ یعنی چہوڑتا ہی اون چیزونکو کہ دل چاہتا
ہے جو چیز منع ہین روزہ مین وہ چہوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ
توڑنیوالین اور یا ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب نکلنی کی عہدہ حکم الہی سی یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کی یا بسبب کہانی اور پینی کی حالت
بہوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہی یا ارادہ لڑنیکا کری تو وہ اوسکو برا کہی اور نہ لڑی بلکہ کہی کہ مین روزہ
دار ہون یہہ بات یا تو زبان سی کہی تاکہ باز رہی دشمن اسلیے کہ گویا اسنی کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجہی لڑنا تجہسی پس نہین لائق
تجہی ہی لڑنا اسوقت اسلیے کہ یہہ خلاف مروت کی ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سی ہون پس نہین لائق تجہی زبان درازی یا دست
درازی اسلیے کہ مین اللہ تعالی کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنی دل مین کہی کہ مین روزہ سی ہون مجہی نہ چاہیی کہ برا کہون یا لڑون ۞ ع ح ۞ لفظ الا
الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نی لکہا ہی کہ کہا بعضی شارحون نی کہ ہم جانتی نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق
کرنی اسکی اور بعضون نی کہا کہ عرب روزہ رکہتی ہین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتی تہی یعنی سجدہ وغیرہ اور کی لیے کرتی ہین ویسی روزہ کسیکا نہین
رکہتی تہی سوا اللہ تعالی کی اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کہانا پینا وغیرہما چہوڑتا ہی تو ایک طرحکی پاکی حاصل کرتا ہی پس اسبات مین متخلق ہوتا ہی ساتہہ
خلق باری تعالی کی یعنی جیسی باریتعالی منزہ ہی کہانی پینی سی ویسی ہی یہہ بہی اپنی کو منزہ کرتا ہی کہانی پینی سی ذکو پس اس سبب یہہ خصوصیت ہے
اسکی انتہی ۞ اور اسکی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکہتی ہی اور یہان کی بعضی لوگون نی اونسی ہی بڑہ کر قدم رکہا ہی شرک
کرنی مین کہ بعضی بزرگون کی روزی ہی رکہتی ہین بچاوی اللہ تعالی ہم سبکو اس بلاسی ۞ مولف

الفصل الثاني فصل دوسرا

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن
وغلقت أبواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت أبواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير أقبل ويا باغي الشر أقصر
ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة رواه الترمذي وابن ماجة ورواه أحمد عن رجل وقال الترمذي هذا حديث غريب

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات مہینی رمضان کی سی قید کیی جاتی ہین شیطان اور سرکش
جنون کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی پس نہین کہولا جاتا ہی اوس سے کوئی دروازہ اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی پس نہین بند
کیا جاتا اوس سی کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلب کرنیوالی خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور ای ارادہ کرنیوالی
برائی کی بندرہ برائی سی اور واسطی اللہ کی ہین آزاد کیی ہوئی آگ سی یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بہت بندونکو آگ سی بحرمت اس ماہ مبارک کی پس
شاید کہ تم بہی ہو اونہین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنی رمضان کی شبونمین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی ایک شخص سے اور
کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ف شیطانونکو قید کرتی ہین اسلیے کہ وہ وسوسہ نڈالین روزہ دارونکی دلونمین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ
ان دنونمین پرہیز کرتی ہین گناہ سی اور رجوع کرتی ہین طرف اللہ تعالی کی اور بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیری پہلی
بہکانی شیاطین کے کمبخت رہے ہی اندر بری نفسونکی یعنی پہلی جو شیطان بہکاتا تہا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہی اوس سے اب بہی کرتا ہی اور متوجہ ہو
طرف اللہ کی یعنی بہت کوشش کر اوسکی عبادت مین اسلیے کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تہوڑی عمل پر اور بندرہ برائی سی یعنی

باز آئے گناہوں سے اور رجوع کرے طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ع الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالی نے تمپر روزے اوسکے کہولے جاتے ہیں اوسمین دروازے آسمانکے اور بند کیے جاتے ہیں اوسمین دروازے دوزخکے اور طوق پہنائے جاتے ہیں اوسمین سرکش شیطانونکو واسطے اللہ کے اوسمین یعنی رمضانکی راتونمین یا عشرہ اخیر رمضانمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینونسے یعنی عمل کرنا اوسمین افضل ہے عمل کرنیسے ہزار مہینون مین کہ نہوا اونمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بہلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بہلائی سے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے ف ۱ سرکش شیطانونکی سمجہا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہہ عجب معنے ہیں دور ہو جاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا علت مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین علت تفسیر و بیان اور محروم رہا بہلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداریکی اگرچہ اول شب و آخر شب جاگتا او بندگی کرتا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑہی عشا و صبح کی جماعت سے پس پایا اوسنے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بہلائی سے اسمین بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ع ف ۲ یہہ جو ملا علی نے کہا کہ دور ہو جاتا ہے سبب اسکے پہلا اشکال مراد پہلے اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کی فایدہ مین گذرا کہ بعضونمین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پہر گناہ کیون ہوتے ہیں ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدے مین لکہا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہے اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چہوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچہہ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق زادہ اللہ شرفا نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہے اوسمین کوئی اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کی یعنی سرکش شیطان فاسقونکی بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنونکے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحاکی بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہونسے باز رہتے ہین اور اگر کرتے ہیں ہین بمقتضای بشریت کی تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطانکی ہوتے ہین اور بعضے بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطانکی بہکانے سے ہوتے ہین اونسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضای نفس کے ہوتے ہین وہ اون دنونمین بہی ہوتے ہین انتہی مولف

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کی کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مینے منع کیا اسکو کہانے سے اور رغبت کی چیزونسے دنمین یعنی پانی اور جماع اور صحبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق مین اور کہیگا قرآن باز رکہا تہا مینے اسکو نیند سے راتکو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضانکی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ع وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الشہر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرمہا فقد حرم
الخیر کلہ ولا یحرم خیرہا الا کل محروم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق یہہ مہینا آیا ہی تمہارے اوسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سی کہ توفیق عبادت کی نہوئی
اوسمین اور قیام بعض شب کا بہی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سی اور نہین محروم کیا جاتا خیر اوسکی سی مگر ہر بی نصیب نیک بخت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** آیا
تمہاری پاس یعنی پہہ غنیمت جانو اسکی آنیکو دونکو روزی رکہو اور قیام کرو راتونکو او سکو ہر بی نصیب یعنی جو کہ بی نصیب سعادت سی ہی اور نہین ذوق ہے
اوسکو عبادت مین ہی محروم رہتا ہی اس سے **وعن سلمان الفارسی** قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال
یایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من
الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ
الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان
ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ہذا
الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل
الجنۃ وہو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ
فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر دن شعبان
کی یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینی بڑی نی یعنی قریب آیا یہہ مہینا رمضان کا مہینا بابرکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر
ہزار مہینونسی یعنی لیلۃ القدر کی اللہ تعالی نی روزی اوسکی فرض اور کیا قیام رات اوسکا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اللہ کی اوسمین ساتہہ کسی
خصلت کی نیکی سی یعنی انواع نفل سی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیا فرض سوا رمضان کی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسی فرض کا اور دونوین
اور جسنی ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی ومالی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کئی ستر فرض سوای رمضان کی اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب دسکا بہشت
ہی اور مہینا غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنی افطار
کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال سی ہوتا ہی اوسکی لیی سبب بخشش کا واسطی گناہون اوسکی اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے
اور ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کی بغیر اسکی کہ کم ہو ثواب سی اوسکی کچہہ کہا ہمنی کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار
کرواوین ساتہہ اوسکی روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کرواوی روزہ دار کو ساتہہ
ایک گہونٹ لسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا پلا دیگا اوسکو اللہ حوض میری سی یعنی حوض کوثر سی
پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکی یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلی اوسکی رحمت ہے اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرۃ کا ہی
اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سی یعنی یہہ تینون چیزین مومنون کی ہی لیی ہوتی ہین نکا فرونکی لیی اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہہ لونڈی غلام سی مہینی
رمضان کی مین بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی اور آزاد کرتا ہی اوسکو آگ سی **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اوسکی
واسطے تراویح پڑہنی اور مانند اوسکی کی سنت موکدہ پس جسنی کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنی ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سی اور گرفتار ہوا اللہ تعالی کی
عتاب مین اور ابوداود مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان کی آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنی جب

گواہ ہے اگذری رمضانکی چاندکی تو حضرت نی حکم کیا بلال کو ندا کر پس ندا کی اونہون نے لوگون مین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکہین اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کہانی پینی وغیرہ سی اور وہ مہینا غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بہوکونکی خبرگیری کرنی چاہیی اور پہلا شک کو داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وانک لا تظمؤا فیہا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہوگا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبہی اور پہلی اوسکی رحمت سے یعنی وقت اترنی رحمت عام کا ہی اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکہی اور نہ تراویح وغیرہ پڑہی اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کروایا اوس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونی اوسکی ب ع **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضانکا چہوڑ دیتی ہر قیدیکو اور دیتی ہر مانگنی والیکو **ف** چہوڑ دیتی ہر قیدیکو یعنی جو کہ قید کیی جاتی تہی واسطی حق اللہ تعالی کی یا واسطی حق بندونکی حق کی لیی جو قید ہوتی اونکی چہوڑنیسی مراد یہہ ہے کہ اونکو اونسی کہکر چہڑا دیتی تہے اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کی حق کی لیی ہوتی ہون اونہین کو چہوڑتی ہون اور دیتی ہر مانگنی والیکو حضرت سوا رمضانکی بہی ہر سائل کو دیتی تہی پس یہان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتی تہی ب ع مولانا عبد العزیز **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ہبت ریح تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطی آنی رمضانکی سر سال سی سال آئندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضانکا چلتی ہی باد نیچی عرش کی پترن بہشت کیسی اوپر سر حور عین کی پہر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے کر دان ہماری لیی اپنی بندونسی خاوند ٹہنڈی ہون یعنی لذت اوٹہاوین بسبب اونکی یعنی بسبب صحبت اونکی آنکہین ہماری اور ٹہنڈی ہون آنکہین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** سر سال سے سال آئندہ تک سر سال غرہ محرم سی ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سی ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہی واسطی آنی رمضانکی اور واسطی اوس چیز کہ رمضانمین ہوتی ہی یعنی کثرت مغفرۃ کی اور بلند ہونی درجات جنت مین اور اپنی بندونسی یعنی جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑہتی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن رمضانسی مگر دیجاویگی ایک زوجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کی جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نی حور مقصورات فی الخیام ب ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی آخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ اہی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کیجاتی ہی واسطی امت حضرت کی یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضانکی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالا اسواسطی اسکی نہین کہ پورا دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کی نہین بلکہ بسبب فراغت ہانیکی ہی کام سی کہ وہ رکہنا روزونکا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نی جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نی بیان کئی نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ب ج ب ع

باب رؤیۃ الہلال

اب سے بیچ بیان دیکہنی چاندکی یعنی پہلی رات کی چاندکی

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ

فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسویں شعبان کو یہانتک کہ دیکہو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکہو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈہانکا جاوی چاند تم پر یعنی تیسویں شب کو بسبب ابر کی یا دہوئیں کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطی اوسکی یعنی تیس دن پوری کرو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نی مہینا ہوتا ہی کبہی اونتیس راتکا پس روزہ رکہو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکہو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تم پر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** نہ روزہ رکہو یہانتک دیکہو چاند الخ یعنی دیکہو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رویت چاند کی ساتہہ گواہی کی کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل میں مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبہی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمیں رغبت دلانی او تلاش کرنی چاند کی تیسویں شب کو ہی ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہو بعد دیکہنی چاند کی اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکہنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوی تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہیں امی کہ حساب کتاب نہیں جانتی ہیں مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹہی کو تیسری بار میں یعنی دو بار تو دونوں ہاتہہ کی اونگلیاں بند کر کر کہول دیں اور تیسری بار میں نو اونگلیاں کہولیں اور ایک انگوٹہا بند رکہا واسطی گنتی کرنی اونتیس کے پہر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ میں انگوٹہا نہ بند کیا واسطی گنتی کرنی تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دنکا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسیکہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوئی تہی ویسی ہی رہتی تہی لکہتی پڑہتی نہیں تہی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسی ہی ہوتی تہی نہ سب یا مراد یہہ ہے کہ اچہی طرح حساب کتاب نہیں جانتی اور معنی حدیث کی یہہ ہیں کہ عمل کرنا قاعدوں پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتہہ رویت چاند کی پس دیکہتی ہیں ہم اوسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دو توجیہ کہ جنکی سرونپر لفظ یعنی کا ہی کلام راویکا ہی کہ ساتہہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا ہی ساتہہ دوسری لفظ یعنی کی دونوں اشارونکو کہول دیا ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مہینی عید کی ہیں ناقص ہوتی رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب ہے عید کی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضانکا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتی ہیں یعنی اونتیس اونتیس دنکی نہیں ہوتی یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ میں ناقص نہیں ہوتی تہی اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتی اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا ہو اور ایک اونتیس کا یا دونوں اونتیس کے ہوں ثواب پوری تیس کا ہوتا ہی ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی رکہی ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص
کہ رکہتا ہو عادۃ روزہ رکہنی کی پس چاہیی کہ روزہ رکہی اس دن کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عادۃ اوسکی تہی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو
روزہ نفل رکہتا تہا اتفاقا پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین اوسدن روزہ رکہنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکہی اور یہی امر
تنزیہی ہی اور منع اسلیی فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزون کی ساتہہ اور بہی ملالیتی ہین
اور کہا مظہر نی کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزی ع ح ؛ یہہ روزہ یوم الشک کا نہین ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزی
آخر شعبان کی سی منع فرمایا سوا روزی عادت کی ؛ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس نہ رکہو روزی نقل کی یہہ ابو داود
اور ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی سوا روزی قضا کی یا اور واجب کے روزی نہ رکہی بعد گذرنی آدہی مہینی شعبان کی یہہ نہی تنزیہی
ہے واسطی شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کی روزی رمضان کی دشوار نہون اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی اوسکی حق مین ہے
کہ جو طاقت پی درپی روزی رکہنی کی نہ رکہی پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکے
لیے نہی نہین اسلیی ہی کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ تمام مہینی شعبان کی مین روزی رکہتی تہی ع ؛ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گنو مہینا شعبان کا
واسطی رمضان کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی شعبان کی مہینی کی دن گنتی رہو تاکہ جانو آنا رمضان کا ع ؛ **وعن ام سلمۃ قالت ما**
رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان ورمضان رواہ ابو داود والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی رکہتی ہون دو مہینی
پی درپی مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی تمام مہینی شعبان کی مین یہہ روزی رکہتی تہی
مفصل معنی اس حدیث کی باب صیام التطوع مین بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی ع ؛ **وعن عمار بن یاسر قال من صام الیوم الذی یشک**
فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکہی
اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
اور دارمی نی **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکہنی کے ایک شخص پہر رد کی جاوے گواہی
اوس شخص کے یا دو فاسق گواہی دین پہر رد کیجاوی گواہی اونکے اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا کہتی ہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو وے اور
یہہ احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اوسی شب کو اور کوئی چاند نہ دیکہی تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضان کی اور اور واجب
کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سی روزی رکہتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوسی
روز آپڑا ہی کہ بیان ہوسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیی کہ تین دن
آخر شعبان مین روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوسدن ساتہہ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن
عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب انتیس روز شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر دیکہتی چاند یا خبر سنتی چاند کی روزہ رکہتی والا اگر مطلع

صاف ہو تا ابر و غبار سی افطار کرتی اور اگر صاف نہو تا روزہ رکہتی اور عمل کیا ہی اسکو علما نی روزی نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کہین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سی یہہ ہی کہ ساتہہ نیت رمضان یا اور واجب کی نرکہی واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتی ہون نیت کرنی روزہ شک کی اور جو نہ جانتی ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وہ شخص کہ عادت رکہتا ہو اوسدن کی روزی کی اور نہ خیال آوی اوسکی دلمین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضانکا تو یہہ روزہ بہی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضانمین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہو نا تو یہہ روزہ رمضانکا ہوگا اور اگر یون نیت کری کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکہونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضانکا اگرچہ ثابت ہوا اوسدن رمضانکا ہونا حرج و فتاوی عالمگیری وعن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکہا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی ای بلال پکار دی لوگونمین کہ روزہ رکہین کل کو نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہی گواہی اوسکی رمضان کی چاندمین شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گواہ ایک کا معتبر ہی رمضانکی چاندمین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضانکا ساتہ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل ہو مرد یا عورت آزاد ہو یا بندہ اور ہرگاہ اور مستور الحال وہ کہ جسکا حال کچہہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند کا اگر ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین لفظ شہادت سی شرط ہی اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون صورت مین شرط ہی گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سی اوسقدر لوگ ہین کہ ساتہہ خبر انکی ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہی طرف رای امام کی اور بعضونکی نزدیک جماعت کثیر سی مراد ایک محلہ کی لوگ ہین اور ابو یوسف سی ایک روایت ہی کہ پچاس مرد ہون حرج وعن ابن عمر قال تراءی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رایتہ فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابو داود والدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جمع ہو لوگ چاند دیکہنی کے لیے پس خبر دی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکہا مینی چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتہہ روزی کی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلثین یوما ثم صام رواہ ابو داود روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتی رہتی دن مہینی شعبان کی اوسقدر کہ نہ گنتی سوای شعبانکی پہر روزہ رکہتی وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتی تیس دن پہر روزہ رکہتی نقل کی یہہ ابو داود نی ف شعبانکی ایام بہت گنتی رہتی اسلیے کہ رمضانکی چاندمین غلطی نہ پڑی اور اور مہینونکی دنونکی اتنی محافظت نہ کرتی اسلیے کہ اور مہینونسی کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کی مہینی سی البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہو نا طرف اوسکی ہر کوئی ہر سال بشرع وعن ابی البختری قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ ترایینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس فقلنا انا راینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رایتموہ قلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فہو للیلۃ رایتموہ وفی روایۃ عنہ قال اہللنا

رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ
أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ کہا نکلی ہم یعنی اپنی شہر سے کہ قصد تہا عمرہ کرنیکی لیی پس جبکہ اوتری
ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طایف کی جمع ہوئی ہم چاند دیکہنی کی لیی پس کہا بعضی قوم نی کہ وہ تیسری شب کا ہی اور
کہا بعضی قوم نی کہ وہ دوسری شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکہا ہمنی چاند پس کہا بعضون نی تیسری شب کا ہی
اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکہا تمنی اوسکو کہا ہمنی دیکہا ہمنی رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا
اوسکو کہ دیکہا تہا جسمین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکہنی
چاند کی یعنی جب چاند دیکہین رمضان کرین پس اوس رات کا ہی کہ دیکہا ہی تمنی اوسکو اوسمین اور ایک روایت مین ابی البختری سی ہی کہا کہ دیکہا
ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کی پس بہیجا ہمنی ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچہی اونسی
یعنی یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دراز
کی مدت شعبان کی تا وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکہو نقل کے یہہ
مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ مدار چاند کی دیکہنی پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچہہ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلال کا قیامت کی علامتون سی
ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطی احتمال اسکی کہ وہ دیکہنی کی لیی جمع ہوئی ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو
اوسمین پہر بہیجا آدمی پوچہنی کی لیی ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پہر جبکہ پہنچی ہون بطن نخلہ مین پوچہا ہو اونسی بالمشافہ پس
جواب دیا ہو اونکو مطابق پہلی جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکہی دنکو پہلی زوال کی یا بعد زوال کی تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم
رمضان ہونیکا اور روزہ رکہنی کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکہی تو بہی شب آیندہ کا کہا جاویگا پس روزہ افطار نہین
کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جاویگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک
جگہہ تو لازم ہوگا سبہون پر روزہ رکہنا موجب ظاہر روایت کی اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلا اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکہین اور جگہہ ہفتہ کی
شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہہ روز جمعہ سے روزہ رکہنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکہی اور پہر رد کیا جاوی قول اوسکا تو اوسکو
روزہ رکہنا چاہیی اور اگر افطار کریگا اوس روز کو تو قضا لازم آئیگی نہ کفارہ **باب** یہہ باب ہے بیچ مسائل متفرقہ روزون کی **الفصل الاول**
فصل پہلی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سحری کہاو اسلیے کہ تحقیق بیچ کہانی سحر کی برکت ہے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سحری کہاو یعنی کہاو سحر کی وقت
کچہہ نہ کچہہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کہاو اگرچہ ایک گہونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیی ہی اور سحر کہتی ہین جسکی معنی اخیر رات
کو اور سحور سین کی زبر سی اسم ہے کہانی یعنی اخیر شب کا اور ساتہہ پیش سین کے مصدر ہے یعنی کہانا کہانا اوسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین
کے ساتہہ زبر کی ہی اور بعضون نی کہا صواب ساتہہ پیش کی ہی اس لیی کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت سی مراد برکت سے یہہ ہے کہ اجر
عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانی سنت کی اور قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی ۔ع؛ **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرق درمیان

روزوں میں ہمارے اور روزوں اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کی کھانا سحر کا ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے اوپر حرام تھا کھانا رات کو
بعد سونے کی اور ہمارے اوپر بھی ابتدا اسلام میں یہی حکم تھا پہر مباح ہوا پس مخالفت کرنی اونکی شکرگذاری اس نعمت کی ہے ۞ **وعن سهل** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر متفق عليه اور روایت ہے سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ
بھلائی کی جبتک جلدی کرینگے افطار میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرینگے نہ دیر لگاوینگے اور علامت
غروب ہونے آفتاب کے تہہ زمین میں یہہ ہے کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جہانسے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے
پہنچنا سیاہی کا شرط نہیں پس جلدی کرنی میں مخالفت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہیں یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلیں اور ہمارے ملت میں ہے
عادت اہل بدعت کے ہے یعنی رافضیونکی اونسے بھی مخالفت ہو جاتی ہے لیکن یہہ تعجیل ضروری ہے اور سنت ہے پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا موجب حدیث صحیح
کی ہے ۞ **وعن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم متفق عليه
اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے رات ادہر سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اوٹھی اور جاوے
دن ادہر سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب کا تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب
یہہ تاکید ہے پہلی جملونکی اور افطار کیا یعنی حکما یہہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کہایا پیا نہیں اور بعضونے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار میں اور ممکن ہے
کہ معنی یہہ ہوں چاہیے کہ افطار کرے ۞ **وعن ابی هريرة** قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال في الصوم فقال له رجل انك
تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلي اني ابيت يطعمني ربي ويسقيني متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کی روزہ سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکہتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میری تحقیق
میں رات گذارتا ہوں کہ کہلاتا ہے مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** طے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکہے
اسطرح کہ درمیان میں افطار نکرے اسسے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما
کو اسمیں کہ روزہ طے کا سوا حضرت کی اورونکو بھی جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے لوگ کہتے ہیں کہ جائز ہے اوسکو جو کہ قادر ہووے اسپر اور نہی رحمت اور
شفقت کی راہ سے ہے اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگونکو وصال سے طے کی رحمت کے اوپر اور بعضی صحابہ
مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کی اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کی رکہنا اسکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں
کہ جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح یہہ ہے کہ مکروہ
تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ یہہ خصائص حضرت کے سے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت و نفس کشی کا
رکہتے ہیں افطار کرتے ہیں ساتھ حلوے یا نیکی یا تحمید و صلوات سے کہ کہتے ہیں واللہ اعلم اور کہلاتا ہے الخ کہلانے پلانیسے مراد کیا ہے اسمیں کئی قول ہیں قول مختار
یہہ ہے کہ مراد کہلانا پلانا ظاہر کا نہیں ہے بلکہ غذا ہے روحانی مراد ہے کہ سبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تھی اور اسکی سبب
سے غذا جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبتوں مجازیہ اور مسرتوں حسیہ میں کیا گیا ہے چہ جائیکہ محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۞

الفصل الثانی

فصل دوسری ۞ **عن حفصة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا
صيام له رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وقال ابو داود وقفه على حفصة معمر والزبيدي و
ابن عيينة ويونس الايلي كلهم عن الزهري روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص

کہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہیں روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہہ
معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے اسمین مذہب امام
مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسکے قایل ہین سوائے نفل کے نفل مین امام احمد کے
نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل
اور نذر معین مین جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط
ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلین سب جو کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب نے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے
اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ح **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمع
النداء احدكم والاناء في يده فلا يضعه حتى يقضي حاجته منه رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور برتن ہو اوسکے ہاتھ مین یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کہانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدے برتن کو یہانتک
کہ پورا کرے حاجت اپنی اوس سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یہہ حکم اوسوقت ہے کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا
یعنے اگر یقین ہو صبح نہونے کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنے سے کہانا پینا موقوف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہے یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے
اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے
کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کہانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کے سنے اور کہانا
پینا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پہر نماز کو جاوے ش ح ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى احب عبادي
الي اعجلهم فطرا رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ
تعالی نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میرے وہ ہے کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا اسلیے ہوتا ہے کہ یہہ بات
کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی **وعن** سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجه
والدارمي ولم يذكر فانه بركة غير الترمذي ش ح اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کہجور پر پس تحقیق کہجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوے کہجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ
پاک کرنیوالا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوا ترمذی کے **ف**
امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہے اور شاید حکمت کہجور سے افطار کرنے مین یہہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کہانے کی ہوتی ہے تو کہانا نیکو
معدہ خوب قبول کرتا ہے پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدہ مین پہنچتی ہے تو بدن کو نہایت فایدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی مین جلدی
سرایت کرتی ہے خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سے بہت فایدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب میں اکثر کہجور ہی کی ہوتی ہے اور پانی مزاج کو مناسبت اسکی ساتھ
بہت ہے اسلیے اسی سے افطار کرنیکو فرمایا اور کہجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ ہمین ٹہنڈک ہے ساتھ طہارت ظاہر و باطن کی ش ح ح
وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات

حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سے چند تازی کہجورونسی پس اگر ہوتین تازی کہجورین تو افطار کرتی خشک کہجورونسی پس اگر ہوتین خشک کہجورین تو پیتی چند چلو پانی کی یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی افطار کرنا تین کہجورونسی یا ایسی چیزسی کہ نہ پہنچی اوسکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہے کہ مقدم کری آب زمزم کو کہجورون پر یا ملالی اوسکو ساتہہ اوس پانی کی یہہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکے مین رہی آپ سے یہہ نہین نقل کیا گیا ۔ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کروی روزہ دار کو یا سامان درست کر دی کسی غازی کا پس واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب اوسکی کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نی شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزہ رکہنے کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست کر دینی والی کو بہی ہوتا ہی اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کار پر ۔ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت عبادات کی تہوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت سے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ۔ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الٰہی تیری ہی لیے روزہ رکہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی **ف** کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تہی اور بعد لک صمت کی جو لوگون نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہی کچہہ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیے نزدیک افطار اوسکیکی ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہہ بہی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی یا واسع الفضل اغفر لی اور یہی پڑہتی یہہ ہی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہین افطار مین نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دیر کرتی ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تارے گہنے کی شکل آوین اور ہماری زمانی مین پیروی اونکی رافضیون نی کی ہی پس اونکی خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے اونکی دوست ہین بعضون کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم مین سی پس وہ اونہین مین سی ہی ۔ع

وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدُھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ ھٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی ای ام مومنو کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ مین ایک دونین روزیکو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی کون اونمین سی جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہہ تہی اونہون نی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بہی بڑی صحابی تہی اونہون نی عمل کیا بیان جواز پر یا کچہہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کبہی کبہی کرتی ہونگی واللہ اعلم ع **وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ** قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَکِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سحری کی رمضان مین پس کہا آطرف کہانی بابرکت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہی ہی سحر مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابو داؤد نی

بَابُ تَنْزِیْہِ الصَّوْمِ

باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزی کی **ف** یعنی اسباتمین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سی ثواب اسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہے پرہیز کرنا اون سے **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزی کی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مینی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کیسی یہہ مسائل تفصیل ایک جگہہ لکہون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور ہی اوسمین سی لکہی جاتی ہین اور بعضی درمختار مین سے ہی لکہی ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزیکو توڑتی نہین ہین اگر کہا یا پی لیوی یا جماع کری بہولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ساتہ فی الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نی کہا یہ جب ہے کہ نہ حرکت دی نفس اپنے کو یعنی دہکاندی بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپہ کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قبل اپنی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہوا دیہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزی کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی اوسکو کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوی اور اگر منزل ہووے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتہہ فعل بد کرنیکی جانورسی بعضون کی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتہہ سی منی گرادی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد کری قضاء شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیی کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنی میں

خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کری اسپر اور اگر دھیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ
نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہو وینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم
آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیی کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹھنڈک جگر کو پہنچی
اور سرمہ لگانی سی بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تہوک مین اسلیی کہ حضرت عائشہ رض سی
منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتی ہین
ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزہ کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھی آنکھہ مین دودھ یا دوا ساتھہ
تیل کی پھر پاوی مزا اوسکا یا مٹی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچھہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندہی ہو ڈور مین اور ڈور
اوسکی ہاتھہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک ڈورسی کھل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی یا مانند اوسکی
اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتھہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری اونگلی اپنی دبر مین یا عورۃ اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا
مگر تر ہوگی ساتھہ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار
کی اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیی کہ اوس سی بچ نہین سکتا اگر
مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ ہی مانند تری کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیی لگائی کہ جو قصد
کرکر دہوان داخل کریگا حلق مین کسی صورتسی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکی کا پس اگر کوئی
خوشبوئی جلاکر دہوان اپنی طرف لیگا اور سونگھی کا دہوان اوسکا اوس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزیکو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیی کہ ممکن ہے احتراز کرنا
اوس سے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیی اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنی گلاب مشک وغیرہما کی ہی اس لیی کہ تری
خوشبو مین اور جوہر دہوین مین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اسیطرح دہوین حقہ کی سی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے
کہ قصداً کہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہووین وہ
تہوڑی تو روزہ نہین ٹوٹنی کا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی ان کی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنی سی روزہ نہین جاتا اور
اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکہی یا اثر دواؤن کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی یا پڑیا باندہتی ہوئی اسمین سے کچہہ اوڑکر حلق مین جاوے نہین
جاتا روزہ اسلیی کہ نہین ممکن ہے احتراز انسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح
رہی لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ چہوڑنی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوے
روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیی کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی رستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی
اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینونکی نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین بیٹھی اور کانمین پانی
جاوی یا کان کہجاوی تنکی سی اور نکلی اوسپر میل پہر ڈالی تنکی کو کان مین کئی بار یون ہی کری نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری دماغ سی رینٹ
اور پہنچی ناک مین پہر دماغ مین چڑہ جاوی یا نگل جاوی اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تہوک مونہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہتا اوسکا اور
اشک آیا تہوڑی تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہین جاتیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پہر مونہہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم مونہہ بہر آیا
نگل جاوی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لایق ہی پہینک دینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی ایسی کہ جب جاری ہوتا ہی تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاری ہونی کیسی اور پہنچتا ہی موہنہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قی آپ سے آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ موہنہ بہر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پہر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کے اگرچہ موہنہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوی اور ہو وہ موہنہ بہری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور موہنہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہین جانیکا مختار یہی ہے اور اگر قصداً قی کری موہنہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور موہنہ بہر کر نہ کری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی اومین دو روایتین مین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کہانی مین سے اٹکی ہی اور ہو وی وہ کم چنی سی اوسکو نگل جانیسی روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتون سی اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہون خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تہوک سی کہ ملا ہوا ہے ساتہہ اوسکی نہین ٹوٹ نیکا روزہ مگر جبکہ پاوی مزہ اوسکا وہ اعتبار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی موہنہ مین ڈالکر سیا وی یہانتک کہ وہ پہیل جاوی موہنہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نپاوی تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر موہنہ مین پہیلی نہین اور مزا اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزا حلق مین نپاوی روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز اون چیزون مین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی کفارہ اونیکا والا قضا **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کئی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی توڑنیسی کفارہ نہین آنیکا اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوی مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر روزہ توڑنیکی بعد ان چیزون مین سی کوئی چیز پیش آجاوی گی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کی اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنیکا اور اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آنیکا اور قصداً کری بہول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آنیکا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب یہہ شرطین پائی جاوینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کہانا پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذا یہہ کی علمائی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور متقاضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانیسی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی وہ چیز ہی کہ کہائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینہہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک دانہ گیہون چباوی اور موہنہ مین پہیل جاوی تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوی تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی ایسی کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور کی تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تہوڑیسی نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ و بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی بیعنی تہوڑا یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر بہنے پس نہین کفارہ اوسپر ایسی کہ نہین کہائی جاتی ہین کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالین سے نکالکر کہاوی تو کفارہ آتا ہی اور

کفارہ آتا ہی کہانی گل ارمنی کیسی مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلیی کہ وہ کہائی جاتی ہی دوا کی لیی پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل ارمنی کیسی مانند مٹی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کہانیکی پس نہیں کفارہ ہی اوسپر کہ نہیں عادت رکہتا ہی اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کہانا کہالی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نی فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیی کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتہہ جاتی رہنی ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچہنو کی کہ بعضی علما نی اسکی ظاہر پر ہی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہاویگا بعد حجامت کے یا بعد چہونی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتہہ شہوت کی یا بعد بخواب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی جانور سی بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی اونگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب چیز ذکر شدہ کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کری کا یا سنی پہنچی اگا نی دلیلی اور یعنی ولی نی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانا تاویل اسکی موجب ہے کے نہیں کفارہ آئیگا اور اگر جانا ہیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگا یا اور گمان افطار کا کر کر قصداً کہایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثروں کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحرالرائق مین اسکو مانند حجامت کی کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروای ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تہا کسینی صحبت کرنیکی لیی اور مرد پر نہیں آئیگا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپا یا اوسکو اپنی خاوند سی یہانتک کہ اوسنی صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزون کی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نی قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا خوشی سی پہر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرحسے کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری آپسے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپسے ہوئی اسلیی لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنی تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرحسے کہ نہین روزہ رکہہ سکتا اور حالت اوسکی یہی رہی یا بیمار پڑی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشایخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط ہوجاتا ہی اوس سے کفارہ اور بعضون نی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینی رنج مین ڈالا نفس اپنی کو بسبب چلنی کی یا کچہہ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اور اوسپر عمل کیا ہی اتالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ کر سکی یہہ روزی رکہی دو مہینی پی درپی کہ ہون اونمین دن عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلیی کہ اونمین روزی رکہنی منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہو جاوی بعذر یا بلا عذر تو روزی پہر از سر نو شروع کری مگر بسبب حیض کی اگر افطار کری تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کری تو پہی از سر نو رکہی پہر اگر نہ رکہہ سکی روزی بسبب مرض کی یا بڑہاپی کی کہلاوی ساتہہ مسکینونکو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاوے اونکو اور شام کو کہلاوی یا دو دن صبح کو کہلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہہ ہی کہ اول جنکو کہلاوے اونہین کو دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کہلایا ساتہہ کو پہر شام کو کہلایا ساتہہ غیر اونکی کو نہیں کفایت کریگا یہانتک کہ پہر کہلاوی دونو فرقونمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتہہ روز تک کہلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساتہہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک دن صدقہ ساتہہ فقیرونکا یا کم کا اسنی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی ساتہہ سالن ضروری ہی اسلیی کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہیں کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پیٹ بہر کر

اسلیے کہا گیا ہی کہ روٹی گیہون کی سالن وسکا اوسمین ہی پس جسنی طلب کیا اوسکی ساتہہ سالن مین شرکت ہو کا اور شرط یہہ بہی ہی کہ نہو کوئی اوسمین پیٹ
بہر ایسا تنک اگر ہوگا پیٹ بہر اور کہا دیگا مانند ہوکی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلانیکی پس تو لہانا کہلا جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی
پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا
قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ ندیا تو دسونکی لیے ایک کفارہ ہو
ہی اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کی لیے کفارہ دوبارہ ہی اور دو کمی روزی جو توڑی عام مین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضانکی ہیں یہی
کذا فی الدر المختار اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہون اور اگر کئی رمضانکی ہونگی تو ہر رمضانکی لیے کفارہ علیحدہ
علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہی **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزہ کو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نہ کفارہ قاعدہ
کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذا ہونا یا دوا ہونا نہو لیکن نہو عذر شرعی اور پہنچاوی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ دفع ہو اوس سے
شہوت شکم کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اوسکی کفارہ نہین آتا پس اگر کہاوی روزہ دار اور رمضان مین چاول کچی یا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا
ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہونکا اور جو کا جبکہ بہگوئی ساتہہ پانی کی اور ملا دی اوسمین شکر جیسی کرتی ہین کہانیکو اور اگر کہاوی نمک بہت ایکبارگی یا
کہاوی مٹی سوای گل ارمنی کی کہ عادت ہو اوسکی کہانیکی یا گٹہلی یا روئی یا کاغذ تنہا یا ساتہہ ... یا روئی وغیرہ یا ... وغیرہ کی اور
اوگلتا تہا روزہ اپنا یا کہا یا کاغذ یا مانند اوسکی وہ چیز کہ نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی کچی ہی یا مانند اوسکی ... یا ایسی چیز کہ نہین کہائی جاتی مین آدہی چیز
ہونیکی اور اوسکو پکا کر یا نمک ملا کر کہا یا یا کہا یا اخروٹ تازہ کہ نہو اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر یا جز مرد وغیرہ مرد واسطی کی
قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا ڈالی یا موں مین دوا رکہی اور اوسمین سے کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین تو قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر ڈالا
قصداً ڈالی کان مین تو اوسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون مین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان
اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی یا دماغ کی زخم مین
ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین منہہ یا برف اور نہ نکلا اوسکو اپنی فعل سی بلکہ از خود حلق سی اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی
کرتی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کہینچی روزہ توڑ ڈالا اگرچہ ساتہہ جماع کی ہو یعنی خاوند نی زبردستی
بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ
آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہو یعنی زرخرید یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانیکی بسبب محنت کی یا افطار کری لونڈی بسبب
ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب محنت کرنی کی قسم کہانی سی یا کپڑی دہونی سی قضا لازم ہی اور لونڈی کو چاہیی کہ کہنا نہ مانی مولیٰ کا اگر ایسی کام کو
کہ عاجز کری اوسکو ادای فرائض سے اور اگر ڈال دیوی کوئی سوتی کی منہہ مین پانی یا پی جاوی سوتا ہوا پانی تو اوسپر قضا ہی اور نہین ہے ... اور مانند
ڈالی کی کہا نہین جانتا ہی کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور جو بسم اللہ بہول جاوی ذبح کی وقت
اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہے اور اگر روزی مین بہولکر کہا لیا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر قصداً کیا یا ذکر روزہ کی نیت کی دن
کہایا پیایا جماع کیا قصداً یا رات سی نیت کی ایک دن روزہ کی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کی اور کہایا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو افطار یا
رات سے ایک دن نیت روزہ کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا اور کہایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم
آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کہانیکی قید ایسی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کی لیی اور قصداً کہا دیگا اپنی مکان مین دیہی ...

بادی متعامل ہی کی ہی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر کہانی پینی وغیرہ سی بند رہا تمام دن بغیر نیت روزیکی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس حالمین کہ شک کہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب غروب ہونی آفتاب کے اور آفتاب اوسوقت باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکہتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فعل مکرر کرنیکی جانوری یا میت سے یا منی گرائی کسیکے رانین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہو بسبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادا رمضانکا یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی مین اور وہ روزہ رکہتی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی راتسی نیت روزیکی کی تہی اور پہر انکو دیوانی ہوگئی اور اوس ہی جماع کسینی کیا اوس عورت پر بہی قضا آویگی اور اگر پہنچائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ میں داخل کی کسینی انگلی بہیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی بیچ دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آویگی اور اگر نکلی ورم مسی بواسیر والیکی اور دہو دی انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلی اوٹہنی کی اور مسی پہر اوپر چڑہ گئی نہین ٹوٹیگا روزہ اسلئے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر زائل ہوگیا پہلی پہنچنی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہوگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا ہاتہہ اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غایب ہو جائینگی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین رہا یا عورتکی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکالڈالا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نگل جائیگا ٹوٹ جائیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دوا اپنی فعل سی قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیچ دہوئین عبیر و عنبر اور عود کی ہی اور ان دونون کی دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بہی واسطی فائدہ مند اور ردا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان اندر کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا ۔ اور اگر قی قصداً کی اگرچہ مونہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ بہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوی قی آپسے آئی ہوئی کو اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی یا کہا جاوی دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزیکی دنکو بعد کہا چکنی کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہو جاوی اگرچہ مہینی بہر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اس لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیی کہ اوسنی راتسی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیے کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوس دن کی بہی قضا آویگی ۔ اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی ۔ اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دنکو آرام ہو گیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو بہی قضا نہین آنیکی کہ یہہ بہی سارے مہینی کی حکم مین ہے اور اگر رمضان مین نیت روزیکی نکی اور کہایا نکہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہے کذا فی مالابد منہ ۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگرچہ بسبب عذر کی ٹوٹی اور پہر عذر جاتا رہی تو واجب ہے بند رہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روز مین اور واجب ہے بند رہنا حائض اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچہا ہو جاوی اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصون اخیر کی ۔ اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیی لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین

فصل بیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین

جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہیں روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ میں ہے کہ مکروہ ہے چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کی نہو گی تو نہیں مکروہ - اور فتاوی نسفی میں ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہے اوسکو بھی چکھہ لینا کھانے کا تا اوسکی ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہے اور ممکن ہے کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہوں - اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے مونہہ میں دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکے پاس ہو تو اوس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگے کا روزہ دار کے لیے برابر ہے مرد ہو یا عورت اس لیے کہ اوسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور سوا روزے کی حالت کے مردونکے لیے چبانا اوسکا مکروہ ہے مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف عورتونکے کہ اونکے لیے مستحب ہے چبانا اوسکا اسلیے کہ وہ اونکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرہ کرنی یعنی عورتونکو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہیں مکروہ - اور مکروہ ہے جمع کرنا تہوک کا مونہہ میں قصدا اور پہر نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچہنوں کے اور بقصد پچہنے لگوانے ہوں کہ ضعف نہ لاوینگے تو نہیں مکروہ - اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچہونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی میں - اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر وضو کے - اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے ہو بسبب روایت مفتی بہ کے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحر کہانی اور دیر کرنی سحر میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ غیر روز ابر کے اور ابر کے روز احتیاط ضروری ہے

فصل بیچ بیان اون عوارض کے کہ مباح ہے بسبب اونکے افطار وہ دس ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اوس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکہے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچہی ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سے احتراز - اور مرض ایک چیز ہے کہ باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے اول باطن میں پہر ظاہر ہوتا ہے اثر اوسکا اور پرسش یہ ہے کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا نہ یہ کہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہے اوسمیں افطار - اور لکہا ہے علماء نے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ میں لڑونگا لڑائی سے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے میں پس پہلے لڑائی کی افطار کرے مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہے علماء نے اوس شخص کے حق میں کہ اوسکا دن باری کا ہے پس افطار کیا اول روز میں پہلے آنے تپ کے گمان اسکے کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہیں مضائقہ افطار کا اوسکے لیے پہر اگر تپ آوے گی تو صحیح ہے یہہ کہ نہیں آویگا کفارہ - اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پہر حیض آیا تو صحیح تر یہہ ہے کہ کفارہ نہیں آویگا اوسپر - اور فتاوی عالمگیری میں لکہا ہے کہ دونوں صورتونمیں کفارہ آویگا اور اسیطرح بازار والے اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہے اور پہر افطار کر ڈالیں پہر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہیں کفارہ اور نیز اور زبردستی سے مراد یہہ ہے کہ کوئی بہیا مار کر مونہہ میں کہہ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے میں مار ڈالنے کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہے افطار حاملہ کے لیے اور دودہ والی کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچے پر اور دودہ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہے کہ مراد دودہ والی سے دایہ ہی ہے یہہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث میں عام ہے دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہہ کہ دودہ پلانا ماں پر واجب ہے دیانۃ خصوصا جبکہ باپ ہو مفلس - اور جائز ہے دودہ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہہ بچے کی بیماری کو فائدہ کریگی - اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے

سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلی تجربہ کی یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ۔ اور جائز ہی افطار اوسکی لیے کہ ہو
اوسکو پیاس شدید یا بہوک بہت کہ خوف ہو اوس سے ہلاک کا یا نقصان عقل کا جاتی رہنی بعض حواس کا۔ اور نہو یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس ہی کی یسیر
کہ اگر ہو گا یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس کے مثلا دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہو گا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لازم آئیگا۔ اور پوچہی گئی مو
بن احمد حال ہو کر زنوالی کیسی کہ سبب فی دہ کا اگر مین مشغول ہو نگا رمضان مین تو لاحق ہو گا مرض کہ مانع ہو گا ادا مین یا فطار اور ہی وہ محتاج حرفت حاصل
کرنی نفقہ کی یا مباح ہی اوسکو ہنا ؟ پہلی ہو۔ ہو نیکی بامتیں سے منع کیا اونہوں نی اشد منع۔ اور در مختار مین لکہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہئی
کہ ادا ہی دن کسب کری اور آدہی دن استراحت کری اور جب عاجز ہو معیشت کی ہی حال ہو اور روزہ بہی اتہہ سی نہ جاوی۔ اور جائز ہی افطار اوس مسافر کو کہ سفر
کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر سفر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی فجر کی تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہے
اور یہہ صورت قصد ہی اوسی کی کہ نہ سفر مین بغیر بیماری کی تو اوسی خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکری اور یہہ کہ جب تک کہ
جب نہوں تمام رفیق اوس کی افطار کیی ہوئی اور نہ شریک ہون خرچ کرنی مین پس اگر ہوں شریک یا افطار کیی ہوئی تو افضل افطار ہی ہی واسطی موافقت
جماعت کی۔ اور نہیں واجب ہی وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزہ کی کہ افطار کیا اوسی کہ مری پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر مذ
مذکورہ سی اور قضا کری اون روزوں کی کہ قادر ہو اون کی قضا پر اور اگر قضا نکری تو لازم ہی اوسکو وصیت کرنی بعد اقامت کی سفر سی اور بعد صحت
کی مرض سے اور بعد زوال عذر کی اور نہیں شرط ہی قضا روزہ مین پی در پی رکہنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلدی ذمہ سی اوتر جاوی اور یہی لیی
مستحب ہے یہہ کہ نہ تاخیر کری بعد قدرت کی **تنبیہ** شرح مین روزی تیرہ قسم کی ان مین ہی سات قسم کی روزی تو پی در پی رکہی جاتی ہین
مہینی رمضان کی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل کی اور کفارہ یمین کی اور رمضان مین جب قصدا افطار کری اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب
کی اور چہہ قسم کی روزہ مین اختیار رکہتا ہی چاہی پی در پی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضا رمضان کی روزی اور روزی متعہ کی اور
فدیہ حلق کی اور جزا صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتی ہین کہ عاجز ہو ادا سی فی الحال
اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ رکہنی سی بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اوپر
ہوالونکو سوا انکی مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ مین ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہوا اوس سی بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار کری اور فدیہ
دیا کری ہر روزہ اور فدیہ یہہ ہی کہ بدلی ہر دن کی آدہا صاع یعنی دو سیر گیہون ہی یا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرگ
پہلی اقامت کی تو لائق ہی یہہ کہ نہ واجب ہوا اوسپر فدیہ مانند اور وں کی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپہ فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالی سی اور
جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بہر کہ بہوکی کو کہلاوی جیسی کہ جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ نہ درست
سی اوسمین تملیک نند زکوۃ کی جانا چاہی کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جائز ہی اوسمین تملیک یا باحت اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ
لفظ ایتا کی اور ادا کی شرط ہی اوسمین تملیک اور نہیں جائز ہی نفل روزہ رکہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا بغیر عذر اور جاننا چاہیی کہ توڑ ڈالنا روزیکا اور نماز کا
بعد شروع کرنیکی مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سی واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین توڑی واجب ہوتی ہی اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون مین نفل روزی
رکہی دونون عید وغیرہ اور ایام تشریق مین تو نہیں لازم آتی ہی قضا اونکی توڑنی مین اسلیی کہ ان دنوں مین روزی منع ہین شروع سی واجب نہیں
ہوتی اور اگر ان پانچ دنوں کی روزی نذر مانی یا تمام سال کی روزی نذر مانی تو ان دنوں مین افطار کری اور قضا انکی کہی اور ان دنوں اور حکم کیا جاوی لڑکی کا ساتہہ
روزہ رکہنی کی جبکہ طاقت رکہی اور مین مارا جاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نہ چہوڑی باطل بولنا اور کام کرنا برا یعنی روزی مین پس نہین اللہ کو کچہہ حاجت اسمین
کہ چہوڑا ہی اس شخص نی کہانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہہ بخاری نی ف باطل بولنا کلام باطل وہ ہی کہ جسکی بولنی مین گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کہنی
اور گواہی جہوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچہہ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکی
اور چیزین کہ واجب ہی انسانکو پرہیز کرنا انسی پس حاصل یہہ کہ جس روزہ دار نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چہوڑی تو اللہ تعالی کو کچہہ حاجت نہین کہ
وہ ترک کری کہانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مقصود روزہ سی توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اور
سے یہہ یعنی بری قول و فعل نہ چہوڑی تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی روزی اوسکی کی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونی حاجت سے مراد ہی التفات
کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزی کا اور کیونکر التفات کری اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوسنی ترک تو کیا اوس چیز کو کہ مباح تہی غیر روزی مین قسم کہانی پینی وغیرہ سی اور
مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تہی اوسپر ہر وقت مین اور مشایخ رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کہانی پینی اور جماع سی اور ایک
روزہ خواص کا ہی وہ یہہ ہے کہ باز رکہی تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سی بلکہ منہمک نہ ہونی سی مباح مین بہی جو مباح کہ منافی کسر نفس
کی ہین اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہی وہ یہہ ہے کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کی طرف ۱۲ع **وعن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وہو صائم وکان املککم لاربہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی اور بدن سی بدن لگاتی یعنی اپنی بی بیون سی یہہ معاملہ کرتی اوس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تہی حضرت بہت قادر تم
سب سی حاجت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاجت سے مراد شہوت ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمہاری بہت قادر تہی اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن
لگانی کی رکی رہتی تہی صحبت کرنی سی اور سی رکنا مشکل ہی اور اہل علم نی اسمین اختلاف کیا ہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن
لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ۱۲ع **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدرکہ
الفجر فی رمضان وہو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پالیتی اونکو فجر رمضان مین یعنی کبہی اور وہ ہوتی تہی جنب بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت
کو نہانیکی احتیاج ہوتی تہی بسبب جماع کی نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکہتی اور پہر نہالیتی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزی کی کرنی
اور صبح کو نہانا منع نہین اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی اسمین بطریق
اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین سے تو مضر نہین اور بغیر احتلام کی اسلیئی کہا کہ انبیا صلوات اللہ سلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تہا اسلیئی کہ وہ
علامت سے شیطان کی کہیلنی کی خواب مین اور وہ اس مین تہی اوس سی ۱۲ع **وعن** ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو
محرم واحتجم وہو صائم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی بہری ہوئی جو ان حالت
احرام مین اور بہری ہوئی سینگی کہچوانی روزی کی حالت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا شیخ جزری نی کہ مراد ابن عباس کے یہہ ہی کہ حضرت لیتا
احرام مین روزی سی تہی اور پہر بہری ہوئی سینگی لی یہہ مراد جانی ابوداود کی حدیث سی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجم ہوی حالت محرم ہو کہا ظاہر نی کہ جائز ہی احرام
والیکو سینگی یعنی نشتر جلکہ بال نہ توڑی اور اسطرح روزہ دار کو بہی جائز ہی بغیر کراہت کی تینون اماموں کی نزدیک اور کہا احمد نی کہ باطل ہوتا ہی روزہ بہر ہوئی
سینگی لگانیوالیکا اور لگوانیوالیکا لیکن کہا نہین واجب ۱۲ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القی وہو صائم

فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو
جاوی اور روزہ دار پس کہاوی یا پیوی پس چاہیئی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سوا اسکی نہیں کہ کہلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یہہ حکم عام ہی ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بھول کر کہایا پیوی یا پی لیوی تو روزہ نہیں جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہی مگر امام مالک کہتی ہین کہ لازم
ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ سب ثابت ہوا یہہ حکم کہانی اور پینی مین ثابت ہوا جماع مین بہی یعنی جماع بہول کر کری اوسکا بہی یہی حکم
ہی **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً
تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا
قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ
ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا حضرت کی پاس
ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کرنیکی فرمایا کیا ہی وسطی تیری کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تہا مین روزہ سی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پاتا ہی تو بردہ کہ آزاد کری اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ روزی رکہی دو مہینی کی
پی در پی کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکہتا ہی ساٹہہ مسکینونکی کہلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی بیٹہہ جا اور ٹہیری رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی
کہانا دی تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کری پس جس وقت کہ ہم اسطرح بیٹہی تہی آیا حضرت کی پاس ایک عرق کہ اوسمین تہین کہجورین اور عرق کہتی ہین تہیلی
بڑی کو یعنی کہجوری کی پتہی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اوسمین پندرہ صاع یا سولہ صاع سماتی ہین اور حضرت نی کہا کہ پوچہنی والا کہان ہی کہا اوس نی کہ مین حاضر
ہون فرمایا لی یہہ کہجورین اور صدقہ دی انکو پہر کہا اوس شخص نی کیا اسپر دون ایسی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجہسی یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون قسم
اسطرح دو لب پس قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونون طرفونکی بستی کی کوئی گہر والی محتاج زیادہ میرے گہر والونسی اور مراد رکہتا تہا دونون طرفونسی دو پہاڑ
کہ جانب مشرق اور مغرب بستی کی زمین پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا کہلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** نام اس شخص کا جو آیا تہا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تہا اور روزہ رمضانکا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ
دینا آتا ہی اسی ترتیب سی کہ بردہ آزاد کری اور یہہ نہوسکی تو دو مہینی کی روزی رکہی پی در پی اور یہہ بہی نہوسکی تو ساٹہہ مسکینونکو کہلاوی اگر کہلا نہ سکی تو ہر ایک کو
دی تولہ سی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دی اور اگر پکا کر دیوی تو دونون وقت پیٹ بہر کر کہلا دی اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست
نہین اور حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف کیا ہی علمانی کہ اوسکی ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتی ہین کہ ادا ہو گیا اور یہہ خاص اسکی
واسطی تہا اور کو درست نہین اور بعضی کہتی ہین کہ کفارہ اوسکی ذمہ پر رہا اسواسطی کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل اوس وقت ہی کہ اوسکی کہانیسی اور اوسکی اہل
کی کہانیسی بچی اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہوا ادا کری پس وہ محتاج تہا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اب تو اپنی اہل کو کہلا دے جب مقدور ہوگا ادا کرنا
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور

ہوتی روزہ دار اور چوستی زبان اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہی تہوک نگلنی کی غیر کی سی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنیکا برتقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تہوک دیتی ہونگی نگلتی نہونگی ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسألہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نہاہ شاب رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا واسطی روزہ دار کی یعنی تن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچہا اوسنی حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بڈہا امن مین ہوتا ہی خوف جماع کا اوسکو نہین ہوتا اسلیی اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی ائمہ کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپ سے آجاوی اور وہ ہو روزہ سی پس نہین واسطے قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی اونگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصدا پس چاہیی کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصدا جو کہا تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بہولکر لاوی تو قضا نہین اور یہہ مسئلہ ابتدا باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی ش ع **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداود والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابودردا نی حدیث کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا معدان نی پس ملا مین ثوبان سی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینی کہ ابودردا نی مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا سچ کہا ابودردا نی اور مینی ڈالا تہا حضرت کی واسطی پانی وضو اونکا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی و دارمی نی **ف** یعنی روزہ نفل مین قصدا قی کی کہ روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی مدد بیماری کا تہا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسی لگائی کہ حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کرو اور اسی حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہما نی کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنی کی قی سی اونہونی وضو کہ معنی مراد لی ہین کلی کرنی اور دہونا مونہہ کا واللہ اعلم ش ع **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتی تہی اور وہ ہوتی روزہ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک کرنی اور بہت محدثین سی اسیطرح نقل ہی چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہی اور علما نی اسمین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکہتی ہین مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی مین اور خواہ پہلی زوال کی ہو خواہ بعد اوسکی اور ابویوسف نی کہا مکروہ ہی تازی اور بہیگی ہوئی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی ش ع

وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم رواہ الترمذی

وقال لیس

وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْعَاتِکَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا درد ہی میری آنکہین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہیت کی چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نی کراہت نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہت اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن وہ حدیثین ہی آئی ہین سب ملکر قابل دلیل پکڑنیکی ہو جاتی ہی شرع ح

وعن بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَآءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بعضی صحابیون سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتی تہی سر پر پانی حالت روزی کی مین پیاس کی یا کہا دفع گرمی کی نقل کی یہہ مالک اور ابو داود نی **ف** عرج نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہو وی پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹہنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کی **ع** نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑی مین واسطی ٹہنڈک کی اور دفع گرمی کی موجب روایت مفتی بہ کی ہی اور ایسا ہی در مختار مین لکہا ہی **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَاَوَّلَہٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ اَیْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلَی الْجَوْفِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ اور روایت ہی شداد بن اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی ایک شخص کی پاس بیچ بقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا اور وہ شخص بہری ہوئی سینگیان کہچواتا تہا اور حضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ میرا اٹہارہوین تاریخ رمضان کی بیچ فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی نی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی اون شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کہینچنی اور کہچوانی کی یعنی قریب فطار کی ہو جاتا ہی کہچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسواسطی کہ نہین امن مین ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوی کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی سینگی کی **ف** شخصون سی مراد مہر یعنی اکثر علما ہین یہہ کہ اکثر علما کا یہی ہی کہ سینگی لینی کا کچہہ مضایقہ نہین روزہ دار کو اسلیی کہ ثابت ہوا ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی بہرے ہوئی حالت احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہی اور معنی اس حدیث کی اونہون نی یہی کہی ہین کہ وہ دونون ہوئی کہ قریب فطار کی ہو جاتا ہی یعنی بہرے ہوئی سینگی لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنیکی تا ہلاک نہو جاوی اور سینگی کہینچنی والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگاتی ہوئی کہ مونہہ سی چوسنی پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ بہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص دو شخصون کی حق مین فرمائی کہ اونہون نی بہری ہوئی سینگی کہینچی وقت غیبت کی یعنی پس اوس غیبت کرنی پر فرمایا کہ دو لوگ کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہو ا شرع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ

الرَّاوِي لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ افطار کری قصداً ایک دن بہی رمضان سی بدون رخصت کی اور بدون مرض کی نہین بدلا ادا کر سکتا اوس کی روزہ رکہنا تمام عمر اگرچہ روزی رکہی تمام
عمر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مین محمد کو یعنی بخاری کو کہتا تہا
ابو المطوس راوی نہین جانتا مین واسطے اوسکی سوائے اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان
اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدید کی فرمائی اور مراد یہ ہی کہ ثواب روزہ فرض
کا اس جہت سی کہ روزہ نفل سے نہین ملتا اگرچہ تمام عمر رکہی والا اگر ایک روزہ رکہا ہو بدلی اوسکی ایک روزہ کہی فرض ادا ہو جاتا اور اگر [illegible]
ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی اور کہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکہی اور بجائی اوسکی بدلی تمام عمر روزی رکہی تو بہی
کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی و ابن مسعود رضی کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرتی ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی
اگرچہ رکہا ہو نہایت بڑی دنو نمین اور گرمی مین اور رکہی بدلی اوسکی چہوٹی دنو نمین اور سردی مین اور ظاہر ہے کہ یہ بات [illegible] کی حکم مین [illegible] نہین
فرق ہی دونو نمین بلکہ [illegible] افضل ہے روزہ سی سب علما کی نزدیک واللہ اعلم [illegible] مولانا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزہ دار مین کہ نہین اونکو حاصل روزی اونکی سی مگر پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالی مین کہ نہین اونکو قیام سی
مگر جاگنا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکہی اور خالص نیت خدا کی واسطی نہو اور بچی نہو جہوٹ سی اور جہوٹی گواہی اور بہتان [illegible]
غیبت کرنی اور مانند اوس کی اور ممنوعات سی ہوتی ہی اوسکو بہوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اسکو روزی کا اگرچہ فرض ذمہ سی ساقط ہو جاتا ہی اور واسطی
جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی یا واسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو بہی ثواب نہین ہوتا جیسی نمازین یا کہ [illegible] مین پڑہی تو [illegible] نہین
ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہو جاتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر ذمہ سی اوسکی فرض ساقط ہو [illegible] ثواب نہین
حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوۃ وغیرہ ہا کی اگر خلوص سی نہون تو پہہ نہین فائدہ اونسی سوای تصدیع [illegible] مولانا [illegible]
وغیرہ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط ابن صبرہ کی بیچ باب سنن وضو کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ دار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سی آوی اور احتلام نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان ابن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی [illegible]
نی بہی اور حدیث ابو داؤد کی اسناد ساتہ صحت کی ہی **وَعَنْ** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہا پوچہا
گیا انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتی تہی سینگی کو واسطی روزہ دار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہا نہین مگر سبب ضعف کی نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی سینگی کو بسبب [illegible] ضعف کی مکروہ جانتی تہی [illegible] **وَعَنِ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہا ہی ابن عمر سینگی کہچواتی [illegible]

روزے بھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس نہیں سینگی کھچوائی رات کو **ف** یعنی احتیاطاً چھوڑ دی باسطے خوف ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری نے بغیر سند کے
روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً ۱۲ ع **وعن** عطاء قال ان مضمض
ثم افرغ ما فی فیہ من الماء لا یضیرہ ان یزدرد ریقہ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لا اقول انہ یفطر
ولکن ینھی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سے کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پھر ڈالدے پانی کو کہ اوسکے مونہہ میں ہی یعنی باہر
ڈالدے نہیں ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ میں اوسکی اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہیں
کہتا میں کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اسسے نقل کی یہہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** لفظ ما بقی میں حرف ما موصول ہی اور عطف ہی اسکا لفظ
ریقہ پر یعنی ضرر نہیں کرتا نگلنا بعد کلی کرنے کی تھوک اور جو کچھہ کہ باقی ہی تراوت پانی کی سبب کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی دانتونکو
تقویت کی لیے مونہہ میں رکھتے تھے پس حالت روزہ میں اوسکی چبانیسے منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چبانی ہوئی تھوک جو مونہہ میں جمع ہوا اوسکی نگلنے سے روزہ
جاتا نہیں اسلیے کہ وہ مونہہ میں سمٹ جاتی ہی اوسسے کچھہ جدا نہیں ہوتا کہ حلق میں اوتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہی یہ احتیاطاً پس نہیں
اسمیں تنزیہی ہی اسلیے ہمارے علمانے کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھہ ہو مگر لڑکیکو ٹکڑا او غیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورۃ کی لیے اور یہہ
مصطگی وغیرہ کی چبانیکی کراہت اوسی صورت میں ہے کہ یقین ہو کہ اوسکی اوترنے کا حلق میں اگر یقین ہو کہ اسمیں سے کچھہ حلق میں اوتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر ڈورے ایک دو را
رنگا ہوا مونہہ میں سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کی اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا انتہی
اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ۱۲ ع

باب صوم المسافر

باب ہی بیچ بیان روزے مسافر کی **ف** یعنی
مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہی یا نہیں اور افضل کیا ہی ان دونوں میں ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت
ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر
متفق علیہ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت
روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھہ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا روزہ رکھوں میں سفر میں
یعنی رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق کہتے ہیں اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونوں
جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھہ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہی تو رکھنا روزہ کا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار کرنا
بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی اور نزدیک امام شافعی کی سفر معصیت میں
افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ۱۲ ع ومولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست
عشرۃ مضت من شھر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سولھویں رمضان کو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا یعنی قویوں نے
اور بعضوں نے ہم میں سے افطار کیا یعنی ضعیفوں نے یا امیروں کی خادموں نے پس عیب کیا روزہ داروں نے افطار کرنے والے پر یعنی ایسے کہ عمل کیا
اونے رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالے نے روزے دار پر ایسے کہ عمل کیا اونے عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** جابر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ھذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم
فی السفر متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا اوپر

یعنے دھوپ سے بچاؤ کی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا اونہوں نے کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کی گر پڑا ہی پس فرمایا نہیں نیکی سے روزہ رکہنا سفر میں نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی روزہ ایسی جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر میں روزہ رکہنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے ۴ ع **وعن** انس قال
کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون
وقام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس بعضی ہم میں سے روزہ دار تہی اور بعضی ہم میں سے افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل میں
بیچ دن گرمی کی پس گر پڑی روزہ دار یعنی بسبب ضعف کی لائق کام کاج کی نرہی اور کہڑی رہی افطار کرنیوالی یعنی خدمت میں مشغول ہوئی اور کہڑی کی
کئی خیمی اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیگئی افطار کرنیوالی آج کی دن ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ثواب سے مراد ثواب
کامل لیگئی یعنی کہ افطار اونکی حق میں ایسی وقت میں بہتر تہا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہی اسپر کہ فضیلت افطار کی بسبب خدمت گاری روزہ داروں کی
تہی نہ مطلق اور اسمیں دلیل اسپر ہی کہ خدمت صائموں کی افضل ہی نوافل سی ذکرہ الشیخ فی العوارف ۴ ع **وعن** ابن عباس قال خرج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ
وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام
ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف مکی کی یعنی جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی عسفان تک کہ نام ہی ایک جگہ کا دو منزل پر
مکہ سی پہر منگوایا پانی پہر اوٹہایا اوسکو ہاتہہ میں اپنے تا کہ دیکہیں لوگ اوسکو پس افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ میں اور یہہ سفر تہا رمضان میں سو
تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار ہی کیا پس جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی افطار کری نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکہیں اوسکو لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہی افطار کرنا اور عمل
کریں متابعت حضرت کی ۴ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس بن مالک الکعبی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ ابو داؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کردی مسافر سے آدہی نماز
معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودہ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** موقوف کردی آدہی
سے مراد یہ ہی کہ مسافر پر آدہی نماز فرض کی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہیں اوسپر یہہ کہ پہلی چار تہیں یہ دو ہو گئیں اور معاف کیا
روزہ یعنی واجب نہیں بحالت سفر میں روزہ رکہنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہی اگر نقصان
کری بچہ کو یا اونکو اور بعد رفع عذر کی قضا لازم ہی اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی واحمد کی نزدیک واجب ہے اونپر فدیہ بہی ۴ ع **وعن**
سلمۃ بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان
حیث ادرکہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو سواری اوسکی کہ
پہنچا دی منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہی پس چاہیے کہ روزہ رکہی رمضان کا جہاں آجاوی رمضان اوسکو نقل کی
یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کی لیے ہے والا جائز ہی سب علماء کی نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف

ہی بیچ ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ
فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد
ذالک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم
روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلی سال فتح مکہ کی مین طرف مکی کی رمضان مین پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی کراع
الغمیم تک پس روزہ رکہا آدمیون نی پہر منگوایا حضرت نی پیالہ پانی کا پہر اوٹہایا اوسکو یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف اوسکی پہر پیا پانی پس کہا گیا واسطی
حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکہا یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ مین بڑی گنہگار یہہ مین بڑی گنہگار نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اس
لیی کہ حضرت نی یہہ فعل اسیلیی کیا تہا کہ لوگ دیکہکر پیروی اونکی کرین یعنی قبول کرین رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکہا مخالفت کی فعل رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اسلیی حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکہنا حرام ہی سفر مین بیچ ٭ **وعن**
عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجہ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالی کی ہی حضر مین
یعنی گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا سفر مین برا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی
نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزی سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو یہ مولانا مین الشروح **وعن** حمزۃ بن
عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح قال ہی رخصۃ
من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی حمزۃ بن عمرو اسلمی سی کہ اونی کہا یا رسول اللہ مین
پاتا ہون اپنی بیچ قوت روزہ رکہنی کی سفر مین پس کیا ہی جہپر گناہ یعنی روزہ رکہنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل
کی طرف سی پس جسنی کہ لی یہہ رخصت پس بہا کیا اور جو شخص چاہی روزہ رکہنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین اشارہ ہی اسبات
کہ افطار اولی ہی بیچ ٭ **باب القضاء** باب ہے بیچ بیان قضاء روزی کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد قضاء
روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر بہول کر افطار کری نہ قضاء ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر
عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسمین قضاء ہی بیچ ٭ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت
کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید تعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی
مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضاء کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بن سعید نی کہ مشغول رہنا عائشہ کو یعنی قصد ہے مشغول ہونا خدمت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی
جو قضاء روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکی رکہنی کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کی اس لیی کہ اور دنون مین مستعد رہتی تہین
حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیی بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزی رکہتی تہی پس یہہ فرصت پاتین اور روزی
قضاء کرتین بیچ ٭ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجہا

شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل اس حالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتہہ حکم اوسکی کی اور نہ اذن دے کسیکو اپنی گہر مین آنی کا بدون پروانگی اپنی
خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن
صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ
اونہون نی استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورے کی روزونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی تو برابر ہی خواہ قرابتی
ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اوسکی کا یعنی زبانی اذن نہ پاوے مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا
خاوند اوسکی آنی سی تو بہی اجازت دے اونکی کہ اذن دلالۃً ہی ش ع ۞ **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ
الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ
بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہ کہا اونسی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا
کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتی ہین ہم حیض سے حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی تہین ہم ساتہہ قضا روزی کی اور نہ
حکم کیجاتی تہین ہم ساتہہ قضا نماز کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچہنی کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ حکمت
تہا کہتین حضرت عائشہ کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے قضا اوسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بہر مین ایک بار آتی ہین اونکی قضا مین
اتنا حرج نہین اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی ہی پس یہہ علت ہوسکتی تہی لیکن حضرت عائشہ نی جواب کو دیکر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ کچہہ حرج
و مشقت نہین ش ح ۞ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہی یعنی فدیہ دے اوسکی طرف سے وارث
اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی حق مین کہ مرجاوے اور اوسکی ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علما کہ
اونہین مین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکہے اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ
دیوے بدلی ہر روزی کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکہنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی
اور روزہ رکہنی کو میت کی طرف سے منع اس لیے کرتی ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی ظاہر حدیث
پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پہر ہمارے نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی
مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سی تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتہہ جائز ہونی
اوسکی کی اور یہہ سب جب ہے کہ فوت ہو اوس سے بعد ممکن ہونی قضا اوسکی کی اور جس سے فوت ہو کچہہ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہین لازم
تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر اجماع ہی علما کا اسپر مگر طاوس اور قتادہ نی واجب کیا ہی تدارک ساتہہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مرجاوے پہلی ممکن
ہونی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری دیا جاوے کل مال سی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ
كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ
نقل کی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہون روزی مہینی رمضان کی پس چاہیے کہ کہلایا جاوے اوسکی طرف سی

بدلی ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہی **ف** بدلی ہر روز کی مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں کی یہہ مسلم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور مقید رہا جاوی بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہے کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتہہ اسکی جیسا کہ کیا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہی اس لیے کہ مانند اسکی نہین کہا جاتا اپنی عقل سی بحر ۲

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا انکو یہہ کہ ابن عمر تھی پوچھی جاتی کہ کیا روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی یا نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی پس کہتی کہ نہ روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی اور نہ نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی او حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسیکی طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوی درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ آدمی بخشی ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صیام التطوع باب ہی بیچ بیان روزی نفل کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کرین گی اور افطار کرتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہین گی اور نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیی ہون روزی تمام مہینی کی کبہی مگر رمضان مین اور نہین دیکہا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان کی یعنی شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین وتنی نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی ابتدائی حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی کہ ہمیشہ رکہین کبہی کتنی دنون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کبہی کہ افطار نہین کرینگی اور کبہی اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہی کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسری بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکہتی تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ۲ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہون انکو کہ روزی رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوائی رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کچہہ اسمین سی یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نی پوچہا عمران سی یا پوچہا کسی سے اور عمران سنتا تہا پس فرمایا ای باپ فلانکی کیا نہین روزی رکہی تونی آخر شعبان کی کہا نہین فرمایا جبوقت افطار کری تو یعنی فارغ ہو وی رمضان سی پس تو روزی رکہہ دو دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس شخص نی واجب کی تہی اپنی نفس

دو روزی آخر مہینی کی بسبب بیماری کی پس جبکہ فوت ہوئی روزی رکھنی ایک مہینی شعبان کی مین فرمایا جب رمضان ہو چکی دو افطار کری اسکی بدلی دو روزی رکھ
لینا اور بعضون نی کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر مہینی کی دو روزی رکھنی کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزی رکھنی کا نہوا پس حضرت نی بنا بر استحباب کے
حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینی رمضان کی دو روزی رکھ لینا ۲ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام
بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین روزی بعد روزی مہینی رمضان کی روزی مہینی اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھی نماز فرض کی نماز رات کی ہی نقل کی یہ
مسلم نی **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نی کہ اکثر حدیثین جب کے روزونکی موضوع ہین اور پیچھی نماز فرض کی یعنی اور سنتون موکدہ اوسکی کی یا کہا جائی کہ نماز رات
کی افضل ہی سنتون موکدہ سی باعتبار مشقت کی اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سی باعتبار بہت تاکید ہونی اونکی کی اور تابع
ہونی فرضون کی اور داخل ہی فرض مین ترتیب ۳ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ
علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا نہین دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتی ہون روزی کسی دن کا کہ بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزی دن
عاشوری کی کو اور اس مہینی کو یعنی مہینی رمضان کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی حضرت کسی روزی کو اوسکی غیر پر فضیلت نہ دیتی تھی سوائی
عاشوری کی روزی کی اور رمضان کی روزونکی کہ انکو سب سے افضل فرماتی لکھا ہی علما نی کہ یہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون نی حال استعمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی ایسا سمجھا ورنہ روزہ عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہین عاشوری سی اور روزی اوسکی سی ہی ۴ع **وعنہ** قال حین صام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوس وقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی دن عاشوری کی اور حکم کیا ساتھ روزی رکھنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی یہود و نصاری یعنی
اور ہم دوست رکھتی ہین مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اسکی تعظیم کرنی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر زندہ رہا مین سال
آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نی **ف** سارا قصہ اس روزہ رکھنی کا فصل ثانیہ کی اول حدیث مین آتا ہی اوسکا حکم کیا تھا
صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونی اوسکی کی پھر بعد نسخ کی ساتھ مستحب ہونیکی پس جبکہ ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نی جو کہ مذکور ہوا اوسکی جواب مین
حضرت نی فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یعنی فقط نوین مین کو یا نوین کو ساتھ دسوین کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول
ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس نوین کا روزہ بھی سنت ہی کیونکہ ارادہ
کیا حضرت نی روزی کا اگرچہ رکھا نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی روزہ عاشوری کی دن کا اور مستحب ہی روزہ رکھنا ایکدن پہلی اوسکی یا بعد اوسکی سی
اور تنہا دسوین کو رکھنی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتھ یہود کی انتہی ۵ع **وعن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم
عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف
علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ متفق علیہ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سی یہ کہ کئی شخص جھگڑی اونکی پاس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکھنی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت روزے سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزے سے
پس بھیجا مینی طرف حضرت کی پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑی تھی اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کی پس پی لیا اوس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف اور افضل ہوی حضرت عباس کی تہین اور بہیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا عرفہ کی دن حج کرنیوالی کو سنت نہین
اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی نمر **وعن** عائشة قالت ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صائما فی العشر قط رواه مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ دار بیچ دہی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دہی سی دس دن اول
حجہ کی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوا دسوین کی نوین تک ثواب مین برابر روزہ رکہنی برس کی اور قیام کرنا
ہر شب مین اونسی دہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ دیکہنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہین اس پر کہ حضرت نی نہ رکہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی ثواب روزہ رکہنی ان دنونکا فرمایا اور آپکو اتفاق روزہ رکہنی کا نہین
ہوا ۱۲ مولانا من المرقاة **وعن** ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قوله فلما رأی عمر غضبه قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ بالله من غضب الله وغضب
رسوله فجعل عمر یردد هذا الکلام حتی سکن غضبه فقال عمر یا رسول الله کیف من یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر
او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم
داود قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر و
رمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر کله صیام یوم عرفة احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصیام یوم عاشوراء
احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس پس کہا
کسطرح روزہ رکہتی ہو تم پس غصی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوی ہم ساتہہ اللہ
کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی غضب اللہ کی سی اور غضب رسول اوسکی سی
پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی تہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہیر گیا غصہ حضرت کا پہر کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزی رکہی
ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر نی کیا حال
ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایکدن فرمایا کوئی طاقت رکہتا ہی اسکی کہا عمر نی کیا حال ہی اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور
افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داود کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ
کی یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالیکو امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ اوس سال کی
کہ پہلی اس سی ہی اور گناہ اوس سال کی کہ پیچہی اس سی ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی اوس مین یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن
عاشورہ کا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ برس روز کی کہ پہلی اس سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** غصی ہوی یعنی نشانی غصی کی معلوم
ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیی تہا کہ سوال کرتا حال اپنی سی کہ مین کیونکر روزہ رکہون تا جواب دیتی حضرت جو کچہ کہ موافق حال اوسکی
کی ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کیسی سوال کری اسلیی کہ حضرت کی افعال مین بیچ قلت وکثرت کی اسرار اور مصالح تہی کہ ہر کسیکی افعال مین ویسی نہین ہو سکتی اور
حضرت بہت روزی نہ رکہتی تہی اسلیی کہ مشغول رہتی تہی مصالح مسلمین کی مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کی مین اور روزی رکہی ہمیشہ یعنی یہہ چاہی یا
برا وہ شخص جو کچہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نی ساتہہ تفصیل کی ادب عاجزی سی پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہی اوسپر تنبیہ کی لیی یا خبر ہی کہ نہ

روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کی حکم سے نہیں ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکی حق میں ہی کہ جو ممنوع روزے
ہیں رکھی یعنی تمام سال رکھی حتی کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی نچھوڑے اور جو کہ وہ روزے نرکھی اوسکو کچھہ مضائقہ نہیں باقی روزے رکھنی کا اسلیے
کہ ابوطلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتی تھی سوای ان دونوں منع کیے گئے کی اونہیں انکار کیا اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ
نہی کی وجہ ہی کہ اسطرح کی روزے ضعیف کردیتی ہیں پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سے اور ادای حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہیں مضائقہ اوسکا
اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہیں روزے ہمیشہ کی یعنی کراہت تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کردیتی ہیں وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار میں بھی لکھا ہی کہ صوم
دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھی تو نہیں مضائقہ اوسکا پس یہہ افضل ہی اور یہہ روزہ داود کا ہی یعنی یہہ نہایت
معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادۃ و عادت کی کہا ہی بعضی علمائی کہ کوشش کر علم میں اسطرح کہ نہ منع کری تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل میں اسطرح
کہ نہ منع کری تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و شرہا تفریطہا و افراطہا اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داود علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤں میں
یعنی دوست رکھتا ہوں میں کہ طاقت دیا جاؤں میں ایک دن روزہ رکھنی کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق ازواج و مصالح مسلمین
کی اس عبادت میں اشارہ ہی اسپر کہ میں اسکی طاقت نہیں رکھتا اگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوی مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی
لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل میں نہیں لائے اور تین روزے ہر مہینہ میں یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے
رکھی مہینی میں بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگی آتی ہی ۱۲ ع **وعنہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سوال کیے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کیسی فرمایا اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں میں اور اس دن میں شروع ہوی کتاب اترنی مجہپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** احتمال
ہی کہ پوچھا سبب حضرت کی روزے رکھنی کا پیر کو یا سبب اوس روز کی روزہ کی مستحب ہونے کا پوچھا بہر تقدیر سبب اوسکا یہہ ہی کہ بڑی نعمت اوسمیں ملی کہ حضرت
پیدا ہوئی اور دین اترا اوسکی شکرانہ میں یہہ رکھتی ہیں ح **وعن** معاذۃ العدویۃ انہا سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم من کل شہر ثلثۃ ایام قالت نعم فقلت لہا من ای ایام الشہر کان یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشہر
یصوم رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہ اونسی پوچھا حضرت عائشہ سی کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی ہر مہینی
تین دن کہا کہ ہاں پھر کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کونسی دنوں میں مہینی کے روزے رکھتی تھی کہا نہ پروا کرتی کسیدن میں مہینے کے روزہ رکھنی کیلیے جسدن چاہتی رکھتی کچھہ معین نہ تھا نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینی میں جب چاہی رکھی کچھہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہیں و لیکن اکثر
حدیثیں اور آثار انہیں میں واقع ہوئی ہیں پس وہ افضل ہیں اور اور بھی کئی طرحین آئی ہیں ان روزونکی آگی منقول ہونگی ۱۲ ح **وعن** ابی ایوب
الانصاری انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام
الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی یہہ کہ ابوایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سی کہ عمرو بن ثابت ہی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھی رمضان کی پھر پیچھی اوسکی روزے رکھی چھہ دن شوال کی مہینی میں ہوگا مانند روزہ رکھنی ہمیشہ کی نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی کی نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ سی ساتوین تک میں رکھہ لی اور امام اعظم رح کی نزدیک متفرق
رکھنی افضل ہیں کہ ساری مہینی میں رکھہ لی **وعن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر
والنحر متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنی دن فطر کیسی اور نحر کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف نحر سی مراد جنس ہی یعنی سب دن نحر کی اور اوسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کی دونون بہی حرام ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ دن نحر کی تین ہین اور ایام تشریق کی بہی تین ہین اور سب چار دن ہوتی ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکی یعنی گیارہوین بارہوین نحر بہی ہی اور تشریق بہی اور ایکدن بعد اون دو دونو کی یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزی حرام ہین دو روزی دونو عید دن کی اور تین روزی بعد عید الضحی کی تیرہوین تک ش ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صوم في يومين الفطر والأضحى متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی روزہ بیچ دو دن کی یعنی دو وقتونکی دن فطر کی اور عید قربان کی یعنی چار دن تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نبيشة الهذلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيام التشريق أيام أكل وشرب وذكر الله رواه مسلم اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایام تشریق کی دن کہانی اور پینی اور یاد کرنی اللہ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام تشریق کی تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا ہی دن کہانی اور پینی کا ہی بلکہ وہ اصل ہی اور باقی تابع اوسکی پس یہہ چار دن روزی حرام ہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی روزہ رکہنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہی اون دونو کی اور وہ منع ہی مگر جبکہ روزہ معمولی آپڑی اوس دن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنی اللہ کی ہین یعنی باوجود کہانی اور پینی کی غافل ذکر خدا سی نہو اسمین اشارہ ہی اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنی خدا کیسی مراد ہی تکبیرات نمازونکی بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور سوا ای اونکی کی ش ع **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله أو يصوم بعده متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی ایک تمہارا دن جمعہ کی مگر اسطرح کہ روزہ رکہی پہلی اوس سے یا روزہ رکہی پیچہی اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کی روزہ نہ رکہی بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوی اور اگر دونون دن رکہی بہتر ہی اور یہہ نہی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین مضائقہ اکیلی جمعہ کا روزہ رکہنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کی ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تختصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلا أن يكون في صوم يصومه أحدكم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتہ قیام کرنیکی درمیان راتون کی اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتہ روزہ رکہنی کی دنون مین مگر ہووی جمعہ بیچ دن روزون کی کہ روزہ رکہتا تہا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادت کی لیی اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو عبادت کی لیی پس اسلیے حضرت نی منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کی لیی نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کی ساتہ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیی اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتہ لیکن اپنی طرف سی تعظیم و تخصیص نکری یا سبب منع کا یہہ ہی کہ بندیکو چاہیی کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول رہی اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات مین معطل رہنا کچہہ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووی جمعہ الخ یعنی مثلا عادت تہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکہتا تہا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلا نذر مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکہونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سی نری جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کرنے سے شب جمعہ کیسی واسطی نماز کی اور اوپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اسکی علمانی اوپر مکروہ ہونی اس نماز مبتدعہ کی کہ نام اوسکا صلوة الرغائب ہے کہ رجب کی پہلی جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانی بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالنی والیکی مین لکہی ہین ش ع ح نری جمعہ کی روزہ رکہنی مین جو شارحین رحمۃ اللہ نی توجیہات لکہی ہین تو یہہ بموجب مذہب اپنی کی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی

ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کی حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اونکی نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ
کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا ہی اسکو بین اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کی کہ جنسی منع معلوم ہوتا
ہے ۱۲ مولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ عن النار
سبعین خریفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکھی ایکدن راہ خدا
مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج
اسد ع **وعن** عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل
فقلت بلی یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا
وان لزورک علیک حقا لا صام من صام الدہر صوم ثلثۃ ایام من کل شہر صوم الدہر کلہ صم کل شہر ثلثۃ ایام واقرء القرآن فی کل شہر
قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود صیام یوم وافطار یوم واقرء فی کل سبع لیال مرۃ
ولا تزد علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ای عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکھتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب پس کہا
مین نی ہان یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر رو رکہہ کبھی اور افطار بہی کر اور قیام بہی کر اور سو بہی وہ اسواسطی کہ واسطی بدن تیری کی تجہہ پر حق ہی یعنی بہت مشقت مین
نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوی اور واسطی آنکھون تیری کی تجہہ پر حق ہی یعنی کبھی سویا ہی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بہی تجہہ پر حق ہی
یعنی اوسکی ساتہہ سو اور صحبت و مخالطت کر اور تحقیق تیری مہمان کا بہی تجہہ پر حق ہی یعنی کلام کر اون سی اور خاطر داری کر اور کہانا کہا اونکی ساتہہ نہ روزہ
رکہا جسنی کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی رکہہ ہر مہینی مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین
روزی اور پڑہہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم ہر مہینی مین کر لیا کر کہا مینی طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکہہ بہترین روزہ روزہ داود
کا روزہ رکہنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہہ قرآن بیچ سات رات کی ایکبار اور نہ زیادہ کر اس سی یعنی جوکہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** پس نہ کر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور یہہ مہینی مین تین روزی کہنی
سی ثواب ہمیشہ روزی رکہنی کا اسلیے لکھا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزونکی تیس لکھی گئی گویا ساری مہینی
روزی ہی سی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم الاثنین والخمیس رواہ الترمذی والنسائی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی پیر اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی و
انا صائم رواہ الترمذی ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی
ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کی پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزہ سی نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** عمل ہر صبح و شام ملائکہ لیجاتی ہین اور عرض ان دو دنون مین ہوتی ہی پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین کہ
بلند کیی جاتی ہین عمل رات کی پہلی عمل دنکی اور عمل دنکی پہلی عمل رات کی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دو دنون مین ع **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ

وَخَمْسَ عَشَرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر جسوقت کہ روزہ رکہا
چاہی تو مہینی سی تین دن پس روزہ رکہہ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ تین روزی مہینی کی
کئی طرح پر آئی ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکہی کہ انکو ایام بیض کہتی ہین ح **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ إِلَى ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی یعنی کبہی اول مہینی کبہی
بیچ مین تین دن اور کم تہی کہ افطار کرین دن جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابو داود نی ثلثۃ ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین اونسی
معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ رکہی اور اس سی رکہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلی یا ایکدن پیچہی جمعہ کی روزہ رکہتی تہی اور یا
دن جمعہ کی فقط روزہ رکہنا خاصہ حضرت کا تہا جیسی روزی طی کی رکہنی یا مراد روزی سی روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتی تہی کہانی وغیرہ سی نماز جمعہ تک
ع یہہ تاویل موجب مذہب اونکی کی ہی کہ جو مکروہ رکہتی ہین نری جمعہ کی روزہ کو اور موجب حنفیہ کی حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث
سی جائز ہونا اس روزہ کا ثابت کرتی ہین مولانا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ
وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ
کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی کسی مہینی مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور ایک مہینی مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** حضرت عدل کرتی تہی کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکہتی اس لیی کہ سب دن اللہ تعالی کی ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکہین اور بعض
مین رکہین جمعہ کا روزہ پہلی حدیثین ذکر کیا گیا اور باقی چہہ دنونکا اسمین ع **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی مجکو یہہ کہ روزی رکہون مین تین دن ہر مہینی سی پہلا اونمین سی پیر یا جمعرات نقل
کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** لفظ والخمیس مین واو بمعنی اوکی ہی یعنی تین روزی رکہہ کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدہ یا اول اونکا
دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزی رکہنی والا اختیار رکہتا ہی کہ ابتدا پیر کی کری
یا جمعرات سی دونو دن متبرک ہین ع ح **وعن** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ
لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَإِذًا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مسلم قرشی سی کہ کہا پوچہا مینی یا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزی رکہنی سی پس فرمایا کہ تحقیق
واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی روزی رکہہ رمضان کی اور اون ایام کی کہ متصل اوسکی ہین یعنی شش عید کی اور ہر بدہ اور جمعرات کو پس اسوقت تونی روزی
رکہی ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکہنا سبب ضعف کا ہی اور اوس سی اونکی ادای حقوق
مین قصور آتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کی کرنی مین ہی خلل پڑتا ہی پس اسی لیی یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سی ضعف نہو اوسکی لیی نہین مکروہ بلکہ
مستحب ہی اور اس سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق درمیان حدیثون کی اور درمیان فعل بعض سلف کی یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکہتی تہی اور شاید کہ یہہ حدیث
پہلی فرمائی ہوگی اوس حدیث سی کہ پہلی گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کی روزونکا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزونکی ہر مہینی سی ع ح اور ایک
فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کئی گئی اونسی معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہین اور درمختار مین بہی لکہا ہی کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ

ہین

تنزیہی ہین اور بیان جو ملا علی قاری نی لکہا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہی ورنہ نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوی کہ وہ روایتین
ہی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ
بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا روزہ رکہنی دن عرفہ کیسی عرفات مین
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسلیی کہ بسبب ضعف کی وہان کی افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ
اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت
عبد اللہ بن بسر سی کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اوسکا صما تہا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ روزہ رکہو تم دن ہفتی کی یعنی اکیلا مگر اوس صورت
مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیی کہ چباوی اوسکو نقل کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** فرض کیا جاوی تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ
مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزون مین سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین اور پس چاہیی کہ چباوی اوسکو یعنی
افطار کری روزہ ہفتی کا اور اگر رکہا ہو اور اگر اور کچہہ نپاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ ڈالی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی ہی
یہہ ہے کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور اوسکی تعظیم کرنی مین مشابہت یہود کی ساتہہ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکہتی لیکن سبب ہونی اوسکی عید
اونکی ولیکن تعظیم کرتی ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کی ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روزہ رکہی ایک دن خدا کی راہ مین کردیتا ہی اللہ تعالی درمیان
اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسی درمیان آسمان و زمین کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا کہ
مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکی لیی اور خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدید شرع **وعن** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ
اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غنیمت ٹہنڈی روزہ رکہنا جاڑی مین ہی یعنی بلا محنت ثواب ہاتہ
آتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث مرسل ہی **وذکر حدیث** اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ فِیْ بَابِ
الْاُضْحِیَّةِ اور ذکر کی گیی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کی باب مین

الفصل الثالث

فصل تیسری
عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰهُ فِیْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ
مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آی مدینہ مین
پس پایا یہودیونکو روزہ رکہتی دن عاشورہ کی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی یہہ دن جسمین روزہ رکہتی ہو تم کہا یہودیون نی یہہ
دن بڑا ہی نجات دی اللہ نی اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبو دیا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکہا اوس دن موسی نی واسطی شکر کی

پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اوس دن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسیٰ کی تمہاری پس روزہ رکہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ام سلمة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصوم يوم السبت ويوم الاحد اكثر ما يصوم من الايام ويقول انهما يوما عيد للمشركين فانا احب ان اخالفهم رواه احمد
اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر اوس چیز سے کہ روزے رکہتے اور دنوں
اور فرماتے کہ تحقیق یہہ دو دن عید کے ہیں واسطے مشرکوں کی یعنی وہ انمیں روزے نہیں رکہتے بسبب عید ہونیکی پس میں بہت دوست رکہتا ہوں یہہ
کہ خلاف کروں میں اونکا نقل کی یہہ احمد نے **ف** مشرکوں کی یعنی یہود و نصاریٰ کی اونکو مشرک اس لیے کہا کہ یہود کہتے تہے عزیر بیٹا اللہ کا اور
نصاریٰ کہتے تہے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جسمیں منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتی کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات ہفتہ
کیلئے ہے اور وہ خصوصیات امت کیلیے ہے روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہے کہ بطریق مخالفت کی ہو
وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده
فلما فرض رمضان لم يامرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے
کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورے کی اور رغبت دلاتے ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک
آنے اوس دن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے اوس دن کی نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخوں مشکوۃ کی میں بغیر لفظ لا کی ہے مگر صحیح مسلم میں موجود ہے **وعن** حفصة قالت اربع لم تكن يدعهن
النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي
اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا چار چیزیں ہیں کہ نہ چھوڑتے تہے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتوں موکدہ سے ہیں روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہے
ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے یعنی سنتیں فجر کی نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** ابن عباس
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في حضر ولا سفر رواه النسائي اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض میں نہ گہر میں نہ سفر میں نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی
راتوں کی ہیں یعنی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتوں کی ہے ان راتوں کو بیض اسواسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر
تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض ایسی کہتے ہیں کہ روزے انکے دور کرتے ہیں گناہوں کو اور روشن کرتے ہیں دلوں کو یا اسواسطے
بعض کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہو گیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین
دنوں میں رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہو گیا جب چودہویں کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن
ہو گیا اور جب پندرہویں کو رکہا تو تمام بدن سفید اور روشن ہو گیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے میں رکہنے مسنون ہیں بارہ طرح پر آئے ہیں
ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے میں جب چاہے جب رکھ لے اور دوسرے یہہ کہ تین روزے اول مہینے کی یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے
اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچویں تیرہویں چودہویں پندرہویں اور چھٹے یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہار
شنبہ اور ساتویں یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہویں نو چندا پیر اور دو جمعراتیں اور نویں نو چندی جمعرات اور دو پیر
اور دسویں پیر اور جمعرات اور پہر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہویں ہر عشرے میں ایک روزہ اور بارہویں تین روزے آخر مہینے میں اور سب روزے

برس مین گیا اون مین تین سو ساٹھ ہوی مین بحساب فی مہینی تین روزی کی اور نو روزی ذوالحجہ مین یعنی پہلی سی نوین تک اور ایک روزہ عاشورہ کا
اور ایک دن عاشورہ کی یا بعد اوسکی اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چہہ روزی شوال کی کہ جنکو شش عید کہتی ہین ع رسولنا نا قلا مولف کتب
الحدیث **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل شیء زکوة وزکوة الجسد الصوم
رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی اور زکوۃ بدن کی روزہ ہی نقل کی یہہ
ابن ماجہ نی **ف** واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی یعنی بڑہنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اوسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی اور زکوۃ بدن کی
روزہ ہی کہ گہٹتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اوس سی اور پاک ہوتا ہی گناہون سی بسبب اوسکی پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ
ع **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين والخميس فقيل يا رسول الله انك
تصوم يوم الاثنين والخميس فقال ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا رواه
احمد وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی الله علیه وسلم تہی روزہ رکہتی دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا
رسول الله تحقیق تم روزہ رکہتی ہو یعنی اکثر پیر او جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہی الله تعالی ان دونون مین واسطی ہر
مسلمان کی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتی ہین فرماتا ہی الله تعالی چہوڑ دی انکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** بخشش
کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون انہین بسبب بزرگی ان دونون کی اور واسطی ادا کرنی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی و فرماتا ہی یعنی فرشتی
کو جو کہ معین ہے منانی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی او صلح کرین یعنی آپسمین پس جب مغفرت کیجاوی گی اونکی ط ح ع
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوما ابتغاء وجه الله بعده الله من جهنم كبعد
غراب طائر وهو فرخ حتى مات هرما رواه احمد وروى البيهقي في شعب الايمان عن سلمة بن قيس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن واسطی طلب کرنی رضامندی الله تعالی کی دور رکہتا ہی اوسکو الله تعالی دوزخ
سی مانند دور رکہنی کوی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کی مرجاوی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین سلمہ
بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوی کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی اخیر عمر تک اوڑتا رہی تو دیکہا چاہیی کہ کسقدر مسافت
طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی الله تعالی روزی دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ۱۲ ح بیہقی سی منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه
وسلم نی کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ
بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ الله تعالی نی وحی کی طرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوی
بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اوسکی کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور بیہقی نے روایت کیا
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہیں راضی ہوتا الله تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کے سوائے جنت کی
یعنی اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ تحقیق واسطی الله تعالی کی ایک خوان
ہے کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دلمین خطرہ اونکا آیا ہی نہیں بیٹہین گی اوسپر مگر روزہ دار

باب باب ہی یعنی بیچ تتمہ او لواحق بابون پہلی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشة قالت دخل علی
النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شيء فقلنا لا قال فاني اذا صائم ثم اتانا يوما آخر فقلنا

یا رسول الله اهدی لنا حیس فقال ارینیه فلقد اصبحت صائما فاکل رواه مسلم روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
دن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ یعنی کہانیکی چیز کہا ہمنی کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پہر آئی ہماری پاس ایکدن اور یعنی اور
پوچہا کہ تمہاری پاس کچہہ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بہیجا گیا ہی ہمکو حیس آپ نے فرمایا دکہلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تہی مینی روزہ سی پہر کہالیا نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزہ کی کرتی مینی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہے اکثر
اماموں کا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کی روزہ مین بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی
کہجور اور گہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ دہی یا چہاچہہ گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین وسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور
پس کہایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کی جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابوحنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہے
تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت اور مانند اسکی کی اور واجب ہے قضا اوسکی اگر افطار کری پہر اس حدیث مین تاویل
کرتی ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کی تہا اور دلیل اونکی سب آگی آتی ہی ش ع ح **وعن** انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی ام سلیم
فاتته بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائه وتمرکم فی وعائه فانی صائم ثم قام الی ناحیة من
البیت فصلی غیر المکتوبة فدعا لام سلیم واهل بیتها رواه البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا
تشریف لی گئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی لیی کہجور اور گہی پس فرمایا ڈال رکہو گہی اپنی کو بیچ مشک
اوسکی کی اور کہجور اوسکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق مین روزیسی ہون پہر کہڑی ہوئی طرف کونیکی گہر مین سی پس نماز پڑہی سوای فرض کی اور دعا کی
واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر حضرت نی روزہ اسلیی نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کرنیسی ام سلیم
رنجیدہ نہین ہونگی اور اختلاف کیا ہی مشایخ نی کہ آیا نفل روزی والی کی لیی ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہے کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی
کرنیوالیکی لیی اگر صاحب خانہ اوسکا نری حاضر ہونیسی بغیر شریک ہونیکی کہانی پینی مین راضی نہو بلکہ ملول ہوتا ہو یہہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر
ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کری اور اگر جانی کہ ملول نہین ہوئیگا تو فقط حاضری ہووی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے
مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کری مہمانی کرنیوالی کی لیی غ درمختار **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا دعی احدکم الی الطعام وهو صائم فلیقل انی صائم وفی روایة قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل و
ان کان مفطرا فلیطعم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت
کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزیسی پس چاہیی کہ کہی مین ہون روزیسی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک
تمہارا پس چاہیی کہ قبول کری پہر اگر ہووی روزہ دار پس چاہیی کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزیسی پس چاہیی کہ کہاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب
ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑی دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانی
اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہے اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی انی صائم یعنی مین روزیسی
ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ام هانئ قالت لما کان یوم الفتح فتح مکة جاءت
فاطمة فجلست علی یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم وام هانئ عن یمینه فجاءت الولیدة باناء فیه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ
فشربت منه فقالت یا رسول الله لقد افطرت وکنت صائمة فقال لها اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا

رواه ابوداود والترمذي والدارمي وفي رواية لاحمد والترمذي نحوه وفيه فقالت يا رسول الله
اما اني كنت صائمة فقال الصائم المتطوع امير نفسه ان شاء صام
وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہ اور بیٹھین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کی تہین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوسمین تہی کچہہ پینی کی چیز پہر دیا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا
اوس سے پہر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پہر پیا ام ہانی نی اوس سی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزہ سی پس فرمایا وسطی کی اگر
کیا قضا کرتی تہی تو کچہہ یعنی آیا روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین یا بن نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی اور
بیچ روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اوسکی پس کہا ام ہانی نی یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزہ سی پس فرمایا روزہ نفل رکہنی والا مالک
ہی نفس اپنی کا اگر چاہی رکہی روزہ اور اگر چاہی افطار کری **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتدا اگر چاہی روزہ رکہی یعنی نیت روزی کی کری
اور اگر چاہی افطار کری یعنی اختیار کری روزہ رکہنی کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکہنی کی اگر چاہی تمام کری روزیکو اور اگر چاہی
افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزی والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسیکہ کوئی ضیافت کری یا وارد
ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس والفت ہو لیکن پس اسمین دلیل نہین
اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور
ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی ش ح **وعن** الزهري
عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا
منه فقالت حفصة يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه
قال اقضيا يوما آخر مكانه رواه الترمذي وذكر جماعة من الحفاظ رووا عن الزهري عن عائشة مرسلا ولم يذكروا فيه عن عروة
وهذا اصح ورواه ابوداود عن زميل مولى عروة عن عروة عن عائشة اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اونی نقل کی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی تہی مین اور حفصہ روزہ دار
پس روبرو لایا گیا ہماری کہانا خواہش کی ہمنی اسکی پس کہایا ہمنی اوسمین سی پس کہا حفصہ نی اے رسول خدا کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو
لایا گیا ہماری کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا
ایک جماعت کو حافظون سی کہ روایت کیا اونہون نی زہری سی زہری نی روایت کیا عائشہ سی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا اوسمین واسطہ عروہ
کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابو داود نی زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی **ف**
یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اوسکی صیغہ امر کا یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور ش[illegible] مین
کہ یہہ امر استحباب کے لیی ہی اونکی مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہان معنی سقوط راوی کی ہی اسناد سی یعنی سقوط
ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا وہ اسمین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہہ ہی کہ مرسل وہ حدیث
کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابہ کی ش ح **وعن** ام عمارة بنت كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها فدعت له بطعام فقال لها كلي
فقالت اني صائمة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الصائم اذا اكل عنده صلت عليه الملائكة حتى يفرغوا رواه احمد والترمذي
وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی پاس سے منگوایا اونکو اور وسطی حصہ سے کے کہا کہ پس فرمایا حضرت نے اوسکو کہا کہا تو کہا اونہی میں روزہ سے ہوں پھر فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جس وقت کہ کھایا جاتا ہے نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہے دل اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہے روزہ اوسپر رحمت
بہیجتے ہیں فرشتے اوسپر یہانتک کہ فارغ ہوں کہانیوالے نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْغَدَاءَ یَا بِلَالُ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاْکُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ اَشَعَرْتَ
یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
روایت ہی بریدہ سی کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے چاشت ہو کہانی کیلیے ای بلال کہا بلال نے تحقیق میں روزہ دار ہوں یا رسول اللہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاتی ہیں ہم رزق اپنا اور بہتر
رزق بلال کا جنت میں ہی کیا جانتا ہی تو ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہیں ہڈیاں اوسکی اور بخشش چاہتی ہیں اوسکی لیے فرشتے جبتک کہ کہایا
جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

یہہ باب ہے بیچ بیان لیلۃ القدر کی ف یعنی اسمین بیان لیلۃ
القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ کسمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتی ہیں کہ لکہی جاتی ہیں اوسمین رزق اور حلیے
اور احکام کہ سال بہر میں واقع ہونگی اور بعضون نے کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونی اوسکی کی اور بیچ تعیین اس شب کی بہت قول آئی ہیں اور اکثر حدیثون
سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہی خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کی میں خصوصاً ستائیسوین شب میں چنانچہ اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور
لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چہوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی حال اوسکا یہہ ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تہوڑی عمر میں اون کیسی عمل نہیں کر سکنی کی پس دے
اونکو اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ ایکدن حضرت نے ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل میں سے کہ انہون
نے عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسّی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت
یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے اس سے پس آئی حضرت کی پاس جبرئیل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپکی امت نے عبادت
کرنی سے اون لوگون کیسی اسّی اسّی برس تک پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نے خیر بہتر اس سے اون پر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے
اوس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپکی امت نے پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابن ابی حاتم نے جاننا چاہیی کہ ہزار مہینی کی
تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہیں اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی ہوئی
اور لیلۃ القدر میں تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتی ہیں ملائکہ اور روح واسطی
ملاقات مصلیوں اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدایش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت
جنت میں لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی میں یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش
کریں طاعت میں اور اعتماد نکریں اوسپر اور لکہا ہی علما نے کہ جو کوئی کوشش کری بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی
چنانچہ اسی لیے کہا ہی من لم یعرف قدر لیلۃ القدر اور بعضی علما نے کہا ہی کہ اوس رات کی علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہی اونکو
جسنے کہ نہ پہچانے قدر رات کی قدر لیلۃ القدر کی
احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی علامتونکو اہل کشف نے طبری نے ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات میں سجدہ کرتی ہیں اور زمین پر

آدمی پڑتی ہیں بہہ جاتی خود آجاتی ہیں او سجدہ کرتی ہیں اور زمین پر ہر چیز اور صواب یہہ ہے کہ شرط نہیں ہی یہہ باتیں اوس رات کی دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتی ہیں اوس رات کو اور دیکھتی نہیں کوئی چیز انہیں سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا بیٹھی ہوں اور دونوں اوس شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا اور چیز دکھائی نہیں سے اور دوسرے کو کچھ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہہ ہی کہ توفیق ہو ہمیں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع اور خلاص کی اور مختار یہہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال و خلل کا ادای فرائض اور سنتوں موکدہ میں ہو افضل و اکمل ہی والا اسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی لیس للانسان الا ما سعی و کان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ہم مولانا قائلا من اللہ المنور وغیرہ

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کی دہہ دہی رمضان کی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیچ طاق راتوں کی یعنی اکیسوان شب و تئیسویں شب اور پچیسویں شب اور ستائیسویں شب اور انتیسویں شب **وعن** ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کئی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھتا ہوں میں تمہاری خوابوں کو کہ متفق ہوئی ہیں اوپر سات راتوں اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو بیچ سات راتوں اخیر کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل ہیں کی ہیں یعنی اکیسویں شب سی ستائیسویں شب تک سات راتیں ہیں سے اخیر کی یعنی تیئسویں شب سے انتیسویں شب تک لیکن کہ اونتیس کا چاند یقینی ہی اور اوسکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ اعلم **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہی اخیر کی رمضان کی یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسویں شب بیچ ساتویں رات کی کہ باقی رہی یعنی تئیسویں شب بیچ پانچویں رات کی کہ باقی ہی یعنی پچیسویں شب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یا گنا شروع کیجیی آخر سی یعنی تلاش کرو بیچ نویں رات کی بعد بیسویں شب کی کہ وہ انتیسویں شب ہے اور بیچ ساتویں رات کی بعد بیسویں شب کی کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور بیچ پانچویں رات کی بعد بیسویں شب کی کہ وہ پچیسویں شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نی کہا کہ یہہ راتیں کہ وہ بیچ میں بائیسویں شب اور چوبیسویں شب اور چھبیسویں شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر والباقی للبخاری وفی روایۃ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَۃُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف
کیا پہلی دہے میں رمضان کی پھر اعتکاف کیا بیچ کی دہے میں بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے کیا تھا اعتکاف پہلی دہے میں طلب
کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کی دہے میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجھکو فرشتہ نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخری کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ رکھتا ہو
کہ اعتکاف کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخری میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں تعین شب قدر کی پھر بھلایا گیا میں یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی
شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ
کونسی رات ہے وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخری کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر کی دہے کی طاق راتوں میں کہا راوی نے کہ برسا
مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کا ذکر حضرت نے کیا اور اوسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ اونکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکی نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ معنوں کی اور
لفظ واسطے مسلم کی اس قول تک فقیل لی انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی واسطے بخاری کی اور یہ روایت عبد اللہ انیس کی کہ کہا تئیسویں
شب یعنی عوض بیچ اکیسویں شب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی گول سا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں
اور بیچ سجدہ میں [illegible] کا معنی نے کی ہے اور متعلق ہے ساتھ قول اسکے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا
تو یہ بھی دیکھا تھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بھی برسا تھا وہی علامت اونہوں نے پائی اور صبح
کی اسمیں کہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب تھی شیخ مولانا
وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَّقُوْلُ مَنْ یَّقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَۃَ
الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّہَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّہَا لَیْلَۃُ
سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّہَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَۃِ
اَوْ بِالْاٰیَۃِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا
پوچھا میں نے ابی بن کعب سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر
کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور
تحقیق وہ دہے آخری میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب نے نہیں کہا ان شاء اللہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس
کہا میں نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کنیت ہے ابی بن کعب کی کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اس دن نہیں روشنی ہوتی واسطے اوسکی یعنی اور دیکھا میں نے آفتاب صبح ستائیسویں کو کہ نکلا اسطرح نقل کی یہ مسلم نے **ف**
نہ اعتماد کریں لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہے اور بحسب ظن غالب کے فتوی دیا ہو یعنی اگر جانیں گے کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہے تو اسی رات میں قیام
کریں گے اور ترک کریں گے قیام تمام راتوں کا اسی لیے ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہے اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور ان شاء اللہ نہ کہا یعنی ان شاء
اللہ کہنے میں قسم جزما اور منعقد نہیں ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ نہ کہا تا قسم جزما ہو **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَہِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَہِدُ فِیْ غَیْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کی اخیر کی عشرہ میں وہ قدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اوسکی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنی یاد الٰہی

طاعت میں جیسا کہ لیلۃ القدر میں ہے ع وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل
العشر شد مئزره وأحيى ليله وأيقظ أهله متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت
کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندھتے تہہ بند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مضبوط باندھنی
تہہ بند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرمائی عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتوں سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنی اکثر رات تمام
رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے اور ایک روایت میں جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگے تو
مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے تھے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکے نہیں واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنی جگاتے دیتے
گھر والے بیبیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرے کی میں واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی ع دہ لانا الفصل
الثانی فصل دوسری عن عائشة قلت يا رسول الله أرأيت إن علمت أي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها
قال قولي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني رواه أحمد وابن ماجة والترمذي وصححه روایت ہے عائشہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو
مجھکو اگر جانوں میں کونسی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اوسمیں یعنی کیا دعا مانگوں اوس وقت فرمایا کہہ یا الہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معاف
کرنیکو پس معاف کر مجھسے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف یہہ دعا جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو اور ایک روایت
میں آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالی سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشش اونکو اور عافیت دے اون کو ع وعن أبي بكرة قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول التمسوها يعني ليلة القدر في تسع يبقين أو في سبع يبقين أو في خمس يبقين أو ثلث يبقين أو آخر
ليلة رواه الترمذي اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نو رات کے
کہ باقی رہیں یعنی اونتیسویں شب یا بیچ ساتوں کی کہ باقی رہیں یعنی ستائیسویں شب یا پانچویں میں کہ باقی ہیں یعنی پچیسویں شب یا تیسریں میں کہ باقی رہیں
یعنی تیئیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلخ کی رات نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
ليلة القدر فقال هي في كل رمضان رواه أبو داود وقال رواه سفيان وشعبة عن أبي إسحق موقوفا على ابن عمر
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کی پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا نقل
کی یہہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر پر ف ہر رمضان میں اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہیں ہوتا شب قدر سے یعنی
ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہے اوسمیں شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہیں
اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہہ ظاہر کیا آخر کی دہے میں ہے اسکی سند نہیں ہوئی ۔ مولانا وعن عبد الله بن أنيس قال قلت يا رسول
الله إن لي بادية أكون فيها وأنا أصلي فيها بحمد الله فمرني بليلة أنزلها إلى هذا المسجد فقال انزل ليلة ثلث وعشرين
قيل لابنه كيف كان أبوك يصنع قال كان يدخل المسجد إذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح
فإذا صلى الصبح وجد دابته على باب المسجد فجلس عليها ولحق بباديته رواه أبو داود
اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنی میرا گھر جنگل میں ہے کہ رہتا ہوں میں اوسمیں اور نماز پڑھتا ہوں ساتھ
شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجھکو ساتھ ایک رات کی کہ اتروں میں اوسمیں طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان میں کونسی ہے اوس رات مسجد نبوی
میں آکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے تیئیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبداللہ کے کہ نام اوسکا ضمرہ تھا کس طرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے

ہاتا ہے یعنی داخل ہوتا مسجد مین بیٹھکر پڑھتا نماز عصر کی یعنی بیسوین تاریخ رمضان کی دن نکلتا اوس سے واسطی کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی
ہی یہانتک کہ نماز پڑہتی صبح کی پس ہو وقت کہ نماز پڑھتی فجر کی باقی جانور اپنا دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوتی اوسپر اور پہنچتی جنگل ہی مین نقل کی
یہہ ابو داود نی **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آتی ہی اس سے تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہہ کہ جس سال حضرت نی اونکو یہہ فرمایا اوس سال تئیسوین کو لیلۃ القدر
ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہہ سمجہی کہ ہر سال یہی تاریخ ہوتی ہی اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو بہی تعیین اوسکی معلوم نہ تہی تو مراد یہہ ہی
کہ تعیین ہر سال کی معلوم نہ تہی اور کبہی کبہی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو یعنی انکو لیلۃ
القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبادة بن الصامت قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم ليخبرنا بليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين فقال خرجت لأخبركم بليلة القدر فتلاحى فلان وفلان فرفعت وعسى أن يكون خيرا لكم فالتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة رواه البخاري

روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جہگڑی دو شخص مسلمانون مین سی پس فرمایا حضرت نی نکلا تہا
مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جہگڑا فلانا اور فلانا پس اوٹھا لی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہہ بہتر تمہاری پس تلاش کرو اوسکو انتیسوین
مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام دو شخصون کا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن
مالک تہا اور وہان تعلی یعنی تعیین اوسکی میری خاطر سی اوٹھ گئی بسبب شومی جہگڑنی اونکی کی اس سے معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری
ہی اوسکی سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بہلائیونسی اور جو بہتر تمہاری لیی کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا ع ٭٭

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام في كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم او قاعد يذكر الله عز وجل فاذا كان يوم عيدهم يعني يوم فطرهم باهى بهم ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء اجير وفى عمله قالوا ربنا جزاؤه ان يوفى اجره قال ملائكتي عبيدي وامائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتي وجلالي وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لاجيبنهم فيقول ارجعوا فقد غفرت لكم وبدلت سيئاتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي في شعب الايمان

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتونسی
دعا بخشش کی کرتی ہین ہر بندی کی لیی کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑھتا یا طواف کرتا ہو یا اور کچہہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہوئی یا بیٹھی ہوئی یا ذکر کرتا ہو اللہ
عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالی فرشتون اپنی سی یعنی اون فرشتون سی کہ
جنہون نی طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرماتا ہی ای فرشتو میری کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتی ہین فرشتی ای رب
ہماری بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوی مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتون میری غلامون میری اور لونڈیون میری
نی ادا کیا فرض میرا کہ تہا اونپر یعنی روزہ پہر نکلی یعنی گہرون سی طرف عیدگاہ کی چلاتی ہوئی ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی
اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلند مرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی اپنی
گہرونکو تحقیق بخشا مینی تمکو اور بدل ڈالین مینی برائیان تمہاری نیکیون سی لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نی پس
پہرتی ہین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین ہین ٹہیرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹہیرنا بیچ مسجد جماعت کی ساتہہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور حیض و نفاس سی اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی اسلیئی کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتی رہی اوسمین اور در مختار مین لکھا ہی کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنے سی ادا ہو جاتی ہی اور تارک اوسکی ملامت نہین کیئی جاتی اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتہہ نذر کرنیکی زبان سی خواہ نذر مطلق ہو جیسی کہی کہ مینی اپنی پر اعتکاف تین دن کا اللہ کی لیئی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ مینی نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین تین دن کا اعتکاف کرونگا اور سوای ان دونون قسمون کی مستحب ہے کہ پہر اکثر مدت اعتکاف نفل کی لیئی حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف کی کری جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کیا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم رح سی اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوی تو نیت اعتکاف کی کری اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینی جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتہہ سی نجاوی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدہی دن سی زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سی سوای ظاہر روایت کی یہہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ہذا شرح ہدایہ و درمختار

الفصل الاول

فصل پہلی **عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه** روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اعتکاف کرتی آخر دہی رمضان کی مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نی پہر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نی پیچہی اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نی یعنی اپنی گہرون مین مسجد بیت بنا کی کہا ہی فقہا نی کہ مستحب ہی عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہیرا کر اوسمین اعتکاف کرین پس وہ اونکی حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہی بلا ضرورت اوسمین سی نکلین اور عورتونکو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ہذا شرح ہدایہ و عالمگیری و درمختار **وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتہہ بہلائی کی اور تہی بہت سخاوت کرتی رمضان مین تہی جبرئیل ملاقات کرتی حضرت سی ہر شب رمضان مین پیش کرتی روبرو جبرئیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتہہ تجوید کی پس جس وقت ملاقات کرتی حضرت سی جبرئیل ہوتی حضرت بہت سخاوت کرنیوالی ساتہہ بہلائی کی باوجہہ تیز ہوا سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہت سخی لوگون مین ساتہہ بہلائی کی یعنی خلقت کو نفع بہت پہنچاتی تہی اور بہلائی بہت کرتی تہی بہ نسبت اور وقتون کی خصوصا رمضان مین کہ وہ ایام برکت مین نیکی کرنی اوسمین افضل ہی اور ہوا چلائی گئی سی یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہی تمثیل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی بہی زیادہ حضرت ہوتی تہی نفع پہنچانی اور بہلائی کرنی مین وقت ملاقات جبرئیل کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اسکی کہ آدمی کو فضلا و نیکون و صحبت نیکون سے نیکی مین زیادہ کوشش کرنی چاہی بہلائی نیکی کرنی مین اور یہہ حدیث باب اعتکاف مین اسلیئی لائی کہ حضرت رمضان مین اعتکاف بہی کرتی تہی ہذا شرح **وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پیش کیا جاتا تہا یعنی جبرئیل پڑہتی تہی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرت کی دو بار اوس سال مین کہ حضرت وفات کئی گئی اور تہی حضرت اعتکاف کرتی

ہر سال مین دس دن پہر اعتکاف کیا بیس دن اوس سال مین کہ وفات کیے گئی نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتے تہے روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتے تہے دونون روایتون مین مخالفت کچہہ نہین ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑہتے ہون جبرئیل اور پہر پڑہتے ہون روبرو انکے حضرت جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بہی سنت ہے اور دو بار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین اسلئے کہ کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتہہ حاضر ہونے کی درگاہ الٰہی مین **بیت** وعدۂ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیزتر گردد اور اوسمین تنبیہ ہے امت کو یہہ کہ لازم ہے ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالی کی اور واسطے کہڑی ہونیکی روبرو اوسکی رزقنا اللہ ع مح ؛ **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد مین پس کنگہی کردیتی مین اونکی اور نہ داخل ہوتے گہر مین مگر واسطے حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہے اعتکاف اوسکا اور دلیل ہے اسپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دہووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا پاس مین بیچ مسجد کی اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اوسکا اور نکلنا واسطے حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت بہی بغیر حاجت یعنی ضرورۃ کی نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہے اعتکاف اوسکا حاجت دو طرح کی ہوتی ہے طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب اور پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہو اور غسل جمعہ کی حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہے مگر شرح اوراد مین لکہا ہے کہ نکلے غسل کی لئے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سے ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت مین ہے اس سے اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور موذن اور غیر موذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لئے نکلے بوقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہوویگا مگر مکروہ تنزیہی ہے زیادہ ٹہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گہر سے کہانا لانا بہی داخل حاجت مین ہے اور اگر مسجد گرنے لگی یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اوسی ساعت نکلکر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہوویگا اعتکاف اوسکا استحساناً کذا فی البدائع اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کی اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہوویگا اور اگر نکلا اپنا یا پاخانہ کی لئے اور قرض خواہ نے روک رکہا ایکساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین فاسد ہوویگا اور کوئی ڈوبتا ہوا جلتا ہو اور یہہ اوسکے نکالنے کی لئے نکلا یا جہاد کی لئے اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کی لئے تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر [illegible] المسجد کی نکلیگا ایکساعت یعنی لحظہ بہر بہی اگرچہ بہولے سے نکلے اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح عالمگیری ؛ و درمختار **ف** اس حدیث سے یہہ بہی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بہی معتکف کو مسجد مین جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین ؛ مولانا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ عمر نے پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تہی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایکرات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت مین جاہلیت اوس حالت کو کہتے ہین کہ تہی اوپر عرب کے پہلے حضرت کی نبوۃ کی اور بعضون نے کہا کہ مراد اوس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کی تہی اور ایکرات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے اور پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحباب کے لئے ہے بلکہ نذر کی ہو پہلے اسلام کی لئے اور اگر

اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیی ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے پورا کرنا اوسکا یعنے بعد اسلام کی مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین صحیح ہی نذر اوسکی دلیلین کہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو دیتی ہین اوپر بیان کئی گئی اور کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی ظاہر الروایت یہہ ہے کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سی یہہ ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہی اوسمین روزہ بھی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی حال اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نی لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھہ اور دلیل اونکی حدیث عائشہ رض کی ہی کہ آگی آتی ہی لا اعتکاف الخ اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکہنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینہ مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکہا ہو اور پہر نذر کری اعتکاف اوسکا کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتہہ روزون مستقل کی پس نہین جائز ہونگی قضا اوسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکہتا ہو یا اور کچھ اور اگر کسی روزونکی اعتکاف کی نیت کری تو اون دنونکی راتونکا بہی اعتکاف لازم ہو جاتا ہی اور اسیطرح جو نذر کری اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا بہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ متصل نکہا ہو [illegible]

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی مین رمضان کی پس نہ اعتکاف کیا ایک برس بسبب کسی عذر کی نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کئے جاوین جبکہ فوت ہوجاوین جیسیکہ قضا کئی جاتی ہین فرائض نہین تشبیہہ ہے قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ہی ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پہر داخل ہوتی بیچ جگہہ اعتکاف اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوزاعی اور ثوری نی کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سی ہے اور چارون اماموں کی نزدیک یہہ ہے کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کے اگر ارادہ کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلی اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس انکی نزدیک دلیل حدیث کی یہہ ہے کہ حضرت ساتہہ نیت اعتکاف کی پہلی غروب کے مسجد مین آتی تہی اور شب کو وہان رہتی جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس حجرہ مین کہ اعتکاف کی لیی پردی کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتی تہی الگ ہوکر لوگونسی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو تہا

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لیتے جبکہ نکلتی حاجت کی لیے پوچھتی بیمار کو اوس حالت میں کہ ہوتی اعتکاف میں یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد کی پس گذرتی جسطرح کہ ہوتی پس نہ ٹھہرتی تو پوچھتی اوسکو
سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی گذرتی نہ ٹھہرتی اوس بیمار کی ہوتی وہ اور نہ میل کرتی اوسطرف اور نہ ٹھہرتی بلکہ سیدہی پوچھتی چلی جاتی
اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کی مجمل کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹھہرتی اور نہ میل کرتی تا اوسطرف اور لفظ یسال بیان ہے یعود کا بطریق
استیناف کی کہا حسن و نخعی نی کہ جایز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادہ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چاروں اماموں کی جبکہ نکلی قضاء حاجت
کی لیے اور اتفاق پڑی اوسکو عیادہ مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھہرا ہو واسطی اور نہ بہیٹا زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہوتا اعتکاف اور اگر ٹھہرا ہو کا
اور زیادہ بہیٹیگا قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کر کر جنازی کی لیے اور نماز جنازہ کی لیے اور عیادہ کی لیے نہ نکلی اور اگر نکلیگا
ان چیزونکی لیے تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلیگا عیادہ مریض اور نماز جنازہ کو اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننی کو
تو جایز ہی یہہ فتح و عالمگیری + **وعنها قالت السنة على المعتكف ان لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمس المرأة
ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في مسجد جامع رواه ابو داود**
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادہ کری مریض کی یعنی ساتہہ قصد کی اور نہ ہیر نکلی اور نہ حاضر
ہو واسطی نماز جنازی کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورت سی اور نہ مباشرت کری عورت سی اور نہ نکلی واسطی کسی کام کی مگر اوس کام کی لیے کہ
ضروری ہی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی لیے اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف**
نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہ فعال کرنی
معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین
اور جایز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اوس چیز کی کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز کا مکروہ تحریمی
ہے اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کیلیے یا عیال کی لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت
نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادہ جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتون سی واجب ہے اور کلام
مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتہہ ضرورۃ کی داخل خیر مین ہے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورۃ مسجد مین الحسنات کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی
جیسے آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیی کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیاء و
صالحین اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی یہہ دلیل حنفیہ کی ہی بیچ شرط ہونی روزہ کی اعتکاف مین اور
مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑہتی ہون امام ابو حنیفہ رح سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت
سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا بیان افضل کا ہی لکہا ہی علماء نی کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام
پہر مسجد نبوی مین پہر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پہر مسجد جامع مین پہر اوس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی
نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین شرح درمختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه كان اذا اعتكف طرح له فراشه او يوضع له سريره وراء اسطوانة التوبة رواه ابن ماجة** روایت ہی ابن
عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اونکی لیے بچہونا اونکا یا رکہی جاتی اونکی لیے چارپائی اونکی پیچہی پاس
ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کی سی یہہ نام اسواسطی ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سی ایک

تقصیر ہوئی تھی اونہوں نی اپنی تئین اوس ستون سی باندہ دیا تھا کئی روز تک بندہی رہی بعد کئی دن کی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہول دیا ؁ح ✦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ ھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتکاف کرنیوالیکی حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہونسی اور جاری کی جاتی ہین واسطی اوسکی نیکیان مانند کرنیوالی سب نیکیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف بند رہتا ہی گناہونسی یعنی جو کہ مسجد مین رکا رہتا ہی اوسکی شان سی ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سی اور لفظ یجری ساتہہ جیم اور رای مہملہ کی ہی اور صیغہ مجہول کا ہی او بعضون نی کہا کہ معروف کا یعنی جاری کی جاتی ہین او ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالیکی لیی ثواب اون نیکیون کی کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ جیم اور زای معجمہ کی ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادہ مریض کی اور ساتہہ جانی جنازیکی اور ملاقات کرنی مسلمانونکی اور سوا انکی جسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی کو اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادۃ او خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت ہمیشہ نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالی کی قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سی بچا رہتا ہی او مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہے پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کہ ای مولی میری تیری دروازی سی ٹلنی کا نہین جبتک کہ تو مجہی بخشیگا نہین اور میری سب مقاصد برلانیکا نہین اور میری غم کو دور نہین کرنیکا شروع ہی امداد الفتاح

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کی ف جاننا چاہیی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات سی ہی خصوصا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور نماز مین پچیس و پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو او جیل تئین بہی قرآن سی او مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر و تذکر یعنی یاد دلانی امور دین و آخرۃ کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الہی یاد او مستحضر ہون اور اوپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سی پکڑی جاوی نہ یہہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل او پہ نہ کری قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ قصد ازین جاننا چاہی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر او تذکر او فہم معنی سوا پڑہنی قرآن کی ساتہہ آہستگی و ترتیل او حضور دل کی اسی لیی تجوید قرآن کی لازم ہی او کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادۃ کی لیی ہے سات روز کی کم مین نچاہیی اور جسقدر اس سی زیادہ مین ختم کری افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانی اوسکو بہی چاہیی کہ حضور دل سی شروع کری اور ہمیشہ اپنی دل مین مستحضر رکہے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا او احکام اوسکی ہین کہ اپنی بندونپہ کئی ہین اور ایسا عاجزی او فروتنی سی پڑہی کہ گویا کلام اسی سنتا ہی **آداب** تلاوت کی یہہ ہین کہ وضو ساتہہ مسواک کے کرکر اچہی جگہہ مین متواضع او رو بقبلہ بیٹہی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتہہ حضور دل کی اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کی ہی دعا شروع کی او اعوذ او بسم اللہ پڑہ کر شروع کری اور جانی کہ کلام خدا تعالی کا بی دہلہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتہہ تدبر او تفکر او ترتیل کی پڑہی او آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کری او مغفرت و رحمت اپنی لیی مانگی او آیت عذاب وعید پر پناہ چاہی او آیت تنزیہ او تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کے پاکی کا بیان ہو او سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑہنی کی روئی اور اگر رونا نہ آوی بتکلف غمگین ہوکر اپنی کو رونہا کہ کری اور دری اسکی نہو کہ جلدی ختم کری ایسی کم پڑہنا ساتہہ تدبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنی سی کہ خالی

ہوا ان بیٹہ پونسی اور زیادہ پڑہنی مین سوای ختم شمار کی کچھہ فائدہ نہین بلکہ ترکمنت بدعا امر ممنوع کا ہی اور یہہ جو اس زمانی مین رواج نکلا ہی کہ ایک روز کی ختم کرنی
پر اور مانند اسکی پر فخر کرتی ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند
اور بعضی بزرگونسی جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور اونکو اونکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھہ تدبر اور ذوق و حضور
دلکی میسر ہوا وسیر اکتفا کری اور جس مجلس مین کہ لوگ دنیا کاموں مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکری اور اگر ضرور ہو اور دوسری جگہہ میسر نہو تو آہستہ
پڑہی اور اگر لوگ مستعد سننی کی اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑہنی والا اور سننی والا اجر مین شریک و یکسان ہین
اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر پڑہنا یاد پڑہنی سی افضل ہے ایسی کہ آنکہین اور اور اعضا بہی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی
اور چاہی کہ قرآنکو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی او پینی اور سب کاموں سی باز رہی اور اگر
کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کرکر کلام کری بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کری اور غلط پڑہنی سی پرہیز کری اور ترتیل و تجوید سی بی
تکلف پڑہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کسیکی نکری مگر عالم با عمل اور استاد اور والدین کی لیی جائز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کری لوگونکی مجمع مین کری اور محبان
اور اپنی قرابتیونکو اوسوقت حاضر کری اور دعا مین شامل کری کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کری کہ افضل
ہے اور تکیہ لگاکر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہی لیکن افضل یہ ہے کہ مودب بیٹہہ کر پڑہی اور اسیطرح راہ مین پڑہنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکار کر پڑہی و الا چپکی
پڑہی اور بیچ جگہہ نجس اور مکروہ کی مانند حمام او کیبل اور کوڑی وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآنکی تقطیع بہت چہوٹی او ٹکڑی ٹکڑی متفرق نکری تا حرمت اوسکی
کم نہو اور آیتین سبب ضرورت کی تعویذان اور مانند اونکی کرنی جائز ہین اور قرآنکو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بہی نلیجاوی تا مبادا کفار
ہاتہہ مین پڑے اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ
اگر ایک شخص ایک شہر مین مشرق او مغرب کی حفظ کر لی تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورہ کا سب مسلمانون پر واجب ہے کذا فی فتاوی
الحجہ اور سیکہنا باقی قرآن کا او سیکہنا اوسکی احکام او تفقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیہ اور پانون پہیلانی مصحف کی طرف اگر سامنی پانونکی نہو تو مکروہ
نہین اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکہا ہو تو ادہر پانون پہیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کی نیچی
رکہنا سفر مین حفاظت کی لیی مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن
کے یہہ ہے اللہم انی اشہد ان ہذا کتابک المنزل من عندک علی رسولک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین و کلامک الناطق علی لسان نبیک
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ کتاب تیری ہی اوتاری گئی ہی تیری پاس سی تیری رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت کرے اللہ اونپر اور آل اوسکی اور اصحاب اوسکی اور تابعدارون پر سب پر اور کلام ہی
ہدایۃ ہادیا منک لخلقک وحبلا متصلا فیما بینک وبین عبادک اللہم فاجعل نظری فیہ عبادۃ وقرأتی فیہ فکرا وفکری فیہ اعتبارا انک انت
کہ تو نی اوسکو ہدایت کرنیوالا ہدایت کی اپنی خلق کیلیے اور رسی متصل درمیان اپنی اور بندونکی یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قرائت میری کو اسمین فکر او فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق
الرؤف الرحیم رب اعوذ بک من ہمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ؛ بعد اسکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کر کہی
تو بہت مہربان رحم والا ہی رب میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری وسوسون شیطانونکی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اے رب میری اس سی کہ حاضر ہون شیطان میری پاس
اللہم ربی بالحق انزلتہ وبالحق نزل اللہم عظم رغبتی فیہ واجعلہ نورا لبصری وشفاء لصدری وذہابا لہمی وحزنی وبیض بہ وجہی وارزقنی تلاوتہ وفہم معانیہ برحمتک
یا اللہ ساتہہ حق کے اوتارا تونی اوسکو اور ساتہہ حق کی اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری بیچ اوسکی اور کر اوسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میری کا اور سبب جاتی رہنی فکر و غم میری کا اور روشن کر ساتہہ اوسکی مونہہ میری کو
اور نصیب کر مجکو تلاوت اوسکی اور سمجہہ معانی اوسکی ساتہہ رحمت اپنی کی یا ارحم الراحمین ای بہت مہربان مہربانونکی اور بعد تلاوت ختم کی یہہ دعا پڑہی ہاتہہ اوٹہا کر

اللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَفِي الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَفِي الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا ؂ اور یا
اللہ کر قرآن کو میرے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ ؂
جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منتہی الطالب ؂ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے
کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی
اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کیے خیر جگہ سے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سے حال میں کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَكَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَ
الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِيْهًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِيًّا اَوْ عِدْلًا فَاَنْتَ
رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ نَتَّخِذَ شَرِيْكًا فِيْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ
اصْطَفٰى آللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاَحْكَمُ وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ
رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا
بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارا وہ شخص ہے
کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جو کوئی سیکھے قرآن یا سیکھتا ہو سیکھنی کا اور سکھا دے اور اسکو واسطے بہتری اور
اس سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام و معانی اور دقائق قرآن کی سیکھے ؂ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ اِثْمٍ
وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھی بیٹھی ہوئی اوپر چبوتری سایہ دار کی پس فرمایا کون سا تم مین
سے دوست رکہتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کی یا عقیق کی پس لاوی دو اونٹنیان بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی ناتی کی عرض
کیا ہم نی یا رسول اللہ ہم سب دوست رکہتی ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سکہاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطی اوسکی
دو اونٹنیون سی اور تین آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی تین اونٹنیون سی اور چار آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی چار اونٹنیون سی اور گنتی آیتون کی سوا اسکی بہتر ہی گنتی
اونٹنیون کی سی یعنی زیادہ چار آیتون سی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیون سی مثلا پانچ اونٹنیون سی پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سی اسیطرح بعد اسکی اور یہہ بہی نقل کی یہہ مسلم نی ف
اور چبوتری سایہ دار کی ایک چبوترا تہا ہوا تہا سامنی مسجد کی کہ وہین فقرا مہاجرین رہتی تہی نہایت عابد اور زاہد اور بطحان ایک ندی مدینہ کا
اور عقیق بہی نام ہی ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونون جگہون مین بازار لگتا تہا اور اونٹ اوسمین بکتی تہی اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکہتی ہین خصوصا
بڑی کوہان کی پس حضرت نی سوال مذکور کرکی رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سی پس ذکر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکی
سمجہانی کی لیے ورنہ تمام دنیا یہہ قدر نہین رکہتی مقابلہ مین ایک آیت کی ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَؤُهُنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ
صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پہری طرف گہر کی یہہ کہ پاوی اپنی گہر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہم نی کہ ہان فرمایا پس
تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کی بہتر ہی واسطی اوسکی تین اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ
فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماہر قرآن کا ساتہہ فرشتون لکہنی والون
بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطی اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف ماہر قرآن وہ ہی کہ اسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہین پڑہنی مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سی وہ فرشتی ہین کہ جو لوح
محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکہتی ہین یا وہ فرشتی کہ اعمال بندونکی لکہتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتہہ اونکی ہی یعنی دنیا مین ونکا سا عمل کرتا ہی اور
آخرت مین اوسکی ایسی منازل ہونگی کہ ہوگا اونمین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اوسمین عنت
اور اٹکی پڑہنی یا اور یہہ معنی اسکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہی وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ کی زمرہ
کے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑہنی والیکو بہی باعتبار مشقت کی اسطرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی شرح شرح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ
بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رشک مگر اوپر دو شخصونکی یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر
ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور
دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سی اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کہا میرک نی کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کری زوال نعمت کی کسیکی لیے پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتہہ آیات و احادیث صحیحہ کے

اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کری کہ میری پاس بہی ہو بغیر آرزو کرنی زوال اوسکی کی اور اسی سی اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر ہو وہ
امور دنیا مین مباح ہی اگر ہو طاعت مین تو مستحب ہی یعنی مثلا کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکھکر آرزو کری کہ اگر میری پاس پیسا ہو تو مین بہی بناؤن خوب ہی تو ثواب
پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین بنا بر اسلیے کہا ہی مظہر نی کہ یعنی
نہین لایق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو وی مثل اوسکی نعمت جیسیکہ اور پاس کسی کے مگر یہہ کہ نعمت ایسی کہ قرب ہے حاصل ہو سبب اوسکی مانند تلاوۃ قرآن اور تصدق
کرنیکی اور سوائی انکی اور بہلائیان نہین اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی
اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اوسکی یا اوسکو نماز مین پڑہتا ہی اوسکو شرح ۱۲ وَ
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ
وَطَعْمُہَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَہَا وَطَعْمُہَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال مسلمان کی کہ پڑہتا ہو قرآن مانند مثال ترنج
کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچہا ہوتا ہی اور مثال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند مثال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ
اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند مثال اندراین کی بیل کی نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور مثال اوس منافق کا
کہ پڑہتا ہو قرآن مانند مثال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان
کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن و عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی **ف** مومن پڑہنی والا قرآن
کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی سبب ثبات ایمان کی اوسکی دلمین اور خوشبو کہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین سبب سننی قراۃ اوسکی اور سیکہتی
ہین قرآن اوس سی ۱۲ شرح ۱۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِہٰذَا الْکِتَابِ
اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہی ساتہہ اس
کتاب کے یعنی کلام اللہ کی کتنی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتہہ اوسکی کتنی لوگونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند
کرتا ہی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہی اور عقبیٰ مین داخل کرتا ہی اون لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن نہ پڑہا اور
نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی ۱۲ شرح ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ہُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ
سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ
فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْہَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اَخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْہَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ
فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ
تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْہَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْہَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی
لَا اَرَاہَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْہَا لَا تَتَوَارٰی مِنْہُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوس وقت کہ وہ یعنی مین پڑہتا تہا رات کو سورہ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی ناگاہ
شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑہنی سی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس گہوڑا بہی ٹہیر گیا یعنی یہ گمان کیا کہ یون مین شوخی کرتا تہا پہر پڑہنی لگا
پہر جولانی کی گہوڑی نی پہر جب ہو رہی پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا
پڑہنا اور تہا بیٹا سعید کا یحیی قریب گہوڑی کی ڈرا یہہ کہ پہنچاوی اوسکو ایذا یعنی پس گیا سید بیٹی کی طرف تاکہ سرکاوی گہوڑی کی پاس سے پس جب سرکا
اوسکو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت نی پڑہے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نی ڈرا مین یا رسول اللہ اس سی کہ کچلی گہوڑا یحیی کو اور تہا گہوڑا یحیی کی
نزدیک سے پس پہرا مین طرف یحیی کی اور اوٹہایا مینی سر اپنا طرف آسمان کی پس تہی ناگہان ایک چیز مانند ابر کی اوسمین مانند چراغونکی پس نکلا مین یعنی باہر
پہر وہ یہانتک کہ نہ دیکہا مینی اوسکو یعنی چراغانکو فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تہی فرشتی نزدیک ہوئی تہی واسطی آواز قرأت تیری کی
اگر پڑہتا رہتا تو البتہ صبح کرتی فرشتی دیکہتی لوگ طرف اونکی نہ چہپتی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت
صیغہ متکلم کی یون ہی عرجت نی الجو یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کی **ف** گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی ڈر سی کہ اوتری تہی
واسطی سننی قرآن کی اور ٹہیر جاتا تہا سبب پڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالت چہپنی مین اور لفظ اونکی معنی ابن حجر نی یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہتا
ہی سورہ کو کہ سبب اسی حالت عجیبہ کا اور اگر ہمیشہ اوسی زمانہ آئندہ مین ایسی حالت نہ ہوتی تا اسکو ملکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی علت یا
ہی لین زمانی ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نی اور طیبی کہا اوسکی جواب مین فی شفقت اوسکی پس صاحب جمع نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی
ایک چیزی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اتردام کرتی ہین قرآن کی سنی پر یہانتک ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہو ہوا ایسکی درمیان
ونکی اور درمیان آسمان کی اور تہی یہہ چراغ مونہہ اونکی ع ع ؛ **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ**
حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورۂ
کہف اور ایکطرف اوسکی گہوڑا تہا بندہا ہوا ساتہہ دو رسیون کی ڈہانک لیا اوس گہوڑیکو ایک ابر نی اور ہونی لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑی
اوسکی نی اچہلنا کودنا پس سبب بہ کی اوس شخص نی آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ تہی سکینہ اوتری تہی بسبب پڑہنی
قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب و رحمت کو اور اوسکی سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی
نفس کی باقی نہی رہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر ہوتی ہی ع ع ؛ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى**
قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ
اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی
سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا مینی اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ
تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نی جواب دو واسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اونکی جس وقت پکاری تمکو پہر فرمایا

کیا نہ سکہلاؤنمین تجکو بہت بڑی سورۃ یعنی افضل سورۃ قرآنمین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سی پہر پکڑا حضرت نے ہاتہہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ نکلیو
کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تہا کہ البتہ سکہلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سی فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ
پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جواب الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو جواب دینی سی نماز نہین جاتی تہی جیسی خطاب کرنی پیغمبر سے کبہی نماز نہین جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی
ہے اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی بہت ہین باوجود اختصار لفظونکی چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک
نعبد وایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ جو کچہہ اگلی کتابونمین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچہہ قرآن مین ہی وہ سب سورہ فاتحہ مین
ہے اور جو کچہہ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہی اس آیت پر ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی
دین ہمنی تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی اونکی ساتہہ فصاحت کے اور علما کی مراد اونسی سورہ فاتحہ ہی اور دیا ہمنی
تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بہی فاتحہ ہی اور اسکو یہہ جز عظیم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی **ع ح** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَءُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ٹہہراؤ اپنی گہرون کو مقبرے تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی
ہی اوسمین سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ٹہیراؤ گہرون کو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتی ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اسطرح
یہہ گہرونکو مت چہوڑو کہ مردونکی مانند پڑی رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گہرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل و بہت فائدہ
مند ہی گہرونکو اور گہر والونکو وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان شیطان اخرک اور خاص عدد بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین بہت سی نام اور احکام اللہ
تعالی کی ہین **ع ح** وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ وَتَرْکَهَا
حَسْرَةٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہو قرآن پس تحقیق
وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا پڑہنی والونکی پڑہو یعنی بالخصوص دو سورتین چمکتی ہوئین سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون
آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابرکی یا دونون سایہ کرنیوالی چیزین ہین یا دونون کاروان ہین پرندہ جانورون کی صف باندہی
ہوئی جہگڑین کی پڑہنی والون اپنی کی طرف سی پڑہو سورہ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑہنی یاد و تامل اور معانی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر
برکت ہی یعنی نفع عظیم ہی اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکہتی اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل اور کسل یعنی
بسبب درازی اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر دو چمکتی ہوئین یعنی سبب نور
ہدایت اور زیادتی ثواب کی روشن ہین پس گویا کہ یہہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتونکی اللہ تعالی کی نزدیک بمنزلہ چاندکی ہین بہ نسبت تمام
ستارونکی اور ٹکڑی ہین ابرکی کہ سایہ کرینگی اپنی پڑہنی والونپر گرمی موقف کیسی اور سایہ کرنیوالی چیزین ہین یعنی پہلو یا اوجہل اول انکا کہ ہوگا
نسبت اول کی اور قریب ہونگی اپنی پڑہنی والونکی سرسی جیسی بادشاہونکی سرپر سایہ کرتی ہین چتر وغیرہ کا بہ سایہ ہی ہوگا اور روشنی ہی اور
کہا طیبی نی کہ لفظ او لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کی لیے ہیں اول یعنی بصورت ابر کی یہہ سورتین وسکی ایسی ہونگی کہ پڑہنا انکو اور سمجہنا معنی ان کا

اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیز کی اوسکی ایسی ہوگی کہ پڑھا ہی او معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیونکی اوسکی ایسی ہوگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اوسکو تعلیم بھی کیں ۱۲ ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور پڑھنی والی قرآن کی وہ کہ عمل کرتی تھی ساتھہ اوسکی آگی ہونگیں ساری قرآن کی سورۃ البقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑی ہیں ابر کی یا دو ٹکڑی ہیں سایہ کے سیاہ درمیان ہین اونکی ایک چمک ہے گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندی جانورونکی صف باندہی ہوئی جھگڑینگی پڑھنی والونکی طرف سی یعنی اپنی پڑھنی والونکی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم نی ف لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرتی تھی دلالت کرتی ہی یہہ اسپر کہ جسنی پڑھا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہوا اہل قرآن سی اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور آگی ہونگی یعنی ساری قرآن کی ثواب کے آگی ہوگا ثواب ان سورتونکا اور بعضون نی کہا کہ صورت بنائی جاویگی ایسی کہ دیکھین گی اوسکو لوگ جیسی کہ صورت بنی گی اور اعمال کی تولنی کی لیی میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکی سیاہ ہونگی اور ایسی ابر کا سایہ خوب ہوتا ہی اور درمیان مین اونکی ایک چمک ہی یعنی باوجود دلدار ہونیکی نہین مانع ہونگی روشنی کی اور بعضون نی کہا کہ شرق کہ معنے مین ہی یعنی درمیان اون دونون سورۃ کی تو نکی فرق ہوگا واسطی تمیز کی ساتھہ بسملہ کی ۱۲ ع وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ابن کعب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر کہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالی کی ساتھہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ کی ساتھہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتھہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نی ف اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ سپرد کیا حضرت کی اول از راہ ادب کے اور جواب یاد دوسری بار واسطی پوچھنی حضرت کی پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو اور یہی طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرفسی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کی بیچ جواب دینی سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیی کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور صفات باری تعالی کا ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہونیکی بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میری پاس
ایک شخص پس شروع کین لپین بہرنی غلہ مین سی یعنی لیکر اپنی پاس اور دامن مین رکہتا جاتا تہا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچاونگا مین
تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ کی بہی
ذمہ کہا ابو ہریرہ نی پس چہوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات
گذری ہوئی مین تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرت نی
خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی بیچ ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پہر آویگا یعنی پہر آنا ہ اوس سی پس جانا مینی کہ وہ پہر آویگا بسبب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پہر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لیجاونگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چہوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ کنبی کا ہی پہر نہ آونگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دی
مینی راہ اوسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکی کہ پہر نہ آونگا والا ثابت ہو چکا تہا جہوٹ اوسکا بیچ ظاہر کرنی حاجت کی زبانی خبر رسالت
کے نزع فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ
فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ
أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا
إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ
ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوپر
چہوڑ دی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کہ پہر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی آمین کہ پہر نہ آونگا اور پہر آویگا وہ پس
منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لپین غلہ سی پہر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہی
تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آنیکا اور پہر آتا ہی تو کہا اوسنی چہوڑ دو مجکو سکہاؤنگا مین تجکو کتنی کلمی نفع دیگا تجکو اللہ بسبب انکی جب وقت
کہ جگہہ پکڑو طرف بچہونی اپنی کی یعنی سونی کی لیی پس پڑہو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پس
پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرفسی نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہوویگا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطی ایذا دینی دینی و
دنیوی کی صبح تک پس چہوڑ دی مینی راہ اوسکی پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہا قیدی
نی یہہ کہ سکہلا دی مجکو کتنی کلمی کہ نفع دی مجکو اللہ بسبب اونکی فرمایا حضرت نی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس سکہانی مین اور وہ بہی ذات
لینے اور باتون مین جانتا ہی تو کس سی خطاب کرتا تہا تو تین رات سی کہا مینی نہین فرمایا وہ شیطان تہا یعنی سہ تا ت کی ناقص زکوۃ لینی آیا
تہا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ

نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھی ہوئی تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کہلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہہ دروازہ ہی آسمان کا کھولا گیا ابھی دن نہیں کھولا گیا کبھی مگر آج پس اوترا اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی نہیں اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتہ نے حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتھہ دو نوروں کی کہ دئی گئی ہو تم وہ دو نور نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلی تمسی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہیں پڑہیگا تو کوئی حرف انمین سی مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس دو نور یہہ کلام راوی کا ہی کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھہ دو نوروں کی انکا نام نور اسیلیی ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلین گی آگی پڑہنی والی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر یہہ ہی کہ مراد خاتمہ سی للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کوثر سی بہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہی ہو کلمے ہین دو طرح کی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہی مانند اھدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے انکے اور دوسری کلمے فقط حمد وثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز اوس کلمے مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑہیگا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کی حرفون پر ملتا ہی ؁ع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی یعنی امن الرسول سی آخر تک جو شخص پڑہی اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سی شرارت جن انس کی یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سی ؁ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کی یہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دجال سی یا وہ دجال مراد ہی کہ آخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جہوٹا فریبی ہی اور ترمذی کی روایت آگی آتی ہی اوسمین یون ہی کہ جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی انمین یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوسسی اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا اوس سے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس دس آیتون کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا اور تین آیتون کی پڑہنی سی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ اوسمین گرفتار ہونگی واللہ اعلم ؁ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سی **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید انمین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نے کہا کہ ثواب اوسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کی نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قرآن

کو حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَءُ لِاَصْحَابِهٖ
فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ
فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کرکر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقونکی نماز مین اور ختم کرتا یعنی تمام
اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سے کس واسطی کرتا ہی یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوسنی
کرتا ہون مین یہہ اسلیے کہ تحقیق اسمین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی ہونی صفت رحمان کی اسمین پہر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکی سکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ختم کرنا
تہا یہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کیمین بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی ہر رکعت
مین قل ہو اللہ او معنی اول جو معنی لکہی ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سی سورۃ قل ہو اللہ احد فرمایا
حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ سی داخل کرے گی تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری نی معنی اسکی وَعَنْ عُقْبَةَ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین ہین کہ اتاری گئین آج کی رات
نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکی اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَقُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَءُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ
مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ
جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہونمین پس پڑہتی اونمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہہ کو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہونکا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب بدن
اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ جگہہ پہیرنیکی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی کہا ہی کہ یہہ اس لیی کرتی تہی کہ تا مخالفت ہووی ساحرونکی
کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتی ہین اور بعضون کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور پہر دم کرتی ۱۲ ع وَسَنَذْكُرُ
حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن مسعود
کی کہ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین ان شاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ
وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی

کر نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جھگڑیگا بندونسی اور واسطی قرآن کی ظاہر ہی ہی
اور باطن ہے اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی
ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیگا اوسپر نقل کی یہہ
شرح السنۃ مین **ف** نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ کمال قرب در اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اونکی حق کو اور
ثواب اون لوگونکی کہ محافظت کرینگی انکی جیسا کہ حال بادشاہونکی مقربونکا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندونسی یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا
اسپر اونسی جھگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جھگڑیگا یعنی جناب الہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی
یعنے معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتی ہین حاجت تامل کی نہین اور باطن ہے یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہین تامل و فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجھتی کہ اوسکو
مگر خواص مفسرین علما عاملین ہے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھہ اپنی کی ساتھہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت ہی مراد
ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ۱۲ ع ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر
اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی
نی **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا
یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نپڑہا اوسکو اور جسنی نعمل کیا قرآن پر پس گویا
کہ نپڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پہ بقدر آیتون کی کہ پڑہی ہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات
جنت کی بعدد آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لایق حال اوسکی ہوگا چڑہیگا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ
ترتیل سی پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآنکی بحسب گنتی کوفیونکی کہ اس بارمین قرأۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چہہ ہزار اور دوسو چھتیس
ہین اور سوا اسکی اور بہی قول بہت سی آئی ہین مین جو چاہی قرأۃ کی کتابون سی دیکہہ لی ۱۲ ح ع بحر العلوم **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکی دلمین
کچہہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچہہ بہی قرآن نجانتا
ہو اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نرکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا
باطن آباد ہی نور ایمان سی تہوڑا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ۱۲ ع ح **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ
وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو
باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلامونکی مانند

بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اور غیر اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** جسکو باز رکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جاننی
اور سمجہنی معانی اسکی مین اور عمل کرنیمین اوسپر یہانتک کہ اوسمین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا مانگنی سی کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ
مانگنے والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہ ذکر کی
مانگنی والونکی اسلیی کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ ہمکو دی اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی
کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ٭ ع ح ٭ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ
وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سی پس واسطی اوسکی عوض
ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی
اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **وَعَنِ** الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى
عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا
سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ
هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ
الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ
الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ
هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ
اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹہی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیچ باتون
بیفائدہ کی یعنی قصوں وغیرہ مین اور چہوڑ دی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا مین حضرت علی رض کی پاس پس خبر دی مینی اونکو پس فرمایا حضرت علی
نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن او مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہ ہان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو
تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگونمین اور بڑہی مذاہب نکالینگی کہا
مینی کسطرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سی عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبری پہلون تمہارے کی یعنی اگلی
امتونکی خبرین اور خبری اوسچیز کی کہ پیچہی تمہارے ہی یعنی علامتین قیامت کے اور احوال قیامت کے اور اسمین حکم ہی اوسچیز کا کہ واقع ہی میان تمہارے یعنی کفر اور ایمان طاعت
گناہ اور حلال حرام اور تمام شرایع اسلام کی او معاملات اسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی نہین ہی بیہودہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو ہلاک کریگا
اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈہی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابونمین اور علمون میں کہ نہین نکالی گئی قرآن سی اور نہ موافق ہین ساتہ اوسکی گمراہ کریگا اوسکو اللہ

اور دوستی اللہ کی ہی ہتوا یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الہی کا اور وہ ہی ذکر باحکمت اور وہ راہ ہی سیدہی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کجرو
ہوتین بسبب اتباع اوسکی خواہشین حق سی طرف باطل کی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت
قراوت کی اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوس وقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب بلایا
جاتا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتہہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتہہ اوسکی ثواب پاویگا اور جسنی حکم کیا
ساتہہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی اوسپر راہ دکہایا گیا طرف سیدہی
راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنی وہ جہوٹا ہی ف جس متکبر
نی چہوڑا قرآنکو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی اصل مین قسم کی معنی مین توڑنی اور جدا کرنیکی ہیں
معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کری قرآن پر اوسکو پہنچاویگا اللہ تعالی علی مراتب کو اور کہا طیبی نی
کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمہ کہ واجب عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قراۃ اوسکی از راہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور
جسنی چہوڑا پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی کی پس نہین گناہ اوسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کجرو
ہوتین بسبب اتباع اوسکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کری اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی کہ اہل بدعۃ یعنی روافض وخوارج وغیرہما
بہی تو دلیل پکڑتی ہین کلام اللہ سی وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتی مین اسلیے کہ
چہوڑ دین اونہون نی سنتین حضرت کی کہ جنسی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونہون نی اونکی کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجہنی
مین مثل صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پہچانا اونہون نی قرآن کو حق پہچاننی کا اسلیے کہا ہی جنید رحمہ اللہ نی کہ جو کوئی نہ یاد کری قرآن اور نہ سیکہی حدیث نہ پیروی
کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہماری مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی
ساتہہ کتاب وسنت کی واللہ اعلم اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتی اہل اہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل تغیر وکجی کرنی اوسکی اس سبب
سی کہ تعہد اوسکی لیا ہی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی یا مراد یہہ ہی کہ قرآن
دشوار نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولقد یسرنا القرآن للذکر
اور نہین سیر ہوتی اوس سے علما یعنی نہین حاصل کرسکتی کنہ اوسکی علما اسقدر کہ نہ رہین طالب اوسکی سی مانند سیر ہونی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانیسی
بلکہ سب مطلع ہوتی ہین ایک چیز پر حقایق اوسکی سی مشتاق ہوتی ہین دوسری چیز کی زیادہ اول سی اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قراءت اوسکی
اور سننی اذکار واخبار اوسکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ نہ سمجہی معنی اوسکی

ع وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی قرآن اور عمل کری ساتہہ اوسچیز کی کہ
اوسمین ہی پہنائی جاویگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی بیچ گہرون دنیا کی اگر ہو آفتاب اندر
گہرون تمہاری پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتہہ قرآن کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی ف پڑہی قرآن یعنی خوب طرح سے پڑہی
اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہاری گہرونمین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس

ادکی

روشنی کی اگر اندر گھر ونکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہو گی نسبت اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور آخر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب اوسکی بابت یہہ قدر
ہو وینگی اوسکی سبب سے تو اوسکا کیا یہہ درجہ ہو گا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر کر دا جاوی قرآن چمڑی مین پہر ڈالا جاوی آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلی نقل کی
یہہ دارمی نی ف بعضوں نی کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضوں
نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کری اوسپر تو دوزخکی آگ مین نہین جائیگا پس مراد چمڑی سی پوست و بدن آدمی کا ہی ع وَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ
حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑہا
قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا
اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکی گہر والون اوسکیکی کہ سب البتہ ایسی ہونگی کہ واجب ہو گی واسطی اونکی آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونگی نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی
حدیث مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ
وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ
مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرح سی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورۃ فاتحہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورۃ مانند
اسکی اور تحقیق سورۃ فاتحہ سات آیتین ہین کہ پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی
قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل
مین ہو چکی ہی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ
الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ
كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی سیکہو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات
کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی مشک سی ہی کہ پہنچتی ہی بو اوسکی تمام مکانون اور حال اوس شخص کا کہ سیکہا اوسکو اور سو رہا
اور غافل ہوا قرأت اور قیام سی یا عمل نکیا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہی مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نی ف سیکہو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نی کہ سیکہنا اور سکہانا قرآن کا فرض کفایہ ہی اچہی اور فرض مین

سیکھنا بعض قرآن کا یعنی بقدر نماز فرض ہی نماز مین اور کہا نووی نی کہ مشغول ہونا یاد کرنی قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہی نماز نفل سے یعنی کرد
ذکر کیا ہی او فتوی دیا ہی بعض متاخرین نی یہہ کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونی سی اور علوم مین کہ جو فرض کفایہ ہین فرض عین یعنی
اور فرض عین علم سی افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال انبیلی بھری ہوئی کی الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کی ہی اور قرآن اوسمین مانند مشک کے
ہی بسبب وہ پڑہتا ہی تو پہنچتی ہی برکت اوسکی گھر اوسکی مین اور سننی والون کو اور آخیر جملہ کا یہہ مطلب ہی کہ جسنی سیکھا قرآن اور نہ پڑہا پہونچی برکت اوسکی نہ
اوسکو اور نہ اوروں کو ہی وہ مانند مشک کی تھیلی کی کہ منہ اوسکا بند ہوا ہی نہین پہونچتی خوشبو کسیکو ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا
حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ پڑہی حم کو اوسکو سورہ مومن کی الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی یعنی
آفات و بلیات ظاہر و باطن کی اور شام تک اور جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور
کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک یہ مذکور یون ہی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید
العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا
قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ
فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتونکو ساتھہ لکھنی قرآن کی لوح محفوظ مین پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دو ہزار برس
اوتارا ہین اوس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا ساتھہ اونکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ تین تین رات تک
نہین نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ
دجال کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سی گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین
اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سی پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ ہی ہو سکتی ہی کہ اول دس آیتونکی
یاد کرنیکی یہہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتونکی پڑہنی کی یہہ خاصیت ٹھہری واللہ اعلم وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ
الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تحقیق واسطی ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یس
لکھتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی ثواب پڑہنی قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یس ہی اسلیی کہ احوال قیامت کی اور اور مقاصد عمدہ قرآن کی اسمین مذکور ہین ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ

الملائكة القرآن قالت طوبى لأمة ينزل هذا عليها وطوبى لأجواف تحمل هذا وطوبى لألسنة تتكلم بهذا رواه الدارمي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی
ہزار برس پہلی جبکہ سنا فرشتوں نی قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونوں سورتیں اوسپر
خوشحالی ہی واسطی اون دلوں کی کہ اوٹہاوینگی یہہ یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی اسکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانوں کی کہ پڑہینگی یہہ قرآن
نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پڑہیں یعنی ظاہر کریں یہہ سورتیں اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجہایا ذکر اپنی فرشتوں کی تئیں اور الہام کیے
معنی اونکی یا اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتوں کو ساتہہ پڑہنی اونکی پس پائی فرشتوں نے زیادہ جانیں بزرگی اونکی اور جبکہ سنا فرشتوں نی قرآن مراد قرآن سی
قراءة ہی یعنی سنا پڑہنا ان سورتوں کا یا قرآن سی یہی طٰہٰ اور یٰس مراد ہیں کہ قرآن نام ہر جزو و کل دونوں کا ہی ۱۲ ت ح **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب وعمر ابن أبي خثعم الراوي يضعف وقال محمد يعني البخاري هو منكر الحديث
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات میں صبح کرتا ہی اس حالت میں کہ بخشش مانگتی ہیں اوسکی
لیی ستر ہزار فرشتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نی یعنی بخاری
نی کہ وہ منکر ہی حدیث کا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر
له رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وهشام أبو المقدام الراوي يضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان
رات جمعہ کی میں بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث میں ۱۲ **و
عن** العرباض بن سارية أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد يقول إن فيهن آية خير
من ألف آية رواه الترمذي وأبو داود ورواه الدارمي عن خالد بن معدان مرسلا وقال الترمذي
هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی پڑہتی مسبحات پہلی سونی سی فرماتی
تحقیق انمیں ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور روایت کی دارمی نی خالد بن معدان سی بطریق ارسال کی اور
کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتیں ہیں کہ انکی سری پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح کا ہی وہ سات سورتیں ہیں سبحان
الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور وہ ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سی بعضوں نی کہا کہ وہ آیت لو انزلنا ہذا
القرآن ہی اور بعض نی کہا کہ وہ آیۃ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم ہی اور طیبی نی کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر
کی اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح ہی ۱۲ ح ۹ مولانا **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن سورة
في القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک سورہ قرآن میں تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اون نی واسطی
ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطی اوسکی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن
ماجہ نی **ف** لفظ شفعت کی معنوں میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ خبر دی یہہ زمانہ گذشتہ کی کہ ایک شخص پڑہتا تہا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تہا اوسکی
پس جب مرا تو شفاعت کی اسنی اوسکی یہانتک کہ دور ہوا اوس سی عذاب دوسرا یہہ کہ شفعت معنی مستقبل کی ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر میں او

تھی بستی میں او ستخص کی کہ پڑہی گا اسکو نجات **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ**
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہڑا کیا ایک نی صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیمین سے خیمہ بنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتی تہی کہ یہہ قبر ہی پس ناگہان اومین ایک آدمی پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پہر آیا کہڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرتکو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینی والی ہی نجات دیتی ہی پڑہنی والیکو اللہ کی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** سا خیمہ کہڑا کرنیوالی نی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑہتی ہوئی نیند مین یا جاگنی میں اور ظاہر یہہ ہی او منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب سے یا گناہونسی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اس سے کہ پہونچی اسکو رنج سختیون سی ۔

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سوتی یہانتک کہ پڑہتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی او اسیطرح سی کہا محی السنۃ نی شرح السنہ مین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہے **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اسلیی کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سے کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن مین بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہے اسلیی برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونی قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قران کی پہلی معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ۔

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون ساتہہ اللہ کی کہ سنی والا جاننی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین اوسکی لیی یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتی ہین اوسکی گناہونکی لیی شام تک اور اگر مری اوسدن مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑہی اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کی ہوتا ہی ساتہہ اسی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ۔ **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**

الله عليه وسلم قال من قرأ كل يوم مائتي مرة قل هو الله احد محي عنه ذنوب خمسين سنة الا ان
يكون عليه دين رواه الترمذي والدارمي وفي روايته خمسين مرة ولم يذكر
الا ان يكون عليه دين اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کی
جاتی ہین اوس سی یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ایک روایت مین پچاس بار
یعنی بدلی دو سو بار کی اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مراد یہہ کہ ہو اوسپر دین سی اسکا کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ دین نہین معاف کیا
جائیگا اور دوسری یہہ کہ تقصیر ہوئی دین کی اور گناہ نہین مٹائی جاتی ہین اور قرضہ سی ... نہین ... اور مراد ... حقوق مین
واللہ اعلم اور مراد دین سی حقوق بندہ کی ہین شرح دس **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه
فنام على يمينه ثم قرأ مائة مرة قل هو الله احد اذا كان يوم القيامة يقول له الرب يا عبدي ادخل على يمينك
الجنة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص ارادہ
کری سونیکا اپنی بچہونی پر پہر لیٹی اپنی داہنی کروٹ پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ احد جس وقت ہوگا دن قیامت کا فرمائیگا اوسکو پروردگار اوسکا ای بندی
میری داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا اتباع
کی کہ داہنی کروٹ سی لیٹا اور ایسی سورہ پڑہی کہ اوسمین صفات ہین اللہ تعالی کی اوسکی بدلی مین ... داہنی ...
جنت کی اور محل اوسکی کہ داہنی طرف ہوگی افضل ہوگی بائین طرف کی باغون اور محلون سی بہتر **وعن** ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم سمع رجلا يقرأ قل هو الله احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنة رواه مالك والترمذي والنسائي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی میں نی کہا کیا واجب
ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ واجب ہونا بہشت کا ... فضل اللہ تعالی کی ... **وعن**
فروة بن نوفل عن ابيه انه قال يا رسول الله علمني شيئا اقوله اذا اويت الى فراشي فقال اقرأ قل يا ايها الكافرون فانها
براءة من الشرك رواه الترمذي وابو داود والدارمي اور روایت ہی فروہ بن نوفل سی نقل کی اونہون نی اپنی باپ سی کہا یا رسول اللہ سکہا مجہکو کچہہ کہ کہون میں جس
وقت کہ جاؤن طرف بچہونی اپنی کی فرمایا پڑہہ قل یا ایہا الکافرون اسلئی کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی یعنی ... پڑہیگا تو پاک ہو جا
ویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **وعن** عقبة بن عامر قال بينا انا اسير مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم بين الجحفة والابواء اذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة فجعل رسول الله صلى الله عليه و
سلم يتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ويقول يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما
رواه ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا اوس وقت کہ ہم چلی جاتی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان
جحفہ اور ابوا کی کہ ناگاہ ڈہانکا ہمکو باد نی اور اندہیری سخت نی پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑتی تہی ساتہہ اعوذ برب
الفلق اور اعوذ برب الناس کی اور فرماتی ای عقبہ پناہ پکڑ ساتہہ ان دونون کی ... نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نی ساتہہ مانند ان
دونون کی یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ... پناہ پکڑنی ... سب سے افضل ہین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جحفہ اور ابوا
نام ہین مکانون کی درمیان مکہ اور مدینہ کی **وعن** عبد الله بن خبيب قال خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن خبیب سے کہا نکلے ہم بیچ رات مینہہ اور اندھیری سخت کی ڈھونڈتے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہیں تشریف لے جاتی تھی ہم بھی ڈھونڈتے ہوے نکلے تا ساتھ نماز پڑھیں سو پایا ہمنے اونکو پس فرمایا آنحضرت نے کہہ کہا مینے کیا کہوں فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کی اور وقت شام کی تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کریگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ پڑھوں مین سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی قصد پناہ پکڑنی اور دفع بلا کی فرمایا نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** بہت پوری یعنی بہت تمام قصد پناہ پکڑنی کی وہمی دفع بلائی وغیرہ کی اس سورہ کی برابر کوئی سورہ کامل نہین یہہ اسیلئی سب سی زیادہ کامل ہی کہ اسمین مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سی برابر کوئی سورۃ قصد پناہ پکڑنی مین کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نی کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنی پر ساتھ ان دونون سورتوں کی نہی حاصل ان دونون کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی شرح مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہیں اور حدین اوسکی **ف** مراد فرائض سے واجبات ہین یعنی جن چیزونکی کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنی جن چیزونکی کرنسی منع فرمایا شرح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑھنی قرآن کیسی غیر نماز مین یعنی پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہی تسبیح وتکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہی صدقہ دینی سی اور صدقہ دینا بہت ثواب رکھتا ہی روزی سی اور روزہ ڈہال ہی آگ دوزخ کی سی **ف** جو نماز کہڑی ہوکر پڑھی اوسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہی پڑھنی اوسکی سی اوس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھی اور تسبیح وتکبیر یعنی اوراد اور ذکرون اور دعاؤن سی بھی افضل ہی اسلئی کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور اوسمین احکام اوسکی مین اور تسبیح یعنی اوراد اور اذکار بہت ثواب رکھتی ہین صدقہ دینی سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل ہی عبادۃ لازمی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچی ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس سی مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی کیسی راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہی روزی سی یعنی نفل روزی سی اسلئی کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میری ہی لیی ہی اور مین جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزی سی اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ بازرہتا ہی کہانی پینی وغیرہ سی شرح شرح وَعَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ
اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس
ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قران کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پڑہنا ہزار درجہ
اور ثواب پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجی تک **ف** دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اسلیی
ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرانمین اور ہاتہ لگاتا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکہنا قران مین عبادت ہی
اور بہت صحابہ اور تابعین دیکہہ کر پڑہتی تہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاس دو قران پہٹی تہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی
کہ یہہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی یاد پڑہتی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی اور اگر دونون
برابر ہون دیکہکر پڑہنا افضل ہی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ
كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ دل زنگ
پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جس وقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قران کا
نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی سبب گناہون کی اور واقع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ ہو جاتی ہین سو موت کی
بہت یاد کرنی اور قران کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہی **وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ** قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ
اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا
مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرانمین بہت بڑی
ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی کونسی آیت قران مین بہت بڑی ہی فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا
ہو الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ پہونچی تمکو اور امت تمہاری یعنی ثواب و فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورۃ البقرہ کا پس تحقیق
وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ اس امت کو نہین چہوڑی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سی مگر شامل ہی وہ اوسپر نقل کیا یہہ
دارمی نی **ف** پہلی ایک حدیث گذری ہی اوسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور یہان قل ہو اللہ کو سو اونمین منافات نہین ہی اسلیی کہ وہ بڑی ہی باعتبار
اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہی قران کا اور یہہ باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورۃ البقرہ کا یعنی آمن الرسول
سے آخر تک یعنی دوست رکہتا ہون یہہ کہ پہونچی مجکو اور امت کو فائدہ اوسکا بہ نسبت باقی قران کی اور نہین چہوڑی کوئی بہلائی یعنی آمن الرسول سی اشارہ
ایمان و تصدیق پر اور سمعنا و اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر اور الیک المصیر اشارہ ہی جزاء اعمال پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الا اشارہ ہی منافع
دنیوی و اخروی پر **وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ** مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کیا یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اگر پڑہی ...

وتعیین کی تو شفا ہوتی ہی ہر بیماری دینی و دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکہہ کر اسکا اسکو پانی پلانا بہی نفع کرتا ہی امراض کو ۱۲ع وَعَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ر اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا رات میں
لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب تمام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورہ تک اور روایتوں میں یعنی اول
رات میں یا آخر رات میں ... یہ پڑہنا اسکا سنت سی بعد برخاستگی کی تہجد کی پہلی وضو وغیرہ کی ۱۲ع وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ
آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران
دن جمعہ کی دعا کرتی ہیں اوسکی واسطی فرشتی رات تک روایت کیا ان دونون حدیثون کو دارمی نی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ
فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَوٰةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ ساتہہ دو آیتوں کی کہ دی گئی میں اور رسول سی خزانہ اوسکی سی کہ نیچی عرش کی ہی پس سیکہو انکو اور
سکہلاؤ انکو اپنی عورتونکو پس تحقیق وہ دو آیتیں رحمت ہیں اور سبب نزدیکی کی ہیں اور دعا ہیں نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابی
سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی لیکن درمیان
دو جمعون کی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر میں وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَؤُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي
أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ
كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا
تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ
وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا
يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو منجیہ اول رات نجات دینی والی یعنی عذاب قبر و حشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ
کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہیں ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گناہ گار پس پہیلائی اوس سورہ نی
بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ تہا بہت پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس شخص کی
حق میں اور فرمایا لکہو واسطی اسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی ہی کہ تحقیق یہہ سورہ جہگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرف سی
قبر میں کہتی ہی یا الہی اگر ہوں میں تیری کتاب سی یعنی قرآن سی جو کہ لکہا ہی لوح محفوظ میں پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق میں اور اگر نہیں میں
کتاب تیری سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورہ ہوگی یعنی قبر میں مانند جانور پرند کی رکہی گی بازو اپنی اوسپر شفاعت
کریگی واسطی اوسکی پس باز رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور تہی خالد نہیں سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی یہہ

دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورۃ پر قرآن مین ساتھہ ساتھہ نیکیون کی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہی سو صحابی سے ملاقات کی ہی پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہین لیکن حکم مرفوع میں ہین ہیں کہ یہہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرت کی فرمانے سے اور پہیلی بازو یعنی دو سورت بازو سے بادل یا سائبان صورت جانور کی بن گیا اور بازو پہیلا دیے تاکہ سایہ کری اوسپر یا رحمت کی پہیلائی اور سپر وقت پناہ مین لیا اور رعایت کی اوسکی اور جہگڑتی ہی اپنی پڑہنے والے کی طرف سے یعنی جو کہہ بہت پڑہتا ہی اوسکو اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطے تخفیف عذاب اوسکی کے یا فراخ کرتی قبر اوسکی کی اور مانند اوسکی اور طاؤس بڑی تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین یہہ منافی نہین ہی خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کی اسلیے کہ اسکو فضیلت اس جہت کری گئی کہ اس مین فضائل ہین عمدہ ہین اور انکو فضیلت اس جہت کری کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مولف نے جمع کردیا ہی جیسے ہی مولانا **وعن عطاءِ بن ابی رباح قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرء یٰس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلا** اور روایت ہی عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل **وعن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ یٰس ابتغاء وجہ اللہ تعالی غفرلہ ما تقدم من ذنبہ فاقرؤہا عند موتاکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی معقل بن یسار سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کی بخشے جاتی ہین واسطے اوسکی وہ گناہ کہ پہلی ہی پس پڑہو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** گناہ ہونگی مراد صغیرہ گناہ ہین اور بطفیل اسکی کبیرہ بہی بخشی جاتی ہین اگر چاہی اللہ تعالی اور پڑہو نزدیک مردون اپنی کی یعنی جو کہ قریب مرگ ہون تاکہ دہیان اسکو اور معانی اسکی سمجہین یا یہہ بہی حکم ہی واسطی اونکی اور ہووی سبب مغفرۃ کی یا مراد یہہ ہی کہ پڑہو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکہتی ہین مغفرۃ کی ۱۲ ع ح **وعن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان لکل شیء سناما وان سنام القران سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان لباب القران المفصل رواہ الدارمی** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونہون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کی کوہان ہی اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ ہی اور تحقیق واسطے ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بلندی اوسکی سورۃ بقرہ اسلیے ہی کہ بڑی ہی سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنی سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک یہہ خلاصہ ہی ساری قرآن کا اسلیے کہ ان مفصل مین وہ مضمون کامل ہین اور سورتین چہوٹی اور وجہ تسمیہ اونکی یہی ہی جو سبب اوپر ہی **وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل شیء عروس وعروس القران الرحمن** اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی واسطی ہر چیز کی زینت ہی اور زینت قرآن کی سورہ الرحمن **ف** اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا و آخرت کی نعمتونکا اور بیان ہی اوصاف حورونکا کہ وہ دلہنین ہین جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا ۱۲ ع ح **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا وکان ابن مسعود یامر بناتہ یقرأن بہا کل لیلۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی سورۃ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچیگا اوسکو فاقہ کبہی اور تہی ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیون کو کہ پڑہتین یہہ سورۃ ہر شب مین

نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** فاقہ کی معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی معنی یہہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اوسکو محتاجگی
سبب اسکی کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین ہوتی ہی اوسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی فراخی دل کی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اونہا کی
معانی اس سورۃ کیسی اور جاننا چاہیی کہ شارع نی رغبت دلائی ہی بعضی عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کی مین بھی کہ حاصل ہونا اونکا مدد ہی دین
مین اور پہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین بطرح کہ موضع ہے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی اس سورۃ کو یعنی
سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دوست رکہتی تہی حضرت اسکو اسلیی کہ اسمین یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی
کہ یہہ شاہد ہی اوپر حق ہونی قرآن کی اور رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا تہا حضرت ابرہیم کی
صحیفون مین فرمایا تہین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینی بہیجا تجکو تا کہ جمع کری دنیا بہت سی ولیکن بہیجا
مینی تجکو کہ پہیری تو دعا مظلوم کیسی اسلیی کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوسمین عقل ہی یہہ کہ ہون واسطی اوسکی
چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کری اوسمین رب اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمین نفس اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسمین
بیچ صنعت خدا کی اور ایک وقت کہ خالی رکہی اپنی حاجت یعنی کہانی پینی وغیرہ کی لیی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطی تین چیزون کی واسطی
توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست کرنی معاش کی یا لذت اوٹہانی کی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتہہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی پر
محافظت کرنیوالا واسطی زبان اپنی کی اور جسنی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینی یا رسول
اللہ پس کیا ہی صحیفون مین موسی کی فرمایا مین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پہر وہ خوش
ہی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری آگ کا اور پہر ہنستی ہی اور تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتہہ تقدیر کی اور پہر
وہ رنج اوٹہاوی یعنی طلب کرنی معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ دیکہی دنیا کو اور انقلاب سلکی کو اور پہر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب
کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری حساب کا کل کی دن اور پہر عمل نکری ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ
ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ أَبَدًا
ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا پڑہا مجکو یا رسول اللہ پس
فرمایا پڑہ تین سورتین اونمین سی کہ جنکی اول مین الر ہی کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہی دل میرا یعنی غالب ہوا اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی
اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اونمین سی کہ اول
اونکی حم ہی یعنی یہہ چہوٹی ہین بنسبت اونکی پہر کہا اوسنی مانند پہلی کہنیکی کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ پڑہا مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہوئی
بہت سی باتین پس پڑہائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سی یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا اوس شخص
نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اوسپر یعنی اوپر عمل کرنی اوسکی کبہی پہر پیٹہہ پہیری اوس شخص نی پس فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** ان سورتوں کی سرخی پر لکھی ہے وہ پانچ سورتیں ہیں اور سورۂ
اذا زلزلت جامعہ ایسی ہے کہ اسمیں ایک آیت جامع ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمیں سب چیزیں کرنی نہ کرنی کی آگئیں ۱۲
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا يستطيع احدكم ان يقرأ الف اية في كل يوم قالوا ومن يستطيع ان يقرأ الف اية في كل يوم قال اما يستطيع احدكم ان يقرأ الهكم التكاثر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہے ایک تمہارا یہہ کہ
پڑھے ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہہ کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا نہیں طاقت
رکھتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑھے سورۂ الہکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی اگر یہہ سورہ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتوں کا پاتا ہے سلیئے
کہ اسمیں بے رغبتی دلانی ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبی میں ۱۲ **وعن** سعيد بن المسيب مرسلا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ قل هو الله احد عشر مرات بني له بها قصر في الجنة ومن قرأ عشرين مرة بني له بها قصران في الجنة ومن قرأها ثلثين مرة بني له بها ثلثة قصور في الجنة فقال عمر بن الخطاب والله يا رسول الله اذا لنكثرن قصورنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله اوسع من ذلك رواه الدارمي
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہے اوسکے لیے بسبب
ایک محل بہشت میں اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہیں اوسکے لیے بسبب اس سورۃ کے دو محل بہشت میں اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہیں
اوسکے لیے بسبب اوسکے تین محل بہشت میں پس کہا حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنا لینگے ہم محل اپنے
یعنے سب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو اور بہت سے محل ملینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب و فضل اوسکا
بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اور تعجب نہ کرو نقل کی یہہ دارمی نے **وعن** الحسن مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ في ليلة مائة اية لم يحاجه القران تلك الليلة ومن قرأ في ليلة مائتي اية كتب له قنوت ليلة ومن قرأ في ليلة خمسمائة اية الى الالف اصبح وله قنطار من الاجر قالوا وما القنطار قال اثنا عشر الفا رواه الدارمي اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کی سو آیتیں نہیں
جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات میں اور جو شخص کہ پڑھے رات میں دو سو آیتیں لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات میں
پانسو سے ہزار تک صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ہوتا ہے اوسکے لیے بقدر قنطار کی ثواب سے عرض کیا صحابہ نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درم اور دینار
نقل کی یہہ دارمی نے **ف** نہیں جھگڑیگا الخ یعنی قرآن جھگڑنے والا اور دشمن ہوگا اوس شخص کا کہ نہ پڑھے اوسکو اور ملازمت نہ کرے اوسپر پس پڑھنا
سو آیتوں کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کی اور ادائے حق اوسکے اوس شب میں کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب
نہ پڑھنے کی اور ایک سبب عمل نہ کرنے کی پس بسبب نہ پڑھنے کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب عمل نہ کرنے کی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر عمل نہ
کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اسکی جھگڑالی اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اسکا ہوگا اور اگر ایک بات میں بھی قصور
ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ قراۃ قرآن کی لازم و واجب ہے انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا
اوس سے پس نسبت جھگڑنیکی طرف قرآن کی مجازا ہے حقیقت میں وہ جھگڑا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کی یعنی بقدر گنتی قنطار کی یا بقدر وزن اوسکی

مدام اس سے یہہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی ... فائدہ ... ان فضیلتی سورتوں و آیتوں کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین لوگ انکی
ثواب و فضیلت کی سنی سی خوش دل ہوکر پڑہین ... اس نعمت عظمی کے ہو وین لکھا ہی مولانا عبد العزیز نی کہ لکہا ہی مفسرین نی کہ حضرت
نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق ہی ہراسان تہی و اسطی نجات پانیکی غرق سی بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہا کشتی اونکی
منزل ہی سالم رہی پس جب بسبب اس ادہی کلمہ کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر ہی ابتدای کام کی
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سی ہوگا اور لکہا ہی علما نی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس حرف ہین دوزخ کی موکل دوزخ کی ہی انیس ہین ساتہہ ہر حرف
کی بلا ہر ایک کی انہین سی دفع ہوسکتی ہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتوں کی لیے تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس
باقی کی لیے یہہ انیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ساعتوں مین ہوں برکت و عبادت حاصل کریں یعنی
ان حرفونکی لیے برکت سی وہ ساعتین بہی عبادت مین لکہی جاوین اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ سورہ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سی خالی رکہا اور وقت ذبح کی بہی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی
اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کری اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز شش دہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری
کری یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہو ویگا اور خواص اس آیت کی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جب
آدمی پائخانہ کو جاوی تو چاہی کہ بسم اللہ کہکر جاوی تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ انکیکی اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور
دشمنان دنیوی اوسکیکی پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کی اور عذاب عقبی کی البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سانپ بچہو کی کاٹی ہو ونکو اور مرگی والونکو اور دیوانونکو ساتہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہکر دم کرتی تہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دار قطنی اور ابن عساکر نی سائب بن یزید سی روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ
اس سورہ کی رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنی اس سورہ کی اوپر مقام درد اونکیکی ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی پہلو اپنا بچہونی پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہکر اپنی پر دم کین ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی
مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحہ الکتاب برابر دو تہائی قرآن
کی ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ چار
چیزین گنج عرش سی مجہکو دی ہین اور کوئی چیز سوای ان چار کی اوس گنج سی کسی کو نہین پہنچی ام الکتاب و آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور
سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نی ابو دردا سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحہ الکتاب کفایت کرتی ہی اوس چیز سی کہ
کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحہ الکتاب ایک پلہ ترازو کی مین رکہین اور تمام قرآن کو دوسری پلہ مین تو البتہ فاتحہ الکتاب
سات قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی فاتحہ الکتاب کو
پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم
کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنیکا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول وسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی
اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحہ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ
کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جبکہ کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحہ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی

کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوس نی کہا کہ اساس القرآن کیا
ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب بیچ اعمال مجرب مشایخ کی مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کی پڑہنی چاہیی اور اوسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہی
کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب ہوگا حاصل ہوگا انشاء
اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کرکر اوس مریض و سحر زدہ کو پلا دی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت
اور فرض فجر کی بلا قید ملانی میم کی ساتہہ لام کی ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور روز دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول
ہفتہ مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسری اور تیسری ہفتی مین اسیطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کی پہر دہو کر
پلانا اوسکا واسطی شفاء امراض مزمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہی اور واسطی دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کی لیی سات بار پڑہ کر
دم کرنا اوسکا مجرب ہی اور سورہ بقرہ کی ہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران
پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین
تردد تہا ہر ایک لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک جوان
کی پہونچی کہ عمر مین سب سی چہوٹا تہا اوس سی بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورۃ بقرہ بہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت
کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نی سورہ بقرہ کو ساتہہ حقایق اور دقایق اوسکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر
طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنی سورہ بقرہ کی توقف کیا اور بعد
آٹہہ برس کی ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارونکی نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ وہ سورۃ کہتی تہی اور خواص مجربہ اس سورۃ کی سی ایک یہہ ہی کہ اگر کسی
بچی کو چیچک نکلتی ہی جس لڑکی کی عافیت منظور ہو اوسکی روبرو نہار منہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہ کر دم کری اور وہ لڑکا ہی نہار منہہ تو فضل الہی
سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی ہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہہ ہی کہ جسوقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو اذانی یاد جاوی
اور دہی اور کہانڈ اور سبز ذاکر اوسی مجلس مین کسی سخی کو کہانی نہ دی تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیث کا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سی اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس
آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونی کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سی اور جو کوئی پڑہیگا تمام اوسکا وقت
سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور نزدیک اللہ تعالی قرارۃ اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی
کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہوتا اوسمین شیطان اوس رات اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین پیچہی عشاء کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین
تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی کہ لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک
الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب و عشاء کی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ
اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی ستر برائیان اور بلند کیجاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل و تبارک الذی رات مین لکہتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن منذر نی

ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ یس نام رکھی گئی ہی توریت مین معمہ کہ مشتمل ہی بھلائیون
دنیا اور آخرت کیطرف اپنی پڑہنی والیکی لیئی اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سے ہول آخرت کی اور نام رکھا گیا ہی
اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی ہی سے ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت
جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی بیس حجون کی اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی ہزار دینار کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو
کوئی لکھکر پیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیئی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ
اور دکھہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورہ یس میری امت کی ہر انسان کی دلمین ہو اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یس کی ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یس
اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یس وقت صبح کی دیاجاتا ہی آسانی اوسدنکی شام تلک اور جسنی پڑہی یس
اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تلک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنی پڑہی یس مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی
حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یس حالیکہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی یہہ اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی
اوسکو اور جسنی پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈرتا تہا کمی کہانی سے کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی
پڑہا اسکو نزدیک ایک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو پس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل
قرآن کا یس ہی اور کہا مقبری نی یعنی پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑہی یس پس وہ چیز دفع کیجاویگی اوسی
سببسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یس اور والصافات دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہی اللہ تعالی سوال
اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا تہی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتہہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
آخر آیہ تک کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی کہا پیچھی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیہ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ
پوری کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان
ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کی اور دین مجکو الرات طواسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو بین طواسین کی حامیمون تک
جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون کی اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے پہلی میری اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لیئی خلاصہ
ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخکی بہی سات اوپر ہر حمیم انمین سے کہڑی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازون سے کہی گی
یا الہی نہ داخل کر اس دروازیسی اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کی لیئی پہل ہی
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی سیر کرنیوالی گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری باغون جنت کی مین پس
چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہین تبارک الذی اور
حم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان اور یس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیئی اور ایک
روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکی لیئی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی

پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی پہر صبح کرتا ہی اسحالت مین کہ مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سی اور جو کوئی پڑہی سورۂ دخان
رات مین بخشی جاتی ہین پہلی گناہ اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکی
لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور بلند کیے جاوینگی اوسکی لیے درجے دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ ہر رات مین اوٹہایا جاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاندکی ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری سورۂ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس
یعنی یہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو
اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بی بیون اپنی کو اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہارا کوئی یہہ کہ پڑہی
سورۂ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورۂ حشر کا پہر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے تمام
خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورۂ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا
شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورۂ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتہ
کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین حشر کی اخیر تین رات مین یا دن مین پہر مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیے جنت اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی امت میری سی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ
پڑہا مینی یعنی قرآن اسمعیل کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی تیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مینی پڑہا عبد اللہ بن
کثیر کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہہ ختم کلام اللہ تک اور ابن عباس نی ہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نی کہ حکم کیا ابی ابن کعب
نی مجکو اسکا اور خبر دی انکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن
کی اور والعادیات ہی برابر ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سی
اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک
اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابو الشیخ نی عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی
نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کی انس سے کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا اونہون نی اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو
نور حجاب سے اور آدم کو حما مسنون سی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوین سی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دے ہمکو
اپنی رب سے یعنی سب کا ہی سی بنا پس جواب دیا انکو کچہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لائی اونکی پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ
ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ اور احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ
یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نی طرف اپنی پس جنا صل ہمکو
لیے جسنی پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تیس بار نہین فضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی زیادہ
پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو بار دیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر
اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتی تہی اسکو اور بار بار پڑہتی تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین

ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دوسو بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ
دوسو برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برسکی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کیی جاتی ہین اوس
سی گناہ پچاس برسکی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین روایت کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر
پس پست ہوگئی اوسکی لیی ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اوسکی لیی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کس چیز سی دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نی ملائکہ کی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبرئیل نی بسبب پڑہنی قل ہو
اللہ کی تہا پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹی اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن ساتہہ روشنی اور شعاع و نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل آگئی پس پوچہا جبرئیل سی کیا ہی واسطی آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکہا
مینی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اسکے کہا یہہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نی طرف اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ نماز پڑہین
اوسپر کہا کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات و دنمین بہت پڑہو اوسکو اسلیی کہ
یہہ نسبت ہی تمہاری رب کے اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان
اور لکہتا ہی اوسکی لیی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نی پس کہا سمٹ لون تمہاری
لیی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اونکو ساتہہ
پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کے سی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل اپنی کو اور
ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نی اور اگر ایک کری انمین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری انمین
سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا ۞ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا
جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای مدح کرنیوالی اللہ کی داخل ہو جنت مین ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ ہول جاوی بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہیی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی
میری پاس جبرئیل اچہی صورۃ مین ہنستی ہوی خوش اور کہا ای محمد علی اعلی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیی نسب ہی اور نسب میرا قل
ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری سی اسحال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبہی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم
کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیونکی حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہوگا عذاب اگر نہ لازم کیا ہوتا
مینی اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی بعد نماز
جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسری جمعہ تک ۞ اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین

اور کعب احبار سے کہ کہا جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ گوشت اوسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہے کہ کہا کہ جو کوئی محنت
کرے اور پڑھے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کو دس بار دائم اوسپر تو واجب کرے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی بڑی اور ہو گا ساتھ انبیا کے اور بچا یا جاتا ہے
شیطان سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کی ہزار بار دیتا ہے اوسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی
پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو دو سو بار ہوتا ہے اوسکے لیے ثواب
پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی نے کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اوس میں
پھر لیگئے اوسکو ساتھ اپنے یعنی گھر میں اور چھڑکا وہ پانی انکی گریبان میں اور درمیان دونوں مونڈھوں انکے اور اللہ کی پناہ میں دیا اونکو ساتھ پڑھنے
قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ۱۲ اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی پہلے
کلام کرنے کے کسی سے اوٹھائی جاتی ہیں اوسکے لیے و سو نیکیاں پچاس صدیقوں کی **باب** یہ بیچ بیان متعلقات کے ہے **باب الفصل**
الاول فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ**
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو
قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ
کی رسی اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی میں سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے
قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اوس سے بھی زیادہ سینے میں سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے ۱۲ مولانا **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ
اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے ایک کے انکی یہ کہ کہے بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے
رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگوں کے سے بہ نسبت چارپایوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوں ساتھ
رسی اپنی کی **ف** بھول گیا کہنا اچھی نہیں ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں سبب بے پروائی کی اور اسکے کہنے میں کہ بھلایا گیا اظہار
کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل کرنے اس سعادت و نعمت کی شرح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا**
مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کی اونٹ باندھا گیا ہے
پاؤں کی اگر خبرگیری رکھتا ہے اوسکی تھنبا ہے اوسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ**
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ
اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کریں اوسپر دل تمہارے پس جس وقت کہ
اوسمیں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جو
سورۃ میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اپنے نفس کو ... میں ...
پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہووے کہ کاہل اور بیہودہ دل کو عادت ریاضت کی نہیں کبھی جلدی ملال ہو جاتی ہیں ایک ایسی ہوتی ہیں کہ ایک

جیسا ہوتی ہی ہرن لوگون قرآن پڑہنی میں ایک سی ہوتی ہین کہ اکثر ساتھ ذوق شوق کی پڑہتی ہین کہ ملول ہرگز نہیں ہوتی ہی ۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہا پوچھی گئی انس سی کہ کس طرح تہی قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تہی قرأت دراز کی ساتھ پہر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتی تہی ساتھ بسم اللہ کی یعنی الف لام مد کرتی تہی بقدر الف کی اور دراز کرتی تہی ساتھ رحمن کی یعنی میم کی بی الف کو دو حرکت اور دراز کرتی تہی ساتھ رحیم کی یعنی ی کو مد کرتی تہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہی قرأت درازی کی ساتھ مراد یہ ہی کہ حضرت مد کرتی حروف مد اور لین کو بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب قرأت کی اور کہا طیبی نی کہ حروف مد کی تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مد کری بقدر الف کی اور بعضون نی کہا کہ بقدر دو الف کی یا پانچ الف تک اور مراد بقدر الف کی ہی بقدر آواز کی ہی جو وقت کہی پایا جاتا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مد کری بقدر چار الف کی باتفاق مانند دابہ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مد کری بقدر دو الف کی باتفاق مانند صاد اور یعملون کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی مد کری مگر بقدر نکلنے اوسکی جو ہی مانند الف کی اور امثال بسم اللہ کی وہ قسم کی ہین ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننی کی آواز نبی کو جو خوش آوازی سی پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکہتا کسی چیز کو اون چیزون سی کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہی اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہی قرآن ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کان رکہتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکہتا ہی واسطی نبی کی کہ خوش آوازی کری ساتھ قرآن کی اور حال یہ ہی کہ پکار کر پڑہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کری ساتھ قرآن کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی بہتر ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑہنی میں بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی نہ ملی یا مد کی یا اور طرح سی نہو اور راگ کی طور پر بہی نہو اور جو شخص کہ پڑہی قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا اور پڑہانا اور سننا اوسکا بہی ہمارا مولانا عبد العزیز دہلوی ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ منبر پر تہی پڑہ روبرو میری کہا مینی پڑہون میں روبرو آپکی حال آنکہ آپ پر اوترا ہی قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہ کہ سنون قرآن غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نی پس پڑہی مینی سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک یعنی کیا کرینگی یہ یہود وغیرہ جس وقت کہ لاوینگی ہم ہر امت مین سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلون کی گواہی دینگا نبی اونکا اور لاوینگی تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نی بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی ایسی کہ مین مشغول ہوتا ہون بیچ فکر کرنی کی پس پہر التفات کیا مینی طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین

حضرت کی آنسو بہاتی تہی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑہنا حق آپکا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین مگر اور کو کیا بارا کہ آپ کی روبرو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسکہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ ایک حالت عارف کی اوسیوقت کی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی او بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اور سی سننی مین فائدہ یہہ ہی کہ معانی خوب سمجہہ مین آتی مین و تفکر و سوچ کامل ہوتی ہی او مقصود آیۃ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی یعنی حضرت ہول اوس دن کا او ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئی کہ حضرت بڑی شفیق او عنایت فرما اپنی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ع ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نی کہ اللہ تعالی نی نام لیا میرا روبرو آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ہان پس بہی آنسو دونون آنکہون ابی کی سی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو تحقیق اللہ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا اقرأکم ابی یعنی بڑی قاری تم مین ابی ہین او اللہ تعالی نی نام لیا میرا یعنی خاص میرا نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی او شکر گذاری اپنی کی او از راہ تعجب کی کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا از راہ ذوق و لذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا او رونا ابی کا بسبب حاصل ہونی خوشیکی تہا کہ وقت لطف و وصال محبوب کی آتا ہی او حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی او خاص لم یکن ہی کی پڑہنی کا یہی حکم ہوا کہ مقتضی ہی او فوائد مین وہ سب مین کہ اصول دین کی او وعد و وعید او اخلاص وغیرہ مذکور ہین او حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی پڑہنا قرآن کا اہل قرآن او اہل علم و فضل کی آگی اگرچہ قاری کا افضل ہو پڑہنی والیسی

ع ح س وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر کرنیسی مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنی دار الحرب کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی او ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی ایسی کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سی کہ لیوی اوسکو دشمن ف اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین حضرت کی زمانی مین نہ تہا بلکہ بعد حضرت کی زمانیکی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہی کہ حضرت نی منع کیا سفر کرنی سی سات مصحف کی جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف میں نہ لکہا گیا تہا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ مین لکہہ رکہتی یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میری زمانیکی جو لکہا جاویگا اوسکو ساتہہ لیجی کفار کی ملک مین او کہا بعضی علما نی کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہ ہی او اگر کوئی خط کفار کو لکہی او اوس مین آیۃ لکہی تو مضائقہ نہین جیسی کہ حضرت نی ہرقل کی خط مین آیت لکہی تہی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ع ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُہٰجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَہُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَّقْرَاُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَہُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُہُمْ لَہٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّذٰلِکَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹھا میں بیچ ایک جماعت فقراء مہاجرین کی یعنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضی اونکی البتہ اوٹ کرتی تھی ساتھہ بعضی کی سبب ننگی ہونیکی اور پڑھنی والا پڑھتا تھا قرآن ہمپر کہ ناگہان آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑی ہوئی ہمپر پس جبکہ کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو پڑھنی والا اور سلام علیک کی حضرت نی پھر فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم عرض کیا ہمنی سنتی ہیں ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کو کہ پیدا کئی امت میں سی وہ شخص کہ حکم کیا گیا میں یہہ کہ ٹھیراؤں میں نفس اپنی کو ساتھہ اونکی کہا راوی نی پھر بیٹھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نہ کسیکی پہلو میں تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو ہم میں پھر اشارہ کیا اپنی ہاتھہ سی اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی واسطی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہو ای گروہ مفلس مہاجرین کی ساتھہ نور پوری کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت میں پہلی دولتمندوں سی آدہی دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اور تحقیق بعضی اونکی الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بنسبت کپڑی یار اوسکی وہ بیٹھا پیچھی یار اپنی کی پردہ کرنیکی لیی اور مراد ننگی ہونی سی ننگا ہونا سوای سترکی ہی اور پردہ ایسی کرتی تھی کہ آدمیت مقتضی نہیں اسکی کہ کہولی اوسچیز کو کہ عادت اوسکی کہولنیکی نہیں اور مقصود اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکا ہی کہ کپڑا بھی درست بدن پر رکھتی تھی اور اس سبب سی آپسمیں ملکر بیٹھتی تا ایکطرحکی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نی اس سی معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کی پڑھنی والی سی مکروہ ہی جیسیکہ فقہ میں مذکور ہی اور لکھا ہی علماء نی کہ اگر کوئی سلام علیک کری قرآن پڑھنی والی سی تو جواب اوسکا لازم نہیں اور کیا کرتی ہو حضرت نی پوچھا اونسی جان بوجھہ کر تاکہ بشارت دیں اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا میں الخ یہہ اشارہ ہی اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کی یہہ ہیں کہ تاکہ ہوں عدل کرنیوالی ساتھہ نہادنی نفس اپنی کی بیچ میں تاکہ سب سے برابر ہوویں اور بعضی نی یہہ معنی کہی ہیں کہ تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہوں ہمسی اور پس حلقہ باندھا یعنی سامنی چہرہ مبارک حضرت کی اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹھی کہ دیکھتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی مونہہ کو اور ساتھہ نور پوری کی اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہیں ہوئیگا پورا ایسی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی دوست رکھا آخرت اپنی کو نقصان پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنی دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہنچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمندونسی جانا چاہیی کہ مراد فقراء سی فقراء صابر اور صابرین ہیں اور دولتمندونسی دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنیوالی حق اموال اپنی کی پس وہ کھڑی کیی جاوینگی میدان محشر میں حساب کیلیی کہ کہاں سی حاصل کیا مال اور کہاں صرف کیا اسسی معلوم ہوا کہ حصہ فقراء کا قیامت میں زیادہ ہوگا حصہ اغنیاء سی ایسی کہ پائی اغنیا نی لذت اور راحت دنیا میں اور وہ محروم رہی مح ع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی برا بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتھہ آوازوں اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مراد زینت دینی سی یہہ ہی کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑھی اور راگ میں بنا کر انکو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حروفوں یا حرکات میں حرام ہی اسطرحکا پڑھنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع

لی

کرنا اوسکا حلق کرنا بہت بری بدعت ہی ۔ شرح ۔ **وعن** سعد بن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ
يقرأ القرآن ثم ينساه الا لقي الله يوم القيامة اجذم رواه ابوداود والدارمي ۔ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ۔ یہہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی
ف بہولنا ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہو یاد سے نہ پڑہ سکی ۔ ظاہر معنی یہہ ہین کہ چہوڑ دے پڑہنا اوسکا
یعنی بار بہولی ۔ شرح ۔ یا بہولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا ہو یاد نہ پڑہ سکی اور بہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اسی مسئلہ
ہو اگر قرآن کو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی بہولنا بہت گناہ ہی ۔ پس چاہیی کہ اوسکی پڑہنی سی تغافل کری اور ہمیشہ اور بہت پڑہا کری ۔ شرح مولانا ۔ **وعن**
عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلث رواه الترمذي
وابوداود والدارمي ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا
وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی ۔ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** نہ سمجہنی سی مراد یہہ ہی کہ نہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کا اور
دقائق قرآن کی سمجہنی کو عمرین بہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی بہی دقائق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب ۔ پہر مجہین تفاوت ہی
لوگونکی اونہی جاننا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نی سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم
مین اور وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کی یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ۔ شرح مولانا ۔ اور اور ون نی نہین عمل کیا اور
بعض ختم کرتی تہی ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بعضون نی ایک رکعت مین بہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور
بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل یہہ تہا اور روایت
کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبد اللہ بن عمر کو کہ پڑہ سات دنمین اور نہ زیادہ کر اس پر اور اسکو حزب الاحزاب کہتی ہین اور نزدیک بعض
اسکی فمی بشوق ہی یہہ قید ملا علی حرزثمین نی لگائی کہ بعضون نی ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی آخر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز شنبہ
کی انعام سی آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سی آخر مریم تک اور پیر کو طہ سی آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سی آخر ص تک اور بدہ کو زمر سی آخر
الرحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سی آخر قرآن تک پڑہی اور بعضی فضلا نی اکثر حاجات کی لیی ختم کو مجرب لکہا ہی ملا علی نی اور سیوطی نی ختم فمی بشوق کو اوہی انا الشیخ
کی اور او اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو ہی جمعہ سی شروع کرنیکو کہا ہی لذا فی الحصن الحصین الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم
الاحزاب اور ملا علی نی قول کا حاصل یہہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہین ترتیبین علما نی نقل کی ہین لیکن یہہ ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہہ دونون ایک
ہی ہوئی ۔ شرح ۔ ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دنمین پڑہی کہ اوسکی سر ان پر حروف فمی بشوق کی واقع ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ ف
اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سی طرف مائدہ کی اور ی سی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی
طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتی ہین اور انہی سی منقول ہی اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ
کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجہتی ہون کلام اللہ کی وہ اقتصار کری اوس قدر پر کہ حاصل ہو کمال
فہم اور سمجہہ کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی مین یا جہگڑون کی فیصلہ کرنی پر پس وہ اکتفا کری اوس قدر پر کہ نہ باز رکہی اس سی اور جو کہ
تحصیل علم اور حاصل کرنی نفقہ اہل و عیال کی مین مشغول ہو اوسکی لیی بہی یہی حکم ہی اور جو کہ انمین سی نہ ہو بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی لیکن حد ملال
اور سرعت قراءۃ کو نہ پہونچی ۔ شرح ۔ **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن

كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی
صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چہپا کر دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن
غریب ہی **ف** یعنی چہپا کر جو صدقہ نقل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چہپا کر پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنی سی کہا طیبی نی
کہ حدیثیں پکار کر پڑہنی کی فضیلت میں بہی آئی ہیں اور چہپا کر پڑہنی کی فضیلت میں بہی پس تطبیق انمیں یہہ ہی کہ چہپا کر پڑہنا افضل اوسکی لیی ہی کہ
ڈرتا ہو ریا سی اور پکار کر پڑہنا افضل ہی اوسکی لیی کہ نہ ڈرتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیوں میں سی یا سوتی ہو ونمیں سی یا اور کسیکو اور پکار
کر پڑہنا افضل اسلیی ہی کہ اوسکا نفع اوروں کو پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہیں یا سیکہتی ہیں یا ذوق پاتی ہیں یا افضل اسلیی ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین
سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دل کو اور اوسکی طرف دہیان متوجہ رہتا ہی اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والیکی دل سی اور اوروں کو شوق
دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ
اور روایت ہی صہیب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ایمان لایا ساتہہ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکیکو نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی **ف** یعنی حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسنی وہ کافر ہو مطلق یا معنی یہہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن
پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتہہ ان چیزوں کی کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانیکا ادا
یہ ہی کہ عمل کری اور یہہ جبکہ محبت ہی کہ متابعت کری محبوب کی ۱۲ ع ح **وَعَنِ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى
ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوسنی پوچہا ام
سلمہ سی حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نی بیان کی قراءۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف**
یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن تہا گننا حرفوں قراءۃ کا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجوید کی پڑہتی تہی اور کہا طیبی نی کہ بیان کرنا ام
سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہوں نی بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑہتی ہی اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نی پڑہی قراءۃ ترتیل سی
جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآن کی پڑہنی سی بغیر ترتیل کی ۱۲ ع
وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا
الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ
اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قراءۃ
پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہیر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہیرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہیں سند اسکی متصل اسلیی کہ لیث نی
روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی یعنی جیسیکہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث
لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہی **ف** کہا بعضوں نی کہ یہہ روایت نہیں ہی لائق حجت کی اور نہیں پسند کرتی ہیں اسکو اہل بلاغت اور وقف تام

ما لکھا وم الدین بڑھی اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کی نزدیک بیچ مثل ایسی آیتوں کی کہ متعلق ہیں آپس میں وصل اولی ہی
اور جزری کہتی ہیں کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہی اونہوں نی ساتھ اسی حدیث کی اور یہی اور شافعیہ میں اور جمہور نی جواب یہہ دیا ہی کہ
یہہ وقف اسلیے تہا کہ تا معلوم کروا دیں سنی والونکو سری آیتوں کی واللہ اعلم ۱۲ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ
وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم میں تہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہی
اور آویگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا میں اور نرکہیں گی آخرت پر نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** عجمی یعنی سوائے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کی تہی اور قراءۃ انکی
گنواروں کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کے نہ تہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ سبکی قراءۃ اچہی اور لائق ثواب کے ہی اسلیے کہ اختیار کیا تمنی آخرۃ
کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنی زبانو میں کچہہ ضرر نہیں اور تمہاری بعد ہی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر یعنی خوب
سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجوں میں واسطی دکہانی اور سنانی اور فخر و شہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرآنکی دنیا میں
اور نہ رکہیں گی آخرۃ پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیے پڑہیں گی آخرت کی ثواب سے کچہہ غرض نہیں رکہیں گی پس دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگی اور دین کو بدلی
دنیا کی بیچیں گی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی میں خلوص چاہیی اور فکر کرنا اوسکی معانی میں نری الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا
کچہہ کام نہیں آتا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا
وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
مَفْتُوْنَةً قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ　　اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن بطور عرب کے اور آوازوں انکی کی اور بچو تم طور اہل عشق کی اور طور اہل کتابوں کی یعنی اور آویگی پیچہی میری ایک
قوم کہ بنا کر پڑہیں گی قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال اوسکا یہہ ہوگا کہ نہ پہنچیگا قرآن حلقوں انکی سی یعنی قبول نہیں ہونیکا فتنہ میں پڑی ہونگی
دل انکی اور دل ان لوگونکی کہ اچہا لگیگا انکو پڑہنا انکا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور رزین نی کتاب اپنی میں **ف** بطور عرب کی یعنی طرح
بلا تکلف پڑہتی ہیں اپنی دلکی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اوسطرح تم بہی پڑہو اور یہہ لفظ اصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کی سی انہ
یعنی جو کہ عاشق ہیں اور غزلیں اور شعر پڑہتی ہیں اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتی ہیں اونکی طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری بہی اپنی کتابونکو پڑہا
ہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی سی بہی حضرت نی منع فرمایا اور فتنہ میں پڑی ہونگی دل انکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا میں اور لوگونکی اچہا کہنی میں ۱۲ ع ح
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ
الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ　اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یہ
طرح پڑہو قرآنکو ساتہہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل و خوش آوازی سی پڑہو اسلیے کہ آواز اچہی زیادہ کرتی ہی قرآن میں خوبی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ**
طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ
اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ　اور روایت ہی طاوس سے بطریق ارسال کی کہ کہا پوچہی گئی

ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہو ہو مین سی بہت خوش نہ ہوی آواز کی واسطی پڑھنی قرآن کی اور بہت خوش ہوتی پڑھنی مین یعنی از راہ ترتیل و ادا کی فرمایا
وہ شخص جو وقت سنی تو اوسکو پڑھتی گمان کرے تو دیہہ کرہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاوس نی ورتہا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** وہ ڈرتا ہی اللہ سے
یعنی تیری دل پر اثر ہو اوسکی پڑھنی کی ظاہر ہوں اوسپر نشانیان خوف الہی کی مانند تغیر ہونی رنگکی اور گریہ زاری اور طلق تابعی تہی اور مولف
نی کہا ہی کہ صحابی ہی **وَعَنْ** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیکی
سی او تہی وہ صحابی نبی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سی اور پڑہو قرآن کو حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات اور
اوقات دن میں اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش میں پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوسچیز مین کہ اوسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی
یعنی دنیا مین ... اوسکی ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سی یعنی غافل ہو لاکر
قرآن سی اور ادا ہی حقوق اوسکی ... بلکہ ... اوسکی حق ہی ادا کیا کرو کہ حروف اچہی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نی
کہ مراد ہی تکیہ نہ ... قرآن کو ... پاون پہیلانی اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پہینکدینا اوسکا اور
... حال ... ہی علمائی مالکیہ کی نزدیک حرام ہی اور پڑہو موافق پڑہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی مین چار باتین ہی باتین ایک تو یہہ کہ لفظونکو
درست پڑہنا اور دوسری معنونکو سمجہنا اور تیسری معنونکا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل
کرو اور لکہو اوسکو اور تعلیم کرو اور فکر کرو یعنی جو باتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور مول کی اونمین خوف فکر کرو **باب** **ف**
اکثر نسخونمین نرا باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہی بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضی نسخونمین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہی
بیچ بیان اختلافات قرأت اور روایات ... اور جمع کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا اوسکا ہی ایک مصحف مین **اَلْفَصْلُ**
الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ
فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی ہوے
فرقان غیر اوسکی کہ پڑہتا تہا مین اوسکو اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجہکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی الجہون اوس
سی پہلی تمام کرنیکی پہر مہلت دی مینی اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اسکو کہ پڑہتا ہی سورۂ فرقان اوپر غیر اوس طرح کی کہ پڑہائی تہی مجہکو وہ سورہ پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دی اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوس طرح کا پڑہنا کہ سنا تہا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجہکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی اوتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن

اونکا

اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہو سکی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی او لفظ مسلم کی ہین **ف** سات حرفون کی معنو نمین علما کو بہت اختلاف
ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی اسکی معنی خوب ظاہر سی پر کسیکو معلوم نہین و بعضون نی کہا ہی کہ دلہ نہہ
اگرچہ زیادہ ہین سات طرحسی لیکن رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتہہ زیادتی اور
نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتہہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکر او مونث کا چوتہی اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اوتشدید
او فتح او کسرہ او ضمہ کی مانند میت او میت او یقنطوا او یقنطوا و یعرشن و یعرشن کی پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹی اختلاف حروف کا مانند
لکن الشیاطین بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تشدید نون کی او بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تخفیف نون کی اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور
امالہ کی او رکتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئی ہین بہ نسبت یہان کی ۱۲ مولانا من المرقاۃ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهٖ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهٖ
الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا
فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا او سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی خلاف اوسکی
پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پہر پہچانی مینی حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جہگڑنی اور خلاف کی پہر
فرمایا حضرت نی دونون اچہا پڑہتی ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی اختلاف کیا آپسمین یعنی جہگڑا یا بعضون نی بعضونکو پس ہلاک
ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک بہہ کا وجود قرآن سی ہی کہ بہیجا گیا ہی قرآن اوپر او قرائتین سب حق ہین
کسیکا انکار نہ کرنا چاہیی اور اگر ایک کا اونمین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا او بعضی قرأتین متواتر ہین او بعضی احاد متواتر یہہ سات قرأتین ہین کہ
پڑہی جاتی ہین ۱۲ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ
آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا
فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ
ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ
فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ
فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ
كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا تہا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑہنے
لگا پس پڑہی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکی ایسی کہ انکار کیا مینی اوسکا اوسپر یعنی دل سی یا زبان سی پہر داخل ہوا ایک دوسرا شخص پس پڑہی قراءۃ
خلاف قراءۃ پہلی شخص کے پس جب پڑہ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین
تہی یا حجرہ مین داخل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق اس شخص نے پڑہی قراءۃ کہ انکار کیا مینی اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک شخص پس پڑہی
او سنی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی پڑہنی والیکی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پڑہا دونون نی پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس

ڈالا گیا میری دل میں تردد و شبہ جو تھا اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کیسی ہی زیادہ شبہ دل میں پایس جبکہ دیکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اوس نے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میری دل میں شبہ پڑا مارا ہاتھہ میری سینہ پر یعنی تاوسواس جاتا
رہی دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں دیکھتی لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پھر فرمایا مجکو ای ابی بھیجا گیا فرشتہ
طرف میری یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پہر تکرار کی مینی طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان
کر میری امت پر یعنی ایک طور پر پڑھنے میں تنگی ہے کیونکہ طرح کا سکم ہوتا آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پہر تکرار
کی مینی طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات
قراءۃ یا سات لغات پر اور واسطی تیری عوض ہر بار کی کہ حکم کیا مینی اوسبار کا سوال ہے کہ کرتو مجہسی اوسکو پس کہا مینی یا الہی بخش امت میری کو یعنی
اہل کبائر کو یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مینی تیسری سوال کی واسطی اوس دن کی کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک
کہ ابراہیم اوپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب پڑہ چکی ہم نماز جیسا پہلے ہے کہ وہ نماز صبح کی تہی یا کوئی اور نفل وہ ڈالا گیا تردد اور شبہ جہلانی سی یعنی
سبب اسکی کہ حضرت نی دونوں قراءۃ کو اچھا کہا کلام خدا ایکطرح پر چاہیے ہر کوئی ہر طرح پر کیوں پڑھی کیونکر درست ہوا اور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی
ہی زیادہ یعنی سبب اسکی کہ جاہلیت میں جاہل تھا اور واقع ہونا جہلانی کا اوسحالت میں اتنا بعید و برا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونی یقین و معرفت
کی برا معلوم ہوا اور واسطی تیری عوض ہر بار کی یعنی تین بار کہ تو نی سوال کیا اور مینی اوسکا جواب دیا اوکی عوض تین سوال کرنا قبول کر ولیکن
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مغفرۃ ہی کی کی اسلیی کہ اصل مغفرۃ ہی اگر مغفرۃ نہو کسیکو نجات سی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا
وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دونوں اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالیکی لیی مانگیں اور تیسری کبی تمام خلائق
کی لیی اولین و آخرین سی کہ اوسکو شفاعت کبری کہتی ہیں کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتی ہونگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کرینگی حضرت
اسکی شفاعت کرینگی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیی کیا کہ افضل ہیں سب نبیا سی بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُہٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُہٗ وَیَزِیْدُنِیْ
حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْکَ السَّبْعَۃَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا ھِیَ فِی الْاَمْرِ تَکُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ
فِیْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نی
ایک طور پر یعنی اول پہر تکرار کی مینی اوس سی یعنی اللہ سی یا جبرئیل سی پس ہمیشہ رہا میں زیادہ کروانا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ سی زیادتی یا طلب کرتا
جبرئیل سی یہہ کہ طلب کری اللہ سی زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نی یعنی زہری
تابعی نی کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہیں ہیں بیچ امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہیں نہیں اختلاف حلال میں اور نہ حرام میں نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی اختلاف قراءۃ سی حکم متبدل نہیں ہوتا یعنی ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سی حکم اوسی چیز
کی حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہیں بلکہ اگر ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سی یہی حکم معلوم ہو قراءۃ میں
اختلاف لفظوں ہی کا ہی حکموں کا نہیں ۱۲ مولانا من الشروح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّۃٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْھُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَ
الْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَأْ کِتَابًا قَطُّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ

وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْہَا اِلَّا شَافٍ کَافٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرَئِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْکَائِیْلُ
عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اِسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ
فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ روایت ہے ابی ابن کعب سے کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق
مین بہیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمین بڑہیا ہین اور بوڑہے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہا
کتاب کبہی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس نہی ہے کوئی مشکل ہو اور یہ نقل
کی ہے ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداود کی کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کی کہ نہین ان طرحون سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری
کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونے کی صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے منکرون کی اور
بیچ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹہے جبرئیل دہنی طرف میرے اور میکائیل بائین طرف میری پس
کہا جبرئیل نے پڑہو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرو اور ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بہی پڑہنے کا حکم ہو یا جبرئیل
سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کہ زیادہ کرو اور پہر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح
کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** طرف امت ناخواندہ کی یعنی ایسی طرح پڑہ نہین سکتی اور اگر پڑہا اونکو ایک قراءۃ پر
نہین قادر ہونگی اور سہل ہے کہ بعضی انمین ایسی ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا فتحہ پر اور بعضی ایسی ہین کہ غالب ہوا ہے اونکی زبان پر
ادغام یا اظہار اور سوا اسکی پس ذکی ہے کئی قراءتین چاہیے کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑہے اور باوجود اسکی بعضی اونمین سے جیسا کہ بیان ہوا
بعضے بوڑہے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکہنے سے بسبب بڑہاپی کی اور لڑکی بسبب صغر سن کے ہ ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ
یَقْرَأُ ثُمَّ یَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰہَ بِہٖ
فَاِنَّہٗ سَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ یَسْاَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے
یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑہتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سے پہہ کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی انا للہ
کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پہر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کہ پڑہے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے
سے ساتہہ اسکی پس تحقیق آوینگے لوگ پڑہین گے قرآن مانگین گے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہہ احمد و ترمذی نے **ف** سوال کرے
ساتہہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا و آخرت کی نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب
اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالی سے اور شرح مین یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراءۃ کی ساتہہ دعاوات ماثورہ کی اور لائق ہے کہ
دعا واسطے امر آخرۃ اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا مین ہو **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْہُہٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْہِ لَحْمٌ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے قرآن کہ کہاوے بسبب اسکی لوگون سے
یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین ہوگا اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَۃِ حَتّٰی یَنْزِلَ عَلَیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتے تہے جدائی سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ

بیانتک کہ نازل ہوئی اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ظاہر یہہ حدیث کا دلالت کرتاہی اوپر کہ بسم اللہ آیۃ ہی قرآن کی نازل ہوئی فرق کیلیے درمیان دو سورتون کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ہم **وعن** علقمة قال كنا بحمص فقرأ ابن مسعود سورة يوسف فقال رجل ما هكذا أنزلت فقال عبد الله والله لقرأتها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحسنت فبينما يكلمه إذ وجد منه ريح الخمر فقال أتشرب الخمر وتكذب بالكتاب فضربه الحد متفق عليه

روایت ہی علقمہ سی کہ کہا تہی ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہی پس پڑہی ابن مسعود نی سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نی نہین اسطرح سی نازل کی گئی یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینی یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس فرمایا حضرت نی خوب پڑہا تو نی لیلن وقت کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سی کہ ناگاہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نی کیا شراب پیتا ہی تو یعنی خلاف کرتا ہی قرآن کا اور جہٹلاتاہی تو کتاب اللہ کو یعنی قراۃ اوسکی کو یا انکار اوسکی کو پس ماری اوسکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن مسعود جو پڑہتی تہی اگر وہ قراۃ مشہور تہی تو یقینا کتاب اللہ تہی تکذیب انکار اوسکا کفر ہی یقینا اور اگر قراۃ شاذ پڑہتی تہی تو تغلیظ کہا اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ حکم مرتد ہونی اوسکی کا نکیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نی کہ یہہ تغلیظ کہا اسلیے کہ جہٹلانا کتاب کا اور انکار قراۃ کا بیچ اصل کلمہ کی کفر ہی نہ انکار ادا کا حاصل یہہ کہ اوسنی انکار ادا کا کیا تہا نہ اصل قرآن کا اسلیے جاری کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی یہہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود نی ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونی مینے شراب کے ساتہہ بو کی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سی اور ہماری اور شافعی کی مذہب مین بو کی آنی سی حد نہین ماری جاتی اسلیے کہ بو سبب ترش کی اور سامود کی مشابہ ہوتی ہی بوی شراب کے پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنی یا گواہ قائم ہوئی ہون شراب پینی پر اس سبب سے حد لگائی ہو **وعن** زيد بن ثابت قال أرسل إلي أبو بكر مقتل أهل اليمامة فإذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بكر إن عمر أتاني فقال إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن وإني أخشى إن استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن وإني أرى أن تأمر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال أبو بكر إنك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علي مما أمرني به من جمع القرآن قال قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل أبو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر أبي بكر وعمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره لقد جاءكم رسول من أنفسكم حتى خاتمة براءة فكانت الصحف عند أبي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا بہیجا طرف میری کسیکو حضرت ابو بکر رض نی بیچ دنون قتل اہل یمامہ کی پس گیا مین اونکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹہے ہوئی تہی نزدیک ابو بکر کی کہا ابو بکر نی کہ تحقیق عمر آئی میری پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتہہ قاریون قرآن کی یعنی اس لڑائی مین بہت قاری ماری گئی مین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سی ہوگا مارا جانا قاریون کا کئی جگہون مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکہتا ہون

پہلے حکم کروں ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنی ابوبکر نے واسطے حضرت عمر کے کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت
اسمیں جو کہ دیکھی عمر نے کہا زید نے کہا مجھکو ابوبکر نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھہ والا نہیں متہم جانتے تجھکو یعنی جو کہ نقل کرے اوسمیں تہمت جہوٹ وغیرہ کی
نہیں لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تہا تو لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآنکو اور اکٹہا کر اوسکو یعنی ایک مصحف میں پس
قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجھکو نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہوتا بہت بہاری مجہپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجھکو ساتھہ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلیے کہ
اسمیں محنت بڑی ہے اور روح کی ہے کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا میں نے کس طرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا حضرت صدیق نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکر گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کہولا واسطے اوسکے
سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا میں نے قرآنکو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخوں کہجور کے سے اور سفید پتہروں سے اور لوگوں کے یعنی حافظوں کے سینوں سے یہانتک
کہ پایا میں نے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا میں نے اوسکو ساتھہ کسیکے سوائے اونکے وہ آخر سورہ کا یہہ ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ برات
تک پس تہے صحیفے لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پہر نزدیک عمر کے اونکی زندگی میں پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کی
یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رضہ نے اپنی خلافت میں خالد بن ولید کو ساتھہ لشکر کے وہاں بہیجا اور وہانکے لوگوں سے خوب لڑائی
ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمیں مارا گیا اور بہت قاری ادہر کے مارے گئے بعضوں نے کہا سات سو اور بعضوں نے کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کے بعد
حضرت ابوبکر رضہ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیے کہ لکہنے والے حضرت کے چوبیس تہے کہ اونمیں
خلفاء اربعہ بہی تہے پس معنی یہہ ہیں کہ تم اوسکے جمع کرنے اور لکہنے میں امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لکہا ہوا سب تہا
لیکن مصحف میں نہ تہا بلکہ پتہر کے ٹکڑوں وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رضہ نے ساتھہ مشورہ حضرت عمر رضہ کے جمع کیا پس
ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اونمیں قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور دہاگا باندہ دیا کہ ترتیب حضرت کے زمانے میں سورتوں کی نہ تہی بعد حضرت
کی ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتوں کی حضرت کے زمانہ میں ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی بر حسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورہ میں بعد
فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ میں بہی اسی ترتیب سے لکہا ہے اور وہانسے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہانسے جبرئیل بحسب وقائع کے سورتیں دنیا میں لائے
اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان میں ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال میں حضرت
کا انتقال ہوا تو دوبارہ دور کیا اور نہ پایا میں نے اوسکو الخ حضرت کے زمانہ میں یاد کیا تہا تمام کلام اللہ یعنی صحابیوں نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل
اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتہہ کسیکے یہہ ہے کہ لکہا ہو کسی پاس نہ پایا سوائے اونکے اور تہی صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید
بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ کے تو صحیح متعدد نسخوں کی یعنی جزوں کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف میں نہوا تہا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر
کے پاس رہے تہے تا دم زیست پہر حضرت عمر کے پاس رہے اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رضہ نے جمع کیا اونکو
ایک مصحف میں اور لکہوا کر بہیجے مصحف شہروں اسلام کی میں جیسا کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہے ع ح ۃ **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ
حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوْا
فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ

ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ بن یمان کہ آئی حضرت عثمان کی پاس اور تہی حضرت عثمان لڑائی کا سامان جہاد درست کرتی تہی اہل شام اور عراق کی بیچ فتح آرمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگوں کی اختلاف نی بیچ قراءۃ کی یعنی آپس میں ایک دوسری کی قراءۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ نی واسطے حضرت عثمان رض کی ای امیر المؤمنین تدارک کر اس امت کا پہلی اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجا حضرت عثمان نی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دو ہماری طرف صحیفے کہ نقل کروا دین ہم انکو مصحفوں میں پہر پہنچا دین گی انکو طرف تمہاری پس بہیج دئی صحیفی طرف عثمان کی پس حکم کیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصاری کو اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام یعنی قریش میں سے پس نقل کیا سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت عثمان نی واسطی جماعت قریش کی کہ تین شخص تہی سوای زید کی وہ تین جو قریشی ہوئی ... جس وقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن میں یعنی لغات قرآن میں پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کی اسلئی کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان انکی پس کیا سبھی نی ایسا ہی یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکی صحیفی مصحفوں میں بہیج دئی حضرت عثمان نی صحیفی طرف حفصہ کی اور بہیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف ان میں سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہ قرآن کی کہ تہا سوای ان مصحفوں کی بیچ ہر صحیفی کہ یا مصحف کی جلا دینی کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بن زید ابن ثابت کی نی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہا نہ پائی مینی ایک آیت سورہ احزاب میں سی جس وقت کہ نقل کی تہی ہم نی اور قرآن نی مصحف میں تحقیق سنا کرتا تہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی اوسکو پس تلاش کی ہم نی وہ آیت پس پائی مینی وہ آیت لکہی ہوئی پاس خزیمہ بن ثابت انصاری کی وہ آیت یہہ ہی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہم نی وہ آیت بیچ سورت اوسکی یعنی احزاب کی مصحف میں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرمانی نی شرح بخاری کی میں لکہا ہی کہ معنی بخاری کی لفظ کی یہ ہیں کہ کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ارمینیۃ و ... پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ ہی کرمانی میں لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم میں اور آذربیجان قصبات تبریز سی ہی اور ملا علی و حضرت شیخ رحمہما اللہ نی آرمینیہ کا ... نی حذیفہ کو لکہا ہی ... قاموس سی ملا علی ... نی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان میں پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے ... مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جیسی توریت و انجیل میں یہود و نصاری نی تغییر و تبدیل و کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قرآن میں بہی مسلمان کرین ... ہوئی اس فتنہ کی یہہ ہی کہ جب حذیفہ نی یہہ کہا تو حضرت عثمان نی لوگوں کو جمع کیا اور وہ اوس وقت بارہ ہزار تہی پس فرمایا کیا کہتی ہو اس حال میں کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض انکا کہ قراءۃ میری بہتر ہی قراءۃ تیری سی اور یہہ قریب ہے کہ

ہو کفر کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نی خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فاسل الخ مین ہی اور نازل ہوا تہا موافق زبان اونکیکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرت کی التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رض نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگونکی موقوف کرنی اون لغات کا حکم کیا اور سبہونکو لغت قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکی قول کی کہ لکہو اوسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اورون نی التابوت پس رجوع کی لوگون نی طرف عثمان کی پس کہا اونہون نی لکہو اسکو ساتہہ ت کی پس تحقیق کہ قریش کی زبان یون ہین ہی اور پوچہا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمان نی کہ لکہو اوسمین ہ اور تحقیق کی مصحف کی ظاہر مراد تحقیق سی وہ ہین کہ حضرت حفصہ کی پاس تہی اور مراد ہر مصحف سی وہ کہ اوسمین لوگون نی جمع کیی تہی اور ہو سکتا ہی دونو راوی ہوا اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ کی پاس جو صحیفی تہی بعد وفات و عدہ یہنکی وہی حضرت عثمان نی جلادئی اور کہا ناقی نی کہ بعد فارغ ہونی حضرت عثمان کی لکہوانی مصحف کی بہیجی تو وہ صحیفی حضرت حفصہ کو پہیر دئی اور سوای اونکی اور جو مصحف کی اوراق تہی جلادئی پس وہ صحیفی حضرت حفصہ کی پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلانیکی لیی اونہون نی نہ دئی جب حفصہ کا انتقال ہوا تو وہ اونکی انکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی منگا کر جلا ڈالی بخوف اسکی کہ اگر ظاہر ہونگی تو لوگ پہر اختلاف کرینگی اور اختلاف درپیش ہوگی اور بعضون کی کہ حضرت عثمان رض نی ہر طرف بہیجی کتنی تہی مشہور یہہ ہی کہ پانچ تہی اور ابو داود نی کہا کہ سنا مینی ابو حاتم سجستانی سی کہ سات مصحف تہی ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی اور اوسمین نفع نہ آیا اولی دفن کرنا ان کا ہی یا جلادینا بعضون نی کہا جلادینا بہتر ہی پس کی دفن تو بیچ مین تمام حصون مین ذلت کی بخلاف دفن کی کہ روندا جاتا ہی وہ اور بعضون نی کہا کہ دہو ڈالی اور ڈال دیوی پانی مین ایک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا جیسی کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی بیماریون کی اور حضرت عثمان نی جمع کیا اسے مصحف کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہین تحریف نہ ہووی یا ہو کر جلادی اوپر جبکہ یہہ موجب ہوا اور اونہون نی نظر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون وہ طعن کرتی جب ثابت ہی کہ کتابت قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار رو برو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابو بکر کی جیسا منقول ہی حضرت علی رض سی کہ کہا بڑا اجر لوگون کی بیچ مقدمہ مصحف کی از روی ثواب کی ابو بکر ہین رحمت کری اللہ ابو بکر پر وہ اول ہین جمع کرنیوالی ہین کتاب اللہ کو اور تیسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو اور لکہا مصحفون مین ساتہہ لغت قریش کی اور بہیجا اطراف مین اور یہہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کی یہہ ہی کہ ابو بکر نی جمع کیا اس ڈر سی کہ مبادا قرآن جاتا رہی اور حضرت عثمان نی جمع کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالی قرآن کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگونکو لغت قریش پر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ

مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا مینی واسطی عثمان کی کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنی طرف سورہ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سی اور طرف سورہ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سی پس نزدیک کیا تمنی اون دونون سورتونکو باہم اور نہ لکہی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتونکی اور رکہا تمنی سورہ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کی کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نی کہ تہی ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا زمانہ اسحالت مین کہ اوترتی تہین اونپر سورتین آیتون والی اور تہی حضرت اسوقت کہ اوترتا اونپر کچہہ یعنی قرآن مین سی بلاتی بعضی وسکیکو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کی اور فرماتی رکہدو یہہ آیتین بیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہ کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی آیت فرماتی رکہدو اس آیت کو بیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اوسمین ایسا اور ایسا اور تہی سورۃ انفال اول ان سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تہی سورہ برات آخر قرآن اوترنی مین اور تہا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ برات کی یعنی دونومین ذکر ہی کافرونسی لڑنیکا اور عہد توڑنیکا پس وفات کئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براۃ سورہ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی حضرت کی اور مشابہ ہونی قصہ کی نزدیک کیا ہمنی دونون سورتونکو اور نہ لکہی ہمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکہدی ہمنی وہ اکٹہی دونون سورتین لنبی بیچ سات سورتونکی لنبی یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطی شبہہ ہونیکی بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** قصد کیا تمنی طرف انفال کی الخ کلام اللہ کی سورتونکو اسطرحسی تقسیم کر رکہا ہی کہ سورہ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہین عربی مین طوال لنبے کو کہتی ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتی ہین اور یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتونسی ہین یا قریب سو کی اسلیے انکو مئین کہتی ہین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہین وہ سو آیتونسی کم کم کی ہین اور قصی نہین مگر ہین اسلیے مثانی نام ہوا اونکا اور سورہ حجرات سی آخر قرآن تک کو مفصل کہتی ہین اسلیے کہ ان سورتونکی درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہے پہر مفصل کو تین قسم کر رکہا ہی ایک طوال دوسرے اوساط تیسرے قصار سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتی ہین اور والسماء ذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہین اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہین پس ابن عباس نی حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلیے کہ سو آیتونسی کم کی ہی اور براۃ کو مئین مین سی ہی اسلیے کہ سو آیتونسی زیادہ کی ہی پس انکو کسلیے نزدیک کر کر طوال مین کیون رکہا چاہیے تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتی اور براۃ کو مئین مین اور خیر یہہ ہی کیا پہر بسم اللہ درمیان مین انکی نہ لکہی حضرت عثمان نی اسکا جواب یہ کہا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بیچ امر ان دونون سورتون کی اشتباہ ہی ایک جہت سی تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک جہت سی دو سورتین ہین اسلیے فاصلہ درمیان مین چہوڑا انتہی ع ح ب

كِتَابُ الدَّعْوَاتِ

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤن کی **ف** دعا کی معنی ہین طلب کرنا اور دعا کا اصل ہی کچہہ بطریق عاجزی کی اور کہا نووی نی کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہی ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور

افضل نبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتی ہی ہین او بعضی زہاد و اہل معارف نی کہا کہ ترک دعا افضل ہی واسطی رضی ہونیکی اپنی قسمت پر اور
راضی ہونیکی رضای مولی پر اور قول بعضی زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضونکو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوسمین غالب ہوتی ہی رضا تفویض جیسی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا حال تہا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل نی دعا کی لیی کہا اونہون نی کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجہی حاجت سوال
کی نہین ہی مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ** **لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ** **فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ** روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور تحقیق مین نی چہپا رکہا
ہی اپنی دعا واسطی شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہی دن قیامت تک سو وہ پہنچنی والی ہی اگر چاہا اللہ نی اوس شخص کو کہ مرا امت
میری سی کہ نہ شریک کیا ساتہہ اللہ کی کسیکو نقل کی یہہ مسلم نی اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سی **ف** واسطی ہر نبی کی ایک ہی حکم فرماتا تہا اللہ تعالی
ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کر تباہی کی لیی اور وہ کرتی تہی اور اللہ تعالی قبول فرماتا تہا پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی جیسی کہ
حضرت نوح علیہ السلام نی بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیی حتی غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نی بد دعا کی اپنی امت پر
یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتہہ آواز جبرئیل کی اور مین نی اپنی دعا کو چہپا رکہا ہی یعنی صبر کیا ہی اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی ہی کہ مین رحمۃ للعالمین ہون
اور اس دعا کو موقوف رکہا ہی قیامت پر کہ اوسکی بدلی شفاعت کرونگا ہر شخص کی لیی کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تہا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی
بعضی تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونگی اور بعضی جلدی نکلینگی دوزخ سی اور بعضی جلدی جنت مین داخل ہونگی اور بعضون کی
درجی بلند ہونگی جنت مین اللہم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ** **سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ** **فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی تحقیق مانگی مینی تجہسی ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتہہ اوسکی اور نہ نا امید کر مجکو اوسمین یعنی امیدوار ہون
کہ ضرور قبول ہی کریں سوای اسکی نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مینی کہ برا کہا ہو مینی اوسکو لعنت کی ہو مینی اوسکو مارا
ہو مینی اوسکو پس کران چیزونکو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہون سی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کریو اوسکو سبب ان چیزون کی
طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہی عذر کی کہ مین آدمی ہون کبہی کبہی کسی پر غصہ
ہوتا ہون ساتہہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہی وجہ کی کہ التماس کی حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی اتخذت عندک
عہدا پس حاصل یہہ کہ جسکو مین نے ایذا وغیرہ دون اوسکو سبب رحمت وغیرہ کا کر منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلی تہی حجری اپنی سی
نماز کی لیی کہ آئین حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنی مین اور پکڑلیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت
نی اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ ہاتہہ تیری پہر چہوڑ دیا حضرت عائشہ نی حضرت کو اور بیٹہین اپنی حجرے مین غمگین ہوکر اور تنگدل پس جب پہری آنحضرت
اونکی پاس درد دیکہا اونکو اسطرح فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیی اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہی اوسکی لیی کہ بد دعا کری کسی پر یہہ کہ دعا کری
اوسکی لیی بدلی اوسکی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ**

اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت دعا مانگی ایک تمہارا یہ نہ کہی یا الٰہی بخش دی واسطی میری اگر چاہی تو رحم کر مجہہ
پر اگر چاہی تو روزی دی مجھکو اگر چاہی تو اور چاہیی کہ عزم بالجزم کری اپنی مانگنی مین کہ شک کا نہ کہی ہو اسلئی کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی نہیں
زبردستی کرنیوالا اوسپہ کوئی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی دعا بعزم مانگو کہ یا اللہ یہہ مطلب پورا کر دے جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہی
تو دی ہیی کہ یہہ شک کرنا ہی قبول مین اور وہ اپنی وعدہ مین خلاف نہیں کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی
کرنیوالا اللہ پر اوپر کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بیفائدہ ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہی دی نہ دی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا یہ نہ کہی یا الٰہی
بخش مجہکو اگر چاہی تو ولیکن طلب کری یقین کر کر بغیر شک کی اور بڑی کری رغبت اسلئی کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی
وہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ
یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ
وَیَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کیجاتی ہی یعنی دعا
بندہ کی بعد شرطوں قبولیت کی جبتک نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی سبب سی کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہی کہ تحقیق
دعا مانگی مین اور تحقیق دعا مانگی مین یعنی اکثر مانگی پس نہ دیکھا مین کہ قبول کی گئی واسطی میرے پہر تہک جاتی ہی نزدیک اسکی اور چھوڑ دی دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم
نی ف جبتک دعا نہیں مانگتا گناہ کی جیسیکہ کہی یا اللہ قدرت دی مجھکو فلانی شخص کی قتل پر اور حاصل یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجکو
شراب یا کہی یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر نصبا اور مانند اسکی ہی مانگنا محال چیزون کا جیسیکہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کی اور توڑنی
ناتی کی جیسیکہ کہی یا اللہ جدائی ڈال مین اور میری باپ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک گناہ کی اور توڑنی ناتی کی نہیں کرتا اور جلدی
نہیں کرتا اور جو دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہیں قبول ہوتی اور تہک جاوی نزدیک اسکی لائق نہیں ہی بندہ کو کہ تہکی دعا سی کہ یہہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت
مین یا تو یہی ہوتی ہی کہ نہیں آیا وقت اوسکا اسیی کہ ہر چیز کی لئی ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا یہی کہ مقدر نہیں ہوا ازل مین قبول ہونا دعا کا کہ
دنیا مین پس پاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تا کہ مبالغہ کری دعا مین اسلئی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنی
والون کو دعا مین وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ
الْغَیْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْهِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا آدمی مسلمان کی واسطی بہائی مومن اپنی کی پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک
سر دعا کرنیوالی کی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطی بہائی اپنی کی بہلائی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکی قبول کر دعا اوسکی
اور واسطی تیری مانند اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف پیٹھ پیچھے اور اسیطرح اگر سامنی بہائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل مین اوسکی تو بہی یہی حکم ہی سبب
خلوص کی اور کہتا ہی فرشتہ الٰہی یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بہائی اوسکی اور دعا کرنیوالیکو خطاب کر کر کہتا ہی کہ
تجکو بہی مانند اسکی ملی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ

وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اون پر
یعنی غلام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس ساعت کو کہ مانگی جاوی اوسمین بخشش پس قبول کری وہی دعا یہہ نقل کی ہے
مسلم نے **ف** یعنی بعضی اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکی ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنی اوپر یا اپنی اولاد اور مال
پر پہر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضی نادان کہ وقت غصہ و مصیبت کی اپنی پر بد دعا کرتی ہین خوب نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيْثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈر دعا مظلوم کی بیچ کتاب زکوۃ مین اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادۃ پہر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہاری نے دعا مانگو مجہسی قبول کرونگا مین یعنی تمہاری نقل کی ہے
احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** از راہ مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی یعنی کہ دعا ہی عبادت ہے کہ سبب اوسکی
ہوتا ہی اوسمین حق تعالی کیطرف اور منہ پہیرنا ہی سوا حق کی اور امید نہین رکہتا مگر اوسی سے اور دعا میں ہے اخلاص اور حمد و ثنا اور مانگنا
اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجہنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیت کو سند لاے یعنی کہ الہی اوا
کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اوسکی کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپہ ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادۃ ہی اور آیت مین دلیل ہی
اسپر کہ دعا عبادۃ ہی کہ فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی جو تکبر کرتی ہین عبادۃ یعنی دعا میری سے قریب ہے داخل ہونگے
دوزخ مین خوار و ذلیل ہوکر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادۃ کا اور مقصود
بالذات اوسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادۃ کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجہنا اپنی کو ہی اور یہہ دعا مین بخوبی حاصل ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز
بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہین کوئی چیز یعنی
اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کو وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ
ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سی اوس جگہ ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوسے
اور تقدیر دو قسم ہی ایک مبرم اور دوسرے معلق تقدیر مبرم مین تغیر و تبدیل نہین اور قضاء معلق مین بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہے
یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یعنی بہلائی کی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا تو
سو برس ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہے کہ لکہا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلا اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس

ہوئی اور گئی اور جب یاد دونوں رہیگا بس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پہر جب دیئے نون کئی ساٹھہ برس کو پہنچا پس یہی عمر اوسکی اور جب یکبارگی چیز کی
زیادہ ہوئی چالیس برس کم ہوئی انتہائی عمر اوسکی سو کے ساٹھہ برس تہی اور بعضون نے معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب نیکی کی تو وہ ضائع ہوئی عمر اوسکی
بس گویا کہ زیادہ ہوئی ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا
لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم
کر اپنی اوپر ای بندہ اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سی
کہ اوتری ہے اسکو یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر وہ تقدیر معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی
اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی بلکہ نہین چاہتا کہ یہہ ہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتہہ اوس بلا کی جیسی کہ لذت پاتی ہین اہل دنیا ساتہہ نعمتون
کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی ولکن ہی ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ
رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ
جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دنیا اوسکا یا بند رکہتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی خیر کی عوض دینی کی
اگر نہین مقدر ہوتا دنیا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا یسی واسطی
کہ اللہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہتر عبادتکی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امید وار رہی رہائی بلا اور غم کا ساتہہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کی یہہ اشارہ ہی صبر کیطرف اور
بیشک جو صبر کی حد ولی نہایت ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ
يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غصہ ہوتا ہی اللہ
اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی کہ ترک کرنا سوال کا تکبر و استغنا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی
توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کی کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی رحمت کے یعنی کبہی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوس
سے برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اسکی اس سے کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس برابر ہر چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکہتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی
تمام آفات اور بیماریونسی اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بلاؤن کو نسال اللہ العافیۃ ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ

الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی وہ شخص کہ
خوش لگی اوسکو یہہ کہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیونکی پس چاہیی کہ بہت دعا کری حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ
لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی دعا
مانگو اللہ سی اور تم یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کہیلنی والی کی سی یعنی غافل ہو اللہ سی اور مشغول ہو غیر
خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کی معنی یہہ وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب
اوسکی قبولیت کی یعنی اچہی کام کرتی ہو اور بری باتون سی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک
کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری غالب نہ قبول ہونی سی یا مراد یہہ ہی کہ تم معتقد ہو اسکی کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو سبب فضل عمیم اپنی کی ۱۲ ح
وعن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسألوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ
بظہورہا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا
وجوہکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جس وقت مانگو تم اللہ سی تو مانگو اوس سی
ساتہہ اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سی کہ کہا مانگو اللہ سی ساتہہ اندر
کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی پس جس وقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پہیرو ہاتہونکو اپنی مونہہ یعنی تا
برکت جو ہاتہو پر اوترتی ہی مونہہ پر پہنچی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی یعنی دعا کرنی مین ہاتہہ ایسی کہولکر اندر کا رخ ہاتہو
سامنی مونہہ کی رہی جیسا کہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی ہاتہہ کرکر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا مین ثابت ہی اوس مین اولٹی ہاتہہ سی دعا مانگنی آئی
ہی چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہوچکا ہی ۱۲ مولانا **وعن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا رواہ الترمذی وابو داؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا والا ہی [illegible] حیا مند ہی نیک ساتہہ دینی
والا بغیر سوال کی حیا کرتا ہی بندی اپنی سی یہہ کہ پہیری اونکو خالی جس وقت کہ اوٹہاتا ہی بندہ دونو ہاتہہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **وعن** عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم
یحطہما حتی یمسح بہما وجہہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم جس وقت کہ اوٹہاتی دونو
ہاتہہ اپنی دعا مین نہ رکہتی اونکو جبتک کہ پہیرتی اونکو اپنی مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ دونو ہاتہہ اوٹہانا اور مونہہ پر
پہیرنا سنت ہی دعا مین ۱۲ مولانا **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء
ویدع ما سوی ذلک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم اچہا جانتی تہی اون دعاؤن کو جامع تہین اور
چہوڑتی تہی اون دعاؤنکو کہ جامع نہین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** دعا جامع وہ ہی کہ لفظ اوسکی تہوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہو
امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعا مین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ
فی الدین والدنیا والآخرۃ اور مانند انکی بہت دعائین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چہوڑتی تہی یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب مین

مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی تہی مانند ارتقی روجہ حسنہ یعنی دی مجکو ہوی ایہی و غیر ذلک آور یہہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعائین جامع ہی مانگتی
تہی خاص مطلب کی نہ مانگتی تہی و الا کبہی کبہی خاص مطلب بہی مانگنا ثابت ہوا ہی ع مولانا وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطی غائب کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** ایسی کہ
غائب کے دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہی خیال سنانی دکہانیکا نہیں ہوتا ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ
علیہ سلم سی بیچ ادا کرنی عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو ای چہوٹی بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی پہر
فرمایا حضرت نی ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطی میری ہو بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی
کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کی **ف** مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکو فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس
دعا کی کی ہیں ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی میں اور رغبت دلائی امت کو کہ اچہی لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں او تنبیہ
امت کو کہ خاص اپنی ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں قرابتیوں اور دوستوں کو بہی دعا میں خصوصاً بیچ مقاموں قبولیت کی اور اس سے بزرگی
حضرت عمر کی بہی معلوم ہوئی ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ
حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ
لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جس وقت کہ افطار کرتا ہی یعنی ایسی کہ بعد ادائی عبادۃ کی ہوتی ہی
اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کری یعنی ایسی کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹہہ برس کی
عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹہاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر ابر کی اور کہولی جاتی ہیں واسطی دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی
پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضائع نہیں کرنی کا حق تیرا اور نہیں رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت
دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اوپر ابر کی اوٹہانا اور کہلنا دروازوں کا کنایہ ہی اوپر چڑہنی سی اور جلدی قبول ہونیسی ع ہ
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ
الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت سے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تین دعائیں قبول
کیجاتی ہیں نہیں شک ہی بیچ اونکی قبول ہونی میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی
ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت
اور مسکینی اگرچہ بیان نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق میں کہ جو احسان کری اور بد دعا قبول
ہوتی ہی اوسکی لیے کہ ایذا دی اور بد سلوکی کری اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیے کری یا اوسکی لیے اور دعا مظلوم
کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا کری اوسکو یا جسنی ظلم کیا اوسپر اور اوسنی بد دعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع ح **الفصل**

الفصل الثالث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسأل
شسع نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلا حتی یسألہ الملح وحتی یسألہ شسعہ اذا انقطع
رواہ الترمذی ٭ روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ مانگی ایک تمہارا پروردگار اپنی سی ساری
حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی نی ایک روایہ مین ثابت بنانی سی بطریق ارسال کی یہانتک کہ مانگی اوس سے
نمک اور یہانتک کہ مانگی اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیی تہا کہ یون کہتا رواہ
الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کی لیئی تاکہ دلالت کری اسپر کہ وہان رکاوٹ اور محرومی نہین ہے سایل
کو اللہ نہایت مہربان ہے بندونپر دیتا ہی جو مانگتی ہین پس التجا کری بندہ مگر اوس سے اور نہ اعتماد کری مگر اوسپر کہا ابوعلی دقاق نی کہ نشانی معرفت کی یہ
ہے کہ نہ مانگی حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سی جیسکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت کے ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور محتاج
روٹی کی ہوئی کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ع وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی ہاتہہ اپنی دعا مین یہانتک دکھلائی
جاتی سفیدی حضرت کی بغلونکی وعن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یجعل اصبعیہ حذاء منکبیہ
ویدعو اور روایت ہی سہل بن سعد سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہی حضرت گردانتی دونوں انگلیان اپنی یعنی سردونوں کی
انگلیونکی برابر مونڈہون کی اور دعا مانگتی **ف** یہہ اوسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹھانی کا اور اکثر اسیطرح اوٹھاتی تہی اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اوٹھانی
آئی وہ محمول ہی بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین جیسی مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنی اوٹھاتی کہ سفیدی
بغلونکی معلوم ہوتی ٭ ع وعن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجہہ
بیدیہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹھاتی دونو ہاتہہ اپنی پہیرتی اپنی مونہہ پر دونو ہاتہہ اپنی نقل کین یہہ بیہقی نی تینون حدیثین دعوات کبیر مین **ف**
کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹھاتی ہاتہہ اپنی دعا مین نہ پہیرتی مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکی اور بعد
کہانیکی اور مانند انکی جو حضرت سی دعا مین منقول ہین اون مین ہاتہہ نہ اوٹھاتی تہی تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتی تہی ع ٭ وعن عکرمۃ عن
ابن عباس قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد
یدیک جمیعا وفی روایۃ قال والابتہال ہکذا ورفع یدیہ وجعل ظہورہما مما یلی وجہہ
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹھاوی تو دونو ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی
یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہی کہ اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہہ ہے کہ دراز کری تو دونو ہاتہہ اپنی اکٹھے
اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سی ہی اور اوٹھائی دونو ہاتہہ اپنی اور کی پیٹھہ ہاتون اپنی
کی قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسکہ استسقا مین آیا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی یعنی سبابہ کی کہ جسکو انگلی شہادت
کی کہتی ہین مقصود اس سے یہی ہے یعنی ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنی شر انکے سی اور قید ایک کے ایسی لگائی کہ مکروہ ہی اشارہ کرنا
دو انگلیون سی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تہا دو انگلیون سی فرمایا اوسکو کہ ایک سے اشارہ کر اشلاکادر

اوٹھائی دونوں ہاتھ اپنے لیعنی اوٹھائی دونوں ہاتھ اپنی خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور برابر ہاتھ مقابل سر کی ع وعن ابن عمر انہ یقول ان رفعکم ایدیکم بدعۃ مازاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا یعنی الی الصدر رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی تہی کہ تحقیق اوٹہانا تمہارا اپنی ہاتہونکو یعنی بہت اوٹہانا بدعت ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اوٹہاتی تہی نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نی ف انکار کیا ابن عمر نی اوپر ایسی کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹہاتی تہی اور فرق نکرتی تہی حالات مین کہ ایک امر کی لیی سینہ تک اوٹہاتی اور مونڈہون تک اور امر کی لیی اور مونڈہونسی اونچی اور امر کی لیی پس اس تقریر سی خوب تطبیق حاصل ہوگئی حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتہہ اوٹہانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹہاتی تہی اور بعضی امر کی لیی مونڈہون تک اور بعضی امر کی لیی مونڈہونسی اونچی اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹہاتی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی ایسی ابن عمر نی اوپر طعن کیا ۴ موت وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احدا فدعا لہ بدأ بنفسہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب صحیح اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتی کسیکا پہر دعا مانگتی اوسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنی کا شروع کرتی دعا مانگنی پہلی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہی ف اس مین تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسیکی لیے دعا کری تو پہلی اپنی لیی دعا کری پہر اوسکی لیی مثلا کہی اللہم اغفر لی ولفلان الخ وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیہا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بہا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلہا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین گناہ کا اور نہ توڑنا ناتی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کی ایک تین چیزونمین سی یا یہہ کہ جلدی دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سے برائی مانند اوسکی عرض کیا صحابہ نی اب بہت دعا کرینگی ہم یعنی ایسی کہ بڑی فائدے دعا کی سنی ہمنی فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہہ احمد نی ف فضل اللہ کا بہت ہی یعنی جو کچہہ کہ دیتا ہی فضل اپنی سی اور وسعت کرم اپنی سی بہت سے اوس چیز سی کہ دیتا ہی تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کی ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس دعوات یستجاب لہن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتی یصدر ودعوۃ المجاہد حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظہر الغیب ثم قال واسرع ھذہ الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ بظہر الغیب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطی اونکی دعا مظلوم کی یہانتک بدلہ لیوی یعنی ظالم سی ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنی کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور اہل اپنی کی یا فارغ ہووی حج سی اور دعا جہاد کرنیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم وعمل کی یہانتک کہ بیٹہی یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہو یا مری اور دعا بہائیکی واسطی بہائی مسلمان اپنی کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہونی مین اون دعاونسی دعا بہائیکی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیرہ مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی ف یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ ذکر اسکی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دلسی بہی ہوتا ہی اور زبان سے بہی اور فضل یہہ ہے کہ دل

اور زبان دونون سی ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پہر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون
قدرت اوسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ستر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتی اوسکو حفظہ یعنی جو
اعمال لکہنی والی جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکی حساب کے لیے اور لاوینگی حفظہ اوس چیز کو کہ یاد کہتی تہی اور لکھا تہا اوسکو
فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی رہا ہے واسطی اوسکی کچہ پس کہین گی وہ نہین چہوڑا ہمنی کچہہ اوس چیز مین سے کہ جانا ہمنی اور یاد کہا ہمنی مگر جمع کیا ہمنی وسکو
پہر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو تحقیق تیری لیے میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی ؀ ذکرہ السیوطی
فی بدور السافرۃ ؀ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہین
کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتہہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کی یہہ ہے کہ سنا وی اپنی تئین بغیر اسکی معتبر نہین اور دلسی جو ہوتا ہی فعل دلکی
ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہین ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغۃ کی کتابون مین لکھا ہی صحاح و قاموس مین لکھا ہی
کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دلکا ہی ہان جو کچہہ کہ زبانسی ہو اوسکو بہی ذکر کہتی ہین پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبانکی لیکن
کہا مشایخ طریقت رحمہم اللہ کی نی کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور رتبہ ہے ذکر زبانی سی پس شاید مقصود بعضی
فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبانسی کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوا انکی وہان دلسی ذکر کرنا کفایت نہین
کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیی نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ؏ **الفَصْلُ الأَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ
غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سی کہا دونون
نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گہیرتی ہین اونکو فرشتی یعنی جو کہ ڈہونڈہتی پہرتی ہین اہل نین
اہل ذکر کو اور دہانک لیتی ہی اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات کی لیے ہی اور اوترتی ہی اونپر سکینہ اور ذکر کرتا
ہی اونکو اللہ تعالی اون شخصون کی نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء ؑ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سکینہ خاطر جمعی لکو
ہی کہ اوسکی سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی بہم پہنچتا ہی اور اوترنا سکینہ کا اس
آیت سی بہی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ؏ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ
مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالَ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی بیچ راہ مکہ کی پس
گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہی جمدان پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابہ نی کہ کون ہین مفردون یا رسول
اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** المفردون سوال ہی صفت سی کہ
کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لایق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہی اللہ کے ذکر کی لیے آیا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان
پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہنچی تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئی بعضی الگ ہو کر اور رونسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنے والونکو حضرت نی فرمایا کہ
گہر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضی مفردون یعنی الگ ہونیوالی آگی پہنچ گئی صحابہ رض نی صفت مفردون کی پوچہی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی ان
مفردون کی ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو نیکیون کی سبقت کرنیوالونکو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لیے یعنی

انقطاع کیا لوگونسی اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتی ہین اور مراد بہت یاد کرنیسی یہہ ہے کہ ہمیشگی کری ذکر پر بغیر غفلت کی اور جو غفلت
ہو ہی جاوے تو جلدیسی دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازونکی بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی اور
مانند اوسکی جس طرح مشغول ہی حدیث شریف مین ۴ ص ع **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر
ربہ والذی لا یذکرہ مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کے
کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنی کو اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندی اور مردی کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ذکر حیات قلب کی ہے
اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنی عمل سی
بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھہ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد
علی فخر **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا
ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رکھتا ہی اور مین ساتھہ اوسکے
ہون جب یاد کرتا ہی مجکو یعنی دلسی یا زبان سے پس اگر یاد کری مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب
اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کسی کے سپرد نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین
کہ بہتر ہے اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نزدیک گمان بندے اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہون بندیسی موافق گمان اور توقع اوسکی کی اگر امید عفو
کی رکھتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہی اوپر کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب رہے اور گمان
اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب
میری میرا گمان تیرے ساتھہ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اوسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کری اور پھر امیدوار بخشش کا رہے
اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت
کرتا ہون ع فخر **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید
ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا
ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ
بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور زیادہ بہی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات
سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برائی کی برابر اوسکی یا بخش دیتا ہون اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجسی یعنی ساتھہ طاعت
کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہنچاتا ہون رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی
مجسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پہیلانی دونوں ہاتھوں کی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑکر اور
جو شخص ملے مجسی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میری کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس زمین کی بخشش سے یعنی اگرچہ گناہگار
ہین یہہ اوسکی ایسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑیسی رجوع کرتا ہی تو وہانسی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہی ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب وما
تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت
سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میری ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں
اوسکو ساتھہ لڑائی کی اور نہیں نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میری نی یعنی مومن نی ساتھہ کسی چیز کی یعنی اعمال سی کہ بہت محبوب ہو طرف میری
اوس چیز سی کہ فرض کیا میں نی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قایم ہی ساتھہ قرب فرایض کی نزدیکی ڈھونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈہتا
طرف میری ساتھہ نفلوں کی یعنی طاعتوں کی کہ زائد ہیں فرایض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو یعنی واسطی جمع کرنی فرایض و نوافل کی اور
جس وقت دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پس ہوتا ہوں میں شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہوتا ہوں میں بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی ساتھہ اوسکی اور
ہاتھہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھہ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجھسی یہہ بندہ البتہ دیتا ہوں میں اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھہ
میری یعنی برائیوں اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہوں اوسکو اور نہیں توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہوں میں اوسکو مانند تردد میری کی
قبض کرنی جان مومن کی سی ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ میں ناخوش رکھتا ہوں ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہیں اوسکو مرگ سی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ساتھہ لڑائی کی یعنی ساتھہ لڑائی اپنی کی اوس سے بسبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہوں ساتھہ لڑائی اوسکی کی مجھسی پس گویا
کہ وہ لڑنیوالا ہے جیسی کہا اماموں نی کہ نہیں کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نی اوسکی کرنیوالی کو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوس سے سوای اس گناہ کی اور کہانی بیاج
کی کہ اوسمیں یہہ فرمایا ہی فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں میں خطر عظیم ہی ایسی کہ لڑائی اللہ کی بندی سی دلالت کرتی ہی خاتمہ بد
ہونی پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہیں فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا میں نی یعنی جو کچھہ واجب کیا ہی میں نی اوسپر یعنی فرمان برداری کرنی اوامر کی
اور بچنا مناہی سی اونکو ادا کر کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے اوسکی برابر اور چیز ادا کر کر نزدیکی نہیں حاصل کر سکتا اور ہوتا ہوں میں
شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نی یعنی آسان کرتا ہوں میں اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہیں طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہوں میں اوسکو اون افعال
کی یہانتک گویا کہ میں وہ اعضا ہی ہو جاتا ہوں اور بعضوں نی یہہ معنی کہی ہیں کہ گردانتا ہی اللہ تعالی حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا
اپنی کا پس نہیں سنتا مگر جو کچھہ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی الخ اور بعضوں نی یہہ معنی کہی ہیں کہ گردانتا
ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہانتک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہیں سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی
اللہ سبحانہ اوسمیں مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھہ اور پاؤن اوسکیکو اوس چیز سی کہ نہیں پسند کرتا اوسکو اور نہیں تردد کرتا کسی چیز
سی الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میں بسبب عنایت کی کہ بندی کی حال پر رکھتا ہوں اوسکی مارنی میں بسبب اسکی کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا لیکن مرنی سی
چارہ نہیں اور وہ بھی پہنچاتا ہی بزرگیوں اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی و جنت اوس سے حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی ہیں تحیر
کرنا دو امر میں کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونوں میں سی اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس معنی یہہ ہیں کہ تاخیر و توقف
نہیں کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام میں مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہوں میں اوسمیں تا آسان ہو موت
اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھہ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلی علیین میں ع ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا
وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ
اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ
مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا
يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ
لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ
رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً
قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ
هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی
اللہ کی کتنی فرشتی ہین پھرتی ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈھونڈھتی ہین ذکر کرنیوالونکو یعنی تاکہ انکا ذکر سنین اور سنین ذکر اونکا پس جبکہ پاتی ہین ایک
جماعت کو کہ ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتی ہین آپس مین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کی یعنی سننے ذکر کی اور ملنے ذکر کرنیوالون کی فرمایا حضرت نے پس
گھیر لیتی ہین فرشتی اونکو پرون اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہے فرشتون سی پروردگار اونکا حال حالانکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتون سے
حال اونکا کیا کہتی ہین بندی میری فرمایا حضرت نے کہتی ہین فرشتی کہ تسبیح کرتی ہین تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہین تجھکو اور بڑائی بیان کرتی ہین تیری
اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجھکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہے اونہون نے مجھکو فرمایا حضرت نے
پس کہتی ہین فرشتی قسم خدا کی نہین دیکھا تجھکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتی مجھکو فرمایا حضرت نے پس کہتی ہین فرشتی
اگر دیکھتی تجھکو ہوتی بہت تیری بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری بزرگی کر یاد کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت نے
پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجھسی کہتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجھسی بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہون نے بہشت کو فرمایا
حضرت نے پس کہتی ہین فرشتی قسم ہے اللہ کی ای پروردگار نہین دیکھا اونہون نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا
اگر دیکھتی جنت کو کہا حضرت نے کہتی ہین فرشتی اگر دیکھتی اوسکو ہوتی بہت اوسپر حرص کرنیوالی اور بہت ہوتی اوسکو طلب کرنیوالی اور بہت کرتی اوسمین
رغبت یعنی اپنی کہ نہین ہے خبر مانند دیکھنی کی فرماتا ہے اللہ تعالی پس کسچیز سی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نے کہتی ہین فرشتی کہ دوزخسی پناہ مانگتی ہین فرمایا
حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہون نے دوزخکو فرمایا حضرت نے کہتی ہین فرشتی قسم ہے خدا کی ای پروردگار ہماری نہین دیکھا اونہون
نے دوزخکو فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتی دوزخکو فرمایا حضرت نے کہتی ہین فرشتی اگر دیکھتی اوسکو ہوتی بہت اوس سے
بھاگنی والی یعنی جو چیزین کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہین اونسی بہت بھاگتی اور ہوتی بہت اوس سے ڈرنیوالی یعنی اپنی دلونمین کہا حضرت نے
پس فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتون سی گواہ کرتا ہون تمکو کہ مینی بخشا اونکو فرمایا حضرت نے کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنیوالونمین فلانا شخص ہے
کہ نہین ہے ذکر کرنیوالا سوا اسکی نہین کہ آیا تہا کسی کام کی لیے پھر بیٹھ گیا اونمین یعنی وہ لائق مغفرت کی نہین فرماتا ہے اللہ تعالی کہ وہ ایسی بیٹھنی والی
ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہ بخاری نے ف پوچھتا ہے فرشتون سی پوچھتا ہے اللہ تعالی باوجود جاننی کی واسطی الزام دینی ملائکہ
کی کہ اونہون نی بنی آدم کی حق مین کہا تہا کہ یہ فساد و فسق کرینگی اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتی ہین اور آخر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر

پہر کہا ہی کسی عارف نی کہ صحبت رکہو ساتہہ اسکی پس اگر نہ کر سکو یہہ پس صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہتا ہی اللہ سی یعنی دوام حضور رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی

ع وفي رواية مسلم قال إن لله ملئكة سيارة فضلا يبتغون مجالس الذكر فإذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتى يملؤا ما بينهم وبين السماء الدنيا فإذا تفرقوا عرجوا وصعدوا إلى السماء قال فيسألهم الله وهو أعلم بحالهم من أين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الأرض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك قال وماذا يسألوني قالوا يسألونك جنتك قال وهل رأوا جنتي قالوا لا أي رب قال وكيف لو رأوا جنتي قالوا ويستجيرونك قال ومما يستجيروني قالوا من نارك قال وهل رأوا ناري قالوا لا قال فكيف لو رأوا ناري قالوا ويستغفرونك قال فيقول قد غفرت لهم فأعطيتهم ما سألوا وأجرتهم مما استجاروا قال يقولون رب فيهم فلان عبد خطاء إنما مر فجلس معهم قال فيقول وله غفرت هم القوم لا يشقى بهم جليسهم اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کی کتنی فرشتی ہین پہرنیوالی زیادہ یعنی اعمال لکہنی والون وغیرہ کی سوا ہین کہ اونکو مقصود سوای حلقون ذکر کی کچہہ نہین ڈہونڈہتی ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتی ہین مجلس کہ اوسمین ہو ذکر غالبا بیٹہتی ہین ساتہہ ذکر کی اور گہیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتہہ پرون اپنی کی یہانتک کہ بہر جاتی ہین فرشتی درمیان ذکر کرنیوالونکی اور درمیان آسمان دنیا کی پس جسوقت کہ جدا ہوتی ہین ذکر کرنیوالی چڑہتی ہین فرشتی اور پہنچتی ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرت نی پہر پوچہتا ہے اونسی اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال ونکا کہانسی آئی تم پس کہتی ہین فرشتی آئی ہم تیری بندونکی پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتی ہین تیری اور کلمہ پڑہتی ہین تیرا اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو اور مانگتی ہین تجہسی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجہسی کہتی ہین فرشتی کہ مانگتی ہین تجہسی بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی بہشت میری کہتی ہین فرشتی نہین ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی وہ بہشت میری کہتی ہین فرشتی اور پناہ مانگتی ہین تجہسی فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سی پناہ مانگتی ہین مجہسی کہتی ہین فرشتی آگ تیری سی پناہ مانگتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی انہون نی آگ میری عرض کرتی ہین فرشتی کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی آگ میری کہتی ہین فرشتی طلب بخشش کی بہی کرتی ہین تجہسی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مینی اونکو اور دی مینی اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینی اونکو اوس چیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے اونمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کی لیی پس بیٹہہ گیا ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو بہی بخشا مینی وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب انکی اور برکت اونکی کی ہمنشین اونکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راونی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم راوہا الخ اور اوسمین نہین مذکور ہلیی کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کی لیی ہے اور اسمین تعجب و تعجب دلانیکی لیی ہی ع

وعن حنظلة بن الربيع الأسيدي قال لقيني أبو بكر فقال كيف أنت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كأنا رأي عين فإذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الأزواج والأولاد والضيعات نسينا كثيرا قال أبو بكر فوالله إنا لنلقى مثل هذا فانطلقت أنا وأبو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك فقلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كأنا رأي عين

فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سی کہ کہا ملاقات کی مجسی حضرت ابوبکر نی پہر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر خیر برکہ سنی تونی حضرت سی آیا موجود ہی یا نہین کہا مینی منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نی سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی اوسکی کہ کہتا ہی تو کہا مینی یعنی عجب نہین اسمین سبب یہ کہ ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتی ہین ہمکو ساتہہ دوزخ کی یعنی عذاب اوسکی کیہی اور ساتہہ جنت کی یعنی نعمتون اوسکی کیہی گویا کہ ہم دیکہتی ہین جنت و دوزخ کو آنکہونسی پہر جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مشغول ہوتی ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغونمین بہول جاتی ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو کچہ حضرت کی صحبت مین سنتی ہین اوسمین سے بہت کچہ بہول جاتی ہین وہ حالت نہین ہے کہ جو حضرت کی صحبت مین تہی کہا ابوبکر نی یعنی جبکہ بیان کیا تونی یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہم بہی پہنچی ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بہی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہی پس چلا مین اور ابوبکر یہانتک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینی یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکی پاس نصیحت کرتی ہین آپ ہمکو ساتہہ دوزخ کی اور بہشت کی گویا کہ ہم دیکہتی ہین آنکہونسی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم آپکی پاس سے مشغول ہوتی ہین ہم بیبیون اور اولاد اور زمینون اور باغونمین بہول جاتی ہین ہم بہت سے نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوسی حالت پر کہ ہوتی ہو تم نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور متوجہ ہونیوالی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسی فرشتی اوپر بچہونون تمہاری کی اور بیچ راہون تمہاری کی و لیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف مصافحہ کرین تمسی فرشتی یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتی ہین فرشتی اہل ذکر سی خفیہ اور اوپر بچہونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہی حضور نا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت مین غفلت نا ادا کرو حقوق نفس کی پس ایسے حالت ہونی مین منافق نہین ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی و لیکن یا حنظلہ الخ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ عملونکی نزدیک بادشاہ تمہاری کی اور بہت بلند عملونکی بیچ درجون تمہاری کی اور بہتر واسطی تمہاری خرچ کرنی سونی اور روپی کیسی اور بہتر واسطی تمہاری اس سے کہ ملو اپنی دشمنون سے کافرونسی پہر مارو تم گردنین اونکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نی ہان خبر دیجی فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو دردا پر ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سی یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونوسی ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور عملونسی افضل ذکر خدا کا ہی ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک

گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہی اوسکی لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکی کہا یا رسول اللہ
کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف تر ہو ذکر اللہ سی تری زبان کی کنایہ
ہے روانی زبان سی جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنی اوس کیہی یا کنایہ ہی مداومت سی ذکر پر مرنی دم تک کہ ذکر سی ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مری اور یہہ
ذکر شامل ہی جلی و خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی و قالبی کو یعنی دلکی زبان سی ذکر کری یا اسی زبان سی اور دونونسی ہونا بہت ہے خوب ہے ع ح ۲
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ
حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ خوری کرو
عرض کیا صحابہ نی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی
کو پس تم بہی انکی ساتہہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کی حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ اونکی سبب سے بہشت کی باغون مین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نی
کہ جیسی مستحب ہے ذکر کرنا ویسیہی مستحب ہے بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کی اور ذکر کبہی دلسی ہوتا ہی اور کبہی زبانسی اور افضل یہہ ہے کہ دونونسی ہو اور اگر ایک ہی سی ہو تو
دلسی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبانسی ہو تو بہی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرید نی اپنی شیخ سی کہا کہ مین یاد کرتا ہون
اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنی مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا
لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک مجلس مین
نہ یاد کری اللہ کو اوسمین ہوگا بیٹہنا اوسپر اللہ کیطرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کی اور قضا و قدر اوسکی افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین کہ نہ یاد
کری اللہ کو اوسمین ہوگا اوسپر اللہ کیطرفسی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ہر حال مین اوٹہتی بیٹہتی اور سوتی اور جاگتی اور شب و روز
ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیی ہو جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ع چراول شب آہنگ خواب آورم بہ تسبیح
نامت شتاب آورم ٭ وگر نیم شب سر برآرم زخواب ٭ ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ٭ وگر بامدادست راہم بہ بست ٭ ہمہ روز تا شب پناہم بہ بست ٭
ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ
جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی قوم کہ کہڑی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوسمین مگر کہڑی ہوئی مانند مردار گدہی کی ہی اور ہوگی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمد و ابوداود نی ف
یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کی ہی اور جو لوگ وہانسی اوٹہی گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی ٭ فخر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ شَاءَ
عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا
اوسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پہر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اگر چاہی
عذاب کری یعنی بسبب اونکی اگلی پچہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتی ہین اللہ تعالی
کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ
ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی واسطے اوسکے نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کی یا منع کرنا
برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی
قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سے کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کی نہین
یا یون کہا جاوے کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اوسپر نہین نفع اوسکے لیے اوسمین مگر ان چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے
مین پس موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اسی سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ
قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا
کی ایسی کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہے سختی دلکا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** سبب ہے سختی
دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرت سے
ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ
فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ
وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ
کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرونمین آپکے پس کہا بعضی اصحاب آپکی نی کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مقدمہ
سونی اور چاندیکی یعنی اور پہچانا ہمنی حکم اونکا اور مذمت اونکی کاش کہ جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوائے سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو
فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری اوسکی اوپر ایمان اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سے تہا لیکن مراد اونکی یہہ ہے کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتون کی پس آپ نے ایسی چیز
تین وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آوراوپر ایمان اوسکی یعنی مددگار رہے اوسکی دین کی کہ یاد دلاوے نماز و روزہ اور اور عبادتیں اور منع کری اوسکو
زنا اور تمام حرام چیزونسے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ
اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا
مِنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ
وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ
اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نکلی معاویہ ایک حلقہ پر
کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹہلایا ہی تمکو کہا اونہون نے بیٹہی ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹہلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے
قسم خدا کی کہ نہین بٹہلایا ہمکو سوائے اسکی نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنی کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی
ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونہون نے بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کی نسبت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنی مین حدیث کو مجہسی یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود

اس سے آگاہ کرتا تھا اپنی نہ بھولنی پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اوپر ایک حلقہ کی اپنی صحابیون مین سی پھر کہا کس چیز نی بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھی ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اوپر اسچیز پر کہ ہدایت کی ہمکو واسطی اسلام کی اور منت رکھی ساتھہ اوسکی ہمپر فرمایا حضرت نی قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نی عرض کیا اونہون نی قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نی فرمایا خبردار ہو تحقیق مینی نہین قسم دی تمکو واسطی تہمت کرنی کی تمپر یعنی جھوٹ کی ولیکن آئی میری پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہی ساتھہ تمہاری فرشتونسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم پوچھا واسطی زیادتی تاکید و تقریر کی نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہی یعنی فرماتا ہی فرشتونکو کہ دیکھو میری ان بندونکو کسطرح مسلط کیا مینی اوپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکی مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکی کہ تعریف کئی جاوین زیادہ تمسی ایسی کہ تم نہین پاتی ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہاری ایسی ہی جیسی اونکو دم لینا ہی ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کی یعنی نوافل بہت غالب ہوئی ہین مجپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہوا سکے کرنیسی بسبب ضعف اپنی کی پس خبر دو مجکو ساتھہ ایسی چیز کی کہ بھروسا کرون مین ساتھہ اوسکی یعنی ایسا عمل فرمائی کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادائی فرائض کی اور مستغنی ہون بسبب اوسکی سب نوافل سی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان سی مراد یا تو یہی زبان بدنکی ہی یا دلکی ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابی سعید سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئی گئی کہ کونسا بندہ بہتر ہی یعنی بہت سا ثواب پاتا ہی اور بلند تر ہی درجہ مین نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یاد کرنیوالی مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالی سی یہہ افضل و بلند تر درجی مین ہی فرمایا اگر ماری تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوی یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوی خونسی یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہی شہید ہو جانی سی پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہی اوس سے درجی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگرچہ وہ اس حد کو پہنچی تو بہی بہتر یاد کرنیوالا اسی کا افضل ہی چہ جای زخمی لڑائی مین ح

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کی پس جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یعنی اوسی پیچھی ہٹ جاتا ہی اور جسوقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے ع

وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ

بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں مین مانند لڑنیوالونکی ہی پیچہی بہاگنی والونکی یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سی اور بعد اونکی ایک شخص لڑتا رہا کافروں سی یہہ بڑی فضیلت رکہتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلوں کی مانند ٹہنی سبز کی بیچ درخت خشک کی اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کی درختوں کی درمیان مین اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں مین مانند چراغ کی بیچ گہر اندہیری کی اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں مین دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ ٹہکانا اوسکا جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتہہ مکاشفہ کی دکہاتا ہی یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکہتا ہی اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں مین بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کی اور مراد فصیح سی بیٹی آدم کی اور اعجم سی مراد جانور نقل کی یہہ رزین نی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا نہین عمل کیا بندی نی کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سے ایسی ذکر خدا کیسی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اسکی عذاب سے قیامت کو چہکارا نہین کروائیگا یعنی سب پر افضل ہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین ساتہہ بندی اپنی کی ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جسوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میری کی دونو ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرماتی واسطی ہر چیز کی صفائی ہی اور صفائی دلونکی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دی اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کیسی عرض کیا صحابہ نی اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے ساتہہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچی تو بہی ذکر افضل ہے

كِتَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

کتاب ہے بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کی **ف** جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کی توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرفسی از راہ عقل کی نہ رکہنا چاہیے اگرچہ دونو نامونکی ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہی عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب اور بندیکو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی مین حاصل کری جسقدر ہوسکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کی لفظ نصیب بندہ کر کے اور بعضی جای ساتہہ عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کری اونکی حاصل کرنی مین اللہم وفقنا ویسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر یا جب وہ وضو کر آتا تو اوسکی آگی اسماء جناب باری تعالیٰ کی پکار کر ساتہہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوسمین دیکہتی وہی تعلیم کرتی جانتی کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ۱۲ مولانا

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل ہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کری اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہے

نام اللہ تعالی کی بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کی پہلی وتین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان ناموںکی ہی اور عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت میں لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی حاق کو یعنی اعمال و اذکار حاق کو مراد یہہ ہے کہ دوست رکہتا ہی انہین سے اونکو کہ ہون او پر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ کے کی لیے ہو ع فخر **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کری داخل ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامونکا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ تو نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہین جان اور مال لیکن اوسکی آخرت کی لیے کچہہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملاوی اسکی ساتہہ عقیدہ دل کا ساتہہ محض تقلید کی اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہے کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتہہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سی اکثر ونکی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتہہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اسطرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دلکی آنکہون سی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچہہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچہہ عذر نہین تو آخرت مین کچہہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نی اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی ہین مستحق عبادۃ اور نزدیک اکثر علما کی یہہ نام سب نامون مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کی لیے یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیۃ و تعظیم کی اور خواص کو چاہیی کہ تامل کرین اسکی معنون مین اور جانین کہ اطلاق نہین اسکا لایق ہی مگر او پر موجود جامع صفات الوہیت کی اور خواص الخواص کو چاہیی کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتہہ اللہ کی اور نہ التفات کرین طرف کسی کی سوای اوسکی اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسی سی اسلیی کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوای اوسکی باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرونکی کلام مین کلمہ لبید کا ہی اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑہی باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنی والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ متوجہ ہووی اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کری اوسیپر اور مشغول رکہی باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بی پروائی کری غیر اوسکی سی اور رحم کری بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پہیر ظالم کو ظلم سی ساتہہ طریق نیک کے اور خبر داری کری غافل کو اور دیکہی طرف گنہگار کی ساتہہ نظر رحمت کی نہ حقارت کی اور کوشش کری بیچ دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی اپنی طرح اور سعی کری حاجت روائی محتاجون بقدر وسعت و طاقت کی خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کی کہی الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی دلسی اوٹہا دی اور جو کوئی سو بار الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سے اور سب اوسکی محتاج پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب غیرت کی آستان خدمت اوسکی سی کری اور روا جب ہے کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی اور بی نیاز ہووی سب سے بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی اوسنی اور ڈر اور امید نرکہی اونسی اور تصرف کری ملک دل اور نفس او متعالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی خاصیت الملک جو کوئی اس اسم کو ساتہہ اسم القدوس کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکی ملک کو قایم و دائم رکہی مع الانفس اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر واسطی عزت و حرمت کی پڑہی مجرب ہے الخ اور حضرت شاہ عبد الرحمن نی خاصیت اسکی یہہ کہی ہی کہ جو کوئی

ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور تونگر اور بادشاہ مسخر اوسکی ہوں اور واسطی جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کی مجرب ہی ۳ القدوس نہایت
پاک کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتونسی اور پاک کری نجاست
گناہونسی ہر حال مین ۳ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کی پڑہی دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کی اسکو ساتہہ اسم السبوح کی روٹی کی
ٹکڑی پر لکہکر کہاوی فرشتہ صفت ہو اور واسطی پناہ حاصل ہونیکی دشمنونسی وقت بہاگنی کی جسقدر پڑہ سکی پڑہی اور اگر مسافر راہ مین مداومت کری کبہی ماندہ
اور عاجز نہو اور اگر تین سو تیس بار شیرینی پر پڑہکر دشمن کو دی مہربان ہو ۴ السلام سلامت و بیعیب اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بیعیب ہووی
بری اخلاق سی اور بری کامونسی اور کہا قشیری نی کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کری اپنی مولی کیطرف ساتہہ قلب سلیم کی اور بعضون نی کہا یہہ ہے کہ سلامت
رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی بلکہ بہت شفقت کری اونپر جب اپنی سی بڑی عمر والیکو دیکہی تو کہی یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیے کہ بہ نسبت میری طاعت
بہت کی ہی و مجہسی سبقت رکہتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹی کو دیکہی تو اوسکو بہی کہی کہ یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیے کہ بہ نسبت میری گناہ کم کئی ہین اور اگر
کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ۴ السلام جو کوئی اس اسم کو ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہی حق تعالی
صحت و شفا دیوی اوسی اور اگر مداومت کری اسپر خوف سی نڈر ہو ۵ المؤمن امن دینی والا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی ایذا
سی اور غیر کی برائی سی ۵ المومن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالی اوسکو شر شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر و
باطن اوسکا حق تعالی کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو ۶ المہیمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عاشق کا
یہہ ہی کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدون اور بری خلقونسی مانند حسد و کینہ وغیرہ کی اور درست کری احوال اپنا اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول
ہونیسی اون چیزونمین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالی کیطرفسی ۶ المہیمن جو کوئی غسل کری اور اس اسم کو ایکسو پندرہ بار پڑہی اوپر باطنون اور غیبونکی مطلع ہو
اور اگر اسپر مواظبت کری تمام آفتونسی پناہ پاوی ح اور جملہ بہشتیونسی ہو ۷ العزیز غالب و بیمثل کہ کوئی اوسپر غالب نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ
غالب ہووے نفس و ہوا اور شیطان پر اور بیمثل ہووی علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل نکری
اوسکو ساتہہ سوال کی انسی کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینی عزت مگر بیچ بلند رکہنی ہمت کی مخلوق سی اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی
کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکیکو اور جسنی سہل جانا اوسکی اوامر کو اوسنی نجانی عزت اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی و للہ العزۃ و لرسولہ و للمؤمنین
و لکن المنافقین لا یعلمون ۷ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا و عقبی مین کسیکا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم
مین خاصیتین عجیب و غریب ہین ۸ الجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوؤن کا اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین لانیوالا بندونکا اوس چیز پر کہ
ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال و فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر
ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی کتابونمین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای بندی میری ارادہ
کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو
اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ ارادہ
کرتا ہون مین انتہی ۸ الجبار جو کوئی بعد مسبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالمونکی شر سی امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کری اوسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق
کی اوس سے نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمین قرار پکڑی ۹ المتکبر نہایت
بزرگ نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ جب معلوم کی تو نی بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کر یعنی پرہیز کر میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنی سی طرف الفت کی

چیز فنا ہونے والی ہیں کہ ان چیزوں کی طرف رغبت کرنا کام جانوروں کا ہی اگر رغبت کریگا شریک ذنکا ہوگا بلکہ تکبر کرے ہر چیز سی کہ بازرکہی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جانے ہر چیز
کو سوائے اوسکے پہنچنی کیطرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کر طریقہ تواضع او رتذلل کا تو زائل کرانی سی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوسمین بیٹہہ
بسے باقی رہی واسطی نفس کے اختیار اور نہ ساتہہ غیر اللہ کی قرار ع المتکبر اگر اسکو پہلے بستر حلال اپنی کی پہلی دخول سی دس بار پڑہی حق تعالی اوسکو فرزند خلف
اور پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدای ہر کار مین بہت پڑہی مراد کو پہنچی ح الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی بتہ الخالق جو کوئی
اس اسم پر ملازمت کری حق تعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیی عبادت کری روز قیامت تک اور دل اور مونہہ اوسکا روشن و نورانی کردی اور شاہ عبدالعزیز
رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو راتین بہت پڑہی دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کاموں مین قوی ہو البارئ پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہفتہ مین
سو بار اسم الباری پڑہی حق تعالی اوسکو قبر مین نہ چہوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوی ح اور طبیب اسم الباری پر مواظبت کری جو علاج کہ کری موافق
پڑی المصور صورت بنانی والا نصیب عارف کا ان تینون ناموں سی یہہ ہے کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور نہ تصور کری کوئی امر مگر کہ تامل کری بیچ قدرتون اور عجائب
کاری گریونکی کہ اوسمین ہین اور جو عورت بانجہ ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کرکر پیوی حق تعالی
فرزند نیک ورینہ عطا فرماوی اور جو کوئی بہت پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہون ع الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈہانکنی والا عیبون
اونکی کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ چہپانی تو یہہ کہ نہیں بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ اور ڈہانکی تو عیب لوگونکی اور بخشی قصور اونکی اور لازم کری استغفار کو
خصوصا وقت سحر کی ۔ جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا غفار اغفرلی ذنوبی حق تعالی اوسکو منجملہ بخشی گیون میں سے کر دیتا ہی ح القہار غالب سب اوسکی
قدرت کی آگی عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ غالب ہووی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حق تعالی
محبت دنیا کی اوسکی دلسی اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حق تعالی شوق و محبت اوسکی دلمین پیدا کرتا ہی شیخ اور واسطی ہر مہم کی اگر اسم القہار
سو بار پڑہی مہم اوسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی اوسکی دلسی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کی سو بار پڑہی بہ نیت مقہوری
دشمن کی دشمن مقہور ہو ع الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض و بلا
عوض ۔ جو کوئی فقر و فاقہ سی رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنی پاس
رکہتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیہ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین رکہی اور سات بار پڑہی خلقت سی بی پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی
حاجت رکہتا ہو اوسی رات کو درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتہہ اوٹہا کر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح واسطی فراخی
رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہی
مولانا عبدالعزیز رح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوے پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہری
اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند کہانی پینی کی چیزونکی اور اسباب پہننی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم معارف
کی اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ نہیں کوئی لائق رزق دینی کی سوائے اللہ تعالی کی پس توقع رکہی اوسکی مگر اللہ ہی سے پس نہ پہری سوا اپنی
طرف اوسکی اور ہاتہہ اور زبان سی رزق جسمانی اور روحانی لوگونکو پہنچاوے یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعائی خیر کری وغیرہ ذلک کہا گیا بعضی
عارفین سے کہ کہانا کہانا ہی تو پس کہا جبتک کہ پہنچاتا ہی خالق اپنی کو نہیں شک کیا مینی اپنی رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی تو پس کہا ذکر
الذی لا یموت کا ۔ جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر کی گہر کی ہر چار کونون مین دس دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنی سی
شروع کری اور مونہہ قبلہ کیطرف نہ پہیری ح الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ

کری تو فیصلہ کرنی مین درمیان لوگونکی اور یہہ کہ مدد کرے تو مظلومونکی اور ارادہ کرینو لوگونکی حاجت روائیکا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نی کہ جسنی جانا
کہ اللہ تعالی کہولنی والا دروازون رزق و رحمتکا ہی اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اوسکی مین دل اپنا جو کوئی بعد
نماز فجر کی دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی زنگ اوسکی دل سی جاتا ہی اور صفائی ارزانی ہو ح العلیم جاننی والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کہ جسنی
کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی جاننی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلا و بیر اور شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاونسی اور بعضی کتابونمین ہی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی کہ اگر نہین جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہی تمہاری ایمانمین اور اگر جانتی ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنی مجکو حقیر تر دیکہنی والونکا
دیکہتی ہین تمکو یعنی اور ونسی شرم کرتی ہین کہ کوئی تمہاری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سی کچہہ شرم نہین کرتی عیاذًا باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی
حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی اوسکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہی
پاوی چاہیی کہ شب جمعہ کو بعد نماز عشاکی سو بار مسجد مین کہکر سووی ماہیت اوسکا کی اوسپر آشکارا ہو ۶ ح القابض تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا
او قبض کرنیوالا روح اونکی کا ۶ جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز او پر چار نوالونکی لکہکر کہا لیا کری عذاب قبر سی اور بہوک سی امن مین ہیگا ح الباسط
فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون نامونسی یہہ ہے کہ نہ نا امید ہو اوس سی بلامین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اسکا پس صبر کر
پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا او پہر شکر کر اور کہا قشیری نی کہ یہہ دونو صفتین وارد ہوتی ہین عارفونکی دونپر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتی ہین دل
اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہین منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہون نی خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دلکو اور
حق جمع کرتا ہی مجکو یعنی حق تعالی کی یادسی خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجکو یعنی اونکی صحبت سی پراگندہ خاطر او متوحش ہوتا ہون لائق ہی
لائق ہی بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی مین اور چہوڑی ی خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سی ڈری ہین بڑی بڑی لوگ ۶ جو کوئی وقت
سحر کی ہاتہہ اوٹہا کر اسکو دس بار پڑہی اور ہاتہہ مونہہ پر پہیر کر اوسکو حاجت کسی کی نہووی کہ کسی سی کچہہ چاہی ۶ ح الخافض پست کرنیوالا کافرونکا ساتہہ خوار
کرنیکی یا دور کرنیکی اپنی درگاہ سی جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی الرافع بلند کرنیوالا یعنی مومنونکو
ساتہہ مدد کرنیکی یا قریب کرنیکی اپنی درگاہ سی نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ نہ اعتماد کرے کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنی سی اور پست کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نی اوسکی پست کرنیکا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کی اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا مانند
دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اونی کہ گردانی مینی ہوا یعنی خواہش اپنی نیچی قدم اپنی کی پس
مسخر کی اللہ نی ہوا ۶ جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالی اوسکو خلایق مین سی برگزیدہ کری اور تونگر و بی نیاز کری ح المعز عزت
دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از تمام شام کی ایکسو چالیس بار پڑہی اوسکی بیچ خلق کی نظرون مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوای
حقتعالی کی کسیسی نہ ڈری ۶ ح المذل ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم و معرفت کی
اور خوار رکہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو پچہتر بار اسکو پڑہی بعد اوسکی سجدہ کری اور کہی الہی فلانی
ظالم کی شر سی امان دی حقتعالی امان دیگا ح السمیع البصیر سننی والا دیکہنی والا نصیب تیرا ان نامونسی یہہ ہے کہ کہنی اور سننی اور دیکہنی خلاف شرع کی چیز سی
پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپایا غیر اللہ سی اوس چیز کو کہ نہین چہپاتا اوسکو اللہ سی پس حقیر جانا اوسنی
اللہ کی نظر کو پس جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسنی کیا بڑی جرأت کی اور جسنی گمان کیا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر
کیا کیا بڑا کفر کیا اونی اور ایسی کہا گیا ہی کہ جب گناہ کری تو مولی اپنی کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہی وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی ایسی جگہہ کہان ہے

کہ جہان اللہ نہ دیکہی حاصل یہہ کہ گر گناہ السمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہی وقت پڑہنے
کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح البصیر جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتہہ اعتقاد درست کے اکیسوا ایکبار پڑہے مضبوط
ساتہہ نظر عنایت حق کی ہوگا ع الحکم حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تونی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی
حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجہپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دلسی مہربانی کریگا تجہپر اور زندہ رہیگا خوش
اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنی کا طرف غیر اوسکیکی جو کوئی اسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کی آدہی رات کو اتنا پڑہی کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی دلکی باطن کو
معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس مین گہبراہٹ اور تنگی دلکی احکام
سی بلکہ جان کہ جو اونسی حکم فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچی تجکو اللہ تعالی کیطرفسی خرچ کر اوسکو
اوس جگہہ مین کہ لائق ہی خرچ کرنا اوسمین از راہ شرع او عقل کی اور ڈر تو اوسکی عدل سی اور امید رکہہ اوسکی فضل کی اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجی کی امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کر کہاوی حقتعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللطیف باریک بین
اور دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندونپر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سی لوگونکو راہ حق کیطرف
بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیماردار اوسکی نکری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی
درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالی مہم اوسکی کفایت کری واسطے
نصیب کہلنی بیٹیونکی اور صحت امراض کی اور کفایت مہمات کی بعد تحیۃ الوضو کی سو بار مداومت کری او عمل پیران اخوانیہ کا یہہ ہی کہ واسطی ہر مہم دینی
اور دنیوی کی خالی جگہہ مین ساتہہ شرایط دعا کی سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہی مراد کو پہنچیگا ع الخبیر خبردار دلکی باتونپر اور سب چیزونپر
نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ میری بہیدونپر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکی باتین تو تو بہی اوسیکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسیکو
اوسکی یاد اوسیکی اور ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہونسی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا اور رکہہ تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نہ کر امین
اور امور دین و دنیا کیمین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کی ہاتہہ گرفتار رہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا منکو
عذاب دینے مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدخونپر اور تامل کر زیردستونکی عذاب دینی مین اور درگذر کرنی کو
اور کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کر اوس سے کہ برائی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتونسی امن مین رہیگا اور کمال کو
پہنچیگا اور برکت اوسمین ہوگی ح ع العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کی آگی ملک کونین کو حقیر
جانی اور دنیا کی لیی سر نہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل کری اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کی لیی ساتہہ بجالانی اوامر کی اور بچنی نواہی کی
اور کوشش کر نیکی اون چیزونمین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے
والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دن مین خصوصا وقت سحر کی اور بخش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ بیماری ہو مانند تپ و درد سر وغیرہ کی
یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کری اوسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر لکہہ نقش کو جذب کری اور کہاوی حقتعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اسکو بہت پڑہے سیاہی اوسکی
دلسی جاتی رہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ مین یا رب اغفرلی تین بار کہی حقتعالی گناہ اگلی پچہلی اوسکی بخشدیگا ح جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری
اور یا غم پہنچے او تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاویگا ع الشکور قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکہا
گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نی ساتہہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالی نی مجسی پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میریکا پس آ گری اوسمین ایک تہیلی بہاری

ہوگیا اور پس کہانا پینا گیا ہی یہہ کہا یہہ میٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تونی ساتہہ ایک سماکی قبر مین اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ شکر کری اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب
نعمتونکو دیکہتا رہی جانکہ یہہ عضو اوسکو اسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی اور شکر ادا کری لوگونکا اور احسان کری اونپر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر
الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکہہ کی پیدا ہوا کتالیس بار اسکو پڑہ کر پانی پر پڑہی اور پیوی اور آنکہہ پر ملی شفا
پاوی اور تونگر ہو ح العلی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کری اپنی نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کیمین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی
علم و عمل مین یہانتک پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی ادنی امور کو اوسیلیہ
کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کری پاوی پاس رکہی اگر خوار ہو بلند قدر ہو بزرگ ہووی اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافر
یعنی سبلا ہو پہر وطن اپنی کو پہنچی ح الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکہی تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک ہو جاوی
برائی غیر اوسکی اور کوشش کر بیچ کامل کرنی نفس اپنی کی ساتہہ حاصل کرنی علم و عمل کی یہانتک پہنچی کمال تیرا اور روکو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احترام کر بڑی اور بی سی
ساتہہ لازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام وقت اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سر انجام پاوین
ح الحفیظ نگاہ رکہنی والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہہ اعضا اپنی کو گناہونسی اور باطن کو ملاحظہ اغیار سی اور اکتفا کر تمام
امور اپنی مین ساتہہ تدبیر اوسکی اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نی اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور جسکا محفوظ رکہا اللہ
تعالی نی دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر کہا الہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی واسطی عبادۃ تیری کی پس جب ہوگئی
سبب مخالفت امر تیری کی تو لیلی اسکو پس اندہی ہوگئی اور تہی وہ نماز پڑہتی رات کو پس محتاج ہوئی پانی کے طہارت کی لیی پانی نہ تہا لگا پس کہا الہی کہا تہا مینی واسطی
تیری کہ لیلی بینائی میری پس رات مین محتاج ہو نمین واسطی وضو اور عبادت تیری کی پس پہر آگئی ہو گئی جو کوئی اسکو لکہکر دائین بازو پر باندہی خوف غرق و جلنی اور دیو اور
پری اور نظر بد کے سنگ رہی ح المقیت پیدا کرنی والا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینی والا اوسکا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینی
والا اوسکا ہی تو ہو لی تو ذکر قوت کا آگی ذکر اوسکی جیسیکہ منقول ہی سہل جری کہ وہ پوچہی گئی قوت سے پس کہا وہ ذکر حی لذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب قوت و قوۃ مگر
مولی اپنی سی فرمایا اللہ تعالی نی وان من شئی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہماری خزانی اوسکی ہین اور نہین اتارتی ہم مگر ساتہہ اندازہ
مقرر کی اور سب تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہی اوسکا پس ہو وطریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکی کا اور کہا قشیری نی کہ مختلف ہوتی ہین
قوتین بعضی بندونکی پس کہ گردانتا ہی اللہ تعالی قوت نفس اونکا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اونکیکا مداومت مشاہدات
کو اور رب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت مین قایم کرتا ہی اوسکی لیی ایسی شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی تو منتا
ہی طرف قوۃ اوسکی اور اٹہا لیتا ہی اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکہی یا خود اسکو غربت پیش آئی یا کوئی لڑکا بد خوئی کری یا بہت روتا ہو سات بار حلالی
کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کری اور بعد اوسکی پانی اوس کوزہ مین ڈالی اور پیوی اور دوسرکو یعنی کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو یہ اول پڑہ پڑہ کر
سونگہی قوۃ پاوی گا اور ہر روز روزہ رکہہ سکی گا ح الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین حساب لینی والا بندونسی دن قیامت کی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت
کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی کہا قشیری نی کہ کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکی مین اور جبنی
جانا کہ اللہ تعالی کافی ہی تیرا نہ پریشان دل ہووی خلق کی نہ متوجہ ہونسی اوسپر سبب اعتماد کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ جو کچہہ قسمت کا ہی ہر حال پہنچی گا اگرچہ بی توجہی کرین
سب لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہنچی گا اگرچہ متوجہ ہون لوگ بجبر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتہہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کر دیگا اوسکو
مولی اوسکا ساتہہ ہر چیز کی کہ اختیار کریگا اوسکی لیی پس اختیار کریگا ہونیکو ہونی پر اور فقیر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف ہونی اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کی

جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سی ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی حسبی اللہ الحسیب ۷ ابتدا روز پنجشنبہ سی کری اللہ تعالی اوسکی نگاہ رکھی گا ح ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہوجائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ نفس اپنی کو آراستہ کرے ساتھہ صفتون کمال کی جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سی لکھکر اپنی پاس رکھی یا کھاوی تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم بزرگ ہی و بہت دینی والا کہ نہیں ہو سکتا دینا اوسکا اور نہیں خالی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ کی اور پرہیز کری بُری اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر میں یہہ اسم بہت پڑہی یہان تک کے سو جاوی تو فرشتی دعا کرین اوسکی اور کہین اکرمک اللہ اور مکرم و معزز ہو اور کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتی تہی اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتی ہین ح الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نی کہا کہ جاننی والا احوال بندون کا اور افعال انکی کا اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکھی تو اوسکو ہر حالمین اور نہ التفات کری طرف غیر اوسکی ہر حال مین اور کری تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب ہی نگہبان ہو اور تم سب پوچہی جاوگی رعیت اپنی سی یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبرگیری کا حال پوچہا جایگا اور کہا قشیری نی کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کی یعنی جماعت اولیاء اللہ کی یہہ ہے کہ ہووی غالب بندہ پر یاد رب کی ساتھہ دل کی اور جانی یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کری اوسکی طرف ہر حالمین اور ڈری عذاب اوسکی سی ہر دم پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی اللہ تعالی سی اور ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سی کہ چہوڑتا ہی گناہ سبب خوف عذاب اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنی دلکی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہیں ہوتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا سب عملکا خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سی کہ اونکو خواب کی بیچ دیکہا بعد انتقال کی پس کہا کیا اللہ نی ساتہہ تیری کہا کہ بخشا اللہ نی مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہہ کہ ساتہ لیا مجسی یہان تک کہ مواخذہ کیا مجسی ساتہ عمل کی کہ ایکدن تہا مین روزی سی پس جسوقت ہوا وقت افطار کا لیا مینی ایک گیہون اپنی پاس کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ نہیں ہی میری ملک پہر ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لئی گئین میری نیکیون سی بمقدار بدلی توڑنی اوسکی کی پس جسکو معلوم ہو گی یہہ بات نہیں ضائع کریگا باطل چیزونمین عمر اپنی اور نہیں کہوئیگا غفلت مین وقت اپنا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنی اعمال کا پہلی اس سے کہ حساب لیا جاوی تمسی جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہی اور اونکی گرد دم کری تمام دشمنی اور آفتونسی نڈر ہوگا ح المجیب قبول کرنیوالا دعا بندونکا اور جواب دینی والا پکارنیوالون کا نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ فرمان بردار اللہ تعالی کی کری اور امر و نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجتمندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنی پاس رکہی حق تعالی کی امان مین رہیگا ح الواسع علم اوسکا فراخ ہی و نعمت اوسکی سبکو پہنچی نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ سعی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارفت اور اخلاق مین اور ہمیشہ کشادہ پیشانی رہی اور زہد کری تحصیل کری جہد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالی اوسکو قناعت و برکت دیوی ح الحکیم استوار کار و دانا نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ کوشش کری بیچ خلق کی اور علاقہ پیدا کری ساتہہ کتاب اللہ کی اور محکم کری کام اپنی اور چاہی کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سی پرہیز کری اور کوئی کام بی باعث عقلی اور یہہ بات کی نکری تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہی ذوالنون مصری سی کہ کہا انہون نی کہ مین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف تہی اونکی پاس گیا مین چالیس روز اونکی دروازے پر پڑا رہا نماز کی وقت مسجد مین آتی اور پریشان حیران پہرتی اور میری طرف کچہہ التفات نکرتی اس حال سی تنگ آیا مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان پڑا ہوا ہون اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہاو تو یاد رکہونگا کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر اور سینہ را محو کن ہمہ نام و نشان غیر اللہ کسی کو مت دے اور نشان تراہ جسکو کوئی کام پیش آوی کہ سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم

کو مدامت کری مہم اوسکی سرانجام پاوی ح الْوَدُوْدُ دوست رکہنی والا فرمان بردارونکا یا محبوب لیاکی دلونمین نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکہی خلق
کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنے لیے اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ
دوست رکہی اپنی بہائی کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی نفس کیلیے اور دوست رکہنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہے
اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست رکہنا بندونکا اللہ تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی اور ہیبت رکہتی ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین
کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ برا دوست دوستونمین طرف میرے وہ ہی کہ عبادت کری واسطے غیر عطا کی یعنی خالص واسطی خوشی کی لیے عبادت کری نہ ساتہہ امید عطا کی اگر مینی
ہو بیچ مین نا موافقت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اوسکو دین تاکہاوی اونکی درمیان مین اتفاق
والفت ہو جائیگی ح الْمَجِیْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہو جسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص
ہو ایام بیض مین روزی رکہی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کرکر پیوی شفا پاویگا اور جسکو اپنی ہم جنسون مین عزت و حرمت منظور ہو ہر صبح ننانوی
بار پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہوگی ح الْبَاعِثُ اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرونسی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنی و تعلیم کرنی کی اور بے رغبت کرنیکی دنیاسی اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کیطرف
پس ابتدا کری ساتہہ نفس اپنی کی پہر اورونکی جو کوئی چاہی کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونیکی ہاتہہ سینہ پر رکہی اور اس اسم کو اکسو ایکبار پڑہی حق تعالی دل مردہ
اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح الشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نی کہ اہل معرفت نہین طلب کرتی ساتہہ اللہ کی کوئی مونس سوائے
اوسکی بلکہ راضی ہوتی ہین ساتہہ اسکی کہ وہ دیکہتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نی او لم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہین
کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہی تو اوسکو یہانتک نہ دیکہی تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غائب
دیکہی تجکو اوس جگہہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اوسکا اور باز رہی تو بسبب علم اوسکی اور دیکہنی اوسکی اس سے کہ پیش کری تو حاجتین اپنے طرف غیر اوسکی کی اور باز رہی میل کرنیسی طرف
غیر اوسکی کی وخلق پکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالحہ ہر صبح کی وقت ہاتہہ اوسکی پیشانی پر رکہی اور
مونہہ آسمانکی طرف کرکر اکیس بار کہی یا شہید حق تعالی اوسکو صالح کری ح الْحَقُّ ثابت ساتہہ شہنشاہی کی اور لائق ساتہہ خدائی کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب
پہچانا تونی کہ وہ حق ہی بہولی تو اوسکی مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتہہ اوسکی یہہ ہے کہ لازم کری تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنی مین جسکا اسباب
کچہہ جاتا رہا ہو ایک کاغذکی چار کونی پر یہہ اسم لکہی اور کاغذکی بیچ مین نام اوس اسباب کا بہی لکہی اور آدہی راتکو ہتیلی پر رکہی اور نظر آسمانکی طرف کرکر شفیع
لائی پایا جاویگا یا اوسمین سے کچہہ پاوی اور اگر قیدی آدہی راتکو سر ننگا کرکر ایک سو آٹہہ بار پڑہی خلاصی پاوی ح الْوَكِیْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالی نی وکفی باللہ
وکیلا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالی کارساز یہہ وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی
بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو و توکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بہروسا کر ایسی زندہ پر کہ نہین مرتا و توکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بہروسا کر غالب
مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کری اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی گرنیسی
یا ہوا یا پانی سی یا آگ سی خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑہی نڈر ہو ح الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور مین
نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہووے اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راہ ندی جسکا دشمن قوی ہو کہ
اوسکی دفع سی عاجز ہو تہوڑا سا آٹا گوندہی اور اوسکی ایک ہزار و ایک گولیان بناوے اور ایک ایک گولی وتہا دی اور کہی یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کی آگے
ڈالی حق تعالی اوسکی دشمن کو مقہور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑہی نسیان جاتا رہی ع الْمَتِیْنُ جسنی بچہ کا دودہ چہٹایا ہو اور

وہ صبر نہین کرسکتا ہی یا دودہ پلانیوالی کی دودہ مین نقصان ہو جاتا ہی کہ لکھکر اوس بچہ کو پلادی اور دودہ والیکو بہی پلاوی تا صبر کری بچہ اور دودہ والیکا دودہ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچہہ چاہی رزرا تو اوسکی اول ساعت مین اوس نیت سی تین سو ساٹہہ بار پڑہی وہ منصب پاوی ع الولی اور مددگار اور دوست کہینی والا مومنونکا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین اور کہا قشیری نی کہ علامتون دوستی اللہ تعالی کیسی یہہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دی اللہ تعالی بندیکو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کری برائی کا بچاوی اوسکو اللہ تعالی مرتکب ہونی اوسکی سی اگر ناگہان اوسمین پڑ ہی جاوی تو ساتہہ توبہ اور انابت کی جلدیسی پہیر لاوی اور اوسمین نہ چہوڑی اور یہی معنی ہین اوسکی اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ اور اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین تو توفیق کرنی ہی کی دی اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکیسی یہی کہ اوسکی محبت آتا اولیاکی لوگونمین ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی خلق کی دلکی بات پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اوسکی آگی جاتا ہی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالی اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الحمید تعریف کرنیوالا اوپر ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتہہ صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک اللہ اور بندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش و بدزبانی غالب آوی اور اپنی تئین اوس سی نہین نگاہ رکہہ سکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکہی اور بعضون نی کہا نوی بار پیالہ پر پڑہی اور ہمیشہ اوس پیالی مین پانی پیا کری فحش گوئی سی امان پاوی ح المحصی گہیرنیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اوسکی گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نہو کبہی غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلی کوئی سانس بغیر طاعت خدا کی ایسی کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کری اسمین کہ اعمال و احوال باطن اوسکی پر اطلاع پاوی اور خلق کی ساتہہ اوسکی یہہ ہے کہ تحلت کری تو بیچ شمار کرنی نعمتونکی کہ پہنچائی ہین اللہ تعالی نی تجکو تا کہ جانی تو عاجز ہونا اپنا شکر اونکی سی اور گناہ اپنی شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اون دنونکو کہ خالی رہی طاعت اوسکی سی اور پہر افسوس کر اور نیز جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تئین ایک ہزار ایکبار پڑہی عذاب گور سی اور عذاب قیامت سی نڈر ہو گا ح المبدی المعید پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ رجوع کری تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کری بیچ پیدا کرنی نیکیونکی اور اعادہ کری یعنی پہیر کرادا کرے اوس عمل کو کہ اوسمین کچہہ رہگیا ہو یا قصور رہا ہو المبدی جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سی ڈرتا ہو یا حمل دیر تک ہی جاہی کہ ظاہر اوسکا سحر کی وقت نونئی بار اوسکو پڑہی اور اونگلی پہہادی گرد پیٹ کی پہر آوی حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوی اور اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی آو جو کوئی پہر مداومت کری جو کچہہ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق و ثواب ہو ع المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہی کہ وہ آجاوی یا اوسکی خبر پاوی جسوقت کہ اوسکی گہر کی لوگ سوتی ہون اس اسم کو گہر کی چارون کونون مین ستر ستر بار پڑہی اور بعد اوسکی کہی یا معید پہیر مجہپر فلانیکو سات روز نگذرینگی کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح او اگر کچہہ جاتا رہی اس اسم کو بہت پڑہی پاجاوی ع المحیی الممیت زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہی دلونکو ساتہہ نور ایمان کی اور پیدا کرتا ہی حیات جسم مین اور مارتا ہی بدنونکو اور دلونکو ساتہہ خواب غفلت و نادانی کی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ زندہ کری خلق کو ساتہہ نفع پہنچانیکی علم سی اور دل کو ساتہہ معرفت الہی کی اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کری واسطی حیات کی اور نہ موت کی بلکہ ہو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا ہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اللہم احیینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونی کسی عضو کیسی تنگ ہو اسم المحیی کو سات بار پڑہی حق تعالی اوسکی مدد کری ح واسطی دفع درد ہفت اندام کی ساتہہ روغن کی ہر روز ہر بار کر دم کری اور اگر مداومت کری پہر دل اوسکا زندہ ہو اور اوسکی بدنمین تقویت پیدا ہو ع الممیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کری وقت سونیکی ہاتہہ سینہ پر رکہی اور اسم الممیت کو پڑہی یہانتک سو جاوی حق تعالی اوسکی نفس کو فرمان بردار کری ح الحی زندہ سب سے پہلی اور سب سے بعد ہی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ زندہ ہو ساتہہ یاد پروردگار تعالی کی و خرچ کری جان اپنا اوسکی راہ مین تا حیات

آدمی یا اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پاوے اور کفنی پہنی بیمار پر تو بھی صحت پاوی جو اگر بیمار پر آنکہہ سامنی گر گر پڑھی صحت پاوے اور اگر ہر روز شہر بانچ
ہزار تک بڑھے تو قوت جانی میں زیادہ ہووے الْقَيُّومُ قائم آپ ہے اور قائم رکہنی والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی پروا ہووے
الله ہو رہا فقیری کی انتہی پہنچی اگر وہ قیوم ہی راحت پانی رنج و ہر و شغال سی اور جیسا ساتھہ راحت لغو نفس کی یہ تحمل کریگا اور حقیقت سمجھیگا دنیا کی چیز
نیست ہیچ کی جو کوئی اسکو بہت پڑھی وقت سحر کی دلوں میں تصرف اوسکا ظاہر ہووینی دوست کہینگے لوگ اوسکو اور اگر بہت پڑھی مہمات اوسکی حسب بخواہ اوسکی بر آویں
الْوَاجِدُ غنی اور محتاج کسیکا کسی چیز میں نہیں نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جو حاصل کرنی کمال ضروری ہی کری اور استغنی یہا یہہ فضل خدا کی سوا الله سے جو کوئی کہ وقت
کہانا کہانیکی ساتھہ اسکو پڑھی وہ کہانا پیٹ میں نور ہووے اور جو کوئی خلوت میں اوسکو بہت پڑھی تو نگر ہووے الْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو اوپر
مذکور ہوا الْوَاحِدُ الْأَحَدُ یکتا ذات و صفات میں نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکتا ہووے بندگی میں جیسیکہ وہ یکتا ہی خدائی میں اور موصوف ہووی ساتھہ ایسی فضائل کی
کہ ہمجنس اوسکی ایسی نہوں اگر کسیکا دل خلوت سی ہراسان ہو اکیہزار ایکبار اس اسم کو پڑھی خوف اوسکی دل سی جاتا رہی اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی کہی
اس اسم کو لکہکر اپنی ساتھہ رکہی فرزند پیدا ہووے الصَّمَدُ بی پروا اور نہیں محتاج کسیکا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ہر حاجت میں رجوع اوسکیطرف
کری اور بی فکر ہو اپنی رزق سی اور اوسپر توکل کری اور بچی دنیا کی حرام چیزوں سی اور بی رغبت ہو مذمت کی چیزوں اوکسی اور نہ رغبت کری اوسکی حلال میں اور
بی پرواہ خلق سی اور سعی کری حاجت روائی خلق کی میں جو کوئی سحر کو یا آدہی راتکو سجدہ کری اور کیوبیدان بار اس اسم کو پڑھی صادق بحال و اقوال ہو اور کسی
ظالم کی ہاتہہ میں گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھی بہوکا نہو اور اگر حالت وضو میں کہی بی پروا ہو الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت نمایہ کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ
قادر ہووی اوپر بانکہنی اپنی خواہشوں اور لذتوں سی اگر وقت دہونی اعضاء وضو کی پڑھنی دہوتی میں اسم القادر پڑھے کسی ظالم کی ہاتہہ گرفتار نہو اور کوئی
دشمن اوسپر فتح نپاوی اور اگر کچہہ مشکل پیش آوی اکتالیس بار پڑھی وہ کام آسانی پاوی المقتدر اگر اس اسم پر مداومت کری غفلت ساتھہ ہوشیاری کی بدلی
اور جو کہ وقت اوٹہنی کی سوتی سی اسم المقتدر کو بیس بار پڑھی تمام کام اوسکی حق تعالی کی طرف رجوع کرینگے الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنیوالا دوستونکو ساتھہ نزدیک
کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اور پیچھی ڈالنی والا دشمنونکا لعنت اپنی سی نصیب بندیکا ان اسموں پاک سی یہہ ہے کہ نیکیوں کیطرف سبقت کری اور اپنی تئیں آگی کری یعنی افضل
ہو اور دوستی اور آگی کری اونکو کہ مقرب درگاہ عزت میں یعنی عزیز رکہی اونکو اور پیچھی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردود ہوں درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور
اپنی کا بعد مقدم کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہے اور اوسکو کری کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہی درمیان خوف و رجا کی المقدم جو کہ معرکہ جنگ میں اسکو پڑھی یا اپنی پاس رکہی
پہنچے اوسکو اور اگر بہت پڑھی نفس طاعت الہی میں فرمان بردار ہووے المؤخر اگر سو بار پڑھی دل اوسکا ساتھہ غیر حق کی آرام نہ پکڑی اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھی تو
کام اوسکی باتمام پہنچیں اگر کسی نفس پڑھی نفس اوسکا مطیع ہووے الْأَوَّلُ الْآخِرُ پہلی سب سے اور پیچھی سب سی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتوں میں اور
نیکی کی امر میں اور جان خرچ کری الله کی لیئی تا حیات ابدی پاوی الاول اگر کسیکی فرزند نہو لیس روز ہر روز چالیس دن تک پڑھی مراد اوسکی بر آوی اگر جمعہ فرزند و غنا
کی اور یا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھی تمام حاجتیں بر آویں الآخر جسکی عمر آخر کو پہنچی اور اعمال نیک نکیا ہو اس اسم کو ورد بنا
کری حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کری الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ ظاہر باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر کمال قدرت اوسکی اور پوشیدہ ہے مدرک
سی باعتبار کنہ ذات کی الظاهر جو کوئی بعد نماز اشراق کی پانسو بار پڑھی حق تعالی آنکہیں اوسکی روشن کری اور اگر خوف والا سینہ پکڑ کے بہت پڑھی
امان پاوی اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہی الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہی صاحب اسرار الہی سی ہو اور اگر مداومت کری اسکی
جو کوئی اسکو دیکہی دوست ہو الْوَالِي کارساز و مالک تصرف نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکا معمور و آباد ہو
کوزہ آب رسیدہ مٹی کی پانی اوس کوزہ میں ڈالی اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوار پر ڈالی گہر کی سلامت رہی یہہ نسبت کسیکی تسخیر کی

بلکہ

پڑہی چاہیے اگر گیارہ ان بار پڑہی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو جو کوئی چاہے کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکا کا خراب ہو تو مین سو بار اسم الوالی پڑہی سلامت رہے المتعالی بہت بلند
نصیب بندیکا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہے اوسکی
آفتونسی خلاصی پاوے البر نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استادسی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی اور اوسکے فرزند
جو کوئی آفتون ہو اور غیرہ سے در رکہتا ہو اس اسم کو پڑہے امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہے اور اوس لڑکیکو خدا تعالی کی سپرد کرے وقت بلوغ
تک امن مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنامین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑہے دل اوسکا اوس سے سرد ہو التواب توبہ قبول کرنیوالا اہل
معنے توبہ کی ہین پہرنا جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پہرنا گناہ سے مراد رکہتے ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین تو پہرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے
ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہے اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہے بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتہہ تخویفات اور تحذیرات اور اگاہ کرتا ہے گناہ اور
عذاب سے پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتہہ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسا کہ
فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم بشکنم توبہ دہی بشکنم ❀ بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور
گناہونسی پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کہلی رکہے اور توبہ مین تاخیر نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمان برداری کرے حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسے
نام ساتہہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تہا لوگ بسبب عادت کی پوچہتی تہی کہ یہہ کون ہے یہہ کون ہے ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوسنے کہا چند آدمی کہتی ہین کہ
یہہ کون ہے یہہ ایک بندہ ہے چشم عنایت حق سے گرا ہوا اور اس حالمین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہہ سنا اور اپنے مکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت
توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہے حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے
اور جو کوئی اسکو بہت پڑہے سب کام اوسکی صلاح پذیر ہوون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے حظ نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ امید توبہ کی کبہی قبول ہونی توبہ کی ور
ناامید نہووے اور ترنی رحمت اوسکی اور درگذر کرے تقصیروارونسی اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتہہ کرم و انعام کی اونپر رجوع کرے اور
جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہے اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشی جاوین کذا فی جواہر [illegible] المنتقم بدلا لینے والا کافرون اور
سرکشون سے ساتہہ عذاب کے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بدلا لیوے بڑی دشمنونسی کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنونکا نفس اپنا ہے اور بدلا اوسکا یہہ ہے کہ جب کچہہ گناہ کرے
یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے تکاسل کیا ایک رات [illegible] پس نہ دیا مینے
اوسکو پانی ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر کر سکے تین جمعون تک ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام
پاوے اور صحیح روایت ابو ہریرہ کی المنعم ہی آیا ہے جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہووے العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات
سے نصیب بندیکا اس سے وہی ہے جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہا ہے کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی
سے قریب معنی غفور کی ہے ولیکن اوس سے ابلغ ہے اسلیے کہ غفران معنی ستر و کتمان کی ہے پس غفار معنی ڈہانکنے والے کی ہے اور عفو مشعر ہے محو و معدوم کردینے کی ہے
اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس دوست کسی گنہگار کی پیشانی پر لکہنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے اوسکو بسبب اقامت
حد شرع اور حکم دین کی رباعی رد مکن بدراچہ دانی کہ ازل ❀ نام او در نامۂ نیکان بود ❀ او دبر جای نیکان ان گمان ❀ بر تو در روشنہ تا وان بود
اور تخلق اس سے یہہ ہے کہ تقصیرات لوگونکی اور گناہ اونکی کہ اوسکی حق مین کئی ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس پاوے جسکی گناہ بہت
ہون اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی تمام گناہ اوسکی عفو فرماوے الرؤف بہت مہربان نصیب بندیکا مثل الرحیم کی ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا [illegible]
[illegible] جب مرا تو دوسرے شخص نے اوسکی نماز پڑہنے سے پہر کہا یا گیا اور دیکہا خواب مین کیا کیا ساتہہ تیرے کہا کہ بخش دیا مجہی اور کہا اوسنی کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز

پہنچنی والی ہی تو انتم تملکون خزائن رحمة ربی اذا لامسکتم خشیة الانفاق حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانی کیا کرتی یہہ ادنی طعن کیا نماز نہ پڑہنی پر آزردت جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہڑاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کری دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکہی اور سب لوگ اوسپہ مہربان ہون ح نہ مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نی کہ پہر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر آتا کہولی جاوین تیری لیی بہت سے دروازی اور گردن جہکا ایک بادشاہ کی لیی یعنی اللہ تعالی کی لیی تاکہ جہکین تیری لیی بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہو اور حاجات مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ہے ح ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنی کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکی درگاہ مین اور جسنی اکرام اوسکا دیکہا شکر کری اوسکا پس خدمت نکری غیر اوسکی اور سوال نکری غیر اوسکی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لیی بزرگی اور سلوک کری بندگان خدا سی ح الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سے اور وسوسہ اوسکی سی نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑہی جو مقصود کر رکہتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری علم وعمل کو اور کمالات نفسانیہ وجسمانیہ کو اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین بال در جمعیت مع اسکی بیت درجمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی جسکی اہل واقارب و اتباع متفرق ہو گئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور مونہہ آسمان کیطرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوی پہر ہاتہہ اپنی مونہہ پر پہیری تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جاوینگی ح الْغَنِيُّ بی پرواہ ہر چیز سی جو کوئی بلا وطمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑہے اور ہاتہہ پہیری کو لادی حق تعالی بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہی اوسکی مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح الْمُغْنِي بی پرواہ کرنیوالا اسکو چاہی نصیب بندیکا اتنی یہہ ہے کہ استغنا کری ماسوی اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پرواہ ہوگا ح الْمَانِعُ باز رکہنی والا ہلاک ونقصان کا بندونسی دین ودنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس وطبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی جب میان بیوی کی خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچہونی پر جاوی اسکو پچاس بار پڑہی حق تعالی اوس غصہ کو دفع کری ح اور حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نقل کیا ہی اور ترجمہ ان شرح دونو اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہ چاہی دی اور جسکو چاہی ندی لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی نی جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہی اور منع اوسکی سی خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کری یا قلب روح کو انوار حضور وطاعت کی عطا کری اور نفس وطبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابوہریرہ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب اس روایت کی تفسیر کرتی ہین ساتہہ ردو ہلاک کی یہہ سب حضرت شیخ نی لکہکر پہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کری یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی سوال کا محتاج نہو ح الضَّارُّ النَّافِعُ ضرر پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا اسکو چاہی کہا قشیری نی کہ انمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ ضرر ونفع اور ہر چیز اللہ کی قضا وقدر سی ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالی نی من لم یستسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی نعمائی کان عبدی حقا ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ نی بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر وشر اور نفع وضر کا وہی اللہ تعالی ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نلیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین بایں معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ نی اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزون کو اور اگر چاہی بغیر انکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود انکی نکری اسیطرح تمام اجزاء عالم کی علویات وسفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ

باریتعالی کی ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی ہیچ ہاتہہ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سی جانی اور عالم اسباب کو مغلوب
قدرت اوسکی کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسکی کری تا زندگانی بسر کری اس حال مین کہ خلق سی راست مین ہو حکایت
لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نی دانتونکی درد سی حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نی وہ گہانس دانتون پر رکہی
آرام پایا بعد ایکمدت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہ گہانس ہی کہ تونی تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب
پہنچا کہ اوس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونی شفا دی ہمنی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کیطرف کی تونی درد زیادہ کیا مینی تا جانی تو کہ شفا دینیوالی ہم نہ
گہانس و مخلوق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کی ضرر پہنچاوی اور زجر کری دشمنان دین کو اور نفع پہنچاوی اور مدد کری دوستان خدا کے انصار جسکو ایکحال
اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کے شبونمین سو بار پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابت عطا فرمائی اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی ح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہے
ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو نہ پہنچی اور اگر ابتدا ہر کام مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب دلخواہ اوسکی ہون ح النُّورُ روشن کرنیوالا آسمان
کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ روشن ہووے ساتہہ
نور ایمان و عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دلمین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا
روشن ہو ح اَلْهَادِیُ راہ دکہانیوالا نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین یون
لکہی ہے کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانا راہ نما تمام رہرونکا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی
رہبر وہی ہے بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ٭ قافلہای شب روان پی نبرد بمنزلی ٭ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی لیے حصہ نہین الذی
اعطا کل شیء خلقہ ثم ہدی جیسی کہ لڑکیکو بمجرد پیدا ہونیکی پیٹ سی چہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بمجرد نکلنی کے انڈی سی دانہ چننی کی راہ بتائی اور شہد کی مہی کو
گہر بنانیکی اور فضل اور بزرگ ترین ہدایۃ کی راہ دکہانی ہی اوس طریق کی کہ وصل بجناب قیضماے ورویت ذات پاک اوسکیکی ہی اور خواص کے باطن مین پیدا
کرنا نورون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہرہ مندترین بندے اسکے متعلق ساتہہ اس اسم کی انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ
دکہانیوالی خلایق کی ہین طرف صراط مستقیم کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین ذو النون مصری قدس سرہ نی کہا کہ تین چیزین عارفون کی اخلاق سی ہین تنگدل ورنجیدہ دونکو کشادگی اور فراخی کے طرف لانا اور حق
تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق دکہانی یعنی مونہہ اونکی دونکی دنیا سی طرف دین کی اور معاش سے معاد کیطرف لاسے
الہادی جو کوئی ہاتہہ اوٹہاوی اور مونہہ آسمانکیطرف کری اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اپنے مونہہ اور آنکہونکی پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوی ح البَدِیعُ پیدا کرنیوالا
عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نے کہ جسنی امیر کیا سنت کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنی امیر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول و فعل
مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نی کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال ہو
اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ جسنی مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سی لی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال اوسکیسی اور جو
کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمانکا دل اوسکیسی البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار بدیع
السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوے اور اگر باوضو مونہہ قبلہ کیطرف کرکر اتنا پڑہی کہ سو جاوے جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہی البَاقِي ہمیشہ رہنیوالا جو کوئی شب جمعہ
کو سو بار پڑہی تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی رنج اوسکو نہ پہنچی اَلْوَارِثُ باقی بعد فناء موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہہ ہے کہ ادن عملون
مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کہ مراد وارث سے باقی بعد فناء موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا

مالکونکی جو ہو اوسکی طرف کرینگی اور یہہ بظاہر ظاہر ہی والا وہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدیل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اوسیکی لیی ہی بی شریک کے
اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم لله الواحد القهار کی گوش ہوش سی سنتی ہین بندیکو چاہیی کہ بیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچہہ چہوڑ
جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند او تخلق یہہ ہی کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری اور وارث
انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نپہنچی اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ع الرشید
بنہا الامر کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا الله کا بندی اپنی کو یہہ ہی کہ راہ دکہاوی نفس اوسکی کو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکیکو طرف معرفت اپنی کی
اور روح اوسکیکو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سنوارنی نفس اوسکی یہہ ہی کہ الہام کرتا ہی الله توکل و تفویض
تمام امور مین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گرو کرنی ایک چیز کی کہ اون پاس تہی کہانیکی لیی پس نکلا وہ ناگہان ایک
شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہی پس پوچہا اوسنی اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کے مال مین پہنچی
ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی الله کی خوشی کی لیی اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیری ہی
بخشا مین نی تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مین نی تجہی بیچ مقدمہ روٹی کی اور تونی دی دنیا مجکو بکثرت
پس قسم ہی تیری حق کی اگر ماردالیگا تو مجہی بہوک سی نہین مانگنی کا مین تجہی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی
جو کچہہ کہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کری اسکی مہمات اوسکی بن جاوین اوسکی سرانجام پاوین ع الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کی گنہگارونکے
اور غضب بندیکا اس سی ظاہر ہی صبر لغت مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنی گنہگارونکی شتابی نکری اور بیچ عقوبت اونکی جلدی نکری اور صبور نزدیک
سببی حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہی کہ صبور مشعر ہی اسبات کا کہ اگرچہ صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور معنی صبر دینی والیکی بندیکو
مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینی والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کی اور صبر دینی والا اوپر مشقت کی ساتہہ ادای عبادت کے
وہی سبحانہ تعالی ہی اور بندیکو چاہیی کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجونکی صبر اوسنی پا ہی اور نافرمانی نی ہی رہی او تخلق یہہ کہ کسی کام مین جلدی اور شتابی نکری اور آرام و تمکین
اختیار کری اور رنج و فراق مین پناہ الله تعالی سی ڈہونڈی ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون ایک شیخ نی مشایخ مین سے کہا کہ یہ نام سبب ہی کہ اگر مارا جاوی تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت
پہنچی اوسی ہزار بار پڑہی اطمینان باطن پاوی اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کری واسطی زبان بندی اور خوشنودی دشمنونکی اور رضا سلطانکی بعد غضب
کی اور قبولیت دونکی خاصیت تمام رکہتا ہی ح ع رواه الترمذی والبیهقی فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی هذا حدیث غریب نقل کی یہہ ترمذی نی اور
بیہقی نی دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور کہتا ہون مین یعنی ملاعلی قاری کہی ہین کتاب الله مین اور حدیث رسول الله مین سوای ان اسماکی
اور اسما ہی باقی ہین یعنی کتاب الله مین یہہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفالق القدیر القریب
القاهر الکفیل الکافی المنیر المحیط المالک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول والقوة ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر
الذنب قابل التوب فعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوای انکی اور کتابون مین توریت وغیرہ ہی
اور ہی نقل کی ہین الحمد لله تمام ہوئی شرح اسما حسنی کی شرح ملاعلی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمهم الله کسیی وعن بریدة ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم سمع رجلا یقول اللهم انی اسالک بانک انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد و
لم یکن له کفوا احد فقال دعا الله باسمه الاعظم الذی اذا سئل به اعطی واذا دعی به اجاب رواه الترمذی وابو داود

اور

اور روایت ہی بریدہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ ہی
کوئی معبود مگر تو ایک ہی بےنیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نی کہ دعا مانگی اسنی اللہ تعالی سی ساتھہ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب
مانگا جاتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی
ف ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی
رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ بشرطیکہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دلمین سوای اوسکی کچہہ تاثیر جبہی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئی ہین چنانچہ کچہہ
باب کی اخیر مین مذکور ہونگی اور علمانی فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کی معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللہم اعطنی اور اعطا دینا اوسکا اور دعا
کی معنی ہین پکارنا جیسیکہ کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوی لبیک عبدی یعنی ہان بندہ میری ع مخرج **وعن** انس قال کنت
جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان
المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ
الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا مین بیٹھا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنی یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی
مطلب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینی والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی
ای زندہ ای خبرگیری کرنیوالی سوال کرتا ہون مین تجہسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مانگی اللہ سی ساتھہ نام اوسکی کی بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا
جاوی ساتھہ اوسکی قبول کری اور جب سوال کیا جاوی ساتھہ اوسکی پوری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعن** اسماء
بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الایتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو
الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی اسماء بنت
یزید کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتون کی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنی والا مہربان
اور بیچ ابتدا سورہ آل عمران کی اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبرگیری کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن**
سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وہو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحنک انی
کنت من الظلمین لم یدع بہا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا صاحب مچہلی
کی یعنی حضرت یونس کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنی رب سی اور اوس حالت مین کہ تہی بیچ پیٹ مچہلی کی کہ دعا یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین تہا ظالمون سی
نہین دعا مانگتا ساتھہ اوسکی کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** مختصر قصہ
حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہیجا اونکو طرف رہنی والون شہر نینوی کی پس بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بہیجی اللہ
تعالی نی کہ انکو آگاہ کردی کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہکر نکل کہڑی ہوی اور نینوی میں پس ظاہر ہوا ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہیرا
اونکی شہر پر اور نکلا اوسمین سی ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نی کہ قریب ہی اوترنا عذاب کا نکلی ساتھہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل
کی اور جدا کیا آدمیون نی اور جانورون کی بچونکو ماؤنسی اور بلند کی آواز ساتھہ زاری اور رونیکی اور ایمان لائی اور توبہ کی کفر اور گناہ پوشی اور کہا
یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نی اونسی عذاب پہر قریب آنیکی شہر کی آئی حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال دیکہا دور سی

اور شہر سے نکلا ادبدہی یہ کہا کہ تہا اور لوگ وسکی نندہ بین پس بہا گی وہون نی اور کہا کہ مینی کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تیسری بعد مین دن کی ورنہ نازل ہوا پس چلے
گئی اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تہا اونپر پہر دفع ہوگیا پس یہانتک آئی ایک کشتی پر اور بیٹھی اوسمین پس جب بیٹھی پہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکی جاری کرنی مین
نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نی کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نی درمیان کشتی والونکی پس نکلا قرعہ یونس کی نام پر کہا اونہون نی
کہ مین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچہلی اسکی حکم سی اور حکم کیا مچہلی کو اللہ تعالی نی یہہ کہ محفوظ رکہی اونکو پس پہیری اوسکی پیٹ
مین اور سیر کروائی اونکو دریائی نیل اور دریائی فارس کی اور دجلی کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سی ہون
بسبب نکلنی کی قوم مین سے بغیر اذن کی تو مجہکو نکلنی کا پس قبول کی اللہ تعالی نی دعا اونکی اور حکم کیا مچہلی کو اونکی ڈالنی کا طرف زمین نصیبین کی کہ وہ
ایک شہر ہی شام کی شہرونمین سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى
الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسَى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُ
كَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتھہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشا کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اسکو ریا کرنیوالا
یعنی منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور دکہانیکی لیی فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سے طرف ذکر کی کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتی
تہی قرآن اور بلند کرتی تہی آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص پڑہتا تہا وہ ابو موسی ہی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا قراءۃ اونکی
کا پہر بیٹہی ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہی یا بعد نماز کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجہکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ
تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطی اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مانگا
اللہ تعالی سی ساتھہ نام اوسکی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جس وقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نی کہ کہا
مینی یا رسول اللہ خبر پہنچاونمین ابو موسی کو ساتھہ اوس چیز کی کہ سنی مینی آپ سے فرمایا کہ ہان پہر خبر دی مینی اونکو ساتھہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسی
نی مجہکو کہ تو آجکی دن میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نی مجسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سی
قول وارد ہوئی ہین بعضون نی کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نی لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو
اور بعضون نی اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجہکو اسم اعظم پس
دکہایا اونکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نی کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جسکسی نی
کہا اللہم تو گویا کہ دعا کی خدا سے ساتھہ تمام نامون اوسکی کی اور مانند اسکی حسن بصری سی بہی منقول ہی اور بعضون نی کہا الم ہی اور بعضون نی کہا کہ جو اسم اسماء الہی سی کہ دعا
کری بندہ اللہ کو ساتھہ اوسکی بطریق حضور و استغراق کی اس طرح کہ اوسکی باطن مین اوس حالت مین سوائے اوسکی کچہہ نہووی وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھہ اوسکی
قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نی کہا کہ پوچہا مینی بعضی مشایخ سی اسم اعظم کہا ہی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی ہان
کہا جس وقت کہ دیکہی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سی کسینی پوچہا کہ تعلیم کر مجہکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ

اسد یطیعک یعنی فرمان بردار کرا اسکی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کرنی اسکی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ در قبول کرتا ہی
دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارفسی مانند کن کے ہی اللہ تعالیٰ کی یعنی جیسی اللہ تعالیٰ کن کی کہنی مین جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسی ہی بندی کی لیے بسم اللہ
کی برکت سی سرانجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضی محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نی نقل کئی ہین
آگی ہین اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا
سمیع الدعا یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حق یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع
یا کریم یا مغنی یا معطی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احد یا احمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ۔ ختم ۔ **باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر** یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب کہنی سبحان اللہ
اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
افضل الکلام اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایۃ احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ و
الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایہن بدأت روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بہترین کلام آدمی کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارا کلام طرف اسکی چار ہین سبحان اللہ
اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتھہ کسیکی انمین سی شروع کری تو ف یعنی بعد اللہ تعالیٰ کی کلام کی بندونکی کلامونمین یہہ چار
کلمی افضل ہین یہہ اسلیی کہا کہ چوتھا کلمہ قرآنمین نہین آیا اور جو چیز قرآنمین نہین وہ افضل نہین ہے اوس چیز پر کہ قرآنمین ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی افضل الکلام بعد
القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کی کلامونمین سے ہی یہہ کلمی افضل ہین اسلیی کہ تین تو قرآنمین بعینہ
موجود ہین اور چوتھا قرآنمین معنی یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہہ کلمی افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سی ثابت ہوا ہی کسی حالمین یا وقت مین مشغول ہونا
ساتھہ اوسکی افضل ہی تسبیح وغیرہ سی اور ساتھہ کسیکی انمین سی شروع کری یعنی پہلی سبحان اللہ کہی یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہیہ اسکو ضرر نہین کرتا
کہا طیبی نی کہ ترتیب مذکور سی پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہی اور بلا ترتیب سنت یعنی جائز ہی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میری اوس چیز سی کہ نکلا
ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان
اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسنی کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کئی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف کہا طیبی نی کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہی یا اکٹھی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑہنا ہی اول روز مین ع وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد
یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا
وقت صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کی کوئی عمل بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ کہا اوسنی مانند اسکی کہ
کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ کہا

اونسی وہ افضل لاویگا اوس چیز سی کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا لاویگا مانند اوس چیز کی کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ کہ تقدیر
کلام کی اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کی کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا پس وہ برابر اوسکی
لاویگا اور جسنی کہا زیادہ اوس چیز سی کہ کہا اوسنی لاویگا وہ افضل اوس چیز سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا معنی واو کی ہی ع ح **وعنه** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کلمے ہین ہلکی زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اونکا بھاری ہوگا
میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمے یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھہ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم
الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ
او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع الروایات عن موسی الجھنی او یحط قال ابو بکر البرقانی ورواہ شعبۃ
وابو عوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی فقالوا ویحط بغیر الف ھکذا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا
تھی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیان پس پوچھا اونسی ایک پوچھنی والی نی اونکی
ہمنشینون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑہی سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی واسطی اوسکی ہزار نیکیان یعنی اس
حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم نی اور کتاب مسلم
یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسی جہنی سی لفظ او یحط کا ہی کہا ابو بکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابو عوانہ نی اور یحیی بن سعید قطان نی موسی
جہنی سی پس اونہون نی کہی یعنی شعبہ وغیرہ نی لفظ ویحط کا بدون الف کی اور اسیطرح کتاب حمیدی کی ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین **ف** او یحط کی معنی یہہ
ہوتی ہین کہ دونو باتون مین سی ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتی ہین اور ویحط کی معنی یہہ ہین کہ نیکیان بہی لکھی جاتی ہین اور گناہ بہی
جھڑتی ہین اور موید ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اونمین بہی ویحط واو سی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی
تطبیق انمین یون کی جاوی کہ کبہی آتی ہی واو معنی او کی پس نہین منافاۃ بیچ دونو روایتون اور معنی یون ہونگی کہ جسنی پڑہی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہین
ہزار نیکیان اگر ہون اوسکی ذمہ گناہ یا جھڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ اوسکی مہ ع ح **وعن** ابی ذر قال سئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ای الکلام افضل قال ما اصطفی اللہ لملئکتہ سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچھی گئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چن لیا یعنی ذکر
مین فرشتونکی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا بسبب نہایت فضیلت اسکی اور یہہ مختصر ہی چارون کلمونکا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کا اسلیی کہ تسبیح مین نفی شرک کی ہی ہے اور بہی ہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع ح **وعن** جویریۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندھا بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی
جالسۃ فقال ما زلت علی الحال التی فارقتک علیہا قالت نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرات
لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے وقت صبح کی اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹہی

ہوئی تہیں اپنی مصلی میں پہر پہر کے حضرت وقت چاشت کی اور وہ بیٹہیں ہوئیں تہیں اوسجاگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ جدا ہوا میں تجسی اوسحالت پر سے
وقت صبح کی اب تلک وقت چاشت کا آگیا بیٹہی ہوئی ذکر میں مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہی مینی بعد نکلنی کی تیری پاس سے چار
کلمی تین بار وہ ایسی ہین کہ اگر تولی جاوین ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تونی ابتدا اوس دن سی تو البتہ غالب آوین اونپر یعنی اذکار پر جینی تو ابتک یاد ہو تو ان کلمون کی وہ چار
کلمی یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کی اور موافق بوجہہ عرش اوسکی کی
اور موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی کی یا اسما یا صفات یا اوامر اوسکی کی اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث
اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہی نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے کہ وہ
ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قراءۃ سی کہ خالی ہو ان
چیزون مذکورہ سی ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة
وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اكثر منه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
جو کہی دن میں سو بار ہوگا اوسکی لیی ثواب برابر آزاد کرنی دس بردونکی اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوگا
یہی اوسکی لیی پناہ شیطان سی اوسدن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کی عمل بہتر اوس چیز سی کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص عمل کیا زیادہ اوس سے ف
ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ میں رہے بس احتمال ہی کہ ہو یہہ اختصار راوی سی یا حضرت ہی نی بیان کیا ہو ایسی کہ ظاہر ہی
واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جو بقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ خواہ اکہٹی پڑہی یا متفرق یہی ثواب دیگا لیکن
افضل یہہ ہے کہ اکہٹی پڑہی اور اول روز میں پڑہی تا کہ تمام دن پناہ میں رہے شیطان سے وعن ابي موسى الاشعري قال كنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في سفر فجعل الناس يجهرون بالتكبير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس اربعوا على
انفسكم انكم لا تدعون اصم ولا غائبا انكم تدعون سميعا بصيرا وهو معكم والذي تدعونه اقرب الى احدكم من عنق راحلته قال
ابو موسى وانا خلفه اقول لا حول ولا قوة الا بالله في نفسي فقال يا عبد الله بن قيس الا ادلك على كنز من كنوز الجنة فقلت بلى يا رسول الله قال لا
حول ولا قوة الا بالله متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس شروع کیا لوگون نی پکارنا
ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای آدمیوں نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی آہستہ چلاؤ تکبیر کو تحقیق تم نہیں پکارتی اپنی ساتہہ تکبیر کی یا نہیں
یاد کرتی بہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتی ہو سننی والی دیکہنی والیکو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہیں کہ ہو تم اور وہ
ہی کہ پکار کر یاد کرتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کی گردن سواری اوسکی سی کہا ابو موسی نی اور میں تہا پیچہی حضرت کے
یعنی نزدیک تہا یا پیادہ کہتا تہا میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دل میں پس فرمایا حضرت نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار
کرون میں تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سی پہر کہا میں نی ہان خبردار کیجی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہتی ہوئی جو تکبیر کہی سنت ہی پکار کر کہتی تہی یا مراد اس سے تکبیر و مانند اوسکی کی ہی یعنی ذکر بلند
پکار کر کرتی تہی اور جو اس حدیث میں لاحول کو گنج اسلیی کہا کہ اسکی پڑہنی والیکو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی یہہ ہی حقیقت نہین اوسکی آگی اور

مشائخ نے کہا ہے کہ کوئی ذکر وہ ذکر و افضل الاعمال پر اس سے زیادہ نہیں معنی اس کلمے کی یہہ ہیں کہ نہیں پہر سکتا گناہ سے مگر ساتھہ بچانی اللہ کی اور نہیں قوۃ اللہ کی عبادت پر
مگر ساتھہ مدد اللہ کی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اوسکے لیے درخت کہجور کا بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی کے اور اچھے
ہونے پہل کے یعنی میوہ کے ع ح وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا منادٍ ینادی
سبحوا الملک القدوس رواہ الترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کرتے ہیں بندے اوسمیں مگر کہ ایک فرشتہ پکارنے والا
پکارتا ہے کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی
یہہ ہیں کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبوں سے ع ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ
الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے
اور بہتر دعا کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل
سب ذکروں سے اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اور صاف کرنے کے وہ معبودوں سے بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرأیت من اتخذ الہہ ہواہ
پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودونکی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ
دل کی پہر قرار پکڑتا ہے اوسمیں اور غالب ہوتا ہے اوسمیں اور غالب ہوتا ہے اعضا اوسکے پر پاتی حلاوت اسکی اوسنے کہ چکہا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے
کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا وسوال کی ہے اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کی ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی
نے ولئن شکرتم لازیدنکم ع ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندے نے کہ نہ تعریف
کی اوسکی **ف** حمد فقط زبانی ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبانکا ہے
اور زبانی بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا
اللہ کا اوس بندے نے کہ جسنے اوسکی حمد نکی اور اس کلام میں اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بہی کرے ع ح وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیمۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء
رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول انشخصوں کے کہ بلائی جاوینگی طرف بہشت کی دن
قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہیں اسکی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی ہر حال میں راضی برضا مولی ہیں نقل کیں یہہ دونو حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان
میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک
بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقولون ہذا انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموت السبع و
عامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے اے پروردگار میرے سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کروں میں تجکو ساتھہ اوسکے
اور دعا کروں میں تجہی ساتھہ اوسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نے اے پروردگار میرے ساری بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہہ سوا

اسکی نہیں کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کری تو مجکو ساتہہ اسکی یعنی ذکر یا دعا خاص فرما کہ اور انمین شریک کسیکو نہو وین فرمایا ای موسی اگر ساتون آسمان اور
آباد کرنیوالی اونکی سوای میری یعنی فرشتی اور ساتون زمینین رکہی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکہا جاوی ایک پلڑہ مین البتہ جہک جاوی
ان چیزونکی پلڑی سی پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نی یہہ شرح السنۃ مین ف اگر کوئی کہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا ایسی طلب کی تہی کہ اسکی سبب سی
اور و نپر فائق ہون پس مطابقت جواب کی ساتہہ سوال کی کیا ہوتی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالی نی فرمایا کہ طلب کی تونی محال چیز اسواسطی کہ
نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سی وہ سب سی بہتر ہی اور حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا خاص طلب کی بحسب عادت بشر کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر
جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتہہ ایک چیز کی کہ وہ اورونکی پاس نہو مثلا اگر اوسکی پاس جواہر ایسا ہو کہ اورونکی پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسرار اور دعاوں اور
علوم نادر اور نکات کی کہ اونکا حال ہی کہ انمین سی کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب حکمت عام
کی جاری اسپر ہوتی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک و پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور یہہ بہت خلاف اسکی ہوتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ
یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور یہہ کم اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سی افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سنسا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکی آگی وہ پایا کم
جاتا ہی اور جاہل اوس سی ایسی خوش ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سی ویسی خوش نہین ہوتی اور کلمہ طیب و کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس
تر سب عبادتون مین اور افضل سب ذکرون اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نی ترک کر دیا ہی اونکو
اور مواظبت کرتی ہین اسما غریبہ و دعاوں عجیبہ کی کہ اکثر اونمین ایسی ہین کہ جنکی کچہہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حال ستارونکی یہی ہی کہ اکثر چیزین
حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہین جانتی اور بعضی چیزین ادنی درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ انکو عزیز رکہتی ہین بسبب
قلت کی اور اللہ تعالی نی یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچہین اور رب العزت جواب دی اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور
درج کہین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي
لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہی اسکو رب اسکا
یعنی ثابت رکہتا ہی اور قبول کرتا ہی اس قول کو اور موافق کہنی اوسکی فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جس وقت کہتا ہی بندہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک واسطی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطی میری اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر
اللہ واسطی اوسکی ہی بادشاہت ہی اور واسطی اوسکی ہی تعریف فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین واسطی میری ہی بادشاہت ہی اور واسطی میری ہی تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین
معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتہہ مدد اسکی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین
قوۃ طاعت پر مگر ساتہہ مدد میری کی اور تہی حضرت فرماتی جس شخص نی کہا ان کلمات کو یعنی سوای جواب کی اونکو اپنی بیماری مین پہر مر گیا نہ جلاویگی اوسکو آگ نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ
بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ

ولا اله الا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت کے پاس اور آگے اوسکے گٹہلیاں کہجور کی تہیں یا کنکریاں تسبیح پڑہتی تہی ساتہہ انکے یعنی تسبیح پڑہتی تہی پس فرمایا آپ نے خبر دون میں تجہکو ساتہہ اوس چیز کے کہ وہ بہت آسان ہو تجہپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنے سے بہت سی گٹہلیوں پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہے پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہے اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنی بعد اسکی یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہے اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لا حول ولا قوة الا باللہ مانند اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ وہ عورت حضرت کی بیویوں میں سے تہیں جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریاں یہہ شک ہے راوی کا اور یہہ شک ہوا ہے کہ گٹہلیاں تہیں یا کنکریاں اور تسبیح اسطرح کی کہ آپ نے سنا اور ہے حضرت کی زمانہ شریف میں بہی بعضی گٹہلیوں یا سنگریزوں پر پڑہتی تہی اور بعضی دہاگہ میں گرہیں دیتی جاتی ہیں لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہے واسطی جائز ہونے اس تسبیح کی ہے بسبب تقریر یعنی جائز کہنے حضرت کی اسلیے کہ یہہ تسبیح اوسکی علم میں ہے کیونکہ فرق نہیں ہے درمیان پروئی ہوئی دانوں کی اور بغیر پروئی ہوؤں کی بیچ متعدد گنتی کی ورنہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر گنتا ہے اوسکو بدعت اور کہا ہے مشایخ نے کہ یہہ کوڑہ ہے شیطان کی لیے اور منقول ہے کہ کسی نے تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہہ میں بیچ حالت منتہی ہونے اونکی پس پوچہا آپ سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہے کہ پہنچے ہم بسبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دوں میں اسکو اور اللہ اکبر مانند اسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہے کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکی مابعد کی جملوں میں دونو احتمال ہیں ۱۲ ع ح

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله ومن هلل الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن اعتق مائة رقبة من ولد اسمعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يات في ذلك اليوم احد باكثر مما اتى به الا من قال مثل ذلك او زاد على ما قال رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے سبحان اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگوں کو سو گہوڑوں پر بیچ خدا کی راہ میں اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں نہیں لاویگا اوس دن میں یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مانند اسکی کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کی ساتہہ اللہ کی افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتہہ غفلت کے ہوں اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیل الحاق کرنی ناقص کے ساتہہ کامل کی واسطی مبالغہ کی بیچ بیان فضیلت اس عمل کی اور بعضوں نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کی برابر ہوتا ہے اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد کی لیے دے ڈالی یا عاریۃً دے اور اسمیں رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کی اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کی سو اصلی مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکبہ سے اور مالی سے ذکر اللہ ہے نہ اور کچہہ اور اسمیں تنبیہ ہے کہ مطلوب اعلی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آزاد کیے سو بردے اسمیں تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالوں محتاجوں کی کہ عاجز ہیں عبادتوں مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسمعیل سے عرب ہیں اسلیے کہ وہ افضل ہیں بسبب

بزرگی

انکیکی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سی کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اوپر بہت حدیثین صحیحہ دلالت کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہی پہر الحمد للہ اور پہر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لایا ہے وہ سنین ثواب کسیکو سوای لا الہ الا اللہ پڑہنی والی اور الحمد للہ پڑہنی والیکی زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا یہہ ۲ ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَؤُہٗ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ کہنا بہرتا ہی آدہی ترازوی اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیونکی تولنی کی لیی اوسکو بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطی اوسکی پردہ ورے اللہ کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** الحمد للہ کہنا الخ یعنی نرا ثواب الحمد للہ کا بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور فضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی کو بہر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور اخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریا مین اور بہت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا اور اسمین دلالت ظاہری اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ٭ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَآئِرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص لیی یعنی بدون ریاکی ہی مگر کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کی یہانتک پہنچتا ہی طرف عرش کی یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک بچتا ہی کبیرہ گناہونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** بچنا کبیرہ گناہونسی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہونسی بچی اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ٭ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرٰھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَآءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر تکیہ لگائی ہوئی بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نی ای محمد کہنا اپنی امت کو میری طرفسی سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہی جاے مٹی کی شیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان چٹپٹ یعنی ہموار خالی درختونسی اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کی **ف** میری طرفسی سلام لائق ہی پڑہنی والیکو کہی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکی سبحان اللہ الخ معنے اسکی یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات دلربا کے پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین لگائی جاتی ہین یعنی ہر کلمہ کی پڑہنی سی ایکدرخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہیگا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگی ٭ وَعَنْ یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہی یسیرہ سی اور تہی وہ ہجرت کرنیوالونسی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتہہ انگلیونکی یعنی تسبیحات مذکورہ انگلیونکی کی وہ پوچہی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بہلائی جاوگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم رہوگی

نواب سکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف پوچہی جاویگی الخ یعنی قیامت کو پوچہی گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تنی ہو کہ گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انمین
پہر گواہی دیگی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور
اسمین غبت دلائی اسپر کہ استعمال کری اعضا کو اونچیزمین کہ رہنی ہو اللہ تعالی اوس سی اور بچاوی گناہوسی اور اس سی معلوم ہوا کہ انگلیون پر تسبیح پڑہنا اذکار کا افضل
ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا ع الفصل الثالث فصل تیسری عن سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرابی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان
اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہؤلاء لربی فما لی فقال قل اللہم اغفر لی وارحمنی
واہدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس کہا سکہلا و مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین یعنی ورد کرون اوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور
تعریف واسطی اللہ کی بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنی والا عالمون کا نہین پہرنا گناہون سی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ غالب حکمت والی کی کہا اوسنے
پس یہہ الفاظ ہین واسطی ذکر رب میری کی پس کیا ہی واسطی میری کہ دعا کرون ساتہہ اوسکی اپنی لیی پس فرمایا کہہ یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتہہ توفیق
دینی طاعت کی حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دی مجکو یعنی مال حلال اور عافیت سی رکہہ مجکو شک کیا راوی نی
لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہہ مسلم نی ف آیا ہی بزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم کی اور مشہور یہی العلی العظیم
ہی ہی لوگونکی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا ہے مسلم مین ع وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شجرۃ یابسۃ الورق فضربہا
بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تساقط ذنوب العبد کما یتساقط ورق ہذہ الشجرۃ رواہ الترمذی وقال
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتونکی پہر مارا اوسکی ٹہنیونکو اپنی لاٹہی سی پس جہڑی پتی پس
کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جہڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن مکحول عن ابی ہریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا من
کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کشف اللہ عنہ سبعین بابا من الضر ادناہا الفقر
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ومکحول لم یسمع عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی مکحول سی کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتایت کر کہنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کیسی کہا مکحول نی جو شخص کہی نہین حیلہ یعنی واسطے
دفع ضر کی اور نہین قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتہہ محافظت اور قدرت اللہ کی اور نہین جگہہ بچاوکی عذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتہہ
رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکیکی دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازی یعنی ستر قسمین ضرر کا ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ مکحول نی نہین سنا ابوہریرہ سے ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنی والا اوسکا اور سوداون
کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سی محتاجگی دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دلکی محتاجگی دور ہوتی ہی سکی
پڑہنی ہی اسلیی کہ جب اسکی پڑہنی والی نی معنی اسکی تصور کیی تو یقین ہوتا ہی اوسکی دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دنیا اور
ندینا اوسکی ہاتہہ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام
قطب ابو الحسن شاذلی نی کہا کہ صحبت رکہی مینی اپنی سیاحت مین ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد ومعاون اعمال نیک

برابر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد ومعاون برابر بہاگنی کیطرف خدا کی اور چنگل مار نیکی ساتہہ فضل وحکمت کی ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہین سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سی مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی یہہ صحاح ستہ والون نی اور روایت کی نسائی اور بزار نی ابو ہریرہ سی مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حول ولا قوۃ الا باللہ دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوی بیماریونکی یعنی بیماریون دینویہ اور اخرویہ کی ادنی انہین سی غم ہی یعنی غم دین ودنیا کا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من تحت العرش من کنز الجنۃ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن تجکو ایک کلمہ کہ اوتری عرش کے نیچی سی گنج بہشت سی وہ کلمہ یہہ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دعوات کبیر مین **وعن ابن عمر** انہ قال سبحان اللہ ہی صلوۃ الخلائق والحمد للہ کلمۃ الشکر ولا الہ الا اللہ کلمۃ الاخلاص واللہ اکبر تملأ ما بین السماء والارض واذا قال العبد لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالی اسلم واستسلم رواہ رزین اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ کہا سبحان اللہ وہ عبادت مخلوقات کی ہی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب سے اخلاص کا اگ سی اپنی پڑہنی والیکی لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ساتہہ حضور دلکی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمان بردار ہوا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کی یہہ رزین نی **ف** عبادت مخلوقات کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء الا یسبح بحمدہ ع

باب الاستغفار والتوبۃ

یہہ باب ہی بیچ بیان استغفار وتوبہ کی **ف** استغفار کی معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبہی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبہی نہین آیی کہا والتوبۃ یا استغفار زبانی ہوتی ہی اور توبہ دلسی اور توبہ کی معنی ہین رجوع کرنا گناہ ہونی سی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت سے طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالی کی بندیکی لیے یہہ ہے کہ ڈہانکی گناہ اوسکی دنیا مین کہ نہ مطلع کری کسیکو اوسپر اور ڈہانکی آخرت مین کہ نہ عذاب کری اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکی ایسی حلاوت گناہ کی دلسی نکل جاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بہولی تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر دونو بوالی اللہ جمیعا کی ہر شخص پر واجب سے اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنی کی گناہ یا چوک سی خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کری اور بخشش چاہی اور آئندہ کو تمام گناہ ترک کری اور صبح اور شام توبہ و استغفار کو ورد کری تاکہ کفارہ ہوتا ہی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصدا کیی ہون یا خطا یا سہوا اور بسبب شومی گناہ ہونکی توفیق طاعت سے محروم نرہی اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دلکو بالکل گہیرلے اور کفر دوزخ کو نہ پہنچا وی اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہہ کہ محض خوف عذاب الہی سی اور بسبب تعظیم امر الہی کی توبہ کری اور کوئی غرض درمیان نہو مانند تعریف کرنی لوگونکی اور ضعف اور فقر اور مانند انکی دوسری یہہ کہ گناہ جو گذری ہو وہی شرمندہ ہو تیسری یہہ کہ آئندہ ترک کرنا گناہون ظاہر وباطن کا کری چوتہی یہہ کہ عزم بالجزم کری کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہے کہ ابتدای بلوغ اپنی سی وقت توبہ تلک تلاش کری کہ کیا کیا گناہ ہوئی ہین تا تدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور فرائض ترک ہوئی ہون قضا اونکی کری اور سستی نکری انکی ادا کرنی مین ساتہہ صرف کرنی وقت کی نفل ہین اور فرض کفایہ ہین کہ متعین نہ ہووے موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینی شراب وغیرہ کی ایسی درگاہ خدا تعالی مین

توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بعد دیتا توبہ اوسکی مقبول ہوا و بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ
ویعفوا عن السیئات اور یہہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اون گناہوں سے ہے کہ مخصوص خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونی حقوق بندونکے ہیں تو انسے
بھی بخشش چاہیے ایسے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک وسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا وے اور اگر سوائے مال کی ہو مانند
غیبت وغیرہ کی تو اوس سے بخشوا وے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لیوے قصور کا اور نہیں تو بغیر ذکر کرنی نام کی مطلق گناہ معاف کرادے اور اگر اسمین بھی
خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہو وہ اپنی فضل سے اسکی دعا
کو ساتھ دینی اجر کی اپنی پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکی قایم مقام اوسکی ہین انسے بخشوا وے اور سلوک کرے انسے اور مردیکی لئے
بھی کچھہ بہدے اور توبہ اور استغفار مین دیر نکرے اور ساتھہ وسوسہ الہی نفس و شیطانی یہہ نکہی کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہتا کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جسبندہ
توبہ کرتا ہے تو گناہ گلے اوسکی بخشی جاتی ہین اگر آئندہ پھر بسبب بشریت کی گناہ ہوجاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دنمین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کی اوسکی دلمین ہو کہ پھر
گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہہ خیال کرے کہ نہ پھر گناہ کرونگی مرجاؤن ور جب توبہ کرے تو نہاکر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے
اور بہت تضرع وزاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوونکو یاد کرے عذاب الٰہی سے ڈرکر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتہہ اوٹھا کر کہے یا
الٰہی غلام بہاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میری بخشدے اور اپنی فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتہہ نظر رحمت کے میری طرف
دیکھہ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنی گناہ سے نگاہ رکھہ کہ خیر تیری ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑہے اور
مسلمانونکی لیے بھی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب استحقاق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور توبہ خواص کے
یہہ ہے کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ مجذونکی غفلت خدا سے اور مشغول ہونی ماسوا اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ
کبیرہ ایمانسے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر وعلامات النفاق مین بتفصیل ہی کیا گیا ہے جو چاہے
وہانسے دیکھلے و صغیرہ گناہ بی انتہا ہین اور پرہیز کرنا ہے اونسے دشوار ہے اور بحسب منتہا کی تقوی مین بہی خلل نہین لاتی ہین بشرطیکہ اصرار ہو صغیرہ پر اسلیے
کہ صغیرہ بسبب اصرار کی کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمانسے خارج نہیں
کردیتی لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہ ہوتی بچنی کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ
دفع کرنیوالا بہوک کا اور کپڑا ڈہانکنی والا ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سے اور بیاسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب
تجاوز کرنیکی حد ضرورت سے اور ساتہہ وسعت کرنیکی مباح مین پڑتا ہے شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکی مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہے اور یہانتک
سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور من بعد اسکی کہر کفر واک کا ہے نعوذ باللہ منہ ۱۲ تفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری روایت ہے ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کیا اسکو
بخاری نے **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے گناہ کی اسلیے کہ حضرت معصوم ہین بلکہ اسلیے تہا کہ حضرت اپنی اعتقاد مین جانتے تہے کہ قصور ہوا
ہے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی ہے امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات
تہے جب دن مین توبہ و استغفار کرتے ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہ گار و نکو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ نہین رہین دو امانین عذاب
خدا سے پس ایک تو اوٹہہ گئی اور دوسری موجود ہے پس چنگل مارو ساتہہ اوسکی وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا

المہاتی

اللہ تعالی نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** الاغرّ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انّہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرّۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہی غافل نہو اور دہر سے بسبب مشغول ہونیکی خیرون باہر کی مین مثل کہانیکی اور بیویونسی خاطلہ کرنیکی
اور سوا انکی جو فی الجملہ اودہر سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنی پردی اور گناہ جانکر استغفار کرتی تہی اور اسکی اور بہی کئی معنی لکہی ہین علمانی بخوف
درازگی یہان نہین ذکر کیی اور مختار وہ ہے کہ جو بعضی اچہی لوگون نی لکہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ رسول کو ہی ایمان لیہر آوی
اور در پی سمجہنی معنون اسکی نہووی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایّہا النّاس توبوا الی اللہ فانّی
اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرّۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی
پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن کی سو بار یعنی پس تمہین بطریق اولی چاہیی کہ توبہ کرو اور ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
ابی ذرّ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انّہ قال یا عبادی انّی حرّمت الظّلم
علی نفسی وجعلتہ بینکم محرّمًا فلا تظالموا یا عبادی کلّکم ضالّ الّا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلّکم جائع الّا من
اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلّکم عار الّا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انّکم تخطئون باللّیل والنّہار
وانا اغفر الذّنوب جمیعًا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انّکم لن تبلغوا ضرّی فتضرّونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو انّ
اوّلکم واخرکم وانسکم وجنّکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئًا یا عبادی لو انّ اوّلکم واخرکم وانسکم
وجنّکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئًا یا عبادی لو انّ اوّلکم واخرکم وانسکم وجنّکم قاموا
فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کلّ انسان مسئلتہ ما نقص ذلک ممّا عندی الّا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انّما ہی اعمالکم احصیہا علیکم ثمّ اوفّیکم ایّاہا فمن وجد خیرًا فلیحمد اللہ ومن
وجد غیر ذلک فلا یلومنّ الّا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ اون حدیثونکی کہ روایت
کرتی تہی اللہ برکت والی اور بلندی یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای میری بندو تحقیق مینی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہون میں ظلم سی اپنی بیچ حق
مین ایسا ہی جیسا کہ لوگونکی حق مین حرام اور کیا مینی اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین ای بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو
مجہسی ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بہوکی ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاؤن یعنی دیکر اوسکو فراخ کرون اوسپر رزق اور بی پروا کرون اسکو پس
مانگو کہانا مجہسی کہلاؤنگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ننگی یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کی مگر جسکو پہنا دون یعنی پس مانگو مجہسی لباس پہناؤنگا مین تمکو ای
بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتی ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجہسی بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گی
میرے ضرر کو تا کہ ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچو گی نفع میری کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنی سی دیگا ضرر میری پہ نقصان نہین اور طاعت کرنی سی
کچہہ فائدہ نہین بلکہ نقصان فائدہ تمہاری ہی لیی ہی چنانچہ آگی تفصیل ہے فرمایا اسکو ای بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن
تمہارے سب ملکر ہون اوپر صفت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سی نہ زیادہ کری یہہ میری ملک مین کچہہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت مین سے ہوجاو
تو ہماری ملک مین کچہہ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہاری سب ملکر ہون اوپر بدترین دل

ایک شخص کی تم مین سے یعنی مانند شیطانی ہو جاوے تو نہ ناقص کرے گی میرے ملک مین کچھ بھی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے
اکٹھے ہون ایک مقام مین پہر مانگین مجھسے بس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنی اوسکی یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ
نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا مین اے بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکہتا ہون اور لکہتا
ہون تمپر پہر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بہلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کیطرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے
اللہ کی اور جو پاوے سوا بہلائی کی یعنی برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ
ہو یعنی بے کمال اور سعادت دینیہ و دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چہوڑے جاوین لوگ اس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن
مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ اور یہہ منافی نہین
ہے ساتھ اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ فطرت سے توحید اور ضلالت سے نہ جاننا ہے تفصیل احکام ایمان کیکو اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہون
گناہ سب ساتھ توبہ و استغفار کی یا مراد یہہ ہے کہ سوائے شرک کی بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس
اور قابل اعتماد کی نہین عقل کی نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اوسکی ساتھ مشابہت دی واللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا ناہی اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے
کہ یہہ قبیل بالفرض والتقدیر کیسے ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْأَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ
فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ یَسْأَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا
فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا
مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا بیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص
کہ مارے ایک کم سو آدمی پہر نکلا یعنی اونمین سے پوچہتا تہا یعنی لوگونسے حال قبول ہونی توبہ اپنی کا پہر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچہا اوس سے پس کہا کیا ہے واسطے
اسکی یعنی اس فعل کی واسطے اس کام کرنیوالیکی یعنی میری لیے توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اوسنے کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نے اوس عابد زاہد کو بہی اور شروع
کیا پوچہنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہے کہ اوسمین ایک عالم رہتا ہے
فتوی دیگا تجکو قبول ہونی توبہ تیری کا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدہی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس
جہکایا اوسنے سینہ اپنا طرف اوس بستی کی پس جہگڑے بیچ قبض کرنی روح اوسکی کی فرشتہ رحمت کی اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اوس بستی کو کہ چلا
تہا طرف اوسکی توبہ کیلیے یہہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کی اور حکم کیا طرف اوس بستی کی کہ راہب کو مارکر اوسمین چلا تہا یہہ کہ دور ہو جا میت سے پہر
فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتونکو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیونکی یعنی جس بستی سے نزدیک ہوگا اوسیکی فرشتونکی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس
بستی کی کہ چلا تہا اوسکیطرف نزدیک ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جہگڑے بیچ قبض کرنی روح اوسکی کی حضرت
عزرائیل امام **ف** توبہ و استغفار ہے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کی نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف رحمت کی اسلیے کہ یہہ تائب تہا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی
کی توبہ کی لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اسنے سو آدمیونکو اور نہین توبہ کی اسنے ابتلک اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے
اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالے اپنی بندہ سے راضی کر دیتا ہے اوس سے دشمنوں اوسکے
اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگونکو نا امید ہونی سی ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُلَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ
لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کریں پھر بخشش مانگیں اللہ سے پس بخشے اللہ انکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ
تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنے اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے میں رغبت کریں اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہیں ہے اسلیے کہ
اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی جا ہے فخر الدین رح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا
ہے ہاتھ اپنا دن کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کیطرف سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے
اسلیے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوسکے آگے پس معنے یہہ ہیں کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کیطرف اور بعضوں نے
کہا کہ یہہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی
توبہ نہیں قبول ہوویگی ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا
ہے اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب
کے مغرب کیطرف سے قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کیطرف سے توبہ قبول
ہوتی ہے بعد اوسکے نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلے حالت غرغرہ کی توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَتْ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ
وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ
مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے ساتھہ توبہ کرنے بندے اپنے کی جس وقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہارے کی کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل
کی پھر جاتی رہے سواری اوس سے اور اوس پر تھا کھانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا
اوسکے سایہ میں ناامید ہو کر اپنی سواری سے پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر
کہا مارے نہایت خوشی کی یا الہی تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا یوں تہا کہ تو رب
میرا ہے اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کی مدہوش ہو کر کہنے لگا بجای اوسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالی
بندے کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اوس شخص کی خوشی کے ساتھہ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ح وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْہُ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ
اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ فَقَالَ

اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک بندی نی یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پہر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا مینی پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکی نی یعنی فرشتوں سے کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہی جسکی لیی چاہتا ہے اور پکڑتا ہی ساتہہ گناہونکی یعنی جب چاہتا ہے جسکی لیی چاہتا ہی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا یعنی گناہ کرنیسی ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ دوسرا پس بخش دیسکو واسطی میری پس فرمایا کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق واسطی اوسکی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پس چاہیی کہ کری جو چاہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکی مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہونمیں اور ساتہہ گناہ کی ہرج ہرج **وَعَنْ جُنْدُبٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نی یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہی خدا کی نہیں بخشیگا اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہی جبر ہمپر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینی بخشا فلانیکو اور نابود کیا عمل تیرا یا مانند اسکی کہا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نی کہا کہ فلانی کو اللہ نہیں بخشیگا کہی یہہ بات ازراہ تکبر کی کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو اچہا جانا جیسیکہ سادر ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیونسی اور زاہدوں سے کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جہوٹی کی مینی قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالی نی جو یقین کیا تہا اوسکی نہ بخشی جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکی حق میں نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہیں انکو کہنا ع **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افضل استغفار یہہ ہے کہ کہی تو یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں تیری عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اوپر وفا کرنی عہد میثاق کی اور تیری وعدی پر ہوں یعنی یقین کرنیوالا ہوں ساتہہ وعدے تیری کی کہ حشر کی ہونیکا اور سوائے اسکیکا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ کی مینی اقرار کرتا ہوں میں واسطی تیری ساتہہ نعمتوں تیری کی کہ مجپر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتہہ گناہوں اپنی کی پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہونکو مگر تو فرمایا حضرت نی جو شخص کہ پڑہی ان لفظونکو دن میں یقین کر کر معنوں انکی پر پہر مری اوسدن پہلی شام ہونیکی پس وہ بہشتیوں میں سی ہی اور جو کوئی پڑہی یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ معنوں ان الفاظ کی پہر مرے پہلی صبح سی پس وہ بہشتیوں میں سے ہی نقل کی یہہ بخاری نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ

غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا کچہ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹے آدم کے اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پہر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا رکھتا میں ای بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتہہ بہری زمین کے خطاؤں سے پہر ملے مجھسے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ میرے کسیکو البتہ آؤنگا میں تیرے پاس ساتہہ بہری ہوئی زمین کی از روی بخشش کے نقل کیے یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں واسطے اوسکے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک نہ شریک کرے ساتہہ میرے کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہوں کی بخشنے پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہیں کرتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہی انا عند ظن عبدی بی منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیادۃ کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشیگا اللہ مجہہ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاوے مجہے میان حساب اللہ کے اسکے اور درمیان حساب اپنے باپ اپنے کی تو اللہ سے کو میں اختیار کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہی پہر حاصل یہہ کہ تم امید وار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع حق

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردیتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب جس جاگہہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کیے یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے یا ظاہر ہونے بلا کے یا کرے یعنی یہہ مینکہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم میں محتاج ہی وہ اسکا اسلیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا اور یہہ فضیلت اسواسطے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے پس یہہ حکم متقی و متوکل کا ہوتا ہی اور اونکی شان میں یہہ آیت وارد ہوئی ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی سمجہو فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بہی ثابت ہوتا ہی فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا منقول ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پہر شکوہ کیا ایک دوسرے شخص نے محتاجگی کا پہر ایک دوسرے نے کمی اولاد کا پہر ایک دوسرے نے کمی پیدائش کا میں اور زمین پس سب ہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبہونکو استغفار کرنے کا پس پڑہی اونہوں نے آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جواب لیے میں نے سب اس آیت سے ثابت ہیں **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اصرار کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اصرار دوام پر

گناہ پر بڑا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچا دیتا ہی پس جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر وہی ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی ۱۲ منہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بنی آدم ہی خطاکار ہی یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کی اس لیے کہ وہ معصوم ہین خطا سی اور بہترین خطا کرنیوالون کی توبہ کرنیوالی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ فَذٰلِکُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکی دلمین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کے کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک چھا جاتا ہی اوسکی دلپر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیہ مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندہا ہی اونکی دلونپر اوس چیزنی کہ تھی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی ونمین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈہانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندہا ہوتا ہی بینائی دلکی سی پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینی والیسی اور حکمتون فائدہ مندسی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دلمین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ بندیکی جبتک کہ نہین غرغرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جبتک کہ غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی اور سبب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنیکی نہین درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبہ الخ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ توبہ گناہ ہونی صحیح ہی نہ کفر سی پس اونکی نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہ ہونسی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی حق اوسکا بخشوادی ایسی حالت مین تو صحیح ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُہُمْ فِیْ اَجْسَادِہِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَہُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیری بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہین گے مجھ سے نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ وَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیے کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ یعنی

طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آویگی بعضی نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع
دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ نہی ایمان لائی تہی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے
یعنے کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے یا علامت ہے واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب
مغرب کیطرفسی نہین نکلتا جب دہرسی نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہوجائیگا پس نہین قبول ہویگا ایمان اور نہ توبہ گناہونسی اور اوسدن کہ آویگی الخ
یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغربسے اور باقی آیہ یہہ ہے او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنی
یا نہی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بہلائی یعنی توبہ نفع دیگی وسکو توبہ حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کے جانب سے نکلیگا تو جو کوئی
پہلے اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہونسی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سے نہ نفع دیگی ہم ع **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنے گناہونسی طرف توبہ کی یہانتک
کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرفسی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف
نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہونسی آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہونسی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب
موقوف ہوگی کہ آفتاب مغربسے نکلیگا حاصل یہہ کہ جبتک آفتاب مغربسے نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہی اور جب دہرسی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک
ہونی کا ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ
فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ
اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ
اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تہے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کہینچتا تہا بیچ
کرنی مین اور دوسرا کہتا تہا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نی کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اوس چیزسی کہ تو اوسمین
ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہگار کہ چہوڑ مجکو ساتہہ پروردگار میری کی یعنی سونپی وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نی اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا
اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میری کی کیا بہیجا گیا ہی تو مجہپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی نی قسم ہی خدا کی
نہین بخشیگا اللہ تجکو کبہی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اون دونون کی فرشتہ پہر قبض کی روحین اون دونون کی پس اکٹہی
ہوئی دونو یعنی روحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کے نیچی پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین سبب رحمت میری کی اور فرمایا
دوسرے کو کہ کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ محروم کری بندہ میرہ کو رحمت میری سی پس کہا اوسی کہ نہین طاقت رکہتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نی دوسرونکو
یعنے جو کہ دوزخ پر متعین ہے کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب و عتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی
نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا یہی کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین ہو وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر کو ع
وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَاُ

اور روایت ہی اسماء بنت یزید کیسی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی یہہ آیت ای میرے بندو کہ زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنی کی
ناامید مت ہو رحمت خدا کیسی اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب اور نہین پروا رکہتا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح
السنہ مین لفظ یقول کا ہی بجای یقرا کی **ف** بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کی ساتہہ توبہ کی و مومنون کی ساتہہ توبہ و بغیر توبہ کی ہی اگر چاہتا ہی ع و

عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبد لک لا المّا
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشی
تو یا الہی تو بخشدی بڑی گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنی نہین کی چہوٹی گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری
آیت یون ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة یعنی جو لوگ پرہیز کرتی ہین بڑی گناہون اور بیحیائیون سوای چہوٹی گناہونکی
تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوای چہوٹی گناہونکی اسپر حضرت نی بطور سند کی شعر مذکور پڑہا کہ اس سے بہی معلوم
ہوتا ہے کہ مومن خالی نہین ہے چہوٹی گناہونسی اور حاصل یہہ ہے کہ شان و فضل تیرا ایسا ہی کہ اگر چاہی تو بخشی تو کبیرہ گناہونکو چہوٹونکی تو کیا حقیقت ہی اور
کونسا بندہ تیرا ہے کہ چہوٹی گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جہاڑ دیتا ہے اونکو بسبب نیکیونکی اور یہہ شعر امیة بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کی شاعرونمین
سی ہے بہت عبادت کرتا تہا اوسوقت مین اور ایمان کہتا تہا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تہا اسلیئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی شعر سنتی تہی اور خود بہی کبہی پڑہتی تہی ع ح **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللہ تعالی یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیت فسلونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم
مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرة علی المغفرة فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم و
میتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم واخرکم وحیکم
ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم و
اخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت
امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرة ثم رفعہا ذلک
بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ
کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی ای بندو میری سب تم گم کیے ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مینی پس مانگو مجہسی ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین
مگر جسکو دولتمند کیا مینی پس مانگو مجہسی روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہی سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مینی یعنی انبیا کو پس جو جانتا ہی تم مین سے
کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنی پر پہر بخشش مانگی مجہسی بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پروا رکہتا مین اور اگر اگلی تمہاری اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہاری
اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان و بوڑہی تمہاری یا عالم و جاہل تمہاری یا فرمان بردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات
جمع ہون اوپر بڑی متقی دل بندی کی میری بندونمین سی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کری یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک مین بقدر بازو مچہر کی اور اگر
تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندی کی
میری بندونمین سے کہ وہ ابلیس لعین ہی نہ کم کری یہہ میری ملک مین سے بقدر بازو مچہر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہارے ہو مردی تمہارے اور تر تمہاری

اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگی ہر آدمی تم مین سے اوسقدر کہ پہونچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دلمین رکھتا ہو پہر دون مین ہر مانگنی والیکو تم مین سے
یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کری یہہ یعنی دنیا اور حاجت روائی کرنی ملک میری سی کچہہ مگر جیسا کہ اگر تم ایک مین کا گذری دریا پر پہر ڈالی اوسمین سوئی پہر اوٹہاوی اسکو
یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی والا اوسکی ملک مین کمی کا کیا ٹہکانا ہی وہ کتنا ہی دی اوسکی ہان ہرگز کمی نہین
ہوتی یعنی نہ کم ہونا بار روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتہہ ارادہ
اور اختیار میری کی ہی ارادہ بندونکو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہی اور عذاب میرا حکم کرنا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین نہین
ہی امر میرا واسطی کسی چیز کی جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوسچیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن
ماجہ نی **وعن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ هو اهل التقوى واهل المغفرة فقال قال ربكم انا اهل ان اتقى فمن اتقاني
فانا اهل ان اغفر له رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی انس سے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت کہ وہی حقدار ہی ڈرنیکا اور
بخشش کا فرمایا حضرت نی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہاری نی کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنیسی ساتہہ میری پس جو کوئی پرہیز
کرتا ہی شریک کرنیسی ساتہہ میری پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون
اس آیت کی ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتہہ اوسکی اور بخشتا ہی سوای اسکی واسطی
جسکے کہ چاہتا ہی **وعن** ابن عمر قال ان كنا لنعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس يقول رب اغفر لي وتب علي
انك انت التواب الغفور مائة مرة رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق تہی ہم البتہ گنتی
واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہتی سو باری پروردگار میری بخش واسطی میری اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنی
والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعن** بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثني
ابي عن جدي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب
اليه غفر له وان كان قد فر من الزحف رواه الترمذي وابو داود لكنه عند ابي داود هلال بن يسار قال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہی بلال بیٹی یسار بیٹی زید سی کہ آزاد ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہا حدیث کی ہی باپ میری نی کہ نقل کی دادا میری سی یہہ کہا اونہون نی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہی طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سی وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ
کرتا ہون مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار سی کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی لیکن نزدیک ابی داود
کی ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بہی پڑہتی ہین لیکن پیش مشہور تر ہی اور اکثر روایتون مین اور بہت افعال
ہی تو صدق دلسی یہہ چاہتا ہی کہ استغفار کرنیوالا کن دل اور حالمین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹہٹہا کرنیوالے کی ہی ساتہہ رب اپنی کی عیاذا باللہ منہ

الفصل الثالث مسلسل ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ليرفع الدرجة
للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب انى لي هذه فيقول باستغفار ولدك لك رواه احمد روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطی بندہ نیکبخت کی بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میری کہانسی حاصل ہوا مجکو
یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیری کی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عبد الله بن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ

أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ
الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنی والی کی فریاد کرنیوالیکی کہ کوئی تہدا وسکا پکڑی منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہنچی اوسکو باپ کیطرفسی یا مانکیطرفسی
یا بہائیکیطرفسی یا دوست کیطرفسی پہر جسوقت کہ پہنچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سی اور دنیا کی چیزونسی اور تحقیق
اللہ تعالی البتہ پہنچاتا ہی قبر والونکو بسبب دعا زمین والونکی مانند پہاڑون کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی
استغفار کرنا ہی انکی لیئی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ
اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پائی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی بیچ کتاب عمل
یوم ولیلہ کی **ف** روایت کی بزار نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ نہین دونو فرشتی اعمال لکہنی والی اوٹہالیجاتی ہین اعمالنامہ بندیکا ہر دن پہر
دیکہتا ہی اللہ تعالی اول اعمالنامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک تعالی بخشی مینی واسطی بندی اپنی کی وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفون
اعمالنامہ کی ہین حاصل یہہ کہ صبح وشام کی استغفار سی یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تہی کہتی یا الہی کر مجہکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین
وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ
الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا أَيْ بِيَدِهِ فَذَبَّهُ
عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ
عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ
أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ
أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ رَوَى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى
الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہا حدیث کہین مجکو عبد اللہ بن مسعود نی دو حدیثین ایک ان مین سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری نقل کی اپنی طرفسی کہ وہ یہہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچی پہاڑکی ڈرتا ہی
اس سے کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکہتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکہی کی کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کی اسطرحسی یعنی اپنے
ہاتہہ سے پس اوڑا یا اوسکو اپنی ناک سی یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنی گناہ کرنیکی پرواہ نہین
ہوتی پہر کہا عبد اللہ نی یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ اللہ تعالی بہت خوش
ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی اپنی بندی مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گہانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتہہ اوسکی تہی
سواری اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر رکہا یعنی استراحت کی لیی زمین پر اور سو رہا کچہہ سونا پہر جاگا اوس حالمین کہ تحقیق جاتی رہی سواری
اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نی یعنی بجز و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پہر جاؤن مین طرف

مکان اپنی کی گئی تہا مین او ممین پس سورہون یہان تک کہ مرجاؤن پس رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تا کہ مری پہر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی
اوسپر توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی بندی مومن کی اس شخص سی ساتہہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی
یعنی جیسی یہہ شخص اپنے سواری اور توشہ کی ملنی سی خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنیسی نقل کی یہہ مسلم نی ان دونو حدیثونسی
اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یعنی جسمین قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ
کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نی حدیث موقوف ہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد
بخاری سی ہے اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی نی کہ منقول ہی بڑے عالم باعمل و استاد ابی سنان اعرانی
رحمۃ اللہ سے کہ انہون نی کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ و تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کری مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا مینی اپنی
دلمین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیی دعا کی مینی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اب تک پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو اتعجب کیا تو نی
اوس سے یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سی یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تو نی اللہ تعالی سی کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع **وعن** علیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی
گناہ ہونمین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کی ح **وعن** ثوبانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِہٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہے ثوبان سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی نہین دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیی دنیا ہو بدلے اس آیت کی ای میری بندو جنہون نی زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتہہ گناہ کرنیکی نہ ناامید ہو آخر
آیۃ تک پہر کہا ایک شخص نے پس جسنی شرک کیا یعنی وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہوری حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی واسطی انتظار امر الہی کی یا واسطی تفکر و تامل کے اداء جواب مین پہر فرمایا یعنی بموجب وحی کی یا اپنی اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے شرک کیا یعنی شرک
کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوئی پس وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین تین بار فرمایا یہہ کلمہ **ف** نہین دوست رکہتا مین الخ یعنی نہین
دوست رکہتا مین کہ اس آیت کی بدلی تمام دنیا کی چیزین ہاتہہ لگین اور انکو صدقہ دون اور خرچ کرون اوسکی لذت کی چیز ونسی ایسی کہ خوشخبری ہی
اسمین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کی باقی آیت یہہ ہی من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یہی مضمون حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نی ان شعرون مین باندہا ہی **شعر** اصاحب الذنب لاتقنطوا فان الالہ رؤف رؤف ولا ترحلن بلا عدۃ فان الطریق مخوف مخوف اور یہی مضمون
اشعار فارسی مین ہے **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ناگہ بیک خروش بمنزل
رسیدہ اند شع وغیرہ **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِہٖ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَہِیَ مُشْرِکَۃٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ
کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطی بندی اپنی کی یعنی جو کچہہ چاہتا ہی
گناہونسی جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندی کی اور رحمت حق کی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہہ کہ مری آدمی اسی حال مین کہ ہو مشرک کرنیوالا نقل
کین یہہ تینون حدیثین احمد نی اور نقل کی بیہقی نی اخیر کی کتاب بعث ونشور مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یَعْدِلُ

عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات
کری اللہ تعالی سی اپنی مری حالمین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالی کی کسیکو دنیا مین پھر ہون اوسپر مانند پہاڑ کی گناہ یعنی بعد مرنیکی بخشیگا اللہ تعالی واسطی اوسکی
لیئے گناہ اوسکی ہی کہ نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرنیوالا گناہ سی
یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی کہ فقط نقل کیا اوسکو
نہرانی نی اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پشیمانی توبہ ہی
یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی **ف** جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون کے تو
کی تو نہین شک اوسکی قبول ہونی مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کی وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر
نفسے کی بدون توبہ کی کبھی ہوتی ہی شامل والی گناہونکی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہہ کہ یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی
پر کہ چاہتا ہی استغفار سی گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ہی **باب** یہہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثونکی کہ متعلق ہین بیچ باب کے

ف اکثر نسخونمین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضی نسخونمین ہے باب فی سعۃ رحمۃ اللہ یعنی اس باب مین بیان ہے وسعت رحمت باری تعالی کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ
سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نی پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی
دن میثاق کی یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنی کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہی اوپر عرش اوسکی اوسمین
یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کی بسبب بزرگ قدری اوسکی کی اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سی غضب پر غالب ہونا نشانیون
رحمت کا اور بخشش و انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہی اور بہت ہی اور نشانیان غضب کے کم ہین جیسکہ فرمایا ان تعدوا نعمۃ
اللّٰه لا تحصوھا اور فرمایا ہی عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہے
جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علی ظہرہا من دابۃ پس یہہ رحمت ہی اللہ تعالی کی ہی کہ باقی رکھتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت
پہنچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آئندہ مین بیان اوسکا ہی ع بح
وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا
يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوتاری اونمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کی اور چارپایون کی اور
زہریلی جانورونکی پس بسبب اوسی رحمت کی آپسمین میل کرتی ہین اور بسبب اوسکی آپسمین رحم کرتی ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی
اپنی بچے پر اور رکھ چھوڑی ہین اللہ تعالی نی ننانوی رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ اونکی اپنی بندون یعنی مومنون پر دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور

مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی سلمان سی مانند اسکی اور بیچ آخر اوسکی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی پس جو وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتونکو ساتہہ اوس رحمت کی یعنی جو کہ دنیا مین پہنچی ہی **ف** اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہاں کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر رحمتین ہوجاوینگی ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سی نہ طمع کری ساتہہ بہشت اوسکی کوئی اور اگر جانی کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سی ناامید نہووی جنت اوسکی سی کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وارد ہوئی ہی یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کی تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتہہ رحمت اوسکی کی پس نڈر ہو عذاب اوسکی سی اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکی سی ورنہ چہوڑ دی توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی منقول ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا کہ اگر پکارا جاوی گا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح کہ اگر پکارا جاوی گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاوی گا تو گمان کرونگا کہ وہی مین ہون ح **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کی تسمی جوتی اوسکی سی اور دوزخ بہی مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تسمہ سی مراد یہہ ہے کہ جنت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچہی کام کری اور امید وار جنت کا ہو اور برے کام کرنی سی ڈری اور دوزخ سی ح **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاہلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات فعلوا ما امرہم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ہذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا واسطی اپنی گہر کی لوگون کی ایک شخص نی کہ نہین کی تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نی اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کئی تہی پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹونکو کہ جب مر جاوی یہہ شخص یعنی مین پس جلا دو اوسکو یعنی مجکو پہر اڑا دو آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالمین مین سی پس جب مر گیا کیا بیٹون نی اوسکی نی جو کہہ گیا تہا انہی پس حکم کیا اللہ تعالی نی دریا کو پس جمع کیا دریا نی اوس چیز کو کہ اوسمین ہے اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نی وہ چیز کہ اوسمین تہی یعنی دریا اور جنگل نی اجزا اوس شخص کی سب جمع کئے اور وہ شخص درست ہو گیا پہر فرمایا اللہ تعالی نی کس واسطی کیا تہا تو نی یہہ کہا اوس شخص نی کیا تہا مین نی یہہ تیری ڈر سی اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہی پس بخشا اللہ تعالی نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوس شخص نی جلا کر اڑانی کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ نے ذکر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نوازی ہی بات اوسکی اسپند آئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اسصورت مین تو کچہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک کرنا ہی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کی تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ غلبہ حیرت و دہشت سی واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہی ماخوذ نہین ہوتا جیسیکہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سواری کی بسبب نہایت خوشی کی کہا انت عبدی وانا ربک اللہ اعلم ح **وعن عمر بن الخطاب** قال

قدم على النبي صلى الله عليه وسلم سبي فإذا امرأة من السبي قد تحلب ثديها تسعى إذا وجدت صبيا في السبي أخذته فألصقته
ببطنها وأرضعته فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم أترون هذه طارحة ولدها في النار فقلنا لا وهي تقدر على أن لا تطرحه فقال
الله أرحم بعباده من هذه بولدها متفق عليه اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کچھ بندیں ناگہاں ایک عورت تھی بندیوں میں کہ
متحقق بہتی تہی چہاتی اوسکی یعنی دودھ بہتا تہا بسبب کثرت کی سبب بچہ اوسکی ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہی یعنی بچی کی تلاش میں جسوقت کہ پاتی کسی لڑکیکو
بندیوں میں لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچی اپنے کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتی ہو
اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ میں یعنی جسطرح کہ بچی پر محبت کہتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بچیکو آگ میں ڈالیگی پس کہا ہمنی کہ نہیں ڈالیگی وسحال
ہیں کہ قادر ہو نہ ڈالنی پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندوں پر یعنی مومن بندوں پر بنسبت اس عورت کی اپنی بچی پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن ينجي أحدا منكم عمله قالوا ولا أنت يا رسول الله قال ولا أنا إلا أن يتغمدني
الله منه برحمته فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشيء من الدلجة والقصد القصد
تبلغوا متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم میں سی عمل اوسکا یعنی
عمل نہیں نفع دیگا لیکن فضل و رحمت اوسکی ساتہہ ہوتو مفید ہی عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپکو بہی عمل نہیں نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ
مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتہہ رحمت اپنی کی پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل میں یعنی زیادتی اور کمی مکرو عمل میں
اور اول روز میں عبادت کرو اور آخر روز میں عبادت کرو اور کچھہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت میں
پہنچوگی تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل أحدا منكم عمله الجنة
ولا يجيره من النار ولا أنا إلا برحمة الله رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں داخل کریگا کسیکو تم میں سی
عمل اوسکا بہشت میں اور نہ بچا دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہیں داخل کریگا مجکو عمل جنت میں مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
مگر ساتہہ رحمت اللہ کے یعنی عمل کیساتہہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول بہشت کا ساتہہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات اوسکی اوس میں ہونگی موافق اعمال کے
وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أسلم العبد فحسن إسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان
زلفها وكان بعد القصاص الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف إلى أضعاف كثيرة والسيئة بمثلها إلا أن يتجاوز الله عنها رواه البخاري
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچہا ہو اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر و باطن
یکساں ہو جہاڑتا ہی اللہ تعالی اوس سی ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ
ایک نیکی دس چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سی اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوس سی
نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ فضل و رحمت الہی ہی کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک و جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی دیتا ہی موافق شفقت
اور صدق و اخلاص اوسکیکی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی لکہی جاتی ہی اور جسکو چاہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی نرح وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله كتب الحسنات والسيئات فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة
كاملة فإن هم بها فعملها كتبها الله له عنده عشر حسنات إلى سبعمائة ضعف إلى أضعاف كثيرة ومن هم بسيئة فلم يعملها
كتبها الله له عنده حسنة كاملة فإن هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے لکھیں نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھ لکھنے انکے لوح محفوظ مین پھر تفصیل اسکی یہہ کہ جو شخص
قصد کرے نیکی کا پھر نہ کرے نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اوس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے
نیکی کا اور کرے اوسکو لکھتا ہے اوسکو اللہ واسطے اوسکے نزدیک اپنے دس نیکیاں سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی نیکی لکھی جاتی ہے بندوں کی
اپنی مین سے زیادہ بھی لکھتا ہے از راہ فضل و کرم اپنے کی موافق اخلاص و بجالانے شرائط و آداب کے نیکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کی برائی
بسبب خوف الہی کے لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک برائی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیوں سے وہ اعمال ہین کہ نیکی کرنے سے ثواب ہے اور مراد برائیوں سے وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنے سے عذاب کا ہوتا اور جو کوئی ارادہ نیکی کا
کرے اور پھر نہ کرے تو اوسکیلیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عملکا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اوسکے سے اسلیے کہ ثواب پایا جاتا ہے نیت پر بدون عمل کے اور نہین
ثواب پایا جاتا ہے عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہے
کہ کس قدر ہوتی ہے اور مبہم کہا اوسکو اللہ تعالی نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہے ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسیطرح فرمایا ہے فلا تعلم
نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیاں پھر کرے نیکیاں مانند حال اوس شخص کے ہے کہ ہو اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہے حلقوں زرہ کے نے گلو
پھر کی ونے نیکی پس کھل گئی حلقہ اوسکی پھر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** حاصل یہہ
کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے امور مین اور دشمن رکھتے ہین اوسکو لوگ اور نیکی کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور آسان ہوتی ہین امور اوسکے
ہوتا ہے محبوب لوگوں کے دلوں مین مشابہت دی اوسکو ساتھ تنگی زرہ تنگ کے بسبب گھٹنے کا ہی کے اور کھلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہے ۱۲ **وعن**
اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ سلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے
اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑی ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کی یعنی حساب کیلیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی
ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہونگی اوسکیلیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونے پروردگار اپنے کے ہین دو بہشتین
ہین پس کہا مینے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونے پروردگار اپنے کے ہین
دو بہشتین ہین پھر کہا مینے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دو
بہشتین ہین بعضی حدیثوں مین آیا ہے کہ ایک بہشت ہے کہ سونے کی ہین مکان و محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہے کہ چاندی کا ہے مکان اوسکا اور
ابو درداء نے ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اوس سے حضرت نے یہہ فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات یہہ ہے جو بات کہی ہے ۱۲
وعن عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ

فقال یا رسول اللہ مررت بغیضۃ شجر فسمعت فیہا اصوات فراخ طائر فاخذتہن فوضعتہن فی کسائی
فجاءت امہن فاستدارت علی راسی فکشفت لہا عنہن فوقعت علیہن فلففتہن بکسائی فہن اولاء معی
قال ضعہن فوضعتہن وابت امہن الا لزومہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون
لرحم ام الافراخ فراخہا فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخہا ارجع بہن
حتی تضعہن من حیث اخذتہن وامہن معہن فرجع بہن رواہ ابوداود اور روایت ہی عامر تیر انداز سی کہ
کہا اوس وقت کہ تہا مین نزدیک انکی یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکی ہاتہہ مین ہے کچہہ چیز لپیٹ رکہی ہی
کملی اوسپر پہ کہا یا رسول اللہ گذرا تہا مین درختونکی پاس سنی مین اوسمین آوازین جانور نکی بچونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی اونکو اپنی کملی مین پہر
آئی بچونکی ماں پہرنی لگی میری سر پر پس کہولدیا مینی کملی بچونپرسی واسطی ماںکی یعنی تاکہ دیکہی ماں بچون کو پس آپڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینی ماں و بچون کو
چادر اپنی مین پس یہہ سب میری پاس مین فرمایا رکہدی انکو پس رکہہ دیا مینی انکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑدی ماں اونکی نی ہر چیز سوا ساتہہ رہنی کی اونکی
پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو واسطی رحم کرنی ماں بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی مجہکو ساتہہ حق کے
البتہ اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر بہ نسبت ماں بچون کی ساتہہ بچوں اپنی کی پہر لیجا اونکو یہانتک کہ رکہدی انکو جہانسی پکڑا تہا تونی
انکو حال آنکہ ماں اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کے یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد اللہ بن عمر
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم قالوا نحن المسلمون
وامراۃ تحصب بقدرہا ومعہا ابن لہا فاذا ارتفع وہج تنحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت
رسول اللہ قال نعم قالت بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال
بلی قالت ان الام لا تلقی ولدہا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیہا فقال ان اللہ لا
یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا انہونی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگوں پر پہر فرمایا کون لوگ
تم ہو پس کہا انہوں نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی لکڑیاں ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جس وقت کہ اوٹہتی لپیٹ آگ کی
دور کرتی لڑکی یعنی آگ کی گرمی سی بچا نی اوٹہا دی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کی فرمایا ہاں کہا اوس عورت
نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہاں کہا اوس عورت نی کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم
کرنیوالا اپنی بندونپر ماں سی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہ ہاں کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنی بچی کو آگ مین پس جہکا یا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی بندونکو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی کہ
کرکہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کری کہنی لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عز وجل لجبرئیل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی
علیہ فیقول جبرئیل رحمۃ اللہ علی فلان ویقولہا حملۃ العرش ویقولہا من حولہم حتی یقولہا اہل السموات السبع ثم تہبط لہ
الی الارض رواہ احمد اور روایت ہے ثوبان سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ

ادا کرنی طاعات کی پہر ہمیشہ رہتا ہی ساتہہ دشمن ڈہونڈہنیکی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈہونڈہتا ہی یہہ کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ
رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اوسپر ہی پہر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیو اور کہتی ہین یہی بات فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتے
کہ گرد اونکی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانونکی پہر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کیلیے طرف زمین کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوترتی
ہی رحمت یعنی دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوس حدیث کی ہی
کہ فرمایا حضرت نی کہ اللہ تعالی جب دوست رکہتا ہے ایک بندہ کو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکہتا ہون فلانی بندہ کو تو بہی دوست رکہہ اوسکو پہر دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل
پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانمین کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو آسمان والی پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے
قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکہتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندہ کو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکہتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن
رکہہ اوسکو پہر دشمن رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فلانیکو پس دشمن رکہو تم اوسکو پس دشمن رکہتی ہین اوسکو پہر رکہی
جاتی ہی اوسکی لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکہتی ہین اوسکو نہین ہی سبب سے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکہتی ہین اور جو کہ
ساتہہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دلونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین اس باب سے اعتبار سے ع ح **وعن** أسامة بن زيد
عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق
بالخيرات قال كلهم في الجنة رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچ تفسیر قول عزوجل کی پس بعضی اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنی کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضی اونمین سی سبقت کرنیوالی ہین نیکیونمین فرمایا
سب بہشت مین ہین نقل کی بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین **ف** اور یہی آیہ یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم
لنفسه الخ یعنی پہر دی ہمنی کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتہہ ایمان و اسلام کی اپنی بندونمین سے پس بعضی برگزیدہ بندونمین
سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسونپر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی و بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی ہی کرتی ہین اور برائی ہی اور بعضی اونمین
وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بہلائیونمین یعنی نہایت جد و جہد کرتی ہین بیچ سیکہنی علم اور کرنی عمل کی اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اورونکو
کرتی ہین اور کہا حسن بصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان
اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیونپر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب و درجات
کی اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوتی ع ح

باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اون دعاونکا کہ پڑہی وقت صبح کی و شام کی اور سونیکی **ف** صبح کہتی ہین اول روز کو آفتاب نکلنی تک اور شام وقت غروب ہونی آفتاب کی سے
تا غروب ہونی شفق کی پس دعا مین جو صبح و شام کی پڑہنی کی آئی ہین چاہیے ہی نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور چاہی بعد ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك
لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اني اسئلك من خير
هذه الليلة وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم وسوء الكبر وفتنة
الدنيا وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله وفي رواية رب اعوذ
بك من عذاب في النار وعذاب في القبر رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت

کہ شام کرتی تھی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک سب عالمین کی ملک مین واسطی الله کی اور سب تعریف واسطی الله کے اور نہین کوئی معبود مگر الله ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی ہی بادشاہت اور واسطی اوسکی ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اس رات کی اور بھلائی اوس چیز کی جو کہ اس مین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوئی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اس رات کی اور برائی اوس چیز کی جو کہ اس مین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی یعنی طاعت مین اور نہایت بڑہاپی سی کہ خلل آجاوی بعضی قوی مین اور برائی بڑہاپی کی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو سبب اونکی حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کی سی یعنی دنیا کی فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونی سی اور عذاب قبر کی سی اور جسوقت صبح کرتی حضرت کہتی یہہ بھی یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بھی پڑہتی ولیکن بجاے امسینا بدلی امسینا و امسی الملک لله کی اصبحنا و اصبح الملک لله اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ ہی کہ ای رب میری پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صبح کی وظیفہ مین بجاے اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اسطرح اللهم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجاے مونث ضمیرون کی مذکر ضمیرین پڑہی یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہی ۱۲ ع

وعن حذیفة قال کان النبي صلی الله علیه وسلم اذا اخذ مضجعه من اللیل وضع یده تحت خده ثم یقول اللهم باسمك اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد لله الذي احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور رواه البخاري ومسلم عن البراء

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تھی نبی صلی الله علیہ وسلم جسوقت کہ لیتی بچھونی پر رات کو رکہتی ہاتھہ اپنا یعنی اپنی داہنی ہتیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہنی گال کی پہر کہتی یا الٰہی ساتھہ نام تیری کی مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنی ہمارے کی یعنی بعد سلانی کی اور طرف اوسکی ہی رجوع نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی مسلم نی براء سی **ف** طرف اوسکی ہی رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیے دن قیامت کے بعضون نی تو یہ معنی کہی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نشور سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونی کی اور رخسارے کی نیچی ہاتھہ رکہکر سونی مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کی یہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادة پر ہووی ۱۲ ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اوی احدکم الی فراشه فلینفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا یدري ما خلفه علیه ثم یقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسکت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحین وفي روایة ثم لیضطجع علی شقه الایمن ثم لیقل باسمك متفق علیه وفي روایة فلینفضه بصنفة ثوبه ثلث مرات وان امسکت نفسي فاغفر لها

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہارا طرف اپنی بچھونی کی چاہیے کہ جہاڑے بچھونا اپنا ساتھہ اندر کی کونی لنگی اپنی کی یعنی جو کونہ کہ متصل بدن کے ہی اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچھی اوسکی بچھونی پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پہر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتھہ نام تیری کی ای پروردگار میری رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیری کی اور مدد تیری کی اوٹھاونگا مین اوسکو اگر قبض کری تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدی اوسکو اور اگر چھوڑی تو اوسکو یعنی پہیرے تو حیات طرف میری اور جگاوی تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوسطرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتھہ اوسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہے کہ جب سووی ایک تمہارا بچھونی پر جہاڑے بچھونا پہر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یہہ ہی پس چاہیے کہ جہاڑے بچھونی کو ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی تین بار اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجاے فارحمہا کی فاغفر لہا ہی **ف** لنگی کی اندر کی کونی سی جہاڑنی کو اسلیے فرمایا

اوپر کا کونا میلا ہو اور آمین سے اچھی طرح دہکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی سبب سوتا ہی تو حکم مردیکا رکہتا ہی کہ حق تعالی روح اوسکی قبض کر لیتا ہی بعد ازاں یا روح رکہہ چہوڑتا ہی مارڈالتا ہی یا پہر بہیج دیتا ہی جلا دیتا ہی پس عاکی کہ خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑی تو اور ماری تو بخشدی اور اگر پہر بہیجی روح کو اور زندہ رکہی محفوظ رکہہ جیسی نیک بندونکو محفوظ رکہتا ہی یعنی توفیق بہلائی کی دی اور گناہوں سی بچا اور مدد کر بہ امر من اور نیک بندی وہ ہین کہ حق تعالی کی اور بندون کی ادا کرتی ہین اور داہین کروٹ سی سونی مین حکمت یہہ ہے کہ دل بائین پہلو مین ہی پس جب داہین کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوس سے بہت استراحت او غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا نماز تہجد کی لیی اور بائین کروٹ سی سونی مین دل اپنی جگہہ ٹہیرا رہتا ہی اوس سے راحت او غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی ع م **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی برا بن عازب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی سوتی داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہتی یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینی ذات اپنی کو طرف حکم تیری کی اور متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا مینی کام اپنا طرف تیری اور لگائی مینی پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینی تجہپر اور پناہ لایا طرف تیری واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہین پناہ اور نہین نجات تیری عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تونی اور ساتہہ نبی تیری کی کہ بہیجا ہی تونی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی ای فلانی جسوقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نی پس اگر مری تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نی پہنچیگا بہلائی کو یعنی بہت بہلائی کو یا بہلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی طرف بچہونی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ کے ایسا ہی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماریکو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین ایسی کہ نہین کفایت کرنیوالا واسطی اونکی اور نہ ٹہکانا دینی والا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی ہر ذکی برائی سی یعنی ظاہر نہین کہا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہین اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیی ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہین کوچون اور بازارون اور جنگلون مین ورنہ ایذا پاتی ہین گرمی اور جاڑ مین ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ

عائشة فقال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدميه
على بطني فقال الا ادلكما على خير مما سألتما اذا اخذتما مضجعكما فسبحا ثلثا وثلثين واحمدا ثلثا وثلثين وكبرا اربعا وثلثين
فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ اسکی کہ شکایت
کریں طرف حضرت کی شدت کی کہ پاتی تہیں ہاتہ میں اپنے سبب پیسنے چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہیں حضرت کے پاس بردی پس
نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہہ روبرو عائشہ کے یعنی کہا اونسے کہ حضرت سے عرض کر دینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تہی پہر جب آئے حضرت
خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تہا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اوسی حالت میں کہ لیٹ رہے تہے ہم اپنے بچہونوں پر
پس ارادہ کیا ہمنے اوٹہنے کا پس فرمایا حضرت نے ٹہرے رہو اپنی جگہ پہر آئے حضرت اور بیٹہہ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے یہانتک کہ پائی
میں نے ٹہنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگتی تہیں یعنی بردہ وہ یہہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچہونے پر
پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **ف** حضرت جو اون دونوں صاحبوں کے درمیان میں آ بیٹہے تو یہہ سبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تہا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا ارت
فعت الکلفة اور پائی میں نے ٹہنڈک الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمہ ایک لحاف میں سوتے تہے اور حضرت علی ننگے تہے سوائے ستر کے اور کہا
جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلے ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تہے کہ بعد نمازوں کے سبحان اللہ پہلے پڑہے اور
وقت سونیکے اللہ اکبر پہلے پڑہے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ کبہی اللہ اکبر پہلے پڑہے اور کبہی پیچہے تا کہ عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہہ دلیل اور لائق
ہے اور یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور اسمیں
اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ع ح ؛ وعن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى النبي صلى الله عليه
وسلم تسأله خادما فقال الا ادلك على ما هو خير من خادم تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله اربعا وثلثين
عند كل صلوة وعند منامك رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آئیں حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ
اسکے کہ مانگیں حضرت سے خادم یعنی اور حضرت نے لیں سبب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ
پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا قوت
و نیکی دور کرتا ہے شدت محنت دن کی کو اور رنج کو ؛

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابي هريرة قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اصبح قال اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيى وبك نموت واليك المصير واذا
امسى قال اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتے کہتے یا الہی ساتہہ قدرت اور نعمت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتہہ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتہہ نام
تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے کہتے یا الہی ساتہہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے
اور ساتہہ مدد تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتہہ مدد تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنیکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نے وعنه قال قال ابو بكر قلت يا رسول الله مرني بشيء اقوله اذا اصبحت واذا امسيت قال قل اللهم عالم الغيب
والشهادة فاطر السموات والارض رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان

وشرکه

وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو
ہریرہ سے کہ کہا کہا حضرت ابو بکر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتہہ ایک چیز کی کہ کہوں مین اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کی جسوقت کہ صبح کروں مین اور جسوقت کہ
شام کروں مین فرمایا کہہ یا اللہ جاننے والے پوشیدہ و ظاہر کی پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کی اے رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہوں مین یہہ کہ نہین کوئی
معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک کروانی شیطان کیسی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے
تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہہ سونی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی **وعن** اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ
الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ
يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ روایت ہی ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سے کہتی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی بندہ کہ کہی بیچ صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی مینی اور شام کی مینی ساتہہ نام اوس اللہ کی کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکی
کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہی سننے والا اور جاننے والا کہی تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین
تین بار پڑہ لی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچی پس تہی ابان تحقیق پہنچی تہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے
والی نی کہ دیکہتا تہا طرف ابان کی یعنی از راہ تعجب کے دیکہتا تہا کہ یہہ روایت کرتی ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی اور خود بیماری فالج
مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نی کہ کیا دیکہتا ہی طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسیطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مینی تجہسی یعنی صحیح ہی ولیکن مینی نہین
پڑہی تہی یہہ دعا اوس دن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجہپر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد نی اور ابو داؤد کی روایت مین یہہ ہے لم تصبہ
فجاۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام تین بار نہین پہنچتی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کی نہین پہنچتی اوسکو بلاء ناگہانی شام
تک **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی جب شام کرتی شام کی ہمنی اور
شام کی ملک نی واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی لیے ہی بادشاہت اور اوسکی
لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بہلائی اوس چیز کی کہ بعد اس
کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ اس رات مین واقع ہو اور برائی اوس چیز کیسی کہ بعد اس رات کی واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری کاہلی سی یعنی عبادتمین اور برائی بڑہاپی کیسی یا کہہ برائی کفر کیسی اور ایک روایت مین ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی
بڑہاپی کیسی اور تکبر کیسی اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور جسوقت کہ صبح کرتی کہتی یہی یعنی ہو کہ شام میں

ہی اور روح مین بہی برکت دیتی ہی لیکن یہی برکت بدن مین سینا امسی الملک کے سینا وسے الملک بعد نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور صحیح روایت ترمذی کی یہہ ہی
ذکر کیا لفظ من سور الکہف کا وعن بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمها فيقول قولي
حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن اعلم ان الله على كل شيء قدير وان
الله قد احاط بكل شيء علما فانه من قالها حين يصبح حفظ حتى يمسي ومن قالها حين يمسي حفظ حتى يصبح رواه ابوداود اور روایت ہی بعضی
بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہلاتی اونکو پس فرماتی کہہ جسوقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اللہ کو ساتہہ تعریف اوسکی اور
نہین قوۃ یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون مین یعنی اعتقاد رکہتی ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر
ہی اور تحقیق اللہ نی گہیر لیا ہی ہر چیز کو از روی جاننی کی پس تحقیق جس شخص نی کہی یہہ کلمی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی بلاون و خطاون سی شام تک
اور جسنی کہی یہہ کلمی شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
قال حين يصبح فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون
الى قوله وكذلك تخرجون ادرك ما فاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي ادرك ما فاته في ليلته رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتہہ پاکی کی یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کے اوسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کی
اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسکی لیی ہی تعریف آسمانون اور زمین مین اور ساتہہ پاکی کی یاد کرو یا نماز پڑہو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قول
وکذلک تخرجون جسنی پڑہین یہہ آیتین صبح کو پالی اوسنی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس دن سی اوس دن مین اور جسنی پڑہین یہہ آیتین وقت شام کی پالی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے
اوس رات مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک
تخرجون یعنی نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردی سی یعنی بچی کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی مردی کو زندی سی یعنی منی اور انڈی کو آدمی اور جانور سی
اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسکی کی یعنی سر سبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکی اور اسیطرح نکالی جاوگی تم یعنی قبرونسی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی
یہہ آیت صبح کو پڑہتا ہی تو جو بہلائی اور ورد اوس دن مین فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسیطرح شام کی پڑہنی سی رات کی بہلائی اور ورد
فوت ہونیکا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نی ابن عباس سی کہ آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نی
ہان اور پڑہین یہہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سی لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نی پانچون نمازونکو اور اونکی وقتونکو ع وعن
ابي عياش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير كان له عدل رقبة من ولد اسماعيل وكتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات
وكان في حرز من الشيطان حتى يمسي وان قالها اذا امسى كان له مثل ذلك حتى يصبح فرأى رجل رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما يرى النائم فقال يا رسول الله ان ابا عياش يحدث عنك بكذا وكذا قال صدق ابو عياش
رواه ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ابی عیاش سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کی نہین کوئی معبود مگر
اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق آزاد کرنی
بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کی سی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی
دس درجی اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر سی بچانی اوسکی سی شام تک اور جسنی کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اوسکی لیی مانند اسکی صبح تک

کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک دن ہی احدیث کا کرین کہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ نے چپکی سی کہی اونسے بات پس فرمایا جس وقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سے پس کہہ سات بار پہلے اسکی کہ کلام کرے تو کسی سے یا الہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جس وقت کہے گا یہہ پھر مرے تو اوسی رات مین لکہی جاویگی تیری لیے خلاصی آگ سے اور جس وقت کہ پڑہے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے پس تحقیق اگر مرے اوس دن مین لکہی جاویگی تیری لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسألک العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عورتی وآمن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑین ان کلمات کو وقت شام کی اور صبح کی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے معافی گناہون سے اور سلامتی یعنی عیبوں سے بیچ امور دین اپنی کے اور دنیا اپنی کے اور بیچ عیال اپنی کے اور مال اپنی کے یا الہی ڈھانک عیب میرے اور امن مین رکہہ خوف کی چیزون سے یعنی دفع کر بلاؤن مجسے یا الہی محفوظ رکہہ مجکو آگی میری سے اور پیچہے میرے سے اور داہنی میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دہنس جانے سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالھا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی صبح کی ہمنے اس حال مین کہ گواہ کرتے ہین ہم تجکو اور گواہ کرتے ہین ہم اوٹہانے والون عرش تیری کو اور فرشتون تیری کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتہہ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے تیری یعنی افعال و صفات مین اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے مگر نہین کہتا کوئی یہہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوس دن مین یعنی سوائے کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کی اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوس رات مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جو بعد من قال ہے زائدہ ما نافیہ کی ہے اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور ہووے اسکا جملہ وان قالہا الخ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار رضی ہوا مین ساتھ اللہ کی رب ہونیکے اور ساتھ اسلام کی دین ہونی کے اور ساتھ محمد کی نبی ہونیکے
مگر یہ کہ ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کی یہہ کہ راضی کرے اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جاویگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے
ف یعنی دونو مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہے کہ دونون پڑھے یعنی کہے نبیا و رسولا ۃ ع **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک
رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکھتی ہاتھہ اپنا نیچی سر اپنی کی پھر
کہتی یا الہی بچا مجکو اپنی عذاب سے اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندونکو یا کہا اوٹھاویگا تو اپنی بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے
اوسکی تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد نی براء سی **ف** اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی نیچی رکھتی تہی اور روایت مین آیا
کہ رخسارہ مبارک کی نیچی رکھتی تہی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبھی سر کی نیچی رکھتی ہونگی اور کبھی رخسارہ کی نیچی جس راوی نی جو دیکھا سو روایت کیا
یا یہہ کہ کچھہ ہاتھہ سر کی نیچی ہوتا ہوا اور کچھہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض اوس چیز کا کہ دیکھا ۃ ع **وعن** حفصۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک
ثلث مرات رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حفصہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکھتی داہنا
ہاتھہ اپنا نیچی کلی اپنی کی پھر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاویگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** علی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر
ما انت اخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم والماثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ ذات بزرگی تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسما و صفات کی یا
کتابون تیری کی برائی اوس چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی جو چیز تیری قبضہ قدرت مین ہے یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الہی تو دور
کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع
دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہی تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ ابو داؤد
نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر او عدد
رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی اوسوقت کہ جاوے اپنی بچھونی پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ
نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہوویں
مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ
زبر اور زیر لام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سے یہہ ہی کہ اگر بہت سے گناہ ہونگی
تو بھی بخشی جاوینگی ۃ ع **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یاخذ

مضجعہ

مَضْجَعَهُ یَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا یَقْرَبُهٗ شَیْءٌ یُّؤْذِیْهِ حَتّٰی یَهُبَّ مَتٰی هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لیوی خواب گاہ اپنی ساتھ پڑہنی کسی سورۃ کی کتاب
اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو کہ نگہبانی کری اوسکی شر کرنی والی چیزون سی پس نہین نزدیک ہوتی
اوسکی کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جسوقت جاگی یعنی بعد دیر کی خواہ جلدی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** روایت ہی انس سے بطریق مرفوع
کی کہ جب کہی تو پہلو اپنا بچہونی پر اور پڑہی تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن مین ہیگا تو ہر چیز سی سوا موت کی ؎ **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ
اَلَا وَهُمَا یَسِیْرٌ وَّمَنْ یَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّیُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُهَا بِیَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِی الْمِیْزَانِ
وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ یُسَبِّحُهٗ وَیُكَبِّرُهٗ وَیَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّكُمْ یَعْمَلُ فِی
الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ اَلْفَیْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَیِّئَةٍ قَالُوْا وَكَیْفَ لَا نُحْصِیْهَا قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَكُمُ الشَّیْطٰنُ وَهُوَ فِیْ صَلٰوتِهٖ　(لا تحصیها)
فَیَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰی یَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَیَاْتِیْهِ فِیْ مَضْجَعِهٖ
فَلَا یَزَالُ یُنَوِّمُهٗ حَتّٰی یَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ
اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا یُحَافِظُ عَلَیْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِیْ رِوَایَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ
وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ وَیُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ
وَیُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَفِیْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین یعنی نجات پانی والونکی ساتھ داخل ہوگا
خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی ایسی کہ دشوار نہین کرنا اونکا اور بہت آسان کری اللہ اوسپر اور عمل کرنی والی اونپر کم ہین یعنی مداومت
کرنی والی اونپر نادر ہین بسبب ہونی توفیق کی ایک چیز تو یہہ ہی کہ ساتھ پاکی کی یاد کری اللہ کو یعنی سبحان اللہ کہی ہر نماز فرض کی دس بار اور
کری خدا کی یعنی الحمد للہ کہی دس بار اور اللہ اکبر کہی دس بار کہا ابن عمرو نی پس دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گنتی تہی ان تسبیحات کو اپنی
ہاتھہ سی یعنی اونگلیون پر فرمایا حضرت نی پس یہہ ڈیڑہ سو ہین یعنی بابت پانچون نمازون کی زبان پر اور ڈیڑہ ہزار ہین میزان مین یعنی میزان اعمال مین
بحساب اسکی کہ ہر نیکی دس برابر لکہی جاتی ہی اور دوسری چیز یہہ ہی کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی تسبیح کری اللہ کو اور تکبیر کہی اوسکو اور حمد کری اوسکو
سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین میزان
اعمال مین پس کون تم مین سی کرتا ہوگا دن رات مین اڑہائی ہزار برائیان عرض کیا صحابہ نی کہ کسطرح نہ محافظت کرینگی ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہی
ایک تمہاری کی پاس شیطان اوسحالمین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہی پہر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال غیر
سی یا کچہہ کہ متعلق ساتہہ نماز کی نہین اگرچہ امور آخرت سی ہو یہانتک کہ نماز پڑہ کر پہرتا ہی پس شاید کہ وہ نہ کری یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان
بیچ خوابگاہ اوسکی کی پس ہمیشہ رہتا ہی سلاتا ہی اوسکو یہانتک کہ سو جاتا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور بیچ روایت ابو داود کی خلتان
ہی بعضی لفظون مین اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت نی دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین یا وکو شک ہوا ہی کہ دو لفظ فرمایا یہہ یعنی دونون کی ایک معنی ہین

یعنی دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجای لا یحصیہما خلتان لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہی اور یہ لفظ حصن حصین کی ہے روایت ابو داود
کی ہیں قول وتلک والف وخمسمائۃ فی المیزان کی اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہی چونتیس بار جسوقت کہ آدمی اپنی خوابگاہ میں جاوے اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح
کرے تینتیس بار اور اکثر نسخوں میں مصابیح کی میں عبد اللہ بن عمر ہی یعنی یہہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ حدیث
نقل کی اور مصابیح کی اکثر نسخوں میں عبد اللہ بن عمر ہی ہی **ف** پس کون تم میں سے الخ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام میں ایک طرح کا انکار ہی
یعنی جب محافظت کی دونوں چیزوں پر اور حاصل ہوئیں اڑھائی ہزار نیکیاں دن رات میں تو معاف کی جاتی ہیں اوس سے بدلے ہر نیکی کی برائی جیسا
کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان الحسنات یذہبن السیئات پس کون تم میں سے کرتا ہی برائیاں زیادہ ان نیکیوں سے دن رات میں کہ نہوں معاف اونسے پس کیا ہی
تمکو کہ نہ محافظت کرو اونپر حاصل یہہ کہ نیکیاں بہت ہوتی ہیں برائیوں سے اونسے گناہ جھڑ جاتے ہیں بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کے درجے بلند
ہوتے ہیں تمہیں چاہیے کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیوں نہ محافظت کرینگے ہم اونپر گویا اونہوں نے بعید
جانا انکی ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز میں یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر کرنے
تسبیح نماز کی اور سلام کہتا ہی اسیطرح غافل کر کر ذکر سے **وعن عبد اللہ بن غنام** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قال حین یصبح اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک
فلک الحمد ولک الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذلک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ رواہ ابو داود
اور روایت ہے عبد اللہ بن غنام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کی یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح میں نعمت
سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو خلق تیری سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہیں شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی لیے تعریف
ہی اور تیری ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دنکا اور جو کوئی کہے مانند اسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا
شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہے تو لفظ امسی کہے بجائے اصبح کی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے
پروردگار میرے نعمتیں تیری میرے پاس بہت ہیں شکر اونکا کیونکر ادا کروں حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں سب میری
ہی طرف سے ہیں تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ۱۲ ع ح **وعن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول
اذا اوی الی فراشہ اللہم رب السموات ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التورٰۃ والانجیل
والقرآن اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک
شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین
واغننی من الفقر رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ ورواہ مسلم
مع اختلاف یسیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب اپنے طرف بچھونے اپنے کے یا الہی اے پروردگار
آسمانوں کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کی اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کی یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالنے
والے اور اتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی ہر بری کسی کے تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی تیرے
قبضہ قدرت میں ہے تو ہی ہی پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کی پس نہیں پہلے تجہسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہیں پیچھے تیرے کوئی چیز
اور تو ہی ظاہر ہی باعتبار افعال صفات کی پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کی کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تر تجہسے اور تو ہی پوشیدہ

یعنے باعتبار ذات کی پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجہسی ادا کر مجہسی دین یعنی حقوق اللہ تعالی کی اور بندونکی اور غنی کر مجکو فقر سی یعنی محتاج ہونی
سی طرف مخلوق کی یا دلکی محتاجگی سی نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ساتہہ تہوڑی سی اختلاف کی **ف** سب آتی طرف
بچہونی اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہی یہہ دعا لیٹ کر **ع وعن** اَبِی الْاَزْہَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ
وَفُکَّ رِہَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ
جاتی خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتی ساتہہ نام اللہ تعالی کی سوتا ہون مین کہی مین نے کروٹ اپنی واسطی اسکی یاالہی بخش میری لیے گناہ میری اور دور
کر شیطان میرےکو اور چہڑا گروی میرےکو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد گروی سی
نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرےکو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سے یعنی گناہ میری بخشدی **ع وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ
فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب
تعریف ہی خدا کی لیے جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنی کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور
کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ
کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کے لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سے
یعنے اون چیزونسی کہ باعث عذاب دوزخکی ہین نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ
فَقُلِ اللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ
خَلْقِکَ کُلِّہِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْہُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ ابْنُ ظُہَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَہْلِ الْحَدِیْثِ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا مین رات کو سبب بیخوابی
کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس کہہ یاالہی پروردگار ساتون آسمانونکی اور اوس چیز کی کہ سایہ کیے
ہوئی ہین آسمان اوسپر اور ای پروردگار زمینونکی اور اوس چیز کی کہ اوٹہا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانونکی اور اونکی
کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن و انس ہو تو میری لیے پناہ دینی والا برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سے کہ زیادتی کری جپر کوئی مین یا ظلم
کری غالب ہے پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چہوڑدی ہی حدیث اسکی بعضی اہل حدیث نی **ف** حکم ساتہہ زبر ح اور کاف کی
ہی اور اصل نسخہ سید مین حکیم ساتہہ زیر کی ہی اور حاشیہ پر لکہا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن
ابی شیبہ نی مصنف مین اور اس روایت مین بجای جمیعا کے جمیعا ہی اور بجای یبغی کے یطغی ہی اور بجای جل ثناؤک آخر تک کے وتبارک اسمک پس سے الفاظ زیادہ ہین

ہوتی ہی یہہ دعا اوسمین ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العلمین اللہم انی اسألک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ
ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک رواہ ابوداؤد
روایت ہی ابی مالک سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی
ملک نے خالص واسطے خدا کی پروردگار عالمون کا یا الہی تحقیق میں مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسدنکی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی
اسدن میں مدد میری کر کہ نفس و شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم و عمل کی ہو اسمین اور برکت اسکی یعنی اسدن میں
رزق حلال طیب ہاتہہ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل و اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون میں تجہسے برائی اوس چیز کی سے کہ اسدن میں ہے اور برائی اوس چیز
کی سے کہ پیچہے اسکی ہی پہر جسوقت شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہے تو بجای اصبحنا واصبح الملک کے
امسینا وامسی الملک پڑہے اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذا اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرین پڑہے یعنی ہ کی جگہہ ہا ع **وعن**
عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال قلت لابی یا ابت اسمعک تقول کل غداۃ اللہم عافنی فی بدنی اللہم عافنی فی سمعی
اللہم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تکررھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال یا بنی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھن فانا احب ان استن بسنتہ رواہ ابوداؤد روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہا کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے
کہ اے باپ میرے سنا میں تمکو کہتے ہو ہر صبح یا الہی عافیت دے مجھکو بدن میں میرے یا الہی عافیت دے مجھکو شنوائی میں میری یا الہی عافیت دے مجھکو بینائی
میں میری نہیں کوئی معبود مگر تو کرر پڑہتے ہو اوسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا اے بیٹے میرے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تہے ساتہہ ان کلمونکی پس میں دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف**
اسمین اشارہ ہی یہہ کہ دعا اور اوراد اور اعمال خیر کی کرنے میں منظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اونکی کا ہو نہ جزا اعمال و قبولیت دعا
ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ
والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنھار وما سکن فیھما للہ اللہم اجعل اول ھذا النھار صلاحا واوسطہ
نجاحا واخرہ فلاحا یا ارحم الرحمین ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے خدا کی اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی
ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کی لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین رات میں اور دن میں سب اللہ ہی کی لیے
ہین اور مخلوق و ملک اوسکی ہین یا الہی کر اول اسدنکا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکیکو سبب برآمد حاجات کا اور آخر
اوسکیکو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار میں ساتہہ روایت ابن سنی کی **ف** ختم کیا
حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الرحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین
ابی امامہ سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہے اوسپر کہ کہتا ہے یا ارحم الرحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ
کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجہپر پس مانگ ع **وعن** عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
اصبح اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملۃ ابینا ابرھیم حنیفا وما کان

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزا سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی بسوقت صبح کرنی
صبح کی ہمنی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنی ابراہیم
کی کہ دین باطل سی بیزار ہوکر متوجہ تہی دین حق پر اور نہ تہی ابراہیم مشرکونسی نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی **ف** اوپر دین نبی اپنی کی اگرچہ ظاہر امر
لفظ کا تہی کہ حضرت مبعوث تہی طرف خلق کی اور طرف اپنی ہی یا تعلیم امت کی لیئی فرمایا ع ح ح

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہی بیچ دعاؤن متفرق کی بیچ وقتون وقتون مختلف کی **ف** جو اذکار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حالمین
وارد ہوئی ہین مسنون ہی ہر کسیکو بجا لانا اونکا اگرچہ ایکبار ہو واسطی اتباع حضرت کی ع ح

الفصل الاول

فصل ہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ
اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کری صحبت کرنیکا بیوی
اپنی سی یا لونڈی اپنی سی کہی مدد چاہتی ہین ہم ساتھ نام اللہ کی یا الہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس اولاد سی کہ نصیب کری
تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوی درمیان مرد و عورت کی فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہہ پڑھتی ہین اور فرزند اونکی شیطان کی تصرف سی محفوظ نہین رہتی جواب یہہ ہے کہ ضرر نہ کرنی سی مراد
یہہ ہے کہ شیطان اوسی کافر نہین کرسکتا پس اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی فرزند کی بسبب برکت ذکر اللہ کی اوسوقت یا معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین
پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب و صرع یعنی ہاتھ پانوں ٹیڑہی کر دینی کی اور مانند اونکی اور کہا جوزی نی کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکی دین پر اور نہین
ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کی حق مین بنسبت غیر اوسکی اور بعضون نی کہا مراد ضرر نہ پہنچانی سی یہہ ہے کہ شیطان اوسکی اونگلی رو رسی نہین مارتا ع

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی نزدیک شدت فکر و غم کی نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی کہ بزرگ ہی بردبار نہین
کوئی معبود سوای اللہ کی پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش
بڑی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا برا کہا دو شخصون نی
آپسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم نزدیک حضرت کی بیٹھی ہوئی تہی اور ایک اونمین سی بہت برا کہتا تہا دوسرے کو غصہ مین بہرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا
تہا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہی اوسکو البتہ جاتا رہی اوس سے وہ غضب پاتا ہی وہ یہہ پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی پس کہا صحابہ نی اوس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنی
کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو بُرا نہیں کرتا کہتی ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہی اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتہہ شریعت کی نہیں تہا اور سمجہہ دین میں نہیں کہتا تہا پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہہ نہ سمجہا کہ غصہ بہی شیطان کے بہکانی سی ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو یا جُو گنوار وحشی ہو ع ۞ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیئے کہ تحقیق وہ دیکہتی ہین فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ اونگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندہ ہوئی سی اسلیئے کہ تحقیق وہ دیکہتا ہی شیطان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ امین کہی اور بخشش چاہی تمہارے لیئے اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیئے کہ وہ شیطان کو دیکہکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکو نکی آنیکی وقت رحمت اور برکت اوترتی ہی پس مستحب ہی اوسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اسپہ کہ نازل ہوتا ہی غضب وعذاب کافرون پر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنی کفار کی بخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو شر انکی سی ع ۞ **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِهٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِیْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہو چکتی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی کہتی اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتی یہہ ایت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت کہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ پہرنی والی ہین یا الہی تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور تقوی اور عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سی یعنی قبول کری اوسکو یا الہی آسان کر ہمپہ سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطی ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الہی تو ہی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی یعنی بسبب نقصان دیکہنی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اوس سی پناہ مانگتا ہون اور بری پہرنی کیسی مالمین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سی بہی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاون اور جسوقت کہ پہرتی حضرت سفر سی کہتی یہہ الفاظ اور زیادہ کرتی اونمین ہم پہرنی والی ہین یعنی سفر سی ساتہہ سلامتی کی طرف وطنون اپنی کی توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی ہین پروردگار اپنی کی بہی تعریف کرنی والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پناہ مانگتی محنت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سے پیچہی زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مال مین اور بد دعا مظلوم کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پناہ مانگنی بد دعا مظلوم کیسی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم سی کہ ظلم کر نہین لیسی پر مظلوم بد دعا نکری مجہپر ع ۞ **وعن** خَوْلَةَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی خولہ بنت حکیم کبسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پہر کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین یعنی اسماء وصفات پاک ہین اوسکی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کری اوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینی ایک بچہو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی تونی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی ضرر پہنچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کی بہی پڑہنا اسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزونسی اور معقل بن یسار صحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لیی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ع فی المرقات و شرح الحصن

وعنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت ہوتی سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتہہ خوبی نعمت اوسکی کی ہمارے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتی ہین ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتہہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سی تین تکبیرون پہر کہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیی ہی ملک اور اوسیکی لیی ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہین یعنی طرف وطن کی توبہ کرنی والی ہین عبادت کرنی والی ہین یعنی اللہ کو سجدہ کرنی والی ہین یعنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی دین کا اور مدد کرنی اپنی بندی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ۱۲ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن جنگ احزاب کی مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنی والی کتاب کی جلدی کرنی والی حساب کی یعنی دن قیامت کی آدہی دن مین سب سی حساب لی لیگا یا الہی شکست دی گروہ کافرونکو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلا دی اونکو یعنی ثابت نرکہہ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ٭

وعن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي فقربنا اليه طعاما ووطبة فاكل منها ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع السبابة والوسطى وفي رواية فجعل يلقي النوى على ظهر اصبعيه السبابة والوسطى ثم اتي بشراب فشربه فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہایا آپ نے اوسمین سی پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹہلی درمیان دونو اونگلیون اپنی کی اور اکٹہی کرتی اونگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹہلی اوپر پیٹہہ دونون اونگلیون اپنی کی اونگلی شہادت کی اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میری نی اسحال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سے میری لیے پس کہا حضرت نی یا الٰہی برکت دی انکی لیے بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی تو نی انکو اور بخش واسطی انکی اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہی روایت مین تو آیا کہ گٹہلیان ڈالتی تہی درمیان دونون اونگلیون کی اور دوسری مین یہہ کہ دونون اونگلیون کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبہی اسطرح اور اونگلیون کی پیٹہہ پر کبہی ڈالتی تہی کہ تا یہہ کا اندر کا رخ بہری نہین ستہرائی اندر کی دلی ہی باہر کی ستہرائی سی اور اونگلیونسی مراد یا مین ہاتہہ کے اونگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمانکی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع اور خاطرداری کی اور اسیطرح سنت ہی دروازہ تک مہمانکی ساتہہ جانا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی والیکی لیے یہہ کہ طلب دعا کی کری مہمانسی اور سنت ہے مہمانکی لیے یہہ کہ دعا کری ضیافت کرنی والیکی لیے ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری عن طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال قال اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی چاند کہتی الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتہہ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکہتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینی مین ہم با امن و با ایمان و باسلامت سب آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کرکر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی یہہ امین دینی نکالا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب سمجہتی ہین ۱۲

وعن عمر بن الخطاب وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل راى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا الا لم يصبه ذلك البلاء كائنا ما كان رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذي هذا حديث غريب وعمرو بن دينار الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکہی کسی مبتلا بلا کو پہر کہی تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگونسی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کے یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ہی **ف** حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلا بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو یا نہ

برص اور جذام اور اندہی ہونیکی اور سوائے اونکی اور خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند اونکی اور خواہ بلائے دینی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت
اور کفر اور مانند اونکی غرضکہ ہر طرحکی مبتلائے بلا کو دیکھہ کر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکھاہی علمانی کہ جو کوئی مبتلا بیمار کو دیکھی تو چپکی سی یہہ دعا پڑہی تا
وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر پڑہے تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو ہی دیکھکر چپکی پڑہی
ع ؛ **وعن** عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه
الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة وبنى له بيتا في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي
هذا حديث غريب وفي شرح السنة من قال في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق
اور روایت ہی عمر رضی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا
اوسکے لیے ہی بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسکی ہاتہہ ہی بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اوسکی لیے
دس ہزار لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیے دس لاکہہ درجے اور بناتا ہی اوسکی لیے گہر بہشت مین نقل
کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ مین بدلے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ کو بیچ بازار
جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوسمین **ف** سبب اتنے ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور بیہودی
قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانونکی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ؛ ع **وعن** معاذ بن جبل قال
سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم اني اسئلك تمام النعمة فقال اي شيء تمام النعمة قال دعوة
ارجو بها خيرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال
قد استجيب لك فسل وسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم اني اسئلك الصبر فقال
سألت الله البلاء فسله العافية رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا
مانگتا ہی کہتا ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی پوری نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی یہہ دعا ہی کہ امید رکہتا
ہون ساتہہ اوسکی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای
صاحب بزرگی اور بخشش کی پہر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل سری حدیث کا یہہ ہے کہ وہ شخص نعمت
دنیا کو نعمت پوری سمجہہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگتا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہے اور نجات پانا دوزخ
سی اور مانگی تو نی بلا یعنی ایسی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سی بچا رکہی کہ بلا ہر چیز ہی نہ مانگنی چاہیی اور اگر بلا نازل ہو
صبر کری ؛ ع ؛ ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا فكثر فيه لغطه فقال
قبل ان يقوم سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك الا غفر له ما كان في مجلسه
ذلك رواه الترمذي والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ
اور بہت ہون اوسمین بیفائدہ باتین پہر کہی پہلی اوٹہنی سی پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ

نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشتا ہے واسطے اوسکی جو کچھ ہوا اوس مجلس میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی
نے دعوات کبیر میں **ف** لغط سے مراد بیہودہ کلام ہے کہ جس سے گنہ گار ہووے اور بعضوں نے کہا لغط کی معنی میں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے
ہیں یعنی اس دعا کی پڑہنی سے جو اوس مجلس میں گناہ بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی پڑہنی سے ہمارا دیتا ہے شرع **وعن**
علیؓ انہ اُتی بدابۃ لیرکبہا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ
ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر
ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر
المؤمنین قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت
یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفرلی ذنوبی یقول اللہ یعلم
انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے حضرت علیؓ
سے کہ حاضر کیا اونکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوس پر جبکہ رکہا اپنا پانوں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکہنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑہے اوسکی پیٹھ
پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوسکا جسنے نعمتوں سواری کی اور سواے اوسکی پہر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تہے ہم واسطے اوسکے طاقت رکہنے والے
اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ پہر نے والے ہیں پہر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی نفس پر بخشش کر واسطے
میرے پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سواے تیرے پہر ہنسے حضرت علیؓ کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المؤمنین کہا دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ کیا جیسا کہ میں نے پہر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تیرا پروردگار البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار
میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سواے میرے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے
ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرت کی ہنسے شرع **وعن** ابن عمر قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم
استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی وابوداؤد وابن
ماجۃ وفی روایتہما لم یذکر واخر عملک اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے ہاتہہ اوسکا پس نہ چہوڑتے ہاتہہ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چہوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہاتہہ کو یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کی تہا اور فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہوں حفاظت دین امانت
تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے وخواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالیٰ کے
کئے مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تہا نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی نہیں ذکر کیا گیا لفظ واخر عملک
ف مراد امانت سے اموال ہیں کہ لین دین کرتا ہے ساتہہ اونکی لوگوں سے اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں کہ گہر میں چہوڑ چلا **وعن**
عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم و
امانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے
رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہارے اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وعن** انس قال جاء رجل

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي
قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون
سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اوسکی ساتھہ میری سفر مین مانند توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری لضیب کری کہ توشہ
راہ آخرة کا ہی کہا اوسنی زیادہ دعا کرو میری لیی فرمایا او بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور مان میری فرمایا او
آسان کری تیری لیی او توفیق دی تجکو بہلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ
فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نی کہا
یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایی فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹہہ پہیرے
اوس شخص نے کہا حضرت نی یا الہی لپیٹ اسکی لیی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کردینی مسافة درازکی اور آسان کر اوسپہ سفر یعنی
اسباب سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک و گناہ کو اور شبہہ کی چیزونکو اور ان چیزونکو
کہ زیادہ ہین حاجت سے او خطرہ سوای اللہ کو او غیر خدا پر اعتماد کرنیکو ۱ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ
وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ
وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پہر آتی
رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہی مثل
خسف وغیرہ کی اور برائی اوس چیز کی کہ تجمین ہی یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین مین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اس سے ہی پناہ مانگتا ہون اور برائی اوس چیز
سی کہ پیدا کی گئی تجمین یعنی زہریلی جانور اور اور چیزین ہلاک کرنی والین اور برائی اوس چیز کی سی کہ چلتی پہرتی ہین تجپہ یعنی حشرات الارض او جیوانات
کہ ضرر پہنچاتی ہین او پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیر سی او کالی سانپ سے او ہر طرح کی سانپ سے او بچہو سی او برائی رہنی والون شہر کی یعنی
آدمیونکی برائی سی او بعضون نی کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین رہتے ہین او برائی جنی والی کی سی اور اوس چیز کی سی کہ جنا یعنی شیطان سی
اور اولاد اوسکی سی یا ہر جنی والیکی شر سی او اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الہی تو ہی عمدہ علیہ میرا یعنی تجہی پر بہروسا ہی مجہی ہر امر مین او مددگار میرا ساتہہ قوت تیری کی
حیلہ کرتا ہون مین واسطی دفع کرنی مکر کفار کی اور ساتہہ قوة تیری کی حملہ کرتا ہون دشمنان دین پر اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون یعنی دشمنان دین سی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ
وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی
یا الہی تحقیق ہم کرتی ہین تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہین تجہی سے یہہ کہ دفع کر تو شر انکی ہمسی اور حائل ہو درمیان ہمارا اور درمیان انکی او پناہ مانگتی ہین ہم

ساتھہ تیری برائی اوسکی سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** حصن حصین مین لکھا ہی کہ جو کوئی ڈری دشمن سے یا اور کسی سے تو پڑہنا لایلاف قریش کا امان ہی ہر بلا سی یہہ عمل مجرب ہے ۱۲ ع **وعن** امِ سلمۃَ اَنَّ النبیَّ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ کانَ اِذا خرجَ من بیتہِ قالَ بِسمِ اللہِ توکّلتُ علی اللہِ اللّٰھمَّ اِنّا نعوذُ بِکَ مِن اَن نزِلَّ اَو نضِلَّ اَو نظلِمَ اَو نُظلَمَ اَو نجھلَ اَو یُجھَلَ علینا رواہُ احمدُ والترمذیُّ والنسائیُّ وقالَ الترمذیُّ ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ وفی روایۃِ ابی داودَ وابنِ ماجۃَ قالت امُّ سلمۃَ ما خرجَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ من بیتی قطُّ اِلّا رفعَ طرفَہُ اِلی السماءِ فقالَ اللّٰھمَّ اِنّی اعوذُ بِکَ اَن اَضِلَّ اَو اُضَلَّ اَو اَظلِمَ اَو اُظلَمَ اَو اَجھلَ اَو یُجھَلَ علیَّ　اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھہ تیری اس سے کہ پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہو وین ہم یعنی قصد اگناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہم پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداود اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبہی مگر کہ اوٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پہر کہا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ گمراہ ہوؤنین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کردی مجہی یا ظلم کروںنین یا ظلم کیا جاؤنین یا جہل کروںنین یا جہل کیا جاؤے مجہپر **وعن** انسٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ اِذا خرجَ الرجلُ من بیتہِ فقالَ بِسمِ اللہِ توکّلتُ علی اللہِ لا حولَ ولا قوّۃَ اِلّا بِاللہِ یقالُ لہُ حینئذٍ ھُدیتَ وکُفیتَ ووُقیتَ فیتنحّی لہُ الشیطانُ ویقولُ شیطانٌ اٰخرُ کیفَ لکَ بِرجلٍ قد ھُدیَ وکُفیَ ووُقیَ رواہُ ابوداودَ وروی الترمذیُّ الی قولِہِ لہُ الشیطانُ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنی گہر سی پہر کہی نکلتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر نہین پہرنا گناہ سی مگر ساتھہ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی اوسکی لیی اوسوقت یعنی ندا کرتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ای بندہ اللہ کی راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب ابلیسی پس کنارہ ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکہ میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب ابلیسی نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی ترمذی نی لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہے حضرت عثمان رضی سی کہ وہ نقل کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اپنی کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو جسوقت کہ تنگ ہوا وسپر امر معیشت کا پڑہنی اس دعا کی سی سوقت کہ نکلی گہر سی بِسمِ اللہِ علی نفسی ومالی ودینی اللّٰھمَّ رضّنی بِقضائکَ وبارِک لی فیما قُدّرَ لی حتّی لا احبَّ تعجیلَ ما اخّرتَ ولا تاخیرَ ما عجّلتَ　یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہے ۱۲ اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اللّٰھمَّ اِنّی اسئلُکَ بِحقِّ ممشای ھذا فاِنّی لم اخرُج اشَرًا ولا بطرًا ولا ریاءً ولا سُمعۃً وخرجتُ اتّقاءَ سخطِکَ وابتغاءَ مرضاتِکَ فاسئلُکَ اَن تُعیذَنی من النارِ واَن تغفِرَ لی ذُنوبی فاِنّہُ لا یغفِرُ الذُنوبَ اِلّا انتَ　متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر بذات خود اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیی ستر ہزار فرشتی **ف** راہ راست دکہایا گیا یعنی تونی جو نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لاحول پڑہی یعنی اپنی کو عاجز جانا تو راہ ست پائی تونی ایسی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین ہے اور اپنی کام سپرد اوسکی کری **بیت** کار خود با خدا باز گذار تا کت نی ہیم از این ہیم کارخ ۱۲ **وعن** ابی مالکٍ الاشعریِّ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ اِذا ولجَ الرجلُ بیتَہُ فلیقُلِ اللّٰھمَّ اِنّی اسئلُکَ خیرَ المولجِ وخیرَ المخرجِ بِسمِ اللہِ ولجنا وعلی اللہِ ربِّنا توکّلنا ثمَّ لیُسلِّم علی اھلِہِ رواہُ ابوداودَ　اور روایت ہے

ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی داخل
ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کی ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام و علیک
کرے اپنے اہل پر نقل کیے یہہ ابو داؤد نے **ف** حصن حصین میں ہے یہہ دعا ابو داؤد ہی سے نقل کی گئی ہے اور اس میں بعد لفظ و لجنا کی و بسم اللہ خرجنا ہے
ہے پھر ابو داؤد میں جو دیکھا تو اس میں ہے یہہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوۃ کا یا کاتب کا اس جملہ کو لکھنا بھول گئی ہونگی اور پھر سلام علیک کرے
لکھا ہے علمانے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کی کہ وہاں ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ح با مولف
وعن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارك الله لك وبارك علیكما
وجمع بینكما فی خیر رواه احمد والترمذی وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو
یعنے ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالی واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوکو یعنی میاں بیوکو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق
اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کی یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک سے آپس میں رہو اور اولاد
نیک ہو نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه و
سلم قال اذا تزوج احدكم امرأة او اشتری خادما فلیقل اللهم انی اسئلك خیرها وخیر ما جبلتها علیه واعوذ بك من شرها
وشر ما جبلتها علیه واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروة سنامه ولیقل مثل ذلك وفی روایة فی المرأة
والخادم ثم لیاخذ بناصیتها ولیدع بالبركة رواه ابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اونے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے بھلائی
اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی
سے اور برائی اوس چیز کیسے کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی اور
کہے مانند اسکی یعنی دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردے کی یون آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کی
اور دعا کرے ساتھ برکت کی نقل کیے یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے
اور لکھا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے ۱۲ ع **وعن** ابی بكرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
دعوات المكروب اللهم رحمتك ارجو فلا تكلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی كله لا اله الا انت رواه ابو داود
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار
ہوں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک لحظہ یعنی ایسی کہ وہ دشمن برا ہے اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے
لیے کام میرے سب نہیں کوئی معبود سواے تیرے نقل کیے یہہ ابو داود نے **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رجل هموم لزمتنی ودیون
یا رسول الله قال افلا اعلمك كلاما اذا قلته اذهب الله همك وقضی عنك دینك قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت
واذا امسیت اللهم انی اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من البخل والجبن
واعوذ بك من غلبة الدین وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همی وقضی عنی دینی رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکرین لگی ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو ایک کلام
کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کری اللہ فکر تیری اور ادا کری تجسی دین تیرا کہا کہا مین نی مقرر بتلائی فرمایا کہہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے کہ
الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فکر و غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری بخیلی سی اور
نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کی سی کہا اوس شخص نے پس کہا مین نی یہہ پس دور کیی اللہ
نی فکر میری اور ادا کیا ذمہ سی میری دین میرا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** کہا مین نی مقرر بتلائی کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائی اسلیی کہ ابو سعید
نی نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا ہی کہ یہہ نہین منع مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی اور
کہا جاوے کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا ابو سعید نی کہ کہا واسطی میرے اوس شخص نے کہ کہا مین نی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر تو عاجزی سی یعنی ادای طاعات
و عبادات سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہونا اور سستی بنا ہی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادای زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پہیرے سائل کو
اور ترک کری ضیافت مہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب اوسکیکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکہاوے اور بتاوی نہین اور
ترک کری درود کو وقت سننی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی سی مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کی کافرونسی مورکر مقابلہ نکر سکی اور اسمین داخل ہی نہ جرات
کرنی وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کی **وعن علیٍّ** انّہ جاءہ مکاتب فقال انّی
عجزت عن کتابتی فاعنّی قال الا اعلّمک کلمات علّمنیہنّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لو کان علیک
مثل جبل کبیر دیناً ادّاہ اللہ عنک قل اللّٰہمّ اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمّن سواک رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ آیا اونکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور
اور میرے پاس مال نہین ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکہلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تجپر
مانند پہاڑ بڑیکی قرض ادا کری اوسکو اللہ تعالیٰ تیری ذمی سی کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنی کی حرام اپنی سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ سبب اوسکی حرام
سی بی پرواہ ہون اور بی پرواہ کر مجکو ساتھ فضل اپنی کی اوس شخص سے کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اوس
غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکہوا لی کہ جب تو اتنی روپیہ ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام مکاتب نی
اپنی ذمی پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا ع **وسنذکر** حدیث جابر اذا سمعتم نباح الکلاب
فی باب تغطیۃ الاوانی ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ
تعالیٰ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان اذا جلس
مجلساً او صلّی تکلّم بکلمات فسألتہ عن الکلمات فقال ان تکلّم بخیر کان طابعاً علیہنّ
الٰی یوم القیٰمۃ وان تکلّم بشرٍّ کان کفّارۃً لہ سبحانک اللّٰہمّ وبحمدک لا الٰہ الّا انت
استغفرک واتوب الیک رواہ النسائی روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہ کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی ایک جگہہ یا نماز پڑہتی پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا
مین نی اونسی یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوی نیک یعنی پہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ
رہیگا ثواب اوسکا ضایع نہین ہوگا اور اگر کلام کیا جاوی برا یعنی پہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوی ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسکی وہ کلمی یہہ ہین

پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتی ہوں تیری ساتھ تعریف تیری کی نہیں کوئی معبود سوائے تیری بخشش چاہتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل
کی یہہ نسائی نی **وعن** قتادة بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى الهلال قال هلال خير ورشد
هلال خير ورشد هلال خير ورشد امنت بالذي خلقك ثلث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب
بشهر كذا وجاء بشهر كذا رواه ابوداود اور روایت ہی قتادہ سے پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تھی جبکہ دیکھتی ماہ کو کہتی چاند ہی بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بھلائی اور ہدایت کا چاند ہی بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اوس
ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند یہہ ہی تین بار کہتی پھر کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینی کو اور لایا اس مہینی کو یعنی ماہ گذشتہ
اور آئندہ کا نام لیتی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہتی یعنی بعد کہنی اللہ اکبر کی یہہ کہتی ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہی حدیث ابن
عمر کیسی اور چاند ہی بھلائی اور ہدایت کا یہہ معنی دعا کی ہی یعنی اس چاند میں بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کے **وعن**
ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كثر همه فليقل اللهم اني عبدك وابن عبدك وابن
امتك وفي قبضتك ناصيتي بيدك ماض في حكمك عدل في قضائك اسالك بكل اسم هو لك سميت به نفسك او
انزلته في كتابك او علمته احدا من خلقك او استأثرت به في مكنون الغيب عندك ان تجعل القران ربيع قلبي
وجلاء همي وغمي ما قالها عبد قط الا اذهب الله غمه وابدله به فرحا رواه رزين اور روایت ہی ابن
مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ
تیری کا اور بیٹا ہوں لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ میں ہوں یعنی تیری ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میری کی تیری ہاتھہ میں ہیں یعنی نہیں ہی کچھ
اور قوۃ مگر ساتھہ مدد تیری کی جاری ہی میری حق میں حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہیں جو کچھ اور جاہی ویسا ہو عدل ہی میری امر میں
قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھسی ساتھہ وسیلہ ہر نام کی کہ واسطی تیری ہی نام رکھا تونی ساتھہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی میں یا
سکھایا تونی وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنی کی کتاب میں یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی
اطلاع نہیں سوائے تیری یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکھوں میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لی جانی والا اندیشہ اور غم میری کا نہیں
کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا اور بدلا دیتا ہی عوض غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نی **وعن** جابر قال كنا اذا صعدنا
كبرنا واذا نزلنا سبحنا رواه البخاري اور روایت ہی جابر سی کہا تھی ہم جب چڑہتی یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتی
جب اوترتی سبحان اللہ کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كربه امر يقول
يا حي يا قيوم برحمتك استغيث رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس بمحفوظ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتی ای زندہ ای قایم رکھنی والی یعنی مخلوق کی ساتھہ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نی ابن مسعود سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نی حضرت علی سے
مرفوع اور اسکی لفظ یہہ ہیں دیکھا ہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتی یا حی یا قیوم حالت سجدہ میں تہی **وعن** ابي سعيد الخدري قال قلنا
يوم الخندق يا رسول الله هل من شيء نقوله فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللهم استر عوراتنا وامن
روعاتنا قال فضرب الله وجوه اعدائه بالريح وهزم الله بالريح رواه احمد اور روایت ہی اس

سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہمنی دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر دعا کہ پڑہیں ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہنچی ہیں دل حنجر گردن کو یعنی نہایت دشوار ہے او محنت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہہ ہے یاالہی ڈہانک عیبطاری اور امن میں کہہ تکو ڈر ہماری سی کہا ابوسعید نی پس ماری اللہ نے مونہہ دشمنون او نکی ساتہہ باد کی اور شکست دی اللہ نی ساتہہ باد کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دن خندق کی کہ اوسکو غزوۂ احزاب بہی کہتی ہین اللہ تعالی نی ہوا تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اونکی اولٹ دین اور خیمی اوکہاڑ ڈالی اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاکر تباہ و برباد کیا ۱۲ ع **وعن** بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال بسم اللہ اللھم انی اسالک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار مین کہتی نام مین ساتہہ نام اللہ کی یاالہی تحقیق میں مانگتا ہون تجہسے بہلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اور مین اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی یعنی عقدین فاسد اور نقصان اور لوگ مفسد یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ پہنچون مین اسمین معاملہ نقصان کو کہ نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین

باب الاستعاذة

باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنی کی **ف** یعنی بیچ ایسی دعاؤن مین کہ اونمین واقع ہوئی ہی پناہ مانگنا اکثر چیزون سی اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی افضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا اعتصم باللہ اکثر کہتی ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی سلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ ہی وارد ہوا ہی ۱۲ شرح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کیسی اور پہنچنی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بلا او حالت کو کہتی ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوی آدمی اوسمین اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کی معنی ہین مشقت و نہایت کے پس مراد اس سے مصیبتیں ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کرسکی اونکی واقع ہونی پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق مین اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہنچی کہ دشمن خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ۱۲ ع ح **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یاالہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونی سی اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سی اور بوجہہ دین کیسی او غلبہ لوگون کیسی یعنی ظالمونکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والماثم اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر ومن شر فتنۃ المسیح الدجال اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپی سی یعنی بسبب بڑہاپی کی کہ جواس ہونی اور اعضا ناکارہ ہونی سی اور چٹی سی یا قرض سے اور گناہ سے

یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب آگ کے یعنی فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یاالٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کی جیسے کہ پاک کرتی ہیں یہہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری اخلاق سے جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کے یعنی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہوں میں دوزخ میں ہمیشہ کہ وہ کفار ہیں اسلیے کہ عذاب کافروں ہی کو دی جائیگی اور موحد دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد ہیں وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ کے ہیں یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہے متحیر ہونا بیچ جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہے مارنا لوہے کی گرزوں سے اور اور عذاب ہونا اوسکو کہ جواب دے سکیگا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھہ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اوسکا گناہوں میں اور فخر کرنا ساتھہ مال و جاہ کے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکی مالوں میں ... ہونا ... قسمت پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالی نے اور اور چیزیں مانند اونکی اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے ... لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کی ع **وعن** زيد بن ارقم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے ... اور سستی سے یعنی اچھے کاموں میں اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑہاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور حواس سے سبب بڑہاپے کی اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزوں سے اور ... اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند اونکے یاالٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ان شخصوں سے ہے کہ پاک کرتے ہیں اوسکو تو کارساز ہے اوسکا اور مالک ہے اوسکا یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور اوس نفس سے کہ سیر نہ ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھہ اللہ نے دیا اوسپر قناعت نہ کرے اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوس علم سے کہ نہ نفع دے یعنی اوس علم سے کہ نہ عمل کروں اوسپر اور نہ سکھاؤں اوسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سے کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین میں یا اوس علم سے کہ نہ ہو اوسکی سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ... نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کے سے جیسے کہ پناہ مانگی شرک و نفاق اور بری اخلاق سے اور جس علم کے ساتھہ تقوی نہ ہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کے سے ع **وعن** عبد الله بن عمر قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعاؤں میں سے دعا یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کے سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنی مثلا بدلی صحت کی بیماری سے اور بدلی غنا کی محتاجگی وغیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان و اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے ع **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواه مسلم روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری برائی اوس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہہ مسلم نے

ف یعنی جو بری کام کر چکا ہون انکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یعنی اونپر عذاب ہو اور بخشی جاوین اور جو کام نہین کیے ہین انکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یعنے آئندہ کو کوئی کام ایسا نہ کرون کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا سبب ترک کرنی بری کا مونکی عجب کرون بلکہ محض تیری فضل سے جانون ۱۲ ع

وعن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتی یا الٰہی واسطے تیری فرمانبرداری کی مینے اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور تجھی پر توکل کیا مینے اور تیری طرف رجوع کی مینے یعنی گناہونسے طرف طاعت تیری کی رجوع کی مینے اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین یعنی کافرونسے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ عزت تیری کی نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چار چیزونسے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے **وعن** عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتی پانچ چیزونسے نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑائی عمر کیسے یعنے اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نرہی اور فتنہ سینہ کیسے یعنی سینہ مین بری اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کرے اور تحمل بلاؤنکا نہو انسے پناہ مانگتی اور پناہ مانگتی عذاب قبر کیسے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاون مین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی سے محتاجگی دلکی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوسمین صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کیسے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیونکی یا کمی مال کی ایسی کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کے اور مکروہ جانتی تھے کثرت مالکو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لا یموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کی کرنی مین اور بعضون نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونیکے ہے کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہوا غنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کی ۱۲ ع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقون سے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** خلاف سے یعنے مخالفت حق ہے اور بعضون نے کہا خلاف و عداوت آپسمین اور نفاق سے سب اقسام نفاق کی مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یعنی ریا

کفر کہنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی خلاف چیز کی کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہنا اور کرنا وقت لڑائی کی
اور خلاف وعدہ کرنا وغیر ذلک ۱۲ ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بھوک سی پس تحقیق وہ بری ہی ہمخواب اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بھوک سی ایسی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا
ہی آدمی کی بدن اور قوی اور حواس مین اور فتور آتا ہی حضور مین اور عبادت کی کرنی مین پس بھوک بری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت
کی ایسی بطور اعتدال کی اور موافق حال کی ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہی بیماریوں سی آور خیانت
سی مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگون کی مالون اور بھیدونمین چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ ایت یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا
اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی یا الہی تحقیق میں
پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور جذام سی اور دیوانگی سی اور بری بیماریون سے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** بری بیماریونسی
اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتی ہین یعنی پہلی خاص بری بیماریونسی پناہ مانگی پہر عام مانند استسقا اور دق وغیرہما کی اسیسی نامسلسلی کہ اکثر لوگ کہین کہاتی
ہین اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی نکل جاتا ہی اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریون کی مانند بخار درد سر وغیرہما کی کہ اونمین
یہہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نی حاصل یہہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتی ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع
ہوتی ہون اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو ان سی اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کی حقون سی اور بندونکی حقونسی تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے نہی
اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسیکو نہین لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب ان اکائی کی کوڑہی یا جذامی سی جب لگ کر یہہ
بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ۱۲ ع **وعن** قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی قطبہ بن مالک سے کہا تہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بری خلقونسی اور بری عملون سے اور بری خواہشون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
منکر اوسکو کہتی ہین کہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سی یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ بری اعمال دل
کیسی مانند حسد و کینہ وغیرہما کی پناہ مانگتا ہون اور بری اعمال سی مراد بری افعال ظاہر کی ہین اور بری خواہشونسی مراد بری عقیدی ہین ۱۲ ع
وعن شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شکل سی کہا کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی سکھا و مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھہ
اوسکی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی اپنی کیسی یعنی نہ سنون اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سی یعنی بری
چیز اوس سی نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سی یعنی کلام بری اور بیفائدہ اوس سے نہ کرون اور برائی دل اپنی کیسی یعنے بری عقیدی اور حسد و کینہ
وغیرہ دل مین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنے کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سی کسیکو نہ دیکھون نقل کی یہہ ابو داود

ترمذی اور نسائی نے **وعن** اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ
الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہی ابو الیسر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا مانگتی یا الہی تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کی گر پڑنے سے مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہو جاون اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنے سے بلند
جگھہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑہاپی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنیکی یعنی وسوسے
ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکی ہر ایک جانورون کی کاٹنے سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی
نی ایک روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری غم سے **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضے چیزین ان مین ایسی ہین کہ اونسے آدمی درجہ شہادت
کا پاتا ہی پہر حضرت نی پناہ اونسے کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ
کر دے اسلیے اونسے پناہ مانگی اور بہت بڑہاپی سے یعنی بڑہاپی کی اس برائی سے کہ حواس و قوی مین فرق آجاوے اور کام بیہودہ کرنے لگون و عبادت
مین فتور آوے اس سے پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سے ۱۲ ع **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت
ہی معاذ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی طمع سے کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نے دعوات کبیر
مین **ف** طبع کی معنی ہین میل کچیل مال کے لوگونسے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہی عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون
ساتھہ اللہ کی طمع سے کہ پہنچاوی مجکو طرف و صحبت کی کہ عیب لگاوی مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا
وریا کا اور سوا انکی اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اسلیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی
متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکھی اوس ملکی کہ شک ہو اوسکی حاصل ہونی مین اور اگر یقین ہو جیسے کسیپر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت
نبی کسی سے ہو اوس سے توقع رکھنی کو طمع نہین کہتی ۱۲ ع **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ
فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کی برائی اسکی سے پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندھیرا کرنی والا جب
بی نور ہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قران شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہی جسوقت گہن جاوی
پس اس سے پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کی سے ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤنکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی
کہ اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھہ کھڑی ہوتی تہی ترسان اور ہول ناک اور مراد ان بلاونکی اوترنی سے وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف و
خسوف سے ثابت کرتی ہین اسلیے کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کی گہن گیا
اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا بھی جاتا رہی اور مانند اسکی اور اکثر مفسرین نی تفسیر من شر غاسق اذا وقب کے یہہ ہی کی ہی کہ
برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو جاوے ۱۲ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ

اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتًّا فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَاءِ قَالَ فَاَیُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیَ الْكَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی باپ میری کی یعنی پہلی سلام لانیکی ای حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتاہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبودونکو جیہہ زمین مین ہین یغوث و یعوق و نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام ہونگی ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نی پس کسکو انمین سے گنتاہی واسطی امید و ڈرانی کی یعنی کس سے امید بہلائی کی کہتاہی اور ڈرتاہی کہا حصین نی اوسکو کہ آسمان مین ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکہلاتا مین تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو نہو دارین مین کہا عمران نی پس جب مسلمان ہو حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکہلائی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجسی فرمایا حضرت نی کہہ یا الٰہی میری دلمین ڈال ہدایت میری اور پناہ دی مجکو برائی نفس میری کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک آسمان مین یہہ اوسنی بموجب گمان اپنی کی کہا والا اللہ کی لیی ایکمکان مقرر نہین یا معنی یہہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتاہی ہ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِیْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند مین پس چاہیی کہ کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ کلمون اللہ کی کہ پوری ہین غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی بندون اوسکی سی اور وسوسی شیطانونکی سی اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچاوینگی کہنی والی ان کلمات کی کو اور تہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سکہلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کیسی اور جو کہ نابالغ ہوتا اونمین سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی مین اور بعضی علما نی اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکہکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ہ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین بار یعنی یون کہی اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہی اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین بار یعنی یون کہی اللہم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الٰہی محفوظ رکہہ اسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** تین بار کہی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین مکرر کرکر ہ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ

وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنى ما علمت منها وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواه مالك ۔ روایت ہے قعقاع سے یہہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا میں کلمے ان کو البتہ کردیتے مجھکو یہود گدہا پس کہا گیا واسطے اونکے کیا ہیں وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ ذات اللہ کی کہ بڑی ہے وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھہ کلموں اللہ کی کے پورے ہیں نہیں تجاوز کرتا اون سے نیک ورنہ بد اور ساتھہ ناموں اللہ کی کے نیک ہیں جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں اون ناموں سے اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا برائی چیز کی سے کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہود ہو نہیں بڑی دانشمند تھے اور حضرت کی زمانہ میں تھے لیکن حضرت کو دیکھا نہیں حضرت عمر کی زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ سبب ایمان لانیکی یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہہ دعا نہ پڑہا کرتا تو سحر کرکر مجھے گدہا کر دیتے اور مراد گدہا کرنے سے یہہ ہے کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدہے کی کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی تجاوز نہ کرنیکی اوس سے یہہ ہیں کہ اوسکی ثواب عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں ہے جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلا شبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلموں اللہ کے سے صفات الہی یا علوم الہی ہیں یعنی ہے کوئی چیز باہر نہیں ہے کہ محیط یعنی گھیرے ہوئی ہیں سب طرح ⁂

وعن مسلم بن ابي بكرة قال كان ابي يقول في دبر الصلوة اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر وعذاب القبر فكنت اقولهن فقال اي بني عمن اخذت هذا قلت عنك قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقولهن في دبر الصلوة رواه النسائي والترمذي الا انه لم يذكر في دبر الصلوة وروى احمد لفظ الحديث وعنده في دبر كل صلوة ۔ روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تہا باپ میرا کہتا تہا پیچھے نماز کی یعنی فرض نماز کی پیچھے یا ہر نماز کی پیچھے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری کفر سے اور فقر سے یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند اوسکی و عذاب قبر سے پس تہا میں کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ نے میری اے بیٹے میری کس سے سیکھے تو نے یہہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلموں کو پیچھے نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوة کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کے معنی بغیر ذکر کرنے باپ دینے کی اور نزدیک احمد کی لفظ فی دبر کل صلوة ہے یعنی لفظ کل کا اسمیں زیادہ ہے **وعن** ابي سعيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اعوذ بالله من الكفر والدين فقال رجل يا رسول الله تعدل الكفر بالدين قال نعم وفي رواية اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر قال رجل ويعدلان قال نعم رواه النسائي

اور روایت ہے سعید سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھہ دین کی فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتی ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہہ نسائی نے **ف** کفر اور دین کو برابر کیا فرمایا کہ آدمی بسبب دین کی جہوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہے اور یہہ صفات کافرون اور منافقوں کی سی ہیں اور کفر و فقر کو برابر کیا کہ بسبب فقر کی آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسی کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کی ہوئی ہیں سب طرح

باب جامع الدعاء

باب ہے بیچ بیان اون دعاؤں کی کہ جامع ہیں **ف** یعنی ہیں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تہوڑے ہیں اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہے کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنیوالی ہیں مقاصد و مطالب کو سب طرح ⁂

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تحقیق وہ تھی مانگتی یہہ دعا یا الٰہی بخش میری لیی خطا میری اور نادانی میری
یعنی جن چیزونکا جاننا یا عمل کرنا اونپہ واجب تہا او مینی نہین جانا اونکو اوسکو بخش دی اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی
اونکو مجہسی یعنی مجہی اونکا علم نہین جیسا تجہی ہی یا الٰہی بخش میری لیی قصد سی کرنا میرا اور ہنسی سی کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب ہین
میری پاس یا الٰہی بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کیی مینی اور وہ گناہ کہ ہونگی بعد اسکی یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چہپ کر کیی ہین مینی اور وہ گناہ کہ
اونکا کیی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی تو آگی کرنی والا ہی یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو پیچہی
ڈالنی والا ہی اپنی رحمت سی جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ سب ہین میری پاس یہہ حضرت نی ازراہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی مین کہا والا حضرت پاک تہی سب گناہونسی اور حقیقت مین یہہ تعلیم ہی امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ۱۲
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ
وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی درست کر میری لیی دین میرا وہ جو
بچاو ہی کام میری کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سی محفوظ رہتی ہین اور آخرت کی عذاب سی نجات پاتا ہی اور درست کر میری لیی دنیا میری کہ اوسمین ہی زندگی
میری اور درست کر میری لیی آخرۃ میری وہ کہ اوسمین ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی مین کہ بہت جیون اونیک
کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیی ہر برائی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** درستی دنیا کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال
سی کہ اوس سی گذران اچہی طرح ہوتی ہی اور قوۃ ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمع ہوتی ہی خلل و تشویش عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کی
ساتہہ توفیق ہونی اوس چیز کی ہوتی ہی کہ بسبب اوسکی نجات ہو عذاب سی اور پہنچی سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ توحید
اور اچہی اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کی جنت مین ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ہدایت اور تقوی اور باز رکہنا
نفس کا حرام و مکروہ سی اور سوال کرنا ہون بی پروائی یعنی دلکی او ظاہر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۱۵
اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی راہ دکہا اور سیدہا کر مجکو یعنی افعال
و گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر یہہ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنی راستی کی راستی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی ہونی شخص کی کہ چلتا ہی سیدہی راہ پر اور جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ
راستی حاصل ہو مجہی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب ہو ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

لِی وَارْحَمْنِی وَاهْدِنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سے کہ اونہون نے نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان
ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی بخش واسطی میری اور رحم کر مجہہ پر یعنی ساتہہ ڈہانکنی عیبوں
میری کی اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دی مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
تہی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچہی
اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیی تہی کہ جامع ہی سب مقاصد
دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرۃ
کی اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کری تو دیکہی کیا کچہہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین رح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَ
لَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا
لَکَ رَاهِبًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ
حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو
اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجہہ پر یعنی غالب نکر مجہہ پر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ
کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجہہ پر یعنی غالب کر مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجہہ پر اور مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور
آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجہہ پر ای رب میرے کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر
کرنی والا یعنی ہر حال مین واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری
کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی
اپنی دشمنوں پر دنیا اور عقبی مین اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میری
کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مکر یعنی دشمنوں پر واسطی مدد کرنی میری کی مکر کی معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سی پہنچانا بلا
کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوای انکی اور اخلاق بد ہ **وعن**
اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ
بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اِسْنَادًا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ سی بخشش اور عافیت اسلیی کہ کوئی
نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کی **ف** حضرت جانتی تہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت
اور حرص مین اسلیی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تا کہ بچاوی اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہونی دین

مین فتنہ سی اور بدن مین بری بیماریون اور رنج سخت سی ۞ **وعن** انسٍ انّ رجلاً جاء الی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال یا رسول اللّٰہ ایّ الدّعاء افضل قال سل ربّک العافیۃ والمعافاۃ فی الدّنیا والاٰخرۃ ثمّ اتاہ فی الیوم الثّانی فقال یا رسول اللّٰہ ایّ الدّعاء افضل فقال لہ مثل ذٰلک ثمّ اتاہ فی الیوم الثّالث فقال لہ مثل ذٰلک قال فاذا اُعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدّنیا والاٰخرۃ فقد افلحت رواہ التّرمذیّ وابن ماجۃ وقال التّرمذیّ ھٰذا حدیثٌ حسنٌ غریبٌ اسنادًا

اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی فرمایا مانگ رب اپنی سی عافیت یعنی سلامتی دین مین اور بدن مین اور معافات یعنی عافیت سے رکہی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی رکہی اونکو تجسی دنیا اور آخرہ مین پہر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسری دن پہر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تہا پہر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا واسطی اوسکی مانند اوسکی فرمایا جسوقت دیا جاوی تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرہ مین پس تحقیق چہٹکارا پایا تونی اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کی **وعن** عبد اللّٰہ بن یزید الخطمیّ عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّہ کان یقول فی دعائہ اللّٰھمّ ارزقنی حبّک وحبّ من ینفعنی حبّہ عندک اللّٰھمّ ما رزقتنی ممّا احبّ فاجعلہ قوّۃً لی فیما تحبّ اللّٰھمّ ما زویت عنّی ممّا احبّ فاجعلہ فراغًا لی فیما تحبّ رواہ التّرمذیّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وہ کہتی تہی دعا اپنی مین یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الٰہی جو کچہہ کہ دیا تونی مجکو اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب توت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تونی قسم مال و عافیت اور اونعمتون سے ہی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون اونکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین یا الٰہی جو کچہہ کہ سمیٹ رکہا ہی تونی مجسی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب فراغت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کی تیری عبادت مین مشغول رہون اور حاصل دونون جملون کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اغنیاء شاکرین ہون مین اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سی فارغ رکہہ دل میرا کہ اوسمین لگا رہی اور عبادت مین مشغول ہون اور حرص فزع نہ کرون تا فقراء صابرین ہون مین شرح ۞ **وعن** ابن عمر قال قلّما کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقوم من مجلسٍ حتّی یدعو بھٰؤلاء الدّعوات لاصحابہ اللّٰھمّ اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلّغنا بہ جنّتک ومن الیقین ما تھوّن بہ علینا مصیبات الدّنیا ومتّعنا باسماعنا وابصارنا وقوّتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منّا واجعل ثارنا علٰی من ظلمنا وانصرنا علٰی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدّنیا اکبر ھمّنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلّط علینا من لا یرحمنا رواہ التّرمذیّ وقال ھٰذا حدیثٌ حسنٌ غریبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی کسی مجلس سے یہانتک دعا کرتی ساتہہ ان دعاؤن کی واسطی یارون اپنی کی یعنی سکہاتی کہ وہ داخل ہین اوسمین یا واسطی تعلیم اونکی کی یا الٰہی نصیب کر ہماری لیی خوف اپنا اوسقدر کہ حائل ہووی تو بسبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہنچاوی تو ہمکو بسبب اوسکی بہشت اپنی مین یعنی عمل اوسکی درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین ہی اوسقدر کہ آسان کری تو بسبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتہہ سننی کانون ہمارے کی اور دیکہنی آنکہون ہماری کی اور قوت ہماری کی

جب تک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر بہرہ مند یکو وارث ہمارا یعنی باقی رکہہ اسکو ایسہ عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکہہ اور گردان کینہ کشی ہماری
اوسپر کہ ظلم کیا ہمپہ یعنی قدر کر ہمکو کہ ظالموں سی بدلہ لیں یا ہماری طرف سی تو بدلا لی اور فتح دی ہمکو اوسپر کہ دشمنی رکہی ہمسی یعنی دشمن دین ہو یا دنیوی اور نہ کر دان
مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ
مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** اضیب کر یقین اخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی
پر اور فرمانی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی آسان ہوں مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر رزق کا
اور بہروسا کری گا اوسپر اور جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتیں آخرت کی شدید مین اور رہنی کی مصیبتین بالمدا اوسکو دنیا کی مصیبتین آسان ہو جائینگی پس ایسا یقین عطا
فرما اور نہ کر دنیا کو اخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکہین اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہی بلکہ
مستحب ہی ع ر س **وعن أبي هريرة** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما
ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال وأعوذ بالله من حال أهل النار رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا
حديث غريب اسنادا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی نفع دی مجکو ساتہہ
اوسچیز کی کہ سکہلائی تونی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور
آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی ہر حال ور پناہ مانگتا ہوں مین ساتہہ اللہ کی حال دوزخیوں کیسی یعنی دنیا مین
کفر و فسق سی بچوں اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کی **وعن عمر بن**
الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه الوحي سمع عند وجهه دوي كدوي النحل فأنزل عليه يوما
فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا
وأعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وأرضنا وارض عنا ثم قال أنزل علي عشر آيات
من أقامهن دخل الجنة ثم قرأ قد أفلح المؤمنون حتى ختم عشر آيات رواه أحمد والترمذي
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک منہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکہی کی
پس اوتاری گئی اوپر وحی ایکدن پس ٹہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اترنی وحی کی وارد ہوتی ہی رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت
حضرت سی پہر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوں اور نہ کم
کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانوں کو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتہہ حاجت روائی کی دنیا مین اور بلند کرنی منازل کی عقبی مین اور نہ
ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزوں مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتہہ رحمت و عنایت اپنی کی اور
نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتہہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین کی دشمنوں کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتہہ دینی صبر اور توفیق شکر کی
اور راضی ہو ہمسی یعنی ساتہہ طاعت تہوڑی کی پہر فرمایا کہ اوتاری گئی مین مجہپر یعنی ایسی دس آیتیں جو شخص کہ برپا رکہی اونکو یعنی عمل کرتا رہی اونپر داخل
ہوگا بہشت مین نیکیوں کی ساتہہ پہر پڑہیں حضرت نی یہہ آیتیں تحقیق فلاح پائی مومنوں نی یہانتک کہ ختم کیں دس آیتیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نی **ف** آواز مانند آواز مکہی شہد کی یہہ تہا آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہنچانی تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی و صحابہ کی سمجہہ مین
نہین آتی تہی جیسی کوئی آواز مکہی کی سنتا ہی اور کچہہ سمجہتا نہیں وہ سے اور دس آیتیں یہہ ہیں قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم

عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یہ ہے کہ بامراد ہوئے
وہ مومن کہ اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزوں سے یعنی خواہ کہنے کی ہوں خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہیں
اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی سترونکو محفوظ رکھتے ہیں یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں
بس وہ نہیں ملامت کیے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گراوے یا متعہ کرے پس وہ ہیں تجاوز کرنے والے
حد حلال سے اور بڑھنے والے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کی اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی نمازوں پر محافظت
کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہ لوگ ہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتوں میں اعلی جنت ہے وہ اوس میں ہمیشہ رہنے
والے ہیں ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعه قال
فامرہ ان یتوضا فیحسن الوضوء ویدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسالک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجھت
بك الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ھذه اللھم فشفعه فی رواه الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب
روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی
آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا کروں میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا سبر کرے پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اوس شخص
نے دعا کیجیے اسکی جناب میں کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور راوی نے
میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف
تیری توسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمہارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کی تاکہ حکم کرے
واسطے میرے بیچ حاجت میری کے یہ ہے یا الہی شفاعت قبول کرنے کی بیچ حق میرے نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے
ف صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں
آنکھوں اوسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اوسکے بہشت دیتا ہوں ۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان من دعاء داود یقول اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک
احب الی من نفسی ومالی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا ذکر داود یحدث
عنه یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے دعاؤں داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الہی تحقیق
میں مانگتا ہوں تجسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکھے تجکو اور وہ عمل کہ پہنچا دے مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی
اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کی سے اور مال میری کی سے اور اہل میرے کی سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے حضرت داؤد کا در حالیکہ حدیث کرتے اوس سے کہتے تھے داؤد تھے عابد آدمیوں یعنی اپنے زمانہ
کے آدمیوں میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ وعن عطاء بن السائب عن ابیه قال صلی بنا عمار بن

بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلوٰةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلوٰةَ فَقَالَ اَمَا عَلَيَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَيٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنّٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عطا ابن سائب سے کہ نقل کی انہی باپ نے کہا نماز پڑہائی ہمکو عمار ابن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی ومین یعنی قرأۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین پس کہا انکو بعضی لوگون نے کہ تحقیق ہلکی پڑہی تمنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے ای فلانی نہین مجکو ضرر ہیہ تخفیف البتہ تحقیق مانگین ہین نے اس نماز مین یعنی سکی قعدہ مین ساتھہ چند دعاؤن کے سنا مین نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جبکہ کہڑی ہوئی عمار ساتھہ ہوا انکی ایک شخص قوم مین سی وہ تہا باپ میرا یعنی عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکی کہ اونی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی سے شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھہ گیا عمار کی پس پوچہا اوس شخص نے عمار سی حال دعا کا یعنی پس بتادی اونی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہہ ہے یا الہی بحق جاننی اپنی کی غیب کو اور بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکہہ مجکو جبتک جانی تو زندگانی بہتر میری لیے یعنی جبتک بہلائی برائی پر غالب ہو زندگانی میں میرے اور مار مجکو جبکہ جانی تو مرنی کو بہتر میری لیے یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن کے مرنا بہتر ہی یا الہی اور مانگتا ہون مین تجہہ سی ڈر تیرا باطن ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجہی میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی بہت فقیر ہون اور رنج اوٹہاؤن اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجہی نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجہی رضا چاہنی قضا کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنے کی یعنی راحت ہمیشہ کے برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجہی لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیرے کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہنچاوی اور بیچ فتنہ کی کہ گمراہ کری یا الہی زینت دی ہمکو ساتھہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سے کرین اور کر ہمکو راہ راست دکہانی والی راہ راست چلنی والی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کی نہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جن چیزون سی کہ انسان کامل لذت پاتا ہی یعنی طاعات وعبادات وہ مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کی یہہ یا تو متعلق ہی ساتھہ شوق کی یعنی شوق تیری ملنی کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نہ کری بیچ سلوک میری کی اور استقامت میری کی راہ ادب پر اور رعایت احکام پر ایسی کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا ولا فتنة مضلة یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمائش گمراہ کرنی والی مین نہ ڈالی اور یا یہہ متعلق ہی ساتھہ لفظ احینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکہہ مجکو ساتھہ ان نعمتون مذکورہ کی اسطرح کہ نہ گرفتار رہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کرون اور راہ راست چلنی والی یعنی جیسی اوروں کو ہی راہ بتاوین آپ ہی اوس پر عمل کرین ایسی نہون کہ خود ناصیحت وغیرہ را نصیحت شرح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی یعنی نماز فجر کی یاالہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی علم نفع دینی والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین۔ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک دعا یاد کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین چہوڑتا ہون مین اسکو یاالہی کر دی مجہکو کہ کرون مین بڑا شکر تیرا اور بہت کرون مین ذکر تیرا اور پیروی کرون مین نصیحت تیری کی اور یاد رکہون مین وصیت تیری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** نصیحت سی مراد حقوق بندونکی ہین اور وصیت سی حقوق اللہ تعالی کی یعنی تو نی جو لوگونکی حق ادا کرنیکو اور اپنی حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہی اوسکی محافظت کرون یعنی ادا کرتا ہون ویسا ہی۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یاالہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت یعنی تندرستی بدنکی بری بیماریونسے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سی اور امانت یعنی لوگونکی اموال مین یا تمام حقوق شرعی مین خیانت نکرون اور اچہا خلق اور راضی ہونا ساتہہ تقدیر کی۔ **وعن** أُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ام معبد سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاالہی پاک کر دل میرا نفاق سی اور عمل میرا ریا سی اور زبان میری کو جہوٹ سی اور آنکہہ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سی پس تحقیق تو جانتا ہی خیانت آنکہونکی کو اور اوس چیز کو کہ چہپاتی ہین دل یعنی خواہشین اور گناہ نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** ابن عباس سے یہہ تفسیر خائنۃ الاعین کی منقول ہی کہ مثلا ایک جماعت مردونکی بیٹہی تہی ناگاہ ایک عورت اونکی طرف گذری بعضون نی اسکی شرم سی اوسکو نہ دیکہا جب بعضون نی نظر نیچی کی ایک شخص نے زمین سے آنکہہ اوٹہائی اور چوریسی اوسکو دیکہا۔ **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک شخص کے مسلمانون مین سے کہ ضعیف ہو گیا تہا مانند بچی جانور پرندکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تو دعا مانگتا تہا اللہ تعالی سی ساتہہ کسی چیز کی یا یہہ کہا کہ مانگتا تہا تو اللہ تعالی سی کچہہ چیز کہا کہ ہان تہا مین کہتا یاالہی جو تو عذاب کرنی والا ہو تو مجہکو ساتہہ اوسکی آخرت مین پس جلدی کر اوسکی میری لیی دنیا مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب بات مانگی تو نی نہین طاقت رکہتا تو اوسکی عذاب کے یعنی دنیا مین اور نہین اوٹہا سکیگا تو اوسکی عذاب کو یعنی آخرت مین پس کیون نہ کہا تو نی یاالہی دی ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت اور آخرت مین بہلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کیسی کہا راوی نی کہ دعا کی اوس شخص نی پس دعا مانگی اوس شخص نے اللہ تعالی سی پس شفا دی اللہ تعالی نی نقل کی یہہ مسلم نی۔ **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ

نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لایق واسطی مومن کی یہہ کہ خوار کری نفس اپنی کو عرض کیا کسی طرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلا وٴ مین کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مثلا ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کی اپنی سر پر لی اس سی منع فرمایا اور جو حدیث کہ اس باب مین سابق لائی کہ جس چیز کا تحمل نہو اوسکی دعا ہی نہ مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یہہ مولانا **وعن عمر** قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللہم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللہم انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من الاہل والمال والولد غیر الضال ولا المضل رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ الہی گردان باطن میرا بہتر ظاہر میری سی اور گردان ظاہر میرا شایستہ الہی تجہسی مین مانگتا ہون اچھی چیز اوس چیز کی کہ دیتا ہی تو لوگونکو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نی

كتاب المناسك

کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کی **ف** حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چہہ مین پہر حضرت نی بسبب مشغول ہونی کی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیاری اسباب حج کی تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کر کی بہیجا لوگونکو حج کرواین پہر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئی تہی **ف** حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق ولکنہ گار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ بہی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہی اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتی اور آتی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سے وقت پہرنی تک اور امن راہ ہی غالبا یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتی ہین بسبب بدوی وغیرہ کی یا لٹ جاتی ہون تو فرض نہین اور کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہین جیسی اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتی ہین اور بعضی تباہ ہوتی ہین پس یہان والونکی لیی وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ بات ہین حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیی اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان مکہ کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتہہ کری بغیر اذن خاوند کی ہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام پہر حج پورا کری فرض نہین ادا ہوگا پہر اگر از سر نو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیی صحیح ہوگا بخلاف غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیی اس صورت مین نہین درست ہوگا اور فرض حج کی یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتی ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا و مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتی ہین آفاقی کی لیی یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کترواتی اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک واجب کی یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا اسکی سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ فسکت حتی قالہا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ہلک من کان قبلکم

بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نی آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکہتی تم پہر فرمایا چہوڑ رو مجکو جب تک کہ چہوڑ رہون مین تمکو پس سوای اسکی نہین کہ ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تہی پہلے تمسی یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال اپنی کی اور اختلاف کرنی اونکی اوپر انبیا اپنی کی یعنی جیسی قوم بنی اسرائیل سی منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمین سے اوس چیز کو کہ طاقت رکہو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سی پس چہوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جب حضرت نی حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نی عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجہی کہ جیسی اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ بہی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہا چپکی رہی جواب نہ دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلیے کہ موجب حکم خدا تعالی کی کہتا بغیر اوسکی حکم کی نہین بولتا ہون اور تمسی پہر نہو سکتا پہر فرمایا کہ چہوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچہو مجہسی کہ یہہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک کہ چہوڑ رہون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہہ کہ جو کچہہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کی وسیطرح بجا لاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو یہہ کہ مجکو واسطی بیان شرایع اور پہنچانی احکام کی بہیجا ہی جو کچہہ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہاری سوال کی نہین ہی اور اوس چیز کو کہ طاقت رکہو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجا لانی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجا لاؤ جہانتک طاقت ہو یا اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعض شرایط و ارکان کی ادا کرنی سی عاجز ہو تو جسقدر ہو سکی اوسیقدر ادا کرو شروع

وعنه قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی کہا گیا کہ پہر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پہر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کی یعنی کسو حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسمین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بسبب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہی شروع

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ حج کری واسطی اللہ کی پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کری پہرتا ہی مانند اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطی اللہ کی یعنی محض اوسکی رضا کی لیے کری نہ دکہانی اور سنانی اور اور اغراض کے لیے اور جانا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوی بقصد حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہی بنسبت اوسکی کہ جو فقط حج ہی کی لیے جاوے اور رفث کی معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتونسی بیچ مقدمہ جماع کی اور فسق کری یعنی کبیرہ گناہ اوسمین نکری اور نہ اصرار کری صغایر پر اور کبایر ہی سی ترک کرنا توبہ کا گناہ ہونسی فرمایا اللہ تعالی نی ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کری اور اوسمین جماع و کلام بد نکری اور نہ اور گناہ کی چیزین کری تو وہ ایسا پاک گناہون سی ہو کر آتا کہ جیسی پاک گناہونسی پیدا ہوا تہا ماں کی پیٹ سی شروع

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

مابینہما ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکی ہی کہ درمیان اون دونون کی ہون یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین واسطی اوسکی بدلا مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی حج کی یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملی ایک قافلہ سی روحا مین پس فرمایا کون قوم ہو کہا قافلہ والون نی ہم ہین مسلمان پہر پوچہا قافلہ والون نی کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نی لڑکیکو یعنی محفہ مین سی لڑکیکو ہاتہہ مین اونچا کرکی دکہایا پہر کہا کیا ہی واسطی اسکی حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان واسطی تیری ہی ثواب نقل کی یہہ مسلم نی ف روحا نام ایک جگہہ کا ہی چہتیس کوس سے مدینہ سی پہر فرمایا ہان یعنی اسکی ہی ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو ہی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیران اوسکی اور باعث حج کی ہی اور لڑکا اگر لڑکپنی مین حج کری تو حج فرض اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرایط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پہر حج کری اور اسیطرح غلام اگر حج کری تو اوسکی ذمہ سے ہی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکی پہر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض اس سے ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی پہر حج کرنا اوسکو واجب نہین ہم وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰہِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق ایک عورت نی خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی اوسکی بندون پر ہی بیچ امر حج کی پایا باپ میرے کو بڈہا بڑا نہین ٹہیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اوسکی طرفسی فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال وجواب تہا حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف حاصل اوس عورت کی کلام کا یہہ ہی کہ میری باپ پر بڑہاپی مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑہاپی مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال تہہ لگا ہی اوسکی بڑہاپی مین اور وہ سواری پر ٹہیر نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سی نیابۃ حج کرون فرمایا ہان جاننا چاہیی کہ حج کرنا غیر کی طرفسی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز رہی مرتی دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور بعضونکی نزدیک جائز ہی والدین کی طرف سی حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کی بہی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق شرح ہدایہ موافق اول روایت فقہی کی یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپنی اجازت وخرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجہی جاتی ہی کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی آگی ہی لکہی ہی بسبب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ہم مولف وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰہِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نی نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لایق تر ہی ساتہہ ادا کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو بہن سے کچہہ مال ہاتہہ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نی حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرفسی حج کروا دی یا آپ حج کری بغیر اذن کی بہی اور اورکو اذن شرط ہی درمختار وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ

وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خلوت کری کوئی شخص ساتھہ عورت کی یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا جمع ہون اور نہ سفر کری عورت اوسی حالت مین کہ ہو وی ساتھہ اوسکی محرم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ لکہا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانی اور فلانی کی یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی اور وہان لشکر جاتا ہی اونمین میرا نام ہی لکہا گیا ہی کہ مین ہی اونکی ساتھہ جاؤن اور ارادہ نکلنی کا کیا ہی جورو میری نی حج کی لیی یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور جورو کو اکیلا حج کی لیی جانی دون یا جورو کی ساتھہ جاؤن اور جہاد مین جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھہ عورت اپنی کی یعنی اسلیی کہ غازی بہت ہین اور تیری جورو کی ساتھہ سوا تیری کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی درست نہین حتی کہ سفر حج مین بہی عورت کی لیی ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھہ محرم یا خاوند بہی ہو اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا دودہ کی یا سسرال کی اور شرط ہی کہ ہو وہ عاقل بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق شرح

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ جہاد کرنیکی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم پر جہاد نہین ہے اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری کوئی عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کی مگر کہ ساتھہ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مباح ہی عورت کو نکلنا طرف اوس جگہہ کی کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ بہی جاوی اور اور روایت صحیحین مین ہے آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتھہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیثون مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتھہ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیی کہ سفر شرعی کم تین دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ ظن فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہے کہ تمام دن چلی اور جہان ایک دن رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلی پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر ہی برابر تین دن کی ہو جاویگا شرح مولانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کی لیی ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیی جحفہ کو اور نجد والونکی لیی قرن منازل کو اور یمن والونکی لیی یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنی کی ہین اون شہر والونکی لیی کہ مذکور ہوئی اور اونکی لیی کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی سی یعنی مثلا اہل ہندوستان جب یمن پہنچین تو یلملم سی احرام باندہین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہی کہ جگہہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سے احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لیی کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ اندر رہنی والا ان مواضع کی ہی جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی سی ہی اسیطرح یہانتک اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ یہہ کو

ہی مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتی ہین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کی کا تہامہ سی زمین عراق تک اور قرن منازل ایک جگہہ کا ہی قریب طائف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سی اور یہہ جگہیں احرام کی ہین اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہے داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کی اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نرکہتا ہو اور انہون نی عمل اس حدیث پر کیا ہی لا یجاوز احد المیقات الا محرما یہہ حدیث مطلق ہی اسمین قید ارادہ حج وعمرہ کی نہین اور دوسری یہہ کہ احرام واسطی تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین اونکو جائز ہی مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیی بغیر احرام کی اسلیی کہ اونکو اکثر مکہ مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات مین کہ جیسی اونکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیی مکہ سی نکلین پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلی آوین ایسی ہی اونکو بہی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر ... یعنی جو ان احرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر ہی تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام کی باندہنی کی جگہون ہی مین ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا سا ہی اور اسیطرح اسیطرح یعنی جتنا نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور ہو اندر احرام کی جگہہ کی اپنی احرام باندہنی کی جگہہ اوسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکی سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ مین و مذہب یہہ ہی کہ عمرہ کرنی والا نکلی احرام کی لیی طرف حل کی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا عائشہ رض کو ساتہہ نکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین ہی احرام عمرہ کی لیی پس یہہ حدیث مخصوص ہے ساتہہ حج کی یعنی یہہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ کرنی والا حل مین آکر باندہی جیسا کہ حدیث عائشہ رض سی معلوم ہوا انتہی وعن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کی واسطی اونکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اوس راہ سی آوین تو وہانسی احرام باندہین جانا چاہیی کہ پہلی دو راہین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اوسمین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علمانی کہ اولی یہہ ہے کہ جو میقات دور ہی مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جائز جحفہ سی بہی ہی ش مولانا وعن انس قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته متفق عليه

اور روایت ہی انس سے کہ کہا عمری کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار سب ذی قعدہ مین ہین مگر وہ عمرہ کہ تہا ساتہہ حج اونکی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی مین تہا اور بیان اون چار عمرونکا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی بیچ مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ بہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سی اوس جگہہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہہ بہی عمرہ بیچ مہینی ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اونکی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ایک گانو کا ہی نوکوس ہی مکہ سی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے چھٹے سال ہجرت میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے پھر آئے پس حقیقت میں یہہ عمرہ تو نہ ہوا لیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہیں سے مشروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کی قضا کو گئے مکے میں اور تین روز وہاں رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثوں میں بھی آیا ہے اور یہہ موید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنی رکنے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہے قضا اوسکی اور شافعیہ کے نزدیک اوسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہاں غنیمت بانٹی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے آٹھویں سال ہجرت میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بے شمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت بارہ یا سولہ روز جعرانہ میں ٹھیرے اور وہ غنیمت بانٹی اونہیں دنوں میں ایک روز رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لیگئے اور عمرہ کیا اور اوسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے ذیحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چاروں عمرے کہ حضرت نے کیے یہہ ہیں اور حج اسلام سے ایک ہی تھا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی اونکی علما کو نہیں معلوم ہوئی کہ کتنے کیے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج میں ہے اور عمرے میں بھی اور حج فرض ہے ہوتا ہے نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اوسکا ۔

وعن البراء بن عازب قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج مرتين رواه البخاري اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ میں حج کے پہلے دو بار نقل کیا یہہ بخاری نے **ف** پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث میں آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ ظاہر میں بسبب صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرے کا ہو چکا تو ظاہر میں افعال عمرے کے نہیں ہوئے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہہ ہے کہ ظاہر میں دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرہ ثواب کے عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے ۱۲ مولانا ۔

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس ان الله كتب عليكم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال افي كل عام يا رسول الله قال لو قلتها نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بها ولم تستطيعوا والحج مرة فمن زاد فتطوع رواه احمد والنسائي والدارمي روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تم پر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کے لیے یعنی ہاں البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اوسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك ان الله تبارك وتعالى يقول ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وفي اسناده مقال وهلال بن عبد الله مجهول والحارث يضعف في الحديث روایت ہے علی سے کہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہنچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اوسپر اس بات
مین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہہ نہیں جو یہہ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کے ترک کرنے پر ہوتی ہے کہ اللہ تعالی
بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوس پر کہ طاقت رکھے طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے اور اوسکی سند مین گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ
ہو کہ راہ مین جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دے جاوے کہ جبتک یہہ آوے اونکو کافی ہو بس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ
کرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو مرتا ہے اس حالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کی ہوتا ہے یعنی مانند انکی ہوتا ہے کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے
اور بغیر انکار کے نہ کرے تو مانند اونکی ہوتا ہے گناہ مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ و تشدید کے فرمایا غرضکہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو
حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہے معاذ اللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت یہہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اور جو کوئی
کفر کرے اور کفران نعمت خدا تعالی کا کرے یعنی بسبب بجا لانے طاعات کے پس اللہ تعالی بے نیاز ہے عالم کے لوگونسے یعنی طاعت کرین یا نہ کرین اوسکو
نفع اور نقصان اوس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہین کو ہے پھر ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیہ پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی
تک شاید یہی کہ پورا استدلال ساری آیت سے حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم م ع ج **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا صرورة فی الاسلام رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صرورہ اسلام مین نقل
کیے یہہ ابو داود نے **ف** صرورہ اوسکو کہتے ہین کہ جسنے کبھی حج نکیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونیکے تو نہیں وہ مسلمان کہا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہے
ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نہ کرے تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور بعضون نے
کہا کہ معنی صرورہ کی ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہیں ہے بلکہ رہبانیت مین ہے حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا حج اور نکاح
کا نہ چاہیے م ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داود والدارمی اور روایت
ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کیے یہہ ابو داود اور دارمی نے **ف** یعنی
جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو اوسکی ادا کرنے پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتین ہین اوسکی تاخیر مین اور بہت
صحیح روایت ہماری مذہب کی اور امام مالک اور احمد کی یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانیکا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر احتیاج ہو
قافلہ کی تو اوسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجاویگی گواہی اوسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض
اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کی نزدیک واجب علی التراخی ہے یعنی اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان
ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اونکی نزدیک اور ہماری علمانے لکھا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف
ہو جاوے مال اوسکا تو پہنچتا ہے اوسکو یہہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہے یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی پھر اگر نیت ادا کی رکھتا
ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا م ع ج نے المرقاۃ والمناسک والدر مختار **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تابعوا بین الحج والعمرة فانهما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذهب والفضة ولیس للحجة المبرورة ثواب
الا الجنة رواہ الترمذی والنسائی ورواہ احمد وابن ماجة عن عمر الی قوله خبث الحدید اور روایت
ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ کو پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سے دور کرتا ہے فقر کو اور گناہونکو جیسے

دور کرتی ہی جیسی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپی کا اور نہین ہے واسطی حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور نقل کی احمد اور ابن
ماجہ نی حضرت عمر سی لفظ حتیٰ الحدیث تک **ف** پی در پی کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگی
آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تو پہر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہری و فقر باطن ہے یعنی مالدار ہوجاتا ہی یا دل غنی ہوجاتا ہی **وعن**
ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج
کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی
خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور سواری کہ اوسپر سوار ہوکر جاوے اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی
انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص انہین دو شرطونکو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ اصل اور بہت ضروری ہین اور اس حدیث مین رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی
حج اوسپر بہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنی پر اور تجارت پر یا کسب پر **وعنہ** قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام آخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام آخر فقال یا رسول اللہ ما
السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفصل
الاخیر اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلود
پراگندہ بال بو آتی ہو سبب نہانی اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کہڑا ہوا ایک دوسرا شخص اور کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب کی ہین
یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتہ کہنی لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی
کلام اللہ مین حج کی آیۃ مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا امر ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ
نی سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہی **وعن** ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی
وابو داؤد والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی رزین
عقیلی سی یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہی نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار
ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کرسکتا اور نہ سوار ہوکر کہین جاسکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کی طرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی **وعن** ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال احججت عن نفسک قال
لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ الشافعی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سی فرمایا شبرمہ کون ہی کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا کہا قریب ہے میرا فرمایا
کیا حج کرچکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** یہی مذہب
ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جسنی نہ حج فرض ادا کیا اوسکی طرفسی حج کرنا اوسکو درست نہین اور امام مالک و امام اعظم کی نزدیک درست ہی حج
کرنا غیر کی طرفسی گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی آپ حج کرلی پہر اوسکی طرفسی حج کری پس اونکی نزدیک امر استحباب کے لیے ہے یعنی یہہ بات مستحب ہے کہ

اور بہتر جواب یہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی اسلیے اونہوں نی اسپر عمل نہین کیا ۔ ش ع ح **وعنه** قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المشرق العقيق رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مین کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جگہہ احرام کی مشرق والونکی لئی عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی او مشرق والونسی وہ لوگ مراد ہین کہ گہر اونکی خارج حرم کی جانب شرقی مکی کی ہین اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین اہل مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہو مین ایک تو عقیق دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہون مین سے جس جگہہ پر گذری وہین سی احرام باندہی ۔ ش ع مولانا **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین ٹہرائی عراق والونکی لئی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهل بحجة او عمرة من المسجد الاقصا الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر او وجبت له الجنة رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ام سلمی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکی تک بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی اور وہ گناہ کہ پیچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی بہشت یعنی ابتدا ۔ نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** او عمرہ مین لفظ او کا تنویع کی لیی ہی اور او وجبت الجنہ مین شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سی ملتا ہی پس متصف ہوتا ہی ساتہہ افضل مقامات کی اول اور اوسط اور آخر مین اسی سبب سے یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور کہا گیا ہی کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہونسی احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہر سی احرام باندہ کر جانا ہماری نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہی کہ بچ سکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین بچ سکیگا تو میقات سے افضل ہے اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ اور یہی کہا مالک و احمد نی اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدل کر احرام عمرہ کا ہوجاتا ہی ۔ ش ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عباس قال كان اهل اليمن يحجون فلا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سألوا الناس فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی لوگونسی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سی اسلیی کہ تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرت کا توشہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اون لوگون نی توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہی اوسکو توشہ ٹہراؤ اور آیت اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ اسباب رکہنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کے نزدیک ہے اور جو کوئی ارادہ کری نری توکل کا یعنی بدون اسباب کے اوسکو یہہ حرج نہین بشرطیکہ منصوب ہو کہ سوال کی ۔ ش ع ح **وعن** عائشة قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم عليهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ عورتون پر بہی جہاد فرمایا کہ ان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی یعنی کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کی ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۔ ش ع **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم يحج فليمت ان شاء يهوديا وان شاء نصرانيا رواه الدارمي

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی کہ ہونا توشہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم
نی یا مرض بند کرنی والی نی پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہی کہ مری اگر چاہی یہودی ہو کر اور اگر چاہی نصرانی ہو کر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بادشاہ ظالم
نی یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کرسکی مانع حج کی ہی
پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بہی مانع
نہو اور باوجود اسکی حج نکری تو چاہی یہودی ہو کر مری چاہی نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا اسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ ع ۲۲ **و**
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ
غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہوں نی فرمایا کہ حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی مہمان ہین
اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین اوس سے بخشتا ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعنہ**
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنی والی و حج کرنی والی
اور عمرہ کرنی والی نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت
الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سی یعنی جو کہ حج کرچکی پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوسسے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیری
لیئی پہلی اس سے کہ داخل ہو اپنی گہر مین اسلیئی کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلی داخل ہونیکی قید اسلیئی لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے
اور اپنی اہل وعیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گناہون سی دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم مین عمرہ کرنی والا اور جہاد کرنی والا اور طالب
علم بہی ہین یعنی یہہ جب گہر کو آوین تو اونسی بہی پہلی داخل ہونیکی گہر مین اسیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کروا وی کہ وہ بہی بخشی ہوئی ہین ۱۲ ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر
الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کی یا عمرہ کی
یا جہاد کی پہر مر گیا بیچ راہ اوسکی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ثواب جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین
ف انہین کی حکم مین ہی وہ شخص کہ طلب علم دین کی لیئی نکلا تہا اور پہر مر گیا یعنی اوسکی لیئی بہی ثواب طالب علم کا سا لکہا جاتا ہی ۱۲ ح ع

باب الاحرام والتلبیۃ

یہہ باب ہی بیچ بیان احرام باندہنی کی اور لبیک کہنی کی **ف** احرام کو احرام اسلیئی کہتی ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی
والیکو اپنی پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگی ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشۃ
قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ
مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہی عائشہ
کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی احرام اونکی پہلی احرام باندہنی کی اور واسطی نکلنی اونکی احرام سی پہلی طواف کرنی کی ساتہہ ایک خوشبو کے
ساتہہ خوشبو کی کہ ہوتا تہا اوسمین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبو کی بیچ مانگ سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی محرم یعنی وہ چمک
گویا ہے آنکہون کی پہرتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطی احرام اونکی حضرت عائشہ نے کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ

احرام کا کرتی تو مین خوشبو حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوسمین مشک ہی ہوتا پس اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلی احرام کی لگا دی اور اثر
اوسکا بعد احرام کی باقی ہی تو کچھہ مضائقہ نہین آیسی کہ ممنوعات احرام سی استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کی ہی پہلی نہین سب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہی اور امام
مالک اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی پہلی احرام کی لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہی اثر اوسکا بعد احرام باندھنی کی اور وہ بھی نکلنی اوسکی احرام سی انکی جانب کی
کر اور عید کی کہ مزدلفہ سی منی کو آتی ہین اور بعد رمی جمرہ عقبہ کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب چیز حلال ہو جاتی ہی مگر عورت حلال نہین ہوتی ہی یہانتک
کہ کر آتی ہین اور طواف افاضہ کرتی ہین پہر عورت بہی حلال ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سی نکلی تو جب بہی مین حضرت کی خوشبو
لگاتی تہی طواف کرنیکی ؏ ع ح **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا يقول لبيك اللهم
لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لا يزيد على هؤلاء الكلمات متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی تہی تلبیہ کہی ہوی کہتی حاضر ہون خدمت مین تیری الٰہی حاضر ہون تیری
خدمت مین حاضر ہون خدمت مین تیری نہین ہی کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف و نعمت واسطی تیری ہی اور بادشاہت بہی تیری ہی نہین شریک
واسطی تیری نہ زیادتی کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبید کہتی ہوی تلبیدہ یہہ کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھہ
تاکہ بال جمی رہین اور پسینہ اور جوئین نہ پیدا ہوں اور غبار اور جو وسی محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف الحمد پر ہی اور مستحب ہی وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف
کیا گیا ہی لبیک کہنی مین ہمارے نزدیک تو شرط ہی واسطی صحت احرام کی اور امام مالک نی کہا کہ واجب ہی لیکن اوسکی ترک کرنی میں دم آتا ہی اور امام شافعی کی نزدیک
سنت ہی نہین دم آتا اوسکی ترک کرنی مین اور زیادہ کرتی تہی یعنی اکثر اسقدر کہتی تہی والا اور الفاظ ہی سوای اسکی روایت کئی گئی مین پہر کمی کرنی ان الفاظ
مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کی نزدیک بلند آواز سی لبیک کہنی ؏ ع **وعنه** قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا ادخل رجله في الغرز واستوت به ناقته قائمة اهل من عند مسجد ذي الحليفة متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتی پاؤن اپنا رکاب مین اور اوٹہاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کہڑی ہوتی احرام باندہتی
نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سی پڑہ کر روانہ ہوئی اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ
مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑہی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد بیٹہنی کی
اونٹ کی پیٹہہ پر اور کہڑی ہونی اوسکی لبیک کہی و نیز اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کی لبیک کہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام
ایک جگہہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نی تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری
روایت پر عمل کیا ہی اونکی نزدیک مستحب یہی ہی کہ بعد پڑہنی دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کری اور لبیک کہی اسی جگہہ بیٹہا ہوا چنانچہ ہدایہ مین لکہا ہی
کہ اگر اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون کی گئی ہی کہ حضرت نی مصلی پر لبیک کہی پہر جب
اونٹنی پر بیٹہی جب بہی کہی پہر جب بیدا پر پہونچی جب بہی کہی چنانچہ اسلیی علما نی لکہا ہی کہ مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون
کی پس جس راوی نی جہان لبیک کہتی سنا وہ یہہ سمجہا کہ یہین سی لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہہ کی روایت ابن عباس کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخ نی کہین
ذکر کی گئی ہی ؏ ع ح **وعن** ابي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمین کہ چلاتی تہی ہم ساتہہ حج کی چلانا نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی بلند آواز سی لبیک کہتی تہی حج کی لیی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیی کیا کہ وہ اصل و مقصود اعظم ہی اور بعضون نی کہا کہ پہلی اس ... [illegible]

۱۶۰

جو کہ موافق اس کی تھی اور سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہو گا پس نہیں منافی ہے یہہ روایت روایات آئندہ کی ع ج
وعن انس قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانھم لیصرخون بھما جمیعا الحج والعمرۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا تھا میں
بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ پکارتے تھے ساتھ دونوں کی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ
حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ قران افضل ہے اور سنت قران کی آگے معلوم ہو گی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہے ہمارا اسلیے کہ صحابہ حضرت کی ساتھ تھے
وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہو گا باتباع حضرت کی صحابہ نے بھی قران کیا ع ج **وعن عائشۃ** قالت خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **متفق علیہ** اور روایت ہے
عائشہ رضی سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرہ کے اور بعضے ہم میں سے
وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کے اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جو
احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پس حلال ہو گیا اور جس نے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کا پس نہیں حلال ہوا یہاں تک کہ ہوا دن نحر کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ فقط حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن
وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرہ کے
بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا رہے پس جب ایام حج کے آویں تو احرام
حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان کا مفصل آگے ہو گا انشاء اللہ تعالی اور جاننا چاہیے کہ محدثین نے اختلاف کیا ہے حضرت کے حج میں سو بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہہ حدیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور اکثر حدیثوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق ان میں یوں دی گئی ہے کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ سنا اور لفظ عمرہ کا نہ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت مفرد
تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے وجہ اس کی
یہ ہے کہ حضرت کبھی یوں کہتے لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جس نے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کی اور تمتع کی
مشابہ ہیں بعضے ہیں سو بعضوں نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع
اٹھانا اور یہہ قران میں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جس نے احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پس حلال ہو گیا
یعنی نکل آیا احرام عمرہ سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اور حلال ہوئیں ممنوعات احرام کی پھر احرام باندھا حج کا
اور جس نے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہاں تک کہ دسویں ذی الحجہ کا پس دسویں ذی الحجہ کو حلال ہوا بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ اور حلق کے یہاں تک کہ ممنوعات
احرام کی کرنی درست ہوئی سوائے مباشرت عورتوں کی کہ وہ بعد طواف کرنے کے درست ہوئی پس جو مولانا **وعن ابن عمر** قال تمتع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدأ فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج **متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عمر
سے کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرہ کی طرف حج کے یعنی واسطے حج کے پس شروع کیا احرام عمرہ کا پھر احرام باندھا
حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ میں پس قارن ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ع ج

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** زید بن ثابت انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے زید بن

ثابت سے یہ کہ اونہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کیے یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ننگے ہوئے
یعنی سِلے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے فضل ہے
اور کافی ہے وضو بھی نزدیک حنفیہ کے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسه بالغسل رواه ابوداود اور روایت ہے ابن
عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اوس سے جم جاتے ہیں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال
جمائے تاکہ غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں پراگندہ نہ ہوں اور جوئیں نہ پڑیں **وعن** خلاد بن السائب عن ابيه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اتاني جبرئيل فامرني ان أمر اصحابي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال او التلبية رواه مالك والترمذي
وابوداود والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس
جبرئیل پس حکم کیا مجھ کو یہ کہ امر کروں میں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک ترمذی اور ابوداود و نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے **ف** اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیۃ معنی دونوں کے ایک ہے یعنی لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو
مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے ہی اسطرح کہ آپ سنے اور نہ سنے غیر **وعن** سهل بن سعد قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يلبي الا لبى من عن يمينه وشماله من حجر او شجر او مدر حتى تنقطع الارض
من ههنا وههنا رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک
کہتی ہیں جو چیزیں اسکی داہنی طرف اوسکی اور بائیں طرف اوسکی پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہووے زمین ادھر سے اور ادھر سے یعنی داہنے اور بائیں
طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وے بھی لبیک کہتی ہیں
وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بذي الحليفة ركعتين ثم اذا استوت به الناقة
قائمة عند مسجد ذي الحليفة اهل بهؤلاء الكلمات ويقول لبيك اللهم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك
لبيك والرغباء اليك والعمل متفق عليه ولفظه لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ
کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ اونٹنی حضرت کو اوٹھاتی کھڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز
اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک کہتے تھے اور کہتے تھے زیادہ کہتے لبیک کہتے تھے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں
حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف
تیری ہی اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں **ف** پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے
انمیں قل یا اور اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد اوسکے پھر جب کہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کے کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک شور
کرتے اور زیادہ اوسکے کہتے لبیک **وعن** عمارة بن خزيمة بن ثابت عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا فرغ من تلبيته سأل الله رضوانه والجنة واستعفاه برحمته من النار رواه الشافعي اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن
ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے تھے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی
اسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اوس سے ساتھ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ

ہاتھی اوس سے آگے سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرنی اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو جواب دینا بہتر
ہے پھر لبیک کہنی ایک بار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایک بار سے سنت ہے یہانتک لازم آتی ہے اسائت یعنی برائی ترک اوسکی کی ہے ع ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اراد الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم رواه البخاري روایت ہے جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیداء کی میں احرام باندھا نقل کیا اوسکو بخاری نے ف خبردار کر دیا یعنی ندا کرنی والیکو حکم فرمایا کہ ندا کر دی لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیداء میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کی احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کی ع ؛ وعن ابن عباس قال كان المشركون يقولون لبيك لا شريك لك فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويلكم قد قد الا شريكا هو لك تملكه وما ملك يقولون هذا وهم يطوفون بالبيت رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک کوئی تیرا پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو مگر ایک ہی شریک زیادہ اس سے مگر وہ شریک کہ مالک ہے تو اوسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہہ مسلم نے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اوسکی کرتے لیکن سبب شرک کی ایک طرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک یعنی شرک کی حق تعالی سے کرتے اور بتونکو مستثنی کرتے کہ وہ شریک خدا کے ہیں لیکن مملوک اوسکی ہیں پس جب یہانتک پہنچتے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ بس اسیقدر کہو کہ کوئی شریک نہیں تیرا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت میں یہہ کہنا اونکا ان کے کمال نادانی پر دلالت کرتا ہے کہ مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہے ع ؛

باب قصة حجة الوداع

یہ باب ہے قصہ حجۃ الوداع کی ف وداع واو کی زبر سے بمعنی رخصت کرنیکی ہے اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کی دسویں سال ہجری میں کیا یہہ نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اوسمیں لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ پکڑا اوپر رسالت پہونچانے اور احکام کی یہ بیان یہہ حدیث جابر کی جامع ہے اسرار و نکات کی بہت سی صورتوں میں اور اگر کوئی تأمل کرے تو اس سے بہت زیادہ نکل سکتی ہیں ع ؛

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بالمدينة تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس بالحج في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير فخرجنا معه حتى اذا اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستثفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء اهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك قال جابر لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل المقام بينه وبين البيت وفي رواية انه قرأ في الركعتين قل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رہے مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں

کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پہر خبر کی لوگون مین یعنے ندا کی ندا کرنی والی نی حضرت کی حکم سی سوین سال مین یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا
رکھتی ہین پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پہونچی ہم ذو الحلیفہ مین
پس جنے اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بہیجا اسما نی یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرون مین یعنے بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندہون یا نہین
اور باندہون تو کیونکر باندہون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندہ ساتھہ کپڑی کی اور احرام باندہ پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد ذی الحلیفہ مین
پہر سوار ہوئے قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تہا یہانتک کہ جب کہڑی ہوئی ساتہہ حضرت کی اونٹنی اونکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھہ لبیک کہنے کی کہ وہ
یہہ ہی مین حاضر ہون تیری خدمت مین الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطی تیری حاضر ہون تیری خدمت مین
تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہی اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطی تیرے کہا جابر نی نہین تہے ہم یعنی پہلی امر سے نیت کرتی مگر حج کی نہ تہی ہم جانتی
عمرہ کو یعنی حج کی مہینون مین یہانتک کہ جسوقت آئی ہم نزدیک خانہ کعبہ کی ساتھہ حضرت کی بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتہہ رکہی اوسپر اور بوسہ دیا پہر جلدی چلی تین بار پہرے
مین اور چار بار پہری اپنی طور پر یعنی آہستہ پہر آگی بڑہی طرف مقام ابراہیم کی پہر پڑہے یہہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی نواحی اوسکی جای نماز پہر کردا
مقام ابراہیم کو حضرت نی درمیان اپنی اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ پڑہی حضرت نی دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون

ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اوس حج مین حضرت کی ساتھہ نوی ہزار آدمی جمع ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ایک سو تیس ہزار تہی اور اسما بی بی تہین جعفر
ابی طالب نی نکاح کیا پہر اونکی انتقال کی بعد حضرت ابو بکر سی نکاح اونکا ہوا پہر اونکی انتقال کی بعد حضرت علی سی ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائی تو
اسما حضرت ابوبکر کی نکاح مین تہین وہ اوسی محمد بن ابوبکر پیدا ہوئی اور غسل کر دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کی لیے
سنت ہی اور یہہ غسل نظافت یعنی ستہرائی کی لیے ہی نہ طہارت کی لیے اور ایسی عورت نفاس والی کو احرام کی لیے تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہی اور
احرام باندہ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہی اور یہہ اجماع ہی سب علما کا اور نماز پڑہی الخ یعنی دو
رکعتین سنت احرام کی پڑہین اور لایق ہی کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑہی اوسمین اور اگر نہ چلنے پاوی مسجد تک پڑہی تو بہی مضایقہ نہین اور اوقات کراہیت مین
نماز نہ پڑہی اور نماز فرض ہی قایم مقام اس نماز کی ہو جاتی ہی مانند تحیۃ المسجد کی اور نہین ہم جانتی عمرہ کو یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی معمول تہا ایام جاہلیت
مین کہ حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکو برا گنا جاتی تہی اب حضرت نی اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کا بیچ حج کی مہینون مین چنانچہ بیان اسکا آگی آتا ہی اور جس وقت
کہ آئی ہم الخ یعنی اول ذی طوی مین اوترے اور رات کو وہین رہے پہر نہائی اور داخل ہوئے مکہ مین ثنیہ علیا کیطرف سی چوتھی ذی الحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام
سی اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑہے اسلیے کہ واسطے تحیہ طواف ہی آو پہر جلدی چلی الخ یعنی کعبہ کے طواف کرنی مین سات بار گرد اوسکی پہرتی ہین پس تین بار
پہرے مین جلدی چلی کندہی ہلاکر جیسی پہلوان چلتی ہین اور چار بار اپنی چال چلی اور جلدی چلنی کا سبب یہہ تہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا
کی لیے مکہ مین آئے تو مشرکون نی کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نی لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نی مسلمانون کو فرمایا کہ اسطرح چل کر اظہار قوت کرو پہر بعد
دور ہونی علت کی بہی وہ حکم باقی رہا اور اسی حدیث مین ذکر اضطباع کا نہوا وہ بہی مسنون ہی وقت طواف کی چنانچہ اور حدیثون مین مذکور ہی اور اضطباع
اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کاندہی پر ڈال لیتی ہین وہ بہی اظہار قوت کی لیے تہا اور پہر آگی بڑہی طرف مقام ابراہیم کی یعنی
بعد طواف کرنیکی مقام ابراہیم کیطرف گئی اور مقام ابراہیم نام ایک پتہر کا ہی کہ اوسپر حضرت ابراہیم نی کہڑی ہو کر کعبہ کو بنایا تہا اوسمین نشان ہین اونکی پانوکا
اور معنی مقام ابراہیم کی ہین جگہہ کہڑی رہنی ابراہیم کی اور اب وہ آگی خانہ کعبہ کی ایک حجرہ مین رکہا ہی پس اوسکی پیچہی کہڑی ہو کر حضرت نی دو رکعتین پڑہین
اور اس جگہہ کہڑی ہو کر نماز پڑہنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہہ حرم مین پڑہے خواہ مسجد حرام مین خواہ باہر مسجد کے اور یہہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک

بعد ہر طواف کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہین اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑہی اور قل یا ایہا
مین پس تقدیم سورۂ متاخر کی اوپر سورۂ مقدم کی لازم آتی توجیہ اسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ واو مطلق جمع کی لیے ہی یعنی دونون رکعتون مین دونون سورتین
پڑہین تقدیم و تاخیر کچہہ نہین سمجہی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اسمین یہہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کی لیے اور قل یا ایہا
الکافرون واسطی تبری شرک کی پس مقدم کیا توحید کو واسطی اہتمام شان اوسکی اور بعضی روایتون مین تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بہی آئی ہی

ح ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي
ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى
الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ

پہر پہرے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پہر نکلی دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سی طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوئی صفا سی پڑہا یہہ
تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کیسی ہین یعنی اللہ کی دین کے نشانیون مین اور فرمایا شروع کرتا ہون مین ساتہ اوس چیز کی کہ شروع کیا اللہ نی ساتہ
اوسکی یعنی جیسی اللہ تعالی نی اول ذکر صفا کا کیا اور پہر مروہ کا اسیطرح مین بہی اول صفا پر چڑہتا ہون اور پہر مروہ پر پس شروع کیا
صفا کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو پہر سامنی ہوئی بیت اللہ کی پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان
اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہی بادشاہت اور اوسکی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کی بول بالا کا جو کہ کہا تہا اور مدد کی بندی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہونکو
تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پہر دعا کی درمیان اسکی کہا مانند اسکی تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی اور پہر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پہر اوترے
صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروہ کی یہانتک پہونچی قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میل سے پستی مین پہر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہ گئے
دونون قدم حضرت کی یعنی نشیب سے بلندی مروہ پر چڑہنی لگی آہستہ چلی یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئی مروہ پر پہر کیا مروہ پر جو کیا تہا صفا
پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پہرنا مروہ پر پکارا اس حالت مین کہ وہ تہی مروہ پر اور لوگ تہی نیچی پہاڑ کی فرمایا اگر مین پہلی جانتا امر اپنی سی جو کچہہ جانا
مین پیچہی نہ لاتا مین ہدی ساتہ اپنی اور کر ڈالتا مین حجکو عمرہ پس جو ہو تم مین سے کہ نہو ساتہ اوسکی ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سے نکلے بعد
عمرہ ہو اور کر ڈالی حجکو عمرہ پس کہڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے کی لیے ہی یہہ حکم یا ہمیشہ کی لیے پس الجہائین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان اپنے ایک ہاتہ کی دوسرے ہاتہ کی اونگلیونمین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہہ حکم خاص اسی برس کو
نہین ہے بلکہ ہمیشہ کو ہی یعنی جائز ہی عمرہ حج کی مہینونمین ہمیشہ کو ف یہانتک دیکہا خانہ کعبہ کو اوس زمانہ مین کہ صفا پر سے عمارات نہ تہا اب
عمارت مسجد الحرام کیسی چہپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دروازون حرم کیسی کہ محاذ اوسکی ہی معلوم ہوتا ہی اور جو کیا تہا صفا پر یعنی ذکر اور دعا

کی تھی تو پہنچے مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی سات بار کی صفا سے مروہ تک ایک بار اور مروہ سے صفا تک دوسرا بار اسیطرح سات بار سعی کی اس
ابتدا سعی صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھیرنا مروہ پر الخ اور یہہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی وجہ سے اور اصل اسکی
یہہ ہے کہ حضرت اسمعیل جن دنوں میں چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمعیل انکی نظر سے پوشیدہ
ہو گئے وہ صفا اور مروہ پہ چڑہ کر انکو دیکھتی تہیں پس یہہ انکی سنت سے حضرت نے بہی بجا لائی اور اب مٹی بہر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کے وہ نشیب باقی نہیں
رہی ہاں نشان بنا دئے ہیں بجا آوری سنت کی لیئے ہاں دوڑتے ہیں درا گر میں پہلے جانتا امر اپنی سے الخ تمام اس کلام کی درازی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لائے ہیں عمرہ کریں اور احرام سے نکل آویں اور فسخ حج ساتھ
عمرہ کی کریں اور بعد ازاں ایام حج میں احرام باندہیں اور حج کریں اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنے احرام پر بھی حج تک ہے اور ادا کرنے حج کی احرام
سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تہے احرام باندہے رہے پس یہہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندہے رہیں اور ترک متابعت انکی کا کریں دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارا اور عرفہ کی سوا پانچ روز کی نہیں ہے پس مناسب نہیں کہ
احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور تہوڑے دن ہماری منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ میں جاویں اور حج کریں اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کے
مہینوں میں نہایت برا تہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کہ اگر میں حکم الہی اسطرح سے اگر میں پہلے سے جانتا کہ نکلنا احرام کا پہر مشروع ہوگا
تو میں بہی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرہ کے کرتا میں وہ نہیں جانتا تہا کہ حکم الہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علمانے
بیچ اس فسخ حج کی ساتھ عمرہ کے کہ آیا یہہ خاص صحابہ ہی کے لیے تہا اوسی سن میں یا اوروں کو بہی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل
ظاہر سے کہ یہہ خاص صحابہ ہی کی لیئے تہا بلکہ یہہ حکم باقی ہے قیامت تک پس جائز ہے واسطے اوس شخص کے کہ احرام باندہا حج کا اور ہدی اوسکے ساتھ ہووے نہیں فسخ
احرام حج کا ساتھ عمرہ کے اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرہ کے اور کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علمائے سلف و خلف نے کہ یہہ خاص صحابہ ہی کی لیے تہا
اوس سن میں تاکہ مخالفت ہو جاوے او چیز کی جو تہی اہل جاہلیت کے کہ حرام جانتے تہے عمرہ کو حج کے مہینوں میں اور اس حدیث پر عمل کیا ہے امام ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جو
کوئی احرام باندہے عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندہے عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکے
دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ سے بعد فارغ ہونے اعمال عمرہ سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ۱۲ ح ع **وَقَدِمَ**
عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِیْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُھِلُّ بِمَا اَھَلَّ
بِہٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَکَانَ جَمَاعَۃُ الْھَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِہٖ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ کُلُّھُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ
تَوَجَّھُوْا اِلٰی مِنًی فَاَھَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَکَثَ
قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّۃٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّہٗ
وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کَمَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَۃَ فَوَجَدَ الْقُبَّۃَ
قَدْ ضُرِبَتْ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَنَزَلَ بِھَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ
اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ
الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ

وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُزَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ
اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ
وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ
يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ اور لائی حضرت علی یمن سی کچھ
اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی یمن کی حاکم ہو گئی تھی وہاں سی کچھ اونٹ حضرت کی لیی لائی یہہ فرمایا حضرت نی حضرت علی کو کہ کیا کہا
تم نی اوس وقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنی احرام کی کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نی کہ کہا تھا مینی یا الٰہی تحقیق مین احرام باندھتا ہون
ساتھہ اوس چیز کی کہ احرام باندھا ساتھہ اوسکی رسول تیری نی فرمایا حضرت نی کہ پس تحقیق ساتھہ میری ہدی ہی یعنی یہہ نیت کی ہی تو مین احرام عمرہ کا باندھے
ہوئی ہون اور میری ساتھہ ہدی ہی پس احرام سی نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمری اور حج سی پس تم بھی احرام سی نکلو کہا جابر نی پس تھی سب اونٹ
کہ لائی اونکو حضرت علی یمن سی اور وہ کہ لائی اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نی پس حلال ہوئی لوگ سب اور کتروائی بال اپنی یعنی جنکی ساتھہ ہدی
نہ تھی وہ احرام سی عمری کی نکل آئی بعد فارغ ہونیکی عمری سی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھی اونکی ساتھہ ہدی نہ حلال ہوئی پس جبکہ ہوا دن ترویہ
کا یعنی آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی متوجہ ہوئی یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندھا حج کا صحابہ نی یعنی اونہون نی کہ احرام عمرہ سی نکل آئی تھی
بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی اور سوار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب کہ آفتاب طلوع ہوا اور پڑھی منا مین پس نماز ظہر کی منی مین یعنی مسجد خیف مین ظہر اور عصر
اور مغرب و عشا اور فجر کی پھر ٹھیری رہی یعنی بعد ادا کرنی نماز فجر کی تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھہ خیمہ کی کہ تھا بنا ہوا اونٹ کی
کھال کا جاوی حضرت کی لیی وادی نمرہ مین پھر چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سی طرف عرفات کی اور نہین گمان کرتی تھی قریش مگر یہہ کہ حضرت
ٹھیری ہونگی حج کی لیی نزدیک مشعر حرام کی جیسا کہ تھی قریش کرتی جاہلیت مین پس گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی یہانتک کہ آئی میدان عرفات
مین پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا حضرت کی لیی نمرہ مین پس اوتری اوسمین یعنی اور ٹھیری رہی اوسمین یہانتک کہ جب ڈھل گیا دوپہر حکم کیا ساتھہ اونٹنی قصوی کی
کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کی لیی پھر آئی حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی نمرہ کی پھر خطبہ فرمایا لوگونکو اور فرمایا کہ تحقیق
خون تمہاری اور مال تمہاری حرام ہین مینہ یعنی تمہین ایک دوسری کا خون کرنا اور مال کسیکا چوری دغابازی سی کھا جانا حرام ہی مانند حرمت دن تمہاری کی یعنی
عرفہ کی بیچ اس مہینی تمہاری کی یعنی ذی الحجہ کی بیچ اس شہر تمہاری کی یعنی مکہ کی یعنی جیسا تم حرام جانتی ہو کسی مال لینی کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور اس
مہینی مین اور اس شہر مین اسیطرح سی ہمیشہ ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہی خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچی قدمون میری کی رکھی گئی
ہی اور پست و پامال ہی یعنی باطل و موقوف ہی یعنی جو کچھ کسی نی کیا پہلی اسلام کی معاف کیا مینی اور جو رسمین جاہلیت کی تھین موقوف کین اور خون
جاہلیت کی موقوف کئی یعنی قصاص اون کا نہین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہی واسطی یاد دلانی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ
موقوف کرتا ہون اپنی خونون سی خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہی اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کی قتل کیا تھا اوسکو ہذیل نی اور سود جاہلیت کا موقوف
کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مینی اپنی سودون مین سی سود عباس بن عبد المطلب کا ہی پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پس ڈرو اللہ سی بیچ حق عورتون کی
پس تحقیق تمنی لیا ہی اونکو ساتھہ امان اللہ کی یعنی ساتھہ عہد و پیمان کی کہ مستحکم کیا ہی یا ساتھہ ذمہ کی کہ تمنی اوس سی لیا ہی بیچ رعایت حقوق اونکی اور حلال

کیا تمنی اونکی شرمگاہونکو ساتہہ حکم اللہ کی کہ فانکحوا ہی اور تمہارا حق اونپر یہہ ہی کہ نہ آنی دین تمہاری بچہونون پر کسو کو کہ مکروہ جانتی ہو تم اونکی آنیکو یعنی
نہ آنی دوین گہر مین بیگانہ کسیکو بغیر مرضی تمہاری خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہہ کام یعنی آنی دین بیگانہ کو پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمپر
روزی ہی اونکی یعنی کہانا پینا اور اسیکی حکم مین داخل ہی مکان رہنیکا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کی اونکی ساتہہ تحقیق چہوڑی مینی تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین
گمراہ ہونگی بعد چہوڑنی میری اوسکو تم بان بعد تمسک مانگی ساتہہ اوسکی و عمل کرنگی ویسہ اگر تمسک مارو گی ساتہہ اوسکی وہ چیز کتاب اللہ ہی اور تم پوچہی جاؤ گی
بیچ میری پہنچانی اور نہ پہنچانی سی احکام دین کو پس کیا جواب دوگی کہا صحابہ نی گواہی دینگی ہم یعنی رو برو اللہ تعالی کی یہہ کہ تحقیق پہنچایا تمنی پیغام
اور ادا کی تمنی امانت اور خیر خواہی کی تمنی پہر اشارہ کیا حضرت نی ساتہہ انگشت شہادت کی اس حال مین کہ اوٹہایا اوسکو طرف آسمان کی اور جہکایا
اوسکو طرف لوگونکی اور کہا تین بار یا الہی گواہ رہ یا الہی گواہ رہ یعنی اپنی بندونکی اقرار پر کہ اونہون نی اقرار کیا پہنچانیکا **ف** کترانی بال منڈانا یا کترانا
وقت نکلنی کی احرام سی فضل ہی اور باوجود اسکی صحابہ نی بال کترائی اسلیے کہ باقی تہا حج مین اونکی دین اور متوجہ ہوئی طرف منی کی یعنی آٹہوین تاریخ منی
مین جانا اور وہان ٹہرنا ہماری نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہی اور نمرہ ساتہہ زبر نون کی اور زیر میم کی نام ایک پہاڑ کا ہی قریب عرفات کی کہ زیر
حرم کی وہان تمام ہوتی ہی اور عرفات حل مین ہی اور نہین گمان کرتی تہی قریش یعنی قریش گمان کرتی تہی کہ حضرت ٹہرینگی نزدیک مشعر حرام کی کہ نام ایک
پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتی تہی کہ مزدلفہ مین ٹہرتی تہی اور اوسکو کہتی تہی کہ یہہ موقف حمس یعنی جگہہ ٹہرنی قریش و اہل
حرم اللہ کی ہی اور عرفات مین نہین جاتی تہی بخلاف تمام عرب کی کہ وہ وقوف عرفات مین کرتی تہی پس اونہون نی گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ
مین ٹہرینگی پر حضرت وہان نہ ٹہری اور عرفات مین پہونچی اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبی پڑہی اول مین احکام حج کی بیان کیی اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی
عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا بنسبت پہلی کی اور اسمین نرمی تہی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ حارث چچا تہی حضرت کی بیٹی عبد المطلب کی اونکا بیٹا تہا ربیعہ اور ربیعہ
کا بیٹا تہا ایاس اوسکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی لیی دیا تہا جس ایام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل مین سی کسی نی ایاس کو پتہر مارا وہ مر گیا
پس ایاس حضرت کی چچا کی پوتی تہی اونکی خون لینی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی ایام جاہلیت مین
سود کہاتی تہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہ بہی حضرت نی معاف فرمایا ۱۲ ح م ع ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ
وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ
وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پهر اذان دی بلال نے پهر تکبیر کهی پهر پڑہے نماز ظہر کے پهر تکبیر کہے پهر پڑہے نماز عصر کے اور نہ پڑہا درمیان
اون دونون کی کچهہ یعنے نہ سنت نہ نفل پهر سوار ہولے یہان تک کہ آئے میدان عرفات مین ٹهہرنے کی جگهہ پس کیا پیٹ
اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتهرون کی اور کیا جبل مشاة کو کہ نام ایک جگهہ کا ہی آگے اپنے اور سامنے ہوے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کهڑے یہانتک
کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تهوڑسی یہانتک کہ غایب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچهے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پهر نماز
پڑہی اوسمین مغرب اور عشا کی ساتهہ ایک اذان اور دو تکبیرون کی اور نہ پڑہی درمیان اون دونونکے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پهر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئے
فجر پهر پڑہی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے اونکی فجر ساتهہ اذان اور تکبیر کی پهر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کهڑے ہوئے قبلہ کی
اور دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کهڑے یہانتک
کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچهے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کی پس حرکت دی سواری کو تهوڑسی
پهر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کی یہانتک کہ آئے جمرہ کی پاس کہ نزدیک درخت کی ہی پس پهینکین اوسپر سات کنکریان مانند کنکریون خذف
کی یعنی جو کہ انگلیون مین رکهکر پهینکتے ہین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تهین تکبیر کہتے تهے ساتهہ ہر کنکری کی اون کنکریونسے مارین
حضرت نے کنکریان نالے کے اندر سے پهر پهرے طرف جگهہ قربانی کرنیکی اور مارے اپنے ہاتهہ سے تریسٹہ اونٹ ساتهہ ہاتهہ اپنے کی پهر دیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کئے اونہون نے
باقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو اپنے ہدی مین پهر حکم کیا حضرت نے ساتهہ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کی ہر اونٹ مین سے پهر ڈالی گئی ٹکڑے گوشت
کی ایک ہانڈی مین پس پکائی گئی ہانڈی پس کهایا دونون صاحبون نے اوس ہانڈی کی گوشت مین سے اور پیا دونون نے اوسکی شوروی مین سے پهر سوار ہوے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑہی مکہ مین ظہر کی پهر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس کہ پانی پلاتے تهے
اور اولاد اونکی پاس کہ پلاتی تهی پانی زمزم کا پس فرمایا کهینچو اے اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا
کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے تمہارے کی تو البتہ کهینچتا مین پانی ساتهہ تمہارے یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجهے کهینچتے دیکهکر بسبب اتباع میری کے کهینچین گے
اور ازدحام کرینگے اور یہہ منصب تمہاری ہاتهہ سے جاتا رہیگا اگر یہہ خوف نہوتا تو مین بهی تمہارے ساتهہ کهینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب نے اونکو ڈول پس پیا
حضرت نے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پهر پڑہی نماز عصر کے آخر یعنی پہلے کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین اسکو جمع تقدیم کہتے ہین عرفات مین وقوف
کرنیکی لئے یہہ دونون نمازین ملا کر پڑہ لیتے ہین اور اونکی درمیان مین سنت و نوافل نہ پڑہے تاکہ باطل ہو جاوے جمع اسلئے کہ پے درپے پڑہنا ان نمازونکا واجب ہے
اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تاکید اور بیان غروب کا ہی تاکوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہی اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین کہ نام ایک
جگهہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کی وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب ہی پس حضرت نے وہان پہونچکر نماز
پڑہی ساتهہ ایک اذان اور دو تکبیرونکی جیسیکہ ظہر و عصر عرفات مین پڑہین تهین اور یہی مذہب تینون اماموں کا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی ساتهہ ایک اذان اور
ایک تکبیر کی مین بلکہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کی واسطے زیادتی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج
ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہی اور ترمذی نے بهی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ
مین وقوف یعنی ٹهیرنا وہان کا واجب ہے ہماری نزدیک اور محسر نام ایک جگهہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وہان پہونچے تو سواری کو حرکت دی
یعنے جلدی ہانکی تهوڑسی دور یعنی بقدر مسافت دس پتهر ادی کی اور سبب جلدی چلنے کا یہہ تها کہ عادت شریف یہہ تهی کہ جس جگهہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہو
تا تو وہانسے جلدی گذرتے از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئے تهے وہانسے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین ٹہرتے

یہہ الرقی تہی اونکی مخالفت کی ہی جلدی چلتی تہی پس ہر کسیکو مستحب ہے کہ وہانسی جلدی گذری حضرت کی پیروی کی ہی اور یہہ چلی بیچ کی راہ جس راہ سے جاتی ہوئی ثنیہ علیا یعنی تہی وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق سنت کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑونکا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرۃ پر ہی یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ تہی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرۃ کہتی ہین منار یکو وان کہتی مناری ہین کہ اونپہ سنگریزی مارتی ہین مفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی و نحر کیا الخ یعنی حضرت نی اونکو حصہ دے دی کہ تا اپنی طرفسی ذبح کرین یا تو مابقی اونٹونمین سی دی یا اور رومین سے اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکی گوشت مین سی کہانا مستحب ہے اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ و طواف رکن کہتی ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بہی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکی میں اور ابن عمر سی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نی نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہہ تطبیق کی دونونمین یہہ ہے کہ حضرت نی مکی مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہونگی وسکو عبد اللہ بن عمر نی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوی کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نی ظہر مکی مین پڑہی اسلیی کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ترجمہ ع وعن عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکی مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا فقط اور نہ ہدی لایا پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتہہ منڈانیکی یا بال کترانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا پس چاہیی کہ احرام باندہی حج کا ساتہہ عمرہ کی یعنی داخل کری حج کو عمرہ مین پس ہووی قارن پہر نہ نکلی احرام سی یہانتک کہ حلال ہو دونوںسی یعنی تمام کری افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ ذبح کرنی ہدی اپنی کی یعنی دن عید کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کی ساتہہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتہہ عمرہ کی وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نی پس حائض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینی خانہ کعبی کا یعنی واسطی عمرہ کی اور نہ سعی کی تہی مینی درمیان صفا اور مروی کی یعنی اسلیی کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی والا حیض مین سعی نہین منع ہی پس ہمیشہ رہی مین حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینی مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہولوں مین سر اپنا اور کنگہی کروں مین یعنی نکلوں مین احرام عمری کسیی اور مباح کروں اون چیزونکو کہ حرام ہوئی تہین بسبب احرام کی اور احرام باندہوں حج کا

بعد ایک

بعد اسکی وہ چھوڑ دو یعنی عمرہ کو یعنی پہر جب فارغ ہوئی حج سی تو احرام قضا عمرہ کا کرو ان پس کیا مینی یہانتک کہ ادا کیا مینی حج اپنا بہیجا ساتہہ میری عبد الرحمن بیٹی ابی بکر کو میکو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرو مین بدلی عمری اپنی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصون نی کہ احرام باندہا تہا ساتہہ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کی پہر احرام سی نکل پہر گیا اور طواف پیچہی اسکی کہ پہری منا سی طرف مکی کی اور یہہ طواف حج کی لیی کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکی نہین کہ کیا اونہون نی طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکی سی ہی خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے اور احرام عمری پر شرط ہی کہ حل سی باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم مین باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا یا داخل کیا ایک کو دوسری مین ونہون نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمرہ کی لیی جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیی حدیث سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن ہے اور وہ جبکہ مکی مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل یہہ ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہ مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی ایطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ۔ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندہا اور پہر حج کا پس لیچلی ساتہہ اپنی ہدی ذی الحلیفہ سی کہ نام ایک جگہہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہی بعضی لوگونمین سے یعنی جنہون نی کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی اون مین سے وہ تہی کہ نہین ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی مین فرمایا واسطی لوگونکی یعنی عمرہ کرنی والونکی جو کوئی تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ باز رہا ہی اوس سے یعنی احرام سی نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ ہو تم مین سے ہدی لایا ہو طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروہ مین اور کترواوی بال اور چاہیی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمری کی سے یعنی جو چیزین منع تہین احرام مین وہ مباح ہوئین پہر احرام کری ساتہہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی

سے منا یعنی کہ واجب ہے بہ تمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائے عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے
تین دن بیچ حج کی یعنی حج کی مہینوں میں بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو رکھیں اور سات دن جبکہ پھرے فقط
اہل اپنی کی یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے میں ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ میں یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو
پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کی ہیں ان میں سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پہر جلدی چلے طواف کرتے ہیں تین بار اور چار بار چلے اپنی
چال یعنی ایک بار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتے ہیں اوسکو شوط کہتے ہیں پس سات شوط بطور مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی نماز نزدیک
مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پہر پہرے
یعنے خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پہر پہرے صفا مروہ میں سات بار پہر نہ حلال ہوئے کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلے جابتک کے تمام کیا حج اپنا
اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسویں ذیحجہ کو پس حلال ہوئے ساتہہ حلق کی ہر چیز سوا جماع کی اور چلے یعنی منا سے مکے میں آئے پہر طواف کیا
خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اوس سے یعنے اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوس چیز کے
کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد متمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور
وہ قارن میں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے عمرے کے ساتہہ حج کی **شرح** **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدي فليحل الحل كله فان العمرة قد دخلت في الحج الى يوم القيمة
رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے سب طرحکا حلال ہونا اسلیئے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل
ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینوں حج کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** بیان ہے تمتع سے مراد تمتع لغوی
ہے یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے **شرح** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عطاء قال سمعت**
جابر بن عبد الله في ناس معي قال اهللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله
عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا واصيبوا النساء قال عطاء ولم يعزم
عليهم ولكن احلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس امرنا ان نفضي الى نساءنا فناتي عرفة تقطر مذاكيرنا
المني قال يقول جابر بيده كاني انظر الى قوله بيده يحركها قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم اني
اتقكم لله واصدقكم وابركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدي فحلوا
فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بما اهللت قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدى له علي هديا فقال
سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله العامنا هذا ام لابد قال لا بل لابد رواه مسلم
روایت ہے عطا سے کہ کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیوں کے کہ تہے میرے ساتہہ سنی میں نے کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتہہ حج کی خالص تنہا یعنی بغیر آمیزش عمرے کی کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی

تاریخ کی کہ گذری تھی ذی الحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو اور پہنچو عورتونکی پاس یعنی اونسے بہی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی اونپر ولیکن حلال کر دین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیے پس کہا ہم نے یعنی بطریق تعجب کے نہین درمیان ہمارا اور درمیان عرفہ کی مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویونسی پہر حاضر ہون ہم میدان عرفہ مین حالت یہ ہے کہ ٹپکتی ہین عضو ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کی ہوئی ہونگی اور اسکو عیب گنتے تہے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تہے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکی کی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کہ ہلاتے ہین اوسکو کہا جابر نے پس کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق تم جانتے ہو کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہو جاتا مین جیسیکہ حلال ہوئی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اوس چیز کو کہ پیچہی جانا مینی نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ میرا احرام سی نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور مین بہی احرام سی نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پہر حلال ہوئی ہم اور سنا ہم نی اور اطاعت کی ہم نی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ ہونی سی ہو کر گئی تہی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا تمنی کہا ساتہہ اوس چیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسیکہ تہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ یا واسطی اسی سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کا حج کی مہینونمین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ساتہہ حج کی خالص ہے بات جابر کی بسبب عموم اپنی کی کہی ہے یہی کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نی نری عمرہ کا احرام باندہا اور بعضون نی حج اور عمرہ کا اور بعضون نی نری حج کا یا مراد صحابہ سی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہین یا مراد صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائی تہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نی یعنی تشبیہ دی منی کی منی کو ساتہہ ہاتہہ کی ہلنی کی کہ اسلام سی زیادہ تر مبالغہ ہو اور عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرنی مین اشارہ ساتہہ اعضا کی کرتی ہین

وعن عائشة انها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة او خمس فدخل علي وهو غضبان فقلت من اغضبك يا رسول الله ادخله الله النار قال اوما شعرت اني امرت الناس بامر فاذا هم يترددون ولو اني استقبلت من امري ما استدبرت ما سقت الهدي معي حتى اشتريه ثم احل كما حلوا رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا آئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذی الحجہ سی یا پانچوین پہر آئی میری پاس اس حالت مین کہ غصی تہی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتہہ ایک امر کی یعنی توڑنی حج کی ساتہہ عمرہ کی پہر وہ تردد کرتی ہین اور اگر تحقیق مین پہلی سی جانتا کام اپنی سی وہ چیز کو کہ پیچہی جانی مینی نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتہہ یہانتک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسی حلال ہوئی لوگ نقل کیا یہہ مسلم نی

باب دخول مكة والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اس باب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سی داخل ہووی اور کسطرف سی نکلی اور کسوقت آوی اور ذکر کی ہی کیفیت اداء طواف کی اور متعلقات اوسکی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرہ ذلک اور مکہ کی معنی ہین ہلاک و نقصان کرنیکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیی کہتی ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و کج روی کری اوسمین

الفصل الاول

فصل پہلی

وعن نافع قال ان ابن عمر كان لا يقدم مكة الا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلي فيدخل مكة نهارا واذا نفر منها مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح ويذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك متفق عليه اور روایت ہے نافع سے کہا تحقیق ابن عمر نہ آتے تھے مکہ میں مگر رات گذارتے ذی طوی میں یہاں تک صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکہ میں دن کو اور جب لوٹ کر جاتے تھے مکہ سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اوسمیں صبح تک اور ذکر کرتے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک مقام کا ہے قریب مکے کی اور حرم کی پس جب حضرت مکہ میں آتے تو رات کو ذی طوی میں استراحت کرتے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر مراد نماز سے نماز نفل ہے کہ داخل ہوتے جانتے ہیں پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب سب اصحاب کے جمع ہو جاویں اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ میں داخل ہونا کعبہ کو دیکھنے اور دعا کرنے کے لیے **وعن** عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء الى مكة دخلها من اعلاها وخرج من اسفلها متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آئے طرف مکے کی یعنی حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اوسمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سے کہ اسی طرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ مکہ کا بھی ادھر ہی ہے اور نشیب دوسری جانب میں ہے پس ان دونوں روایتوں میں منافات نہیں ہے کہ نشیب کی طرف سے ہو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ۱۲ مولانا **وعن** عروة بن الزبير قال حج النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرتني عائشة ان اول شيء بدأ به حين قدم مكة انه توضأ ثم طاف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج ابو بكر فكان اول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم عمر ثم عثمان مثل ذلك متفق عليه اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجھکو عائشہ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اسکی حضرت نے جس وقت کہ آئے مکے میں یہہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تھے یا متمتع پھر نہ ہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکر نے یعنی بعد حضرت کی پس تھا اول چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اسکی طواف خانہ کعبہ کا پھر نہ ہوا عمرہ پھر حضرت عمر نے پھر حضرت عثمان نے کیا مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ ابھی گذر چکا ہے کہ حضرت ذی طوی میں غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہ ہوا عمرہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنیکے مکے میں عمرہ کیا ولیکن چونکہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہوا عمرہ سے یہہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کر عمرہ نہیں کیا اور احرام سے باہر نہیں آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہہ کلام واسطے رد کرنے ان لوگوں کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہے کہ سب جو ان سے تھے عمرہ بعد حج کے نہیں کیا بلکہ اکتفا کیا اسی عمرہ پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ۱۲ ح ع **وعن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طاف في الحج والعمرة اول ما يقدم سعى ثلاثة اطواف ومشى اربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت طواف کرتے بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آتے ہی جلدی چلتے تین شوط میں اور چلتے اپنی چال چار میں پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کی پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کعبے کے گرد جو ایکبار پھرے تو اسکو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے میں تین بار تو حضرت جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے اور اونچلتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال ۱۲ ح **وعنه**

قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا وَّکَانَ یَسْعٰی بِبَطْنِ الْمَسِیْلِ اِذَا طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہ جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیرین اور چلی موافق چال اپنی کی چار پہیرونمین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جس وقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہے ہماری نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سر و پہ نشان بنا دیی ہین پہچانی کی لیی اوسمین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک فرق اوس کر سکی ع ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ مَشٰی عَلٰی یَمِیْنِہٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی واہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی باز و ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَرَبِیٍّ** قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کیسی پس کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبے کے چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہے اور دوسرا سامنی اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہے لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن جو ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتی ہین پس رکن جسمین حجر اسود ہے اوسکو دو ہری فضیلت ہے ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا یا ہوا ہی اور دوسرے یہہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہہ دونون فضیلت رکہتی ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیی گئی ہین ساتہہ استلام اور استلام کی معنی ہین لمس یعنی چہونا یا تو ساتہہ ہاتہہ کی یا ساتہہ بوسہ دینی کی یا ساتہہ دونون کی اور رکن اسود اسبکا افضل ہے اوسکو بوسہ دیتی ہین یا ہاتہہ پہیرکر لگا کر یا اشارہ کرکر چومتی ہین اور رکن یمانیکو فقط ہاتہہ ہی چہوتی ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتی ہین نہ ہاتہہ لگاتی ہین ﴿ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَّسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو ساتہہ محجن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اونٹ پر حضرت نی جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت اپکی ہوگی یا بسبب عذر کی کیا پیادہ پا طواف کرنا ہماری نزدیک واجب ہے اور بیہقی شافعی نی کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت تفنن سوار ہوکر چلی کیا کہ تا سب لوگ دیکہین حضرت کو اور آپکے کمال دیکہائی اور وارد ہوا ہی کہ یہہ ثابت ہوا ہی بلاشبہہ کہ حضرت نی رمل کیا یعنی جلدی چلی موندہی ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی طواف کیا سوار ہوکر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تہا اور سوار ہوکر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کی کہ اوسکو طواف رکن بہی کہتی ہین غرض یہ کہ غرض یہی تہا کہ لوگ دیکہکر افعال طواف کی سیکہین اور محجن کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سی حضرت اشارہ کرتی تہی اور اوسکو پہر چومتی تہی ع ﴿ **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتَی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتی

حجر اسود پر اشارہ کرتی طرف اوسکی ساتھہ ایک چیز کی یعنی لکڑی کی کہ تہی ہاتھہ میں تہی اور اللہ اکبر کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حضرت ازدحام خلائق
کی سبب سے اسطرح اشارہ کرتی ہونگی یہی ہے مذہب میں ہمارے کہ اشارہ کیا جاوی اگر جگہہ جابیر ہو بوسہ لینی یا ہاتھہ لگانی سی تو اشارہ کری ع
وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ
الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہا دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تہی خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور
اشارہ کرتی تہی طرف حجر اسود کی ساتھہ لکڑی خمدار سر کی کہ ساتھہ تہی آپکی اور بوسہ دیتی اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت سی بعضی
روایتوں میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھہ لگا کر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق انمیں یون کیجاوی کہ کسی طواف میں بوسہ دیا
ہو اور کسی میں ہاتھہ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کی یا یہہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دیتی ہون
اور کسی کی بعد ہاتھہ لگا کر چومتی ہون اور کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون بسبب ازدحام کی مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ
لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي
بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ذکر کرتی تہی ہم یعنی
لبیک کہتی میں اور بعضوں نی کہا کہ نہین قصد کرتی تہی ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تہا نہ عمرہ پس ذکر کرنا عمری کا یہہ نہین لازم آتا کہ نیت میں
ہی نہ تہا پس جبکہ پہونچی ہم سرف میں حائض ہوئی میں پس تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تہی یعنی گمان اسکی کہ حیض بازرکہی گا حج
سی پس فرمایا حضرت نی شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نی ہان فرمایا پس تحقیق یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نی اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو
کرتی ہین حاجی سوا اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہوی تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سرف نام ایک جگہہ کا ہی جو کوس
ایک سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نکر اور اسیطرح سعی بہی نکری حائض اسلیے کہ نہین درست ہی سعی مگر بعد طواف کی اور یہان تک
کہ پاک ہو وی تو یعنی حیض سے اور نہالی تو طواف و سعی کرنا اور یہہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی ولم اہلل الا العمرۃ یعنی نہین احرام باندہا
تہا میں نی مگر عمرہ کا یا الہی کچہہ نہین منبی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہین ذکر کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سے یہہ ہی کہ نہین تہا قصد سبہی
ہمارا اس سفر سی مگر حج کوئی سی قسم ہوں اوسکی کی وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنی والا تہا اور بعضا تمتع کرنی والا
اور بعضا قران کرنی والا اور میں نی قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا میں نی پہر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف
حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہہ کہ موقوف کرون اوسکو اور کرون میں تمام افعال حج کی سوا طواف اور سعی کی ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ
بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ
فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا
مجکو ابوبکر نی اوس حج میں کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی بیچ جماعت کی کہ حکم کیا تہا
اونکو اعلام کری لوگونمین خبردار ہو نہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات میں حج کو نجاسکی حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیونکا کر کر حج کی لیی بہیجا
اور یہہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکر رض وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمیں ابوہریرہ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی طرف

بھیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کریں لوگوں میں کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے جو کہ خاص مسلمانوں ہی کی ہے یہہ بات بموجب اس آیت کی تھی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا اور یہہ اعلام کریں کہ نہ طواف کریں خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی ننگے کرینگے ہم اون کپڑوں میں کہ جنمیں گناہ کرتے ہیں اس سے منع فرمایا ۔ ع ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے مہاجر مکی سے کہا سوال کیے گئے جابر حال اوس شخص کیسے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اوٹھاوے دونوں ہاتھ اپنی یعنی یہہ مشروع ہے یا نہیں پس کہا جابر نے کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ تھے ہم کرتے یہہ یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کی دعا کرنے میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اوٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کیلیے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اوٹھاوے دعا کرنے میں ملا علی قاری نے مرقات میں مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اوٹھاوے یہہ مناسک میں کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہے جو دیکھا تو اوسمیں اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض نے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے مکہ میں پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کی پھر بوسہ دیا اوسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑھے اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اوٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اوٹھائے ہاتھ اپنے یعنی دعا کیلیے اور یہہ جو عوام کرتے ہیں کہ ہاتھ اوٹھاتے ہیں ہاں ساتھ تکبیر کی جیسے کہ نماز میں اوٹھاتے ہیں یہہ اصل اسکی نہیں شرع ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اوسمیں پس جو کوئی بولے اوسمیں پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کرتے ہیں یہہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہے یعنی ثواب میں لیکن فرق یہہ ہے کہ طواف میں کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہیں جیسے کہ نماز میں مفسد ہے اور مراد یہہ ہے کہ کلام اور جو چیزیں کہ حکم میں کلام کی ہیں منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہیں اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نہیں شرط ہے طواف میں مونہہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہیں منع کیا گیا ہے واسطے اصل طواف کی نیت اور اور شرطیں نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ و ڈھکنا ستر کا معتبر ہیں نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہہ چیزیں جیسے نماز میں شرط ہیں ویسے ہی طواف میں بھی شرط ہیں اور ہمارے نزدیک واجب ہیں اسلیے کہ مثل نماز ہونے سے نہیں لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ۔ ع ۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ بہت زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کردیا اوسکو گناہوں اولاد آدم کی نے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ ع ۔

جمراسود کو ہاتہہ لگانی اونکی گناہونکی تاثیر سی سیاہ ہوگیا ہی کہا چاہیی کہ جب پتہر مین یہہ اثر ہوا گناہونکا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلونکا سبب کرنی گناہونکی
معاذ اللہ منہا ۱۲ ع ن **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بہما
ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچ حق حجراسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی کہ واسطی اوسکی ہونگین دو آنکہین کہ دیکہی گا ساتہہ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا
ساتہہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہہ حق کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ساتہہ حق کی یعنی حسنو
ساتہہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنی مجہی بوسہ دیا تہا اور یہہ حدیث ہی محمول ہی ظاہر پر
ایسی کہ حق جانتی قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاء ما بین المشرق والمغرب
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق حجراسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتو
بہشت کیسی دور کیا اللہ تعالی نی نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کردیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہہ کہ تا ایمان بغیب ہو ۱۲ ع **وعن** عبید بن عمیر ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین
زحاما ما رأیت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزاحم علیہ قال ان افعل فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ان مسحہما کفارۃ للخطایا وسمعتہ یقول من طاف بہذا البیت اسبوعا فاحصاہ کان کعتق رقبۃ وسمعتہ
یقول لا یضع قدما ولا یرفع اخری الا حط اللہ عنہ بہا خطیئۃ وکتب لہ بہا حسنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبید بن عمیر سی
یہہ کہ ابن عمر ہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتہہ لگانی رکنونکی یعنی حجراسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکہا مینی کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی کہ غلبہ کرتا ہون اوپر یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنونکی کہتی ابن عمر اگر کرون مین غلبہ تو انکار و تعجب نہ چاہیی کہ تحقیق سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتہہ لگانا ان دونون رکنونکا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی جو کوئی طواف کری
خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات وسنن وآداب اوسکی بجا لاوے ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردہ کی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی
تہی نہین رکہتا کوئی قدم اور نہین اوٹہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سبب سے اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی
سبب اوسکی نیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** غلبہ کرتی لوگون پر یعنی لوگونکو ہٹا کر چیر کر وہان پہونچتی ہاتہہ لگاتی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوتی
اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ دہکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورتین چاہیی کہ دور سی ساتہہ ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر
ہوچکا ہی اور سات بار مین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور
دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری ۱۲ ح با مظہر مولانا **وعن** عبد اللہ بن السائب قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجراسود اور رکن یمانی کی
ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** صفیۃ بنت شیبۃ
قالت اخبرتنی بنت ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار آل ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہہ عورتون قریش کی گہر ال ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی شمل و برکت سی پس دیکہا مینی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اس حال مین کہ تحقیق تہہ بند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گردش کرتا تہا اونکی کسبب شدت دوڑنیکی اور سنا مینی اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نی ساتہہ اختلاف کی **ف** لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکہی کی معنی یہہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہے اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع **وعن** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایکطرف ہوجاؤ ایکطرف ہوجاؤ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ سعی سنت نہی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی کی ہو کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لئی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہے بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتی نہ تہی اونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہوجاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی او مقصود اس سے طعن ہے اون لوگون پر کہ یہہ حرکت کرتی ہین متع ع **وعن** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حالمین کہ اضطباع کرنی والی تہی ساتہہ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر دہنی بغل کی نیچے سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی ہتکی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرحکی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی متع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ کا نزدیک مکہ کی پس جلد جلد بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو بیچ اپنی بغلونکی پہر ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈہون پر نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اضطباع کیا جوکہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے ساری طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ وہ تین شوطون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سوا طواف کی اور یہہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمرہ مین سکی کچہہ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین متع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ روایت ہی ابن عمر سی کہا نہین چہوڑا ہمنی ہاتہہ لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بہیڑ مین و نہ چہیڑ مین جبسی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی ان دونون کو نقل کی

یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہیں چھوڑا میں نے اسکو جب سے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوے اسکو **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا شکایت کی میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے لوگوں کے حالانکہ تو ہو سوار پس طواف کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوے خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتے تھے سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسے کہ عادت شریف تھی یا دونوں رکعتوں میں پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہیں جائز ہے اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ع **وعن** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا میں تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حضرت عمر نے اسلیے کہا تا بعضے نو مسلم فتنہ میں نہ پڑیں بسبب پوجنے اسکے اور مراد حضرت عمر رض کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے اسکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہے ع ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا آمِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہیں ساتھ اسکے ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے درگذر کرنا گناہوں سے اور عافیت دنیا و آخرت میں اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہیں فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فضیلت اور مناسبت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود کے لیے اور فضیلتیں زیادہ اس سے ہوں اور نہیں منافات ہے آپس میں اور اس حدیث میں جو پہلے گذری کہ آنحضرت درمیان دونوں رکنوں کے ربنا آخر تک پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا تو اس میں تو شک نہیں ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان ان دونوں کے اسلیے کہ ٹھیرنا دعا کے لیے طواف میں تو درست ہی نہیں جیسے کہ عوام جاہل کرتے ہیں ح ع **وعنه** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے دس نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اوسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اسحالت کے ہو یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریاے رحمت میں ساتھ دونوں پانوں اپنے کی مانند داخل ہونے والے

ہانکی ساتھہ ہانوں ہی کی نقل کی یہہ ابن حجر نی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اسکلام کو تاکہ بیان ثواب کریں غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہیں کہ کلام کری سوای ان کلمات کی مانند اوراذکار کی اور اخبار علماء اخیار کی اور اولیاء کرام کی واللہ اعلم ع **باب الوقوف بعرفة** باب ہے بیچ بیان ٹہیرنے کی میدان عرفہ میں **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھہ لفظ جمع کی فقط معنی مکان ہی کی آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیئی کہا گیا کہ حضرت آدم وحوا میں تعارف واقع ہوا اوس مکان میں بعد اوترنیکی جنت سی یا یہ نام اسلیئی ہوا کہ جبرئیل تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی وکہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تو نی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا میں نی اور وقوف عرفہ کا ایک رکن عظیم حج کا ہے دو رکنوں میں سی ح **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن محمد بن ابي بكر الثقفي انه سال انس بن مالك وهما غاديان من منى الى عرفة كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يهل منا المهل فلا ينكر عليه ويكبر المكبر منا فلا ينكر عليه متفق عليه** روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی یہہ کہ اونہوں نی پوچھا انس بن مالک سے اوس حال میں کہ دونوں جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کسطرح کرتی تہی تم اس دن میں یعنی عرفہ میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم میں سے لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تہا اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوس دن حاجیوں کی لیئی مانند اور اذکار کی ولیکن سنت نہیں بلکہ سنت اونکی لیئی لبیک کہنی ہی جبتک رمی کریں جمرة العقبة انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پیچہی نمازوں کی واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کی لیئی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑہنی والی پر فتوی اسیپر ہی ع **وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف رواه مسلم** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا میں نی اس جگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نی یعنی ٹہیرا اس جگہہ اور عرفات تمام جگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا میں نی اس جگہہ اور مزدلفہ تمام جگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نحر کیا میں نی اس جگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف اوس جگہہ معین کے منا میں کہ جہاں حضرت نے نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہیں پس اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کرکر کہا کہ میں نی تو یہاں نحر کیا ہی اور منا میں ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اور اسیطرح عرفات میں اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف اشارہ کرکر فرمایا کہ میں نی تو وقوف یہاں کیا ہی اور تمام عرفات میں سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ میں کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہیں اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکر فرمایا کہ میں نے تو یہاں وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ میں وقوف درست ہی سوای وادی محسر کے اور اسمیں شک نہیں کہ حضرت کی جگہہ افضل ہے ع ع **وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد هؤلاء رواه مسلم** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو اوس میں آزاد کرنیکی اللہ تعالی کسی بندی کو آگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات میں سب لوگوں سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندوں کو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتہہ رحمت و مغفرت کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ حاجیوں کی روبرو فرشتوں کی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہیں یہہ لوگ یعنی جو کچہہ یہہ چاہتی ہیں وہ دونگا نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن خال له يقال له يزيد بن شيبان قال كنا في موقف لنا بعرفة يباعده عمرو من موقف الامام**

فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم
علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم علیہ السلام رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ اور روایت ہی عمرو بن عبداللہ
بن صفوان سے کہ نقل کی اپنی ماموں سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہہ ٹہیرنی اپنی کی کہ تہی وہ ہی ہمارے بیچ میدان عرفہ کی کہ دور
بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہیرنی امام کسی بہت دور پس آئی ہماری پاس ابن مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق میں بہیجا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف سی طرف تمہاری فرماتی ہیں حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے
کی کہ ابراہیم ہیں اوپر سلام نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہیں کہ عرفہ کی ہر قوم وقبیلہ کا اگلی زمانہ
میں ایک موقف معین تہا عرفات میں کہ وہاں ٹہیرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کی موقف
امام عبارت اوس سے ہی پس انہوں نی چاہا کہ حضرت سے عرض کریں کہ ہم آپکی پاس کہڑی ہوں حضرت نی دریافت کیا کہ یہہ ساتہی درخواست کرینگی کہ
صحابہ کی تہہ کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی چلا آتا ہی کہ شارع عبارت اسی سی ہی انتہا
تک کہ عرفات تمام موقف ہی دور اور نزدیکی موقف امام سی کچہہ فرق نہیں کچہہ سبب بات اونکی تسلی کیلئی کہلا بہیجی تا آپس میں خلاف ونزاع نہ واقع ہو

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفة موقف وکل منی منحر وکل المزدلفة موقف وکل فجاج مکة طریق
ومنحر رواہ ابوداؤد والدارمی۔ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور جو
جگہہ ہی منا میں جگہہ نحر کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ میں جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور سب راہیں مکہ کی راہ ہی اور جگہہ نحر کرنیکی نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی **ف**
یعنی جس راہ سی کہ میں جاویں درست ہے اور جس جگہہ مکہ میں چاہیں ذبح کریں روا ہی لیکن کہ ذبح کرنا اوسکا حرم میں چاہیی اور مکہ بھی حرم ہے ولیکن منی میں عادت ہوئی
ہی ذبح کرنیکی کہ دن نحر کی کہ دسویں تاریخ کی ہی منی میں ہوتی ہیں اور ذبح کرتی ہیں منا میں مقصود وصل جواز ہے والا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ
اونکی فضل ہیں **وعن** خالد بن ہوذة قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفة علی بعیر قائما
فی الرکابین رواہ ابوداؤد۔ اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگوں کو دن عرفہ کی یعنی عرفات میں
اونٹ پر کہڑی ہو کر دونوں رکابوں پر نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اونچی ہونیکی لیے رکابوں پر کہڑی ہوئی تا دور ونزدیک سب سنیں **وعن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفة وخیر ما قلت انا والنبیون
من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی وروی مالک عن
طلحة بن عبید اللہ الی قولہ لا شریک لہ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اونہی نقل کی اپنی دادا سی
یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر دعاؤں کی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات میں یا ہر جگہہ کہ کریں اور بہتر اوس چیز کی کہ کہی میں نی
اور نبیوں نی پہلی مجہسی یہہ ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہے بادشاہت اور اوسکی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبیداللہ سے قول لاشریک لہ تک **وعن** طلحة بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ما رؤی الشیطان یوما ہو فیہ اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفة وما ذاک الا لما یری من تنزل
الرحمة وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رأی یوم بدر فانہ قد رأی جبرئیل یزع الملئکة رواہ مالک مرسلا
وفی شرح السنة بلفظ المصابیح۔ اور روایت ہی طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیکہا

گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوس میں بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے میں ہوا جیسی کہ برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بدحال و خراب رہتا ہے غصہ کہاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور روز عرفہ کی سب دنوں سے زیادہ خوار و غصہ ناک ہوتا ہے اور نہیں ہے یہ مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہے اوترنا رحمت کا یعنی ناس و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہوں کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانوں کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی بلکہ زیادہ تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہیں اور برابر کرتے ہیں فرشتوں کی صفوں کو یعنی مشکوٰۃ کی روایت لیتی نقل کی یہ اوسکو بطریق ارسال کی اور شرح السنۃ میں روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کی **وعن** جابر قال

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتا ہے دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہے ساتھ رحمت و احسان و کرم کی پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کی روبرو فرشتوں کی اور فرماتا ہے دیکھو طرف بندوں میرے کی آئے میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے یعنی آواز دیتے ساتھ لبیک و ذکر کی گواہ کرتا ہوں تمکو کہ تحقیق بخشا میں نے اونکو پھر کہتے ہیں فرشتے اے پروردگار یہ فلانا شخص ہے کہ نسبت بگناہ کیا جاتا ہے اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہیں فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا میں نے اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاویں دوزخ سے برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہ سے کہا تھی قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑی ہوتی تھی مزدلفہ میں اور تھی قریش نام رکھی جاتی ہیں حمس یعنی بہادر اور تھی تمام عرب کھڑی ہوتی تھی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنی کو یہ کہ آویں عرفات میں اور ٹھہریں بیچ اوس کے پھر لوٹیں اوس سے پس یہ معنے ہیں قول اللہ عز وجل کی پھر لوٹو جس جگہ سے کہ پھرتی ہیں لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں پس قریش وہ جو کہ بیچ اونکی دین کی تھی مزدلفہ میں ٹھہرتی تھی واسطے ترفع اور تفوق کی لوگوں پر اور کہتی تھی کہ ہم اہل اللہ ہیں اور رہنے والی اوسکی حرم کی ہیں ہم حرم سے باہر نہیں نکلتی اور سوا قریش کے اور لوگ عرفات میں ٹھہرتی تھی پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات میں وقوف کیا کریں جیسے اور لوگ کرتی ہیں **وعن**

عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

اور روایت ہے عباس بن مرداس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کے پس قبول کی گئی کہ تحقیق ز

بخشنا واسطے اونکی سوا حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کی حق اوسکا ظالم سی کہا حضرت نے ای رب میرے اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت
کے سے یعنی بدلے اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطے ظالم کی پس نہ قبول کی گئی عرفہ کی شام کو پس جس صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر مانگی دعا پس
قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطے حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان
ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے تحقیق یہہ ہے وقت کہ نہین تہے تم ہنستی اوسمین یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا
تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہارے دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہیو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری
اور بخشا واسطے امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتہہ ویل اور ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا واثبوراہ پس ہنسایا مجکو
جو چیز نی کہ دیکہی مینی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین مانند اسکی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے
کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بہی بخشی گئی اور حق بندون کی بہی لیکن یہہ قابل قید لگانی کی ہی کہ جو حضرت کی ساتہہ تہی اوس سال مین اونکی لیی یہہ بات ہوئی
یا اوسکی حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق وفجور حج مین نہ واقع ہوا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادا حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء **ح** جانا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح خواہ گنہگار پس صالح
کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت انکی کی پہر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ
دوزخ مین جاوینگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جاویگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ
تعالی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل
کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کے پس یہہ ہے ایک نوع ہی مغفرت کی یہہ مولانا ولی اللہ رح

باب الدفع من عرفة والمزدلفة

اب ہی بیچ بیان پہرنیکی عرفات ومزدلفہ سی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ہشام بن عروة عن ابيه قال سئل اسامة بن زيد كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص متفق عليه روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عروہ سی کہا عروہ نی پوچہی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جس وقت کہ پہری عرفات سے کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی اونٹ سوار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس انه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا للابل فاشار بسوطه اليهم وقال يا ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہ وہ پہری ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سے طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانورونکا ساتہہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتہہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ متوجہ ہون طرف حضرت کی وسنین بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا اسلیی کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہے بلکہ ساتہہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی ہی حاصل یہہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہے لیکن اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہوا اوسپر گناہ پس منافات ہوئی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین **وعنه** ان اسامة بن زيد كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة الى المزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الى منى فكلاهما قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ

اسامہ بن زید تھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھایا فضل کو مزدلفہ سے منا تک پس دونوں نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہاں تک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منہما باقامۃ ولم یسبح بینہما ولا علی اثر کل واحدۃ منہما رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کے وقت میں دونوں اکٹھی پڑھیں پڑھی ہر ایک دونوں میں سے ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے بھی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھے درمیان ان دونوں کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے ان دونوں میں سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ان نمازونکے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونوں کی نہیں لازم آتی شرح باب قصۃ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سے گذری اوس میں جو یہہ جملہ ہے لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نے لکھا ہے کہ جب مغرب عشا مزدلفہ میں پڑھ چکے تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھے چنانچہ ایک روایت میں یہہ آیا ہے انتہی اور شیخ عابد سندی نے بیچ حاشیہ در مختار کے اسمیں اختلاف نقل کرکر لکھا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑھے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلوتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت میں سوا دو نماز کے نماز مغرب کے اور عشا کے مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اوس دن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کے پہلے وقت اوس کے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے دو نمازونکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے عرفات میں جمع کی ہے کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑھی اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچھ نہیں اور پہلے وقت سے مراد یہہ ہے کہ تاریکی میں پڑھی پہلے وقت معمولی سے کہ اوجالے میں پڑھتے تھے نہ یہہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالمونکے نزدیک شرع **وعن** ابن عباس قال انا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اہلہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا میں ان شخصوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ ضعیفوں اہل اپنے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں انکو حضرت نے پہلے روانہ کر دیا تھا منا کو اور ابن عباس بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت نے اہل کو بیچ دیا اندیشہ پائمال بسبب اژدحام کی یہہ جائز ہے اور اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگونکو آگے روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا یہی ہے اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اور سپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہے کہ اونکے نزدیک بعد آدھی رات کی رمی جمار جائز ہے شرع **وعنہ** عن الفضل بن عباس وکان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین دفعوا علیکم بالسکینۃ وہو کاف ناقتہ حتی دخل محسرا وہو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ وقال لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جبکہ چلے مزدلفہ سے منا کو یہہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور بیچ صبح مزدلفہ کی لوگونکو جس وقت

کہ پہرتی او ر جلد انکیں سواریان اور مار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتہہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہانتک
کہ داخل ہوئی میدان محسر میں اور وہ بیچ منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹہا لینا کنکریوں کا یعنی اس جگہ سی مانند کنکریوں خذف کی کہ ماری جاوینگی
جمرہ پر یعنی منار پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی الجمرة العقبہ کو جب پہلی کنکری
ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ
سوار تہی اور بیچ مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی تہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار تہے اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منی
کی قریب نزد مزدلفہ میں اور خذف کہتی ہیں اسکو کہ چہوٹی کنکری یا گٹہلی کہجور کی دونوں شہادہ کی اونگلیوں پر رکہکر پہینکتی ہیں اور مراد یہہ ہے کہ چہوٹی
چہوٹی کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی ہوتی ہیں یہانسی اوٹہالو اور کنکریان جس جگہہ سی اوٹہاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منارہ پر ایکدفعہ
ماری جاوین پہر انکو نہ اوٹہاوی اور اگر اونہیں سی ہی اوٹہاوی جائز ہی لیکن خلاف اولی کی اور شمنی نی شرح نقایہ میں لکہا ہے کہ اون کنکریوں سی رمی کرنی کفایت کرتا ہے
لیکن یہہ فعل برا ہے اور مزدلفہ میں یا مستحب ہے کہ سات کنکریان وہان لے کر واسطے رمی جمرة العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اوٹہاوے کہ سات تو آج کام آوین اور تریسٹہہ دونوں کی لیی رکہی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ
وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اونپر تہی
تسکین چلنی میں اور حکم کیا لوگونکو ساتہہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ ماریں ساتہہ مانند کنکریوں
خذف کی یعنی چنی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ میں نہ دیکہونگا تمکو پہر اس برس کے **ف** یعنی میں انتقال کرونگا احکام دین
کی اور حج کی مجہسی معلوم کر لو اسی سبب سے اس حج کو حجة الوداع کہتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کیی احکام اور وداع کیا یاروں کو اور سال
آیندہ میں کہ گیارہوان سال ہجری تہا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ع ح ع **لَمْ أَجِدْ** هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي
جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ کہا صاحب مشکوة نی کہ نہیں پائی میں نی یہہ حدیث بخاری ومسلم میں مگر پائی جامع ترمذی میں ساتہہ تقدیم وتاخیر
کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل میں لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور صحیحین سے نہیں پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل میں نہ لاتا دوسری فصل
میں لاتا اور اعتراض پہر باقی رہتا بسبب تقدیم وتاخیر کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ
خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ
الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ
عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ روایت ہی محمد بن قیس بن
مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کہ تہے چلتی عرفات سے جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہیں مردونکی
بیچ چہروں اونکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کے اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا
کہ پگڑیان ہیں مردونکی بیچ چہروں اونکی اور تحقیق ہم نہیں چلیں گی عرفات سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلیں گے ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب
کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنی والوں کی طریقہ کی اور شرک کرنی والونکی طریقہ کی **ف** پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب ظاہر ہوتا تہا اور
آدہا غروب مشابہت پگڑی کی ساتہہ ایسی ہی کہ آدہا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی ایسی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا اندر
اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ میں سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ میں لکہا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا

وساقہ بنحوہ ش ع وعن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی
عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابوداؤد
والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا آگی بہیجا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی بیچ
عبد المطلب کی شب مین کہ ہم کتنی ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کسی سوار گدہو نپر پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہماری رانونپر یعنی ازراہ محبت
کی وقت رخصت کی اور فرماتی تہی ای چہوٹی بیٹو میری نہ پہینکنا تم کنکریاں منا ری یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلی آفتاب نقل کی یہہ ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک
آدہی رات کی بعد جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتہہ کراہت کی اور بعد طلوع
آفتاب کے مستحب ہے ش ع ح وعن عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ
قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربانی کی پس کنکریاں
ماریں منا ری پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلیں اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور تہا یہہ دن ایسا دن کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنی
اونکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف اسمین اشارہ ہی طرف سبب بہیجنی اونکی کی اسے اور طرف سبب رمی کی رات سی اور طواف ادا
کرنی کی دن مین بخلاف اور بی بیونکی کہ اونہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث کی اوپر جائز
ہونی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اوروں نی کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تہی اور اونکو درست نہین پہلی فجر کی بسبب
حدیث ابن عباس کے اور ممکن ہے کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ش ع وعن ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ
ابوداؤد وقال وروی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنی والا یہانتک کہ بوسہ دے
حجر اسود کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی مرفوع اور کہا ابوداؤد نی کہ روایت کی گئی ہی یہہ موقوف ہی ابن عباس پر ف مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنی والا
ہو عمرہ کرنی والو نمین سی اور یا عمرہ کرنی والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کری پس دونو لبیک کہی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود یہہ ہے کہ عمری مین
موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسیکہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہہ رمی جمرۃ العقبہ کی ش ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابوداؤد روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہہ کہ اونسی نا شرید
صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس نہ لگی پانون حضرت کی زمین کو یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہہ
ابوداؤد نی ف مقصود یہہ ہے کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیادہ نہین چلی نہ یہہ کہ اصلا زمین پر اوتری ہی نہین اسلیے کہ صحیح بخاری مین آیا
کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کی طرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی یعنی
مزدلفہ مین پڑہینگی ش ح وعن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سال عبد اللہ
کیف تصنع بالموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت ترید السنۃ فہجر بالصلوۃ یوم عرفۃ فقال عبد اللہ بن عمر صدق
انہم کانوا یجمعون بین الظہر والعصر فی السنۃ فقلت لسالم افعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سالم وھل

يَتَّبِعُونَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہہ کہ حجاج
بن یوسف نے اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی کہ جس سال مکہ مین آیا پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھیرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر و عصر
کے پہلے وقوف کے یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کے پس کہا عبداللہ بن عمر
نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے ادا کرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہا مینے سالم کو کہ کیا کیا ہے یہہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہین اتباع کرتے ہیں اس مین یعنی اسطرح نماز پڑھنے مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہہ بخاری نے **ف**
حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تہے وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا
تہا مکے مین اور انکو سولی دیکر بہیجا بعد اوس کے عبدالملک نے اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام فعل
حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسے مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا پس اوسی حالت مین اونسے یہہ مسئلہ مذکور ہی پوچہا
ع

باب رمی الجمار

اس بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارون پر **ف** جمار اصل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور رمی جمار نام اون
سنگریزونکا ہی کہ منارونپر ماری جاتی ہین اور جن منارونپر کہ وہ سنگریزی ماری ہین انکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی انپر اور جمرات تین ہین جمرہ
اولی اور جمرہ وسطی اور جمرہ العقبہ عید کی دن تو فقط جمرة العقبہ ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور ہر کنکریان
مارنی واجب ہین

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهٖ
يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّي لَا اَدْرِي لَعَلِّي لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اپنی کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون
پیچہی اس حج اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا شافعی نی کہ مستحب ہے اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہہ کہ رمی کری جمرة العقبہ کو دن نحر کی سوار اور
جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کری جمرة العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا
ہی کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسیکہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمین افضل یہہ ہے کہ پیادہ ہو کری اسلیے کہ بعد اوسکی کہڑا رہتا ہی اور دعا کرتی اور
حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہے ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیح مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرة العقبہ کی کی دن
نحر کی سوار اور دونون رمی کی پیادہ سب پر ع وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ
حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منارکو ساتہہ مانند کنکریون خذف کی
یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہہ ہے کہ انگلی شہادت اور انگوٹہی کی سرونسے
پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکہکر پہینکی اور معمول ہی اب اسیطرح ہی ع وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ
النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کنکریان منارے پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچہی دن نحر کی جسوقت کہ دو پہر ڈہلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کنکریان منارونپر
ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن برا ہے بخلاف رکہہ دینی کی کہ یہہ کافی ہی نہین اور ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو
اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ احادیث سی یہہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا
دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن پہر اگر کوئی جاوی تو پہلی ہونی فجر تیرہوین کی چلا جاوی اور اگر بعد ہوئی

فجر کی ہو گئی تو منی سے رہی اور دوسرے دن بعد زوال کے رمی جمار کی شروع ع وعن عبد الله بن مسعود انه انتهى الى الجمرة الكبرى فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ورمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال هكذا رمى الذي انزلت عليه سورة البقرة متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہنچے طرف جمرہ کبری کی یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پھینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کی پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسی طرح سے پھینکیں کنکریاں اس شخص نے کہ اتاری گئی اوپر اس کے سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کیا کعبہ کو بائیں طرف اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہے کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ہاں اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشكورا اور خاص سورہ بقرہ کو اس لیے ذکر کیا کہ اس میں افعال حج کے مذکور ہیں ع وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستجمار تو ورمي الجمار تو والسعي بين الصفا والمروة تو والطواف تو واذا استجمر احدكم فليستجمر بتو رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہے یعنی ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریوں کا طاق ہے یعنی سات کنکریاں پھینکے اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی طاق ہے یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کی طاق ہے یعنی سات بار اور جس وقت کہ ڈھیلے لیوے کوئی تم میں سے تو چاہیے کہ طاق لیوے یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریاں پھینکنی جمرات پر واجب ہیں اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہے اور طواف میں سات بار پھرنا فرض ہے جمہور کے نزدیک اور نزدیک حنفیہ کے چار شوط یعنی پھیرے فرض ہیں اور باقی واجب ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن قدامة بن عبد الله بن عمار قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة يوم النحر على ناقة صهباء ليس ضرب ولا طرد وليس قيل اليك اليك رواه الشافعي والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی سرخ سفید رنگ پر نہ تھا اس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا الگ ہٹ جا الگ ہٹ جا نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف صہبا اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے بال سرخ سفیدی کی ملی ہو یعنی اس طرح کہ نوکیں بالوں کی سرخ ہوں اور اندر سے سفید اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جیسے امیروں کی ان دنوں عادت ہے کہ اہتمام کرتے ہیں آنحضرت کی ان کا معمول نہ تھا ع وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة لاقامة ذكر الله رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے عائشہ سے نقل کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں مقرر کیا گیا مارنا کنکریوں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ظاہر میں یہ فعل ایسے ہیں کہ ان کا عبادت ہونا ذہن میں معلوم نہیں ہوتا ہے اس لیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے ہیں تاکہ قائم کرنے ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہے ساتھ ہر کنکری کی اور دعا میں مذکور سنت ہیں سعی میں ع وعنها قالت قلنا يا رسول الله الا نبني لك بناء يظلك بمنى قال لا منى مناخ من سبق رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کہا ہم نے یا رسول اللہ کیا نہ بناویں ہم آپ کے لیے عمارت کہ سایہ کرے تم کو منا میں فرمایا نہیں منا جگہ ہے ٹھہرنے کی اونٹ اس شخص کے کہ پہلے پہنچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اس میں ساتھ سبقت کی ہے نہ ساتھ مکان بنانے کی یعنی منا ایسی جگہ ہے کہ کسی کے لیے خصوصیت اس میں نہیں ہے بلکہ جو کوئی پہلے پہنچے اور کسی جگہ منی میں ٹھہرے تو وہ اسی کا ہے ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن

نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ
عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر ٹہیرتی نزدیک دو مناروں پہلی کی ٹہیرنا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ
کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتھ اوٹہا کر اور نہ ٹہیرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہہ مالک نی ف مراد دو مناروں پہلی سی جمرہ
اولی و وسطی ہی ابن عمرؓ جب رمی کر چکتی تو پہیر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹہیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور
لکہا ہی علما نی کہ بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ ایسی کہڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کر گئی ہین اور نہین ٹہیرتی تہی
یعنی دعا کی لیی نزدیک جمرہ عقبہ کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہا ابن عمرؓ
نی کہ اسیطرح دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتی تہی

باب الہدی

باب ہی بیچ بیان ہدی کی ف ہدی ساتہہ زبر ہ کی اور سکون
دال کی نام اوس چارپایہ کا ہی کہ حرم مین ذبح کیا جاتا ہی واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گائین بیل بہینس خواہ اونٹ وغیرہ جو قربانی
مین جائز ہی سو ہدی مین بہی کفایت کرتی ہی بکری اور سات حصی ہر جگہہ مگر جسکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد
وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اوس مین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم ہی واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی کئی
قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہہ ہی کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین اور نزدیکی
حاصل کرتا ہی اللہ تعالی سی سبب اوسکی ترجمہ مولانا المفتی الاجل

الفصل الاول

فصل ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ
وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباسؓ سی
کہ نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنی اوسکی کی اور
پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ڈالا گلی مین دو جوتیون کا پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جسوقت ٹہرایا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام
ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہہ حج کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی
نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین
ڈالین اور یہہ علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشانی سی معلوم کر لین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین فساق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہنچا دین اور یہہ
عادت جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہہ علامت دیکہتی تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ
کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی بدنہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید
کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہ اونکا مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علما نی تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ امام ابو حنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار
کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین
پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اونمین یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی
دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی ہین اور لبیک کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمرہ کی اسلیی کہ صحیحین مین انسؓ سی آیا ہی کہ سنا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمرہ کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ سنا ہو عمرہ کا ذکر کرنا بطرح ع

موا۔ **وعن عائشة** قالت اهدى النبي صلى الله عليه وسلم مرة الى البيت غنما فقلدها متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہدی بہیجی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایکبار طرف خانہ کعبہ کے بکریان پہر ہار ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنی زخمی
کرنا بکریونمین نہین ہے اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ۔ ع **وعن جابر** قال ذبح رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن عائشة بقرة يوم النحر رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ کی طرف سے ایک گائے
دن نحر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قال نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن نسائه بقرة في حجته رواه مسلم اور روایت
جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیونکی طرف سی ایک گائے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا گیا ہے کہ یہہ حدیث اور ایسی حدیثین محمول ہین
اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن سی قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سی بغیر اذن اوسکی روا نہین ذکرہ الطیبی اور مشہور امہ کی نزدیک یہہ ہے کہ
گائے سات تک کیطرف سی قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکی طرف سی کفایت کرتی ہی پس یہہ حدیث دلیل
انکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کی طرف سی کی ہو اور اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کی طرف سی ہوگی ۔ ع **وعن عائشة** قالت
فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها واشعرها واهداها فما حرم عليه شيء كان احل له متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بٹی مینی ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتہہ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیے اور
کرکر بہیجا اونکو طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکر بہیجا اور اونکی ساتہہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس نہ حرام ہوئی
حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال کیگئی تہی اونکی لیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ نی یہہ بات اسلیے
کہی کہ اونہون نی سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک پہنچی ہدی حرم مین اور
ذبح کیجاوے پس یہہ حدیث بیان کرکر قول ابن عباس کا رد کیا ۔ ع **وعنها** قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي ثم بعث بها معه
ابي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بٹی مینی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میرے پاس پہر بہیجی اونکو ہدی کرکر ساتہہ باپ میری کی یعنی
حضرت ابوبکر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابي هريرة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال
اركبها فقال انها بدنة قال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او الثالثة متفق
عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوسنی کہ تحقیق
یہہ ہدی ہی یعنی کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ یہہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو خرابی ہی تجکو یعنی مین کہتا ہون
اور پہر تو عذر کرتا ہی یہہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابي الزبير** قال سمعت جابر بن عبد الله
سئل عن ركوب الهدي فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد
ظهرا رواه مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ سے کہ پوچہی گئی سوار ہونی ہدی کی پس کہا کہ سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ نہ رنج پہونچی اوسکو جسوقت کہ مضطر ہووے تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور
سواری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضی تو کہتی ہین کہ اگر نہ رنج کری تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتی
ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتونمین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ۔ ع **وعن**
ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة عشر بدنة مع رجل وامره فيها فقال يا رسول الله

كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ساتہہ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کی کے کو اور امیر کیا اوسکو اونپر یعنی نگہبانی کرتا ہو ایسے وہی اور کہی مین بیچ اونکے بجہ کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرون مین اوس ذات کو کہ نہ چل سکی و بیر سے یعنی سبب تہکجانیکی یا دبلا پن کی قریب مرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق نشانی کی پہر چہاپ دے تو اون پاپوشون سی اوسکی کوہان اوسکی اور نہ کہا تو اوس مین سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرے سی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یہاں پر نبی کو ایسی فرمایا کہ نا جانین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہا وین اوس مین سے فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوس مین سے لئے برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اونکو مطلق منع ایسی کیا کہ مین یا نہ اوس کی کا کر کراپنی کہانیکی لیے ذبح نہ کر ڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہا نہ کہا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یون ضائع ہو گا جواب ہی کہ جنگل کی رہنی والی کو بہی منتفع ہو نگی اور کبہی قافلہ والی کہ بعد اونکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سے دو ع راستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا یہہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی جیسا کہ ونتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب سے جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کی اوسکی گردن پر چہاپہ دی اور نہ کہا وی اوس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے اور سوا انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہہ حکم اوس بدنہ کا ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس وہ ہون نی راستی کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکہا ہی اور یہہ ہی خلاف منقول کی واللہ اعلم ۱۲ مولانا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کی اونٹ سات شخص کی طرف سی اور گائے مین سات کی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نی

ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائے مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرےکو بہی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ۱۲ طیبی ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کے پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کہڑا کر تو اوسکو اور پانون باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین چہری سی گائے وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائے مین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کہڑا کر کر بایان زانو رسی سی باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا کہ خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ کہڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنیسی اور گائے مین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کہلی ذبح کری ۱۲ ش ح ۱۲ ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی

کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خبرگیری کروں میں ونٹوں کی اور یہہ کہ تصدق کروں میں ونکی گوشت اور پوست اور جھولیں اور یہہ کہ نہ دوں میں قصاب کو اون میں سے یعنی مزدوری اون کی اور کہا ہمنے نہ دوں فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دینگے یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد اونٹوں سے وہ اونٹ ہیں کہ حضرت بطریق ہدی کے لیگئے تھے مکہ میں بیچ حجۃ الوداع کی اور وہ سب سو تھے جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی تصدق دیدے قصاب کو اوسکی مزدوری میں نہ دے اور اسکو اگر دیدے تو جائز ہے بالاجماع اور کھال کو بیچکر قیمت اوسکی اگر تصدق دیدے تو بھی جائز ہے اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اوسکی تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑکدے تاکہ دودھ منقطع ہوجاوے اور اگر دوہے تو تصدق دیدے نوع ع ملتقی **وعن** جابر قال کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا تھا ہم نہ کھاتے گوشت قربانی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ رکھو یعنی بعد تین دن کے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتداء اسلام میں لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرمایا تھا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نہ کر رکھا کرو بلکہ کل اپنی تصدق دیدیا کرو بعد اسکے احتیاج نہ رہی اور قربانی کرنی سب کو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو منع نہیں اور کھانا قربانی کا مستحب ہے کھانا ہدی نفل وتمتع اور قران اور قربانی میں ہے اور نہیں جائز ہے سوائے انکے اور ہدایہ میں ہے کہ نہ کھاوے کفارات میں سے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اهدی عام الحدیبیة فی هدایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جهل فی راسه برة من فضة وفی روایة من ذهب یغیظ بذلک المشرکین رواه ابوداود روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سال حدیبیہ کی بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اوسکی ناک میں ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سونے کی تھی غصہ میں ڈالتے تھے بسبب اسکے مشرکوں کو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری میں عمرہ کو تشریف لیچلے تھے مشرکوں نے حدیبیہ میں روکا اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہے پس اس برس میں جو حضرت اونٹ ہدی کے لیگئے ذبح کرنے کو لیے اونمیں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں آیا تھا اوسکو حضرت لیچلے تاکہ مشرک دیکھکر غمگین ہوں اور جلیں کہ مسلمانوں کی ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ میں ڈالنا کافرونکو مستحب ہے نوع ع **وعن** ناجیة الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرها ثم اغمس نعلها فی دمها ثم خل بین الناس وبینها فیاکلوها رواه مالک والترمذی وابن ماجة ورواه ابوداود والدارمی عن ناجیة الاسلمی اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کس طرح کروں میں ساتھ اوسکے جو قریب مرنیکے ہو یعنی تھکجاوے اونٹوں ہدی میں سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اوسکو پھر رنگ پاپوش اوسکی اوسکی خون میں یعنی جو کہ اوسکی گلے میں ہے اوسکو خون میں رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑدے درمیان لوگوں کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقیروں کو اوسکی کھانے سے پس کھاویں وہ اوس سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے **ف** کھاویں وہ اوس سے یعنی فقرا سوای مالداروں کی جیسا کہ پہلی فصل میں بیان اسکا مفصل ہوچکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے بیچ اسکے یہہ شک کا اختلاف نسبت میں ہے اور ذات ایک ہی ہے یعنی کہ ناجیہ صحابی ہیں ایک پس بعضوں نے اسلمی کہا اور بعضوں نے خزاعی اور یہہ دونوں نام اوسکے قبیلہ کی ہیں نوع ع **وعن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر قال ثور وهو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیه بایتهن

يَبْدَءُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن قرط سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن دونون مین نزدیک اللہ کی دن نحر کا ہی پہر دن قر کا کہا ثور نی کہ راوی
حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی نحر کا یعنی گیارہوین تاریخ کہا راوی نی اور نزدیک کیی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا چہہ پس شروع کیا اونٹون نی
نزدیک ہونی لگی ہر طرف حضرت کی تا اسکو اول مین سے پہلی ذبح کرین کہا راوی نی پس جب گرین کروٹین جانورونکی زمین پر کہا راوی نی پس بولی حضرت
بول آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا مینی یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرمایا حضرت نی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ کر لیجاوی یعنی
اون مین سے نقل کی یہہ ابوداود نی وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور
جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سی دن نحر کا ہی ایسی کہ عشرہ افضل ہی اپنی سوا سی انہی مراد
عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان
کا افضل ایام ہی انمین تطبیق یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتہہ اشہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہہ کہ عشرہ
ذیحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوی کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی
رمضان مین روزی رکہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سی تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہے اور پہر دن قر کا عید کی دوسری دن کا یہہ نام اسلیی ہوا
کہ لوگ قرار و آرام پکڑتی ہین اوس دن منا مین بعد حج اونکا ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان ہی وہی مراد
ہی کہ جملہ افضل ایام سی دن قر کا ہی اور تا اسکو اول مین پہلی ذبح کرین یعنی واسطی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر تہا کہ مجہی پہلی
ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا ش ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قربانی کری تم مین سے پس صبح کری پیچہی
تیسرے دن کی اس حالمین کہ اوسکے گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نی ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا ہمنی
سال گذری ہوئی مین یعنی نہ رکہین گوشت قربانی بعد تین دن کی فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیی کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تہی محنت و مشقت
و محتاجگی پس چاہا مینی یعنی ساتہہ منع کرنیکی جمع کرنیسی یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہی تہی یہہ بیان ہے اگر رکہو گی اجازت ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** اسسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کی رہنی والونسی اوس سال حضرت نی فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس
ہو تقسیم کر دین منع کرکہین سال آئندہ مین جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی کہنی کی ش ع

وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی ہم منع کرتی تمکو گوشت قربانی یا ہدی کیسی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہاری فقرا کو پہنچی
لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی کہ چار

دن مین کہانی اور پینی کی یعنی پس وہ روزہ حرام ہی انمین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی یہہ دن بہت یاد کرنی خدا کی ہین بموجب قول
اللہ تعالی کی فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ختم ہوئی ☆

باب الحلق

باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکی ف اسباب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کترانی کا بھی موافق اکتفا کیا ہی ساتھہ بیان کرنی افضل کے کہ احرام سی نکلی تو سر منڈانا افضل ہی بال کترانی سی اور تفصیل اسکی آگی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا سر منڈانا یہہ کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای حج اور عمرہ کی بغیر

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع واناس من اصحابہ وقصر بعضہم متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی لوگون نی بھی منڈایا صحابیو مین سے اور کتروائی بال بعضی صحابیون نی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف بعضون نی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نی عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائی اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نی عمرۃ القضا مین بال کتروائی پس دونون پہرین حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ختم ہوئی ☆ وعن ابن عباس قال قال لی معاویۃ انی قصرت من راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہا واسطی میری معاویہ کہ تحقیق مینی کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف اور بعضون نی کہا کہ مشقص بڑی قینچی کو کہتی ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بال نہین کتروائی اپنی حج مین بلکہ سر منڈایا تہا پس یہہ بال کتروائی جو معاویہ نی روایت کی عمرہ مین تہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی اسلئی کہ اگر حج مین ہوتا تو ہوتی منا مین ختم ہوئی ☆ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نی اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی رحمت کیجیی یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالونپر عرض کیا صحابہ نی اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نی اور کتروانی والونپر بہی رحم کر نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف اس سے فضیلت سر منڈانیکی معلوم ہوئی کہ حضرت نی کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا کی اور کتروانیوالونکی لیی کئی بار کی بعد ختم ہوئی ☆ وعن یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلاثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت انکی ام حصین ہی یہہ کہ اونی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کتروانیوالونکی ایک بار یعنی انپر کو نقل کی یہہ مسلم نی ف صحیحین کے روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی دو بار سر منڈانیوالونکی لیی دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالونکی لیی اور صحیحین کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نی دعا کی کتروانی والونکی لیی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور ایکبار کتروانی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا ہو خواہ چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی یہہ تطبیق کی نہین ہے کہ یہہ دعا کی مجلسون بلکہ کسی مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کتروانی والونکی لیی و کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کتروانی والونکی لیی یا یہہ کہ جس راوی نی جو سنا اور تحقیق ہوا وسکی نزدیک روایت کیا ختم ہوئی ☆ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین پہر آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پہر مارین کنکریان اوسکو پہر آئی اپنی مکانمین کر منامین تہا اور ذبح کیا ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالی کو اور اوسکا نام معمر بن عبداللہ تہا اور آگی کی سر مونڈنیوالی کی داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پہر بلایا حضرت نی ابوطلحہ انصاری کو اور دی بال منڈی ہوئی اونکو پہر آگی کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دی یہی بال منڈی ہوئی ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانیوالی کی معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالی کی معتبر ہی شرح ح **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہتی پہر نحر کیا یا دونون کا اور دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور کپڑی پہننی کی ساتہہ خوشبو کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ اولی یہی خوشبو احرام کی مشک و گلاب ہی اور دن نحر کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب چیزین حلال ہوجاتی ہین سوای عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہوجاتی ہی یعنی جماع کرنا اوس سی شرح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّہْرَ بِمِنًی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مکہ مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہرے یعنی آئی منا اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اتحجۃ الوداع مین جابر کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکہ مین پڑہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی تطبیق جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر ہو چکی ہی جو چاہی وہان دیکہی

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَۃَ** قَالَا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حضرت علی اور حضرت عائشہ سی کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب احرام سی نکلی تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد یہی کہ سر منڈانا عورتکو حرام ہی مانند داڑہی منڈانیکی مرد کو مگر بضرورت بلا بیماری عورت کو سر منڈانا ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوا اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کتروانا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی عورتین احرام سی نکلین تو اونپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہی اونپر کتروانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہی اونپر ایک ان دو مین اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہماری نزدیک کتروانی مین تو واجب یہہ ہی کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکی کترواوی اور تمام سر کی کتروانی مستحب ہین اور منڈانی مین چوتہائی سر کا منڈانا واجب ہی اور ساری سر کا افضل مذہب تو یہہ ہی اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہی منڈانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی شرح در مختار۔ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

باب

باب یہہ بیچ بیان متفرقات کی ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَہٗ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

عليه وسلم عن شيء قدم ولا أخر إلا قال افعل ولا حرج متفق عليه وفي رواية لمسلم أتاه رجل فقال حلقت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج وأتاه آخر فقال أفضت إلى البيت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری حجۃ الوداع میں بیچ منا کی واسطی لوگونکی کہ پوچہتی تہی مسائل حضرت سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا میں پس منڈوایا میں نی سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کر لی اب اور نہیں گناہ پہر آیا ایک شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تہا میں پس نحر کی میں نی پہلی کنکریوں مارنیکی منا میں پہر فرمایا اب پہینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس نہ پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یہہ ہے کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا میں نی پہلی پہینکنی کنکریوں کے فرمایا پہینک نہیں گناہ اور آیا ایک شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نی خانہ کعبہ کا پہلی پہینکنی کنکریوں کی فرمایا اب کنکریاں پہینک لے اور نہیں گناہ

ف دن نحر کی چار چیزیں اس ترتیب سی کرنی چاہییں کہ پہلی منا میں پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہی سات کنکریاں مارے پہر جانور کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پہر سر منڈاوے پہر مکہ میں جا کر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزوں کا سنت ہے اونکی نزدیک جو صاحب حدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد بہی انہیں میں ہیں پس نہیں ہی تاوان دم یعنی جانور ذبح کرنا اونکی نزدیک اگر کوئی چیز آگی پیچہی ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نی کہ یہہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہیں میں ہیں وہ کہتی ہیں کہ مراد نہ ہونی حرج سی نہ ہونا گناہ کا ہی بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہی یعنی نہیں ہے کوئی چیز آگی پیچہی ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور دلیل ہی پکڑی ہی کہ روایت کی ابن عباس رضی نی مثل اس حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہہ نہ سمجہتی کیوں دم واجب کرتی وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يسأل يوم النحر بمنى فيقول لا حرج فسأله رجل فقال رميت بعد ما أمسيت فقال لا حرج رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتی دن نحر کی منا میں فرماتی نہیں گناہ پس پوچہا ایک شخص نی کہا کہ کنکریاں پہینکیں میں نی پیچہی شام ہونیکی پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نزدیک امام اعظم اگر دن نحر کی تاخیر کرے کنکریاں پہینکنی میں غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچہی شام سی اونکی نزدیک بعد دوپہر کی ہے اور تحقیق مذہب ہمارا کی یہی ہی تفصیل ہی کہ کنکریاں پہینکنی کی ابتدا بعد طلوع فجر کی دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتھ کراہت کی یعنی جائز ہی لیکن مکروہ اور بعد طلوع آفتاب کی زوال تک وقت مسنون ہے اور بعد زوال کی غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر اساءت کی اور رات وقت جواز ہی ساتھ اساءت کی تو اساءت اور نہیں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پر اگر چرواہی اور مانند اونکی رات کو کنکریاں پہینکیں تو اونکی حق میں اساءت نہیں چنانچہ حدیث میں ہے فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ نہیں سلیئے کہ معذور تہا اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کری اور واجب ہو دم امام ابو حنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین کی یہہ وقت مسنون بیچ دونوں دنوں کی کہ بعد دن نحر کی ہیں بعد زوال سی غروب آفتاب تک ہے اور بعد غروب کی طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کی اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی بالاتفاق اور جب غروب ہو آفتاب چوتہی دن کا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا سب کی نزدیک

الفصل الثاني فصل دوسری

عن علي قال أتاه رجل فقال يا رسول الله إني أفضت قبل أن أحلق قال احلق أو قصر ولا حرج وجاء آخر فقال ذبحت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج رواه الترمذي روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نی طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانی کی فرمایا اب سر منڈا لے یا کترا ڈال اور نہیں گناہ اور آیا ایک شخص اور کہا ذبح کیا میں نی پہلی پہینکنی کنکریوں کی فرمایا پہینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أسامة بن شريك

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَأْتُوْنَہٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہا نکلا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تھی لوگ آتے حضرت کی پاس پس کوئی کہتا یا رسول اللہ میں نے سعی کی پہلی طواف کرنیکی یا پیچھی کی میں نے ایک چیز یا پہلی کی میں نے ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام مناسک پس تھی حضرت فرماتی نہیں کچھ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہے کہ آبروریزی کری مسلمان کی ساتھ ظلم کی وہ شخص ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہونیوالا ہی ف یہاں سعی سے مراد وہ سعی ہے جو طواف قدوم کی بعد کی جاتی ہے اور طواف قدوم گناہ نہیں جب کوئی احرام کی بعد طواف قدوم کرے اور آفاقی نہ ہو یا پیچھی طواف نفل کی یعنی طواف افاضہ کی اور یہہ حدیث کا مطلب ہی کہ بیچ تقدیم تاخیر افعال مناسک کی سبب دلتنگی کی گناہ نہیں ہے گناہ اوس پر ہی کہ ازراہ ظلم کی ناحق کسی کی آبروریزی کری یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سے وہ نکل گیا کہ دین کی بیچ کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہیں شرع

باب خطبۃ یوم النحر ورمی ایام التشریق والتودیع

باب ہے بیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پھینکنے کنکریوں کی تشریق کی دنوں میں کہ وہ تین دن ہیں بعد نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَۃُ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تھا بیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان وزمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہو گیا اون میں سے چار مہینی باحرمت ہیں تین پی در پی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک گمان کیا ہمنی کہ نام رکھینگی اوسکا ساتھ غیر نام اوسکی کی پھر فرمایا کیا نہیں ہی ذیحجہ کہا ہمنی ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک گمان کیا ہمنی کہ نام رکھینگی اوسکا ساتھ غیر نام اوسکی کی فرمایا کیا نہیں ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنی مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکھینگی اوسکا ساتھ غیر نام اوسکی کی فرمایا کیا نہیں ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنی کہ ہاں مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئیں تمہاری تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونی اس دن تمہاری کی بیچ اس بستی تمہاری کی بیچ اس مہینی تمہاری کی اور البتہ ملوگی پروردگار اپنی سی پس پوچھیگا تمسی عملوں تمہارا سی خبردار ہو نہ پھر جانا میری وفات کی پیچھی گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو کیا پہنچا دیا میں نے یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنی کہ ہاں پہنچا دیا کہا حضرت نے یا الہی تو گواہ رہ یعنی ان کی اقرار پر تا روز قیامت منکر نہوں پس چاہیے کہ پہنچا دی

حاضر غائب کو پس بعضے پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سننے والے سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** خطبہ فرمانا مستحب ہے نزدیک شافعیہ کی خطبہ چہارم
روز اول ایام نحر کی اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کی چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہی وہ مؤید ہین ہمارے مذہب کے پس یہہ خطبہ کو بعد عید کا
ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کی واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدای پیدائش مین تہا جیسا کہ قرآن مجید
مین فرمایا ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات والارض الخ آیۃ تک معنی کلام کی یہہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا
تہا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تہا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتی تہی حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کی کہ بعد اسکے
ہوتا پس متبدل ہوتی مہینے اسکی اور حلال ٹہیراتی مہینون حرام کو اور حرام ٹہیراتی غیر انکو یعنی پہلے مہینون حرام مین لڑتی نہ تہی اور بہت تعظیم کرتی تہی
انکی اور اس حساب سے حرام مہینونکو حلال کر ڈالا تہا یعنی اگرچہ واقع مین مثلا محرم ہوتا اوسکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینونکی غیر کو
حرام ٹہیراتی اپنی حساب سے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انما النسیء زیادة فی الکفر الآیة پس باطل کیا اللہ تعالی نے اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل حیثیت پر پس جس
برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اوس برس مہینے ذی الحجہ اپنی جگہہ پر تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالی نے
یہہ کہ ہو ذی الحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ مبدل کیا کرو ایک مہینے کی طرف دوسرے مہینے کی اور کہا بعضون نے کہ تہی
عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو دشمن سے لڑنا منظور ہوتا حلال ٹہیرا لیتی اور ٹہیرا لیتی جگہہ اوسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تہی نسبت مہینونکی اور اعتبار
کیا تہا شمار عدد کا تہی پس گویا کہ تہی عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السنة اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہی یعنی علیحدہ ہے مہینون سے جملہ پہلی کی اور بیان مہینون کا
حرمت مین فرمایا اللہ تعالی نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی نہین منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اونہون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے
نہین یعنی گناہ کرو نہین کہ بہت برا ہی مانند گناہ کرنیکی حرم مین اور حالت احرام مین اور مؤید ہی قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نے گہیرا طائف کو اور غزوہ کیا
ہوازن سے حنین مین بیچ شوال و ذیقعدہ کی اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب ہے باقی ہی اور مضر نام قبیلہ کا ہی عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتی تہی
اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچہا کہ لوگونکی نفسون مین حرمت مہینہ کی و شہر کی اور دن کی قرار پکڑے
تا کہ بنا کرین وہ سب جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہی از راہ ادب کے کہا اور تا کہ معلوم کرین کہ نفس
اس سوال سے کیا ہی اور ایک روایت مین کفارا آیا ہی بدلے ضلالا کی یعنی مشابہ کافرونکی ہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگو

وعن وبرة قال سألت ابن عمر متى ارمي الجمار قال اذا رمى امامك فارمه فاعدت عليه المسألة فقال كنا نتحين فاذا زالت الشمس رمينا رواه البخاري اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچہا مینے ابن عمر سے کہ کسوقت پہینکون مین کنکریان منارونپر یعنی کیا دن بارہوین ذی الحجہ کو فرمایا جسوقت
پہینکے امام تیرا پس پہینک یعنی پیروی کر امام کی کہ بنسبت تیری زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینے اوپر مسئلہ یعنی جاننے
تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تہے ہم انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈہلتی دوپہر کرتے ہم رمی یعنی پہینکتے کنکریان نقل کی یہہ بخاری نے

وعن سالم عن ابن عمر انه كان يرمي جمرة الدنيا بسبع حصيات يكبر على اثر كل حصاة ثم يتقدم حتى يسهل فيقوم مستقبل القبلة طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم يرمي الوسطى بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم يأخذ بذات الشمال فيسهل ويقوم مستقبل القبلة ثم يدعو ويرفع يديه ويقوم طويلا ثم يرمي جمرة ذات العقبة من بطن الوادي بسبع حصيات يكبر عند كل حصاة ولا يقف عندها ثم ينصرف فيقول هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله رواه البخاري اور روایت ہی سالم سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہہ کہ وہ تہے پہینکتے نزدیک کی مناری پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے

لیتی پہر کنکری کی ساتہہ تکبیر کہتی پہر آگی بڑہتی یہانتک کہ اوترتی نرم زمین پر پہر کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی دیر تک یعنی بقدر پڑہنی سورۂ بقرہ کی اور دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون
ہاتہہ پہر پہینکتی بیچ کی جمرہ پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتی ساتہہ پہینکنی کنکری کی پہر چلتی بائین طرف یہانتک کہ اوترتی زمین نرم مین اور کہڑی ہوتی سامنی
قبلہ کی پہر دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور کہڑی رہتی دیر تک پہر پہینکتی جمرۂ عقبہ پر نالی کی اندر سی سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی ہر ایک
ہر کنکری کی اور نہ ٹہیرتی نزدیک اسکی پہر پہرتی اور کہتی اسیطرح سی دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ترتیب مذکور سی رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیئی کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پہر مولانا
لینی نیچی وادی سی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کی مذہب مین واجب اور شافعی کی نزدیک ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کنکریان پہینکی جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب
سی تو کافی ہی لیکن یہہ خلاف سنت ہی اور پہلی دو جمرونکی پاس ٹہیرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسری کی پاس نہین حکمت اسکی یہہ معلوم نہین اگرچہ
بعضون نی یہہ لکہا ہی ۞ وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه و
سلم ان يبيت بمكة ليالي منى من اجل سقايته فاذن له متفق عليه روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا اجازت مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کی نی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اگر رات رہی مکہ مین راتون منا کی بیچ بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف پانی زمزم کا پلانا حاجیونکو طواف والونکو مستحب ہی پس وسط زمانی مین کنکنی ایک حوض بہری رہتی تہی آب زمزم کی کنوئین پر اگر سبب اژدحام
کی لوگ پانی نہ پی سکتی تو وہان سی پیوی اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی تہی اور زمانہ جاہلیت کی ہی وہ پلایا کرتی تہی پس حرم
الوقت مین کہ سقایہ حاجیونکی تہی اونہون نی پروانگی چاہی حضرت عباس نی کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین رہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی
دی … راتین منا کی … واجب ہی … کی نزدیک سنت ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سی
… کثرت ہی … اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام رات کا وہان مستحب ہی مانند لیلۃ القدر
عید کی … اور جو کہ سنت کہتی ہین … رہنی کو دلیل اونکی یہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت
دیتی … کہا بعض علما نی … اوسکو مشغول ہو پانی پلانیمین مانند عباس کی اور اوسکو عذر شدید ہو یہہ کہ
… مشغول تہی پس … اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرو سنت کا مگر ساتہہ عذر کی اور ساتہہ … اور ہووی … نفع
۞ وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء الى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب الى امك
فأت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب من عندها فقال اسقني فقال يا رسول الله انهم يجعلون ايديهم فيه قال اسقني
فشرب منه ثم اتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فانكم على عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتى اضع
الحبل على هذه واشار الى عاتقه رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی طرف سبیل کی
کی پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نی اپنی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماکی پاس اور لی آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیئی پانی اپنی ماکی پاس سی
لینی پانی خاص کہ نہ استعمال ہو پس فرمایا حضرت نی پلا مجکو یعنی اسمین سی پس کہا حضرت عباس نی یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی اسمین فرمایا
پلا مجکو یعنی اسمین سی پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سی پہر آئی کوئین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پلاتی تہی لوگونکو اور محنت کرتی
تہی پلانی مین پہر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کی ہو پہر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاوگی تم یعنی غالب ہونگی تمپر لوگ پانی
کہینچنی مین بسبب اتباع سنت میری کی اور نہین کہینچنی دینگی تمکو پانی اور یہہ کام تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا البتہ اوترتا مین یعنی اونٹنی پر سی …

سوار تھی اور سپیر تا کہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں جاننا کہ کہتا ہیں سی ہیں اور اشارہ کیا طرف موئد ہی انہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لوگ دیتے
ہیں ہاتھ اپنی اخ یعنی گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگون کی ہاتھ ستہری نہیں ہوتی اور وہ اسمین ہاتھ ڈالتی ہیں سیسی آپکی واسطی انگ کہی ہوئی پانی میں سے نکا
ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی اسمین سے پلاؤ مجھ پیاد سے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ
پانی وضو لوگونکی سی از راہ تبرک کی او منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جہوٹن بہائی اپنی کی تن اور حدیث سور
المومن شفاء غیر معروف ہی او اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پرسی اوتری نہیں پانی کہینچنا و پینی کی لیے اور ایک دوسری روایت میں عطاء
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی نہ کہینچا ساتھہ اونکی کہینچنی بس پیا پہر ڈالا پانی ڈول کا کوئیں
میں بسبب جمع تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ اول آنحضرت پہر کو دیکھکر اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو بہیڑ دیکہکر پانی کہینچا او پیا اور **وعن**
انس انَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ
فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی او عصر کی او مغرب کی اور عشا کی پہر سوئے
تہوڑا سا سو محصب میں پہر سوار ہوئی طرف خانہ کعبہ کی او طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصب اصل میں اوس
جگہہ کو کہتی ہیں کہ جہان سنگریزی بہت ہون او اب نام ایک جگہہ میں کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح او بطحا او خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہیں
اسیسی اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب میں اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پڑہی ابطح میں اور اوترنا محصب میں بعد نکلنی کی منا
سے تیرہوین ذی الحجہ کو ہی **وعن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ
بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاءُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع کی کہ کہا پوچہا میں نی انس بن
مالک سے کہا میں نی خبر دی مجکو ساتھہ چیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کی کہا انس نی کہ منا میں کہا
عبد العزیز نی یعنی کہا میں نی انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی جانی کی کہ تیرہوین تاریخ ذی الحجہ کی ہی کہا انس نی کہ پڑہی نماز ابطح میں
پہر کہا انس نی کر تو جیسا کہ کرتی ہیں سردار تیری نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا ہی و تو اسیطرح کر جسطرح کرتی ہیں امیر تیرے
مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو او یہہ کہنا ضروری ہی نہیں او یہی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب میں پڑہی او
اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا میں پڑہی یا محصب میں کہ اوسکو ابطح ہی کہتی ہیں اور تعارض
نہیں دونوں میں ہ مولانا **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ
اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح میں نہیں ہے سنت میں اوتری تہی سوا اسکی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوسمین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** یعنی ابطح میں حضرت اسلیے
اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاویں وہان اسباب اپنا او مکی میں جاکر طواف الوداع کریں پہر سب وہانسی نکل کر مدینہ کو چلی جائیں تو آسان ہو نکلنا کہ سب اکہٹا
ہو کر اور جانا چاہیی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنی اوترنا محصب میں سنت ہی یا نہیں بعضی کہتی ہیں کہ وہ سنن حج سی ہی او آئمہ افعال حج سی
ہے یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا میں فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہیں انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ میں کہ وہان قسم کہائی
نی اپنی عہد کیا تہا او قسم کہائی تہی کہ ساتھہ بنی ہاشم کی او بنی عبد المطلب کے مخالطت او نکاح او خرید و فروخت اور ملاقات نہیں کرینگی یہانتک

کر عمد کو ہماری بیچ دشمنی اونکی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کریں اسلام کی شان کو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نے نشانیان
کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین احمد بن حنبل سے لایا ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ بطحا سنت سی ہی اوترنا ابطح مین بیچ رات
یوم النفر کی اور حکم کرتی تہی لوگونکو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا محصب مین بقصد تہا کہ دکہا دین مشرکونکو قدرت
باریتعالی کی پس سنت ہی وہان اوترنا اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تہا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ
اسباب کا تہا وہان اوترپڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا پس سبب اتفاق وراے کی بسبب آنحضرت کی اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیساکہ
آئے حدیث مین کہا جانا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوترے اگرچہ بطریق اتفاق کی تہا اوترنا تو اچہا ہی وہان اوترنا اور صحابہ
اور خلفاے راشدین بہی اسپر عمل کرتی تہی اور اگر نہ اوترے تو کچہہ لازم نہین آتا ہی وعنها قالت احرمت من التنعيم بعمرة فدخلت
فقضيت عمرتي وانتظرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابطح حتى فرغت فامر الناس بالرحيل فخرج فمر بالبيت
فطاف به قبل صلاة الصبح ثم خرج الى المدينة هذا الحديث ما وجدته برواية الشيخين بل برواية ابي داود مع اختلاف يسير في آخره
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا احرام باندہا مین نے تنعیم سے ساتہہ عمرہ کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینے عمرہ اپنا یعنی جو رہ گیا تہا بسبب
ہونے حیض کی اور اسکی قضا کی جیساکہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی
مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ کرنیکی پہر نکلے آنحضرت یعنی ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سے یعنی طواف
وداع پہر نکلے طرف مدینہ کی کہا مولف نے کہ یہہ حدیث نہین پائی مینے ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک اون دونون سے بلکہ ساتہہ روایت
ابوداود کی ساتہہ تہوڑیسی اختلاف کی بیچ آخر اوسکی **ف** پہر نکلے طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلے ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑے سے
اختلاف کی یعنی ابوداود کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس یہین اعتراضات مین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث
فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداود کی واللہ اعلم ت ح وعن ابن عباس قال كان الناس ينصرفون من كل وجه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا ينفرن احدكم حتى يكون آخر عهده بالبيت الا انه خفف عن الحائض متفق عليه
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی آدمی پہرتے تہی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تہی خواہ طواف کرتی خواہ نکرتے
یعنے مقید اسکی نہ تہی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت
اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس طواف کو طواف وداع بہی کہتی ہین اور طواف الصدر ہی یہہ طواف ہی واجب اور مضایقہ نہین ہے اسکا کہ اقامت کرے بعد
اسکی بقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہے کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہی امام ابوحنیفہ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پہر اقامت کرے عشا تک
تو خوب ہے میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہے یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بہی نہین
ہے کہ جو مکہ مین آرہا اور پہر منظور ہو اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالے حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنیوالے پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑکر
چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی ہی ع ح ٭ وعن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما اراني الا حابستكم قال
النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى اطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا
حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی یعنی پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکنی تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف

وداع کیا ہی انہین نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اوسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا
پس چل نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سے مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہے تہی یعنی تیرہوین کی رات اور رات آج
بیچ مین منسوب ہوتی ہی ساتہہ روز سابق کے نہ آئندہ کے پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نے
یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کی اور حضرت نے جانا کہ انہون نے طواف الزیارۃ نہین
کیا ہی اب ٹہیرنا پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہہ اصل مین بد دعا ہی لیکن یہان ارادہ دعا بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسے کلمات
ازراہ پیار کے بولتی ہین آور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی
تو اب ٹہیرنا پڑتا ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ای یوم ہذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا فی بلدکم ہذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا ان الشیطن قد ایس ان یعبد فی بلدکم ہذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ

روایت ہی عمرو بن احوص سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کے کہ کونسا دن ہی یہہ عرض
کیا صحابہ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین تمہاری درمیان تمہارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن
تمہارے کی بیچ اس شہر تمہارے کی خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پہ ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسی پہ پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ
ہوتا ہی اسکی کرنی سے اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے
کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمہارے کی یعنی مکے کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ اون چیزونکے کہ حقیر جانوگے اپنے عملونسے اس خوش
ہوگا ساتہہ اوسکی یعنی گناہونکی کہ حقیر جانوگے اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کہا ترمذی نے اسکو **ف** دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام
مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی
نے کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہی اور بڑے بڑے افعال حج کے اوسمین ہوتی ہین اور صحیح یہی ہی کہ حضرت کہڑے ہوئے
دن نحر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائے کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور راوی کی تقدیر
مین جواب صحابہ کا تہا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نے وہ جواب پایا ہو اور بعضون نے یہہ آور
تحقیق خون تمہارے الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین اسمین خون کرنیکو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنیکو حرام و برا سمجھتے ہو ویسا ہی
ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنے
فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی کسیکے ظلم کرنیسے ماخوذ نہین ہوتا اس موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین
اوٹہاویگا کوئی بوجہہ اوٹہانیوالا بوجہہ دوسرے کا اور خاص یہہ دونو ذکر کیے گئے اسلیے کہ قریب تر اقربا کی ہین پس جب یہہ نہین ماخوذ ہوتی ایک فعل کے
تو غیر انکے بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنی فرمانبرداری کیا جاوے توضیح عبادۃ غیر خدا تعالی کی اور یہی کہ
شیطان کی ہرگز ایسی عبادت غیر اللہ کی نہین کریگا مکے مین اور مراد یہہ ہے کہ مسلمان نہین کرینگے اسلیے کہ ہمیشہ باقی ہین کفار کے مین خفیہ و علانیہ اب ...

نقل کی تا امر لوگون او... نہ دیکھیں وہ حقیقہ جاننا سمجھا یہ کام مراد ہے کہ گناہ کرتی ہو اور اوسکو حقیقہ جانتی ہو اون عملون مین فرمان بردار شیطان کی ہی کہ راضی
ہوتا ہی شیطان اونسی اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کی ہوتی ہین ع ت قوله لا یجنی جان علی نفسه کو شارحین نے بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی و
لکھا ہی کہ یہہ نفی ہی معنی نہی کی یعنی ظلم کری کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہہ ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکری اسلیے کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت مین
اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کا ہی اوسکو سبب یہہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتہہ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لا یجنی جان الا علی نفسه
لیکن مترجم نے ترمذی و ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب رحمہ اللہ نے کی نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہی اسلیے ترجمہ موافق اوسکی کیا
گیا ۔ وعن رافع بن عمرو المزنی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی
علی بغلة شهباء وعلی یعبر عنه والناس بین قائم وقاعد رواہ ابو داود اور روایت ہی رافع بیٹے عمرو مزنی کیسی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو منا مین اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کی اوپر خچر کی کہ سری اوسکی بالون کی ملی
تہی اور سرمئی سفید اور حضرت علی بیان کرتی تہی حضرت کی طرفسی یعنی جو لوگ کہ دور تہی انکو حضرت علی سمجہاتی تہی جو کچہہ کہ حضرت فرماتی تہی او
لوگ بعضی کہڑی تہی و بعضی بیٹہی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عائشة وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخر
طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجه اور روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر
طواف مذکا یا تکو یا توبکی بیبی یا ہر تو کئی بی بیبی کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کی بہر نماز ظہر کی مکی مین یا منا مین کہا طیبی نے اول وقت
اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور ہمارے نزدیک بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی اور
لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہوا یام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اونسی لازم آویگا اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ہ ع وعن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیه رواہ ابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابن
عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف رمل کہتی ہین اسکو کہ جلدی چلے
کہبا کی پھلا کر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نی طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کرچکی تہی ہ ع مسئلہ طواف
الزیارت کری یعنی بغیر رمل و سعی کی اگر سعی اور رمل کرچکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری نہ
دمتا ۔ وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبة فقد حل له کل شیء الا النساء
رواہ فی شرح السنة وقال اسنادہ ضعیف وفی روایة احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل له کل شیء الا النساء
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کتروادی
پس حلال ہوتی اوسکی لیی ہر چیز سواے عورتون کی یعنی عورتونسی صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوتی یہہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہہ
صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے
کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطی اوسکی ہر چیز سواے عورتون کی وعنها قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم من آخر یومه حین صلی الظهر ثم رجع الی منی فمکث بها لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیة فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثة فلا یقف عندها رواہ ابو داود

وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَةَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی یعنی عید قربانکی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طواف منا کی پہر ٹہہری منا مین راتون دن تشریق کی یعنی گیارہ بارہ اور تیرہوین ذیحجہ کی مارتی تہی کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منارہ کو سات سات کنکریان تکبیر کہتی ساتہہ ہر کنکری کی اور ٹہہرتی نزدیک پہلی منارہ کی اور دوسری یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہیرنا یعنی اذکار کی لیئی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منارہ کو اور نہ ٹہیرتی پاس اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکہ ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ ٹہیرتی تہی پاس اوسکی یعنی دعا کی لیئی یہہ کہ دعا مانگتی تہی پاس اوسکی یا بعد اوسکی یعنی پہر کر دعا مانگتی تہی چلتی ہین کرتی تہی ٭ ع **وَعَنْ** أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وسطی چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرة العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کی پہر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونو مین نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نرہین منا مین تشریق کی راتون مین اسلیئی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان مارین دن عید کی جمرة العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسری دن بلکہ مارین تیسری دن دونو دنکا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہی امہ کی نزدیک تقدیم رمی کی دوسری دن عید کی یعنی تیسری دن کی بدلی ہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی ہی تیسری دن مارین ٭ ع

بَابُ مَا یَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اونسی محرم **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہو اوسمین دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچہہ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہی کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچہہ تہوڑسی چیز غیر معین ٭ ع ٭

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑونکی سی یعنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ پہنو پاجامی اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی موزی اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون ٹخنون کی نیچی سی اور نہ پہنو کپڑونمین سی جسمین کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانی **ف** مراد ساتہہ پہننی کرتون و پاجامونکی پہننا اونکا ہی اوس طرح پہ کہ معمول ہی پہننی کا جیسی کرتی کو گلی مین پہنتی مین اور پاجامہ کو پاؤنمین پس اس طرح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر ڈالی مانند چادر کی تو نہین منع ہی اسلیئی کہ اس صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ

محرم کو پہننا اور پاجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سے یہہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑہے کہ سر کو ڈہانپے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچہہ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف
مین اسکو پہنے اور اوڑہنا نہ کہتے ہون مانند کہلے کو ٹہری کی اور اوپر لینے گٹہری کی سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ سے اس جگہہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہے
کہ اونچی پاؤن کی بیچ مین ہوتی ہے اور امام شافعی کی نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کہ جسکا وضو مین دہونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ جس پاس جوتی
نہو اور وہ موزہ پہن لی تو آیا واجب آتا ہے اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک و شافعی نے کہ نہین ہے اوسپر کچہہ اور کہا ابو حنیفہ اور علما اونکی نے کہ اوسپر
فدیہ ہے جیسیکہ سب صاحب ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک گہانس ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کی اور زعفران
اور ورس کی سبب سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے انمین اور زعفرانی دہلی ہوئی ہو اوسکو بیچ قسم اونکی سبب سے نہ دہونگی اور نہ ہو یہہ کوئی چیز اسطرح دہونگی کہ
اثر ہی نہ رہے تو جائز ہے مرد کو ہے اور منہ ڈہانکنا حرام ہے مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت مین اور خلاف ہے اسمین
امام شافعی کا اور جو ڈہانپ سر کو لگی تو اسمین پہننا منع ہے اور نہین تو نہین اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اگر یہہ سر کو لگی تو منع ہے اونکی نیچی کہڑا ہونا ورنہ نہین ح
ن **وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب وهو يقول اذا لم يجد المحرم نعلين**
لبس خفين واذا لم يجد ازارا لبس سراويل متفق عليه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتی تہی
اور فرماتی تہی کہ جب نہ پاوی محرم پاپوشین تو پہنی موزی اور جبوقت کہ نہ پاوی تہبند پہنی پاجامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنی موزی یعنی
ٹخنون کی نیچی سی کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جسکو تہبند نہو اور پاجامہ پہن لی تو نہین ہے اوسپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ
کی نزدیک یہہ ہے کہ پاجامہ کو پہاڑ کر تہبند کر لی اور اگر اوسیطرح پہنی رہیگا تو دم دیگا اور یہی حق جانو ز ح کری ن **وعن يعلى بن امية قال**
كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالجعرانة اذ جاءه رجل اعرابي عليه جبة وهو متضمخ بالخلوق فقال يا رسول
الله اني احرمت بالعمرة وهذه علي فقال اما الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة
فانزعها ثم اصنع في عمرتك كما تصنع في حجتك متفق عليه اور روایت ہے یعلی بن امیہ سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار وہ جبہ پہنی تہا اور وہ شخص لتہڑا ہوا تہا خلوق مین کہ ایک قسم خوشبو کی ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول
اللہ تحقیق مینی احرام باندہا تہا عمرہ کا اسحالمین کہ یہہ کرتہ میری بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کہ تجہہ پر ہے پس دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال
اوسکو پہر کر عمرہ اپنی مین یعنی احرام عمرہ کی مین جیسا کرتا ہے تو یعنی احرام حج کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ ایک
منزل ہے مکہ سی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام عمرہ کا وہانسی باندہا تہا اور دہو ڈالنا خوشبو کا اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مردونکو مین بار
دہونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب سطرح چہوٹ جاوے اور واجب ہے دہو ڈالنا خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پہر کر تو یعنی پرہیز کر احرام عمرہ کی مین اون چیزون سے کہ
پرہیز کرتا ہے احرام حج مین اور محرم اگر سرمہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کی لیے لگاویگا تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین پہر جاننا چاہیے کہ جو چیزین
احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اوسمین فدیہ سب علما کی نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم اونکا اوسپر فدیہ نزدیک
شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کی اور واجب ہے نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی ح ع **وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه**
وسلم لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب رواه مسلم اور روایت ہے عثمانؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہے
کہ نکاح کری محرم اور نہین لائق ہے کہ نکاح کر دیوے محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق ہے کہ منگنی کری محرم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی
اور جمہور علما کی نزدیک پہلی دونو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکی نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کر دینا اور امام

اسطرح کے نزدیک تینون امامون کے منع ہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا ع ح **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اسحالمین کہ وہ احرام باندہے ہوئے تہے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن یزید بن الاصم ابن اخت میمونۃ عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وھو حلال رواہ مسلم قال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ والاکثرون علی انہ تزوجہا حلالا وظھر امر تزویجہا وھو محرم ثم بنی بہا وھو حلال بسرف فی طریق مکۃ** اور روایت ہے یزید بن اصم بہانجے میمونہ کیسے کہ نقل کی میمونہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اسحالمین کہ وہ احرام مین نہ تہے نقل کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین انکی یہہ مین کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح ہونیکا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہے پہر ہمبستر ہوئے ساتہہ انکی یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکہ کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی اونسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہے مکہ کے راہ مین دس کوس مکہ سے اور عجائب اتفاقات سے یہہ ہے کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض مین حدیث ابن عباس کے دلالت کرتی ہے اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہے کہ نکاح اونکا بغیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علمانے ترجیح دی ہے ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ ابن عباس یزید سے فضل و کمال مین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کے بخاری اور مسلم مین ہے رہا یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہے اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح کرنیسے وہ تاویل کی گئی ہے کہ مراد یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اوسکی نہین اسلیے کہ مشغول ہے عبادت مین یہہ کہ مراد تحریم ہے چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہے اور یہہ جو حمل کیا ہے شافعیہ نے حدیث ابن عباس کیکو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین یا ابن عباس نے کہا کہ نکاح کیا اسحالمین کہ وہ محرم تہے پس یہہ تکلف ہے صریح اور ملا علی قاری حنفی نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہے بخوف درازگی کے اور نہ سمجہنے سے عوام کی اسپہ اکتفا کیا **وعن ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل راسہ وھو محرم متفق علیہ** اور روایت ہے ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے دہوتے سر اپنا حالت احرام مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہے بلاخلاف محرم کو یہی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دہووے تو اوسپر دم آتا ہے یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہے اور اگر سر دہووے صابون یا بیر کی پتون اور مانند انکی سے تو نہین ہے اوسپر کچہہ سب کی نزدیک ع ہ **وعن ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا پہرے ہوئی سینگی کہچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہے جمہور علما کی نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے ع ج **وعن عثمان حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھما بالصبر رواہ مسلم** اور روایت ہے عثمان رضی سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کی کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ محرم ہو لیپ کرے اونکو ساتہہ ایلوے کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تاج المصادر مین تضمید کے معنے لیپ کرنیکی لکہی ہین اور اور علما نے آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندہنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتے ہین اگرچہ باندہا نجاوے پہر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اوسمین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ

لازم ہوگا اور اگر بہت خوشبو ہو تو دم اور تہوڑی ہو تو صدقہ اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ جس میں خوشبو نہو تو کچہہ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہوگا اوسپر کچہہ اور اگر پٹی باندہی
... منع نہیں لازم آویگا اوسپر کچہہ لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈہانکی گا چوتہائی سر یا موںہہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتہائی سی ڈہانکی
گا تو صدقہ اور ... **وعن** أم الحصين قالت رأيت أسامة وبلالا وأحدهما آخذ بخطام ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم
والآخر رافع ثوبه يستره من الحر حتى رمى جمرة العقبة رواه مسلم اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا دیکہا مینی اسامہ اور بلال کو اس
حال میں کہ ایک نی ان میں سی یعنی بلال کپڑی ہوئی تہا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہای ہوئی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی کی وجہ
سی یہاں تک کہ ماری کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی سایہ کپڑی کی کہ اونچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت
میں ذکر ہی کہ اوڑہانی ہوئی تہا مانند تاج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنی سر پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ
لگی یہی قول ہی علماء کا ہی اور مالک و احمد کہ وہ کہتی ہیں ... **وعن** كعب بن عجرة أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به و
هو بالحديبية قبل أن يدخل مكة وهو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل تتهافت على وجهه فقال أتؤذيك هوامك
قال نعم قال فاحلق رأسك وأطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلاثة آصع أو صم ثلاثة أيام
أو انسك نسيكة متفق عليه اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ میں پہلی داخل ہونی مکہ
کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی کی اور جوئیں بہت گرتی تہیں اوسکی موںہہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیری کہا ہاں
فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کہلا ایک فرق کی درمیان چہہ مسکینوں کی اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جانور لائق
ذبح کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی ہیں انصاری صحابی ... اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادہ
ابن صامت یار اونکی تہی ایک روز عبادہ کعب کے پاس آئی دیکہا بت کو پوجا کرتی ہی نکلی عبادہ گہر میں گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر میں آئی تو دیکہا
کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ میں آئی اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہیں پہر سوچی اور دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئیں بچاتا یہہ سوچکر
مسلمان ہوئی اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یوں کرتا ہی اور پہلی داخل ہونی مکہ کی یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکہ میں جاوینگی جبتک ممانعت نہوئی تہی
داخل ہونی سی مکہ میں بعد اس کی مشرکین نی منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہیں اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا
صاع یعنی دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عمر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى النساء في
إحرامهن عن القفازين والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثياب ولتلبس بعد ذلك ما أحبت من ألوان الثياب
معصفرا أو خزا أو حليا أو سراويل أو قميصا أو خفا رواه أبو داود اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ منع فرماتی تہی عورتوں کو بیچ احرام اونکی کی پہننی دستانوں کی اور نقاب کی یعنی اسطرح کی نقاب سی کہ موںہہ کو لگی اور پہننی اوس کپڑی کی
کہ لگی ہو اوسکو ورس و زعفران اور چاہیی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑوں سی کسمبہ کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** بعد اسکی یعنی بعد نکلنی کی احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہی معنی لکہی ہیں اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہیں کہ بعد بچنی
اس چیزوں کی یعنی سوای چیزوں مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑوں سی پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑی
اور کسمبی کی اور ... مذہب میں دونو منع معلوم ہوتی ہیں خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہ میں لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسمبہ کا یا ورس کا

یا زعفران کا چہپانا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لایق یہہ ہی کہ عمل کیا یا وی یہہ حدیث اوپر کسبی دہوئی ہوئی کی کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نی کہ زیور کو کپڑونمین کہا مجازًا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپہ یعنی عورتوں اور ہنوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوی یعنی اور بسبب احرام کی مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگی سی تو النی ایک ہماری چادر اپنی سر سے اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبو دار ہوجاے یا ملایا جاے اوسمین تیل خوشبو کا پہر جاننا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقًا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوئی پس جو خوشبو دار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ کی ڈالکر خوشبو دار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اوسکی اتفاقًا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقًا پہر یہہ دم وغیرہ دونو تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری اونکو بطور دوا کی تو نہین آتا کچہہ اوسپر بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک وغیرہ خوشبوئیونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح م درمختار

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس کہا ڈال مجپہ کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجپہ یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر سیی ہوئی کپڑے کو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی وسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی واسطی محرم پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمر نی اس ہی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا ہی ہوگا کہ مطلق سیی ہونی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا ایسی منع کیا کہ مذہب اونکا یا ہوگا تاہم اولیٰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مالک کیسی ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کہچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر کی ہین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کی راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ کی اسیی لفظ مالک کو ساتہہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ مان تہین عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور سرمین پچہنی لینی سی بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچہنی لی کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کی حرمسئلہ جو تہا ئی سر کی منڈاوی یا پچہنون وغیرہ کی سبب سے بال جو تہائی

سے ہی کم کی تو مین تو صدقہ دی یعنی ایک ہو کی کو کہلا دے یا دو سیر گیہون دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا چہنی بلا عذر لی اور اوس سے بال استعمال کرے تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کی چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کی چہنی لے اور استعمال بال کرے تو تین باتون مین اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چہہ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر چہنوں کی جگہ سے بال منڈواے چہنو لگانے کی لیے تو دم آتا ہے امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور چہنوں کی جگہ سے مراد ہے دونو کنارے گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہے اتفاقا اور اگر سارے سے کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہے اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچھ نہیں آتا ہے مناسک ملا علی **وعن انس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به رواه ابو داود والنسائي** اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے اور وہ تہے محرم اوپر پشت قدم کے بسبب درد کی کہ تہا اونکو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یہہ چہنی لینی متعلق مین بغیر ٹوٹنے بالونکی ہے پس نہیں ہے اشکال اسمین وہ مہذا عذر ہی تہا ع **وعن ابي رافع قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال وكنت انا الرسول بينهما رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن** اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے میمونہ سے اوس وقت کہ تہے بغیر احرام کی اور بنا کیا ساتہہ اونکی یعنی الصرف مین لائے اور وہ تہے بغیر احرام کے اور تہا مین پیغام دینیوالا درمیان حضرت کی و میمونہ کی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کی گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام مین میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاتا چاہیے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہے اور یہہ دونون مین سے ایک مین بھی نہیں ہے پس نہیں پہنچتی ہے یہہ اوسکی درجہ کو ع در شرح حدیث یزید کے گذشت

باب المحرم يجتنب الصيد باب ہے بیچ بیان محرم کی کہ بچے شکار سے **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کہا اور اشارہ کرنا طرف شکار کی حرام ہے سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچہہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلا یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادل کے بسبب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی ہدی اگر اسکی ہو اوسمین پس ذبح کرے اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ پہر اگر بچے رہے کم طعام فقیر سے صدقہ دیدے اوسکو یا ایک روزہ رکہے بدلے اوسکی اور قصدا شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہیں اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اوسکا یا اوکہاڑے بال اوسکی بدلہ دے اوس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سے اور اگر اوکہیڑے پر اوسکی یا کاٹے ہاتہہ یا ناخون اوسکی پس ایسا ہو جاوے کہ بچانا اپنی کو بلی وغیرہ سے پس اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودہ دوہے اوسکا پس قیمت دے اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اوسکی قیمت دے اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنی لیے یا محرم کی لیے باذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کی مذہب بعضی صحابہ کا کہ حضرت علی ہے انمین سے اور بعضی تابعین کا یہہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اوسکی لیے شکار کرے ساتہہ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنی لیے اور کہلاوے اوسمین سے محرم کو لیے بطریق ہدیہ کی تو بہی حلال ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور علما اونکی کا یہہ ہے کہ حلال ہے کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے

اور حکم نکری ساتھ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اور اشارہ نکری طرف اوسکی اور مدد نکری شکار کرنی پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اوسکی لیے شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث
ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سی ہے حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کی کہ پیدایش ونسل اوسکی جنگل مین ہو پس جائز
ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر کی اور ہرن
پلی ہوئی کی اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتی ہون یا نکہاتی ہون بحسب اس آیۃ شریفہ کی احل لکم صید البحر وطعامہ
آخر آیۃ تک پہر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی نہین جاتی ہین اونکو تقسیم کیا ہی صاحب بدایع نی
دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعا اور ابتدا کرتی ہین ساتہہ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتی اور بہیڑیی اور مانند اونکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچہہ
اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتہہ ایذا کی اکثر مانند بسغ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین وسپر اور نہین آتا اوسپہ کچہہ اور اگر چوٹ نکرین
تو نہین مباح محرم کو کہ ابتدا کری ساتہہ مارنیکی اگر ماریگا اونکو ابتداء تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ح ر مثنی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ
فَلَمَّا رَاٰی مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی صعب بن جثامہ سی یہہ کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بہیجا واسطی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی گورخر اور حضرت تہی ابوا مین یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نی اونپر پس جبکہ دیکہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی یعنی ناخوشی اور
غم معلوم کیا نسبت قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہم نی نہین پہیر دیا اوسکو تمپر مگر اسلیے کہ تہی ہم احرام باندہی ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابواء اور ودان
نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہرا یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو حرام کہتی ہین محرم کی لیے اور مذہب ہمارا یہہ
مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کرکر بہیجا تہا اور شکار کا لینا
محرم کو درست نہین اسلیے پہیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا
ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا اور ان روایتونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی گوشت اوسکا مراد ہو **جواب** یہہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وہ نہ لیا پہر ران اور
گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نی ٹکڑا اوسکا کہا بہیجی وہ بہی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نی حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہیر دیا بگمان اسکی کہ میری لیے شکار کیا گیا
ہی ع **وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ**
فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰی رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ
فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ
شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچہی رہگئی وہ بعضی اپنی یارونکی ساتہہ اور یار اونکی
محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکہنی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر کو چہوڑ دیا اوسکو یہانتک
کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوئی اپنی گہوڑی پر پہر مانگا یارونسی یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون نی کوڑا پہر لیا ابو قتادہ نی کوڑا
یعنی گہوڑی سی اوترکر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتہہ والون نی پہر پشیمان ہوئی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا

درست نہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا اپنی یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تہماری پاس
اوسمین سی کچہہ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی پانون اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت
اون دونونکی یہہ ہی کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم مین سی کسینی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدہی
پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہو اوسکی گوشت مین سی **ف** کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیح مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا اوسی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ اول حضرت نی نہ کہایا ہوگا بخوف اسکی کہ کسی محرم نی حکم کیا ہو
بعد کی ہوگی پہر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا آو حکم کیا تہا یعنی یہہ حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ
ہی کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارۃ ہاتہہ سی اور بعضون نی کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارۃ حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم
کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار
نکیا ہو اور دلالت اور اشارۃ اور مدد کی ہو اور اسمین ردہی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتی ہین ح ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوسپر کہ ماری اونکو حرم مین اور
احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کوا یسی مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست
کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اسسی نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پانون اوسکی سرخ اور کتی کٹ کہنی
کی حکم مین ہین سب جانور درندی حملہ کرنیوالی ہنع ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ
فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین ہی اور حرم مین ہی یعنی بغیر احرام کی ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ اور کوا
ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرم ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسی ہی مارنا اوس کتی کا
کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور بہہڑ اور
پسو اور چیچڑی اور کہٹمل ور مانند انکی اور اگر ماری جون تو صدقہ دی جو چاہی ح ع ح ملتقی الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطی
تمہاری بیچ احرام کی حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تمنی شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطی تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تم
حالت احرام مین شکار کروگی یا تمہاری لیی کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث
کی مالک و شافعی نی اسپر کہ حرام ہی گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والی نی واسطی احرام والیکی اور ابو حنیفہ نی یہہ معنی لیی ہین کہ اگر بطریق
تحفہ کی بہیجا جاوی طرف تمہاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجی تو نہین حرام ہوگا معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوی بموجب حکم
تمہاری تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کری اوسکو غیر محرم احرام والیکی لیی بغیر امر یا دلالت یا اشاری اوسکی ❊
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ٹڈی شکار دریا کیسی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** کہا علما ہماری نی
ٹڈیکو شکار دریا کا اسلیی کہا کہ یہہ مشابہ ہی شکار دریا کی اس بات مین کہ بغیر ذبح کی درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈیکا اور لازم آویگا اوسکی
سبب مارنی اوسکیکی تصدق یعنی صدقہ دی ہو جاہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ٹڈی شکار جنگل کیسی ہے کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی
علمانی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب اس
قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر مادمتم حرما ع وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ
الْعَادِیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مار ڈالی
محرم درندی حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مار ڈالنی اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور
بھیڑیی اور چیتی وغیرہ کی ع وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ ھِیَ فَقَالَ نَعَمْ
فَقُلْتُ اَیُؤْکَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچھا مینی جابر بن عبد اللہ سی
حال جانور چرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مینی کہ کہایا جاوی کہا کہ ہان پہر کہا مینی کہ سنا ہی تمنی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام
ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب
حدیث کی کہ آگی آتی ہی ع وعن جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ ھُوَ صَیْدٌ وَیُجْعَلُ فِیْہِ کَبْشًا
اِذَا اَصَابَہُ الْمُحْرِمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال
جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی
اگر محرم نی احرام کی حالت مین چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی ع وعن خُزَیْمَۃَ بْنِ جَزِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الذِّئْبَ
اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی خزیمہ بن جزی
سے کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرغ کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیی کسیکو کہانا اور پوچھا مینی حضرت سی
حال کہانی بھیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بھیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی
قوی **ف** یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوت دی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ مین ومن یاکل
الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندون مین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب
درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابو حنیفہ کی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُھْدِیَ لَہٗ طَیْرٌ وَطَلْحَۃُ رَاقِدٌ فَمِنَّا
مَنْ اَکَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ طَلْحَۃُ وَافَقَ مَنْ اَکَلَہٗ قَالَ فَاَکَلْنَاہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تہی محرم پس ہدیہ بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا

اور طلحہ سوتی تہی پس بعضون نی ہم مین سی کہا یا یعنی اسلیے کہ جانور ہی محرم کو کہا نا گوشت شکار کا اگرچہ حکم دغیرہ نکیا ہو اور بعضون نی ہم مین سی پرہیز کیا یعنی اس
گمان پر کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس جب جاگی طلحہ موافقت کی اون شخصونسے کہ کہا یا تہا اوسکو کہا طلحہ نی پس کہا یا ہم نی اسکو یعنی مثل اسکی ساتہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** موافقت کی یعنی ساتہہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ ہی باقی رہا
ہوا کہا یا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی تہی یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو ع

باب الاحصار وفوت الحج

باب ہے بیچ بیان روکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی **ف** روکنی محرم کی بماری نزدیک جب باز رکہی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ
ہو چکی یا محرم عورت کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بہیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوس کیطرفسی حرم مین بیچ وقت معین
کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی بغیر سر منڈانی اور بال کتروانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بہیجی اور تینون اماموں کی نزدیک رکنا بسبب
دشمن ہی کی ہوتا ہی پس مریض اونکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو نکلی احرام سی ساتہہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی یہہ
احرام باندہی ہوی تہا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور
یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاویگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول
ہوویگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چہوڑ دی نماز اور جاوی
طرف عرفہ کی ح م ع ملتقی مسئلہ درمختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دی نماز اور جاوی عرفات کو

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَائَهٗ
وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا
سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتونسی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نی **ف** روکی گئی
تہی عمرہ کا احرام باندہ کر مکہ کو چلی تہی مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور واو وجامع نسائہ الخ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈانا
وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی احرام سی نکلی حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نی اور
حضرت نی احرام باندہی ہوئی عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ کہڑی ہو اور پس نحر کرو پہر سر منڈاو اور ہدایہ
مین ہے کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی کہ اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلتا محصر پہلی ذبح ہونی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی نی
ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنی کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس
روز نہ ذبح ہوئی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام
شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی
دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ رضی حدیبیہ ہی مین ہدی ذبح
کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہے اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہنچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین
کہ کچہہ حدیبیہ حل مین ہے اور کچہہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین ہوگی اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کی نزدیک اوسپر قضا نہین اور اگلی سال کی عمرہ کا نام عمرۃ
القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ

کفار

كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لیے پس روکا کفار قریش نی ورے خانہ کعبہ کی پس نحر کئی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروای بال یاروں اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یاروں اونکی نی یعنی بعضی
یاروں نی بال کتروائی اور بعضوں نی سر منڈای اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد
رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو انمین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آویگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ ع **وَعَنِ الْمِسْوَرِ**
بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیوں کو ساتھہ اسکی یعنی نحر
کی پہلی سر منڈانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ
أَوْ يَصُوْمَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول ونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنیسی یعنی مانع ہو کوئی عذر ایسی رکن حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور لیکن
ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پہر حلال ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچہہ حرام مین کرنا حرام تہا وہ درست
ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج
فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنیسی روکا جاوی
راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو
دو عمری کری اور اگر وہان پہنچ کر روکا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا بسبب غلبے کی نہ میسر ہوا اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کر کر
احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی نہ پاوی اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر موقوف
قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطی عمرہ کی اور سعی کری اوسکی لیے پہر دوسرا طواف کری واسطی فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی
لیے اور سر منڈاوی یا بال کتروای اور باطل ہوگا اوس سے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر ساتھ
لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالونپر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح ۸ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُنِيْ إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا
حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا واسطی اوسکی شاید کہ تو ارادہ رکہتی ہی حج کا یعنی ہماری ساتھہ پس ہم ہی جاتی ہین کہ چلی
تو حج کی لیے ہماری ساتھہ کہا اونی یعنی ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی ہین اپنی تئین مگر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب
بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکونگی پس فرمایا واسطی اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الہی میرا مکان نکلنی کا احرام سی اوس
جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جس جگہہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون خانہ کعبہ کیطرف پس اس جگہہ احرام سے
باہر نکل آونگی مین اور تینوں امام جو کہتی ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتھہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی ہوا

ہوا احرام سی باہر نکلا تو یہہ حکم کرنی حضرت اوسکو ساتہہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفایدہ تہی اور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی بہی ہوتا ہی وہ دلیل
پکڑتی ہین ساتہہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو
سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی ایسی کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر
نکلتی یعنی جب پہنچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا حصر کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ
شرط کری تو اگر شرط کرلی کہ جہانتین رکون وہان احرام سی نکل اونگی تو بمجرد رکنی کی حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونی ہدی کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ ان یبدلوا الھدی الذی نحروا عام الحدیبیۃ فی عمرۃ القضاء رواہ روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ کہ بدلین ہدی کی جانورونکو وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کی مین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی **ف** یعنی پہلی وقت احصار یعنی رکنی کی کہ جانور ہدی کی ذبح کیی تہی سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو ایسی کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین حدیبیہ مین بہی حرم مین تہا ایسی کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کیمین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحق ح ع

وعن الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وزاد ابوداؤد فی روایۃ اخری او مرض وقال الترمذی ھذا حدیث حسن وفی المصابیح ضعیف اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کری احرام کو اور پہر آوی اپنی وطن کی طرف اور لازم ہے اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد نی ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوائی احصار دشمن کے تو بہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہو تو بہی یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور برتقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنی بغوی کی اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کی صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح

وعن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحج عرفۃ من ادرک عرفۃ لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذی الحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کیمین یعنی دسوین رات ذی الحجہ کیمین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنون مین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی

کری بیچ دو دنکی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی
نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سی اگر جماع نکیا پہلی وقوف کی اور یہی وقوف نکیا یعنی نہ ٹہیرا عرفات مین
یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتہہ افعال عمرہ کی اور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آئندہ تک اور جو شخص جلدی کری الخ
یعنے جو شخص کنکریان تینون منارون پر بارہوین تاریخ یعنی دوپہر کی مار کر چلا آیا مکی مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سے تیرہوین رات کا رہنا اور
کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ منارونکو کنکریان مار کر منی ہی مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ ہی تینون منارونکو کنکریان مارین تو
اوسپر ہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہی بعضی تعجیل گناہ
جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسمین گناہ نہین ع بیج

باب حرم مکہ حرسہا اللہ تعالی

اب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالی آفات سی **ف** حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی
بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو بہی اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی حرام کی ہین اللہ تعالی نی اوسمین بہت سی چیزین
کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سے کہ ہلاک کرڈالین
انکو پس بہیجا اللہ تعالی نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان
کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتون کی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنائی کعبہ کی رکہا روشن ہوگئی
اوس سے زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کی اوپر منارہ بنی ہوئی ہین علامت کی لیی
ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ع

الفصل الاول

نہی ہی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکۃ ان ھذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاھا فقال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینھم ولبیوتھم فقال الا الاذخر متفق علیہ وفی روایۃ لابی ھریرۃ لا یعضد شجرھا ولا یلتقط ساقطتھا الا منشد

روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کی نی
عمل مین باقی ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ جہاد کی لیی یعنی حاکم کری تمہی جہاد کی لیی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام
کیا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی حرام کی لوگونپر ہتک اوسکی اور واجب کی اونپر تعظیم اوسکی اللہ نی کہ پیدا کیی آسمانونکو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم ہی پس
وہ حرام کیا گیا ہی ساتہہ حرمت اللہ تعالی کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوسمین کسیکی لیی پہلی مجہسی اور نہین حلال ہوا قتال میری لیی
مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کی ساتہہ حرمت اللہ کی روز قیامت تک یعنی نہین توڑا جاسکا
کانٹہا اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سی اور نہ بہگایا جاوی شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتہہ شکار کرنی اور وحشت دلانی اور
برانگیختہ کرنیکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو جانتا ہی اور نہ کاٹی جاوی گہانس اوسکی پس کہا
عباس نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گہانس کا ہی اوسکی اجازت دیجیی اسلیی کہ وہ واسطی لوہارون اور سناروں اونکی ہی یعنی اونکو حاجت

پڑتی ہی سکی بیچ کندنی ہوتی ہی اور سوسے چاندی کی اور واسطی گہر وں اونکی یعنی گہر ونکی چہتوں کے کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑو تو جائز ہی
نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نے اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہی کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوٹہاوی گری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا **ف**
یعنی ہجرت نہیں یعنی جب حضرت ہجرت کرکی مکی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرت فرض تہی اوسپر کہ استطاعت رکہتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ دو
آدمی آتی تہی کہ دار الحرب نہ رہا تو نہیں حاصل ہوتا اب سبب ہجرت کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر سبب جہاد کی اور اچہی نیت کی
اور باقی ہی قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہی واسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا چہ جای ویسا درخت
اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکی مملوک نہیں اور آپسی اوگا ہو اوسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک گہانس کی کاٹنی
میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا ہی درست نہیں اور چرانی ہی نچاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کماۃ یعنی
کہنبی بی نقصی ہی آتی کہ نباتات سی نہیں ہے اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانوروں کا حرم کی گہانس میں اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہیں کہ پڑی
پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم میں یہہ ہے کہ تعریف کری یعنی لوگوں کی مجمع میں کہتا پہری کہ کسیکی چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک مل
اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام میں لاوی اور اگر غنی ہو تو صدقہ دیدی بعد ازاں اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ میں نہیں ہی مگر
تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس خرچ نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر علما
نے فرق نہیں کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی اور مذہب ہمارا بہی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثیں ہیں کہ مطلق آئی ہیں چنانچہ باب لقطہ کی میں آویگی
ان شاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہیں کہ ایک برس کامل تک مکی میں ہی تعریف کری جیسی کہ اور جای کرتی ہیں اور مخصوص
ساتہہ ایام موسم کی نہیں ہے حاصل یہہ کہ اسطرح اسکی فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی ہے واللہ اعلم ح ع **وعن**
جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لاحدكم ان يحمل بمكة السلاح رواه مسلم اور
روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہیں حلال واسطی کسیکی تم میں سے یہہ کہ اوٹہاوی مکہ میں ہتیار نقل کی یہہ مسلم نی
ف یعنی ہتیار اوٹہانا مکی میں بدون ضرورۃ کی نہیں درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نی کہا کہ مطلق ہتیار اوٹہانا مکی میں مکروہ ہی
یعنی خواہ ضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ع **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى راسه المغفر
فلما نزعه جاء رجل وقال ان ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتله متفق عليه اور روایت
ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی میں دن فتح مکہ کی اور اونکی سر مبارک پر تہا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل
بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبہ کی فرمایا مار ڈال اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے حضرت جو
نمودار ہوئی مکی میں داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکی میں بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا
اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہی اور تمنی نی کہا کہ دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور
یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کی ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کی داخل ہوی دن فتح مکی
کی تو حلال ہوگیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حدیث سی انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈالا اوسکو کہا
طیبی نی کہ مرتد ہوگیا تہا ابن خطل اور مار ڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور ایک لڑکی گاین سدہائی ہی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اوسکی مار ڈالنی کا اس سے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہیں اسپر کہ جائز ہی قائم

کرنا

کرناحدون اورقصاص کا بیچ حرم مکی کی اور ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونیکی اوسیا کہ اگرقتل قصاص سی
کی ہی کیا تو حمل کرینگی اسپہ کہ قتل اوسکا بیچ ساعت مباح ہونی حرم کی ہوا ہو ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکی مین دن فتح مکی کی بغیر احرام کی اور اوپر تہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
خود پہنی ہوی ہونگی اوپر اوسکی عمامہ باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنی کی تقریر ابہی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی پہننا رنگ سیاہ کا
جیسا کہ مذہب حنفی ہی ح ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ
فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ
وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قصد
کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کی دہسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی یعنی سبکی سب دہنسایا
جاوینگی کہامینی یارسول اللہ کسطرح سی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی اور بیچ اونمین ہونگی بازاری اونکی اور وہ شخص کہ نہین اونمین
سی یعنی کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاوینگی ساتہہ اول اپنی کی
اور آخر اپنی کی پہر اوٹہائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ خبر دی ہی حضرت نی آخری زمانیکی حال کی کہ حضرت
امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسائی جاوینگی الخ یعنی وہ دہنسا ئی جاوینگی
پس داخل ہونگی ونمین یہہ بہی اگرچہ قصد انکا اونکا سا نہین ہونیکا اسلیے کہ انہون نی بڑہائی بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پہر اوٹہائی جاوینگی
سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیونمین سی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** مقصود یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کی ہاتہہ ہوگی اور یہہ جائی عبرۃ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی ہاتہہ
سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی ح
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُہَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کیکو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بہت بڑا
اوکہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتہر پتہر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ بیچ اوسکی پاؤنمین دیکہیون اور رانون
اور پنڈلیان دور دور ہین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی
کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرتا ہی حق سی طرف باطل
کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ع **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون و جانورونکا

نیت مذکور ہوئی اوس شہر میں کہ نہ کری شہر والونکو ملتقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة ما اطيبك من بلد واحبك الي ولولا ان قومي اخرجوني منك ما سكنت غيرك رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح غريب اسنادا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مکہ کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی وہانسی دن فتح مکہ کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوب ہی تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجہہ سی نہ رہتا میں کہین سوا تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** یہہ دلیل ہی جمہور کی سیر کہ مکہ افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کی نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سی ہے **وعن** عبد الله بن عدي بن حمراء قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله انك لخير ارض الله واحب ارض الله الى الله ولولا اني اخرجت منك ما خرجت رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عدی بیٹی حمراکیسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی اوپر حزورہ کی پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجہہ سی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حزورہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ بیچ وہان حضرت نی کہڑی ہوکر مکہ کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی مکہ سی مگر جبکہ نکالا جاوی اوس سی حقیقۃ یا حکما اور حکما سی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور یہی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکہ مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سی شقاوت ہی غرض اس مسئلہ مین جو علما نی اختلاف کیا ہی ملا علی قاری نی اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورۃ مکہ کی اور مدینہ کی یعنی رہنا انہین دونکی بیچ کہ اعتماد رکہتا ہو اپنی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ کسی گناہ مین نہ ہوئیگا تو وہان رہی ورنہ نہ رہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابي شريح العدوي انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لي ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناي ووعاه قلبي وابصرته عيناي حين تكلم به حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص بقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له ان الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ما قال لك عمرو قال قال انا اعلم بذلك منك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة متفق عليه وفي البخاري الخربة الجناية

روایت ہی ابی شریح عدوی سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اسحالمین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطی میری ای امیر تا بیان کرون مین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کری اوسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کے

اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکی نہین کہ اذن دیا واسطی میری اونمین ایکساعت دنمین سی اور ہوگئی تعظیم اسکی آج کی دن یعنی دن خطبہ کورہ فرمانیکی
مانند تعظیم اوسکیکی پہلی کل گذری ہوئی کی یعنی سوای ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچاوی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا
تجکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہ کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اسحدیث کو تجسی ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنی
والیکو ساتہہ خون کی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تعصبہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کی معنی خربہ کی فسوہ کی ہین **ف** عمرو بن
سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرفسی پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکی کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی
کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہا کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپہ خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی سالانکہ وہ خلیفہ
باطل تہا اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تسبیبہ
کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کری جسکی بابت کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوی بدلہ
اوسکا اوس سے ساقط نہین ہوتا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ اطاعت امام سی نکل گیا ہی اگر حرم سی نکل آویگا وہان سے اوسکو دونگا
اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارونگا ح ع **وعن** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتہہ بہلائی کی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس
حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین کہ یہہ سالہ
کہ متعلق حج کی ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کیسی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس سے
فرمان برداری والدین کی افضل ہی اور بنانا سرا کا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل تو بزازیہ میں
ترجیح دی ہی افضلیت حج کو ایسی کہ اوسمین مال ہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہی اور وقت جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت
کی جاتی ہی ایکبار ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ بہی بخشی جاتی ہین بعضون نی تو کہا کہ ان بہرتی ہین حج بیچ اگر مسلمان ہوتا ہی
تو اوسکی سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کی گناہ جہڑتی ہین اور بندون کی حق نہین معاف ہوتی جیسی ذمی مسلمان ہوتا ہی
تو اللہ تعالی کی گناہ معاف ہوتی ہین نہ بندون کی اور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہونکو نہین جہاڑتی
ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتہہ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ہان گناہ دیر کرنی ادا کرنی
قرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند انکی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ بڑی گناہ کی قائل ہوئی ہین مراد انکی یہی ہی اور مستحب ہی داخل ہونا کعبہ میں جبکہ
ہو ایذا اوسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردیکا بہی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا اگرچہ
جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان سی باہر نہ نکلی مگر جبکہ حرم مین قتل کری
تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نکیا جاوی اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سی نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے
مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیے گئے ہین اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی سی بہی
اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہی بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہی اوسکی لیے کہ فراغت رکہتا ہو تو مستحب ہی پہلی کری زیارت سی اگر حج فرض ہو
اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی حج پہلے کرے چاہی زیارت جبتک کہ نگذری مدینہ پر ہی اور اگر مدینہ پر سی گذری تو پہلی زیارت

کی زیارت ہی کری باندہ ورادو جاوی کہ نیت کری ساتہہ زیارت حضرت کی زیارت حضرت کے مسجد کی بہی ایسی کہ فرمایا ہی حضرت نی کہ نماز اوسمین بہتر ہی
ہزار نماز وسی بیچ غیر اوسکی سوا مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکہہ نماز ونکا ثواب ہوتا ہی اوراسیطرح اور عبادتونکا بہی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل
تو مختصر ہین جو لکہی گئی یہہ بیان نہی کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکہون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدونمین متفرق
لکہے جا چکی ہین مگر ایک جا بہی اگر لکہی جاوین مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ
شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابونسی بہت اچہی ترتیب سے لکہی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین
لکہتا ہون **فصل** جاننا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ اول تو نیت درست کری کہ محض اللہ کے رضامندی اور ادائی فرض کا ارادہ
کری کچہہ خیال نام و نمود کا نہو ورنہ سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستان کا رہنی والا ہی تو جب جہاز مین بیٹہہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی محاذی
یلملم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی پہر اور مکہ معظمہ
مین پہنچ کر افعال عمرہ کی حج کی مہینونمین کرکر احرام سی نکل آوی پہر احرام باندہ کر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر
مہینون حج کی میں وہ افعال عمرہ کی کرکر احرام سی نکل آوی چوتہی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی ہی یکبارگی احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہی پس اس
صورت مین مکہ معظمہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کی بجا لاوی اور احرام سی نہ نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کرکر احرام سی نکلی اسکو قران
کہتی ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پانو کی اور بال بغل اور
زیر ناف کی دور کری اور لبین لواوی اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈا اوی و الا کنگہی کری اور اگر بیوی یا لونڈی ساتہہ ہووے
تو صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل ہی اور اگر دونو دہوئی
ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سی ستر ڈہنک جاوی تو بہی جائز ہی اور خوشبو لگا دی اور پڑہی دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی
تو یون کہی اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللہم انی ارید العمرۃ فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر
ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک کہی پس جب لبیک
کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
لک ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک
لبیک اله الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصا بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کی اور
وقت ملنی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنیکی بلندی سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسی کہ نماز مین وقت
انتقالات کی تکبیر کہتی ہین ایسی ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلندی و پستی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ
کہ کتنی چیزونسی پرہیز کری سیا ہوا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل و جبہ اور قبا اور پاجامہ اور بارانی اور موزی اور دستانہ
اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مراد پہننی سی اوسطرح کا پہنا ہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہننی کی اگر خلاف عادت پہنی تو کچہہ مضائقہ نہین
مثلا کرتی یا پاجامہ کو بدن مین نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کی باندہی تو کچہہ مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبو
دار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسمبی اور مانند انکیکی لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سی جماع اور وہ چیزین
کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتہہ لگانیکی شہوۃ سی اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور

فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ و جدل نکری اور شکار صحرائی وحشی نکری حتی کہ اشارہ بہی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کری
شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچہلی کی درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑہی کی بلکہ تمام بدن کی دور
نکری نہ منڈواوی اور نہ کترواوی اور نہ اوکہیڑی اور بال سر و ڈاڑہی کی خطمی وغیرہ سی نہ دہووی اور جائزہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گہر کی اور کجاوکی سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنی سی اور موہنہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈہانکی اور جون نہ ماری
اور مارنا کتنی ایک جانور و نکا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچہو اور چوہا اور چہپکلی اور کہوا
اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکہی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور سہ اور چہر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی اور فرائض حج
کی چار ہین اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی
کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم آتا ہی اور چوتہی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندہنی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری اور
بعد ازان طواف الزیارت اگر ایک بہی انمین سی فوت ہوگا حج نہین ہو نیکا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان
صفا اور مروہ کی اور کنکریان مارنی منار و نپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی ہو کی کا رہنی والا نہو اور سر منڈانا
یا بال کتروانی اور احرام میقات سی باندہنا اور وقوف عرفات آفتاب کی غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضون نی
اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سی اور طواف پیادہ پاکرنا اگر کچہہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی
درمیان صفا اور مروکی صفا پرسی شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروکی پیادہ پاکرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع
کو اور بعد ہر سات شوط کی دو رکعتین پڑہنین اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کری پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت
کری اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروکی بعد طواف کے کرنی اور
حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو چیزین کہ
اونکی ترک سی دم لازم آوی وہ بہی واجب مین اور سوای انکی سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین
یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے
اور سوای انکی مین سی اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سی عاجز ہو تو اوسپر دس روزی لازم ہین تین روزی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہے
کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکہی جہان چاہی رکہی اور اگر پہلی سر منڈانی کی ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی
لازم ہی اوسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جسوقت کہ ارادہ مکہ مین جانیکا کری تو نہاوی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سی کہ ثنیہ علیا ہی
داخل ہووی اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہووی تو اول مسجد الحرام مین جاوی بعد رکہنی اسباب کے جہان رکہنا مطلوب
ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہی اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام ہی کہتی ہین مسجد مین جاوی اس حال
سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو ملاحظہ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہی تو تکبیر و تہلیل کری
اور جب مسجد الحرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد وغیرہ کی لیئی سنت ہی بجا لاوی اسطرح کہ اول موہنہ حجر اسود کیطرف
کر کر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹہاوی جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹہاتی ہین اور بوسہ دینا اوس

صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کی بوسہ نہ دے سکی تو ہاتہہ لگاکر ہاتہہ کو چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو لکڑی لگاکر چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو دونو
ہتھیلیون سی اشارہ کرکر انکو چومی اور تکبیر و تہلیل و تحمید کری اور درود پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کری اور سات بار گرد خانہ کعبہ کی پہری
اور طواف بہیأت اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین مونڈہی پر ڈالی اور سات بار مع حطیم کی طواف کری اور اول تین
پہیرونمین رمل بہی کری یعنی جلد چلی مونڈہی ہلاکر اور سینہ نکالکر جیسی بانکی چلتی ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذری اسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ
وغیرہ دی اور تکبیر وغیرہ پڑہی اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کی بوسہ دینی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ ندی بلکہ ہاتہہ ہی لگادی بعد
ازان دو رکعت نماز ادا کری کہ حنفیہ کی نزدیک واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑہی اور اگر بسبب ازدحام کی وہان نہ پڑہ سکی تو مسجد مین جہان
چاہی وہان پڑہی اور اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی قل یا پڑہی اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر
جاکر پانی پیٹ بہر کر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دی اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہی اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی درمیان
صفا اور مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کری تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی
اور بیت اللہ کی طرف منہہ کری اور ہاتہہ اوٹہاوی دعا کی لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوترکر اپنی چال پر
جب بطن وادی مین پہنچی تو میلین اخضرین سی میل دوسری تک جلد چلی پہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کی کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کی تہی
مروہ پر بہی کری اسیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سی کری اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سی سعی کی تو جائز نہ
سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لیے اور بعد وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیے شرط نہین ہے لیکن اولی ہی اور طواف کی لیے طہارت ضرور ہے اور
وقت طواف اور سعی کی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سی فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہی اور یہہ بہتر ہے اور جب بعد اوسکی مکہ معظمہ مین رہے تو طواف نفل جسقدر چاہی
کری اور ساتوین ذی الحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوسمین بیان ہوتا ہے احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنی کی منا مین خبر دار کری
اوسکی سننی کہ بہتر ہے اور آٹہوین نوین روز عرفہ کی عرفات مین گیارہوین کو منا مین تمام حج کی خطبہ بیان ہوتی ہین تو انکو بہی سنی پہر اگر احرام سی نکل آیا ہو تو آٹہوین ذی الحجہ کو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع
آفتاب کے منا مین آوی اور اگر ظہر پڑہ کر آوی تو بہی مضائقہ نہین ہے رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹہوین تاریخ
منا مین نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہہ چاہی اوتری سوا بطن عرنہ کی اور نزدیک
جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاوی کہ سنت ہے اور عرفات مین وقوف کری کہ فرض ہے بدون اوسکی حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنی
اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور استغفار اور لبیک و تہلیل و تسبیح و ثنا اور درود ساتہہ عاجزی اور تذلل و اخلاص کی بہت
پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ مین آوی اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک و حمد اور درود اور اوراد کا
بہت پڑہتا رہی اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کی نماز مغرب و عشا کی جمع کری اور رات کو وہین رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب
نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہی اور بعد ہونی فجر کی تاریکی مین نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ مین جہان چاہی سوا
وادی محسر کے بلکہ جب وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کی وقوف کری روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کی پہلے طلوع ہونی آفتاب
کی منا کو روانہ ہو اور وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب اول سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈاوی
یا بال کتروادی بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کری اگر سعی پہلی کی ہی پس اسوقت حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلی سعی نہین کی ہی تو بعد طواف
الزیارت کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانی کی مستحب ہے کہ ناخن کتروادی اور لبین لوادی اور استرہ لیوی اور بعد سر منڈانی کی جو چیز کہ

حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کی حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارت کی منا مین
اگر رہا نکو رہی پہر ایام منا مین دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور راتکو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیارہوین کو تینون
جمرات یعنی مناروں پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتی ہین اوسپر سات سنگریزی مارا اور بعد
ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزی ماری اور وقت مارنی ہر سنگریزی کی تکبیر
کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی مارا اور چوتہی دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی
تینون جمرات کی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سی ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کی ہی لیکن تیرہوین کو
اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کی ہی اور گیارہوین و بارہوین مین پہلی زوال سی رمی
کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزی چہوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزدلفہ سی یا راہ پر
سی لیوی ہو چٹکی مین پکڑکر پہینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتہہ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے
یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہی اور نشیب
نالہ مین کہڑی ہوکر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منا داہنی ہاتہہ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتہہ کیطرف اور اگر سنگریزی منار ونسی دور پڑین
تو درست نہین منار ونپر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی داہنی ہاتہہ سی پہینکی اور ہر سنگریزی علیحدہ علیحدہ پہینکی اگر ایک ہی دفعہ سبکی سب ڈالدی
جائز نہین اگر ڈالی گا تو وہ ایک ہی کنکر پہینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہیر کر مکی مین طواف الصدر
کی لیی جاوی اگر وطن کو جانا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہیرنا منظور ہو تو وقت چلنی کی یہہ طواف کری اور یہہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد
طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کرکر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہی اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملی اور بیت اللہ
کی آدمی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دی اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑکر گریہ وزاری
بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اوراد کا اشتغال اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور مونہہ اپنا
کعبہ کیطرف کرکر پچہلی پانون مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اوسکا
تمامسال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کی یہہ مین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجبات مین
دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسری سر منڈانا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام
جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کری یا خضاب مہندی سر پر چہدیکا کری یا استعمال زیت کا کری یا پہنی کپڑا سیا ہوا تمام روز اور بطور
کہ عادت ہی اوسکی پہننی کی یا ڈہانکی اپنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سی یا ایک بغل یا بال زیر ناف کی لی یا گردن کی یا ترشواوی ناخن
دونو ہاتہون کی یا دونون پانوونکی یا ایک ہاتہہ یا پانو کی یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا طواف
سے پہلی امام کی پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ ترک کری یا سب رمی یا ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم کی یا حالت
احرام مین بوسہ لیوی ہو یکا یا چہوئی اوسکو ساتہہ شہوت کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسری فعل
حج پر مثلا سر منڈاوی پہلی ذبح سی پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ سی بال سر کی جماوی یا قارن سر منڈاوی
پہلی ذبح سی پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈہانکی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سی یا منڈاوی

اگر چوتھائی سی یا ترش والی ناخن کم پانچ سی یا پانچ ترش والی متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بی وضو کری یا ترک کری رمی
ایک منارہ کی تینون منارون مین سی بعد دن نحر کی یا غیر اسکی کا ... پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہی یعنی دو سیر
اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پہنی کپڑا سیا ہوا ساتھہ عذر کی یا بیماری کی پس ان صورتون مین محرم کو لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیزون مین
سی ذبح بکری کری یا چھ مسکینونکو تین صاع گیہون دی چھ مسکینون کو آدھا آدھا صاع یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا بتاوی شکار کو یا
اشارہ کری اوسکیطرف پس وسیہہ بدلا لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتھہ تخمینہ دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب
قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سی اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتھہ قیمت اوسکیکی ہدی اگر اسکی و مین پہنچی ذبح
کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوی ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی
چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور
جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سی کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگہنی خوشبو اور پہول خوشبو
دار اور میوہ خوشبودار کی سی محرم پر کچہہ واجب نہین ہوتا مگر یہہ فعال مکروہ ہین اور مارنی جون کی سی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹہی کی اور یہہ
اوس صورت مین ہی کہ اپنی بدن سی یا سر سی یا کپڑی سی پکڑ کر ماری اور اگر زمین سی پکڑ کر ماری کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑا کو آفتاب مین ڈالی
اس نیت سی کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکی لیے ڈالی اور نیت
جوئونکی مرنیکی نہو اور وہ مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئی مسائل حج کی اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہی وقت احرام کی

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اور اگر زیادہ اسسے کہی تو بہتر ہی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کی اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اللّٰهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيبِ
وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا عَلَى أَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا
مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللّٰهُمَّ قَدْ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي
وَعِظَامِي اور پڑہی وقت داخل ہونیکی حرم مین اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي وَعَظْمِي عَلَى
النَّارِ اللّٰهُمَّ آمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ دیکہی مکہ کو اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا وَ
ارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور پڑہی جسوقت دیکہی بیت اللہ کو اللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی أَعُوذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود کی
اللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی نزدیک

دروازے بیت کے اللّٰهم هذا البيت بيتك وهذا الحرم حرمك وهذا الامن امنك وهذا مقام العائذ بك من النار
اور نزدیک رکن عراقی کے یہ اللّٰهم اني اعوذ بك من الشرك والشك والكفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر
في الاهل والمال والولد اور یہی نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللّٰهم اظلني تحت عرشك يوم لا ظل الا ظل عرشك اللّٰهم اسقني
بكاس محمد صلى اللّٰه عليه وسلم شربة لا اظمأ بعدها ابدا اور یہ نزدیک رکن شامی کے اللّٰهم اجعله حجا مبرورا وسعيا
مشكورا وذنبا مغفورا وتجارة لن تبور واخرجني من الظلمات الى النور يا عزيز يا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم
انك انت الاعز الاكرم اور یہ نزدیک رکن یمانی کے اللّٰهم اني اعوذ بك من الكفر ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات و
اعوذ بك من الخزي في الحيوة الدنيا والاخرة اور یہی درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اتنا آخر آیت تک اللّٰهم قنعني بما رزقتني وبارك لي
فيه واخلف على كل حال غائبة لي بخير لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اور یہ بیچ ما
ملکو تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے یہ اللّٰهم يا رب البيت العتيق اعتق رقبتي من النار واعذني من كل سوء وقنعني بما رزقتني
وبارك لي فيما اتيتني اور یہ نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے چوکھٹ کے یا واجد یا ماجد لا تزل عني نعمة انعمتها علي الهي وقفت ببابك و
التزمت بعتبتك ارجو رحمتك واخشى عقابك اللّٰهم حرم شعري وجسدي على النار اللّٰهم كما صنت وجهي عن سجود غيرك
فصن وجهي عن مسألة غيرك اللّٰهم يا رب البيت اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامهاتنا من النار يا كريم يا غفار يا عزيز
يا جبار ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم اور یہی نزدیک مقام ابراہیم کے یہ واتخذوا من
مقام ابرهيم مصلى اور یہ بعد دو رکعتوں طواف کی اللّٰهم انك تعلم سري وعلانيتي فاقبل معذرتي وتعلم حاجتي فاعطني
سؤلي وتعلم ما في نفسي فاغفر لي ذنوبي اللّٰهم اني اسالك ايمانا يباشر قلبي ويقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني
الا ما كتبت لي ورضا بما قسمت لي يا ارحم الراحمين اور یہ وقت پینے آب زمزم کے اللّٰهم اني اسالك علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء
من كل داء اللّٰهم اجعله شفاء من كل سقم وارزقني الاخلاص واليقين والمعافات في الدنيا والاخرة
اور یہ جب چڑھے صفا پر ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه اللّٰه اكبر لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير لا اله الا اللّٰه وحده انجز
وعده ونصر عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا اللّٰه ولا نعبد الا اياه مخلصين له
الدين ولو كره الكفرون اور یہ درمیان میلین صفا اور مروہ کی رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انك انت الاعز الاكرم
اللّٰهم ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اور یہی دن عرفہ کے عرفات میں لا اله الا اللّٰه وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللّٰهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا و
في بصري نورا اللّٰهم اشرح لي صدري ويسر لي امري واعوذ بك من وساوس الصدر وشتات
الامر وفتنة القبر اللّٰهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في الليل وشر ما يلج في النهار وشر ما تهب به الرياح اللّٰه اكبر ولله الحمد
اللّٰه اكبر ولله الحمد اللّٰه اكبر ولله الحمد لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له الملك وله الحمد اللّٰهم اهدني
بالهدى ونقني بالتقوى واغفر لي في الاخرة والاولى اور یہ اکثر دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی عرفہ کے دن اللّٰهم لك الحمد كالذي نقول وخيرا

مما نقول اللهم لك صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي واليك مآبي ولك رب تراثي اللهم
اني اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللهم
اني اسألك من خير ما تجيء به الريح واعوذ بك من شر ما تجيء به الريح اللهم اهدنا بالهدى
وزينا بالتقوى واغفر لنا في الآخرة والاولى اللهم اسألك رزقا طيبا مباركا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار
سبحان الذي في السماء عرشه سبحان الذي في الارض موطئه سبحان الذي في البحر سبيله
سبحان الذي في النار سلطانه سبحان الذي في الجنة رحمته سبحان الذي في القبر قضاؤه
سبحان الذي في الهواء روحه سبحان الذي رفع السماء سبحان الذي وضع الارض سبحان الذي
لا ملجأ ولا منجا منه الا اليه اور پڑھے جب داخل ہو درمیان مدینہ منورہ کے اللهم هذا حرم رسولك فاجعله لي وقاية من النار وامانا
من العذاب وسوء الحساب اور پڑھے نزدیک دروازہ مسجد کے رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق
واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا اور کہے جب دیکھے پاس روضہ مبارک کے السلام عليك يا رسول الله السلام عليك
يا نبي الله السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا صفوة الله السلام عليك يا رسول الله السلام عليك
يا سيد ولد آدم السلام عليك يا سيد المرسلين وخاتم النبيين ورسول رب العالمين السلام عليك وعلى
اهلك واصحابك الطاهرين وازواجك الطاهرات امهات المؤمنين جزاك الله عنا افضل ما جزى
نبيا عن امته وصل على محمد كلما ذكرك الذاكرون وغفل عنك الغافلون

باب حرم المدينة حرسها الله تعالى

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گرد مدینہ کی محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالی **ف** حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اوسکی کی آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمیں ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہیں کہ اوسکی تعظیم وتکریم کرے نہ یہہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کی پس ہماری نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنی مدینہ اور گرد اوسکی اور شکار کرنا اوسمیں اور تینوں اماموں کی نزدیک یہہ چیزیں حرام ہیں وہاں بہی بغیر ضمان کی یعنی بدلہ نہیں آتا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن علي قال ما كتبنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا القرآن وما في هذه الصحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرام ما بين عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ومن والى قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل متفق عليه وفي رواية لهما من ادعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں لکھا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے بیچ صحیفہ میں یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کی ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کی یا جگہ دے بدعتی کو پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کی جاتی اوس سے یعنی کامل قبول نہیں ہوتی فرض اور نفل عہد مسلمانوں کا

ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ توڑنی اونکا پس جو شخص توڑی مسلمان کی عہد کو اوپر اوسکے ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوپر اوسکے ہی لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنے کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اوسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوپر اوسکے ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل **ف** اور یہہ جو کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی اسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتہہ اوس صحیفہ کی یعنی کتاب کے سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نی یہہ فرمایا کہ نہین لکہی ہی مینی حضرت سی سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضے احکام لکہی تہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین رہتا تہا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا ہی تہا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسے چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام بمعنی حرم مکی یعنی مدینہ مانند حرم مکی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین ہی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی مین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نی کہا شفاعت اور بعضون نی کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ ہی حکم لکہا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شئی واحد کی ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا ہی اختیار عہد امان دینی کا رکہتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور ونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانونمین سے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جایز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جاننا چاہیی کہ ولاء دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کے تہی کہ آپسمین دوستی رکہتی تہی اور عہد باندہتی تہی اور قسم کہاتی تہی کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہین گی اور ساتہہ ایک دوسرے کی دوست سی دوستی رکہین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر حق و باطل پر ہی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تہی اور دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچہہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہئے کہ اور قوم کو موالی ٹہیراوی بغیر اذن موالی پہلی کی اسلیی کہ اسمین ایکطرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ ہے ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیساکہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنیمین اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیی کہ جہوٹہہ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی نی کچہہ نہین لکہا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قول سے صریح باطل ہوتا ہے افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نی وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کی اور اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکہنا علم کا ع ح ؛ **وعن**

سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا
وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطی انکی یعنی
واسطی رہنی والون مومنین اوسکی کی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین بسطی فراغت دنیا
کی نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو
اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا
یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کاٹا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سی یعنی
جو کوئی بغیر ضرورت چہوڑیگا اسمین نہین داخل ہی اور آخر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق
ہے مومن کو یہہ کہ ہوجاوی راضی ساتہ خوشنودی کی اور رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکی لیکی کہ اصل نعمت نعمت
آخرت کی ہی بسبب اس حدیث کی اللہم لا عیش الا عیش الآخرة **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ
الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم
نی **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ
وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ
لَهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی لوگ جسوقت دیکہتی نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس جسوقت کہ لیتی اوسکو حضرت کہتی یا الہی برکت دی واسطی ہمارے بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہمارے بیچ شہر ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہمارے
بیچ صاع ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہماری بیچ مد ہمارے کی یا الہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تہی تجہسی واسطی مکی کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فاجعل افئدة من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسی
واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجہسی واسطی مکی کی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دوچند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابوہریرہ نی
بلاتی حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کے
پس برکت میویکی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بہی بڑہائی
گئی اور شہر بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانونسی اور صاع اور مد نام پیمانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حبیب اللہ تعالی کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا
واسطی تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو اسلیی دیتی تہی کہ تا وہ خوش ہوجاوی بہ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ

فيها

فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو
طرفون اوسکیکی ساتھہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی اوسمین اور نہ اوٹھایا جاوی اوسمین ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت لیکن
پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا توربشتی نی کہ حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اوس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور
احکام کہ متعلق ہین ساتھہ حرم کی اور دلیل اوسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورونکی اور حرم مکہ کی جو درخت
ہین اونکی پتی جہاڑنی کسی حالمین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانورونکے
شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہی ایسی طریق سی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ نبی ع ملا علی رحمۃ اللہ
نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہے **وعن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ
عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی
اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونہی یہہ کہ پہیر دیوی
اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دون مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سی ہین اور عقیق نام ہی
جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہمارے
غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا
تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلہ بسبب شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت
اوسکے بلکہ یہہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلے کے اور کہا بعضون نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کی اور بعضونی کہا کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ مذہب ہمارے لیکن کہ وہ ہی شرع **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین ہوئی
ابو بکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کو مانند دوستی ہمارے
کے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع اسکی کی اور مد اسکیکے اور نکال اسکی تپ
کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابو بکر
سی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی بوٹی کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑونکا
وغیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور
مدینہ کی اوس زمانہ مین وہان یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سی وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا

حضرت نے اوسکو کہ زمین کفار میں تہا وہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتہہ امراض موت و ہلاک کی اور خرابی
شہرون اونکی کی ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ
ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینی
ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی
طرف مہیعہ کی نام ہی جحفہ کا روایت کی یہہ بخاری نی **وعن** سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ
الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ
يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ
يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ
کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیا جاویگا شام
پہر آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا
جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ
چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہووینگی اور لوگ واسطی طلب معیشت اور فائدہ دنیا
اور لذتون فانیہ اونکی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعداروں کی نکل کر وہان جاکر رہینگی اور اگر جانتی حقیقت حال سے اور سعادت مسلمہ
وہان کی تو وہانسی نہ نکلین ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ
يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتی ہین
اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بُری آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غالب
آتی ہی سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین
آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئی
عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئی یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق
سے مغرب تک لی لیا اور اس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا اوپر زمین مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا بسبب
تمدن اور اجتماع لوگونکی اوسمین اور منع فرمایا اوسکو یثرب کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہی ثرب سے یعنی
ہلاک وفساد کی یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے
چاہیے کہ دس بار مدینہ کہی تا تدارک و تلافی اوسکی کری اور ایک روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد بُری آدمیون سی اہل کفر و شرک
ہین کہ وہانسی بسبب قوۃ اسلام کی نکالی گئی تہی ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یقول اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالیٰ نی نام رکہا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نی نام اسکا رکہا اوپر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ معنی پاک وخوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیسی اور ہوا موافق ہی ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنی والی اوسکی **وعن** جابر بن عبد اللہ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی ہنی پر پاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسی پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نی پہر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی بغیر اذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بہٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچہی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پہیر دینی کا اسلیے کہ نہین جائز تہا پہیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پہیر دینا بیعت اقامت کا ساتہہ حضرت کی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچہونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تہا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور بہڑکایا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر ومنافق اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو **وعن** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کی وہ بیماری حضرت کی دعا سی مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح معجزہ ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی ہ اور حضرت شیخ ح نی طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکہا ہی کہ ذکر ہونا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ **وعن** انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبِخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کی نہین کوئی راہ راہون مدینہ کی سی مگر کہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپہ ہین فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اوتریگا دجال زمین شور مین کہ پاس ہی مدینہ

پس ہلیگا مدینہ ساتھ اپنی والون اپنی کی تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن سعدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی
مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق اور سل کی سی ہلاک ہو گیا
ح وعن أنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ
عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ آتی
سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گہوڑی یا خچر یا مانند اسکی پر جلد چلاتی اوسکو
سبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نی وعنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا
وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے
حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دو نو طرفون سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیئی کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالی نی علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات
مین ہی جیسا کہ لایق حال انکی ہی خصوصا محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھ خصوصا سید انبیا اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم
اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی اسلیئی کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی
ہین چنانچہ رونا تنہ کہجور کا حضرت کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام
سے یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیرہ ذلک درست نہین شرح شرع وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ
فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً
أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ
سے کہ کہا دیکہا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوسکی پس آئی مالک وسکی اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اوسکی پس کہا سعد نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹہیرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑی اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہوا ہمین پس چاہیی
کہ چہین لی اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو تم دونگا
تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ

عبیداً [illegible] من شجر المدینۃ فاخذ متاعھم وقال یعنی لموالیھم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان یقطع من شجر المدینۃ شیء وقال من قطع منہ شیئاً فلمن اخذہ سلبہ رواہ ابوداود اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد ہوا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نی پائی کتنی ایک غلام غلاموں مدینہ کہ سی کہ کاٹتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب ونکا اور کہا یعنی غلاموں کی مالکون کو کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کی سی کچہہ اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب وسکا واسطی اوسی شخص کے ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** صواب یہہ ہے عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکہنی والونسی رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اونی مولی سعد کسی روایت کی ہے ؂ ع **وعن الزبیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صید وج وعضاھہ حرم محرم للہ رواہ ابوداود وقال محی السنۃ وج ذکروا انھا من ناحیۃ الطائف وقال الخطابی انہ بدل انھا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شکار وج کا اور درخت خار دار اوسکی حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ وج ذکر کیا علما نی کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کی اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انھا کی **ف** واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالی کی یا واسطی دوستوں اوسکی کے یعنی غازیونکی اور لکہا ہی علما نی کہ حرمت وج کی بطریق حمی کی تہی یعنی اوسمین روندکی ہوئی تہی غازیونکی گہوڑونکی اسلیے حرام تہا اوسمین جانا شکار کی لیے اور اوسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کی تہی اور اگر بطریق حرم کی تہی تو ایک وقت مخصوص مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان یعنی بدلہ اوسمین نہین ذکر کیا ہی ؂ ع **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسناداً اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیے کہ مری مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آوی اوسکو موت پس چاہیے کہ رہی اوسمین یہانتک کہ مری اوسمین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گناہ بخشوا دونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سی خاص شفاعت ہے کہ جیسی وہانکی رہنی والونکی لیے ہوگی ویسی اور ونکی لیے نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکی لیے ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب پہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہی تا اس نعمت عظمی کو پہنچے کیا خوب دعا ہی حضرت عمر کی اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الہی یہہ دولت ہمسی بی روئی پر کو بہی نصیب مین یا ارحم الراحمین ؂ ع **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر قریۃ من قری الاسلام خراباً المدینۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی بستیون اسلام کیسی خراب ہونی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنے قریب قیامت کی سب شہر وغیرہ ویران ہونگی اور مدینہ سبکی پیچہی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل ہوئی ؂ ع **وعن جریر بن عبد اللہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ای ھؤلاء الثلثۃ نزلت فھی دار ھجرتک المدینۃ او البحرین او قنسرین رواہ الترمذی

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ کیسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی وحی کی طرف میری
کہ جونسی ان تینون مین سی اوترو گی تم یعنی رہنی کی لیی پس وہی ہی گہر ہجرت تمہاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ایک جزیرہ ہے دریای عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کی شہرون مین سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی مجہی اختیار دیا کہ ان
تینون جگہون مین سی جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکہا ہی کہ پہلی ہجرت کرنی سی حضرت اختیار دی گئی ان جگہون مذکورہ کی رہنی مین پہر آخر
کو مدینہ معین ہوا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
المدینۃ رعب المسیح الدجال لها یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہوگا مدینہ مین خوف کانی دجال کا اور مدینہ کی اوس دن یعنی دن نکلنی دجال کی سات دروازی ہونگی یعنی ہر
راہ مین ہونگی ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی یعنی واسطی نگاہبانی اور محافظت کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ یا الہی کر دان مدینہ مین دو چند اوس برکت سی کہ کر دانی تو نی مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** یعنی مدینہ کی قوت مین بہ نسبت قوت مکہ کی دو چند برکت دی اور یہہ منافی نہین ہی ہونی مکہ کی افضل اوس سی باعتبار زیادہ
ہونی حسنات کی ۱۲ ع **وعن** رجل من آل الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا کان فی
جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائها کنت له شهیدا وشفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی
احد الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیمۃ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آل خطاب کیسی تہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس شخص
نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کی دن قیامت کی اور جو شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی سختیون پر ہونگا مین اوسکی واسطی
طاعت اوسکی کے گواہ اور شفاعت کرنیوالا معاصی اوسکی گناہونکی دن قیامت کی اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دو حرمون سی یعنی مکہ و مدینہ کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی امن والونمین
سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑی سی دن قیامت کے **ف** قصد کر کر یعنی خاص یہہ زیارت ہی کی لیی آیا ہو نہ بطور تابع کے واسطی تجارت اور سیر اور دکہانی لوگون مانند انکی کی
حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی دینی نہو بجز محض میری زیارت کی لیی ۱۲ ع **وعن** ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی
حیوتی رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جس شخص نے حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی پیچہی مرنی میری کی ہوگا مانند اوس
شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اس لیی کہ حضرت حیات النبی ہین اور دلالت کرتی
ہی یہہ حدیث اسپر کہ مناسب یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کری قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوئی
ہی اوسکی لیی شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حج کیا بیت اللہ کا اور زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجہپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی قصد کیا طرف
مکی کی یعنی حج کی لیی پہر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہوگا میری مسجد مین تو اوسکی لیی دو حج مبرور یعنی مقبول لکہی جاتی ہین ۱۲ جذب القلوب **وعن** یحیی بن سعید
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئسما قلت قال الرجل انی لم ارد هذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا مثل القتل فی سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بها منها ثلث مرات رواہ مالک مرسلا
روایت ہی یحیی بن سعید سے یہہ کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی اور ایک قبر کہودی جاتی تہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا برا خوابگاہ مومن کی ہی یعنی یہہ قبر پس فرمایا

... سلم کی کہ برا کہا اوس چیز کو جو تو نے کہا اور شیخ نے کہ گفتگو بیچ نہیں ارادہ کیا اسکا سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہہ محبوب تر میرے نزدیک کہ ہو قبر میری اس میں سوا مدینہ کی تین بار فرمایا حضرت نے یہہ بات روایت
کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **ف** یعنی وہ چیز یعنی اس سے کہ برا کہا تو نے قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہی باغوں جنت کے سے اوسنے کہا کہ یہہ ارادہ میرا نہیں کیا کہ قبر مطلق
برے خواب جگہ ہے بلکہ یہہ ارادہ کیا تہا میں نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ میں بہتر ہے گہر میں مرنے سے حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند شہید ہونے کے راہ خدا میں بہتر کہ
کی فضیلت اوسکے کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ میں برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو یا یہہ اس عبارت کی کہ نہیں ہے زمین میں الخ ۔ **وعن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب سمعت**
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بوادي العقيق يقول اتاني الليلة آت من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك وقل عمرة في حجة وفي رواية وقل عمرة
وحجة رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا عمر بن خطاب نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بیچ وادی عقیق کے فرماتے تھے آیا میرے پاس آج رات ایک آنے والا
پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اوس میں مانند عمرہ اور حج کی ہی نقل کی یہہ بخاری نے
ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کی جنگلوں میں سے اور کہہ عمرہ حج میں یعنے وہاں کی نماز کو گن برابر عمرہ کے حج میں ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہے اوس جنگل میں کہ حکم عمرہ اور حج
کا رکہتی ہے اور فضائل مدینہ منورہ کی سوائے فضائل مذکورہ کی اور بہت ہے منقول ہیں لکہا ہے علما نے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے خاص کیا ہے اور منقول ہے اس شہر پاک کی شفا رکہی ہے کہ حدیث
میں آیا ہے کہ مدینہ کی غبار میں شفا ہے ہر بیماری سے اور بعضی طرق میں آیا ہے کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اصحاب کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتہہ اوس
خاک پاک کی کریں اور مدینہ منورہ میں جو صحابہ اور تابعین سے یہہ بات ارتکاب میں آئی ہے اور یہہ پہنچا اس سے کی واسطی دواؤں آثار وارد ہوئے ہیں اور اکثر علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہے شیخ مجد الدین
فیروزآبادی فرماتے ہیں کہ میں نے خود اسکا تجربہ کیا ہے کہ یہہ غلام برس دن کا لی سی عارضہ تپ میں گرفتار تہا میں نے تہوڑی سی پانی میں ڈالی اور اوس غلام کو پلائی اوسی دن صحت پائی
اور میں بہی یعنی حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس علاج کا کیا جن ایام میں کہ میں وہاں وارد تہا گرفتار ہوا ساتہہ عارضہ اس قدم مون کی کہ باتفاق طبیبوں کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا
کی ساتہہ اسی خاک پاک کی تہوڑی سی دنوں میں ساتہہ بہت سہل طرح کی اس عارضے سے نجات پائی اور شفا طلب کرنے مدینہ کی میووں سے صحیحین کی حدیث میں آئی ہے کہ جو کوئی سات کہجوریں عجوہ
کہ ایک قسم ہے کہجور کی نہار منہہ کہاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسکا اثر نہیں کریگا اور آوازہ گیا اس شہر کی یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت کی تہی اوس شہر شریف
کی رہنے والوں کے تعظیم وتکریم کی کہ اوتاد ہے اہست مہرکو کہ محافظت کریں حرمت ہمسایوں کی اپنے اور بیچ رعایت حقوق انکی قصور نکریں اور جو کہ ایسی صادر ہو مواخذہ نکریں اونسی حتی المقدور مگر کہ
کریں جب تک یہہ پرہیز کریں کبائر سے یعنی جب تک پرہیز کریں تو جو کچہہ حکم شریعت ہے بیچ حق اللہ اور حق بندوں کے قائم کریں جو کوئی حفاظت انکی حرمت کے کریگا روز قیامت کے میں اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا
ہونگا اور جو کوئی حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکہیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہے دوزخیوں کی اوس میں پیپ وغیرہ دوزخیوں کا جمع ہوتا ہے اور آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے اپنی
دست مبارک اوٹہائی اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتہہ میرے اور میرے شہر والوں کے بد خیال کرے جلد اوسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گا گویا مجہی ڈرایا اور فرمایا میں نے ہی
کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ازراہ ظلم کی ڈراویگا اوسکو اللہ اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور آئی روایت میں آیا ہے کہ کوئی عمل اوسکا نہیں قبول فرض اور نفل اور آداب مدینہ کے
یہہ ہیں کہ جسقدر وہاں رہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان جانا مسجد شریف کا نہ ترک کرے اور اعتکاف اوس میں کرے اور نیت کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات
میں کرے اور اگر مسجد میں ہو تو نظر حجرہ شریف پر رکہے اور ... نظر رکہے ساتہہ ... تعظیم اور خشوع اور خضوع کے ... احتیاب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کی ہی اوس
نورانیت اور ذوق کی نظر کرنی طرف قبہ کی ہر شبہہ ... اور آیا ہے ... اوراد اور اب اوسکا
یہہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہاں ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو ... میں کہا ہے شب بیداری عمر میں ہے درود کثرت
حضرت پر بہیجے بلکہ تمام شب اسی میں مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگی چاہیے خیال جمال کمال حضرت کے ... کہ جمال کمال کا خیال کریگا تو نیند کہاں ...
کہ کہاں سے ... صورت کے کلام وخواب ... اور آداب ... دل و زبان و اعضا کو وقت داخل ہونے مسجد شریف میں وقت نکلنے کے ...

اور مدینہ میں قصور اسکا کبھی کہ خراب ہو جانا نہ ہوں اور اگر کوئی مخل اوسکی وقت ہونے کا ہو اوس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کری کلام مختصر پر بقدر ضرورت کی اور آواز بلند نہ کری
اور بہ گذر جسکی بیچ میں مثال تہوک وغیرہ ڈالنے کی ہو ان سے ضرور محفوظ رکہی اور مسجد میں آنسے پہلی مسجد ونیز قبر شریف اور منبر کی درمیان میں بیٹھا رکہی بلکہ حتی الامکان رہی
فضیلت کا ہو سکے پہلی وہان آوے اور بیٹھی اور بیچ ختم کرنی قرآن کی اوس مسجد میں کہ پہلے ختم قرآن اور رہنا کہے ہی اگرچہ ایکبار ہو اور تصور کری اور اگر ہو سکی تو پڑہی اور
مطالعہ کری یا کسی سے سنی اون کتابونکو جن بیچ فضیلتوں اور فضیلتوں حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات
حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کرے کہ اوس میں مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت
امیر حمزہ چچا حضرت کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کوہ احد اور تمام مکانات حضرت کی کری لیکن کلام اوس مین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کی
کری یا ہر جمعہ کے فقط جیسا کہ عادت تھی بعضی اماموں کی اور تابعین کے نے کہا کہ ہر روز کری اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذری اگرچہ باہر مسجد سے ہو کہڑا رہے اور سلام و صلوۃ بہیجے حضرت پر اگرچہ
کسی بار گذر وقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کی بجا لاوے اور وہ لوگونکی محبت و تعظیم ضرور ملحوظ رکہی اگرچہ ساتہہ فسق و بدعت کے منسوب مطعون ہون اس لیے کہ شرف حضرت
کی ہمسایگی کا کافی ہی اور بسبب شرف ساتہہ کسی گناہ و بدعت کے جاتا نہیں اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہیں کرتا اور بعد فارغ ہونیکی زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنیکا کری چاہیے کہ رخصت
ہونے مسجد نبوی سے ساتہہ نماز اور دعا کے بیچ مصلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا قریب اوسکی بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتہہ آداب زیارت کے کری اور واسطے احتمال ہو سعادت کو نمین کے ایسی
لیے جو جسکی لیے چاہے اللہ تعالی سے دعا کری اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہنچنا اہل و عیال میں ساتہہ سلامتی کی طلب کری اور یہہ دعا پڑہی اللہم انا نسالک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل
ما تحب وترضی اللہم لا تجعل ہذا آخر العہد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اہلنا سالمین غانمین آمنین اور علامت قبولیت
اور حصول مقصود کے غلبہ رونیکا ہی اوس وقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات میں باعث ذوق و نشان امید کا ہی اس لیے کہ آنسو باعث چشم بروشن ابر گریہ باغ خندد
شاد و خوش بود اور اگر رونا غلبہ نکری سعی تکلف سے منہ کری اور جو مضمون کہ ذوق و رقت لاوین سوچے کہ رونا اس مقام میں ہر وجہ علامت قبولیت
کی ہی اور بعد ازان رونا ہو اور غمگین ہونی کی مفارقت سی ہی اور وقت رخصت کے کہنی یادوں پھیری کہ یہہ خیال کعبہ کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکی تصدق کری
اور وقت پہرنیکی آداب وقت پہرنیکی سفر کے سے آنی میں رعایت کری اور جب اپنے شہر پر پہنچی یہہ دعا پڑہی اللہم انی اسالک خیرہا وخیر اہلہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا
وشر ما فیہا اللہم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر میں آوی پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ ولا شیء بعدہ اور پہلی اپنی خبر پہنچنی کی خبر بہیجی اپنی اہل کو پہنچانی کے
اور یکا یک گہر میں نہ چلا آوی اور نہ رات کو آوی بہتر اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلی گہر میں آنسے قصد مسجد کا کری اور دو رکعت نماز پڑہے
اگر وقت مکروہ نہ ہو اور دعا کری اور شکر نعمت سلامتی سے پہنچنی کا بجا لاوی اور کہی الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور اگر کوئی آگی آوے مصافحہ کری
اور اگر گلی ملے تو بہی جائز ہی بشرطیکہ فتنی کا احتمال نہ ہو اور جب گہر میں آوی دو رکعت نماز پڑہی اور شکر اور دعا اور حمد و ثنای مولی بجا لاوی اور گہر والونکی
خبر پوچہہ کر مسجد یا کسی اور جگہہ میں قریب گہر کی آکر بیٹھی تا لوگ ملنی کو آوین بس جو کوئی ملنی کو آوی اوس سی تواضع اور خوشی سی پیش آوی اور
دعا کری خصوصا شہر میں آنسی پہلی کہ دعا مسافر کی خصوصا حاجی کی پہلی پہنچنی سی شہر میں مستجاب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکہی منع کری بند بجانی دف
مزامیر کے منع کری اور خلاصہ تمام آداب سوچ تمام افعال حج کا ... اوضاع ... بعد پہرنی ... مبارک سے قصد کری اور تجدید توبہ کی اور لازم کری تقوی کو اور کوشش
کری بیچ حاصل کرنی نیکیوں ظاہر و باطن کے سبب کہ کہا ہی علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہہ ہے کہ بدل گیا تہا بہتر اوس سے ہو کر پہری اور دلیل اور علامت اوسکی
یہہ ہے کہ حرص ہو اوپر اتباع سید انبیا کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور ابنای دنیا کی اور گرم ہو محبت آخرۃ اور اہل اوسکی میں ... الرحمۃ وجذب القلوب

للہ الحمد تمام ہوا دوسرا ربع ساتہہ مدد و توفیق و قوۃ اللہ تعالی کے و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین